UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232786
UNIVERSAL
LIBRARY

بن صناع و مکا فضل خلاق زما

عجائب المخلوقات اردو

مطبع نامی منشی لکشور مطبع مین مرتب ہوکر چھاپی

سنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصل مولف نے نام اس کتاب کا لغت عرب مین عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات رکھا ہی اور اس کتاب کے دیباچہ مین چار مقدمے واسطے معلوم ہونے قصود کتاب کے مرتب کیے واللہ الموفق الصواب والیہ المرجع والمآب پہلا مقدمہ بیان عجب اور اسکے معنی کے تحقیق مین علما اور حکما کا قول ہو کہ عجب ایک صفت حیرت کی ہو کہ لاحق ہوتی ہو آدمی کو بسبب قصور دریافت سبب کسی چیز کے یا تاخیر سبب کسی چیز کے مثلاً کوئی شخص چھتہ شہد کا دیکھے اور پہلے اسکو کبھی نہ دیکھا ہووے تو اسکو ایک حیرت پیدا ہوگی سبب نہ معلوم ہونے اسکے فاعل یعنے بنانے والے کے پھر جب اسکو معلوم ہو کہ یہ کام نحل یعنے شہد کی مکھی کا ہی تو حیران ہوگا اس بات سے کہ اس جانور ضعیف نے کیونکر اس قسم کے خانے مسدس متساوی الاضلاع بنایا ہوگا کہ باوجود پرکار وسطر کے مہندس حاذق عاجز ہو ترکیب ایسی شکل سے اور اس مکھی نے کہان سے یہ ترکیب موم حاصل کی کہ ایسے خانے برابر برابر کہ کوئی ایک دوسرے سے مخالف طول وعرض وعمق مین اور دور یعنے گولائی مین نہین گویا کہ ایک قالب سے نکلے ہوے ہین اور کہان سے یہ شہد لاکر واسطے موسم سرما کے ذخیرہ کیا ہی اور کیونکر معلوم کیا اس مکھی نے کہ موم سرما مین کوئی غذا سوائے اس ذخیرہ کے نہوگی اور کیسا چھپایا ہو خزانہ شہد کو موم سے کہ سب طرف سے محیط ہی اسطرح پر کہ نہ ہوا سے خشک ہو اور نہ اسکو گرد وغبار پہونچے گویا ایک مرتبان ہی سربند پس وہ اس معنی سے عجیب ہی اور جو کچھ دنیا مین ہی اسی طرح عجیب ہی لیکن آدمی غفلت سے

دیکھتا ہی اور ذہن کو اُنکی طرف متوجہ نہین کرتا اسلیے کہ وہ ڈوبا ہوا ہی دریاے غفلت مین بیہودہ مین اور مشغول ہی ہند و بست امور دنیاوی اور شہوت نفسانی مین حالانکہ یہ عجائبات کہ اُنکے دیکھنے سے آدمی کو تعجب ہوتا ہی ایسے نہین ہین کہ طاقاً اُنکے ذہن اور فکر سے دور ہون بلکہ کچھ اُنمین حاصل شاہد رکات و محسوسات کا لحاظ سے دور پڑے ہوئے تھے اور مدت دوری کی دراز ہوگئی تھی پس جسوقت کہ کوئی جانور عجیب یا کوئی فعل خلاف عادت کے قوت باصرہ اپنے سے دیکھا تو گویا ہوئی اُسکی زبان تعجب اُسکے ساتھ ادا کرنے لگا سبحان اللہ بسبب کمال تعجب کے کہ اُسکو حاصل ہوتا ہی اور حالانکہ اپنی مدت عمر مین دیکھتا ہی ایسی ایسی چیزین کہ حیران ہوتی ہین اُنمین عقل عقلا کی اور مدہوش ہوتے ہین ہوش اڑ گیا کہ اگر کسی کو تصدیق اُس قول کی منظور ہو تو اُسکو لازم ہی کہ چشم بصیرت سے ان اجساد رفیعہ یعنے آسمان اور اُسکے وسعت کو کہ محفوظ ہی تغیر فساد سے تا وقتیکہ پہونچے اجل اُسکی پس کیفیت نہین ہوا اور بخارات کی نسبت اجسام نورانی شفاف یعنے آسمان کے مثل ایک طلقہ کے ہوکہ محیط ہوا اوپر ایک میدان مین فرمایا حق جانہ تعالی نے وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ کہا اور ہمنے آسمان کو بنایا قوت سے اور ہم البتہ وسعت دینے والے ہین دیکھا چاہیے کہ ملاحظہ کیا جاوے کہ بعضے نہین سے چرتے ہین بسبب ہمارے یعنے مثل بیل کے اور بعضے عامل اور بعضے دلالی اور بعضے تیز رو اور بعضے سست چرانکو دیکھنا چاہیے بنظر دوام حرکات کے کہ کچھ فتور نہین ہوتا اور بے ستون قائم ہین کسی سے علاقہ نہین رکھتے چہ دیکھو کہ نہین کیسے ستارے ہین اور چاند و سورج اور مختلف مشارق و مغارب کیسا ہوکہ اُس سے شہور و ایام و سنوات وغیرہ کی ہوتی ہی پھر غور کرو کہ سیر اُن ستارون کی کیسی ہی اور کس کثرت سے ہین رنگ رنگ بعضے مائل بسرخی اور بعضے مائل بسپیدی اور بعضے بہ رنگ یاقوت کے پھر دیکھو آفتاب کو کہ مدت ایک سال اپنے فلک مین گردش کرتا ہی اور حکمت طلوع و غروب مین کیا ہی واسطے اختلاف رات اور دن کے اور پہچان اوقات کی اُس سے ہوتی ہی اور اختیار وقت معاش اور استراحت کا اُس سے ہوتا ہی جیسا فرمایا حق سبحانہ تعالی نے کہ جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا پھر دیکھو کہ آفتاب کیونکر مائل ہوتا ہی وسط النہار سے یہان تک واقع ہوتا ہی موسم سرما و گرما اور بہار اور خزان - اور اتفاق صاحبان علم ہیئت کا اسپر کہ جرم آفتاب کا مثل کرہ زمین کے ہی ایک سو شصت و چند مرتبہ اور ایک لحظہ مین سیر کرتا ہی زیادہ قطر کرہ زمین سے اور جبرئیل علیہ السلام نے اس عبارت کو بیان کیا اُس مقام مین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مقدار وقت مکالمت سے فرمایا کہ آفتاب اتنی دیر مین مسافت

پانسو برس کی طے کر گیا پھر جرم قمر یعنے چاند کو دیکھو کہ کیونکر حاصل کرتا ہی نور کو آفتاب سے یہانتک
کہ نائب آفتاب ہوجاتا ہی رات کو اور ظاہر کرتا ہی اپنی روشنی پھر دیکھو کہ معمور ہی نور آفتاب سے جاتا
رہتا ہی نور چاند کا پس سورج گہن اور چاند گہن کو دیکھو اور عجائب وغرائب یہ سیاہی ہی کہ جرم قمر مین محسوس
ہوتی ہی کہ آج تک اس امر مین کوئی قول صحیح نہین سنا گیا اور دیکھو مجرہ کو کہ وہ ایک سفیدی ہی سکو سترانج السماء
کہتے ہین اور وہ اس فلک پر ہی کہ وہ چھتا ہی نسبت ہمارے مثل چکی کے اور عجائبات آسمانون کے بقدر ہین کہ
عشر عشیر اسکا بھی نہین بیان ہوسکتا لیکن جسقدر کہ بیان کیا ہی وہ کافی ہی بَصِیرَةً وَذِکْرٰی لِکُلِّ عَبْدٍ مُنِیبٍ
پھر درمیان زمین اور آسمان کے دیکھو خواص شہاب اور ابر اور رعد اور برق اور صاعقہ اور باران اور ہوا
انکی کہ مختلف ہین بسبب مین اور غور کرو کہ بادل نے کیونکر پانی کو لے لیا ہی اور ہوا کو سہکانا بعد از بنایا کہ جس جگہ
خوش جانتا ہی وہان مرسل ابر کو بحکم تعالی اور سیراب کرتی ہی زمین کو قطرہ قطرہ نرمی سے یہانتک کہ اگر گرتا
پانی اکبارگی تو بیشک فساد ہوجاتا اور دانہ جاتے رہتے سے پھر ہوچکتا ہی اس مقدار پر کہ کافی ہو زراعت کو
نہ ایسا بہت کہ زیادہ حاجت سے ہو پھر دیکھو کہ کیسا نبات اور نہ ایسا کہ نہوے بغیر بالیدگی زراعت کی کامل
نمود سے جیسا کہ حق سبحانہ فرماتا ہی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ ترجمہ یعنے اوتارا ہم نے آسمان سے پانی
اندازہ سے پھر دیکھو مختلف ہواؤن کو کہ بعضی ابر کو جا بجا پہنچاتی ہی اور بعضی ابر کو آسمان پر پھیلاتی ہی اور بعضی
ابر کو جمع کرتی ہی اور بعضی منتشر سازی ہی اور بعضی ہواؤن کو بارور کرتی ہی اور بعضی زراعت
اور پھلون کو تربیت کرتی ہی یعنے مرسل ہی اور بعضی شمال کرتی ہی زراعت اور پھلون کو اپنے اپنے
وقت پر اور چاہیے کہ پھر نظر کرے انسان بنظر عبرت کہ خداوند تعالی نے کس طرح سے بکھیر
بچھایا ہی تاکہ فرش حیوان اور انسان کا ہووے پھر دیکھیے اسکی وسعت اور بسط اقطار کو
کہ ہرگز کوئی سکے جوانب اور اطراف کو نہین پہونچ سکتا اگرچہ کیسی ہی بلند پرواز رکھتا ہو
فرماتا ہی اللہ تعالی وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ اور بیان کرے اس
حکمت اللہ تعالی کو کہ پشت زمین کو جگہہ قیام زندون کی مقرر کی اور شکم زمین کو جگہ دفن مردون کی
بنایا فرماتا ہی حق سبحانہ تعالی فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ اور کیسا صانع باکمال
کہ اپنے قدرت کاملہ سے طرح طرح کے معدن زمین سے پیدا کیے اور انواع انواع نباتات اگائے
اور اسی زمین سے رنگ برنگ کے جانور کہ ہر ایک کی حقیقت جدا گانہ ہی نکالی اور انکی حکمت کو
بنظر غور وتامل دیکھنا چاہیے کہ کیسا مضبوط ومستحکم کیا ہی اطراف زمین کو اور دیکھو کہ پیدائش پانی کی
جسم زمین مین کسطرح پر کی ہی اور کیسے کیسے چشمے اسمین سے جاری کیے اور زندگی جانورون اور

درختون کی آسمین منحصر کردی بارش باران سال آیندہ تک اور دیکھیے کہ سمندر کہ ایک دریاے
محیط ہی تمام جوانب زمین کو اور بمقابلہ اُسکے سب دریا بڑے بڑے ایک ندی کے برابر ہین اور بہ نسبت اُسکے
کل زمین کہ پانی سے کھلی ہوئی ہی مثل ایک جزیرہ کے ہی کہ ہووے دریاے کلان مین اور باقی
زمین کہ عبارت تین قسم مین سے ہی بہ نسبت کل کرۂ زمین کے نزدیک حکماے متقدمین کے
دریاے محیط کے نیچے پوشیدہ ہی اور دیکھو کہ جسقدر جانور و جواہرات طرح طرح کے خداوند تعالی نے
زمین مین پیدا کیے ہین اُسیقدر دریا مین بھی موجود ہین بلکہ اُس سے دوچند اور بعضے ایسے
جانور دریا مین ہین کہ وہ زمین مین نہین اور عجائب قدرت خدا کی دیکھنا چاہیے کہ کسطرح پر
موتی سیپ مین پانی کے نیچے پیدا کیا ہی اور مونگے کو پانی کے نیچے پتھر سے کیونکر اگایا اور
سواے اُسکے عمدہ عمدہ چیزین قسم عنبر وغیرہ سے کہ وقت طغیانی موج کے دریا سے کنارہ پر
آجاتی ہین عقل اُسکے دریافت حقیقت سے عاجز ہی اور دیکھو کہ خدا تعالی نے کشتیان
اور جہاز کیسے کیسے ہوائی اور دخانی دریاؤن مین اپنی حکمت سے جاری کیے کہ بہ سبب اُسکے
کیا کیا سامان تجارت کے عمدہ طور سے مہیا ہوے اور منافع بیشمار تاجرون کو حاصل ہی اور
عجایبات دریا کے بہت ہین کہ انسان ہرگز اُنکے انتہا کو نہین پہونچ سکتا مگر جو کچھ کہ تجربہ سے بعضے
حالات معلوم ہوے نقل کیے اور اقسام کانون کو دیکھو کہ پہاڑون کے نیچے خدا کی حکمت سے
کیونکر رکھے ہوے ہین کہ بعضے ایسے ہین کہ گھل جاتے ہین جیسا سونا چاندی تانبا رانگا لوہا پیتل
وغیرہ اور بعضے نہین گھلتے جیسے فیروزہ یاقوت زبرجد اور سواے اُسکے اور اقسام فلزات
یعنے دھات کسطرح کانون سے نکلتے ہین اور خلاط زمین کے صاف کرنے سے کیسے کیسے عمدہ
ظروف چینی وغیرہ اور آلات اور حلیہ بنتے ہین اور بعضے کان جاری ہوتے ہین مثل نفط و نمک
وغیرہ کہ اُس سے کیا کیا فائدے حاصل ہین اور دیکھو اقسام نباتات اور رنگ برنگ کے میوے
کہ شکل ہر ایک کی جداگانہ ہی اور جو اور مزہ ہر ایک کا مختلف ہی مثلا ایک کیفیت خاص ہی
انار مین کہ وہ سیب مین نہین اور سیب مین جو کیفیت اور مزہ ہی انگور مین اور انگور مین جو کیفیت
کشمش مین نہین اور کشمش مین جو لطف ہی وہ منقی مین نہین علی ہذا القیاس تمام قسم میوون کی
جیسا کہ فرماتا ہی حق سبحانہ تعالی یُسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ
یعنے سب ایک پانی سے پرورش پاتے ہین اور درمیان ہر ایک کے تفاوت ہی باعتبار
پرورش کے باوجود اسکے کہ ایک ہی زمین سے پیدا ہین کیا قدرت ہی اُسکی کہ ایک دانے سے

سات سات خوشے نکلتے ہین اور ہر ہر خوشہ مین سو سو دانے - اور دیکھو کہ جب مینھ برستا ہی
تو سیراب ہو جاتی ہی اُس سے زمین اور اُگتے ہین اُسمین سے درخت فائدے دینے والے اور
خوش آیند مین محبت زوجیت سے علاوہ اسکے گھاس اور اور قسم کے نباتات کی کثرت سے
اُگتے ہین بعضے ہمشکل ایک دوسرے کے اور بعضے ایسے کہ ہرگز اسکو دوسرے سے مشابہت
نہین اور دیکھو کہ شکل اور رنگ اور بو اور مزہ مین سب مختلف ہین اور خاصیت اور تاثیر بھی
جدی جدی ہی اور ایسی کوئی چیز زمین سے نہین اُگتی جھوٹی یا بڑی مگر یہ کہ اُسمین ایک منفعت ہوتی ہی
بلکہ منافع کہ بے دیکھے معلوم ہو سکتے ہین اور دیکھو جانورون کو کہ بعضے ہوا مین اُڑتے ہین
اور بعضے دریا مین پیرتے ہین اور بعضے زمین پر چلتے ہین اور اُنمین بھی چند قسم ہوتے ہین بعضے
چار پانون سے چلتے ہین اور بعضے دو پانون سے اور بعضے بہت پانون سے چلتے ہین جیسا کہ کیڑون کے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی اور اُن جانورون مین شکل اور صورت اور عادات اور افعال عجیب عجیب
ہوتے ہین کہ اُنکے دیکھنے سے عقل حیران ہو رہے جانورون کا کیا ذکر ہی مچھر و چیونٹی اور شہد کی
مکھی اور مکڑی وغیرہ کہ اُنمین کیسے کیسے صنائع ہوتے ہین کہ عقل عقلا کی اُنکے مکانات کے دیکھنے سے
حیران ہو جاتی ہی اور یہ کہ کیسا کیسا غذا کا سامان جمع کرتے ہین واسطے اوقات سرما کے
کیسا شبکہ لگاتے ہین واسطے شکار کے اور جتنے جانور چھوٹے بڑے ہین اُنمین اسقدر عجائب
غرائب موجود ہین کہ ہرگز شمار مین نہین آسکتے مگر چونکہ ہمیشہ نظر کے سامنے رہتے ہین گویا
عجیب نہین معلوم ہوتے ہین اور سوائے اسکے آدمی اپنی ذات مین غور دیکھے کہ کیسے کیسے عجائب و
غرائب ہین کہ اگر ساری عمر اسکو دیکھا کرے تو بھی تمام عجائب کا نہین معلوم کر سکتا اور اس بات کیطرف
اشارہ فرماتا ہی اللہ تعالی وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ پس دیکھو کہ کیونکر درمیان نر و مادہ کے
مادہ شہوت کا رکھا ہی اور کیسے نکلتا ہی نطفہ منی کا حرکت جماع سے اور جاری کیا خون حیض کو
عورتون کی رگون سے اور پھر اسکو رحم مین جمع کر دیا اور کیونکر پیدا کیا ہی طفل کو رحم مادر مین
و نطفہ مان باپ سے اور غذا دی طفل کو شکم مادر مین خون حیض سے یہانتک کہ قوت ہوئی اسکو اور
بڑا ہوا اور کیسی تقسیم کی ہی اُسنے نطفہ کو اس بعضے استخوان منی اور بعضے رگ اور بعضے چربی اور
بعضے گوشت سے اور کیونکر ترکیب دی ہی اُن استخوان اور پٹھے اور رگ و گوشت وغیرہ سے اعضاے
ظاہری کیلئے گول بنایا سر کو اور اُسمین آنکھ کان ناک منھ اور سوراخ رکھے اور لمبے بنائے دونون ہاتھ
اور دونون پانون اور اُسمین انگلیان بنائین اور انگلی مین کیسے کیسے بند اور جوڑ رکھے تا گرفت

چیزون کی بہ آسانی ہوے اور خیال کرے آدمی اپنے اعضاے باطنی کیطرف یعنے دل اور دماغ
اور معدہ اور پھیپھڑا اور کلیجہ اور تلی اور گردہ اور آنت اور رحم اور مثانہ عورت اور مرد کو کہ صانع
باکمال نے کس کس حکمت وصنعت کے لیے پیدا کیے اور ہڈیون کو ملاحظہ کرے کہ اُس نطفہ حقیر
ضعیف سے کیسی کیسی ہڈیان اور دیگر اجسام سخت بنائے کہ گویا وہ ستون بدن انسان کے ہین اور
ہر ایک ہڈی کی مقدار معین قرار دی وشکلین مختلف رکھین بعضی چھوٹی بعضی بڑی بعضی لمبی بعضی
چوڑی اور بعضی گول اور بعضی کھوکری یعنے درمیان اسکا خالی ہو اور بعضی ٹھوس یعنے اندر سے
خالی نہین اور چونکہ آدمی محتاج ہو حرکات مختلف کا مثل اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے اور لیٹنے کے تو اسلیے
اللہ تعالی نے اسکو اجزاے مختلف سے پیدا کیا کہ کسی طرح ان حرکات مین عاجز نہو اور پشت انسان کی
مثل نہنگ یعنے گٹھال کے بنائی اور اسمین ہڈیان کثرت سے جدا لگادین اور ہر ایک استخوان کی حرکت
خاص مقرر کردی اور آدمی دیکھے کہ ہڈیان سر کی کسطرح پر مرتب کین کہ اسمین چھپن استخوان ہین ہر ایک
اپنی اپنی شکل مین دوسری سے مختلف ہو اور ترکیب انکی اس وضع سے کی ہو کہ گویا ایک گنبد ہے
اور منجملہ ان چھپن ہڈیون کے چھ حد دستے یعنے کاسہ سر بنایا اور چودہ استخوان سے لحی اسفل
یعنے نیچے کا جبڑا بنایا اور باقی استخوانون سے دانت پیدا کیے اسطور سے کہ بعضے انمین چوڑے ہین
اسلیے کہ جو غذا کھائی جائے اسکو بارک مثل آٹے کے کردین کہ بہ آسانی حلق سے اُتر جائے
اور بعضے دانت تیز ہین واسطے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے اقسام کھانے کے اور گردن کو خیال کرنا چاہیے
کہ حکیم مطلق نے کیونکر سر سے ساتھ مہرون مدور مجوف سے وصل کیا ہی۔ اور دیکھو پشت کے مہرون کو
کسنے اپنی قدرت سے گردن کے مہرون کے ساتھ کیسا ترکیب دیا ہو اور مہرے پشت کے عجز یعنے
ریڑھ تک پہونچے ہین اور عجز یعنے ریڑھ کی ہڈیان تین جزو مختلف سے مرکب ہین اور اسکے نیچے استخوان
عصص ملائے اور مخصص اُس استخوان کو کہتے ہین جو ہابین سرین کے قریب مقعد کے ہوتے ہین اسمین
تین جزو مختلف ہین اب دیکھنا چاہیے کہ اس صانع باکمال نے اپنی قدرت کاملہ سے کیسا پیوند کیا ہی
پشت کی ہڈیون کو سینہ کی ہڈیون کے ساتھ اور بازو کی ہڈیون کو ہاتھ کی ہڈیون کے ساتھ اور عجز
یعنے ریڑھ کی ہڈیون کو عانہ یعنے پیڑو کے استخوان کے ساتھ اور پیڑو کے استخوان کو ران کی ہڈیون سے
اور ایسا ہی پیوند کیا دونون رانون کے دونون ساق سے اور استخوان دونون ساق کو دونون قدم سے
انسان کے بدن مین یہان تک کل استخوان دو سو اڑتالیس ہین سواے چھوٹی ہڈیون کے
کہ اُنسے روزن مفاصل یعنے جوڑون کے بھر دیے گئے ہین پس آدمی غور کر دیکھے کہ اُس پیدا

کرنے والے نے کسقدر یہ ہڈیان پیدا کی ہین اور مخصوص کر دیا ہی ساتھ اس تعداد معین ہی کے
کہ اگر ایک استخوان بھی اُس تعداد سے زیادہ ہو جاوے تو مشکل ہو جاوے آدمی پر رہنا تک کہ
اُسکے اکھاڑنے کے درپے ہو جاوے اور اگر کم ہو جاوے اُس سے ایک استخوان بھی تو ناقص
ہو جاوے وہ آدمی اسطرح سے کہ آخر اُسکے جبر کی تدبیر مین محتاج ہووے۔ پھر انسان غور
کرکے ہس بات کو کہ قادر مطلق نے کیسے کیسے آلات حرکت اعضا کے لیے پیدا کیے ہین وہ عضلات ہین
کہ حق تعالیٰ نے پانسو اونتیس عضلے پیدا کیے گوشت اور پٹھے اور رباط اور جھلی سے کہ ہر ایک
مختلف ہین باعتبار اختلاف حاجتون کے منجملہ اُسکے چوبیس عضلے حرکت حدقہ آنکھ اور پلک کے
لیے بنائے کہ اگر ایک بھی اُنمین سے کم ہو جاوے قوالبتہ آنکھ کے کام مین خلل ہو جاوے
اور ایسا ہی حال ہو سب عضو کا باعتبار کم ہو جانے کسی عضلے اور پٹھون اور رودون اور
رگون کے کام اور تعداد منبت اُنکے اور جو جو شاخین کہ ایک دوسرے سے نکلتی ہین زیادہ عجیب ہین
اُن باتون سے جو کہ پہلے مذکور ہوئی ہین۔ پھر آدمی دیکھے اعضاے ہر کیہ کو اور اُنکی حسن تصویر کو کہ
کسطرح پر اُنکے استخوانون کو مستحکم کر دیا ہی اور ہر ایک عضو کی شکلین کیسی کیسی بنائین اور ظاہر و
باطن بدن کو کیسا زینت دیا ہی یعنے پشت کو ہنیا و جسم کی قرار دی اور شکم کو محل غذا اور سر کو داعی
حواس اور آنکھ حاوی محسوسات کا بنایا اور دیکھے کہ آنکھ مین سات طبقے رکھے ہر طبقے مین کیا کیا خاصیت
خاص رکھی اور کیا خوب صورت آنکھ کی پیدا کی اور پلکون سے اُسکو محفوظ فرمایا کہ سایہ کر دیتی ہی
جو کچھ کہ میل اوپر آجاوے اور اپنی حکمت سے اُس آنکھ مین مقدار مسور کے محل روشنی کا بنایا کہ اُس تعداد
قلیل مین صورتین تمام زمین اور آسمان کی باعتبار وسعت کے اور جو کچھ کہ اُن دونون کے درمیان ہے دیکھا
مین ہی سما جاتی ہین اور شق کیے دونون کان اور پانی تلخ اُن دونون کانون کی سوراخ
مین رکھا تھا کہ محفوظ رہین کان جانورون موذی سے اور اُس آب تلخ کو واسطے جمع کرنے آوازون کے
کانون کے صدف سے محیط فرمایا کہ سب آوازون کو لیکر بسماع گوش یعنے کان کے سوراخ تک پہونچاوے
اور قوت سامعہ اُن آوازون کو ضبط کرے اور ناک کو بلند فرمایا منہ کے بیچ بیچ نہایت بہتر جگہ پر
اور دونون منخرین یعنے دونون سوراخ ناک کے کھول دیے اور اُسکے اندر حاسہ شم یعنے سونگھنے
کا رکھا کہ اُسکی جہت سے کیفیت اپنے کھانون کی دریافت کرے اور اقسام اقسام کی خوشبو
سونگھے کہ جس سے روح اور دل کو تقویت و تازگی حاصل ہووے اور دہان یعنے منہ کھولا اور اُسکے
اندر زبان کو جگہ دی کہ ترجمان ضمیر ہووے اور زینت دیا دہان کو دانتون سے کہ اُسکے ذریعہ سے

جو چیز کھاوے اسکو مثل آٹے کے پیسکر اُتار جاوے جس اُن دانتون کی جڑون کو مضبوط کر دیا اور اُنکی نوکین تیز کر دین اور سفید اور شفاف فرمایا اُنکا رنگ اور آراستہ کیا دانتون کی صفون کو اور برابر کیے اُنکے سرون کو اور مثل لڑی موتیون کے مسلسل فرمایا اور پیدا کیا ہند جلشانہ نے ہونٹون کو کہ ساز ہون دانتون کے اور اچھی بنائی شکل اُنکی اور رنگت اسکی اسلیے کہ منطبق رہین دہان پر اور پوشیدہ رکھے منفذ دہان کو اور حرف و کلام کو اُن ہونٹون سے پورا کیا اور زبان کو اوپر ریزہ ریزہ کرنے طعام کے مثل اسپیاہان کے بنایا کہ مثل آٹے کے باریک کر دیوے اور جدا کر دیوے آواز کو اپنے اپنے مخرجون مین اور اسکے ذریعہ سے راستہ نطق کیے بولنے کا کھولدیا - پھر دیکھو کہ سر کو کیسی زینت دی ہم بالون سے اور مثل کو دونون ابرو سے اور ابرو کے بالون کو باریک بنایا اور پھر اسکو مثل کمان کے ہموار کر دیا اور مژگان سے پلکون کو زینت دی اور اور بھی آئین فائدے رکھے بیچ جب چاہے کہ آنکھ بند کر لیوے تو اُن مژگان سے بند کر لیوے اور اُنکے نیچے سے تمام جہان کو دیکھے کہ آندھی اور غبار ہوے دیکھے جیسا کہ کوئی شخص جالیون سے دیکھتا ہی پھر ہاتھون کی طرف خیال کرو کہ جو طرف خدمت ہو پھرتا ہو اور ان ہاتھون مین ہتیلی پوہنچون پر چوڑی بنائی اور ان ہتیلیون مین پانچ پانچ انگلیان لگا دین اور ہر انگلی مین تین پورین تقسیم کین سوائے بڑے انگوٹھے کے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے دو جوڑ سے پیدا کیا ہی پس اگر تمام حکما و علما کہ سب مخلوق اول سے آخر تک ہر ہاتھ پر متفق ہوا کہ اپنی بارکی عقل سے چاہین کہ کوئی وضع اصابع کی سوائے اس وضع کے کہ حکیم مطلق نے ترتیب دی ہی اختراع کرین ہرگز سپر نہ ہو سکینگے پھر اُس ایک ہتیلی مین شکلین مختلف ہو جاتی ہین اس اعتبار سے کہ جب کھول دو تو مثل ایک طبق کے ہو جاتی ہی اور جب اسکو جمع کر لیوے انگلی کے ساتھ لیکے مٹھی باندھ لیوے تو آلہ مارنے کا ہو جاتا ہی اور جو کچھ مٹھی مین کھو اسکا خزانہ بن جاوے اور اگر ہو مثل ایک قفل کے اس خزانہ پر اور اگر چاہو تو اسکو مغرفہ بنا لو اور مغرفہ اُس ظرف کو کہتے ہین کہ اسمین کوئی چیز رکھو کہ لوگون کی نظر سے پوشیدہ نہو اور اس ظرف سے دوسری جگہ اُس چیز کو لیجاوین اور اگر ہتیلی کھول دو اور انگلیون کو باہم ملا دو تو محرفہ ہو جاوے اور محرفہ اُس آلہ کو کہتے ہین کہ اُس سے کوئی پیشہ کر سکین اور انگلیون کی زینت کے واسطے اُنکے سرون پر ناخن بنائے کہ جب حاجت ہووے تو اُس سے بدن کو کھجلا دے - اب اعضاے اندرونی کو خیال کرنا چاہیے کہ ہر ایک اپنے افعال پر مخصوص ہین کہ اُنکی جہت سے بدن قائم ہی جیسے دماغ کہ وہ محل قواے نفسانی کا ہی اور اُس سے چند عصبات نکلتے ہین

اُس سے حس و حرکت انسان کی ہوتی ہو اور دل قوائے حیوانی کا محل ہو اور پیدائش شریانین کی
کہ وہ چند رگین ہین دل سے اگی ہوئی اور وہ بدن مین مثل نہر کے جاری ہین اور اطبا
انھین رگون سے صحت و مرض انسان کو معلوم کرتے ہین یعنے جب اُن رگون پر ہاتھ رکھتے ہین
تو اُنکی حرکت سے حوال دل کا معلوم ہوجاتا ہی کہ حد اعتدال پر ہی یا زیادہ اور جب زیادتی حرکت
کی اُنپر معلوم ہوتی ہی تو وہ ضابطہ اب قلب پر دلیل ہوتی ہو اور شش یعنے پھیپڑا مروحۂ قلب
یعنے پنکھا ہی دل کا کہ ہر وقت قلب کو ہوا دیتا رہتا ہو اور آواز وہین سے نکلتی ہو اور معدہ تو
غذا کے ہضم کے لیے ہو اور اسلیے کہ جو چیز ہضم ہوجاوے اُسکے ثفل کو اخراج ارضی سے
صاف کردیوے پھر سپرز یعنے تلی سودا کو کھینچ لیتی ہو اور زہرہ یعنے پتہ صفرا کو کھینچ لیتا ہی اور
گردے کھینچتے ہین رطوبتون کو تاکہ خون صاف ہوکر جزو بدن ہوجاوے اور مثانہ گردے کی
خدمتگاری مین رہتا ہی کہ اُس رطوبت کو گردے سے لیکر پیشاب کے راستے سے بہا دیتا ہو
جیسا کہ اور وہ جگر کے خادم ہین کہ خون کو جگر سے لیکر تمام عضو مین پہونچاتے ہین اور وہ معدے کا
معدے کے خدمت کے لیے مقرر ہین کہ ثفل کو معدے سے اسفل یعنے اور انتڑیون اور آلات تولید
قضاء حاجت شہوت جماع کے لیے مقرر ہین اور اسلیے کہ نوع انسان کی اُس سے باقی رہے اور یہ سب
کہ مذکور ہوا نطفہ کے حق مین ہو اور نطفہ منی ہی کہ جب وہ منی عورت کے بچہ دان مین داخل ہوتی ہی تو اُس نطفہ
مین پہلے خطوط پڑجاتے ہین پھر صورت بندھتے جاتے ہین حالانکہ کوئی صورت نگر دیکھتے ہین نہین آتا ہے
اور جب کہ وہ سب نطفہ سب طرح سے کامل ہوگیا تو بچہ دان تنگ ہوکر اُسکو دیتا ہی جیسے کہ
کوئی عاقل تنگ جگہ سے چاہتا ہی کہ کسیونکر نجات پاؤن پھر جب باہر آیا تو فی الفور بجانہ اسکو ہدایت
کرتا ہی پستان کی جانب کہ اُسوقت وہ منھ مین لے لیتا ہی پس چونکہ اُس حالت مین وہ طفل بسبب اپنے
ضعف کے قابلیت اسکی نہین رکھتا کہ کوئی غذاے لطیف کھاوے اسواسطے قادر مطلق نے اسکے لیے غذاے
شیر مقرر کردی جیسا کہ میزبان سب قسم کے کھانے مہمان کے واسطے طیار کرتا ہی کہ جب آوے تو کھانا شروع
کردے حق تعالی نے اُس سبب سے دو پستان شیر کے پیدا کیے کہ جسوقت طفل پیدا ہوے خون پستان پر
دودھ ہونے لگے پھر دیکھو کہ حق تعالی نے دانت پیدا کیے اسلیے کہ جبتک لڑکا دودھ پیتا ہو اسکو کچھ اور
کھانیکی حاجت نہین مگر دو برس کے بعد غذا کی طرف حاجت ہوتی ہو تو اُسنے اپنی قدرت سے
چبانے کے لیے دانت مخلوق کیے اور مسوڑون کو خوب سخت کردیا کہ انکو ان وغیرہ سخت چیزین کمال
آسانی سے کھاسکین پھر جب مراہق ہوا یعنے قریب سن بلوغ کے پہونچا تو اسکے داڑھی مونچھ نکلتی ہو

کہ اُس سے کمال زینت چہرہ کی ہوجاتی ہی العرض اگر انسان بدائع وصنائع صانع مطلق کے بنور دیکھے تو متحیر ہوجاوے اُسکی قدرت وعظمت مین اور یہ جو کچھ کہ مذکور ہوے عجائب آدمی کے بدن کے عشر عشیر ہی بلکہ ایک حصہ ہی ہزارمین سے پھر جب کہ یہ حال ہو عجائب ایک مخلوق کا باوجود اسکے کہ وہ نہایت ضعیف اور کمتر ہی نسبت اور مخلوقات کے تو اور اور عجائبات زمین اور آسمان کے دیکھو کسقدر ہونگے دریاؤن اور پہاڑون اور درختون وغیرہ سے جو کہ زمین پر ہین اور سورج وچاند اور ستارے اور جو کہ عجائب آسمان پر ہین جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قُلِ انْظُرُوا مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

دوسرا مقدمہ مخلوقات کی تقسیم کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ مخلوق قائم بالذات ہی یا قائم بالغیر اور قائم بالذات جو متحیز ہی اُسکو جسم کہتے ہین اور جو متحیز نہین اُسکو جوہر روحانی کہتے ہین اور وہ جوہر روحانی اگر جسم سے متعلق ہو اُسکو نفس کہتے ہین اور اگر جسم سے متعلق نہین تو وہ اگر شہوت وغضب سے بری ہی تو اُسکو ملک کہتے ہین اور اگر بری نہین تو وہ جن ہی یہ قسمین قائم بالذات کی ہین اور قائم بالغیر کی بھی چند قسمین ہین یعنے اگر وہ قائم متحیز کے ساتھ ہی کہ اشارہ حسی کی قابلیت رکھتا ہی تو وہ اعراض جسمانی ہین اور اگر مفارقات کے ساتھ قائم ہین تو اُنکو اعراض روحانی کہتے ہین مثل علم وقدرت اور ارادت کے اور اعراض جسمانی کی چند قسمین ہین اسلیے بعضی اُنمین ایسی ہین کہ لازم آتا ہی اُسکے حصول سے صدق نسبت یا صدق قبول قسمت اور بعضی وہ ہین کہ اُسکے حصول سے نہ صدق نسبت لازم آتا ہی اور نہ صدق قبول قسمت برتقدیر صدق نسبت کی چند صورتین ہین یعنے اگر وہ نسبت حصول کی مکانی ہی تو اُس عرض کو این کہتے ہین اگر زمانی ہی اُسے متے کہتے اور اگر نسبت متکررہ ہی تو وہ اضافت ہی اور اگر تاثیر ہی تو وہ فعل ہی اور اگر تاثیر نہین ہی تو وہ انفعال اور اگر وہ نسبت احاطہ ہی ایک چیز دوسری چیز کو محیط ہو اسطور سے کہ محیط منتقل ہوجاوے بانتقال محاط بہ سے تو اُسے ملک کہتے ہین اور اگر وہ نسبت ایک ہیئت حاصلہ ہو مجموع جسم کو بسبب نسبت اجزا کے ساتھ اُمور خارجی کے یا نسبت بعضے اجزا کی ساتھ بعض کے تو اُسکو وضع کہتے ہین - اور برتقدیر صدق قبول قسمت کے اگر اُن اقسام مین حد مشترک نہو تو وہ عدد ہی اور اگر حد مشترک ہو اُسکو مقدار کہتے ہین اور جس صورت مین کہ نہ صدق حصول نسبت کا ہو اور نہ صدق قبول قسمت تو اُسکی دو صورتین ہین مشروط بحیات ہی یا نہین اگر مشروط بحیات ہی تو وہ اگر موقوف شہوت اور نفرت پر ہو تو اُسکو تحریک کہتے ہین اور جو موقوف نہین تو اُسے ادراک کہتے ہین پھر ادراک کی دو قسمین کلی جیساکہ علم وظن

وجبل اور خرئی جیسا کہ ادراک حواس خمسہ کا کہ وہ عبارت باصرہ سامعہ ذائقہ شامہ لامسہ سے ہی
اور اگر مشروط بحیات نہین تو وہ اعراض محسوسہ بحواس خمسہ ہین محسوسات قوت باصرہ جیسے روشنی اور
رنگت اور محسوسات سامعہ جیسے آواز اور حروف اور محسوسات شامہ جیسے خوشبو اور بدبو اور محسوسات
ذائقہ جیسے کھٹا میٹھا گڑوا پھیکا نمکین اور سوائے اسکے اور محسوسات قوت لامسہ جیسے حرارت و
برودت و رطوبت و یبوست و ثقل و خفت و لین و خشونت و صلابت و ملاست پس یہ سب اقسام
ممکنات کے ہین اجمالاً اور عنقریب تفصیل اسکی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ فصل اہل سیر و تواریخ
کرتے ہین کہ توریت کے سفر اول مین لکھا ہو کہ حق تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ
اور حکمت بالغہ سے ایک جوہر پیدا کیا پھر اس جوہر مین نظر ہیبت کی کیا تو پگھل گیا اور جب
گھل گیا تو اسمین سے جو اجزاء لطیف بخار ہوکر مثل دھوئین کے بلند ہوئے اُنسے آسمان پیدا کیے
اور جو تہ نشین ہوئے اُنسے زمین پیدا کی جیسا کہ آیات قرآنی اسپر دلالت کرتی ہین اَوَلَمْ
یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام
اٹمین مقرر فرمائے اور پیدا کیا زمین اور آسمان کو چھ روز مین اور علما کہتے ہین کہ مراد ان
روز کو کون حادث پر اطلاق کرتے ہین اور چھ روز بیان پر عبارت چھ مراتب سے ہو عالم اُنمین سے
ایک مرتبہ مادہ زمین و دوسرا مرتبہ صورت زمین تیسرا مادہ آسمان چوتھا صورت آسمان اور دونون
تکوینات زمین اور آسمان کے یعنے مثل پہاڑ اور ستارون وغیرہ کے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہو قُلْ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ وَجَعَلَ فِیْهَا
رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَآ اَقْوَاتَهَا فِیْٓ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ثُمَّ اسْتَوٰٓى
اِلَى السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ فَقَضٰىهُنَّ
سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰى فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
بِمَصَابِیْحَ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ اور فرمایا حق تعالیٰ نے خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ
وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ اور بعضے کہتے ہین کہ جو مافوق زمین کے ہو وہ آسمان ہو اور جو مادون
فلک ہو وہ بہ نسبت افلاک کے زمین ہو تو اس دلیل سے طبقہ زمین کا پہلا کرہ مادہ ہو دوسرا کرہ
ہوا تیسرا کرہ مادہ یعنے پانی چوتھا کرہ خاک چہ تدبیر فرمائی اپنی حکمت اور عنایت سے بعد پیدا کرنے
جمادات کے اور معادن کو پھر انبات کو پھر حیوانات کو یہ قول کلی ہوا حوال مخلوقات کے
بیان مین اور جزئیات اُنکے دو مقالون مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ تیسرا مقدمہ غریب کے

معنی مین غریب اُسکو کہتے ہین جو کہ قلیل الوقوع ہو یعنے کم واقع ہووے اور برخلاف عادت ہو
اور وہ غریب یا واقع ہوتا ہی تاثیر نفوس قویہ سے یا تاثیر نفوس غیر قویہ کے یا تاثیر امور فلکی یا تاثیر اجرام
عنصری سے اور یہ سب اُمور اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور ارادہ سے ہوتے ہین - منجملہ امور غریبہ کے
معجزے پیغمبرون کے ہین جیسے شق ہوجانا قمر کا اور راہ ہوجانی دریاے نیل مین اور اژدہا
بنجانا عصا کا اور سرد اور سالم ہوجانا آگ کا اور نکلنا ناقہ کا پتھر سے اور زندہ کرنا مردے کا
اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور بینا کرنا اندھے مادرزاد کا اور سوائے اُسکے بہت سے معجزات انبیاء
خلاف عادت کے ہین اور کرامات اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ بھی اسی قبیل سے ہین کہ اُنکے نفوس تاثیر
کرتے ہین ابدان خلائق مین بطور یہ کہ انفعالات غریبہ اُس سے حادث ہوتے ہین جیسے شفا یا تا مرض کا
اور تحطۂ مبتلا ہر سنا اُنکی دعا سے اور مسخر ہوجانا درندون کا اور علی ہذا القیاس - اور منجملہ اُسکے اخبار کاہنون کے ہین
مگر اب زمانہ بعثت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہانت جاتی رہی البتہ ایام جاہلیت
مین اُسنے بہت اُمور غریبہ ظاہر ہوے ہین اور اتفاق ہی اسپر کہ یہ اخبار غریبہ اُنکو بوسطہ مخالطت
نفوس جنون کے حاصل ہوتے ہین اور منجملہ امور غریبہ کے چشم زخم یعنے نظر لگنا ہی یعنے جب
دیکھنے والا کسی چیز کو دیکھے اور پسند کرے تو وہ نظر باعث اُسکی ہلاک اور زوال کی ہوگی
باعتبار اُس خاصیت کے کہ جو دیکھنے والے کی ذات مین ہی - اور بعضے اُمور غریبہ سے خاص
ہونا بعض نفوس کا ہی ساتھ چند امر غریب کے فطرت سے کہ وہ دوسرے شخص مین نہین
پاے جاتے جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ ہند مین بعضے لوگ ایسے ہین کہ جب اپنی ہمت کو کسی
چیز پر متوجہ کرتے ہین تو تنہائی اختیار کرتے ہین اور اپنی ہمت کو اُس چیز کی طرف متوجہ کرتے ہین
یہانتک کہ وہ اُنکی موافق ہمت اور مراد کے وقوع مین آتے ہین - اور بعضے نفوس خاص ہوتے ہین
اِس بات مین کہ وہ غیب کے باتون کی خبر دیتے ہین چنانچہ نقل ہی کہ ایک شخص اصفہان مین تھا اور علم نجوم
مین بڑا دعویٰ رکھتا تھا کبھی کسی چیز کے حکم مین خطا نہین کرتا تھا اُسکی خبر ابومعشر طبری کو کہ وہ
اپنے زمانہ مین مثل اپنا نہ رکھتے تھے پہونچے آخر وہ اُسکی ملاقات کے واسطے گئے دیکھا کہ وہ ایک
تہ بندر عام پر بیٹھا ہوا ہی لوگ اُس سے جس بات کو پوچھتے ہین تو مضطرب ہین دیکھ کر فی الفور جواب
دیتا ہی ابومعشر نے اُس شخص سے پوچھا کہ ان احکام پر جو تو نے کہے کیا دلیل ہی بہ نسبت اِسوقت کے
اُسنے کہا کہ تامل کرین اُسکا جواب دونگا پھر جب لوگ چلے گئے تو کہا کہ جو میرے ذہن مین آتا ہی وہ
کہدیتا ہون اور دکھلا دیتا ہون کہ یہ تمہارے سوال کا جواب ہی وہ بسبب اعتقاد کے خوش ہوکر تسلیم کرلیتے ہین

اور اُنکی مراد حاصل ہو جاتی ہی جب ابو معشر نے یہ بات سُنی اُسکے حالات سے بہت متعجب ہوے
اور چلے گئے اور ایسا ہی ایک حکایت مشہور ہی کہ ایک فیلسوف یعنے حکیم سلطان محمد بن تکش کے
عہد مین ہند سے خراسان مین آیا تھا مسلمان ہوا اور دانائے ہند نام تھا طالع رصدی کے استخراج
مین کامل تھا لوگون نے تجربہ کیا اُسکی باتون مین کہین خطا نہ پائی آخر جب یہ خبر سلطان محمد کو
پہونچی تو اُسکو طلب فرمایا اور امتحاناً پوچھا کہ سوائے طالع کے اور بھی کچھ استخراج کرسکتا ہی کہا ہان سلطان
نے کہا کہ بتلا کہ مین نے شب کو کیا خواب مین دیکھا ہی اُسنے حساب کرکے کہا کہ سلطان نے خواب مین
یہ دیکھا ہی کہ ایک کشتی پر تلوار ہاتھ مین لیے ہوے بیٹھا ہی - بادشاہ نے اقرار کیا کہ تو نے سچ کہا
لیکن ہم اس ایک تجربہ پر قائل نہین اسلیے کہ مین ہمیشہ دریا کے اوپر رہتا ہون اور اکثر
کشتی مین بیٹھتا ہون اور تلوار کبھی ہاتھ سے جدا نہین ہوتی غرض جب مکرر امتحان کیا تو درست
پایا اور اُسکو اپنا مقرب اور مصاحب بنایا اور سب بڑے کامون مین اُس سے مدد لیتا رہا اور جسنے
اُمور غریبہ ہمانی ہین جیسے ظاہر ہونا ستارے دمدار اور اُسکا ہیئت کا اور ثوابت ستارون کا
آسمان سے کہ اُسکو شہاب کہتے ہین اور گرنا جسم ثقیل اور سخت کا ہوا سے اور جو طبقہ کہ زمین اور
زمین و آسمان کو کہتے ہین شیخ الرئیس بوعلی سینا سے منقول ہی کہ اُنکے زمانہ مین جسم ثقیل مقدار انجاس
من کے باجرے کے دانون کے برابر متفرق ہوکر زمین پر جا بجا مین گرا اور وہ دانے باہم
ملکر ایسے سخت ہوگئے کہ ہر چند چاہا کہ اُسکو توڑین اور جدا جدا کرین مگر کچھ لوہا جو آہن اثر نہ کرتا تھا
اور منجملہ اُمور غریبہ کے گرنا برف اور اولہ کا ہی غیر وقت مین چنانچہ مشائخ قزوین حکایت کرتے ہین
کہ ہمارے زمانہ مین ایام زردآلو مین اولے برسے ہر ایک بمقدار جوز کے کہ اُسکے صدمہ سے
جانور اور درخت بہت تلف ہوگئے اور زردآلو قزوین مین نہین ہوتے مگر بہت کم گرتا ہین - اور
منجملہ اُنکے گرنا تیھرون کا ہی مانند لوہے تانبے کے درمیان برق کے اور یہ نہین گرتے مگر تبرستان کے
شہرون مین اور بعضے اوقات گیلان کے شہرون مین گرتے ہین - اور ابوالحسن علی ابن اثیر جزری اپنی
تواریخ مین لکھتے ہین کہ ۵۵۴ھ ہجری مین ایک ابر عظیم شہر افرنقیہ مین پیدا ہوا کہ آسمین رعد اور برق
بہت تھا اور اولے بہت گرے کہ اُسکے صدمہ سے جانور بہت ہلاک ہوے اور درخت ضایع
ہوگئے اور جملہ غرائب آسمان سے یہ ہی کہ جو بیان کرتے ہین کہ شہر ابرج مین کہ وہ درمیان صفحان
اور خوزستان کے واقع ہی ایک ابر ظاہر ہوا قریب زمین کے ایسا کہ گویا لوگون کے سر پر پہونچا ہوا ہی
اور اُس ابر سے آواز سخت نکلتی تھی اور اُس ابر مین اسقدر پانی برسا کہ قریب تھا تمام مخلوق غرق ہوجاوے

اور پانی کے ساتھ مینڈک اور بڑی بڑی مچھلیان کہ انکو شیا بیط کہتے ہین گرین خوش واقعہ لوگون نے
خوب کھایا اور نمک لگاکر ذخیرہ رکھا - اور اسی طرح سے امورات غریبہ بنسبت زمین کے ہین جیسے
زمین خشک کا دریا ہوجانا مانند زمین یونان کے کہ سابقا وہ شہر نہایت آباد تھا اور اب دریا ہوگیا
مثل اور قرمون کے کہ ولایت روم مین ہین جیسے زمین سادہ کہ وہ پہلے دریا تھی اور اب وہ خشک
ہوگئی کہ مطلقا اثر دریا کا اسمین نہین پایا جاتا ہی - اور بعضے امور غریبہ سے یہ ہی کہ دریا سے بخارات
اسطرح کے بلند ہوتے ہین کہ جس جانور اور درخت کو پہونچین وہ تپھر سخت بنجاتے ہین اور یہ آثار بخارات
کے ماقصینا مین کہ زمین مصر مین واقع ہی اکثر ظاہر ہوتے ہین اور تزنویل مین کہ وہ زمین قزوین مین ہی ایسے
واقعات پائے جاتے ہین - اور انھین امور غریبہ سے خسف یعنے دھنس جانا زمین کا ہی اور نکلنا سیاہ
پانی کا اس زمین سے اور یہ واقعات اکثر نواحی شہر غنجہ مین کہ زمین روم مین واقع ہی اور قریہ دگریزنا مین
کہ قریب ہمدان کے ہی ظہور مین آتے ہین - اور بعضے امور غریبہ سے زلزلہ ہی یعنے جنبش کرنا زمین کا
کہ وہ زلزلہ ایک ایک مہینے تک رہتا ہی بلکہ بعضے نواحی مین اس سے بھی زیادہ اور یہ امورات زمین
نیشاپور اور رے مین بہت واقع ہوتے ہین اور اصل مولف عجائب المخلوقات کے کہتے ہین کہ امام ابوالقاسم
رافع نے مجھسے فرمایا کہ مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ جسوقت زلزلہ ہوا تو میرے مکان کی چھت شق ہوگئی اور
ستارے اسکے روزن سے نظر آنے لگے پھر وہ چھت اپنی حالت اصلی پر آگئی اسطور سے کہ ہرگز نشان شق کا
معلوم نہوتا تھا - اور بعضے امور غریبہ سے ظاہر ہونا معدن کا ہی بعضے شہرون مین پہلے کہ کبھی مثل اسکے ان
شہرون مین ظاہر نہوے تھے جیسے ظاہر ہونا معدن زرکا زمین سمیا علیہ مین اور بعضے امور غریبہ سے ظاہر ہونا
درخت ترنجبین کا ہی کہ وہ زمین سادہ مین پیدا ہوتا ہی - اور بعضے امور غریبہ سے پیدا ہونا حیوان غریب الشکل کا ہی
چنانچہ امام شافعی علیہ الرحمتہ سے منقول ہی کہ انھون نے زمین مین مین ایک آدمی دیکھا کہ کمر سے
پانون تک مثل بدن عورتون کے اور سر سے کمر تک مردون کی صورت پر اور اوپر کے
جسم مین دو بدن تھے یعنے دوسر اور دو منھ کہ وہ دونون منھ سے کھاتا پیتا تھا اور چار ہاتھ کبھی ایک
دوسرے سے لڑتے اور پھر آپس مین صلح کر لیتے - اور نیچے کا بدن یعنے کمر سے پانون تک ایک عضو تھا اور
انھین امور غریبہ سے یہ ہی کہ ولایت بلخ مین ایک گانون ہی کہ اسکا گل وسامان نام ہی اس گانون مین
سنہ ۱۸ ہجری مین ایک عورت کے لڑکا پیدا ہوا آدھے بدن کا یعنے آدھے سر اور ایک
ہاتھ ایک پانون درخت نساس کی شکل پر کہ وہ عیاض الشجر مین کہ مین کی زمین مین ہی پیدا
ہوتا ہی پھر دوسرے سال حاملہ ہوئی تو اسنے بچہ دیا کہ ایک بدن مگر اسکے دو سر اور چار

کان تھے - اور بعضے اُمور غریبہ سے کلام کرنا اطفال کا ہی قبل وقت معہود کے جیساکہ روایت کرتے ہین گواہی دینی طفل کی بیچ حق حضرت یوسف صدیق علی نبینا وعلیہم الصلواۃ والسلام کے اور طفل ماشطہ کے فرعون کے حق مین اور کلام کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مہد مین اور طفل صاحب الاخدود کا اور بعضے امور غریبہ سے کلام ہاتف ہو کہ آواز سنی جاوے اور کلام کرنے والا دیکھا نہ دیوے اور ایسا بہت واقع ہوا ہی زمانہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور انھین امور غریبہ سے کلام کرنا جانوروں کا ہی جیساکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین انہ قال بینا رجل یسوق بقرۃ اذ اعیا فرکبھا فقالت انا لم نخلق لھذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تتکلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم انی اومن بہ وابوبکر وعمر وقال ایضا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بینا رجل فی غنمہ اذ عدا الذیب علی شاۃ فادرکھا الراعی واستنقذھا فقال الذیب من لھا یوم السبع یوم لا راعی لھا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذیب یتکلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم انی اومن بہ اور معنی اُن دونون حدیث کے یہ ہین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص بیل ہانکتا ہوا چلا جاتا تھا جب تھک گیا تو وہ بیل سوار ہوا اُس بیل نے کلام کیا اور کہا کہ مین سواری کے لیے نہین پیدا کیا گیا بلکہ واسطے حراثت کے زمین کے پیدا کیا گیا ہون یہ سنکر لوگون نے بڑا تعجب کیا کہ سبحان اللہ بیل کلام کرتا ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصدیق کرتا ہون اسکی اور دونون صاحب میرے نزدیک ابوبکر و عمر ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے دیکھا ایک شخص کو اپنی بکریان چراتا تھا کہ ناگاہ بھیڑیے نے ایک بکری پکڑی پس اُس شخص نے دوڑکر چھوڑا لیا اُسوقت بھیڑیے نے کلام کیا اور کہا کہ کون مانع ہوگا درندون سے اُس دن کہ کوئی راعی نہو گا سوائے میرے لوگون نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا کلام کرتا ہی حضرت نے فرمایا کہ مین اسکی تصدیق کرتا ہون اور بعضے اُمور غریبہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے بیفائدہ اور بے وجہ گدھے کو مارا اُسنے کہا اگر قصاص میرے اوپر ہو تو اُس سے زیادہ مار کہ جسقدر تو چاہتا ہی - اور روایت کرتے ہین کہ بعضے لوگ ایسے ہین کہ جنون کو دیکھتے ہین چنانچہ امام انصاری کے پاس جن آیا کرتے تھے ایک مرتبہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے امام انصاری سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مجھے بھی جن کو دکھلاؤ انھون نے قبول فرمایا اور کہا دیکھو - امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ کیا دیکھتا ہون کہ ایک

دیوار پر چند شکلین وصورتین اسطور کی ہین کہ جیسے کوئی آفتاب کی روشنی مین رستہ چلتا ہی
وہ دیوار پر بے تکلف چلی جاتی ہین مین نے چاہا کہ اُنسے کچھ باتین کرون امام انصاری نے
فرمایا کہ تو ہس سے زیادہ نہین دیکھ سکتا اور محققین متفق ہین اس بات پر کہ معنی غریب کے بقول
حکما تین قسم ہین اول آثار نفسانی اگر انکو خیر مین صرف کرین تو معجزے انبیا علیہ السلام کے ہین
اور کرامات ہین اولیا رحمہم اللہ تعالی کے اور اگر شر مین صرف کرین تو وہ سحر ہی دوسرے اجرام
سماوی واجسام عنصری ہین کہ مخصوص ہین ساتھ ہیت وشکل اور وضع کے اسکو طلسم کہتے ہین
تیسرے اجسام زمین کے جیسے کہ پنجا مقناطیس کا لوہے کو اسکو نیرنج کہتے ہین یہ قول کلی ہی جو
مذکور ہوا بیان امر غریب ہین اور جزئیات اسکے جدا جدا بیان کیے جاوینگے انشا اللہ تعالی

چوتھا مقدمہ موجودات کی تقسیم مین

جو موجود سوائے واجب الوجود کے ہو درحقیقت وہ مخلوق ومصنوع واجب الوجود کا ہی اور
ہر ذرہ ذات عالم مین جو ہر وعرض وصفت وموصوف سے جو کچھ کہ دیکھے جاتے ہین عجائب
وغرائب بیحد وشمار ہین کہ اُن عجائب سے آثار حکمت اور قدرت اور عظمت اُس صانع مطلق
کے بقدر ظاہر ہوتے ہین کہ کوئی اُنکو نہین معلوم کر سکتا مگر ہم بسبیل تمثیل مجملا اُسکا ذکر کرتے ہین
کہ موجودات کی دو قسم ہین ایک قسم ایسی ہی کہ اُسکا دریافت کرنا طاقت بشری سے
خارج ہی جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ پیدا کرتا ہی وہ چیزین
جو تم نہین جانتے ہم اُن کا ذکر کرنا کچھ نہین دوسری قسم وہ ہی کہ مجملا اُسکی اصل کو ہم جانتے ہین
لیکن تفصیل نہین جانتے اُسکی دو قسمین ہین مرئی اور غیر مرئی غیر مرئی وہ ہی جو چیز
حکم سے رد کی جاوے جیسے عرش کرسی ملائکہ جن شیاطین پس مجال نظر کی اُنپر تنگ ہی ممکن نہین کہ
ہمین کلام کرسکا سے کہ بقدر کہ فصوص اور اخبار اور آثار سے ثابت ہوا ہووے اور جو مرئی ہی یعنے
آنکھ سے دیکھا جاتا ہے جیسے ہمان اور ستارے چاند اور سورج اور گردش اُنکی اور اختلاف اُنکی حرکات کا
اور زمین اور جو کچھ اُسپر ہے جیسے پہاڑ وجنگل ودریا کان نباتات اور حیوانات اور جو دریا کہ اندر ہی اور جو کچھ
درمیان زمین اور ہمان کے ہی جیسے باران برق رعد صاعقہ وشہاب وآندھی وغیرہ البتہ نہین مجال گفتگو کی ہی پس
اُنکے چند اجناس ہین اور جنس کے انواع ہین اور ہر نوع مین اختلاف ہی اور اُسکے اقسام کی انتہا نہین کہ کسقدر ہین کوئی ذرہ نہین
حرکت کرتا مگر اُسکے حکم سے اور ایک حرکت مین لاکھون حکمت ہین اور ہر حکمت اُسکی وحدانیت پر ایک دلیل قاطع ہین جیسا کہ
اُسکا کسی شاعر نے مدح مین کہا ہی شعر ولله في كل تحريكة ... وتسكينة شاهد وفي كل شيء له آية تدل على انه واحد اور فہرست کتاب کی یہ ہی

فہرست کتاب کی شامل دیباچہ

مقالہ اول علویات کے بیان مین اور اسمین چند نظر ہین نظر اول فلکیات مین اور اسمین چند
امور ہین پہلا امر حقیقت آسمان کے بیان مین دوسرا فلک قمر کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین
اور ایک خاتمہ تیسرا فلک قمر کی تعریف مین چوتھا بیان فلک قمر کی حقیقت مین پانچوان
بیان کمی وزیادتی صورت قمر مین چھٹا خسوف قمر کے بیان مین ساتوان خواص قمر کے
بیان مین خاتمہ محررہ کے بیان مین نظر تیسری فلک عطارد کے بیان مین اور اسمین چند
فصلین ہین فصل پہلی فلک زہرہ کی شناخت مین فصل دوسری حقیقت زہرہ کے
بیان مین فصل تیسری خاصیت زہرہ کے بیان مین نظر چوتھی فلک آفتاب کے رکنون مین
اور اسمین چند فصل ہین فصل پہلی فلک کی معرفت مین فصل دوسری حقیقت آفتاب کے
بیان مین فصل تیسری کسوف آفتاب کے بیان مین نظر پانچوین فلک مریخ کے بیان مین
اور اسمین دو فصلین ہین پہلی فصل فلک مریخ کے بیان معرفت مین دوسری فصل معرفت حقیقت
مریخ مین نظر چھٹی فلک مشتری کے بیان مین اور اسمین بھی دو فصلین ہین فصل پہلی اسی فلک کے
بیان مین فصل دوسری اسکی ستارون کے بیان مین نظر ساتوین فلک زحل کے
بیان مین اور اسمین دو فصلین ہین فصل پہلی فلک زحل کے بیان مین فصل دوسری رصد
ستارون مین نظر آٹھوین فلک ثوابت کے بیان مین اور اسمین تین فصلین ہین
فصل پہلی فلک ثوابت کے بیان مین فصل دوسری کواکب ثابتہ کے بیان مین
فصل تیسری منازل قمر کے بیان مین نظر نوین بیچ فلک بارہ برجون کے نظر دسویں
فلک الافلاک کے بیان مین نظر گیارھوین سکان سموات کے بیان مین نظر بارھوین

بیچ بیان زمان کے اور اسمین دو قول ہین پہلا قول حقیقت زمان کے بیان مین دوسرا
قول بیچ بیان رات اور دن کے اور اسمین دو فصلین ہین فصل پہلی روز اور ہفتہ کے
بیان مین فصل دوسری بیچ بیان اُن دونون کے جو فضل ہین قول تیسرا بیچ بحث مہینون کے
اور اسمین تین فصلین ہین فصل پہلی بیچ مہینون عربی کے فصل دوسری بیچ مہینون
رومی کے فصل تیسری بیچ مہینون فارسی کے چوتھا قول بیچ ارباع سال کے پانچوان
قول بیچ بیان عجائبات کے جو تکرار سال سے علاقہ رکھتے ہین خاتمہ بیان حکایات عجیبہ مین

مقالہ دوم عالم سفلیات کے بیان مین

اور اسمین بھی چند نظرین ہین نظر اول حقیقت عناصر کے بیان مین نظر دوسری کرہ آتش
کے بیان مین نظر تیسری کرہ ہوا کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین فصل پہلی
حقیقت ہوا کے بیان مین فصل دوسری ابر اور باران کے بیان مین فصل تیسری
بیچ بیان اقسام ہوا اون کے فصل چوتھی بیچ بیان رعد اور برق کے فصل پانچمین
بیچ بیان ہالہ اور قوس قزح کے نظر چوتھی کرہ آب کے بیان مین اور اسمین چند فصلین ہین فصل
پہلی حقیقت پانی کے بیان مین فصل دوسری گردش دریا کے بیان مین فصل تیسری
بیچ بیان دریا اور خبر یدن اور حیوانات عجیبہ کے اور وہ آٹھ دریا ہین پہلے دریاے محیط
دوسرے دریاے چین تیسرے دریاے ہند چوتھے دریاے فارس پانچوین دریاے
قلزم چھٹے دریاے ترنکبار ساتوین دریاے مغرب آٹھوین بحر خزر اور اسکے
جزائر اور حیوانات کے بیان مین نظر پانچوین کرہ زمین کے بیان مین اور اسمین چند
فصلین ہین فصل اول حقیقت زمین کے بیان مین فصل دوسری ہیات
زمین کے بیان مین فصل تیسری مقدار جرم زمین کے بیان مین فصل چوتھی ارباع
زمین کے بیان مین فصل پانچوین اقالیم زمین کے بیان مین فصل چھٹی خسف اور
زلزلہ کے بیان مین فصل ساتوین بیچ بیان اس بات کے کہ حکمت خدا سے زمین نرم
پہاڑ ہو جاتی ہے اور پہاڑ مثل زمین نرم کے ہو جاتے ہین اور خشک زمین دریا اور دریا خشک
ہو جاوین فصل آٹھوین بیچ فوائد پہاڑون کے فصل نوین بیچ عجائب پہاڑون کے
فصل دسوین بیچ پیدائش نہرون کے فصل گیارھوین بیچ عجائب نہرون کے
فصل بارھوین چشمون کی پیدائش مین فصل تیرھوین بیچ فوائد اور عجائبات چشمون کے

بیان مین فصل چودھوین کنوؤن کی پیدایش مین فصل پندرھوین کنوؤن کے عجائبات کے
بیان مین پھر نظر کیجاتی ہی بیچ حالات کائنات کے یعنے موالید ثلثہ کے بیان مین یعنے حیوانات
نباتات جمادات اور اسمین چند نظرین ہین نظر اول معدنیات کے بیان مین اسکے چند نوع ہین
نوع پہلی بیان فلزات مین اور وہ اجسام منطرقہ ہین یعنے قابل گھل جانے کے ہین نوع دوسری
احجار یعنے پتھرون کے بیان مین اور وہ دو قسم پر ہی پہلی قسم جسم سخت کے بیان مین دوسری
قسم جسم نرم کے بیان مین نظر دوسری حالات نباتات کے بیان مین اور وہ بھی دو قسم پر ہی
پہلی قسم بڑے درختون کے بیان مین قسم دوسری نجم کے بیان مین کہ وہ خورش جانورون کے ہین
نظر تیسری حیوانات کے بیان مین اور وہ چند نوع پر ہی نوع اول احوال انسان کے
بیان مین اور اسمین چند نظر ہین نظر پہلی حقیقت آدمی کے بیان مین نظر دوسری آدمی کے
اخلاق کے بیان مین نظر تیسری بیچ پیدائش آدمی کے نظر چوتھی تشریح اعضا کے
بیان مین اسکی دو قسم ہین قسم اول اعضا بسیطہ کے بیان مین اور وہ چند نوع پر ہی نوع
پہلی استخوان نوع دوسری غضروف نوع تیسر عصیل نوع چوتھی رباط نوع
پانچوین گوشت اور چربی نوع چھٹی شرائین نوع ساتوین ورده نوع آٹھوین ترب
نوع نوین غشا نوع دسوین جلد نوع گیارھوین مخ قسم دوسری اعضاے
مرکبہ کے بیان مین وہ دو ضرب پر ہی ضرب اول سر کے بیان مین اور اسمین چند
فصلین ہین فصل پہلی تشریح سر کے بیان مین فصل دوسری آنکھ کے بیان مین فصل تیسری
کان کے بیان مین فصل چوتھی ناک کے بیان مین فصل پانچوین لب کے بیان مین فصل
چھٹی منھ کے بیان مین فصل ساتوین ڈاڑھی کے بیان مین فصل آٹھوین بال کے بیان مین
فصل نوین گردن کے بیان مین اور اسمین چند انواع ہین نوع پہلی تشریح گردن کے بیان مین
نوع دوسری بیچ تشریح سینہ کے اور اسمین چند فصلین ہین فصل اول بیچ تشریح سینہ کے
فصل دوسری بیچ بیان پستان کے نوع تیسری بیچ تشریح ہاتھ کے اسمین بھی چند
فصلین ہین فصل اول بیچ تشریح ہاتھ کے فصل دوسری بیچ تشریح بازو کے فصل تیسری
بیچ بیان ناخن کے نوع چوتھی شکم کے بیان مین نوع پانچوین پشت کے بیان مین نوع
چھٹی پہلو کے بیان مین نوع ساتوین پاؤن کے بیان مین واللہ الموفق للصواب —
ضرب دوسری اعضاے مرکبہ سے اعضاے باطنہ مین اور وہ چند نوع پر ہین نوع اول

دماغ نوع دوسری شش یعنے چھیپڑا نوع تیسری دل نوع چوتھی جگر نوع پانچوین
زہرہ یعنے پتہ نوع چھٹی سپرز یعنے تلی نوع ساتوین معدہ نوع آٹھوین روده یعنے آنت
نوع نوین گردہ نوع دسوین مثانہ نوع گیارھوین آلۂ تناسل ہیں اور آسمین چھ فصل ہین
پہلی فصل اسکی تشریح کے بیان مین دوسری فصل انثیین کے بیان مین تیسری فصل
قضیب کے بیان مین چوتھی فصل رحم کے بیان مین پانچوین نظر قوی کے بیان مین
اور وہ بھی چند نوع پر ہی نوع اول قوی ظاہری اسکی پانچ قسم ہین اول چھونا دوسرے سنا
تیسرے سونگھنا چوتھے سونگھنا پانچوین چکھنا خاتمہ پنج فائدون ان قوی کے نوع دوسری
قوی باطنی اور وہ چند صنف پر ہی صنف اول قوی جاذبہ ہین اور وہ چار ہین اول جاذبہ دوسرے ماسکہ
تیسرے ہاضمہ چوتھے دافعہ صنف دوسری قوی ممیزہ وہ بھی چار ہیں اول غاذیہ دوسرے نامیہ تیسرے
مولدہ چوتھے مصورہ خاتمہ لون قوی کے فائدون کے بیان مین صنف تیسری قوی محرکہ اور وہ پانچ ہیں اول
حس مشترک دوسرے خیال تیسرے وہم چوتھے حافظہ پانچوین نطق صنف چوتھی قوی محرکہ اور وہ دو قسم پر ہی قسم اول
باعثہ اور وہ دو ضرب ہیں اول قوت شہوانیہ ضرب دوم قوت غضبیہ قسم دوسری قوت فاعلہ صنف پانچوین نفس ناطقہ
متعلقہ اور وہ چار ہیں اول عقل دوسری عقل بالملکہ تیسری عقل مستفاد چوتھی عقل بالفعل خاتمہ پنج تفاوت لوگون کے
عقل مین چھ پوین نظر پنج نوع ہیں انسان کے ساتوین نظر خواص آدمی کے اجزا کے بیان مین آٹھوین نظر پنج
امراض مہلکہ کے کہ آدمی کو لاحق ہوتے ہین نوع دوسری دواب کے بیان مین اور آسمین
دو فصل ہین فصل اول انکی صورتون کے بیان مین فصل دوسرا نواص اجزا کے بیان مین نوع
تیسری نعم کے حالات مین آسمین بھی دو فصل ہین اول انکے افعال کے بیان مین دوسرا نواص اجزا
انکے بیان مین نوع چوتھی مرغ مین ہوا اور آسمین دو فصل ہین اول انکے افعال عجیبہ کے بیان مین دوسرا
نواص اجزا کے بیان مین نوع پانچوین ہوام اور حشرات کے بیان مین اور آسمین دو فصل ہین اول افعال
عجیبہ کے بیان مین دوسرا نواص کے بیان مین نوع چھٹی طیر مین اور آسمین دو فصل ہین اول نواص اجزا کے بیان مین
دوسرا ان حیوانات کے بیان مین کہ تکمل اور صورتین انکی خالف اکمل موجودہ حیوانات کے ہین اور وہ تین قسم پر ہین
اول وہ ہیت ہین کہ تکلمین غریب کہتے ہین انمو ہند تعالی نے اطراف زمین اور جزائر دریا مین پیدا کیا ہے دوسرے
حیوانات مرکبہ ہین دو نوع مختلف سے تیسرے افراد حیوانات غریبہ الصور کے بیان مین واللہ الموفق للصواب
وصلی اللہ علی سیدنا النبی محمد والہ الطاہرین واصحابہ اجمعین مطالب کتاب عجائب المخلوقات کی فہرست
اجمالاً معلوم ہوے اب ہر ایک تفصیلاً مذکور ہوتے ہین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ پہلا علویات کے بیان مین اور اسمین چند نظر ہین اول حقیقت افلاک اور اُنکی شکل اور وضعون اور حرکتون کے بیان مین بسبیل اجمال حکما کہتے ہین کہ فلک یعنے جسم بسیط گول ہی بصورت کرہ کے متحرک ہو وسط پر کہ اسکو شامل ہو نہ ہلکا ہو نہ بھاری نہ سرد ہو نہ گرم نہ تر ہو نہ خشک نہ وہ ٹوٹ سکتا ہو نہ جوڑ سکتا ہو اور ہر ایک امر کے دلائل کتب حکمت مین موجود ہین اس کتاب مین اُنکے دلائل نہین لکھے اور سب افلاک کروی ہین یعنے گول مثل گیند کے اور ایک دوسرے کو محیط جیسے چھلکے پیاز کے اور بقول حقیق تقسیم اسکی باعتبار قسمت اولی کے نو کرہ پر ہی اسطور سے کہ مماس ہوتی ہو سطح ادنی ہر ایک کی اُن افلاک سے سطح اعلی اُس فلک کو کہ جو اسکے نیچے ہو پہلا فلک قمر ہی کہ عناصر کو محیط ہو دوسرا فلک عطارد تیسرا فلک زہرہ چوتھا فلک شمس پانچوان فلک مریخ چھٹا فلک مشتری ساتوان فلک زحل آٹھوان فلک ثوابت کہ اسپر ستارے بے شمار ہین نوین فلک الافلاک کہ اسپر کوئی کوکب نہین اطلس کیطرح سادہ ہی اور سب سے بڑا اور سب کو محیط اسلیے اسکو فلک اطلس اور فلک اعظم بھی کہتے ہین اور ہر فلک کی ایک جگہ خاص مقرر ہو کہ وہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ نہین جاتا لیکن اپنی جگہ پر متحرک ہو ایک لمحہ بھی توقف نہین کرتا و حرکت فلک کی نہایت سریع ہی چست جس چیز کی سرعت فرض کیجاوے یہان تک علم ہندسہ مین ثابت ہوا ہی جتنی دیر مین بڑا دوڑنے والا گھوڑا دونون قدم اگلے اُٹھا کر زمین پر رکھے اتنی دیر مین فلک اعظم تین ہزار کوس طی کر جاوے اب جاننا چاہیے کہ فلک اعظم حرکت کرتا ہی مشرق سے جانب مغرب کو اور باقی آٹھ فلک برخلاف حرکت فلک الافلاک کے مغرب سے مشرق کو

حرکت کرتے ہین اور کواکب یعنے ستارے وہ اپنے اپنے آسمانون کے ساتھ حرکت کرتے ہین لا سیارے بجاے
خود بھی متحرک ہین اور ایک فلک دوسرے فلک کو محیط کیے ہی باحاطۂ تمام ہیئت سے جو کہ منقوش ہی اور صورت عالم کی یہ ہی

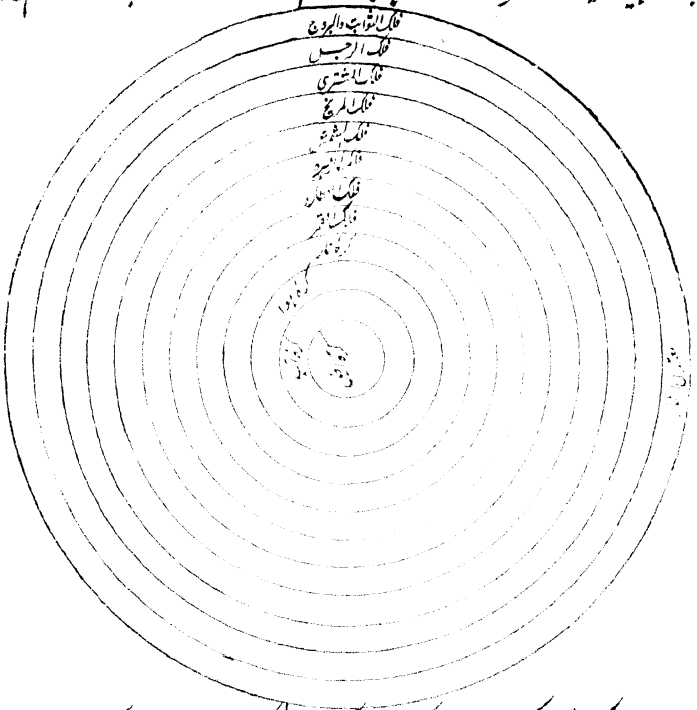

نظر دوسری فلک قمر کے بیان مین فلک قمر کے دو سطح کردی ہین اور ہر ایک مقابل دوسرے
کے ہی اور مرکز دونون سطح کا مرکز عالم ہی اور سطح اعلی اسکی کہ عبارت سطح محدب سے ہی
ملی ہوئی ہی سطح مقعر فلک عطارد سے اور سطح مقعر فلک قمر سے کہ وہ عبارت سطح اسفل سے ہی
ملی ہوئی ہی سطح محدب کرہ نار سے اور دورہ قمر کا باعتبار اپنی حرکت ذاتی کے اٹھائیس ۲۸
روز مین پورا ہوتا ہی اور دورہ فلک حاوی قمر کا چودہ روز مین پس مدت اٹھائیس روز مین
کہ اسمین دورہ قمر کا تمام ہوتا ہی فلک حاوی کے دو دورے ہوتے ہین پہلے دورے مین اسکا
رخ منور زمین کیطرف ہوتا ہی پہلی تاریخ کی شب سے چودھوین تاریخ کی شب تک اور دوسرا
وسط مین جانب اعلی کو ہوتا ہی اور رخ غیر منور زمین کیطرف ہوتا ہی تو ہو وقت مین تاریکی
عالم مین شروع ہو جاتی ہی گویا پشت اسکی جانب مرکز زمین کے ہوتی ہی اسلیے شب
پندرھوین سے تا آخر یعنے شب اٹھائیسوین تک نور قمر کم ہوتا جاتا ہی پس فلک کلی منقسم ہوتا ہی چار افلاک پر

اثنین سے تین فلک کرہ ارض کو محیط ہین اور ایک فلک صغیر کہ وہ محیط نہین جو محیط ہین اُن
تینون مین سے کہ اوّل کو جوزہر کہتے ہین کہ سطح اعلیٰ اُسکی سطح اسفل فلک عطارد کو ملی ہوئی ہو دوسرے کو
مائل کہتے ہین سطح اعلیٰ اُسکی سطح اسفل فلک جوزہر سے مماس ہو اور سطح اسفل اُسکی مماس کرہ نار سے ہو
اور مائل سو جہ سے کہتے ہین کہ منطقہ اُسکا میل رکھتا ہو منطقہ فلک جوزہر سے اور مرکز اُسکا
مرکز عالم ہو تیسرے کو فلک خارج المرکز کہتے ہین کہ مرکز اُسکا خارج ہو مرکز عالم سے
اور بنا ہوا ہو ایک جانب کو فلک کلی سے بطور سے کہ مماس ہوتی ہو سطح اسفل اُسکی سطح
اعلیٰ فلک کلی سے ایک نقطہ مشترک پر اور اس نقطہ کو اوج کہتے ہین اور اسی طرح مماس ہوتی ہو
سطح مقعر اُسکی سطح ادنیٰ فلک کلی سے ایک نقطہ پر کہ مشترک ہو درمیان اُن دونون کے
اور اُس نقطہ کا نام حضیض ہو پس معلوم ہوا کہ دو قسم حاصل ہوتے ہین کہ وہ مختلف الثخن ہین
غلظت اور رقت مین ایک حاوی ہوتا ہو فلک خارج المرکز کو اور وہ دوسرا محوی تو حاوی کا ثخن
اوج کے ہوتی ہو اور غلظت اُسکی حضیض کی جانب اور رقت اور غلظت محوی کی اُسکے
برعکس ہوتی ہو اور ہر ایک کو ان دونون سے متمم کہتے ہین اور وہ تھما فلک صغیر کہ ثخن
خارج المرکز مین ہی اُسکو فلک تدویر کہتے ہین اور قمر اُن فلک مین جڑا ہوا ہو اور یہ فلک حرکت
کرتا ہو بہ حرکت قمر کہ سوائے حرکت فلک کے ایک حرکت خاص اُسکی ہو اور حکما اس
بات پر متفق ہین کہ ثخن فلک قمر کا بعد مابین سطح اعلیٰ اور سطح اسفل سے بقدر ایک کھا دو ہزار
چھیاسٹھ میل کے ہو۔ اور شکل فلک قمر کی یہ ہو

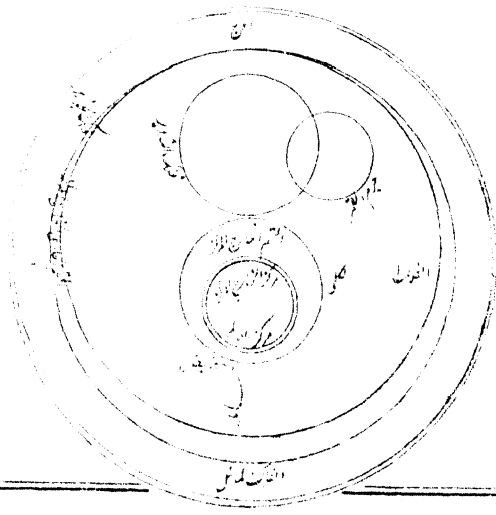

اور بطلیموس نے اپنی کتاب مین مسافت تخمن افلاک اور مقادیر [illegible] اور دوائر اور
اقطار انکے دلایل ہندسیہ سے بشرح وبسط ثابت کیا ہی اور اس امر کی تصدیق مین کسی کو شک
نہو گا مگر اس شخص کو کہ علم ہندسہ سے واقف نہو اور جس نے مقالہ دوم تحریر اقلیدس کو
حل کیا ہوگا اسپر یہ سب آسان ہی اگر ذہن کو اس طرف متوجہ کرے اب حقیقت قمر کی
معلوم کرنی چاہیے کہ چاند ایک ستارہ ہی جسکا محل طبعی اسکا فلک اسفل ہی اور اصل جرم اسکا
تاریک ہی مگر روشنی کو آفتاب سے حاصل کرتا ہی اشکال مختلفہ سے باعتبار قرب و
بعد آفتاب کے اور ہر برج مین دو شب اور دو ثلث شب رہتا ہی اور تمام فلک پر ایک
مہینے مین دورہ کرتا ہی اور فلک اسکا سب افلاک سے چھوٹا ہی مگر قرب سے زیادہ تیز رو ہی سبب سے اسکو
نجوم کتے ہین منازل اسکے انھا میں ہین کہ ہر شب ایک منزل طے کرتا ہی اور ایک مہینے کی شب کو چھپ
جاتا ہی پس گرہنا اسکا تین طرح ہوتا ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ شب کو چھپ جاتا ہی اور جس شب کو
پوشیدہ رہتا ہی اس شب کو بھی ایک منزل کو قطع کرتا ہی بعد اسکے جب مقابل آفتاب کے ہونے لگتا ہی
تو ہیئت ہلال کی دکھلائی دیتا ہی کما قال اللہ تعالی قدر ناہ منازل حتی عاد
کالعرجون القدیم صورت اصلی قمر کی یہ ہی علما اس بات کے قائل ہین کہ جرم

چاند کا ایک [illegible]
ہزار ہین سے
چوسو باون میل
جرم قمر کا اقرب
مجسم کا [illegible]
[illegible] کا ہی
کمی و زیادتی
جرم قمر کی کثیف
کہ قابلیت نور کی
مگر بقدر کہ ظاہر
پس وہ نصف

ہوسو انتیس ۱۹
اور دائرہ اسکا
کا ہی اور قطر
ایک سو چوالیس ۱۴۴
اور یہی مذہب
فصل کیفیت
نور قمر کے بیان مین
اور تاریک ہی
نہین رکھتا
مین دیکھا جاتا ہی
کہ مقابل آفتاب

ہمیشہ روشن ہوتا ہی اور جب کہ مقارن آفتاب کے ہوتا ہی ایک برج اور ایک درجہ یک دقیقہ مین

تو نصف روشن اسکا آفتاب کی طرف ہوتا ہی اس حالت پر اور نصف غیر روشن زمین کی طرف پس
اس حالت مین مہتاب ایک عالم کی نظر سے مخفی ہوتا ہی ایک شب اور جب حرکت مین آتا ہی
بقدر نود درجہ یا زیادہ کے تو بشکل ہلال دکھائی دیتا ہی کہ عبارت ماہ نو سے ہی پھر جسقدر کہ آفتاب
سے دور ہوتا جاتا ہی جرم اسکا روشن زیادہ ہوتا جاتا ہی یہان تک کہ مقابل آفتاب کے
ہو جاتا ہی پس وہ نصف کہ مقابل زمین کے ہی اسوقت تمام روشن ہو جاتا ہی اور اسکو بدر
کہتے ہین بعد اسکے نصف آخر مہینے مین جیسے جیسے آفتاب کے قریب ہوتا جاتا ہی یہان تک
کہ مقارن آفتاب کے ہوتا ہی تو اسوقت وہ نصف کہ روشن ہی فلک عطارد کی جانب ہوتا ہی
اور وہ نصف کہ غیر منور ہی زمین کی جانب یہ اہل زمین کی نظر سے مخفی ہو جاتا ہی اگر مہینا انتیس ۲۹
دن کا ہوتا ہی تو اٹھائیسوین ۲۸ شب کو چھپتا ہی اور اسی طرح پر اور ہمیشہ ہر مہینے مین گھٹتا بڑھتا رہتا ہی
اور صورت اسکی یہ ہی

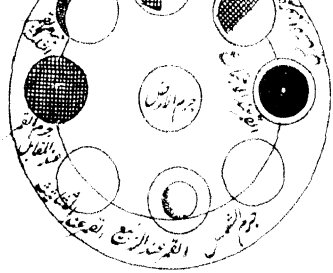

فصل خسوف چاند کے بیان مین سبب خسوف کا حائل ہو جانا زمین کا ہی درمیان آفتاب
و ماہتاب کے پس جسوقت کہ ماہتاب ایک نقطہ پر دو نقطون راس یا ذنب سے پہونچتا ہی
یا قریب کسی کے ہوان دو نقطون سے پہونچے وقت استقبال کے زمین حائل اور متوسط ہو جاتی ہی
درمیان آفتاب و ماہتاب کے اور ماہتاب زمین کے سایہ مین آجاتا ہی اور اپنے سواد اصلی پر
کہ مراد تاریکی سے ہی منخط ہو کر دکھائی دیتا ہی اور چونکہ آفتاب زمین سے بہت بڑا ہی پس
سایہ اسکا زمین پر بشکل مخروطی ظاہر ہوتا ہی کہ قاعدہ اسکا دائرہ صفحہ زمین کا ہی اسلیے
کہ خطوط شعاعی جو آفتاب سے خارج ہوتے ہین جرم زمین مین پوشیدہ نہین ہین اور زمین کو

طے کر کے اطراف سے نکل جاتے ہین اور دوسری طرف ملجاتے ہین ایک نقطہ پر پس سایہ زمین کا مخروطی شکل پیدا ہوجاتا ہو پھر جسوقت قمر کو فلک البروج سے مقابلاً عرض نہووے تو تمام جرم ماہتاب کا سایہ مخروطی مین ہوگا تو کل منخسف ہوجائیگا اور اگر فلک البروج سے ہکو عرض ہوگا تو کچھ منخسف ہوگا اور کچھ نہین اور کبھی جرم قمر کا مماس ظل مخروطی کے ہوتا ہو یعنے کنارہ ہکا ملا ہوا کنارہ سایہ مخروطی کے تو ہس حالت مین بھی کچھ منخسف نہوگا اور یہ صورت اسوقت ہوتی ہو کہ عرض قمر نہایت نصف مجموع قطرین یعنے قطر قمر اور قطر ظل کے ہوا اور اگر نصف مجموع قطرین سے کم ہوگا تو ایک کنارہ منخسف ہوگا - اور یہ صورت خسوف قمر کی ہی

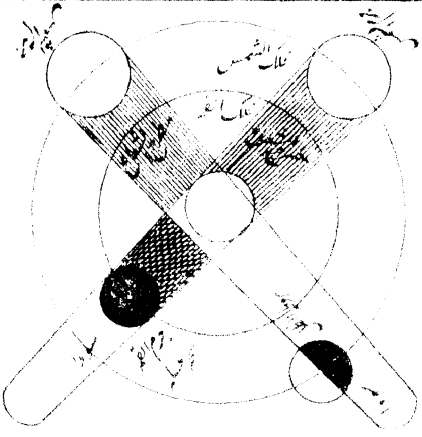

فصل خواص اور تاثیرات قمر کے بیان مین حکماے نزدیک یہ ثابت ہو کہ تاثیرات قمر کی سب بواسطہ رطوبات کے ہین ہیسا کہ تاثیرات آفتاب کی بواسطہ حرارت کے ہین اور اعتبار اہل تجارت کا اس بات پر دلیل قاطع ہو از انجملہ گھٹنا بڑھنا دریا کے پانی کا ہو کہ جب ماہتاب کسی افق آفاق دریا سے ہوتا ہی مشرق یا مغرب مین تو پانی ہسطرف کا بڑھ جاتا ہو اور ہمیشہ یہی حال رہتا ہی یعنے جیسا جیسا قمر اسطرف سے بلند ہوتا ہو اسی طرح دریا کا پانی بھی ترقی مین آتا ہی یہان تک کہ ماہتاب اس موضع کے وسط السماء پر پہونچے اسوقت مد یعنے بڑھنا پانی کا نہایت درجے پر ہوتا ہی اور جب کہ ماہتاب وسط السماء سے ہٹتا ہو تو جزر یعنے گھٹنا دریا کا شروع ہوتا ہی یہان تک کہ قمر اس موضع کے مغرب پر پہونچے اسوقت جزر یعنے گھٹنا دریا کا کامل ہوتا ہی پھر جب ماہتاب اس موضع کے مغرب سے آگے بڑھتا ہی دوبارہ مد دریا کا شروع ہوتا ہی زمادہ تر مداول سے یہان تک کہ قمر مدالارض پر پہونچے اسوقت

مد دریا کامل ہوتا ہی اور جب قمر وتد الارض اُس دریا سے زائل ہو تو جزر ہوکا دوبارہ ہوتا ہی میان تک
کہ قمر افق مشرق کو پہونچتا ہی پھر مد اسی طرح پر پیدا ہوتا ہی غرض ہر شب و روز مقدار سیر قمر کی دو مد
اور دو جزر ہوتی ہین ابتدا سے مد مین دریا کو حرکت عظیم ہوتی ہی کہ پانی نیچے سے طغیانی کرکے
اوپر آتا ہی اور نفخ اور موج اور ہوا سخت پیدا ہوتی ہی یہان تک کہ جزر ظاہر ہونے لگے تو اسوقت
یہ سب موج وغیرہ کم ہو جاتی ہین جو شخص کہ کنارہ دریا پر ہووے تو اسکو مشاہدہ زیادتی اور
انتفاع اور ہیجان پانی کا بخوبی ہوتا ہی اور ابتدا سے مد کا اُس موضع سے ہوتا ہی کہ وہان عمق بہت
ہووے اور جگہ وسیع ہو اور زمین سخت اور ماہتاب اسکے افق پر ہو بمسافت تا کہ عمق دریا مین
بخارات کثرت سے پیدا ہون اور گھنٹ کر قصد نکلنے کا کرین اور نہ نکل سکین پس اس سبب سے
دریا مین ہیجان اور نفخ شدت سے ظاہر ہوتا ہی اور پانی بلند ہو جاتا ہی اور جہان پر یہ سبب ہو
نہ پائے جاوین تو وہان مد و جزر بھی نہوگا اور یہ کیفیت اُس مد و جزر کی ہی جو کہ شاہد طلوع
و غروب آفتاب سے پیدا ہوتا ہی لیکن جو مد و جزر کہ مہینے مین ایک بار ہوتا ہی بخلاف اسکے
ہوتا ہی اور دریا کے رہنے والے کہتے ہین کہ دریا وقت اجتماع شمس و قمر سے تا امتلا قمر زیادتی پر
رہتا ہی اور امتلا کی کمی پر ہوتا ہی اجتماع ثانی تک اسی طرح پر مہینے زیادتی و کمی دریا کی ہوتی رہتی ہی
باعتبار زیادت و نقصان ماہ کے۔ اور منجملہ تاثیرات قمر کی سے یہ ہی کہ تاثیر قمر سے رکین حیوانات کی
وقت زیادتی ماہ کے خون سے مثل سیفے پر ہوتی ہین اور جسقدر نور ماہ کا ترقی پر ہوتا ہی خون
اُنپر زائد ہوتا ہی حرارت مزاج مین غالب رہتی ہی اور جب امتلا کے بدن حیوانات کے
ضعیف ہو جاتے ہین اور نمو کم اور اخلاط باطن کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور رطوبت کا امتلا اُن مین
کم ہو جاتا ہی اور برودت مزاج پر غالب ہوتی ہی ملمائے طب کے نزدیک خوب ظاہر ہی
اور منجملہ تاثیرات قمر کے قول اطبا کا ہی دریافت کرنا بحران کا اور تفاوت دنون کا باعتبار
زیادت و نقصان نور قمر کے چنانچہ جو شخص کہ نصف اول ماہ مین بیمار ہو تو اسکی طبیعت مع بیماری
زیادہ قادر ہوگی بہ نسبت اُسکے کہ نصف آخر ماہ مین بیمار ہو اسلیے کہ نصف اول ماہ مین نسبت
زیادتی نور کے طبیعت کو زیادہ قوت دیتا ہی اور نصف آخر مین قوی ضعیف ہو جاتے ہین اور ازالہ
مرض پر قادر نہین ہوتے اور منجملہ اسکے یہ ہی کہ جب تک ماہتاب زائد النور ہوتا ہی تو بال حیوانات کے
بدن کے بہت جلد اور کثرت سے نکلتے ہین اور ایسے قوی ہوتے ہین کہ اُنکا اکھڑنا دشوار
ہوتا ہی اور جب نور قمر کا کمی پر ہوتا ہی اسکے بالعکس یعنے بال دیر مین نکلتے ہین اور ضعیف ہوتے ہین

اور منجملہ اُسکے کثرت شیر حیوانات کی ہوتی ہی کہ ابتدا سے زیادتی نور قمر سے تا استلاء شیر حیوانات کی پستان مین بڑھ جاتا ہی اور اسی طرح جب قمر ناقص النور ہوتا ہی تو شیر حیوانات کا بھی اسی مقدار سے کہ بڑھ گیا تھا کم ہو جاتا ہی اور یہ امر ظاہر ہی کیونکہ دماغ حیوانات کا اور سفیدی انڈون کی بحالت زیادتی نور قمر کے بڑھ جاتی ہی اور نصف آخر مین برعکس اُسکے ہوتا ہی اور حکما سے منقول ہی کہ یہ حالات ایک روز مین بسبب احوال قمر کے مختلف ہوتے ہین یعنے اسلیے کہ جب قمر بوسط الارض ربع شرقی مین ہوتا ہی تو اُس حالت مین شیر حیوانات کا بہت ہوتا ہی اور مغز کے تخوانون مین زیادہ ہو جاتا ہی اور اگر شکم مرغ مین اُسوقت انڈا قرار پاوے تو بڑا ہوتا ہی اور انڈون سے اور جب قمر ربع غربی مین ہوتو اُسکے برخلاف ہوگا اور جب کہ قمر تحت الارض مین ہو جاوے تو دفعۃً نقصان ان سب امور مین ہو جاتا ہی اور جو شخص ان امورات کا تجربہ کرنا چاہے اُسکو بخوبی دریافت ہو سکتا ہی - اور منجملہ اُسکے یہ کہ جب آدمی چاندنی مین بہت بیٹھے تو اُسکے بدن مین سستی اور کاہلی اور زکام اور درد سر جلدی پیدا ہو جاوے اور اگر چاندنی مین گوشت کو رکھ دیوے تو بو اور مزا اُسکا بدل جاتا ہی اور منجملہ اُسکے مچھلیون کا مقدمہ ہی کہ نصف اول ماہ مین بیشتر اور نہ بہ ہوتی ہین اور نصف آخر مین کمتر اور دبلی اور منجملہ اُسکے حال حشرات الارض کا ہی کہ نصف اول مین سانپ بچھو شیر بہ چیتا اور اور حیوانات گزندہ اپنے سوراخون سے بیشتر نکلتے ہین بہ نسبت نصف آخر کے اور اکثر جانوران شکاری اول ماہ مین طلب شکار کی زیادہ کرتے ہین اور منجملہ اُسکے کیفیت اشجار کی بھی ہی کہ اگر درخت نصف اول ماہ مین لگائے جاوین تو بہت جلد بڑھتے ہین اور کثرت سے پھلتے ہین اور اگر نصف آخر ماہ مین لگائے جاوین تو دیر مین بڑھتے ہین اور کم پھلتے ہین اور اکثر خشک ہو جاتے ہین اور از انجملہ یہ کہ نواکہ اور ریاحین اور زراعت اور ترکاری اور جو چیز کہ زمین سے اُگتی ہی بالیدگی اور نمو اُن چیزون کا اول ماہ سے تا زمان استلا زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت آخر ماہ کے کہ زمان محاق ہی خصوصًا شفتالو تل تربز کھیرہ ککڑی لوکی اور یہ باتین کسانون پر خوب ظاہر ہین اور از انجملہ یہ ہی کہ جب شعاع آفتاب کی ہیون پر پڑتی ہی تو رنگ اُنکا خوب سرخ اور زرد ہوتا ہی بہ نسبت اُن نواکے کہ اُنپر نور ماہ کا نہ پہونچتا ہو بالتخصیص نصف اول مین رنگت اُنکی زیادہ تر اچھی ہوگی بہ نسبت نصف آخر کے اور از انجملہ مقدمہ قصب و کتان کا ہی کہ جب شعاع قمر کی اُنپر پڑتی ہی تو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہی چنانچہ قول شاعر کا اسپر شاہد ہی

شعر انچہ با عاشقان رخ او کرد		با قصب پر تو قمر نکند	

اور یہ تاثیر نصف اول مین زائد ہوتی ہی بہ نسبت نصف آخر کے اور از انجملہ امر معادن کا ہی کہ جو جواہرات اول ماہ مین پیدا ہوتے ہین وہ صفائی اور آب و تاب مین زیادہ ہوتے ہین اُن جواہرات سے کہ آخر ماہ مین پیدا ہوتے ہین اور حکما قائل اسکے ہین کہ جو شخص امتحان کرنا چاہے اپنی قوت طبع کا کہ کسطرح پر وقت ترقی نور قمر کے قوت پکڑتی ہی اور اسکے تنزل کے وقت ضعیف ہوجاتی ہی پس چاہیے اسکو کہ جب قمر مقارن زہرہ کے ہو برج ثور مین تو اسوقت واسطے ازالہ بالون کے استعمال نورہ کا کرکے دیکھے درمیان وقت ترقی نور قمر اور نقصان اسکے سے کیا فرق ہی اسلیے کہ وقت زیادتی نور قمر کے طبیعت قوی ہوتی ہی تو اسوقت استعمال نورہ سے بدن کے بال زائل نہین ہوتے اور کچھ اثر اسکا بدن مین نہین ہوتا بلکہ اُس حالت مین جو کوئی بال اُکھاڑنا چاہے تو نہایت درد ہوگا اور سختی سے اُکھڑینگے اگرچہ وہ عادت بال اُکھیڑنے کی رکھتا ہو پس یہ سب امور دال ہین اسی بات پر کہ زیادتی نور قمر مین طبیعت نہایت قوی ہوتی ہی شرح السماوہ ایک سفیدی ہی آسمان پر کہ اہل عرب اسکو شرح السما کہتے ہین اور فارسی مین کہکشان اور کسی نے حکماے متقدمین اور متاخرین سے آج تک اسکی حقیقت مین کوئی قول فیصل نہین بیان کیا کہ عقل اسکے قبول کرنے پر قانع ہو اسلیے کہ جو کچھ اسکی تعریف مین لکھا ہو وہ فہم مین نہین آسکتا بعضے کہتے ہین کہ وہ چھوٹے چھوٹے ستارے ہین باہم متصل اور عرب والے اسکو ام النجوم کہتے ہین اسوجہ سے کہ یہ ستارے جمع ہوجاتے ہین اسمین اور متمیز نہین ہوتے اور انکے گرد ابر کے ٹکڑے دکھائی دیتے ہین ہمارون مین اول شب آسمان کے کناروں پر اور گرمیون مین وسط السما پر یعنے درمیان آسمان کے شمال سے جنوب تک اور بہ نسبت ہمارے دور رجوعی کرتے ہین پھر دکھائی دیتے ہین آدھی رات کو کہ مشرق سے مغرب کی جانب روان ہین اور آخر شب کو شمال سے جنوب کو شمالی جو وہ جنوبی ہوجاتا ہی اور جو جنوبی ہی وہ شمالی گویا شفقت مادری سے سب نجوم کے جویاے حال ہین اور اللہ تعالی اسکی حقیقت کو خوب جانتا ہی کہ وہ فلک تدویر پر ہی بہ نسبت ہمارے دور رجوعی کرتا ہی یا کسی اور فلک پر ہین اُن افلاک سے جو کہ مذکور ہوے۔ نظر تیسری فلک عطارد کے بیان مین اور وہ اپنی حرکت دو سطح کروی رکھتا ہی ایک دوسرے سے مقابل ہی مرکز دونون سطح کا مرکز عالم ہی سطح محدب اسکا سطح مقعر فلک زہرہ سے مماس ہی اور سطح مقعر اسکا سطح محدب فلک قمر سے ملا ہی اور مدت ایک سال مین دورہ اسکا مشرق سے مغرب تک تمام ہوتا ہی اور سطح پر ثخن فلک قمر مین ایک اور فلک خارج المرکز ہی اسی طرح اس فلک کے ثخن مین بھی ایک

فلک اور ہی کہ مرکز اسکا مرکز عالم سے جدا ہی اور خارج المرکز ہی کہ اسکو فلک مدیر کہتے ہین اور فلک مدیر کے مخن مین بھی ایک اور ایسا ہی فلک ہی کہ اسکو فلک خارج المرکز کہتے ہین اور فلک تدویر عطارد اس دوسرے فلک خارج المرکز کے مخن مین ہی اور عطارد اسی فلک مین جڑا ہی اس صورت مین عطارد کے دو اوج ہوتے ایک فلک کلی مین اور دوسرا فلک مدیر مین اور ایسا ہی دو حضیض ہوتے ہین اور حکما کہتے ہین کہ مخن فلک عطارد کا یعنے مسافت مابین سطح اعلی اور سطح اسفل اسکے تین لاکھ اٹھاسی ہزار چار سو سیاسی میل ہی اور یہ

ہیئت فلک عطارد کی ہی بیان خواص عطارد وہ ایک کوکب ہی کہ منجم اسکو منافق کہتے ہین اسواسطے کہ وہ سعد کے ساتھ سعد ہی اور نحس کے ساتھ نحس اسکے خواص سے یہ کہ تیزی گویائی اور دانش پیدا کرتا ہی اور جرم اسکا برقول حکما ایک جزو ہی بائیس جزو مین سے یعنے بائیسوان حصہ زمین کا ہی اور دائرہ اسکے جرم کا دو سو چھیاسی فرسخ ہی اور قطر اسکے جرم کا دو سو تہتر میل اور وہ ہر برج مین تقریباً ستائیس روز رہتا ہی اور اسکو رجعت اور استقامت بہت رہتی ہی گر وہ آفتاب کے ہمیشہ پھرتا ہی منجم کہتے ہین کہ اگر وہ خوشحال ہو یعنے مقارن سعد کے ہووے تو جو لڑکا اس ساعت مین پیدا ہو تو نہایت ظریف اور ذی عقل اور ذہین ہوتا ہی علوم دقیقہ مین مثل کتابت و ہندسہ و ہیئت اسکو کمال مناسبت ہوتی ہی اور اگر بدحال ہو یعنے مقارن نحس کے تو اس حالت مین لڑکا پیدا ہوگا تو نہایت مکار و فریبی اور حیلہ جو اور بڑا منافق ہوگا واللہ اعلم صورت عطارد کی یہ ہی

نظر چوتھی فلک زہرہ کے بیان مین اسکی دو سطحین ہین ایک دوسرے سے مقابل اور مرکز
اسکا مرکز عالم ہی سطح اعلیٰ اسکی ملی ہوئی ہی فلک آفتاب سے اور سطح مقعر اسکی محدب فلک
عطارد سے اور دورہ اسکا مغرب سے مشرق کو اپنی حرکت مخصوصہ پر ایک سال مین تمام ہوتا ہی
مگر فرق یہ ہی کہ فلک تدویر اسکا کبھی تیز ہوتا ہی اور کبھی سست پہلی صورت مین زہرہ آفتاب کے
آگے ہوتا ہی اور دوسری صورت مین پیچھے ہو جاتا ہی اور تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ بحث رجوع اور استقامت کو کواکب
مین آویگی اور ثخن جرم فلک زہرہ کا یعنے مسافت
درمیان سطح اعلیٰ اور اسفل کے تین ہزار سات سو پچانوے
میل ہی اور فلک اسکا فلک شمس سے مشابہ ہی وہ ہے اعظم
صورت فلک زہرہ یہ ہی فصل خواص زہرہ کے بیان مین
اہل نجوم زہرہ کو سعد اصغر کہتے ہین کیونکہ سعادت اسکی
مشتری سے کم ہی اور جرم زہرہ کا ایک جزو ہی
چونتیس جزو مین سے یعنے چوتیسوان حصہ زمین کا ہی
اور قطر اسکے جرم کا چار سو چوہتر جزو نے نکل ہوا ایک
سو بیس میل اور ہر برج مین ستائیس روز رہتا ہی
اور مثل عطارد کے ہمیشہ آفتاب کے گرد پھرتا ہی اور منجم کہتے ہین کہ عیش و اموالسے اس سے متعلق ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے دیکھنے سے کمال فرحناک اور سرور حاصل ہوتا ہی یہان تک کہ اگر کسی شخص
مین حرارت عشق کی ہی ہووے کہ اسمین مغلوب ہو اگر زہرہ کو دیکھا کرے تو حرارت
عشق کی اس سے کم ہو جاوے گی موجب شعر ؎ در روے تو نگہ کنم اندوہ دلم شود دوتا
چون عاشقے کہ نگرد از دور زہرہ را ؎ اور بعضے کہتے ہین کہ شدت باہ اور
محبت اس سے متعلق ہی یہان تک کہ اگر نکاح کے وقت زہرہ
ناظر ہو اور خوشحال اور اسوقت شوہر اپنی بیوی سے
جماع کرے تو ان دونون مین الفت و محبت پیدا
ہووے کہ سب لوگ اس سے متعجب ہوین

اور صورت زہرہ فلک کی درج
صفحہ ۳۳ ہو

نظر پانچوین فلک شمس کے بیان مین فلک شمس محدد دہی دو سطح متقابل کروی سے
مرکزان دونون سطح کا مرکز عالم ہی سطح محاب اسکی سطح مقعر فلک منیخ سے ملی ہوئی ہی اور سطح
مقعر اسکی سطح محدب فلک زہرہ سے اور دور و فاصل اسکا مغرب سے پورب تک تین سو
چھپن روز ایک ربع روز مین تمام ہوتا ہی اور اسکے تخن مین ایک اور فلک ہی کہ مرکز
اسکا مرکز عالم سے خارج ہی جیسا کہ پہلے تینون فلک مین مذکور ہوا اور کچھ انمین فرق نہین مگر یہ
کہ آفتاب یہان پر بمنزلہ فلک تدویر کے ہی اور شمس کے واسطے فلک تدویر نہین اور اسمین
کمال الطف اور عنایت پروردگار کی ہی اپنے بندون کے لیے اسواسطے کہ اگر آفتاب کے لیے
تدویر ہوتی تو شمال اور جنوب کے رابع ہوتا اور اس جہت مین چھ مہینے طول گرمی کی رہتی
اور چھ مہینے جاڑے کی تو اس صورت مین جب آفتاب سمت الراس پر گیا ہوتا چھ مہینے رہتا
تو شدت حرارت سے اکثر حیوانات ہلاک ہوجاتے اور نبات یعنے گھاس وغیرہ جل جاتی اور اسیطرح
اگر جاڑون مین آفتاب سمت الراس سے چھ مہینے دور ہوجاتا تو سردی غالب ہوتی اور حرارت
منطفی ہوجاتی اور مزاج حیوانات وغیرہ کا متغیر ہوتا اور تخن فلک الشمس کا یعنے مسافت
مابین سطح علی اور سفل کی تین لاکھ پچپن ہزار چوہتر میل ہی ۳۵۵۱۷۴ اور صورت فلک شمس کی یہ ہی

اور جرم آفتاب کا سب کواکب سے بڑا ہی اور سب سے زیادہ روشن ہی اور بمکان طبعی اسکا
کرۂ چہارم ہی اور تین سو چھپن بار ہی مثل زمین کے اور قطر جرم آفتاب کا اکتالیس ہزار نو سو نوے
میل ہی اور قیام اسکا ہر برج مین مختلف ہوتا ہی یعنے بعضے برج مین تیس ۳۰ دن اور بعضے مین تیس ۳۰
دن سے زیادہ اور بعضے مین انتیس ۲۹ دن اور ہر روز ایک درجہ قطع کرتا ہی اور منجمین قائل ہین
کہ آفتاب سب ستارون مین مثل بادشاہ کے ہی اور قمر وزیر اور عطارد منشی مریخ
امیر لشکر مشتری قاضی زحل خزانچی زہرہ خدمتگار اسکا ہی اور ہمسان اقالیم اور ربوع شہر
اور وجوہ قصبہ جات اور درجات دیہات اور دقایق محل اور ثوانی مثل مکانات کے ہین
اور یہ تشبیہ بہت اچھی ہی اور عجائب قدرت باریتعالی سے یہ ہی کہ آفتاب کو اسنے فلک چہارم مین
جڑا ہی تا طبائع مصنوعات کے اسکی حرکات سے اعتدال پر رہین کیونکہ اگر وہ فلک
ثوابت مین ہوتا عناصر اس سے دور ہو جاتے اور مرکبات فاسد ہو جاتے اور اگر نزدیک قمر
یعنے پہلے آسمان پر ہوتا تو شدت حرارت سے جل جاتے اور لطیفہ یہ ہی کہ حق تعالی نے اسکو
دو اور پیدا کیا اور ایک جگہ پر قائم نہ رکھا کیونکہ اگر ایک جگہ پر ٹھہرا رہتا تو اس جگہ گرمی کی شدت
ہوتی اور دوسری جگہ سردی کی تو حکمت بالغہ باریتعالی کی بدرجہ اتم ہی اس بات مین کہ ہر روز
افق مشرق سے طلوع ہو کر مغرب مین غروب ہوتا ہی اسلیے کہ جسے زمین کھلی ہوئی ہوا اور
اسکے مقابل ہو شعاع اسکے سے بہرہ یاب ہو اور ہر سال میل کرتا ہو ایک بار جنوب کی جانب
اور ایک بار شمال کے قریب تاکہ یہ دونون جانب بھی اس سے فائدہ پاوین پس میل کرتا ہی شمال کی
تا آنکہ منتہی ہوتا ہی قریب مطلع سماک رامح سے اور وہ مطلع ارفع ترین دنون کا ہی پھر رجوع کرتا ہی
جنوب کو پس یہی مراد ہی قول باریتعالی سے وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا یعنے غایت منتہا اسکی
جنوب اور شمال مین ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ فسبحانہ ما اعظم شانہ فصل کسوف شمس کے بیان مین
سبب کسوف کا یہ ہی کہ جرم ماہتاب کا حائل ہو جاتا ہی درمیان آفتاب اور ہماری نظرون کے اسلیے کہ
جرم قمر کا تاریک اور سیاہ ہی حاجب ہو جاتا ہی ہمسے اس چیز کے کہ اوراے اسکے ہی اور آفتاب کو ہمارے نگاہ
سے چھپا دیتا ہی جبکہ مہتاب مقارن آفتاب کے ہوے کسی نقطہ پر نقطون راس اور ذنب
یا کسی اور نقطہ پر کہ قریب ہو اون دو نقطے سے تو تمام آفتاب کے نیچے کرتا ہی پس حائل ہوتا ہی
درمیان آفتاب اور ہمارے انظار کے اسلیے کہ خطوط شعاع جو ہماری نگاہون سے نکلتے ہین اور
مرکز تک پہونچتے ہین ہیات مخروطی پر ہوتے ہین اور یہ اسکا نقطہ رئیسہ ہی یعنے باصرہ اور قاعدہ اسکا

مبصر بس ماہتاب درمیان ہمارے اور آفتاب کے حائل ہوگا مخروطا اولاً جرم قمر پر جائیگا اور آفتاب نہ دکھائی دیگا پھر اگر قمر کو فلک البروج سے عرض نہو گا تو جرم قمر وسط قمر مین واقع ہوگا اور آفتاب بالکل کھلا رہیگا اور اگر قمر کو عرض ہو منحرف ہوتا ہی مخروط سے آفتاب اُس مقدار کہ عرض اُسکا مقتضی ہو پس اس صورت مین آفتاب کچھ نظر آئیگا اور کچھ چھپ جائیگا اور یہ اُسوقت ہوتا ہی کہ جب عرض مرئی کمتر ہو نصف قطرین یعنے قطر شمس اور قطر قمر سے پس اگر عرض مرئی مثل نصف دونون قطر کے ہو تو قاعدہ مخروط شعاعی جب صفحہ قمر پر منطبق ہوگا فی الحال اُس سے منحرف ہو جائیگا اور آفتاب مین روشنی ہونی شروع ہوگی اور اس حالت مین زمانہ کسوف کا کم ہوگا اور مقدار کسوف بحسب اختلاف اوضاع اماکن و مناظر کے مختلف ہوتا ہی اور بعضے بلاد مین کبھی کسوف نہین ہوتا اور صورت کسوف

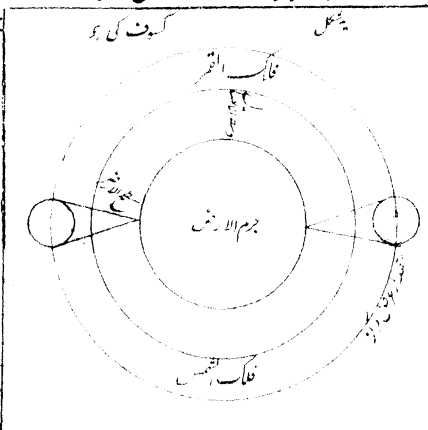

فصل

خواص شمس کے بیان مین

شمس کی یہ فصل جاننا چاہیے کہ خواص آفتاب کے بہت ہین اور تاثیرات اسکی علویات و سفلیات مین عجیب و غریب ہین - تاثیرات اسکی علویات سے متعلق اسکی کمال روشنی سے ہی اور قمر کو روشن کرتا ہی خود ماہتاب کے مذکور ہوے حاصل ہوتے ہین اور تاثیر اسکی سفلیات مین یہ ہی کہ آفتاب کی گرمی جو بسبب اُس سے اٹھتے ہین اور متصاعد ہو پہونچتے ہین تو شدت برودت سے کثیف ہو کر ابر بن جاتے ہین اور ہوا اُن ابرون کو دور دور از لے

لیجاتی ہو اور جس جگہ پروردگار برسانا چاہتا ہی اُس ابر سے مینہ برستا ہی تا وہ سبب حیات عالم کا ہووے جیسا کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ وَيُحْيِ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور اُنسے نہرین اور چشمے جاری ہوتے ہین تا سبب بقائے حیات حیوانات و نباتات اور ظہور معادن کا ہووے فرمایا حق سبحانہ نے وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۚ اور از انجملہ امر معادن ہی کہ جب اجزاے آبی اجزاے ارضی سے مختلط ہوتے ہین تو اُنسے عصارات باطن زمین مین پیدا ہوتے ہین اور حرارت آفتاب کی اُسکو اگاتی ہی پس بحسب قابلیت ہر ایک موضع کے طرح طرح کے اجساد معدنیہ پیدا ہوتے ہین جیسے سونا چاندی لوہا سیسہ اور یاقوت ہیرا پنا پارہ گندھک ہرتال نمک اور پھٹکری اور سوائے اُنکے اور فوائد اُن قبرون کے مخفی نہین از آنجملہ امر نبات ہی یعنے جس جگہہ حرارت آفتاب کی پہونچتی ہی اُس جگہہ درخت اُگتے ہین اور گھنے ہوتے ہین اور گھاس جمتی ہی اور جہان نہین پہونچتی وہان کچھ نہین اُگتا دیکھو جیسا کہ بڑے بڑے درختون کے نیچے جہان شعاع آفتاب کی نہین پہونچتی کچھ بھی نہین اُگتا اگر کوئی تاثیرات آفتاب کی نباتات مین دیکھنا چاہیے تو نیلوفر کو دیکھ لے اور سورج مکھی اور ریڑھی کو دیکھے کہ جب آفتاب ارتفاع پر ہوتا ہی تو یہ چیزین کیسی زور پر ہوتی ہین اور جب وسط السماء پر پہونچتا ہی کمال اُنکی قوت کا ہوتا ہی اور جب زوال پر آتا ہی تو اُن چیزون کی قوت کا انحطاط شروع ہوجاتا ہی تا آنکہ جب آفتاب غروب ہوتا ہی تو بالکل ضعیف و پژمردہ ہو جاتی ہین پھر دوسرے روز جب آفتاب طلوع کرتا ہی تو اسی طرح اپنی حالت پر آجاتی ہین اور از آنجملہ تاثیرات آفتاب کی حیوانات مین ہی کہ صبح کے وقت جب آفتاب نکلنے پر ہوتا ہی تو حیوانات کے بدن مین قوت اور نشاط پیدا ہوتی ہی اور جیسا جیسا آفتاب بلند ہوتا ہی قوت اور حرکت اُنکی زائد ہوتی جاتی ہی یہان تک کہ جب آفتاب وسط السماء پر پہونچ کر مائل بجانب مغرب ہوتا ہی تو حرکات اور قوی حیوانات مین ضعف اور اضمحلال پیدا ہوتا ہی اور وہ ضعف بڑھتا جاتا ہی اُس زمانہ تک کہ آفتاب غائب ہووے اور جب غائب ہو جاتا ہی تو تمام حیوانات اپنے مکانات کی طرف رجوع کرتے ہین اور مثل مردون کے پڑے رہتے ہین پھر جب آفتاب طلوع کرتا ہی دوسرے دن تو بدستور اپنی پہلی حالت پر رجوع کرتے ہین واللہ اعلم اور جملہ تاثیرات آفتاب سے ایک تاثیر یہ ہی کہ وہ جن لوگون کے سمت الراس پر

رہتا ہی مثل اہل بلاد زنگ وحبشہ کے اور جو کہ اقلیم اول مین واقع ہین رنگ اُنکے سیاہ ہوتے ہین اور شدت حرارت آفتاب سے چہرہ اُنکا سیاہ اور تاریک اور بدصورت ہوتا ہی اور بدن خشک اور اُنکے اخلاق مثل اخلاق وحشیون اور درندون کے ہوتے ہین اور جن لوگون کو سمت اراس سے آفتاب دور ہی مثل اہل بلاد روس اور صقالبہ کے تو آفتاب ان بلاد کے لوگون کو خام اور سفید رنگ کرتا ہی اور اُنکے چہرون کو چوڑا اور بدنون کو فربہ کرتا ہی اور اخلاق اُنکے بالکل اخلاق بہائم سے مشابہ ہوتے ہین سے اور منجملہ تاثیرات آفتاب کے یہ ہی کہ براہمہ کہتے ہین کہ اوج آفتاب کا ہر برج مین تین ہزار سال رہتا ہی اور چھتیس ہزار برس مین فلک کو طے کرتا ہی اور اس زمانہ مین کہ ۶۶۴ ہجری ہین اوج اسکا برج جوزا مین ہی اور براہمہ قائل اُسکے ہین کہ جب اوج اُسکا منتقل ہوتا ہی برج ثور کی طرف تو زمین کی شکل منتقل ہو جاتی ہی پس جو برج کہ آباد و ویران ہو جاتا ہی اور جو برج کہ ویران ہو آباد، یا خشک ہو جاتے ہین اور تھوڑا یا اور جنوب شمال ہو جاتا ہی اور شمال جنوب

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال وما یئول الیہ مآل

قطر چھٹی فلک مریخ ہین اسکے دو قطب ہین ایک دوسرے سے شمال اور مرکز اُنکا مرکز عالم ہی سطح اعلی یعنے محدب اُسکا فلک ثوابت سے ملا ہوا ہی اور سطح اسفل یعنے مقعر اُسکی محدب فلک شمس سے اور دور اُسکا بارہ برج ہی سے مشرق کی طرف تقریبا ایک سال دو مہینے یا مثل دن ہین تمام ہوتا ہی اور صورت اسکے فلک کی بالفعل مثل صورت فلک قمر یا اس سے چھوٹے ہوتے ہین اور اسکے ساتھ اضافہ کی نہین اور حرکت فلک مریخ کا یعنے مسافت مابین سطح اعلی سطح اسفل کی ہر یوم ملیون بیس کرور تین لاکھ چھتیس ہزار سو ساٹھ میل ہی خواص اُسکے یہ ہین کہ جب اسکو حرکت ہوتی ہی اسلیے کہ حرکت اسکی نوستہ رحل سے کم ہی اور قہر اور غلبہ قتل وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہین اور جرم اسکا تقریبا جرم زمین سے ڈیوڑھا ہی اور قطر اسکا نو لاکھ اسی ہزار آٹھ سو پینتیس میل کا ہی اور ہر برج مین جب آکر مستقیم ہوتا ہی تو چالیس روز رہتا ہی ہر روز چالیس دقیقے طے کرتا ہی اور اگر کوئی شخص دلیل اسکی معلوم کرنا چاہے تو کتاب مجسطی کی طرف رجوع کرے۔ واللہ الموفق للصواب۔

صورت مریخ کی صفحہ ۳۸ پر قوم ہی

ہوا ور قطر کا برابر ہی چار حصہ اور ایک سدس قطر زمین کے اور ہر روز پانچ دقیقے طے کرتا ہی
اور صورت اسکے فلک کی مانند صورت فلک قمر کے ہی بلا تفاوت ہیئے کچھ اسکے اعادہ کی حاجت
نہین اسلیے کہ اشکال مذکورہ سے یہ معلوم ہو چکا ہی

نظر آٹھوین فلک زحل کے بیان مین اسکی دو سطح ہین ایک دوسری سے متقابل اور مرکز اسکا
مرکز عالم ہی سطح اعلی اسکی سطح اسفل فلک ثوابت سے ملی ہوا ور سطح اسفل سطح اعلی فلک مشتری
سے اور دور اسکا مغرب سے مشرق کی طرف ہی انتیس برس اپنچ مہینے پچیس روز مین تمام
کرتا ہی اور صورت اسکے فلک کی مثل صورت افلاک اور کواکب کے ہی بیکہ نہ کہ ہوئے مثل قمر روز مہرہ
وغیرہ مشتری کے پس اسکے اعادہ کی کچھ حاجت نہین اور بطلیموس کہتا ہی کہ تین جرم فلک زحل کا
انیس کرہ تین ایکہ پینتیس ہزار سو پچیس میل ہی اور خواص اسکے نجم بیان کرتے ہین کہ وہ نحس اکبر ہی
اسکی نحوست مدتی ست مرگ ہوا و بلا کی اور خرابی امر غم و رنج و غیرہ ہی کی طرف منسوب
کرتے ہین اور جرم زحل کو ابرا کا سی مرتبہ اور ایک سدس زمین کے ہی اور قطر اسکے جرم کا قطر جرم
زمین کے چالیس برابر اور دو ثلث کے برابر ہی اور اہل نجوم اسکے نزدیک دیکھنا زحل کا
غم اور تنگی امر یہ ثبات ہین جیسے کہ دیکھنے مشتری سے سعادت اور دولت حاصل ہوتی ہی

اور صورت زحل کی یہ ہی

فصل بیان کیفیت رجوع اور استقامت کواکب مین جسوقت کہ حرکت فلک تدویر کی موافق

حرکت فلک حاوی کی ہووے تو کواکب سریع السیر اور مستقیم دکھائی دیتے ہین کیونکہ جمع ہوتی ہین دو حرکتین ایک حرکت فلک تدویر اور دوسری حرکت فلک حاوی کی اسلیے سیر کواکب کی بڑھ جاتی ہو اور ابتداے استقامت کی سطح اعلیٰ فلک تدویر سے ہوتی ہو اور جب مرکز کواکب اسفل فلک تدویر پر ہووے تو حرکت فلک تدویر کی برخلاف حرکت فلک حاوی کے ہوتی ہو پس تا وقتیکہ حرکت اسکی حرکت فلک حاوی سے کمتر رہتی ہو کوکب مستقیم دکھائی دیتا ہو مگر یہ کہ اسوقت مین وہ بطی السیر ہوتا ہو اور حرکت اسکی محسوس نہین ہوتی اور جب حرکت اسکی حرکت فلک حاوی سے زیادہ ہو جاتی ہو تو راجع دکھائی دیتا ہو اسلیے کہ اگرچہ فلک حاوی فلک تدویر کو حرکت دیتا ہو لیکن حرکت فلک تدویر کی حرکت فلک حاوی سے زیادہ سریع ہوتی ہو مثلاً فلک حاوی ایک جزو حرکت کرتا ہو تو فلک تدویر وہ جزو ایک جزو اسکے مقابل مین بیتا ہو اور ایک جزو فاضل لیتا ہو اس حالت مین کوکب راجع دکھائی دیتا ہو اور جب دونون حرکتین یعنے حرکت حاوی اور تدویر کی مساوی ہون تو مستقیم دکھائی دیتا ہو اگر اسکی حقیقت معلوم کرنا چاہین تو فرض کرین نہ بحالت استقامت کہ کوکب کے مثلاً ایک خط خارج مرکز زمین سے کہ جزو کوکب کو قطع کرتا ہوا فلک البروج تک پہونچے اور آدھا طول پر وقت رجوع کے ایک خط اور فرض کرین تو اس صورت سے یقین ہو رجوع اور استقامت کی مخالفہ واضح ہو جاوے گی - اور صورت کواکب یہ ہو

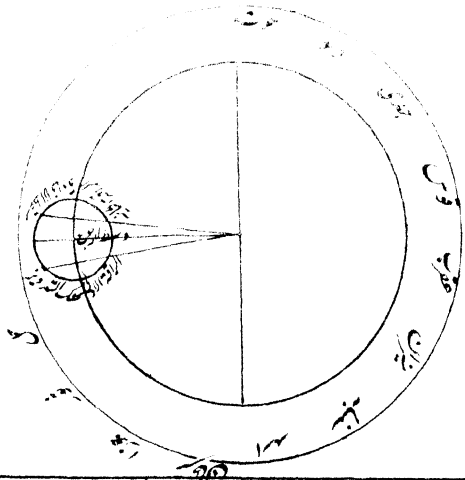

نظر نوین فلک ثوابت کے بیان مین فلک ثوابت کی دو سطح ہین مقابل ایک دوسرے سے

مرکز اسکا مرکز عالم ہی سطح محدب اسکی سطح مقعر فلک اعظم سے ملاس ہی کہ وہ فلک اعظم محیط اور محرک جملہ افلاک ہی اور سطح مقعر اسکی محدب فلک زحل سے اور یہ فلک بھی مشرق سے مغرب کی جانب متحرک ہی بحرکت بطی کہ سو برس مین ایک درجہ طی کرتا ہی اور دورہ کامل اسکا چھتیس ہزار برس مین تمام ہوتا ہی اور دونون قطب اسکے دونون قطب دائرۃ البروج کے ہین کہ آفتاب اسپر دورہ کرتا ہی اور انشاءاللہ تعالیٰ اسکا ذکر قریب آویگا اور رصد بطلیموسی اور نیز رصد اور حکما سے جو کہ اس سے پہلے گذرے ہین معلوم ہوا ہی کہ جملہ کواکب ثابتہ اسی فلک مین جڑے ہوے ہین اور متحرک ہین اپنی فلک کی حرکت سے اور مخن اسکا یعنے مسافت مابین سطح اعلیٰ اور اسفل اسکی تقریباً چونتیس ہزار سات سو چوالیس میل کے ہی اور یہ مقدار قطر کواکب ثابتہ کے ہی کہ بطلیموس نے اسکو ضبط کیا ہی اور قطر فلک ثوابت کہ وہ محور فلک البروج ہی ایک ارب اکاون کرور پانچ لاکھ تیس ہزار ایکسو چوراسی میل ہوتی ہی اور حجم اس کوکب کا کہ جو اول درجہ عظیم مین ہی برابر چورانوے مرتبہ اور ایک خمس زمین کے ہی اور حجم اصغر کواکب ثابتہ کا کہ ششم درجہ عظیم مین ہی برابر اٹھارہ مرتبہ زمین کے ہی اور شاید بعضے لوگ ان مقادیر کو مستبعد جان کرینگے کہ جو شخص پشت زمین پر ہی وہ کیونکر آسمانون اور ستارون کی پیمایش کرسکتا ہی تو یہ استبعاد اور انکار قابل اعتبار نہین اسلیے کہ جو بات اسکو معلوم نہو یہ کچھ ضرور نہین کہ دوسرے کو بھی معلم اسکا نہین چنانچہ جو شخص کہ علم ہندسہ مین مہارت رکھتا ہو اسپر یہ براہین اور دلائل ان امور کے کچھ مشکل اور دشوار نہین ہوتے ہر کارے و ہر مردے فَسُبْحَانَ مَنْ اَبْدَاَ هٰذِهِ الْاَجْسَامَ الرَّفِيْعَةَ وَزَيَّنَهَا بِالْاَجْرَامِ الْمُنِيْرَةِ وَخَصَّصَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا بِمَا شَاءَ مِنَ الْمِقْدَارِ ثُمَّ فَصَّلَ نَوْعَ الْبَشَرِ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْوَاعِ بِالَّةٍ يُدْرِكُ بِهَا هٰذِهِ الْاُمُوْرَ الْعَظِيْمَةَ فَقَالَ تَعَالٰى شَانُهٗ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا وَبِهٖ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ۔

فصل کواکب ثابتہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ کواکب ثابتہ اس سے زیادہ ہین کہ ذہن انسانی انکو شمار کرسکے لیکن حکمائے متقدمین نے انکو ضبط کیا ہی کہ ایک ہزار بائیس کواکب ہین انمین سے نو سو سترہ کواکب ایسے ہین کہ انمنے اڑتالیس صورتین مرکب ہوتی ہین ہر صورت مشتمل ہی چند کواکب پر کہ بطلیموس نے انکو کتاب مجسطی مین لکھ دیا ہی بعضے کو نصف شمالی مین کرہ سے اور بعضے کو منطقۃ البروج پر کہ کواکب سیارہ کا راستہ ہی اور بعضے کو نصف جنوبی مین اور ہر ایک صورت کا نام علیحدہ علیحدہ رکھا ہی اس خیال پر کہ وہ مشابہ اسکے ہی پس بعضے کو صورت انسان پر

فصل کواکب ثابتہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ کواکب ثابتہ اس سے زیادہ ہین کہ ذہن انسانی انکو شمار کرسکے لیکن حکمائے متقدمین نے انکو ضبط کیا ہی کہ ایک ہزار بائیس کواکب ہین انمین سے نو سو سترہ کواکب ایسے ہین کہ انمنے اڑتالیس صورتین مرکب ہوتی ہین ہر صورت مشتمل ہی

جیسے جوزا اور بیضے کو صورت حیوان بحری پر مثل سرطان سے اور بعض کو مثل حیوان برّی کے جیسے حمل اور بعض کو صورت طیر پر جیسے عقاب اور بعض کو خارج صورت حیوان سے مثل میزان اور سفینہ کے اور بعض کو صورت نا تمام سے تشبیہ دی مثل قطعۃ الفرس کے اور بعضی ان صورتون سے ایسی ہین کہ نصف اسکا ایک حیوان سے مشابہ ہی اور نصف دوسرے حیوان سے مثل رامی کے اور بعض وہ صورتین ہین کہ تمام نہین ہوتی ہین جب تک کہ کوئی کوکب دوسری صورت سے کہ مشترک ہو انمین نہ ملایا جاوے مثل ممسک الاعنہ کے کہ صورت اسکی نہین تمام ہوتی جب تک کوکب نیر کہ اوپر طرف شمالی قرن ثور کے واقع ہی اسکے ساتھ نہ ملایا جاوے پس قرن ثور اور رحل پر ممسک الاعنہ ہونگے لیکن ان صورتون کو اسلیے تالیف کیا ہی اور ان اسماء کے ساتھ نامزد کیا تاکہ ہر کوکب کو اس نام سے پہچان لیوین اور اسکی جانب اشارہ کرسکین کہ موقع اسکا کہان پر ہی اور موضع اسکا فلک البروج سے اور بعد اسکے شمال جنوب مین کسقدر ہی اس دائرہ سے کہ منطقۃ البروج پر گذرتا ہی تاکہ اوقات شب اور طالع کے ہر وقت کے پہچان لیوین اور باقی اکیسو ۲۱ صورہ کواکب ہین کہ انسے کوئی شکل مرکب نہین لہذا جس صورت کے قریب واقع ہین انکو انھین صورت کی طرف نسبت کر دیا ہی اور خارج الصورت انکا نام رکھ دیا ہی جیسے وہ کوکب نیر کہ راس الحمل کے اوپر ہی اہل عرب اسکو ناظم کہتے ہین اور منجملہ ان اڑتالیس ۴۸ صورتون کے اکیس ۲۱ نصف شمال مین واقع ہین اور بارہ ۱۲ فلک البروج پر اور پندرہ ۱۵ نصف جنوبی مین ہین پس اب ہر ایک کی صورت کو مع کواکب انکے جدا جدا بتعداد کواکب اور انکی اسما اور القاب کے بموجب مذہب اہل عرب اور منجمین کے مفصل بیان کرتے ہین و باللہ الموفق للصواب صور شمالیہ اور وہ اکیس ۲۱ صورتین ہین اور عدد انکے کواکب کے جو خاص ان صورتون سے متعلق ہین اکتیس ۳۱ ہین اور جو کہ حوالی صورت مین واقع ہین یعنے خارج الصورت ہین انتیس ۲۹ ہین پس جملہ کواکب کہ اس نصف کرہ شمالی مین تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہین کواکب دب اصغر و دیگر قطب شمالی کے ہین اور اسکے ستارے باعتبار نفس صورت کے سات ہین اور جو خارج الصورت ہین وہ پانچ ہین عرب ان سات کو بنات النعش صغرے کہتے ہین منجملہ اسکے چار کوکب کہ بصورت مربع مستطیل کے ہین نعش کہتے ہین اور تین کوکب کو کہ دنبال پر ہین بنات کہتے ہین اور ان چار کوکب سے دو کوکب کو کہ نیر ہین انکے ہین فرقدین کہتے ہین اور جو کوکب دنبال کی طرف پر ہی اسکو جدی کہتے ہین اور اس سے قبلہ کو پہچانتے ہین اور جمیع کواکب داخل صورت اور خارج صورت کے جسوقت دیکھین کہ وہ مشابہ حلقۂ سمک کے معلوم ہوتے ہین اسکو فاس کہتے ہین کسواسطے

کہ وہ فاس الرحی کے صورت پر ہی کہ قطب درمیان رہتا ہی اور قطب دائرہ معدل النہار کا
کوکب جدی سے نزدیک تر ہی اور یہ صورت ہی دب اصغر کی جو منقوش ہی۔

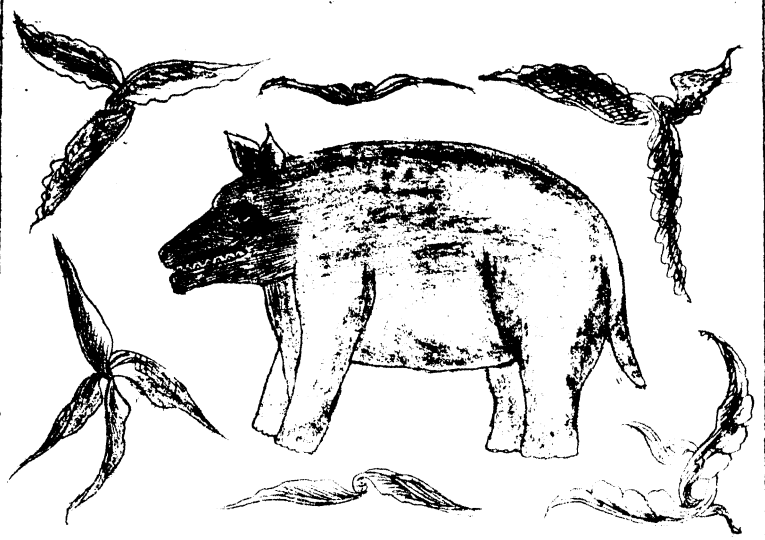

کوکب دب اکبر اُنتیس ہین نقش صورت مین اور آٹھ کوکب حوالی صورت مین ہین یعنے
خارج الصورت عرب چار کوکب کو کہ مربع مستطیل ہین اور تین کوکب کو کہ دنبال پر واقع ہین
بنات النعش کبرے کہتے ہین وہ چار نعش ہین اور یہ تین بنات پھران تین کوکب سے جو کوکب
کہ کنارہ دنبال پر ہی اسکو قائد کہتے ہین اور جو درمیان مین ہی اسکو عناق اور جو کہ قریب نعش کے
ہین دنبال پر ہی اسکو جزر کہتے ہین اور عناق کے اوپر ایک کوکب چھوٹا ہی متصل اُسکے اہل عرب
اسکو سہا کہتے ہین اور اُس سے اپنی بصارت کا امتحان کرتے ہین اور وہ چھ کوکب کہ اُسکے اقدام
ثلثہ پر ہین ہر ایک قدم پر دو کوکب اُنکو فقرات الطبا کہتے ہین اسواسطے کہ دونون کو اکب اُنمے
ایک فقرہ ہی اور وہ ستارہ کہ دہنے پاؤن پر ہی اُسکے قریب ایک ستارہ واقع ہی کہ اُسکو صرفہ
کہتے ہین اور وہ دنبال اسد پر واقع ہی اور چند ستارے ہین مجتمع بالاے صرفہ کے اُنکو
نیر شعبان کہتے ہین اور سات ستارے کہ اُسکے گردن اور سینہ اور دونون زانو پر ہین نصف دائرہ کے
مانند معلوم ہوتے ہین اُنکا نام سریر بنات النعش ہی اور بعضے اُنکو حوض کہتے ہین۔ اور
چند کواکب کہ برابر دونون آنکھ اور کان اور ناک کے اُسکے واقع ہین عرب اُنکو طبا کہتے ہین

گویا کہ اسد سے بھاگا ہی اور حوض پر وارد ہی اور دو کوکب اُن آٹھ کوکب خارج الصورت سے
کہ درمیان صلبہ اور قاعد کے ہین اور ایک اُن دو مین کا روشن تر ہی دوسرے سے عرب اسکو
کبد الاسود کہتے ہین اور چھ ستارے کہ باقی ہین نیچے فقرہ سوم کے دست راست پر واقع ہین
تین کواکب انمین روشن تر ہین انکو طبا اور باقی کو اولاد طبا کہتے ہین اور صورت دب اکبر کی یہ ہی

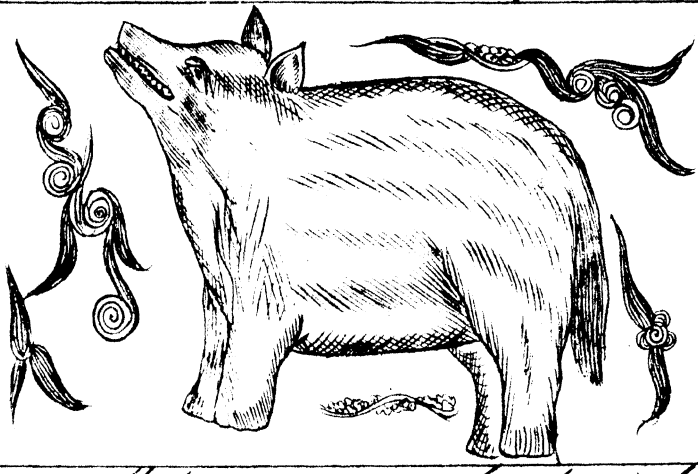

کواکب لتیین اسکے ستارے کتیس ہین اور جملہ داخل صورت ہین اور کوئی کوکب خارج الصورت
اسکے حوالی مین نہین اور جو کوکب کہ اسکی زبان پر واقع ہی اسکو عرب ردا قص کہتے ہین
اور جو چار ستارے اسکے سر پر ہین انکو عوائد اور ایک ستارہ چھوٹا کہ درمیان عوائد کے ہی

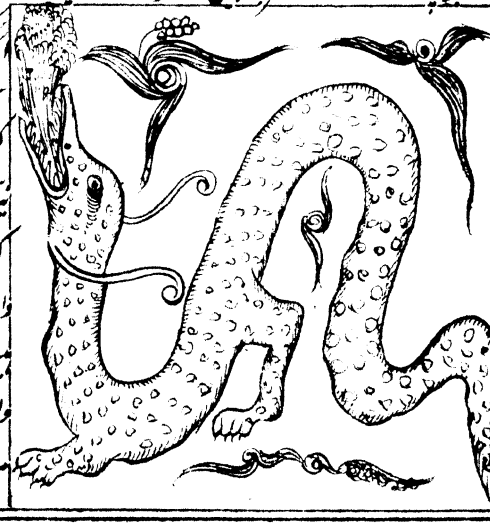

سلوریع کہ بمعنی بچہ شتر کے ہی
کہتے ہین اور دو ستارے
کہ موخر ذنبین مین واقع ہین انکو
زیرین کہتے ہین اور دو ستارے اور
کہ روشنی مین کم ہین اور آگے ذنبین کے
واقع ہین انکو نظار الذنب کہتے
ہین اور درمیان ذنبین اور فرس
واقع کے چند منعطفات یعنے
صور واقع ہین ربع پر زیرین کو

اہل عرب ذنبین اسلیے کہتے ہین کہ گویا وہ بھیڑیے ہین شتر کے بچہ پر حملہ کر رہے ہین اور عوامد کو تشبیہ دی ہو چارا ونٹون سے کہ وہ گھیرے ہوے ہین تاکہ بھیڑیے سے بچا لین اور ایک کوکب کو روشن اصل دنبال پر واقع ہی اسکو اہل عرب ذانب کہتے ہین کہ وہ گفتار کا زہی۔

کوکب فیقاؤس الملتہب اسکے ستارے الکیس داخل الصورت ہین اور دس خارج الصورت

درمیان کو کبہ ذات الکرسی اور وہ کوکب روشن کہ روف اور جو اسکے پیچھے اور جو اسکے داہنے کندھے اور جو دائرہ کہ کواکب اور کوکب داہنے بازو قدر کہتے ہین اور جو داہنے جو انکے دونون قدمون کے اور کوکب جدی کے واقع ہی دنبال وجاجہ پر ہی اسکو واقع ہی اسے فرخہ کہتے ہین پر ہی اسکو فرق کہتے ہین ذراعہ اور خارج الصورت وجاجہ سے پیدا ہوتا ہی اسکو پیر پر ہی اسکو راعی اور درمیان ایک کوکب صغیر ہی مائل جانب پائے چپ اسکو کلیب الراعی کہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے ستارے اور اسکے دونون قدمون اور کوکب جدی کے پیچھے ہین ہین عرب اسکو غنام کہتے ہین واللہ الموفق للصواب۔

کوکب صیاح ہین ثمانیہ ہین داخل الصورت اور دہ خارج الصورت آدمی کے لیے ہوے درمیان بنات النعش کبرے کواکب کے اسکے داہنے صناع کہتے ہین اور اسکے بازو پر اور جو گرد ہین ان سب کو اولاد صناع صورت سے ایک کوکب رانون کے نیچے ہین

اسکے جملہ کواکب تیئیس ۲۳ اور ایک خارج الصورت عصا داہنے ہاتھ مین کواکب نکہ اور کواکب کے واقع ہین اور جو مونڈھے پر ہین انکو جو کہ بائین ہاتھ پر اور اسکے کواکب خفتہ کہتے ہین اور خارج تا بان ہی اسکے دو عرب اسکو سماک رامح

حارس السما حارس الشمال کہتے ہین اسلیے کہ وہ ہمیشہ دکھائی دیتا ہی اور شعاع آفتاب سے غائب نہین ہوتا اور جو کوکب کہ ساق چپ پر ہی اسکو رسغ کہتے ہین

کوکب اکلیل الشمالی اور وہ کواکب اکلہ ہین ستارے اسکے آٹھ ہین جملہ داخل صورت ہین عصاے صیاح کے پیچھے واقع ہین اور استدارت یعنے گولائی مین کچھ ناقص ہین مانند کاسۂ شکستہ کے اسلیے اہل فارس اسکو کاسۂ درویشان کہتے ہین اور ان کواکب مین ایک کوکب ہی کہ اسکو نیز اکلہ کہتے ہین اور اسکی صورت یہ ہی۔

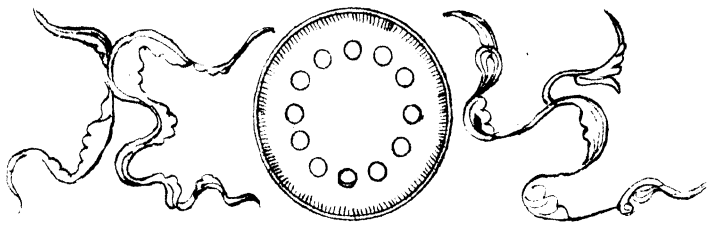

کوکب جاثی اور اسکو راقص بھی کہتے ہین یہ بصورت آدمی کے ہی کہ دونون ہاتھ پھیلائے ہوے دونون زانون پر خم دیے ہوے ہی اور داہنا پانون اسکا طرف عصاے صیاح کے ہی اور بایان پانون نزدیک ان چار کوکب کے ہی کہ تنین کے سر پر واقع ہین اور انکو عوائد کہتے ہین اور کوکب اسکے اٹھائیس ہین سواے اس کوکب کے کہ مشترک ہی فیما بین اسکے اور صیاح کے اور ایک خارج الصورت ہی اور اسکی صورت یہ ہی۔

کواکب نسر واقع اسکے دس ستارے ہین جملہ داخل الصورت اور ان کواکب کا اسلیے نسر واقع نام رکھا ہی کہ عرب انکو تشبیہ دیتے ہین ساتھ کرگس کے کہ دونون بازو اپنے اسطرح سے سمیٹے ہوے ہی

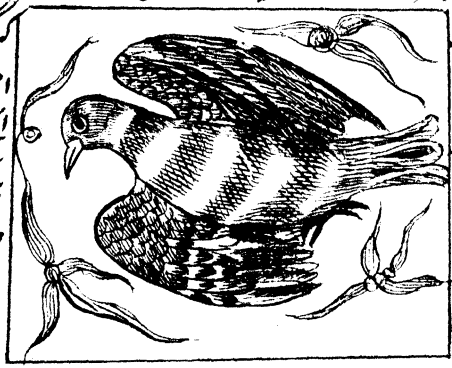

اور عوام اسکو سہ پایۂ دیگ اور ستارہ روشن اظفار کہتے ہین- کی یہ ہی-

کہ گویا گرا چاہتا ہی اناق کہتے ہین یعنے اسکے قریب ایک ہی کہ عرب اسکو صورت نسر واقع

کوکب وجاجہ کواکب اسکے عشرہ داخل صورت ہین اور دو خارج الصورت جملہ کواکب اٹھیس ۲۸ ہین چار ستارے کہ ایک صف مین واقع ہین اور مجرہ یعنے کہکشان عرض مین قطع کرتے ہین انکو فوارس کہتے ہین گویا چار سوار

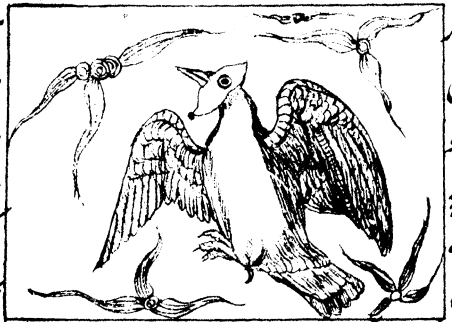

رہے ہین اور انمین ذنب طائر پر ہین انکو ان چارون کے پیچھے ردیف ہین اور بعضے کہ اسکے داہنے بازو پر وہ

متفرق گھوڑے دوڑا دو ستارے روشن کہ ردف کہتے ہین اسلیے کہ جاتے ہین گویا انکے پیچھے کہتے ہین کہ وہ ستارے بھی جملہ فوارس سے ہین اور

جو کہ درمیان سینے کے ہین انکو رابع کہتے ہین اور دو داہنے طرف اور دو بائین پر ہین اور ایک پیچھے صورت کے

کواکب ذات الکرسی عورت کے ہی کہ تکیہ لگائے لٹکائے بیٹھی ہو درمیان کے بالاے اس کوکب کے اور اسمین تیرہ ستارے روشن ہی عرب نے اسکا یہ کف مبسوط ثریا کا ملحوظ

یہ کوکب بصورت ایک کرسی دو پایہ پر اٹھون مجرہ یعنے کہکشان اسپر متصل پر واقع ہی ہین ثمن سے جو زیادہ نام کف الخضیب رکھا ہی تشبیہ دی ہی اس کوکب کو

ساتھ ہاتھ پھیلے ہوے کے اور کواکب ہیکل جو اسکے اندر ہین رنگین انگلیون سے
کوکب پرسیاوش اسکے ستارے چھبیس ۲۶ دائر الصورت اور تین خاسن صورت ہین اور بصورت
ایک مرد کے دکھائی دیتا ہی کہ داہنا پیر اُٹھائے ہوے اپنے بائین پر کھڑا ہی داہنے ہاتھ مین

شمشیر برہنہ لیے ہوے اپنے سر پر
رکھے ہی اور بائین ہاتھ مین
راس غول یعنے سر دیو کا کٹا ہوا
رکھتا ہی اسلیے انکو حامل الراس الغول
کہتے ہین صورت اسکی یہ ہی
کواکب مسک الاعنہ

اسکی صورت مانند ایک مرد کے ہی کھڑا ہوا پیچھے حامل راس الغول کے درمیان ثریا اور
کواکب دب اکبر کے اسکے ستارے تیرہ ۱۳ ہین جملہ داخل صورت اور انکو کواکب
کہتے ہین اسلیے کہ خیمہ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہین دس کواکب کہ اسکے سر پر ہین
انکو عیون کہتے ہین اور باقی گھٹنے پر ہین انکو

عروان اور جو ساعد پر ہین انکو جبین
کہتے ہین اور عیون اور جبین پر ہین
کہتے ہین اور نیز انکو رقیب الثریا اسلیے کہ
اکثر ثریا کے ساتھ طلوع کرتا ہی اور
ایک کوکب جو داہنے شانہ پر ہی اور دو
اور جو کعبین پر ہین ان تینون کو توابع العیوق
کہتے ہین۔ اور صورت اسکی
یہ ہی۔

کواکب الحوا الحیۃ حوا بصورت ایک مرد ہی کہ دونون ہاتھون سے سانپ کو پکڑے ہوے کھڑا ہی

اسکے چوبیس کوکب ہین صورت سے اور پانچ خارج صورت ہین انمین سے جو ستارہ کہ راس الحوا ینے حوا کے سر پر ہی اسکو راعی کہتے ہین اور جو کہ سر راعی پر ہین انکو کلب الراعی کہتے ہین اور وہ کوکب کہ مقدم ہی دو کوکب سے کہ مرکب الحوا ہین اور داہنے شانہ پر ہی انکو بھی کلب الراعی کہتے ہین اور جو شبیہ مین آٹھ کوکب ہین انمین جو گردن پر ہی اسکو عنق الحیہ کہتے ہین اور جو صف ستارون کی جنکے سر پر ہی اسکو عنق شامی کہتے ہین اسواسطے کہ شام کی طرف وہ غائب ہوتے ہین اور جو صف کہ اسکی گردن کے نیچے ہی اسکو عنق یمانی کہتے ہین اسوجہ سے کہ یمن کی طرف غائب ہوتے ہین اور مابین دونون عنق کے جو ستارے واقع ہین انکو روضہ کہتے ہین اور جو کہ درمیان روضہ کے ہین انکو عناق کہتے ہین اور صورت اسکی یہ ہی۔

کوکبۃ السہم اسمین پانچ ستارے ہین بشکل تیر کہ پیکان اسکا جانب مشرق ہی اور سوفار جانب مغرب کے درمیان منقار دجاجہ و نسر طائر کے نفس کہکشان پر واقع ہین اور اسکے طول مین چار کوکب ہین دو انمین سے تابع دو یقین کے ہین اور یہ دونون بقدر ایک بالشت کے طول مین دکھائی دیتے ہین اور جب وسط السماء پر پہونچتا ہی تو دیکھنے مین دو گز معلوم ہوتے ہین

اور صورت اسکی یہ ہی

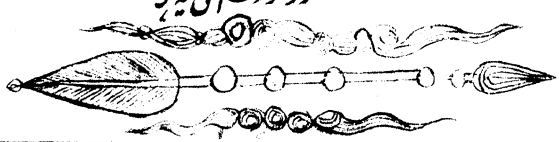

کوکبۃ العقاب نو کوکب داخل صورت ہین اور ایک خارج صورت اور منجملہ کوکب داخل الصورت کے طائر نام ہی اسلیے مقابل ہین اور کہتے ہین اور وہ دو گز کے ظاہر ہین

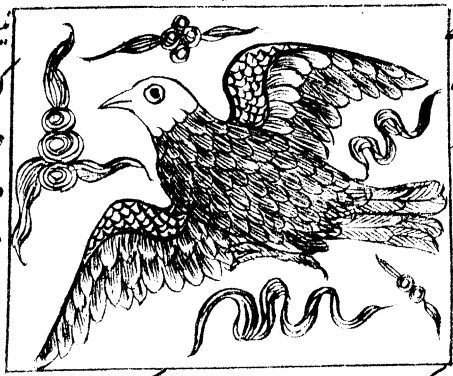

ہین کوکب ہین کہ بکانسر کہ بنسر واقع کے دو کوکب کوسہر دیکھنے مین بقدر صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ الدلفین اسکے ستارے دس ہین اور نسر طائر کے پیچھے واقع ہین کوکب نورانی کہ اسکی دم پر ہی کہتے ہین اور چار کوکب کو کہ واقع ہین یعود عوام اسکو اس ستارے کو عمود صلیب ہو دنبال پر ہی اسکی صورت

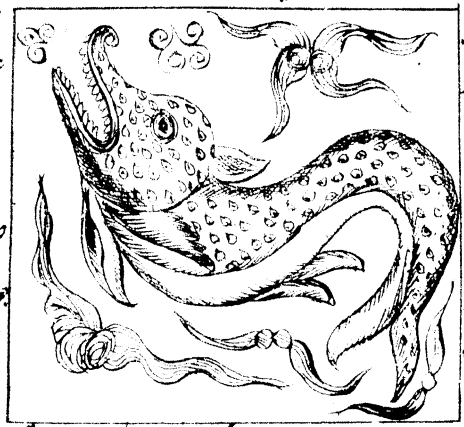

اسکو دلفین عرب ان درمیان مین کہتے ہین اور صلیب کہتے ہین اور

کوکب قطعۃ الفرس یہ چار ستارے ہین کہ پشت دلفین پر واقع ہین منجملہ انکے دو ستارے باہم متصل ہین کہ بعد انکے درمیان مین بقدر ایک بالشت کے ہوگا اسکے منہ پر واقع ہین اور دو ستارے ہین کہ نمین فاصلہ ایک گز کا ہی اسکے سر پر ہین صورت اسکی یہ ہی

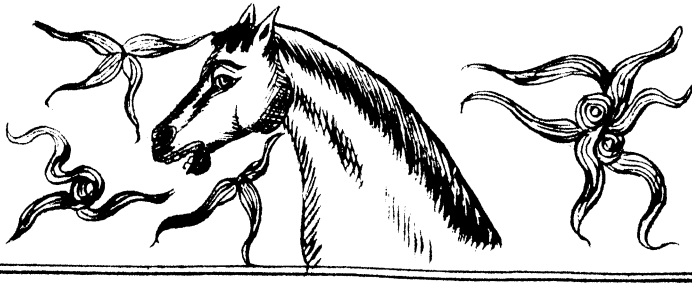

کوکبۃ الفرس الاعظم اسکے ستارے بیس ہین اور وہ بصورت گھوڑے کے ہین اسکے
سر اور گردن اور دونون اگلے پیر ہین اور بدن اسکا آخر پشت تک ہی اور کفل یعنے پچھلے اور
دونون پیر پچھلے نہین اور اول ستارہ ناف پر ہی اور وہ مراۃ المسلسلہ کے سر پر واقع ہی
عرب اسکو سرۃ الفرس کہتے ہین اور جو ستارہ کہ اسکی پشت پر ہی اسکو جناح الفرس اور
جو کوکب کہ اسکے داہنے کندھے پر ہی اسکو منکب الفرس کہتے ہین اور جو کوکب کہ اسکی پیٹھ پر
قریب گردن کے ہی اسکو متین الفرس کہتے ہین اور ایک اسکے ہونٹھ پر ہی اسے
فم الفرس کہتے ہین اور اہل عرب مجموع ان چار کوکب نورانی کو یعنے متین الفرس اور
منکب الفرس اور جناح الفرس اور کوکب مشترک کو کہ یہ چارون بشکل مربع واقع ہین دلو کہتے ہین
اور دو ستارے کہ اپنے مقدم ہین انکو عرقوہ کہتے ہین اور دو کوکب کہ بیت یعنے زیر جناح
واقع ہین انکو کرب کہتے ہین اور اہل عرب انکو قعب عروس سے بھی تشبیہ دیتے ہین اسلیے

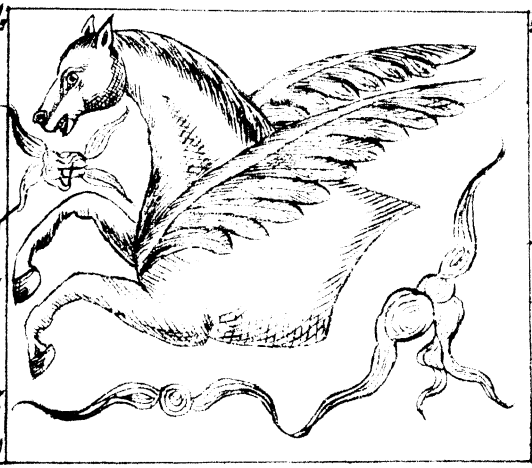

کہ وہ وسط مین
سے اور جو
یہ صورت
سعد الاخبیہ
ان دو کوکب کو
پر ہین انکو
ہین اور ان
جو اسکے سینہ پر
کہتے ہین -

واقع ہین اس الدلو
دو کوکب کہ
پر ہین انکو
کہتے ہین اور
کہ داہنے زانو
سعد الناظر کہتے
دو ستارون کو
ہین انکو سعد الباذع
اور صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ المراۃ المسلسلہ یہ کوکب بصورت ایک عورت کے ہی کہ اپنے دونون ہاتھ
پھیلائے ہوے داہنا شمال کی طرف اور بایان جنوب کی جانب اور اسکے پیرون پر بہت
ستارے جمع ہین گویا کہ پاؤن پر زنجیر پڑی ہوئی ہی اسی وجہ سے اسکو کوکبۃ المراۃ المسلسلہ کہتے
ہین اور کل ستارے اسکے تیئیس ہین اور سب داخل صورت ہین سوائے اس
ستارۂ نورانی کے کہ اسکے سر پر ہی بمقابلۂ سرۂ فرس اعظم کے اور وہ ستارہ نورانی منجملہ

اُن کواکب کے کہ بہر زیر واقع ہی اسکو بطن الحوت کہتے ہین - صورت اسکی یہ ہی -

کوکبۃ الفرس التام اسکے اکتیس ستارے ہین اور یہ فرس دوسرا ہی نہایت حسین فرس اعظم سے مشابہت رکھتا ہی اور بعضے ستارے فرس اعظم کے اسمین داخل ہین اور اسکے گردن کی جانب اسقدر کثرت سے ستارے ہین کہ سر کی صورت پیدا ہوگئی ہی - صورت اسکی یہ ہی

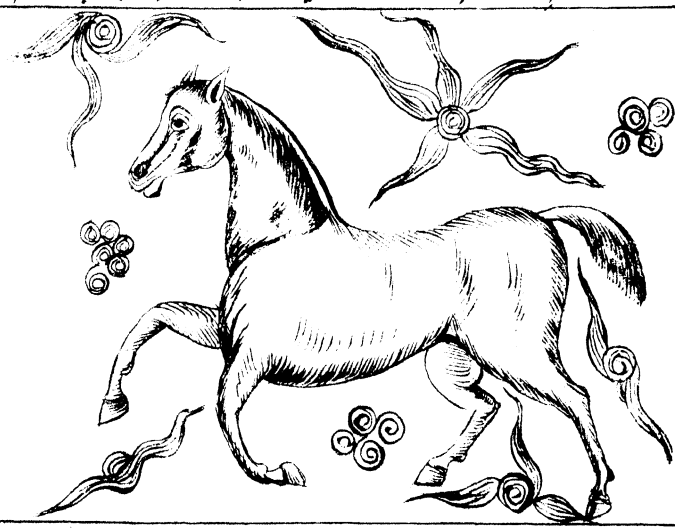

کوکبۃ المثلث اور یہ کوکب بصورت مثلث دراز کے ہی اور اسمین چار ستارے ہین سوائے اُس ستارے

روشن کے کہ جو پائے چپ صورت مثلثہ پر واقع ہو منجملہ اُن چار ستارون کے ایک ستارہ
سر مثلث پر ہی اور تین ستارے پشت گاہ پر ہین - صورت اسکی یہ ہی

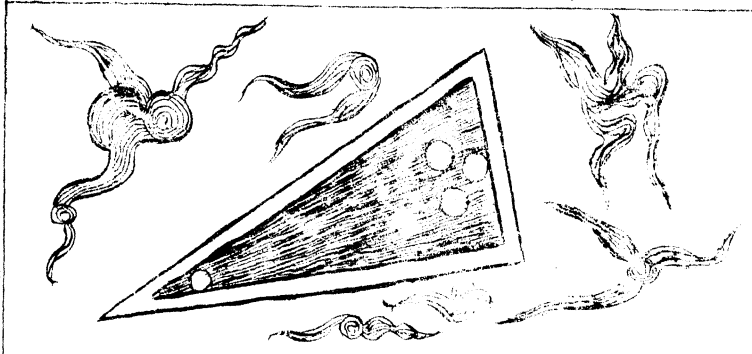

فصل بروج دوازدہ گانہ کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جو صورتین منطقۃ البروج کے
دائرے مین کواکب سیارہ کی راہ پر ہین بارہ ہین کہ انکو بارہ برج کہتے ہین اور ہر برج اپنی صورت
کے نام سے مشہور ہی پس بیان ہر ایک برج کا مع تعداد کواکب اور اشکال کے موافق مذہب منجمین عرب
کے مذکور ہوگا - برج اول سے شروع کرتے ہین -

کوکبۃ الحمل یعنی میگھ اسکے ستارے سب اٹھارہ ہین تیرہ داخل صورت اور پانچ خارج صورت

مقدم اسکا مغرب
اسکا مشرق کی طرف
کی جانب پھرا ہوا ہی -
جو اسکی شاخ
کہتے ہین اور
خارج صورت
اسکو ناطح کہتے ہین
کہ آلت اور ران پر
متساوی الاضلاع
اور شرطین اور
قمر سے ہین -

کی طرف اور رہو خر
اور منھ اسکا پشت
اور دو ستارے
پر ہین انکو شرطین
ایک ستارہ
اسکی شاخ پر ہی
اور جو ستارے
بشکل مثلث
ہین انکو بطین کہتے ہین
بطین دونون منازل
صورت حمل کی یہ ہی

کوکبۃ الثور یعنے برکہ بیل کی صورت کمر سے آدھا جسم پچھلا نہین ہی موخر اسکا جنوب کو اور مقدم اسکا مشرق کو ہی سر پہلو کی جانب مائل ہی اور دونون شاخ مشرق کی جانب اور اسکے سم اور دونون پانون نہین ہین اور اس برج مین تیئیس ستارے ہین سوائے اُن کو اکب نورانی کے جنکی شاخ بطرف شمالی واقع ہی ممسک الاعنہ کے داہنے پانون پر اور وہ مشترک ہی درمیان اُنکے جو خارج الصورت ستارے ہین اور یہ گیارہ ہین اسکے موضع قطع پر چار ستارے صف کشیدہ ہین اسکی چشم جنوبی مین جو سرخ بڑا ستارہ ہی اسکا نام دبران ہی عین الثور بھی کہتے ہین اور عرب کامل الثور کے ستارے کو ثریا کہتے ہین اور وہ دو ستارے روشن اور تین ستارے مانند دانۂ انگور کے ایک جا جمع ہین اور چونکہ یہ ستارے نہایت قریب قریب ہین لہذا مثل ایک ستارہ کے نظر آتے ہین اور عرب انکو نجم کہتے ہین جو دو ستارے منقار بند گوش ثور کی صورت واقع ہین اُنکا نام کلبین ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دونون ستارے دبران کی کلبان ہین یعنے دبران کے کتے عرب والے دبران کو محسوس جانتے ہین کہتے ہین کہ جو کوئی نجم کے مقابل ہوتا ہے نکبت یعنے دبا رہتا ہی

اُنکے گرد ہین چند ستارے ہین جنکا نام قلاص ہی اور قلاص کو صعاوق بھی کہتے ہین جیساکہ شاعر نے کہا ہی شعر

اما ابن عوف فقد وافی منیتہ
کما وفی اقلاص النجم حادیہا

عرب کا قول ہی کہ دبران ستارے مین بارش نہین ہوتی ہی مگر یہ امر اُنکے طریقہ مین غیر معتبر سمجھا جاتا ہی

کوکبۃ التوامین یعنے جوزا اسکے اٹھارہ ستارے داخل الصورت اور سات خارج الصورت ہین اسکی صورت دو آدمی کے مانند ہی جنکے سر جانب شمال و مشرق ہین اور پیر جنوب اور مغرب اور اس آدمی کی صورت کے ستارے اس صورت کے ستارون سے مختلط ہین ان ہر دو صورت کے سر پر جو دو ستارے نورانی ہین انکا نام عرب نے ذراع مبسوطہ رکھا ہی اور جو دو ستارے ہاتھون پر ہین انکا ہقعہ نام ہی

روایت ہی کہ ان دونون ستارون مین سے ایک کا نام سنبلسان ہی اور ایک کا زراور جو دو ستارے
مقدم پا پر واقع ہین انکو بخاشی کہتے ہین - انکی صورت یہ ہی -

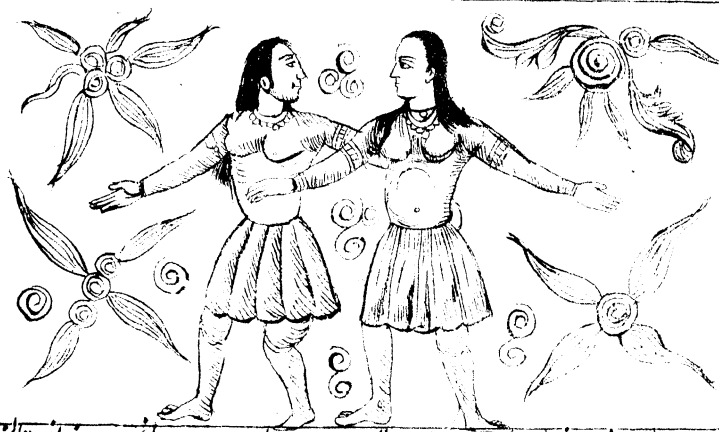

کوکبۃ السرطان مین داخل الصورت نو اور خارج الصورت چار ستارے ہین - عرب انمین سے نورانی ستارون
کو عشرہ کہتے ہین اور دو ستارے جو عشرہ کے بعد واقع ہین انکو حمارین کہتے ہین اور ستارۂ نورانی اور وہ ستارہ
جو پاے موخر جنوبی مین ہی اسکو طرفہ کہتے ہین - صورت سرطان یہ ہی -

کوکبۃ الاسد اسکے ستائیس ستارے داخل الصورت
اور آٹھ خارج الصورت ہین عرب ستارہاے محاذی
چہرہ کو طرف کہتے ہین اور چار ستارے واقعہ گردن کو
جبہہ اور ستارگان بطن و ذنب فقہ کوزہرہ اور موخر دم والون
کو قلب الاسد اور ہودکر کے ستارے کو صرفہ کہتے ہین
اسلیے کہ جب وہ تحت الشعاع سے طلوع کرتا ہی حدت
اسکی جاتی رہتی ہی اور جب وہ مغرب مین غروب
ہوتا ہی سردی موقوف ہو جاتی ہی
صورت اسکی یہ ہی -

کوکبۃ العذرا وہی السنبلۃ یعنے برج سنبلہ اسکے داخل الصورت چھتیس ۳۶ اور خارج الصورت چھ ۶ ستارے ہین یہ ستارہ عورت کی صورت پر ہی اسکا سر صرفہ کے جنوب پر ہی اور وہ ستارہ دم شیر پر واقع ہی اور دونون پانون زبانیین سے آگے ہین جو کفہ میزان پر ہین عرب دوش چپ کے ستارون کو عوا کہتے ہین اور یہ ہوین منزل قمر کی ہی بعض نے لکھا ہی کہ عوا چند ستارے ہین جو اصل صورت کے شکم اور زیر شکم مین واقع ہین یہ کہتے ہین اور اسد کے عقب عف عف کرتے ہین اسکے طلوع اور سقوط کے وقت سردی آتی ہی اور جو ستارہ نورانی اسکے ہاتھون سے نزدیک ہوتا ہی

اسکا نام سماک اعزال ہی اور سماک رامح کے مقابل جو ہی اسکو عزال کہتے ہین یعنے بے سلاح ہی اہل نجوم اس ستارہ کا نام سنبلہ رکھتے ہین اور بعضے ساق الاسد کہتے ہین اسکے قدم چپ کے ستارے کو عفر کہتے ہین اور اسکی وجہ یہ ہی کہ اسکے ستارے ثور مین ناقص ہین گویا کہ صورت کو چھپائے ہوے ہین صورت کہکی یہ ہی

کوکبۃ المیزان اسکے آٹھ ستارے داخل الصورت درمیان سنبلہ اور عقرب کے واقع ہین اور نو خارج الصورت ہین باقی اور کوئی سیارہ نہین ہی صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ العقرب اسکے اکیس ستارہ داخل الصورت اور تین خارج الصورت ہین عرب اسکی جبہہ کے

تین ستارون کے نام اکلیل کہتے ہین اور بدن پر جو تین ستارے ہین اُنکا نام قلب العقرب ہی
اور جو ستارہ کہ قلب کے روبرو اور قلب العقرب کے عقب مین ہین اُن دونون کا نام نبات ہی
اور چند ستارے خرزات مین ہین اُنکو قفرات کہتے ہین اور دو ستارہ کہ ذنب کی جانب
ہین اُنکو شولہ کہتے ہین ۔ صورت اُسکی یہ ہی ۔

کوکبۃ الرامی اُسکا نام قوس بھی ہی ہین اکتیس ستارہ داخل الصورت ہین اور کوئی ستارہ
اسکے گرد و نواح مین مرصودہ نہین ہی اور جو اسکے مقبض یا جانب جنوب یا دست راست مین ہی

اُسے جوے آب
جو ستارہ اُسکے اوپر ہی
بغل یا مشرق دہتے ہین
اُنکو نعائم کہتے ہین اسکے
کمان کے شمالا جو دو ستارہ
ہین اُنکو طایمین کہتے ہین
اور جو دو ستارہ ران
چپا اور ساق پر ہین اُنکو
مرودین کہتے ہین ۔
صورت اُسکی یہ ہی

کو کبتہ الجدی اسکے اٹھائیس ستارے داخل الصورت ہین باقی اور کوئی ستارہ اسکے گرد نہین ہی عرب اسکے دم کے دو ستارون کو سعد ذابح کہتے ہین اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ ان دو مین سے ایک ستارہ نہایت خفی ہوا اسی سبب سے بڑے ستارے کو ذابح صغیر کہتے ہین یعنے چھوٹے کی گردن ذبح کرنے والا اور جو دم پر دو ستارے ہین اُنکا نام مخنین ہی اسکی صورت یہ ہی

کو کبتہ سا کب الماء ہوالول اسے دلو کہتے ہین اسمین داخل الصورت بیالیس ستارہ اور خارج الصورت تین ستارہ ہین عرب اسکے دوش راست والے ستارون کو سعد الملک اور دوش چپ والون کو مع اُس ستارہ کے جو بدی کی دم پر ہی سعد السعود کہتے ہین اور بت چپ کے تین ستارون کو سعد بلع کہتے ہین بوجہ کہ ان ستارون مین سہیل سعد ذابح سے بہت بڑا بعد واقع ہی اس وجہ سے کو دہان کشادہ سے نسبت دی ہی گویا اس کشادگی سے نکل جاتا ہی کہ کہتے ہین سہیل کے طلوع کیا ہی جب یون ارشاد ہوا کہ یاارض ابلعی ماءک جو ستارہ کہ اسکے بازو پر ہی مع اُن تین ستارون کے جو دست راست پر واقع ہین اُنکا نام سعد لاحیہ ہی اور سوجہ سے اسکو جبینہ بھی کہتے ہین جسوقت وہ طلوع ہوتا ہی گرندون کو پوشیدہ کرتا ہی موسم سرما مین اور جو ستارہ کہ حوت کے دہن مین واقع ہی اسے ضفدع اول کہتے ہین صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ السمکتین یعنے جوت اسکے ستارے داخل الصورت چونتیس اور چالیس خارج الصورت ہین اور یہ دو مچھلیان ہین ایک کو نکہ المتقدمہ کہتے ہین اور جنوب مین یہ فرس اعظم کی پشت پر ہی اور دوسرا جنوب مین کوکب مراۃ المسلسلۃ اور اُنکے درمیان مین ایک رسّی ستارون کی فرض کی ہی جو ان دونون مچھلیون کو باہم پیچ کرتی ہی صورت اسکی یہ ہی

اما الصور الجنوبیۃ یہ پندرہ ہین اول کوکبۃ قیطس وہ ستارہ ہی جو کرہ کے نصف جنوبی پر واقع ہی صورت یہ ہی

اس ستارہ کی صورت حیوانی ہی اور اسکے موقع کی [illegible] البروج لکھی ہی نام اُنکے بموجب اعتقاد عرب اور اہل تنجیم کے [illegible]

بقیۃ الشرح قیطس اسکا سر ناحیہ مشرق مین واقع ہی جو کوکبۃ الحمل کے جنوباً واقع ہی اور دم اسکی مغرب مین ان تین ستارون خارج کے عقب مین داخل ہی جو سالب الماہین اسکے ستارہ بامیس ہین عرب اسکے سر کے ستارون کو کف الخضاب کہتے ہین اسوجہ سے کہ اسکی کشش بموجب صورت کے زیر کشش صورت کف الخضیب کے ہی جو پانچ ستارے اسکے بدن پر ہین اُنکا نام الغامات ہی اور جو دوم پر ہین انکو نظام کہتے ہین اور جو ستارہ اسکے دم پر شعبہ جنوبی مین واقع ہین انکو ضفدع ثانی کہتے ہین۔

کوکبۃ الجبار۔ یعنے جوڑا اُسکے اڑتیس ستارے داخل الصورت ہین شکل اُسکی
ایک مرد کی ہی استادہ ہی ناحیہ جنوب مین ہاتھ مین لکڑی لیے ہوے کہ میان اُسکے شمشیر
رکھی ہی اُسکے چہرہ کے ستارے کا نام عرب نے مقعد رکھا ہی اور ثانی بھی کہتے ہین اُسکے دوش
راست پر دو ستارے بزرگ نورانی اُنکا نام منکب الجوزا کہتے ہین اور ستارہ نورانی جو دوش
چپ پر واقع ہی ناحد نام رکھا ہی اور نیز مردم کہتے ہین اُسکی کمر پر جو تین ستارے ہین
صف کشیدہ ہین اُنکا نام منطقۃ الجوزا ہی اور نظاق الجوزا اور نظام بھی اور تین ستارے

جو ہم نزدیک صف کشیدہ
ہین اُنکا نام سیف الجبار ہی
اور ایک بزرگ ستارہ
جو اُسکے پاے چپ مین ہی
رجل الجبار نام ہی اور نو ستارے
جو قسمت ہو کر آتین پہ ہین
تاج الجوزا کہلاتے ہین او
ذوائب الجوزا بھی اُنکا نام ہی
صورت اُسکی یہ

کوکبۃ النہر [illegible] اس الصورت ہین اُسکے علاوہ اور کوئی ستارہ مرصود
نہین [illegible] ہو جوزا کے پائین قدم پر واقع ہی اور مغرب مین گذرتا ہی
واسطے بلند ہونے [illegible] ستارون کو جو تیس کی چھاتی پر ہین پس جنوباً تین ستارون پر گذرتا ہی
اور متوجہ مشرق کا ہو کر جنوب رہتا ہی یعنے تین ستارون پر نظر کرتا اور مشرق مین متوجہ ہو کر
تین ستارون پر توجہ کرتا ہی پس جنوباً [illegible] ہو کر مشرق کو جاتا اور وہان سے جنوب مین آکر مجمع کواکب کا
رخ کرکے جدا ہوتا ہی اور جنوبا وہ ستارون پر جو ایک دوسرے سے نزدیک ہین گذر کر تا مغرب سے
نکلتا مجموعہ سہ ستارہ پر پہونچتا ہی عرب نے اُسکے اول و ثانی و سوم کا نام کرسی الجوزا اور
نہ کے چارون ستارون کا نام اوجی النعام اور اوعشہ رکھا ہی موضع اُسکا بیضہ ہی اور جو ستارے
اُسکے گرد نواح مین ہین اُنکو بیض کہتے ہین اور آخر نہر مین جو ستارہ نورانی ہی اُسکا نام ظلیم ہی
اِس ظلیم اور اُس ظلیم کے درمیان مین جو حوت کے دہن مین ہی ایک ستارہ جسکا نام سراج النعام ہی

صورت یہ ہی

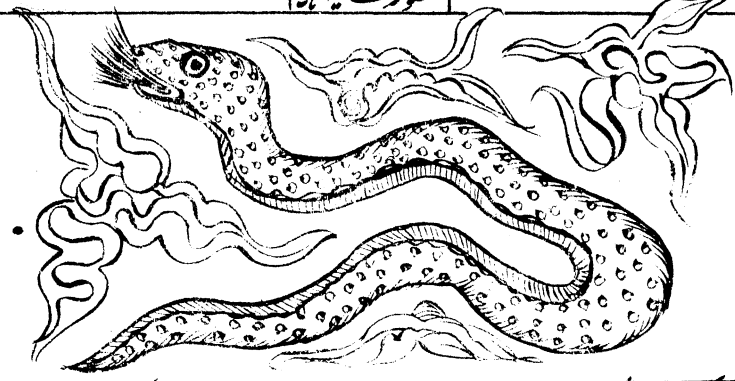

کوکبۃ الارنب اسکے داخل الصورت بارہ ستارے ہین اور اُنکے علاوہ کوئی اور ستارہ جڑا نہین ہی جبار کے پائین مین ہی اسکا منہ مغرب کی طرف اور پاؤن مشرق کی جانب ہین عرب نے چار ستارون مین سے دو جو ہاتھون مین اور دو جو پیرون مین ہین انکا نام کرسی الجوزار رکھا ہی

صورت اُسکی یہ ہی

کوکب کلب الاکبر اسکے ستارے اٹھارہ داخل الصورت اور گیارہ خارج الصورت ہین اور وہ کتے کی شکل پر ہی کوکبۃ جوزا کے اور اسی وجہ سے اسکا نام کلب ہی عرب اُس ستارہ نورانی کو جو موضع قمر مین واقع ہی شعری عبور نام کرتے ہین اور نیز شعر یمانی کہتے ہین اور عبور بھی کیونکہ مجرہ سے عبور کیا ہی نزدیک سہیل کے اور یمانی کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ مجرہ مین واقعہ شق یمن ہی اسکے سر پر جو ستارہ ہی اسکا مزم العبور نام ہی اور چار ستارے جو کندھے اور دم اور ران پر ہین اُنکو عذارا کہتے ہین اور جو چار ستارے خارج الصورت ایک صف مین ہین اُنکو فرود کہتے ہین اور دو ستارے نورانی کہ خارج الصورت ہین

انکو حضار کہتے ہین اور زن بھی کہتے ہین اور بعض عرب اسکا نام محلیفین کہتے ہین اسوجہ سے کہ قبل سہیل طلوع کرتے ہین اور انکو اپنی روشنی سے چھپا لیتے ہین صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ الکلب المتقدم یہ دو ستارے درمیان نیرین کے واقع ہین جو تو امین کے سر پر ہین اور کلب الاکبر متاخر کے دہان پر ہی ایک ہین سے مشرق رویہ روشن تر ہی عرب اسکا نام شعری شامی کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہی کہ شق شام مین غروب ہو جاتا ہی اور اسے شعیری غمیضا بھی کہتے ہین کیونکہ یہ سہیل کو زیادہ دوست رکھتا ہی اور یمانیہ مجرہ سے عبور کیا ہو پس ناحیہ شمالیہ مین رہا اور مفارقت سہیل مین یہان تک روپا کہ آنکھین ڈوب گئین ہین ان دو ستارون کو کہ سر تو امین پر ہین ذراع الاسد مقبوضہ کہتے ہین باعتبار جہ کہ ذراع آخری متاخر ہی۔ صورت اسکی یہ ہی

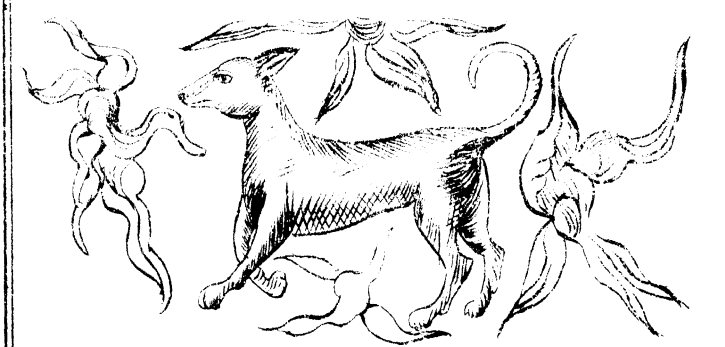

کوکبۃ السفینۃ اسکے داخلی ستارے پتیالیس ہین اور کوئی ستارہ اسکے گرد و نواح مین خالی نہین ہی بطلیموس نے لکھا ہی کہ جو ستارہ عظیم کہ مخالف جنوبی پر ہی وہ سہیل ہی یہ ستارہ ہر ایک ستارہ سے دور تر ہی اصطرلاب مین اسکی صورت بناتے ہین لیکن عرب مین اختلاف ہی بعض نے روایت کی ہی کہ یہ ستارہ جو مخالف کی طرف ہی دوسرا سہیل ہی اور قطب جنوبی

سفینہ کے نیچے مخذاف سے قریب ہی جسپر وہ واقع ہی اور سفینہ کی صورت یہ ہی۔

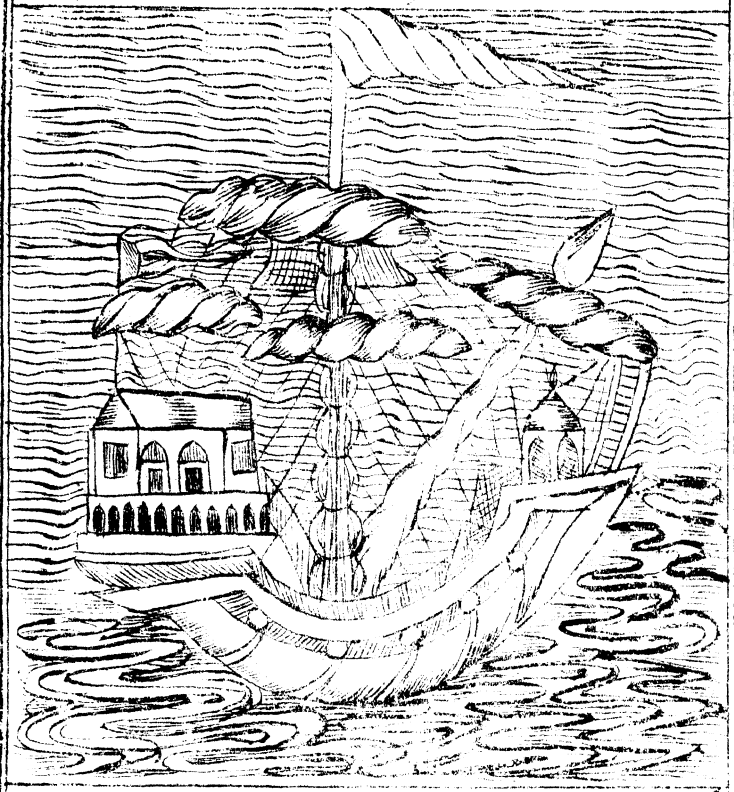

کوکبۃ الشجاع سے کچھ ستارے داخل الصورت اور دو خارج الصورت ہین اسکا سعد جنوب مین ہی سرطان سے اور یہ ستارہ درمیان ستارہ شعری و عمیصا و قلب الاسد جنوباً کسی قدر میل کرتا ہی اور پھر جنوب و مشرق کی راہ لیتا اور دو ستون کی جانب گذر کرتا ہی اور وجہ کرتا ہی دوسرے ستارے پر اسکی پشت پر چار ستارے ہین اثر طرف ہی ستارہ روشن کے اور اس ستارے کو جو آخر غرق پر ہی اسکو عرب فرد کہتے ہین کیونکہ جو کچھ آسمان رہجاتا ہی وہ صرف تنہا ہوتا ہی باقی کل ستارے شجاع سے منسوب ہین عرب اکثر انکے بارہ مین مختلف القول ہین بعضے کہتے ہین کہ فرد اور جبار کے درمیان مین ایک طویل ستارہ ہی جسکا شراسیف نام ہی جبار کو اکب مستدیر ہی یعنے مدور اور اسے معلق کہتے ہین اسکا نام باطیہ ہی واللہ الموفق للصواب

صورت شجاع یہ ہی۔

کوکبہ باطیہ یہ سات ستارے ہین
کوکب شجاع سے شمال مین واقع ہی عرب
اسکا نام علف اربعہ کہتے ہین واقع شمال
مشرق باطیہ کے سرے پر واقع ہی تین
ستارے جو خر صورت مین ہین وہ جنوب
مغرب مین ہین صورت یہ ہی۔

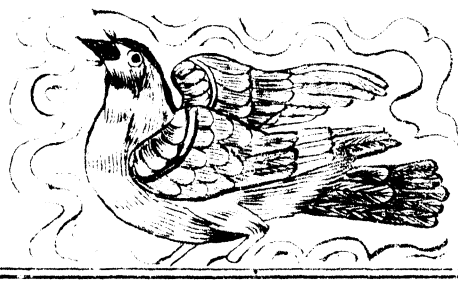

کوکبۃ الغراب یہ ہر ہفت ستارہ باطیہ
کی پشت پر سماک اعزل کی جنوب شمال
مین واقع ہی عرب اسکا نام عجز الاسد
کہتے ہین اور نیز عرش سماک اعزل اور
حمال بھی کہتے ہین صورت یہ ہی

کوکبہ قنطورس کے داخلی سینتیس ستارے ہین یہ مثل صورت ایک حیوان کے ہی سر سے کمر تک اوپر کا دھڑ انسان کا سا اور کمر سے دم تک گھوڑے کی ہیئت ہی اسکا رخ مشرق کی جانب ہی اور رمح جراد یہ کہ مراد دم سے ہی مغرب کی طرف ہی اس صورت کے ایک ہاتھ مین دو خوشہ انگور کے ہین اور دوسرے ہاتھ مین سبع اسکے شکم مین ستارہ ہی جسکو بطن کہتے ہین دست راست مین ستارہ حصار اور دوسرے ہاتھ مین وزن نامہ ستارہ ہی اور یہ دونون ستارے وہ ہین جنکا نام محلفین اور مستین ہی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہی اور جو کہ مقدم دوستان سے مجرمی سہیل پر گذرتا تھا پس باہم مخالف ہوے ہین بوجہ غلبہ مشابہت کے بعض کہتے ہین کہ یہ سہیل ہی اور بعض کہتے ہین کہ سہیل نہین غرض کہ اسکو سہیل سمجھنا غلط ہی

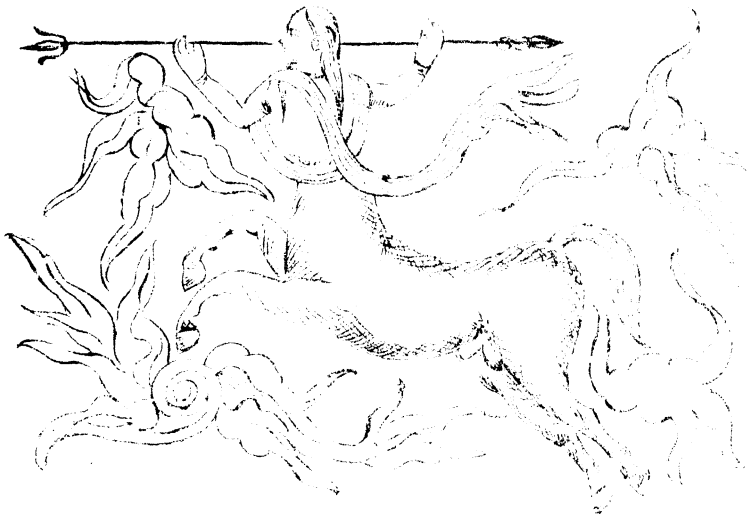

کوکبہ سبع بہ صورت انیس ستارہ کی ہی اور بعد ستارہ قنطورس کے واقع ہی

بعض ان ستارون مین سے مخلط ہین قنطورس کے ستارون سے قنطورس شیر کا ہاتھ پکڑا ہی عرب اسکا نام کوکب قنطورس اور سبع اور شمارنج کہتے ہین اس کا غلظت اور تاریکی نہایت ہی باقی اسکی گردنواح مین ہی اور کوئی ستارہ مرصودہ نہین ہی

کوکبۃ المجمرہ اسکے ستارہ کل سات عدد داخل الصورت ہین عرب کسی نام سے اسکو موسوم نہین کرتے ہین صورت اسکی یہ ہی

کوکبۃ الاکلیل جنوبی اسمین داخل الصورت تیرہ ستارے ہین اسکے آگے دو ستارے ہین جو رامی کے پاؤن پر ہین بعض عرب انکا نام قبہ بتلاتے ہین کیونکہ مدور ہین اور بعض ذنی النعام کہتے ہین اور وہ عشیرین اس نظر سے ہی کہ نعامس کے جنوب پر واقع ہی صورت یہ ہی

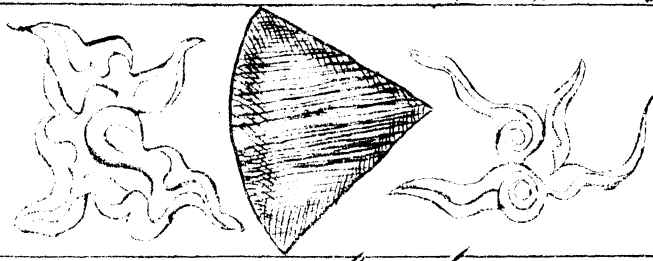

کوکب حوت جنوبی اسکے ستارے گیارہ ہین صورت ہین اور بیچ خاج صورت دکھن طرف دلو کے سر اسکا پورب کی طرف اور دم مغرب کی طرف اسکا نام قم الحوت ہی اور اسکی اطراف مین کوئی ستارہ مرصودہ نہین ہی صورت یہ ہی۔

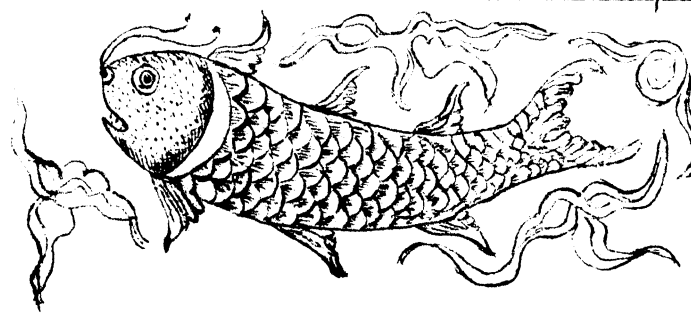

فصل منازل قمر کے بیان مین

یہ اٹھائیس منازل ہین ہر شب کو ان مین سے کسی ایک مین قمر کا نزول ہوتا ہی شروع ہلال سے محاق تک لیکن اٹھائیس تک جب گذرتا ہی تو بالکل چاند چھپ جاتا ہی اگر مہینا انتیس یوم کا ہو تو اٹھائیسوین تاریخ کی شب کو چاند پوشیدہ ہو جاتا ہی اور اگر تیس دن کا مہینا ہی تو انتیس کو حجاب ماہ ہوگا اور قمر اس پوشیدگی کی رات کو بھی ایک منزل طی کرتا ہی پس انھین اٹھائیس منازل مین سے چودہ زمین پر اور چودہ زمین کے نیچے ہین جسوقت ان منازل مین سے کوئی ایک غائب ہووے تو دوسری منزل طلوع کرتی ہی عرب ان اٹھائیس منازل مین سے چودہ کو شامی اور چودہ کو یمانی کہتے ہین منازل شامی مین اول منزل سرطان اور آخری اعزل ہمک ہی اور اول منازل یمانی سے عقرب آخر شامی عرب اسکو سقوط النجم بھی کہتے ہین سال مین یہ اٹھائیس منزلین طی ہو جاتی ہین اور شروع سال مین پھر اسی ہمدرست شروع کرتے ہین پس بعض نے یون کہا ہی کہ جسوقت نجم سقوط نجم تک رہتا ہی تیرہ روز رہتا ہی پس جو کچھ اس تیرہ روز مین حادث ہووے سب اثر اس نجم ساقط کا ہی تمام اس منازل کے حق مین اکثر کلام کرتے ہین واضح ہو کہ پس منازل شامی مین اول سرطان ہی کہتے ہین کہ یہ دونون شاخ حمل کی ہین اسکا نام ناطح ہی جو کہ اول ہر دو شاخ درمیان مین ہی یہ صورت انکی ہی کہ کید السما مین ایک تو ناحیہ شمال مین رہتی ہی اور دوسری جنوب مین پس جسوقت آفتاب

ان مین آتا ہی وہ زمانہ اعتدال سمجھا جاتا ہی اور رات دن برابر ہوتا ہی ساجع نے لکھا ہی کہ جسوقت سرطان طلوع کرتا ہی زمانہ کے اخبر امساوی ہوتے ہین اور لوگ اپنے وطن کو بازگشت کرتے ہین اور اپنے اپنے دوست واقربا وہمسایہ کو ہدیہ بھیجتے ہین اسکا طلوع ماہ نیسان کی سولھوین کو ہوتا ہی اور سقوط نشرین اول کی اٹھارہوین کو اور آذر کی اٹھائیسوین کو آفتاب نہین آتا ہی جسوقت کہ آفتاب سرطان مین آتا ہی پس ایک سال گذرتا ہی اسکا نام سرطان ہی وجہ سے ہر کہ سال نو کی علامات مین منجملہ اسکے اشراط ایک ساعت ہی اسکی علامات مین سے پس ستارہ شرین خیر کے آثار ظاہر ہوتے ہین اور درختون مین پھل پیدا ہوتے ہین اور فصل جو کی کاٹتے ہین اور سرطان کا ربع عقربی

منزل دوسری بطین کی - اسکا نام بطن الحمل ہی یہ تین کواکب پوشیدہ ہین گویا ثانی ہین اور یہ منزل سرطان اور ثریا کے درمیان ہی صورت یہ ہی

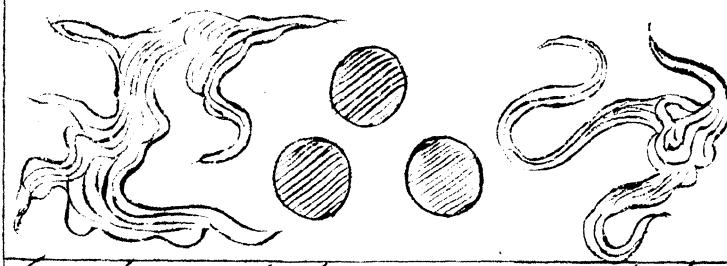

آخر نیسان کی شب کو طلوع ہوتا ہی اور آخر ماہ تشرین اول کی شب کو سقوط ہی نزدیک اسکے سقوط کے دریا واقع ہین پس تردد قطع ہوتا ہی اور زخم اور خطاطیف و حدادکہ ہر ایک اقسام مرغان پرندہ شکاری مین سے ہین اپنے آشیانون مین چلے جاتے ہین مورچہ کو جنبش کی طاقت نہین رہتی ہی - ساحج لکھتا ہی کہ جسوقت بطین طلوع کرتا ہی عطارد قضا کرتا ہی فتنہ کا ظہور ہوتا ہی یعنے سرطان مین لوگ اپنے گھرون کو واپس جاتے ہین جب یہ گذرا اور بطین کا نمود ہوا پس جسکی امانت جسکے پاس ہو وہ انکار پر آجاتا ہی اور اسوقت کے خواص مین ہی کہ انسان کو خوشبو کی خواہش ہوتی ہی اور لوہار کو بھی واسطے اپنے ہتھیار اور اوزار وغیرہ کی حاجت پڑتی ہی ایک اعرابی جوان ستارون کو بطین و دیران کے نام سے یاد کرتا ہی اسلئے بیان کیا ہی کہ انمین سے ایک بارش کا ستارہ ہی جسکے نام سے اول سال مین بارش ہوتی ہی اور نہ خشک سالی کا نمود ہو مورخ کے نزدیک یہ ستارہ نہایت بدتر ہی اور بارش مین سب ستارون سے کم ہی کیونکہ بہت کم واقع ہوا کہ ثریا اسکے پاس پہونچا ہوا لاہر ایک اتصال مین اسسے دور رہا ثریا اشرف ستارہ ہی اور کل ستارون سے عزیز ہی بطین کے عہد مین چراگاہ خشک ہوجاتی ہی اور جو کاٹے جاتے ہین اور گیہون کاٹنے کے اول وقت مین آتا ہی یعنے طلوع کرتا ہی اسکا قریب یا نانج

منزل تیسری ثریا کی یہ ستارہ آلت حمل یعنے وسطہ تولید ہی یہ منزل بہ نسبت ہر ایک منزل قمر کے زیادہ مشہور ہی اور یہ چھ ستارے ہین اور بہت سے ستارے اسمین خفیہ ہین - صورت یہ ہی

بعضے اسکو چمار کہتے ہین اور تشبیہ اسکی عقود سے کی ہی حکما کے نزدیک غائب ہونے کے وقت
مین عنقود کی صورت ہوتی ہی عنقود چند دانہ ہاے ہم پیچیدہ کو کہتے ہین مانند خوشہ ہاے انگور کے
ساجع کہتا ہی کہ بروقت طلوع ثریا کے عالم گرما ظاہر ہوتا ہی اور چراگاہ جنگل مین سوخت
ہوجاتی ہین اور جانور کی پشم ضعیف اور سست ہوجاتی ہین اور وقت طلوع اسکا زمانہ سرما
مین بروقت خواب کے ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ جسوقت شب کو یہ برآمد ہو چرواہا پشمینہ پوش
ہوجاتے ہین اور اگر صبح کو طلوع کرے تو سخت گرمی پیدا ہوتی ہی اور قائل کا قول ہی کہ اگر چاشت کے
وقت طلوع کرے تو چرواہون کو تشنگی غالب ہوجاتی ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا طلع
النجم لیس بشی من العاهات یعنے جسوقت طلوع ہوا ثریا کوئی بلا دنیا مین نہین رہتی اور
ثمرہاے درختان سے آفات برطرف ہوتی ہین ثریا ہجاز مین طلوع کرتا ہی اسوقت کہ خرما سرسبز رہتا ہی
اور ستارہ ثریا کا جو مجموعہ عنزی ہی وہ ستارگان دبی سے ہی بعضون نے لکھا ہی کہ جب سمت زمین پر پانی کم ہوتا ہی
تو تلاش کرتا ہی سلیمان بن عکرمہ کی تقریر ہی کہ بروقت طلوع ثریا کے دریا مین تندی اور باد ہاے
مخالف کا زور ہوتا ہی اسوقت اللہ جل شانہ جہات کو عالم پر آب رحمت کا حکم کرتا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم من رکب فی البحر بعد طلوع الثریا فقد برئت منہ الذمۃ
یعنے بعد طلوع ثریا کے جو شخص دریا کا سفر کرے وہ دین اسلام سے باہر ہی بروقت طلوع
ثریا کے گرمی کی شدت ہوتی ہی سیب اور زردالو کی پیدائش اور انگور خشک ہوتے ہین
آخر وقت ثریا مین دریاے نیل بڑھتا ہی اور دودھ حیوانات کے بہت ہوتا ہی اور ثریا اسکا اکمل ہی

منزل چوتھی دبران کی ہی یہ سرخ ستارہ نورانی ہی جسپر چھوٹے چھوٹے ستارے محیط ہین
اور جملہ اسکا راس ثور ہی ثریا کے عقب سے آتا ہی اسکا نام تابع النجم بھی ہی اور ستارہ منحوس ہی
عرب اسکی شومی سے پرہیز کرتے ہین اور یہ مہینہ تشرین الاول کی چھبیسوین کو نکلتا ہی
ساجع نے لکھا ہی کہ اسکے طلوع سے گرمی کا غلبہ ہوتا ہی اور آئے زمین گرم ہوجاتی ہی اسکے طلوع کے
وقت سنگ خارا اور زمین آتش افروختہ کی خاصیت پیدا کرتے ہین چند کواکب اسکے ستارہ کے
روبرو ہین منجملہ انکے جو دو چھوٹے ستارے معلوم ہوتے ہین کہ گویا وہ چاہتے ہین کہ اپنے تئین دبران
سے چسپیدہ کرین عرب ان دونون کا نام سگان بتلاتے ہین اور باقی ستارون کو قلاص اور ایک
سرخ نورانی ستارہ جو دبران کے قریب واقع ہی اسکا نام محل ہی اور نیز حادی النجم بھی کہتے ہین شعرا اس رعوف
قصد دامی بدنہ کہ کما وقت بقلاص النجم حادیا یعنے اسکے طلوع کے وقت سخت گرمی ہوتی ہی اور باد سموم چلتی ہی

تل اور انگور سیاہ کی پیدائش ہوتی ہو رقیب اسکا قلب ہو صورت یہ ہو

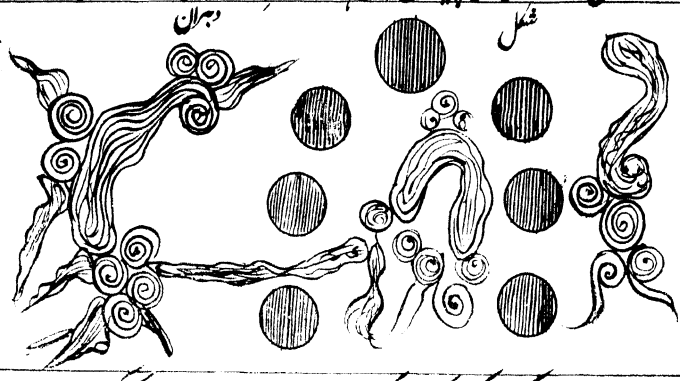

منزل پانچوین ہنعہ کی ہی حکما کے نزدیک ہنعہ سرجوزا کا ہی روایت ہی کہ کسی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ انت طالق بعدد نجوم السماء یعنے تو مطلقہ ہی موافق عدد ستارون آسمان کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیفیک منہا ہنعہ الجوزا یعنے کافی ہی تجکو ہنعہ الجوزا اور اس سبب سے اسکو ہنعہ کہتے ہین کہ دائرۃ القوس سے مشابہ ہی صورت اسکی یہ ہو

نہم خریزان مین طلوع کرتا ہی اور کانون الاول کی نوین تاریخ کو ساقط ہوتا ہی اسکا ستارہ ظاہر نہین ہوتا مگر جوزا کے ہمراہ ستارہ جوزا عزیز ہی ساج کہتا ہی کہ بروقت طلوع ہنعہ کے لوگ تحفہ و تحائف سے آپسمین پیش آتے ہین خربزے برآمد ہوتے ہین میوہ کی کثرت اور گرمی کی شدت ہوتی ہی اور بوے جان فزا تمام دنیا مین پھیل جاتی ہی اور اسکا کاذب ثوابہ ہی

منزل چھٹی ہنعہ کی ہی اسمین پانچ ستارے ہین انمین سے دو سفید اور دو سرخی انکے درمیان مین بقدر نازیانہ کے ہی اسکو بارہ ہنعہ ہین ان دو مین ایک ستارہ کو آزا اور دوسرے کو مسان کہتے ہین اور باقی تین ستارے ان دونون پر محیط ہین یہ کل پانچ ہین چار تو ایک طرف متتابع اور ایک پائین ہی صورت یہ ہی۔ اوہم عبدی کہتا ہی کہ ہنعہ جوزا کی کمان ہی جس سے اسد کے ہاتھ پر تیر مارتا ہی اور یہ آٹھ ستارے ہین مانند صورت کمان کے اور قبضہ کمان کی جگہ پر دو ستارہ سفید رنگ والے ہین یہ ہنعہ

خریزان کی بائیسوین کی شب کو طلوع کرتا ہی اور کانون اول کی بائیسوین شب کو ساقط ہوتا ہی اسکے جملہ ستارے جوزا کے ستارون مین سے ہین طلوع ثریا سے

آخر وقت ہفتہ تک سوسمار کا شکار کھیلتے ہین اور اس زمانہ مین نہایت شدت کی گرمی ہوتی ہی اور خرما اور انجیر پکتا ہی اور پانی متغیر ہوتا ہی رقیب اسکا نائم ہی

منزل ساتوین وراع الاسد کی اسکا نام زراع الاسد مقبوضہ ہی اسد کے دو ہاتھ ہین ایک مقبوضہ ہی یعنے بندھا ہوا دوسرا مبسوطہ یعنے پھیلا ہوا پس دست مبسوطہ کی ساق یمن کی جانب ہی اور مقبوضہ کی شام کی طرف قمر شاق مقبوضہ مین منزل گزین ہوتا ہی۔ اور یہ دو ستارے ہین کہ بعد درمیان ہر دو کے بقدر ایک زمانہ کے ہی اور یہی حال مبسوطہ کا ہی تصویر یہ ہی کانون الاخر کی چوتھی شب کو غروب کرتا ہی اسکا ستارہ مبارک ہی شاذ و نادر ایسا ہوتا ہی کہ پریشانی لاتا ہی عرب کا اعتقاد ہی کہ اگر اسکے سال مین بارش کم ہو تو بھی زراعت مخالف نہین ہوتی ہی اور اگر کثرت ہو جاے تو بھی معین رہیگی بروقت طلوع زراع کے آفتاب اپنا پردہ ہٹا دیتا ہی مشعل نورانی سہانی مین لامع ہوتا ہی بروقت اسکے طلوع کے مجلس شراب نہایت تکلف سے آراستہ ہوتی ہی اور موسم گرما مین گرمی کی شدت ہوتی ہی انار اور سرکہ اور شیکر کی پیدایش بکثرت ہوتی ہی پانی کی ایسی کثرت ہوتی ہی کہ باغات اور تالابون مین قائم کر رہتا ہی اور آخر فصل مین کثرت بارور ہوتے ہین کہ رقیب اسکا زراع بلدہ ہی

منزل آٹھوین انف الاسد کی یہ تین ستارے ہین گویا کہ بالہ ہی یعنے اسد کے ستارے غربی ہین نمونہ کے سترہوین کی شب کو طلوع اور کانون الآخر کی سترہوین کی شب کو سقوط ہوتا ہی سماج کے نزدیک بروقت طلوع کے شرہ لوگون کے چہرے سرخ کر دیتا ہی اور خونکہ لوگون کو حصول اولاد کی جانب رجوع ہوتی ہی پس قطرہ آب کی نگاہداشت نہین کر سکتے حرکت اسکی لازم آتی ہی تا سبب پیدائش اولاد کا ہو اور جب شرہ غروب ہوتا ہی تو پانی لکڑیون سے جاری ہوتا ہی اسکے سقوط مین نہایت گرمی ہی اسوقت کی لون جانستان ہوتی ہی سوا اسکے سے باغ اور زراعت وغیرہ مین بڑا نقصان ہوتا ہی اسکا رقیب سعد ذابح ہی

منزل نوین طرفہ کی ہی اسد کی طرف ہی یہ چھوٹے دو ستارے ہین فرقدین کے مانند بلکہ فرقدین سے بھی کسی قدر چھوٹے اور نور مین بھی کسی قدر کم ہین اور رائحہ مین کسی قدر کمی ہی ماہ آب کی اول شب کو طلوع کرتے ہین اور آخر کانون کی شب کو سقوط ہوتا ہی

ساجع لکھتا ہی کہ اسکے طلوع مین خلق کے واسطے پیشہ کی کثرت ہوتی ہی کلفت تنگی سے لوگ رہائی پاتے ہین درختون پر بکثرت پھل آتے ہین عیش و لذت بکثرت مخصوص اہل مصر کو زیادہ ہوتی ہی اسکے وقت مین ہوائے تند بکثرت چلتی ہی رطب اور انگور اور مویز اور بادام و پستہ بکثرت پیدا ہوتا ہی اسکا رقیب سعد بلع ہی

منزل دسوین جبہۃ الاسد ہی یہ چار ستارے ہین جنمین چودہ ستارے ہین باہم مقابلہ اعوجاج مین واقع ہین دونون کے درمیان مین تازیانہ کا فرق ہی جنوب سے شمال مین اسکے جنوبی ستارے کو اول نجوم قلب الاسد کہتے ہین اسکا طلوع چودھوین آب کی شب کو اور بارھوین شباط کی شب کو سقوط ہی اسکے سقوط ہوتے ہی جاڑے کی شکست ہوتی ہی پتے درختون کے گرجاتے ہین ہوا اکثر جاڑی و باد و [illegible] شدت بارآور ہوتی ہین ساجع کہتا ہی کہ اگر جبہۃ الاسد کا طلوع نہ ہوتا تو اہل عرب کو [illegible] ماہ [illegible] جبہہ سے [illegible] کہا ہی کہ [illegible] [illegible] کرتا ہی [illegible] [illegible]

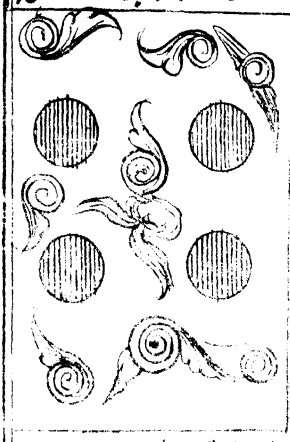

کہا ہی [illegible] ہی [illegible] رقیب سعد السعود ہی

منزل گیارھوین زہرہ کی ہی [illegible] ستارے روشن ہین بلند درمیان ہر دو کے بلند تازیانہ کے قدر عرب نگو جرامین کہتے ہین اور شیر کے غلغہ کے وقت جو بان پر رنگے کھڑے ہوجاتے ہین اسکو بھی زہرہ کہتے ہین اور وجہ سے اسکا نام زہرۃ الاسد ہی ان دونون مین سے ایک ستارہ زیادہ نورانی ہی کسی قدر ذنب مین بھی واقع ہی چوتھی آب کی شب کو طلوع اور پچیسوین شباط کی شب کو سقوط ہوتا ہی اسکے طلوع اور نظر مین بارش بکثرت ہوتی ہی نظر وہ ہی کہ باہمد گر ستارون مین ہوتی ہی پس اگر مخالف ہو تو موجب نقر ہی جسوقت زہرہ طلوع کرتا ہی اسوقت ملک عراق مین سہیل نظر آتا ہی اور شب کو خنکی اور دن مین گرمی اسکا

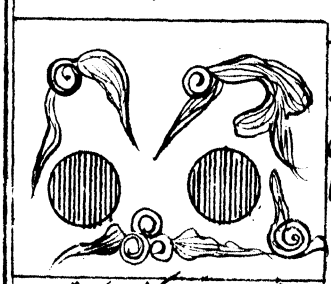

رقیب سعد اجنبیہ ہی صورت اسکی یہ ہی

منزل بارھوین صرفہ کی ہی زہرہ کے عقب مین ایک ستارہ روشن تر واقع ہی اکثرون کا اعتقاد ہی

کہ یہ قلب الاسد ہی صرفہ کہنے کی وجہ یہ ہی کہ اسکے طلوع ہوتے جاڑے کی الوداع ہوتی ہی اسکا طلوع نوین ایلول کی شب اور زوال ایاز کی نوین شب کو ہی اسکے طلوع کے ساتھ دریا میں نیل زیادہ ہوتا ہی اور ایام العجوز تواین قوت کرتا ہی۔ عرب لوگ جب لڑکون کا دودہ چھوڑاتے ہین تو اسی کے طلوع کے منتظر رہتے ہین اور ساجع کہتا ہی کہ اسکے طلوع ہوتے ہر پیشہ مین منفعت اور استقرار حمل بکثرت ہوتا ہی۔ نظرات صرفہ کے وقت مین رات کو جاڑا اور بارش ہوتی ہی اسکا رقیب فرع دلو ہی اور صورت اسکی یہ ہی

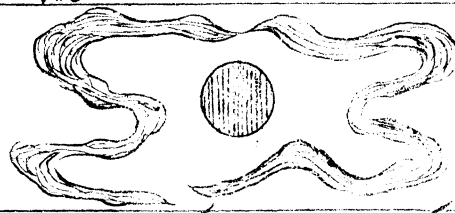

منزل تیرھوین عوا کی ہی یہ چار ستارے صرفہ کے اثر ظاہر ہین اور ایسے آلت سے مشابہ ہین جو مردود ہوا ہو اور اسکے نیچے کی طرف خط کوفی مردودہ ظاہر ہوتا ہی صورت اسکی یہ ہی اور اسکو کتون سے منسوب کیا ہی گویا شیر کے عقب مین جاتے ہین بعض اہل تنجیم معتقد ہین کہ عوا جانب اسد راجع ہی بائیسوین ایلول کی شب کو طلوع اور بائیسوین آزار کی شب کو سقوط ہوتا ہی ساجع کہتا ہی کہ بروقت اسکے طلوع کے ہوا خوشگوار

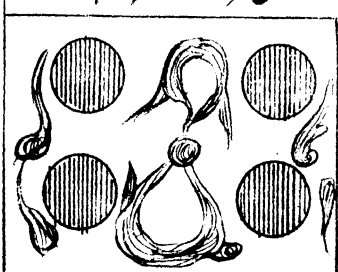

چلتی ہی اور برہنہ بیٹھنا اور صحرا مین خواب کرنا بسبب خوف سرما کے مخصوص جو کہ پوشش نہ رکھتا ہو مکروہ ہی یہ عالم اسوقت ہوتا ہی کہ اسکے نور مین رات دن برابر ہوتا ہی۔ اور یہ اعتدال خریفی ہی اور خریف پائز کو کہتے ہین اعتدال خریفی اسوقت سے مطلب ہی کہ آفتاب نقطۂ اعتدال خریف پر نازل ہو جو اول میزان ہی اور رات دن برابر ہوتا ہی جبکہ نقطۂ اعتدال ربیعی مین اول نوروز سلطانی ہی اور وہ اول حمل ہی اور اسوقت مین اعتدال روز و شب کا ہوتا ہی بعد اسکے ترقی آفتاب کی نقطۂ اعتدال ربیعی سے رات کی ترقی اور دن کا تنزل شروع ہو جاتا ہی جیسا کہ اول حمل مین دن زیادہ ہوتا ہی اور رات کم اسکا رقیب فرع دلو ہی۔

منزل چودھوین سماک اعزل کی ہی اسوجہ سے سماک رامح مین قمر نازل نہین ہوتا ہی

اور یہ نورانی ستارہ ہو پس اسکو سماک اعزل کہتے ہین - اعزل اسکو کہتے ہین جو ہتھیار بند نہو

عرب دونون سماک کو بہد کی دونون ساق بتلاتے ہین
اور سماک اعزل جدی ہو درمیان ستارہ ہاے میانہ
اور شامیہ کے پس جس ستارہ کا مطلع اسکے مطلع
کے نیچے ہو وہ کمتر ہو اسکا نام یمانی ہو کیونکہ وہ نصف
فلک سے نصف جنوب مین واقع ہو اور وہ شق یمین ہو اور جن ستارون کا مطلع سماک کے
اوپر ہو وہ شق شام ہو کیونکہ نصف فلک شام کے رخ ہو - سماک اعزل حادقریہ ہو خط استوا سے
اسکا طلوع نشرین الاول کی پانچوین شب ہو اور سقوط اسکا پوھی نیسان کو ہو اسکا نور عزیز ہو
کمتر ایسا واقع ہوتا ہو کہ اسکی برسات مختلف ہو اور بارش اسکی خطائط مین پہونچتی ہو خطیطہ نام
ایک سمت زمین کا ہو کہ جسکے درمیان مین بارش ہوتی ہو حسب عادت سال کے بعضے سال اول
مقام پر جہان سال گذشتہ بارش ہوئی تھی مگر یہ سمت زمین منتشر ہو منتشر ایک قسم کی چراگاہ ہو کہ وہان کی
خورش سے بیمار ہی آتی ہو جیسا کہ کہا ایک شاعر نے ع لیت السماک ولوہ لم خلیفا اور ساجع
کہتا ہو کہ جسوقت سماک طلوع کرتا ہو تو دفعہ ہوتا ہو خاک سے بیضہ گرمی اور کم ہوتا ہو پانی سے لکاک بیضہ
رحمت نہین ہوتی اس بارش سے بدنیوجہ کہ ہوتی ہو اوقات اوس پانی کو نہین پیتے ہین اور یہ سماک زیادہ
خرما اور گیاہ کا فی جاتی ہو اور بارش کبھی ہوتی ہو اسکا رقیب بطن الحوت ہو یہ منزل کہ ستارون
شامی سے ہو

منازل یمانیہ کا بیان - یمین سے اول منزل عفر کی ہو اور یہ تین ستارے
پوشیدہ ہین منجملہ انکے ایک ستارہ تو نہایت خفیہ ہو اور ستارہ دوم سے پسیدہ نظر آتا ہو اور
تیسرا بفاصلہ ایک تازیانہ کے دور ہو صورت اسکی یہ ہو

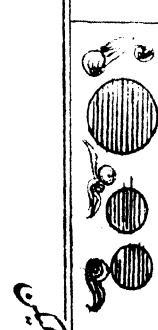

اس سبب سے اسکو عفر کہتے ہین کہ اسکے طلوع ہونے کے
قریب زمین کے تر و تازگی ہوتی رہتی ہو اسکا طلوع
ماہ نشرین الاول کی بھارھوین شب کو اور سقوط سولھوین نیسان کی
شب کو ہو ساجع نے لکھا ہو کہ جسوقت عفر طلوع کرتا ہو بدن مین
بالون کو تزرہ ہوتا ہو اور دندانون پر بھی لرزہ آتا ہو اور زمین اپنی
قوت سے عاجز ہوتی ہو اور جانورون کی وحوت بہت کم ہو جاتی ہو

لیکن بعد غروب خفقان کے گرمی دفع ہوتی ہے اور سردی کا زور ہوتا ہے اور اسکی نوع مین فصل خزاں کی آخر ہوتی ہے قریب اسکا طلوع ہے

منزل دوسری زبانا کی یہ منزل عقرب کی ہے یہ دو ستارہ ہین نظر خلائق مین جدا جدا پانچ گز کے فاصلہ پر آخر ماہ تشرین الاول کو طلوع اور آخر ماہ نیسان کی شب کو غروب ہوتا ہے

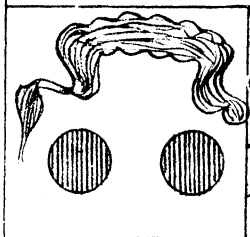

عرب معتقد ہین کہ اسکی نظرات کی تاثیرات سے بادشمال تند چلتی ہے اور موسم گرما مین نہایت گرمی ہوتی ہے۔ اور ساجع کہتا ہے کہ جسوقت زبانا طلوع کرے پس اپنے اہل کے لیے سرمائی کی فکر کرنا ضرور ہے اقلیم بابل مین شروع نظرات مین مکانون مین لوگ آجاتے ہین اور اسکی سردی اور بارش کماہ کے خانہ مین قائم ہوتی ہے اسکا رقیب بطین ہے صورت اسکی یہ ہے

منزل تیسری کلیل کی ہے یہ عقرب کا سر ہے اور وہ تین ستارہ روشن معترضہ صورت سے بنے ہوے ہین تشرین الاول کی تیرھوین شب کو طلوع اور تیرھوین ایار کی شب کو غروب ہوتا ہے صورت اسکی یہ ہے

اور ساجع نے لکھا ہے کہ اسکا طلوع فصول لاتا ہے اسکے غروب ہوتے زمین کا پانی خشک ہوجاتا ہے اسکی نظرات کے وقت بارش بکثرت ہوتی ہے۔ رقیب اسکا ثریا ہے

منزل چوتھی قلب کی ہے یہ عقرب کا قلب ہے اور رنگ اسکا سرخ ہے عقب پر اسکے اکلیل واقع ہے درمیان دو ستارون کے جنکا نام نباط ہے اور یہ دونون ستارہ اول کے برابر سرخ نہین ہین اور یہ دونون باہم سردی کے موسم مین طلوع کرتے ہین اور انکا طلوع چھبیسوین تشرین الآخر مین واقع ہوتا ہے اور چھبیسوین ایار کو غروب پاتا ہے جو کچھ حیوانات کی قسم سے اسوقت موجود ہوتے ہین وہ سردی کے موسم کے واسطے نتیجہ دیتے ہین اور غذا اور چارہ اونٹ وغیرہ حیوانات کا اسکے طلوع کے ہنگام مین کم ہوجاتا ہے اور ساجع کا قول ہے کہ اسکے طلوع کے وقت سردی کا موسم مانند کتے کے فریاد کرتا ہے عرب اسکے قلب اور نسر کو واقع نہرارین کہتے ہین اسوجہ سے کہ زمستان انکے طلوع مین پیٹھ دکھلاتا ہے اور قلب کی نظر نا مبارک ہے عرب کے نزدیک بڑا ہی شوم ہے

جسوقت قمر عرب مین آتا ہی سفر کرنا بُرا جانتے ہین بقول شاعر شعر فسیروا بقلب العقرب الیوم عندکم ۔ سواء علیکم بالنحوس و بالسعد ۔ اسکے زمانے مین جاڑا بشدت ہوتا ہی دوسرے ہوا کا زور ہوتا ہی تیسرے درختون کے برگ و بار مین پانی ساکن ہوتا ہی اسکا رقیب دبران ہی اسکی صورت یہ ہی

منزل پانچوین شولہ کی ہی یہ دو ستارے باہم بطور پر واقع ہین کہ گویا دم عقرب کو چھوا چاہتے ہین انکو شولہ کہنے کی یہ وجہ ہی کہ بلندی نہایت درجہ رکھتے ہین گویا مینہ کو اٹھاتے ہین انکے بعد نیش عقرب گویا بطور ایک پارۂ ابر کے ہو نوین کانون الاول کی شب کو طلوع اور نوین خزیران کی شب کو غروب ہی اور ساجع کے نزدیک اسکے طلوع مین عیال اطفال پر افلاس بڑھ جاتا ہی اور اسکے نظر کے اثر سے پتے درختون کے گر جاتے ہین اور بارش کی کثرت ہوتی ہی اور متفرق ہو جاتے ہین اعراب جو میزاب مین واقع ہون اسکا رقیب ہقعہ ہی ۔ اور صورت شولہ کی یہ ہی

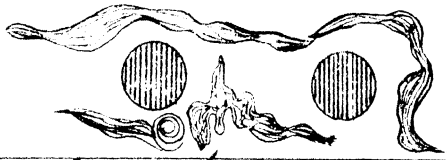

منزل چھٹی نعائم کی ہی یہ آٹھ ستارے ہین شولہ کے عقب پر واقع چار تو مجرہ مین جسکو نعائم وارد کہتے ہین وجہ اسکی یہ ہی کہ وہ سطح پر واقع ہین کہ گویا آبنوشی کو متوجہ ہین اور باقی چار ستارے جو مجرہ سے خارج پر واقع ہین یہ ایسے ہیئت سے ہین کہ گویا پانی پی کر نہر سے نکلے ہین انکو نعائم صادر کہتے ہین ان چارون مین سے ہر ایک ایک دوسرے کے پہلو مین واقع ہو برسم تربیع انکا طلوع ۱۰ میسٹوین کانون الاول کی شب کو اور غروب بائیسوین خزیران کی شب کو ہوتا ہی ساجع کے نزدیک اسکے طلوع ہونے مین جانورون کو کثرت سے برکت ہوتی ہی گویا کہ چرواہے سے آزاد ہین اور باہم پرواز کرتے ہین اسکے خواص غیر مذکور ہین اخیر اسکے کہ شروع زمستان ہوتا ہی اور دن بڑھتا ہی اور رات گھٹتی ہی اسکا رقیب ہقعہ ہی

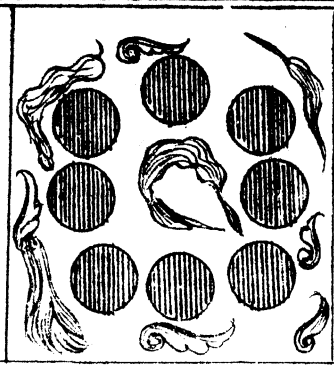

منزل ساتوین بلدہ کی ہی یہ نہان پر ایک قسم کی فضا ہی کوئی ستارہ درمیان نعائم اور سعد ذابح کے نہین ہی اور اس منزل مین بجز ایک ستارہ کے اور کچھ نہین اور وہ ستارہ بھی ایسی درجہ چھوٹا ہی کہ نظر کام نہین کرتی اسکا نام بلدہ ہی اور اسکو اس جگہ سے تشبیہ دی نہان ثعلب یعنے لومڑی سوتی ہی اور دم ابی مارتی ہی کہ چمکی ضرب سے ستارے پریشان ہوتے ہین بعض اوقات قمر بھی اس سے گذرتا ہی اور اطراف وہ مین گذر کرتا ہی علاوہ چھ ستارے مستدیر چھوٹے چھوٹے اور خفی مشابہ کمان کے ہین بعض عرب انکو قوس کہتے ہین اور بعض اونٹ نام کرتے ہین جمال القوس ایک ستارہ ہی کہ اسکو سہم الرامی بھی کہتے ہین قوس سعد ذابح کے آگے واقع ہی اور بلدہ شب چہارم کانون الآخر کو طلوع کرتا ہی اور سقوط اسکا تموز کی چوتھی شب کو غروب ہوتا ہی ساتھ کہتا ہی کہ جب بلدہ طلوع کرتا ہی احمست الجسدہ وقلت القشدۃ یعنے

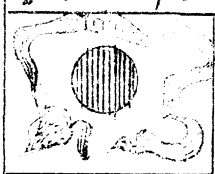

حم الغلام فانتقل یعنے گرم ہوا غلام جب سنگین ہوا قشدہ بقیہ دودھ جو اسکے نوہ مین پنیا پانی کا مبارک ہی پانی فرہ وار ہوجاتا ہی اور جاڑے کی شدت ہوتی ہی اصل عبارت اسطرح پر واقع ہی کہ سخت ہوتا ہی سنگ زمستان کا بلدہ کے طلوع مین اور باغستان خس و خاشاک سے صاف ہوتے ہین انگور کے درخت ناقص ہوجاتے ہین اسکا قیب زراع ہی۔

منزل آٹھوین سعد ذابح کی ہی یہ دو ستارے ہین سوائے نیرین کے کہ درمیان ان دونون کے ایک

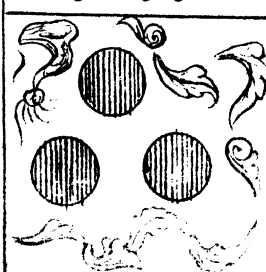

گز کا بعد دریافت ہوتا ہی ان دونون مین سے ایک کا ارتفاع جانب شمال پایا جاتا ہی اور دوسرا جانب جنوب ہبوط کرتا ہی۔ اور ان ہر دو سے بالا ایک دو تیسرا ستارہ کوچک ہی کہ چسپان ہی اپنے دونون ستارۂ زیرین سے عرب کہتے ہین تاشیر اسکی یہ ہی ذبح کرتا ہی اسکا طلوع ساتوین کانون الآخر کے شب کو ہوتا ہی۔ اور سقوط، اتموز کی شب کو واقع ہوتا ہی

ستاروں مین پانی پہونچتا ہی۔ بادم پروست پیدا ہوجاتا ہی برگ ریزی شروع ہوتی ہی قریب اسکا نشرہ ہی
[illegible] مین مبلغ کی ہی یہ دو ستارے مجری مین برابر اور ایک انمین سے زیادہ تر مخفی ہی
ستارہ بزرگ کو مبلغ کہتے ہین گویا یہ بڑا ستارہ روشن اپنے کو جانب کوکب پوشیدہ کے پہونچاتا ہی

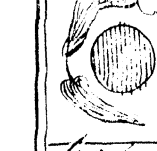

طلوع اسکا شب آخر کانون الآخر کو اور غروب ماہ آب اول شب کو
ہوتا ہی صاحج سے منقول ہی کہ جب سعد مبلغ طلوع کرتا ہی زمین
ربیع کو خوفناک ہی یعنے محصول زمین کا وہان تک ہوتا ہی کہ خوشہ
کی کثرت مین زمین پنہان ہوجاتی ہی اور حیوانات سے بڑی سرعت مین نتاج بہم پہونچاتا ہی اسوقت ایک
مرغ پیدا ہوتا ہی جسکو شکار کرتے ہین زمین کثرت شگوفہ سے چراغان زار ہوجاتی ہی اور ضفادع
فریاد شروع کردیتے ہین کنجشک عالم خواب مین محبوس ہوتے ہین اور ہوا اندے رکھتے ہین
اور ہوائے جنوبی بکثرت چلتی ہی جانوران مین دو دو کی قلت نظر آتی ہی قریب اسکا طرف ہی
منزل دسوین سعد السعود کی ہی یہ تین ستارے ہین ایک ستارے ہین بہ نسبت
اور دونون ستارون کے زیادہ روشنی ہی عرب اسکی نسبت سے اپنے عیال اطفال
کو موسوم کیا کرتے ہین بہ وجہ سے سعد السعود کہتے ہین اسکا طلوع بارھوین شباط کی شب کو
اور سقوط چودھوین ماہ آب کی شب کو ہوتا ہی ساتج ناقل ہی کہ اسکے طلوع مین باغ و بہار
شکار ہوتا ہی دھوپ ناگوار گذرتی ہی بہار کا آغاز ہوتا ہی شگفتہ ولکن ہنوز سعد السعود
طبقات ارضی عشایا وزرد اپنا اسکی شروع فصل مین سرسبزی کا آغاز اور طائرون کے بچے
اور شہوت انگیزیان شروع ہوتی ہین خطاطیف خروج کرتے ہین شتر اور گاو فربہ ہوتے ہین
گل دریا مین کثرت سے نمود ہوتے ہین اسکا قریب جبہہ ہی صورت سعد السعود کی یہ ہی۔
منزل گیارھوین سعد اجنبیہ کی ہی یہ چار ستارے باہم متصل واقع ہوئے ہین

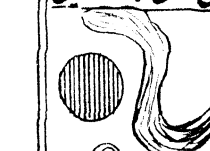

دو ستارے طول اور دو عرض مین مثل اس شخص کے
جو آہستہ چلتا ہی کہتے ہین کہ انمین ایک سعد ہی اور وہی
نورانی ہی باقی ستارون کا نام سعد الاجنبیہ ہی زمانہ وفا کے
پیشتر اسکا طلوع ہوتا ہی وفا اسوقت کو کہتے ہین جبکہ جاڑے کا
خوف دور ہوجاتا ہی اسکے طلوع ہوتے ہی درندے گزند اور حشرات الارض ظاہر ہونے شروع ہوتے ہین
شعرق جا سعد موعد البشرہ پخیرۃ جنودہ بجرہ۔ گویا درندے اسکے لشکر ہین پچیسوین ماہ شباط کی شب کو

طلوع

طلوع کرتا ہی چوتھی تاریخ باقی کی شب کو غروب ہوتا ہی ساحج کہتا ہی کہ اسکا طلوع ہونا بارون کو متجاوز کرتا ہی لکھا ہی کہ بدبخت لوگ چکنے چوڑے ہو جاتے ہین جاڑے مین جسقدر خشک ہوتے ہین اس فصل مین شگفتگی سے بدلجاتے ہین اسکے طلوع مین بارش بکثرت ہوتی ہی انگورون کی خرابی آتی ہی خوشے ٹوٹ ٹوٹ گر جاتے ہین اسکا رقیب زہرہ ہی صورت اسکی یہ ہی

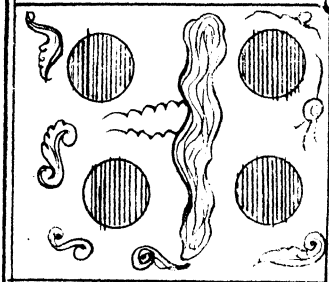

منزل بارھوین فرع اول کی ہی اسکا نام فرع اول ہی دلو کے اول واقع ہی چار ستارے ہین دو کو فرع اول اور دو کو فرع آخر کہتے ہین فرع دلو درمیان عرقوبین کے گرتا ہوا نظر آتا ہی فرع اول کا طلوع نوین ماہ آذر کی شب کو اور غروب ایلول کی نوین شب کو ہوتا ہی ساحج کے نزدیک اسکے طلوع ہوتے وقت رطب یعنے انگور خشک ہو جاتا ہی لوگ عورتون کی نکاح اور صحبت داری کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہین یہ ستارہ بہت مبارک ہی مگر ثالثہ مین طلوع ہوتا ہی باہم سیب زرد آلو کا انتقاد ہوتا ہی اسکے غروب کے وقت مین بیمار ہلاک ہو جاتے ہین اسکا رقیب مرزم ہی صورت اسکی یہ ہی

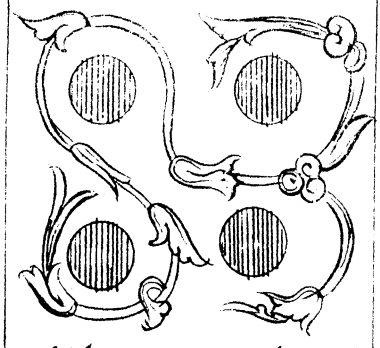

منزل تیرھوین فرع کی ہی تعریف اسکی فرع اول کے ضمن مین لکھ چکے ہین اسکا طلوع بائیسوین آذار کی شب کو اور غروب بائیسوین ایلول کی شب کو ہوتا ہی یہ مبارک ستارہ ہی ان دونون فرع کا طلوع اور غروب آغاز سرما مین اور انجام آخر سرما مین ہوتا ہی فرع آخر کے غروب کے وقت حجاز اور تہامہ متعلقات یمن مین درخت کاٹے جاتے ہین اور غورہ بناتے ہین اور شہد نکالا جاتا ہی اسکی فصل مین جاڑا ہوتا ہی جنگل مین گھاس کی کثرت ہوتی ہی ہیر اور باقلا بہت پیدا ہوتا ہی رات دن برابر ہونے لگتا ہی اسکا رقیب عوا ہی

چونکہ اِسکی بھی صورت مانند فرع اول کے ہی لہذا اعادہ ضرور نہ سمجھا

منزل چودھوین حوت کے بطن مین واقع ہی اس منزل مین ستارے بکثرت ہین اور ایک مچھلی کی صورت پر واقع ہی انکو رشا بھی کہتے ہین اس ستارے کی دم یمن کی طرف ہی اور سر شام کی جانب مقدم اسکا مغرب کی طرف اور موخر اسکا مشرق کی طرف ہی اس ستارے کا نصف اوّل حصّہ زیادہ تر روشن ہی نصف آخر کے حصہ مین ایک ستارہ نہایت چمکتا ہوا نظر آتا ہی اور اس منزل کا حساب اسی ستارے پر ہی

طلوع اسکا چوتھی نیسان کی شب کو اور غروب پانچوین تشرین الاول کی شب کو ہوتا ہی اسکے غروب کے وقت مین پانی نہ زمین مین پہونچتا ہی اور اسکے غروب کے بعد سرطان طلوع کرتا ہی تو بدستور پانی جاری ہو جاتا ہی منجم کہتا ہی کہ بطن الحوت کے طلوع ہوتے خلق اللہ مین تحریک ہوتی ہی مخصوص دریاے مخلوقات حرکت مین آتے ہین اسوقت صیاد عزم شکار کرتے ہین اسکا رقیب سماک ہی اسکی نو مین بارش بہت ہوتی ہی اور کبھی ایسا نہین ہوتا کہ بارش نہو اور شروع نو مین جو کاے جاتے

ہین
فقط

نظر دسویں بیچ فلک الافلاک کے

اسکو جو فلک الافلاک کہتے ہین یہ وجہ ہی کہ جملہ افلاک پر محیط اور تمام افلاک کو اپنی حرکت خاص سے متحرک کرتا ہی اسکا نام فلک اعظم بھی ہی کیونکہ جملہ افلاک سے بڑا ہی اور اسکا نام فلک اطلس بھی ہی کیونکہ اس آسمان مین کوئی ستارہ نہین اسکی گردش مشرق سے مغرب کو دو قطب ثابت ہین ان دونون مین بھی ایک قطب کو شمالی اور دوسرے کو جنوبی کہتے ہین اور چونتیس گھڑی مین جملہ افلاک اور انکے ستارون سمیت دورہ تمام کرتا ہی اسکی گردش ہر ایک شی سے کہ آدمی اسکو مشاہدہ کرتا ہی سریع السیر ہی علم ہندسہ سے واضح ہی کہ آفتاب حرکت قسری سے متحرک ہوتا ہی اور جتنی دیر مین آدمی اپنا قدم اٹھا کر زمین پر رکھے یہ آٹھ سو کوس طی کر جاتا ہی اور اس قول پر حضرت رسول خدا کی روایت گواہ صادق ہی کہ آپنے جبرئیل سے وقت نماز کے دخول سے سوال کیا جبرئیل نے جواب دیا کہ لانعلم پس رسول اللہ نے لانعلم کی تفصیل دریافت کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ لاادر نعم کے کہنے تک آفتاب نے پانسو کوس طی کیے فلک الاعظم کی حرکت سے روز و شب پیدا ہوتا ہی اس آسمان کے دوران مین جسوقت آفتاب کسی طرف طلوع کرتا ہی تو زمین اس جانب کی اور ہوا روشن اور اسکا سطح نورانی ہوتا ہی اور جانور متحرک ہوتے ہین نباتات کے نشو و نما مین کثرت ہوتی ہی اور جب آفتاب اس فلک کے دورے سے غروب ہوا تو اس سمت زمین کی ہوا تیرہ و تار ہو جاتی ہی حیوانات ساکن ہو جاتے ہین اور نباتات مرجھا جاتے ہین اور اگر کوئی ذی عقل کو دخل دے تو اس فلک کا حال اسطور پر جانے گا کہ گویا دو دابہ کھتا ہی ایک کو آسایش مین دوسرے کو حرکت مین رکھتا ہی پس جب تک حرکت اس فلک کی باقی ہی حیوانات اور نباتات کا یہی حال رہیگا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ ومن رحمتہ جعل لکم الیل والنھار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون پس جسوقت حرکت جاتی رہتی ہی یہ ترتیب اور انتظام باطل ہو جاتا ہی اور وجہ اسکے باطل ہونے کی یہ ہی کہ ارشاد حق تعالیٰ حق ہی اور وعدہ اسکا سچا جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین حکما نے اس آسمان کو محدود لکھا ہی کیونکہ انکا اعتقاد ہی کہ اس آسمان کے علاوہ نہ خلا ہی نہ ملا اور افضل المتاخرین ابو عبد اللہ محمد بن عمر الرازی قدس سرہ انکے قول کو رد کر کے لکھا ہی کہ جو شخص ملکت ایزدی کو اپنی عقل سے پہچانیگا

کرسے تو وہ بڑی گمراہی مین ہوتا ہی بعض نے آیات واخبار واحادیث اور کلام حکما سے نقل کی ہی کہ کرسی وہ آسمان ہی کہ جسکے بیان مین یہ سب لکھا گیا اور عرش نوان آسمان ہی اور وہ اور سب آسمانون سے بڑا ہی واللہ اعلم کسی طور سے عرش وکرسی کے ہونے مین شک نہین ہی کیونکہ آیات قرآنی انکے حق مین صادر ہین اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت پیغمبر خدا سے روایت کی ہی کہ حضرت رسالتمآب نے فرمایا ما السموات السبع فی الکرسی الا کحلقۃ تلقاہ فی فلاۃ وفضل العرش علی الکرسی کفضل الفلاۃ علی تلک الحلقۃ یعنے ساتون آسمان کرسی کے مقابل ایسے ہین کہ حلقہ جنگل مین پڑا ہو اور عرش کی بزرگی کرسی کی بزرگی کے مقابل مین مانند بڑائی اُس صحرا کے ہی بہ نسبت اُس حلقہ کے پس عرش کو حق تعالے نے بزرگ پیدا کیا ہو اہل آسمان کا قبلہ عرش ہی جیسا کہ کعبہ اہل زمین کا قبلہ ہی حدیث شریف مین وارد ہی ان میکائیل علیہ السلام استاذن ربہ ان یطوف حول العرش فاذن لہ فسار حتی ضعف فسال اللہ تعالی ان یقویہ ففواہ حتی سار اثنی عشرۃ الف سنۃ ولم یقطع قائمۃ من قوائم العرش یعنی اُس حدیث کے یون ہین کہ میکائیل علیہ السلام نے رخصت طلب کی حق تعالی سے کہ طواف عرش کرے پس رخصت دی حق تعالی نے اُسکو پس یہان تک سیر کی کہ ضعیف ہوا پس حق تعالی سے قوت طلب کی پس قوت دی اُسکو تا آنکہ بارہ ہزار برس گشت کی پس اُس سیر کرنے مین ایک قائمہ قوائم عرش برین سے بھی سیر نصیب نہ ہوئی۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین ہی کوئی مومن مگر اُسکے لیے ایک تمثال ہی عرش مین پس جسوقت کہ وہ مومن سجدہ یا رکوع کرتا ہی اُسکی مثال عرش مین وہی فعل کرتی ہی پس ملائکہ اُسپر مطلع ہوکے طلب آمرزش کرتے ہین واسطے اُس مومن کے اور جسوقت معصیت کرتا ہی وہ مومن پس وحی کرتا ہی حق تعالی اوپر اُس تمثال کے کہ وہ فعل قبیح پر مطلع نہون اور یہ تاویل اُس قول کی ہی کہ یا من اظہر الجمیل وستر القبیح واللہ الموفق

نظر گیارھوین ساکنان آسمان کے بیان مین

حکما اور علما لکھتے ہین کہ ملائکہ جوہر بسیط ہین اور حیات اور نطق عقلی رکھتے ہین اور ملائکہ اور جنات اور شیاطین مین اختلاف ہی۔ بعض نے لکھا ہی کہ ان ہر سہ فرقہ کے باہم وہ تفاوت ہی جو کہ کامل و ناقص اور نیکو کار اور بدکار کے باہم ہوتا ہی وضیح رہے کہ فرشتے جوہر مقدس ہین یعنے غضب اور کدورت اور شہوت کی تاریکی سے پاک ہین لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یومرون یعنے خلاف

نہین کرتے حکم خدا کو اور بجالاتے ہین حکم خدا۔ انکی غذا تسبیح ہی اور شراب تقدیس انکا انس حق تعالیٰ کے ذکر سے ہی اور یہی مین انکی خوشی ہی۔ حق تعالیٰ نے انکو صورت ہاے مختلفہ سے خلق فرمایا ہی اور مقدار اور تفاوت انکے واسطے اصلاح مصنوعات اور عبادات حق تعالیٰ کی ہی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطت السماء وحق لھا ان تئط ما فیھا قدر شبر و الا و علیھا ملک راکع او ساجد بعضے حکمانے لکھا ہی کہ اگر فضاے آسمان مین خلائق نہون تو کیونکر حق تعالیٰ کی حکمت گوارا کرے گی کہ خالی رکھے جس حالت مین کہ دریاے شور کے ژرف مکانات انواع آفریدہ سے خالی نہین ہین جو کہ ہوا مین انکی تسبیح کرتے ہین جیسا کہ مچھلی کو پانی مین نہ جنگل چھوڑا نہ پہاڑ ہر ایک جگہ انواع انواع کے درندے وحشی پیدا کیے اور بعضون کا قول ہی کہ بعد افلاک کے ایسے جانورون کو پیدا کیا ہی کہ جو مانند خلائق کے ہین نقش و صور مین انکی دیوار مین بنائی جیسا کہ حیوانات کو گوشت سے زینت دی اور قسام ملائکہ کو غیر حق تعالیٰ کے کوئی دوسرا نہین جانتا ہی جیسا کہ فرمایا ہی وما یعلم جنود ربک الا ھو بجز اسکے کہ جو کچھ رسول خدا نے خبر دی ہی یا بحسب وقوع حوادث عقل نے راہ پائی کہتے ہین کہ دنیا مین کوئی ذرہ ایسا نہین ہی کہ جسپر کوئی فرشتہ موکل نہو اور ایک قطرہ بھی مینھ کا نہین برستا جب تک کہ اسکے ہمراہ ایک فرشتہ نازل نہو پس جسوقت ذرہ اور قطرہ کا خیال اسطور پر ہی تو آسمان اور ستارے اور ہوا اور ابر اور باران اور زمین اور کوہ اور صحرا اور دریا اور چشمہ اور ندی اور معدنیات اور درخت اور جانور وغیرہ کا حال سمجھنا چاہیے یہان سے معلوم ہوا کہ عالم کا انتظام ملائکہ سے ہی پس اب دو طریق سے ملائکہ کا بیان کرتا ہون یا تو جو کچھ صاف شریعت نے آگاہی دی یا وہ جو کہ عقل تسلیم کرتی ہی گذشتہ صاحبان شرایع نے بھی جملہ ملائکہ سے خبر پہونچائی ہی کہ جو عرش اٹھائے ہین اور وہ سب فرشتون مین ممتاز ہین حق تعالیٰ کے نزدیک عزیز تر ہین اور انکے تقرب کے اور فرشتہ بجان و دل جویان رہتے ہین اور انکو سلام کرتے ہین اور روز و شب انکی اطاعت مین رہتے ہین کیونکہ انکا مرتبہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک ہر ایک ملائک سے بڑھکر ہی اور یہ حق تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور نغماے الٰہی کے پاس گزار ہین یعنے تعظیم ذات و صفات الٰہی کی مدنظر رکھتے ہین اور گنہگارون کی مغفرت مین دست بدعا رہتے ہین حدیث نبوی مین وارد ہی کہ منجملہ ان ملائکہ کے ایک کی صورت انسان کی سی ہی اور دوسرا جانور کی صورت کے مشابہ ہی اور تیسرا نسر کے طور پر ہی اور چوتھا بشکل شیر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امیہ بن ابی الصلت کا قول سنکر متحیر ہوے کیونکہ امیہ مذکور نے حاملان عرش کے نامون کو اپنی ایک بیت مین

نظم کیا تھا حالانکہ ایام جہالت مین تصنیف کیا تھا وہ شعر یہ ہی شعر زحل و تحت یمشی رجلہ

والنسر للبیہرسی ولیث بلیدہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حق تعالی نے جو حاملان عرش پیدا کیے اب وہ چار ہین اور جسوقت قیامت آئیگی چار فرشتے اور انکی مدد کو بھیجیگا اور اس دلیل پر قرآن کی یہ آیہ برہان قاطع ہی ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ یہ لوگ بزرگی اور تناوری جسم مین اسقدر ہین کہ زبان و قلم اور فکر عظماء بنی آدم کی انکی تعریف سے عاجز ہی کیونکہ تمام ملائکہ انکے فیض تربیت کے محتاج ہین انمین سے جو ایک آدمی کی صورت ہی وہ دیوان الہی مین واسطے فراخی رزق بنی آدم کے شفاعت کرتا ہی اور جو گاؤ کی صورت ہی وہ جانوران بہائم کے رزق کی سفارش کرتا ہی اور جو کرکد کے مشابہ ہی وہ طیور کے رازقہ کا تمنا خواہ ہی اور جو ہمرنگ شیر ہی وہ درندون کی خورش کا شفیع ہی جملہ ملائک مین سے ایک بڑا فرشتہ ہی جسکو روح کہتے ہین وہ بسبب عظمت و کرامت کے اکیلا ایک صف مین کھڑا رہتا ہی اور دیگر جملہ ملائک ایک دوسری صف مین گنتی سے یہ بھی خیال کیا ہی کہ اسکی ہر ایک سانس سے ایک حیوان کی روح پیدا ہوتی ہی لکھا ہی کہ حق تعالی نے اس بڑے فرشتہ کو ستارے اور آسمان کی حرکت دینے اور ترتیب دینے پر جو

زیر فلک قمر کے ہین موکل کیا ہی - زیر فلک کے لفظ سے یہ مراد ہی کہ عناصر اربعہ یعنے آتش ہوا آب و خاک اور مولدات یعنے اُن عنصرون سے جو کچھ پیدا ہوا اور معدنیات سے مانند زر و نقرہ و زیبق و ارزیر و سرب و کانسہ و یاقوت و الماس و فیروزہ و لعل و زمرد وغیرہ اور جو شیا معدنیات سے جاری ہین مانند قیر و سندروس و کبریت وغیرہ کے اور نباتات یعنے جو زمین سے اگتی ہی چھوٹی ہون یا بڑی یعنے جاندار چند ہون یا پرند خواہ نبی آدم ہون اور یہ فرشتہ آسمانون سے بہت بڑا ہی اور قوی تر اور جملہ مخلوقات سے بزرگ تر اُسکو اتنی قدرت حاصل ہی کہ آسمان کو جسطرح سے کہ گردش دے رہا ہی اگر چاہے روک رکھے

اسرافیل یہ فرشتہ مقرب الٰہی ہی اسی کی معرفت احکام جاری ہوتے ہین اور اجسام مین نفخ روح کرتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کیف انعم وصاحب القرآن قد التقم مقرن واصغی لاذن حتی یوم ینفخ فیہ یعنے کیونکر آرام کرون مین در حالیکہ صاحب صور نے صور منہ مین لیا ہی اور اجازت الٰہی پائے ہوئے ہی کہ جب نوبت آئے اُسوقت قرنا کو پھونکے مقاتل نے کہ جو علمائے کبار مین سے ہین فرمایا ہی کہ قرن مراد ہی صور سے اور اسرافیل اُسے منہ سے لگائے ہی اور منتظر ہی کہ جب وہ اذن الٰہی پائے فورًا پھونک دے قرن بصورت قرنا ہی کہ دائرہ اُسکے سر کا دائرہ جملہ زمین و آسمان سے بڑا ہی غرض کہ وہ عرش پر نظر رکھتا ہی اور منتظر حکم الٰہی ہی کہ جسوقت ارشاد ہو فورًا صور پھونکے جسوقت یہ صور پھونکیگا خلق آسمان اور زمین کی سب

بیہوش ہونگے مگر جنکو پروردگار عالم چاہیگا وہ اس بیہوشی سے مبرا رہینگے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کعب الاحبار سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ اے پروردگار جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کے میں نے قرآن سے جبرئیل و میکائیل کے حال کی تو خبر پائی ہے مگر اسرافیل کے حال سے بیخبر ہوں پس آگاہ فرما مجکو اسکے حال سے کعب الاحبار نے کہا ہے کہ یہ ایک عظیم الشان فرشتہ صاحب چار بازو کا ہے ایک بازو سے تمام مشرق زیر کیے ہوے ہے اور دوسرے سے مغرب اور تیسرا بازو زمین سے آسمان تک اور چوتھا عظمت ایزدی کے سبب منہ پر رکھے ہوے ہے دونوں قدم زمین ہفتم کی پشت پر ہیں اور سر عرش الٰہی کے ستون کے ہمسر ہے اسکی دونوں آنکھوں کے سامنے لوح جو ہر ہے جسپر وقت حق تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کے حق میں کوئی امر صادر فرماتے تو حکم دیتا ہے کہ اس لوح پر لکھے اور بعدہ اس لوح کو اسرافیل کے زیر نگاہ لاتا ہے اور اسرافیل ان احکامات کو میکائیل کے پاس پہونچا دیتا ہے اور حضرت اسرافیل کے مددگار اور فرشتے ہیں ملائکہ سے لیکر عالم کون و فساد اور عناصر اربع تک سب محکوم ہیں حضرت اسرافیل ہیں اور وہ فرشتے انکی طرف سے تمام عالم میں موجود ہیں حتیٰ کہ متعین ہیں عناصر پر اور موالید ثلثہ پر پھونکتے ہیں انکی روحوں کو جسم میں پس ہوجاتے ہیں وہ معدن اور نباتات اور حیوان روح اس قوت کو کہتے ہیں جسکے سبب سے صلاح اور حیات موالید کی ہے اور جب روح پھونکنے سے باز رہتے ہیں تو موجب فساد و فنا موالید مذکورہ کا ہے باذن اللہ تعالیٰ۔

جبرئیل علیہ السلام یہ فرشتہ امین وحی اور قدس کا خزانچی ہے اسی وجہ سے اسکو روح الامین اور روح القدس اور ناموس اکبر اور طاؤس ملائکہ کہتے ہیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ اذا تکلم بالوحی سمع اھل السموات صلصلۃ کحرکۃ السلسلۃ علی الصفا فیصعقون ویخرون

کذالك یاتیھم جبرئیل علیہ السلام فاذا جاء ھم فزع عن قلوبھم قالوا یا جبرئیل
ماذا قال ربك فیقول الحق فینادون الحق الحق یعنی ہین کہ حق تعالی جسوقت ساتھ وحی کے کلام
کرتا ہی آسمان والے سنتے ہین مانند آواز گھڑیال کے گویا کہ زنجیر پر زنجیر کھینچتے ہین پس بیہوش ہو جاتے ہین سنکر اُس
آواز مہیب کو سن نے والے اور رہی طرح حالت بیہوشی مین پڑے رہتے ہین تا آنکہ حضرت جبرئیل اُنکے روبرو آتے ہین
اور جسپر اُس اُنکا دور ہوتا ہی تو یہ لوگ اُنسے کہتے ہین کہ حق تعالی جل شانہ نے کیا فرمایا پس جبرئیل کہتے ہین کہ الحق یہ سنکر جملہ
ملائکہ الحق الحق کہنے مین مصروف ہوتے ہین حدیث مین وارد ہوا ان النبی صلعم قال لجبرئیل انی احب ان اراك
فی صورتك فقال لا تطیق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلی قواعدہ فی البقیع فی لیلۃ مقمرۃ فاتاہ فی صورۃ
دحیہ فاراہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو اسد الآفاق فوقع مغشیا علیہ فلما افاق عاد جبرئیل علیہ السلام الی صورۃ
قال صلی اللہ علیہ وسلم ما ظننت ان احدا من خلق اللہ تعالی ھکذا فقال جبرئیل علیہ السلام کیف لو رایت
اسرافیل وان العرش العلی کاھلہ وان رجلیہ قد مرقتا تخوم الارض السفلی واللہ لیصاغرن عظمۃ اللہ تعالی
حتی یصیر کالوضع والوضع الصغیر یعنے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا کہ مین
چاہتا ہون کہ تمکو اصلی صورت پر دیکھون جبرئیل نے کہا کہ اصلی صورت دیکھنے کی آپ کو طاقت نہین آپ نے فرمایا کہ
البتہ طاقت رکھتا ہون مین جبرئیل نے وعدہ کیا کہ بقیع مین جب چاندنی ہو تشریف لائیے اُسوقت اپنی اصلی صورت
مشاہدہ کراؤن پس اُس شب کو حضرت جبرئیل اپنی اصلی صورت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو جلوہ گر ہوئے
حضرت نے دیکھا کہ تمام آفاق کو محیط ہو گیا ہی بیہوشی طاری ہوئی جب ہوش آیا جبرئیل کو اگلی صورت پر پایا پیغمبر خدا
صلعم نے کہا کہ تمھاری عظمت کے برابر خیال مین نہین آتا کہ اور بھی کوئی مخلوقات مین ہو جبرئیل نے جواب دیا کہ اگر
اسرافیل کو ملاحظہ فرمائیے تو تعجب جاتا رہے حالانکہ عرش اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوئے ہی اور اُسکے دونون قدم زمین
ہفتم کے نیچے پہونچے ہین اور یہ انہمہ عظمت باری سے مثل کنجشک کے چھوٹے ہو جاتے ہین کعب الاحبار نے لکھا ہی کہ
حضرت جبرئیل افضل الملائکہ ہین اُنکے چھ پر ہین اور ہر ایک مین ایک سو پر اور ہین اور اُنکے علاوہ دو بازو اور ہین جسکو وہ نہین کھولتے
مگر اُسوقت کہ حکم خدا کسی موضع کی ہلاکت کے واسطے ہوتا ہی جب حضرت جبرئیل رسول اللہ صلعم کے پاس آتے آپنے فرمایا
واللہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین یعنے سوال کیا رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے دربارہ اُنکی
قوت حاصلہ کے پس جبرئیل نے جواب دیا کہ مین نے ہر دو بازو پر شہر قوم لوط کو اُٹھایا اور آسمان پر لے گیا یہان تک کہ اُنکے
خروس کی آواز اہل آسمان کے گوش زد ہوئی اور پھر مین نے گرا دیا اُسکو اسطور پر کہ بالائے شہر زیر ہوا اور زیر زبر یعنے
وہ تختہ الٹ دیا حضرت جبرئیل کے فرمان بردار عالم اور کارعالم ہین موکل اُس مہر پر ہین کہ حیوانات مین قوت
غصبیہ اور حسبیہ کو پیدا کرتے ہین واسطے دفع شر اور ایذا کے

میکائیلؑ یہ فرشتہ شہر وایذا کی مدافعت کرتا ہی رزق کا موکل ہی اور نفوس کو حکمت اور معرفت تعلیم کرتا ہی
کعب الاجبار نے لکھا ہی کہ ساتوین آسمان پر دریاے مسجور ہی اور اُس دریا مین اسقدر فرشتہ ہین جنکی تعریف
اور شمار سواے خدا کے اور کوئی نہین جانتا اور حضرت میکائیلؑ جنکے سردار ہین اور اُسی دریا پر قائم ہین اگر اپنا منہ
کھولین تو تمام آسمان بمقابلہ فراخی دہن کے مثل ایک دانہ رائی کے معلوم ہون اگر اہل آسمان یا زمین کے
روبرو چمک اپنے نور کی دکھلا دے تو سب بلا شک جل جاوین اسکے یار وفرمان پذیر تمام عالم پر موکل ہین
قوت نہوض کی ارکان و مولدات وغیرہ مین پیدا کرتے ہین مانند ملائکہ باد و ابر و باران و درخت و جانور
و معدنیات کے پس جملہ موجودات متذکرہ بالا مددگاران میکائیلؑ کے ذریعہ سے متحرک ہوتے ہین

عزرائیلؑ یہ قابض ارواح ہین کعب الاجبار نے لکھا ہی کہ حق تعالی نے اُنکے ہر دو قدم زمین ہفتم

کے نیچے اور سرعرش اعظم کے اوپر کیا ہی اسکا نام لوح محفوظ کی طرف رہتا ہی اسکے یار و مددگار
بقدر افراد خلائق کے ہین تمام مخلوقات اپنی دونون آنکھ کے روبرو رکھتا ہی جس شخص کا رزق
بند ہوا اور وعدہ آپہونچا اسکے جسم سے روح کو نکالتا ہی - شعب بن سلم سے روایت ہی کہ حضرت
خلیل تبدنے ملک الموت سے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مغرب مین ہو اور ایک مشرق مین تو
ایک ملک مین وبا ہو اور دوسرے ملک مین ہنگامۂ قتال اسوقت مین تم کیونکر قبض ارواح کروگے

عزرائیل نے کہا کہ اسوقت مین ارواح طلب کرتا ہون روح مطلق حیوانات اور بنی آدم کی یہ
دونون انگلیون کے درمیان آجاتی ہین - وہب بن منبہ نے لکھا ہی کہ حضرت سلیمان بن داؤد
علیہ السلام نے چاہا کہ ملک الموت کو دیکھین اور انسے عقد اتحاد باندھین آخر کو ملک الموت حاضر ہوے
گویا کہ انکے تخت کے نیچے سے نکل آئے اور انکو مطلق آگاہی نہوئی سلیمان نے انسے
کہا کہ تم کون ہو انھون نے کہا کہ مین ملک الموت ہون اس نام کے سنتے ہی حضرت سلیمان بیہوش ہوگئے
اسوقت ملک الموت نے درگاہ خدا مین مناجات کی کہ اے پروردگار یہ شخص میرے دیکھنے کا
نہایت مشتاق تھا اور جب مین حاضر ہوا تو یہ بیہوش ہوگیا بارخدایا اسکو ایسی قوت عنایت
فرما کہ مجکو دیکھنے کی تاب لاوے - ارشاد ہوا کہ اپنے ہاتھ کو سلیمان علیہ السلام کے سینہ پر
مس کر ملک الموت نے ایسا ہی کیا پس حضرت سلیمان کی غشی دور ہوئی اور سلیمان نے فرمایا کہ
مین نے تجھے تمام مخلوقات سے بزرگ پایا کیا سب فرشتے تیرے ہی مثل ہین ملک الموت نے
جواب دیا کہ قسم اس خدا کی جس نے تجھے پیغمبر بنایا کہ اسوقت میرے دونون قدم اس فرشتہ کے کندھے پر
ہین جسکے قدم ہفت طبق زمین سے نکل کر پاتھ سو برس کے راستہ سے زیادہ نکل گئے ہین اور سر کا ہفت آسمان سے

گذر کر ہزار برس کی راہ کے مقدار آسمانون سے بلند ہی اور وہ دہن کشادہ ہاتھ پھیلائے کہتا ہو اگر
حکم خدا ہو تو آسمان و زمین کو مع اُنکی موجودات کے ایک لقمہ کر جاؤن پس سلیمان علیہ السلام نے
فرمایا کہ تو نے ایک امر عظیم فرمایا پس ملک الموت نے کہا کہ اگر مجھے میری اصلی صورت پر دیکھیے تو
کیا حال ہو جس رنگ سے کہ ارواح کفار کو قبض کرتا ہون پس سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ آیا
تو میری زیارت کے واسطے آیا ہی یا قبض روح کو جواب دیا کہ زیارت کو پس سلیمان نے
ملک الموت سے دوستی کی پس ملک الموت ہمیشہ پنجشنبہ کو حضرت سلیمان کے دیکھنے کو آیا کرتے اور
زوال آفتاب کے وقت تک بیٹھے رہتے تھے ایک روز سلیمان علیہ السلام نے سوال کیا کیا سبب ہو کہ
مین تمکو قبض ارواح مین عادل نہین پاتا کسی کو مارتے ہو کسی کو چھوڑ دیتے ہو ملک الموت نے کہا
کہ اس سوال مین ہم تم دونون برابر ہین اس امر کی بنیاد یون ہو کہ پندرھوین شعبان یعنے شب برات کو ایک
لوح درگاہ الٰہی سے نازل ہوتی ہو اسمین اسکی تفصیل لکھی ہوتی ہو کہ اسکی ارواح اسطرح پر قبض کرنا
چاہیے پس بموجب حکم الٰہی کے کاربند ہوتا ہون اسطرح پر نصف ماہ شعبان آیندہ تک دوسری لوح
نازل ہوتی ہو اہل توحید کی روح دست راست سے قبض کرتا ہو اور حریر سفید مشک آلودہ مین لپیٹ کے
مقام علیین مین پہونچاتا ہون اور اہل کفر کی روح دست چپ سے قبض کرتا ہون اور پارچہ قطران مین
لپیٹ کے مقام سجین مین پہونچاتا ہون ثم ترد ون الی عالم الغیب والشہادۃ فینبئھم بما کانوا یعملون
پس خبر دیتا ہو اُنکو اُنکے عمل کی تفصیل اسکی یعنے مسلمان و کافر کی خدا کے علم مین ہو غیب و شہود
اور اُنکے اعمال کے مقابل مین اُنکی جزا دیتا ہو۔ عمش نے خثیمہ سے روایت کی ہو اُسنے
کہا ہو کہ حضرت ملک الموت سلیمان علیہ السلام کے روبرو حاضر ہوے اُسوقت حضرت سلیمان
کی مجلسیون مین سے ایک شخص کو بار بار دیکھتے تھے پس جب ملک الموت وہان سے باہر
ہوے اُس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ یا نبی ہدیہ شخص کون تھا حضرتؑ نے کہا
ملک الموت اُسنے جواب دیا کہ یہ مجھے بہت تیز دیکھتا تھا گویا مجھے طلب کرتا ہو حضرت سلیمان نے
کہا کہ تو کیا چاہتا ہو اُسنے کہا کہ مجھے اُسکا خوف بہت بڑا ہو چاہتا ہون کہ اس دہشت سے مجھے
رہائی دیجیے پس حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا کہ اُسکو بلاد ہند مین پہونچاوے دوسری مرتبہ جب
ملک الموت آئے تب حضرت سلیمان نے کہا کہ تم اُس روز میرے ایک مجلسی کو بار بار کیون دیکھتے تھے
ملک الموتؑ نے جواب دیا کہ مجھے یہ تعجب ہوا کہ اس شخص کی قبض روح کے واسطے بلاد ہند مین
مجھکو حکم تھا اور زمانہ قلیل رہگیا تھا اور وہ آپ کی مجلس مین حاضر تھا مجھکو تعجب تھا کہ یہ اس مدت قلیل مین

وہان کیونکر پہونچیگا مین وقت مقررہ پروہان پہونچا اسکو مین پایا اور روح اسکی قبض کی وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہو کہ ملک الموت نے کسی جبار کی روح قبض کی اور آسمان کو صعود کیا پس ملائکہ نے پوچھا کہ جملہ خلائق سے جنکی روح تمنے قبض کی کسی پر رحم بھی آیا جواب دیا کہ ہان جب مجھے ایک عورت کی قبض روح کو حکم ہوا جو ایک صحرا مین تھی پس جبکہ پہونچا مین اسکے قریب تو دیکھا کہ اسکے لڑکا پیدا ہوا ہی پس مجھے اسکی غریبی اور فرزند کی تنہائی پر رحم آیا تھا ملائکہ نے جواب دیا کہ یہ جبار وہی لڑکا تھا جسکی ماں کی روح تمنے جنگل مین قبض کی تھی پس ملک الموت نے کہا سبحان من یخلق ما یشاء واللہ الموفق للصواب اور جملہ ملائکہ مین سے کروبی ہین جو حضیرۂ قدس مین معتکف اور سوائے اللہ کے ملتفت نہین ہین جمال ربوبیت مین مستغرق رہتے ہین یسبحون اللیل والنہار لا یفترون اور شب و روز حق تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہین اور کسی وقت بیکار نہین رہتے ہین حدیث نبوی مین واقع ہوا ان اللہ تعالیٰ خلق الارض بیضاء مسیرۃ الشمس فیہا تلثون یوما محشوۃ خلقا من خلق اللہ لا یعلمون ان اللہ تعالیٰ یعصی طرفۃ العین قالوا یا رسول اللہ من ولد آدم قال لا یعلمون ان اللہ تعالیٰ خلق ابلیس ثم تلی قولہ تعالیٰ ویخلق ما لا تعلمون یعنے رسول برحق نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے زمین پیدا کی جو کہ مسیر آفتاب ہی اور اس زمین مین تیس دن مین مسیر کے معنی یہ ہین کہ سیر کرتا ہی آفتاب اور وہ زمین پر خلق الہی سے ۔ ایک قوم نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ ہمکو نہین معلوم کہ ایک دم زمین مین کونسا شخص عاصی ہوتا ہی آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور یہ لوگ ناواقف ہین لوگون نے کہا کہ شیطان انکے ساتھ کس مقام پر ہی آپ نے کہا کہ نہین جانتے ہو کہ حق تعالیٰ نے ابلیس کو پیدا کیا ہی پس پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہ نے یہ آیت بیان فرمائی و یخلق ما لا تعلمون فسبحانہ ما اعظم شانہ جملہ ملائکہ اللہ مین سے ملائک ہفت آسمان ہین کعب الاحبار نے لکھا ہی کہ یہ وہ فرشتے ہین جو تسبیح و تہلیل و قیام و قعود و رکوع و سجود کرتے ہین یعنے ہر وقت سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ کہا کرتے ہین اور اسی طرح حق تعالیٰ انکی مدح مین فرماتا ہی یسبحون اللیل والنہار لا یفترون جب قیامت قائم ہوگی کہینگے سبحانک ما عبدناک حق عبادتک سبحانک ما عرفناک حق معرفتک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ آسمان دنیا کے ملائکہ گاؤ کی صورت پر ہین حق تعالیٰ نے ایک موکل کا نام ملک اسمٰعیل رکھا ہی اور یہ سب فرقہ اسکا مطیع ہی

ملائکہ آسمان اوّل بصورت گاؤ ہین اسکے موکل کا نام ملک اسمعیل ہی

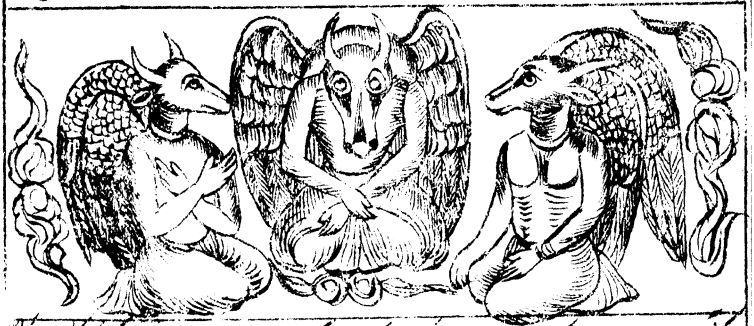

ملائکہ آسمان دوم عقاب کی صورت ہین بیشمار کہتے ہین کہ عقاب کے [illegible] اسکے ہین انکے موکل کا نام میخائیل ہی

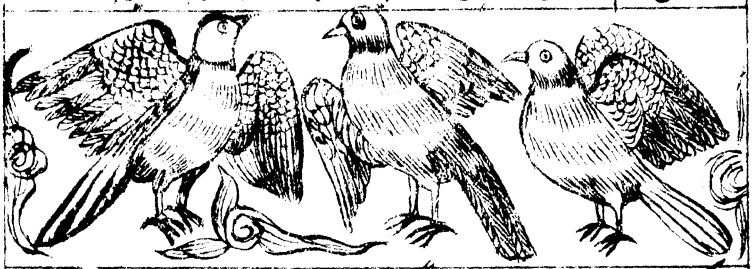

ملائکہ آسمان سوم نسر یعنے کرگس کی صورت ہین انکے موکل کا نام صاعد یائیل ہی

ملائکہ آسمان چہارم گھوڑے کی صورت پر ہین انکے موکل کا حلصائیل نام ہی

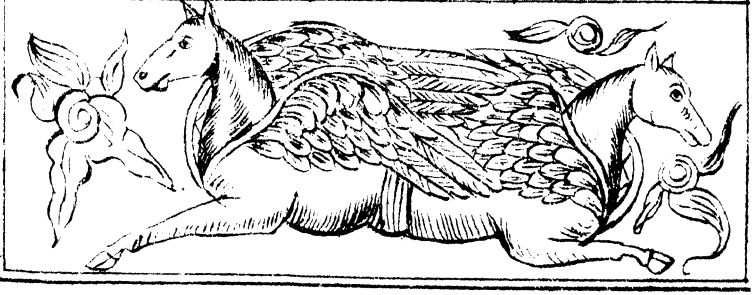

ملائکہ آسمان پنجم حور العین کی صورت پر ہین اور اُنکے موکل کا نام کہکائیل ہی

ملائکہ آسمان ششم لڑکون کی صورت ہین اُنکے موکل کا نام سمخائیل ہی

ملائکہ آسمان ہفتم بنی آدم کی صورت ہین اُنکے موکل کا نام رویائیل ہی

وہب بن منبہ کا اعتقاد ہی کہ بلندی آسمان پر چند حجاب ہین اور اُن پردون مین ملائکہ کی اسقدر کثرت ہی کہ ایک دوسرے کو نہین پہچانتے ہین اور تسبیح مین مصروف ہین ساتھ مختلف بانون کے

ملائکہ حفظہ آمین کراما کاتبین کہتے ہین ابن جریج کہتا ہی کہ یہ دو فرشتے ہین ہمکو ا
آدم کے ایک دست راست پر اور دوسرا [illegible] جانب بہت کاتب حسنہ ہی
اور صاحب جانب چپ کاتب [illegible] کہتے ہین کہ دو دن کو ا
دو شب کو رہتے ہین بعد [illegible] ہین کہ دو رات کو اور دو دن کو
اور ایک فرشتہ رات دن [illegible] لیے یہ حفظہ ہی کہ یہ آیت حفظہ
باب کفار یہ نازل ہوا کراما کاتبین [illegible] ان علیکم لحافظین کراما کاتبین
یعلمون ما تفعلون اور حدیث موسی بھی وارد ہی کہ ان الملک لیرفع القلم
عن العبد ستة ساعات اذا ذنب ذنبا فان تاب واستغفر لم یکتب علیہ
شیئا والا کتبہ یعنے جسوقت بندہ سے گناہ کیا چھ گھڑی فرشتہ دست چپ اسکے
گناہ کو نہین لکھتا ہی پس اگر توبہ اور استغفار کیا تو اس گناہ کو بالکل نہین لکھتا ہی اور اگر
توبہ نہ کی استغفار نہ چاہا تو چھ گھڑی گذرنے پر اسکا جرم مندرج دفتر اعمال کرتا ہی دوسری
روایت مین یون لکھا ہی کہ جسوقت بندہ سے گناہ صادر ہوا اذا کتب علیہ عمل حسنة قال صاحب
الیمین لصاحب الیسار وھو امیر علیہ اترک السیئة حتی اذا القی من حسناتہ
واحدة من تضعیف العشر وارفع تسع حسنات فیفتح صاحب الیسار یعنے جسوقت
بندہ گناہ کرتا ہی اور وہ لکھا گیا بعد اسکے کوئی اچھا اعمال کیا تو نیکی کا موکل جو دست
راست پر ہی وہ دست چپ کے موکل سے کہتا ہی کہ مسا ذال قلم سے سیہ کر میں اسکی
دس نیکیون مین سے ایک نیکی کو اس گناہ کے عوض نہ لکھون اور نو نیکیان اسکے نامہ اعمال
مین درج کرون پس وہ موکل دست چپ کا اسکا فرمان پذیر ہوتا ہی وعن انس ابن
مالک رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی وکل بعبدہ ملکین
یکتبان علیہ فاذا مات قال یارب قبضت عبدك فلانا فاذا این نذھب قال اللہ تعا
سمائی مملوة من ملائکتی یعبدونی وارضی مملوة من خلقی یطیعونی اذھبا
الی قبر عبدی فسبحانی وکبراتی وھللانی واکتبا ثواب ذلك فی حسنات عبدی
الی یوم القیمہ یعنے انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین
کہ حق تعالی نے بندون پر دو فرشتے مقرر کیے ہین تاکہ بندون کے اعمال لکھین پس جب بندہ مرتا ہی

مقعبات یہ دو فرشتے ہین کہ آسمان سے برکتین لاتے ہین اور بنی آدم کی جانین آسمان پر لیجاتے ہین اور علون اسکے کو بھی آرہا ہے معاذ کا کلام ہے کہ اگر بندہ اول وقت نماز کی مداومت کرے مثلاً نماز فجر اول وقت ادا کرے تو ہر روز فرشتہ اسکے پاس آوے اور اسکو نماز مین پاوے اور ملائکہ شب اس سے جدا رہے اور اسے نماز مین مصروف رہتے پاوے اسطرح جب نماز عصر ادا کرے جو گناہ درمیان دو نمازون کے صادر ہوا ہوگا اسکا کفارہ ہوگا اور جب ایسا ہو تو ملائکہ بجز اسکے حسنات کے اور کوئی اعمال بد اسکا آسمان پر نہ لیجاوینگے اور یہ امر صداقت پر دلالت کرتا ہے جو جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یقول اللہ تعالیٰ یا بن آدم ما بصفتی انا بعثت الیک بالنعم وتمقت الی خیری الیک نازل وشرک الی صاعد ولا یزال ملک کریم یاتینی عنک فی کل یوم ولیلۃ بالمعصیۃ بعمل قبیح یا بن آدم لو سمعت وصفک من غیرک وانت لا تعلم الموصوف لاسرعت الی مقتہ یعنے حق تعالیٰ نے بنی آدم سے خطاب فرماکر فرمایا کہ اے پسر آدم کون منصف ہوتا ہے ہمارے اور تیرے درمیان مین بے نہایت جو نعمت میری طرف سے تجکو پہونچتی ہے اور تجھسے

گناہ و معصیت میری جانب آتا ہی ہماری نیکی تیری ہی ہی اور ہمیشہ فرشتہ کریم ہمارا تیری جانب سے عمل قبیح لاتا ہی اسی پسر آدم ہین جو کچھ تیری صفت غیر سے سُنتا ہون اور تو اُس سے خبر نہین رکھتا ہی اور غافل ہو اگر اسپر عمل کرتا مین تو بہت جلد تجھکو ہلاک کرتا اور تو عذاب مین گرفتار ہوتا۔

منکر و نکیر یہ دو فرشتہ ہین جملہ ملائکہ مین سے کہ بعد دفن کے آدمی کی قبر مین پہونچکر سوال کرتے ہین خدا اور رسول سے۔ انس بن مالک نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولے عنہ اصحابہ وھو یسمع قرع نعالھم اتاہ ملکان فیقعدانہ ویقولان ماکنت تقول فی ھذا الرجل ای محمد فاما المومن فیقول اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار وقد ابدلک بمقعد من الجنۃ فراھما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ماکنت تقول فی ھذا الرجل فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق حدید ضربۃ فیصیح صیحۃ تسمعھا من یلیہ غیر الثقلین اسکے معنی یہ ہین کہ جسوقت بندہ کو قبر مین رکھتے ہین اور لوگ دفن کرکے واپس ہوتے ہین ہنوز اُن لوگون کے قدم کی آہٹ بدستور سنائی دیتی ہی کہ دو فرشتے تند آنکر مردہ کو قبر مین بٹھا لیتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ محمد مصطفےٰ کے حق مین کیا کہتا ہی پس اگر بندۂ مومن ہو تو کہتا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ وہ بندۂ خدا ہین اور رسول اسکے ہین پس وہ فرشتے کہتے ہین کہ اپنی جگہہ کو دیکھ کہ دوزخ تھی مگر بہ برکت متابعت رسول برحق بدل بمقام بہشت ہو گئی پس دیکھ لیگا وہ بندہ اُن دونون مقامون کو یہ سوال و جواب تو مومن مردہ کا ہی کافر اور منافق کا ماجرا سنیئے جب اُس سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین سوال کرینگے وہ جواب دیگا مین کچھ نہین جانتا جو دنیا مین سب کہتے تھے مین بھی کہتا تھا پس یہ سُنکر اُسکو جواب دینگے کہ آیا تو نے نہین پہچانا اور نہین پڑھا تو نے اُنکا وصف بعد ازان لوہے کے گرزون سے مارینگے اور وہ فریاد کرے گا کہ جسکو تمام مخلوقات سوائے جن و انس کے سنین گے ملائکہ سیاحین یہ فرشتے بہ نسبت اورون کے ذکر کے مجلسون کو دوست رکھتے ہین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ تعالےٰ ملائکۃ سیاحین فی الارض فضلا

عن کتاب الناس فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تعالی ینادوا ھلموا الی بغیتکم
فیحفونھم الی سماء الدنیا فاذا انصرفوا یقول اللہ تعالی وھو اعلم ترکتم عبادی یصنعون
فیقولون ترکناھم یحمدونک ویسبحونک فیقول اللہ تعالی وھل راوا فیقولون لا فیقول
لو راوک لکانوا اشد تسبیحا وتحمیدا او تمجیدا فیقول لھم من ای یتعوذون فیقولون
من النار فیقول وھل راوھا فیقولون لا فیقول کیف ولو راوھا فیقولون لو راوھا
لکانوا اشد حرصا منھا واشد تعوذا فیقول وای شیء یطلبون فیقولون الجنۃ
فیقول وھل راوھا فیقولون لا فیقول کیف ولو راوھا فیقولون لو راوھا لکانوا
اشد علیھا حرصا فیقول انی اشھدکم انی قد غفرت لھم فیقولون کان فیھم
فلان لم یرد ذکرھم انما جاء لحاجتہ فیقول ھم القوم الذین لا یشقی بھم
جلیسھم اے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہو رسول خدا سے کہ فرمایا انھون نے
کہ حق تعالی کے چند فرشتہ ہین جو زمین پر سیاحت کرتے ہین اور یہ اُن فرشتون سے علاوہ
ہین جو کاتب اعمال بنی آدم ہین پس جسوقت کسی ایسے گروہ کو پاتے ہین جو اللہ کا ذکر کرتا ہو تو
اپنی قوم کو بلاتے ہین کہ ادھر آؤ تمھارا مطلوب موجود ہی اور خود اپنی قوم کے ساتھ آسمان پر
جاتے ہین جب طی کرتے ہین آسمان کو اسوقت حق تعالی اُنسے دریافت کرتا ہی کہ تمنے ہمارے
بندون کو کس شغل مین پایا یہ جواب دیتے ہین کہ تیرے شکر مین پس حق تعالی فرماتا ہی
کیا انھون نے میرے تئین دیکھا ہو فرشتے کہتے ہین نہین تب خدا فرماتا ہی کہ اگر وہ لوگ
مجکو دیکھین تو اُن لوگون کا کیا حال ہو فرشتے عرض کرتے ہین کہ ہر آئینہ تجکو وہ لوگ دیکھین
تو زیادہ تسبیح اور تحمید و تمجید کرین اور نیز فرماتا ہی کہ کس خوف کے سبب مجسے پناہ مانگتے ہین
ملائکہ کہتے ہین کہ آتش دوزخ سے پس حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر دوزخ کی آگ دیکھین تو
انکو کیسا خوف ہو فرشتے کہتے ہین کہ اگر دیکھ پاتے تو زیادہ تر خوف وہراس کی گرمی مین بھنتے
پھر حق تعالی فرماتا ہی کہ مجسے کس چیز کی خواہش رکھتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ بہشت کی پس
خدا پوچھتا ہی کہ آیا بہشت انھون نے دیکھی ہو فرشتے جواب دیتے ہین نہین تو خدا فرماتا ہی
پھر کیونکر نادیدہ اشتیاق رکھتے ہین فرشتے جواب دیتے ہین کہ اگر بہشت دیکھی ہوتی
تو زیادہ تر بہ نسبت اسوقت کے حریص اور مشتاق نظر آتے پس حق تعالی فرماتا ہی کہ مین
تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین نے بخشا ان لوگون کو پس ملائکہ کہتے ہین کہ فلان شخص جو انکے گروہ مین تھا

وہ تیرے ذکر کو نہیں پسند کرتا تھا بلکہ کسی دوسرے کام کو اتفاقاً وہاں آیا تھا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ قوم ہے جنکا ہمنشین بدبخت نہیں ہوتا منجملہ اور فرشتوں کے ہاروت ماروت ہیں یہ دونوں فرشتے چاہ بابل میں معذب ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرفہ الملائکۃ علی الدنیا فرأت بنی آدم یعصون فقالت یارب ما اقل معرفۃ ھولاء بعظمتک فقال اللہ عزوجل لو کنتم فی مکانھم لعصیتمونی قالوا کیف یکون ھذا ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال فاختروا منکم ملکین فاختاروا ھاروت وماروت فاھبطا الی الارض وترکب فیھما شھوات بنی آدم ومثلت لھما ھذہ المعصیۃ فخیرہ بین عذاب الدنیا وعذاب الآخرۃ لا ینقطع فاختارا عذاب الدنیا کما ذکرھما اللہ تعالیٰ ببابل ھاروت وماروت اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ نظر کیا ملائکہ نے دنیا میں پس دیکھا کہ بنی آدم عصیان کرتے ہیں پس کہا جناب الٰہی میں کہ یہ قوم نہیں جانتی عظمت تیری اور بزرگی تیرکو کہ خدا تو ہے پس حق تعالیٰ نے کہا کہ اگر تم بھی انکے مکان میں انکے ہمرنگ رہو تو میرا قصور نہ کرو گے فرشتوں نے جواب دیا کیونکر ہو سکتا ہے پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میں سے دو فرشتے حکومت زمین چاہو پس ہاروت وماروت زمین پر نازل ہوئے پس انسانی شہوات انکی ذات میں پیدا کی گئی اور دیکھا انھوں نے اس چیز کو کہ جسمیں بنی آدم مبتلا تھے نگاہ نہ رکھ سکے پس آلودہ گناہ ہوئے پس حق تعالیٰ نے اختیار دیا انکو عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے پس انھوں نے ایک دوسرے سے دریافت کیا کہ کیا اپنے تئیں جواب دیا جاوے اسنے کہا کہ عذاب دنیا چند روزہ ہے اور عذاب آخرت کی انتہا نہیں پس اسی کو اختیار کریں لہٰذا عذاب دنیوی میں چاہ بابل میں ہوا جیسا کہ کلام مجید میں ارشاد فرمایا ہے وبابل ھاروت وماروت جس شخص نے ان دونوں مقہوروں کو دیکھا ہے وہ راوی ہے کہ دونوں نہایت قوی اور بزرگ الٹے لٹکے ہیں اور زیریں سے زانوں تک طوق وسلاسل میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے انسے فرمایا ہے کہ میں تمھیں بھیجتا ہوں تمہیں بنی آدم کے اور وہ یہاں ہمارے تمھارے رسول نہیں ہیں پس تمیں پر اترو مگر چوری اور زنا ہرگز نہ کرنا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ دنیا میں پہونچنے کے اول ہی روز مرتکب موانعات مذکورہ کے ہوئے خلاف حکم حق تعالیٰ عمل کیا پس جسوقت چاہا کہ آسمان پر چڑھ جاویں نہ پائے اور جب حضرت ادریس علیہ السلام پیغمبر ہوئے انسے شفاعت طلب ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ میری دعا مقبول ہوگی انھوں نے کہا اگر جیسے کہ اسوقت ہم ہیں اگر ایسے ہی بنے رہتے تو سمجھو کہ شفاعت منظور ہوئی ورنہ برعکس اسکے نامنظور کی دلیل ہے آخر حضرت ادریس علیہ السلام نے دو رکعت نماز ادا کر کے شفاعت کی اور بعد نماز انکی طرف نگاہ کی نہ دیکھا انکو پس جانا کہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور زمین بابل میں انکو لے گئے ہیں اور وہاں بندہیں

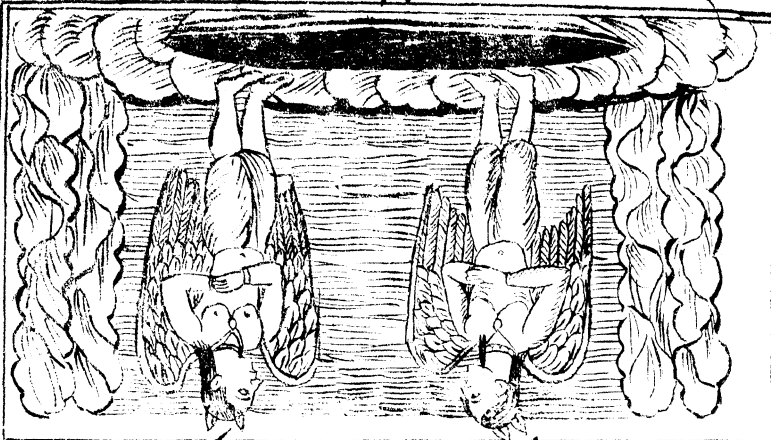

چوتھے فرشتہ کہ کائنات کے موکل ہین انمین سے چند فرشتے ایسے ہین جنسے کائنات کی اصلاح ہوتی ہی اور ہر فرد انسان پر موکل ہی ابوامامہ نے رسول اللہ صلعم سے حکایت روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا وکل بالمومن مائۃ وستون ملک یذبون عنہ ذلک بالصر سبعۃ املاک یذبون عنہ کما یذب الذباب عن العسل فی الصیافۃ یعنے ہر ایک مومن پر ایک سو ساٹھ فرشتہ مالک موکل ہین جو ایذا کی مدافعت کرتے ہین از انجملہ سات فرشتے آنکھون کے موکل ہین کہ دفع ایذا کرتے ہین جسطرح کہ شہد سے گرمی مین مکھیان دور کی جاوین اور یہ وہ ہی کہ پیغمبر خدا نے بطفیل نور نبوت کے پہچانا لیکن اب ہم درمیان غذاے حیوانات اور نباتات کے تفصیل بیان کرتے ہین اب یہ سمجھنا چاہیے کہ کوئی خوردنی ہماری جثہ و بدنی نہین ہوسکتی جب تک کہ وہ ساتون فرشتہ ممد اور معاون نہون اور وہ جزو بجاے اس جزو کے جو تلف ہوا ہو جسم مین قائم نہوا ہی پس ہر جسم غذا کا محتاج ہوگا اور یہ امر ظاہر ہی کیونکہ بدن ہر وقت تحلیل مین ہی بسبب حرارت اندرونی و بیرونی کے حرارت جسوقت رطوبت مین اثر کرتی ہی تو رطوبت کو تحلیل کر دیتی ہی بدین وجہ کہ جماد کی غذا صرف اپنے نفس پر ہی لیکن جب تک کوئی موثر نہو جزو بدن یعنے نون گوشت اور استخوان نہوگا جسطرح کہ دانہ گندم بہ نفس خود خمیر اور روٹی اور آٹا نہین ہوتا جب تک کہ پکانے والا اپنا عمل بجا نہ لاوے پس اسی طرح ظاہر ہی کہ صناع ظاہری حضرت انسان ہین اور باطنی ملائکہ پس حق تعالی نے ظاہر و باطن اپنے خوان نعمت کو بندون کے لیے ارزانی فرمایا ہی پہلا فرشتہ غذا کو گوشت اور استخوان کی طرف جذب کرتا ہی کیونکہ غذا بہ نفس خود متحرک نہین ہی دوسرا فرشتہ اسکو وہان پر نگاہ رکھتا ہی تیسرا اسکو خون و گوشت کی صورت بناتا ہی چوتھا فرشتہ اسکے فضلہ کو براہ اجسام مقررہ باہر نکالتا ہی پانچوان فرشتہ ہر چیز کو ممیز کرتا ہی تا کہ گوشت و استخوان و خون کی اصلاح ظاہر ہوجاے

چھٹا فرشتہ استخوان کے موافق استخوان مین چسپ کرتا ہی گوشت کے واسطے گوشت مین پہونچاتا ہی
ساتوان فرشتہ ہر چیز کی رعایت کرتا ہی اُسکے چسپان کرنے مین پس مدور مین وہ شے پہونچاویگا
جو اُسکے پہناوری اور عرض کو باطل نہ کرے اور لائق کرے یعنے مجوف مین پہونچاوے
مجوف اُسکو کہتے ہین جو درمیان خالی ہو اور جسوقت کسی چیز کو موافق حاجت کے نگاہ رکھے
پس جسوقت کہ کسی عضو پر جمع ہوکر خراب کرتا ہی بلکہ ضرور ہی کہ اُسکی پلکون پر رقیق رقیق اجزا جاری
ہوجاوین یعنے صدقہ حاق پر اجزا کو اور اُنپر غلیظ اجزا کو کھینچ لاوے اور رعایت ہر عضو کے شکل صورت
کی کرے پس اگر فرشتہ ان اُمور کی رعایت نہ کرے تو البتہ غذا جمیع بدن مین پہونچے اور ہر قدم
کی جانب کوئی فائدہ غذا کا نہ پہونچیگا پس اِس شخص کا قدم بزرگی کے زمانہ مین جیسا کہ خوبی مین
تھا ویسا ہی رہیگا اور باقی اعضا بڑھکر کلان ہونگے پس اُن پیرون کو رفتار کی منفعت نہ پہونچیگی
بیکار رہینگے پس اُسکی رعایت اور ہر ایک ہندسہ کی قسمت کرنا اِس فرشتہ کے ہاتھ ہی
بعض ملائکہ جو موکل انسانی ہین اُنکا حال یہ ہی کہ وہ تو تیرے اصلاح بدن پر مشغول ہین اور
تو اُنکے کار اصلاح سے کچھ خبر نہین رکھتا ہی وان تعدّوا نعمة الله لا تحصوها پس اِسی طرح قیاس
کرنا چاہیے احوال جمیع کائنات کا نظر بار ھو مین ارسطاطالیس کے نزدیک ہر ایک زمانہ
گردش فلک الافلاک سے عبارت ہی اور باقی حکما کے نزدیک رات دن کے گذرنے سے
مراد ہی زمانہ یون قسمت کیا جاتا ہی کہ زمانہ قرن پر اور قرن سال پر اور سال مہینے پر اور مہینا
روز پر اور روز ساعت پر اور ساعت نشان اور علامت پر اور یہ نفیس ترین راس المال ہی
جو انسان کو حاصل ہی کہ ایک جزو دوسرے جزو سے ہمیشہ ضائع اور مضمحل ہوتا ہی حکما کا
اعتقاد ہی کہ جو حادثات از قبیل دولت یا نکبت یا خیر و شر وغیرہ کے اِس عالم ایجاد مین
موجود ہوتے ہین وہ سب اُمور دنیوی ہین بسبب اُنکا اوضاع فلکی ہین پس اِسی وجہ سے ہمیشہ
زمانہ کی شکایت کیا کرتے ہین جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہی شعر رمتنی ریب الدہر من حیث لا ادری
فکیف بمن یرمی ولیس برانی فلو انہا نبل اذا لاتقیتہا ولکنہا ارمی بغیر سہام پس چونکہ
خلاف حکم شرع ہی یہ فرمایا ہی کہ یہ برخلاف ہی بلکہ جو حوادثات عالم مین ہوتے ہین وہ
سب حکم تقدیر الہی سے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الدہر فان اللہ ہو الدہر
یعنے گالی مت دو دہر کو کہ حق تعالی خود دہر ہی بعض حکما اور علما اور فضلا سلف کا اعتقاد ہی کہ اوّل مین یہ
زمانہ خوب تھا اور آخر مین بد ہوا اور بدتر ہونیوالا ہی ابو الطیب المتنبی اعظم شعرائے عرب نے فرمایا ہی

۹ اذا الزمان ینوہ فی شیبۃ + فسرھم و انتباہ علی الھرم + بعض کے نزدیک ابتدا سے زمانہ فاسد رہا ہو اور کسی عہد مین کوئی اُس سے ایمن نہین رہا آخر عہد بنی عباس مین ابو العلا معری اکابر عصر مین تھا اُسنے بدیع الزمان کے نام مکتوب لکھا تھا کہ زمانہ تحقیقاً فاسد ہین ہوا جواب مین میر بدیع الزمان نے تحریر فرمایا کہ زمانہ تحقیق کر فاسد ہوا ہی آیا کون وقت خوب تھا کب فاسد نہ تھا آیا بنی عباس کے عہد دولت مین زمانہ اچھا تھا حالانکہ اُسکا آخر عہد ہمنے بھی دیکھا ہی اور اول عہد کی کیفیت سُننے مین آئی ہی کیا عہد مروانیان کا وقت اچھا تھا اُسکا بھی حال اخبار مین تحریر ہی جو قابل اعتماد نہین ہی آیا بنی حرب کا عہد اچھا تھا اُسوقت مین جو واقع ہوا ہی وہ بھی معلوم ہو یا زمانہ ہاشمی اچھا تھا جسکے حق مین جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے فرمایا ہی شعر لیت لی بکل عشرۃ منکم واحد + من بنی فراس ابن حمدہ کیا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد مین زمانہ خوب تھا یا معاویہ کے خلافت مین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی ھل بعد الزوال الی الزوال یا عہد تیمیہ مین کچھ خوبی تھی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے طوبی لمن مات فی تانات الاسلام کیا عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین زمانہ بہتر تھا اُسکے حق مین کہا ہی اسکتی یا فلان فقد ذھبنا کما تقدم یا زمانہ جاہلیت اچھا تھا جسکی نسبت کہا ہی شعر ذھب الذین یعاش فی اکنافھم + وبقیت فی خلف کجلد الاجرب کیا قبل عہد جاہلیت کے زمانہ مین کچھ عمدگی تھی جیسا کہ لکھا ہی شعر بلادیھا کنا وکنا نجھا + اذا لناس والبلاد بلاد کیا اُسکے ماقبل کا زمانہ اچھا تھا حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام سے منقول ہی شعر تغیرت البلاد ومن علیھا + وجہ الارض مغبر قبیح کیا قبل آفرینش آدم علیہ السلام کے زمانہ اچھا تھا جسکی نسبت ملائکہ نے فرمایا ہی اتجعل فیھا من یفسد فیھا پس ان دلیلون سے زمانہ کا مفسد ہونا ثابت ہی لیکن قیاس مقتضی ہی کہ مطرد ہوا ہو قول بیچ بیان لیالی اور ایام کے یعنی روز و شب کے دن اُسکو کہتے ہین کہ طلوع آفتاب سے غروب تک کے درمیان کا عرصہ ہی اور رات زمان غروب آفتاب سے تا طلوع آفتاب حساب ہوتی ہی رات دن کی چوبیس ۲۴ گھڑی ہوتی ہین جو نہ کم ہوتی ہی نہ زیادہ اگر بالفرض موسم کے رات کم ہوتی ہی تو دن بڑھ جاتا ہی اور جو دن بڑھتا ہی تو رات اپنے مقدار گھٹ جاتی ہی جیسا کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی یولج اللیل فی النھار و یولج النھار فی اللیل سب دنون سے بڑھا ہوا دن خزیران کی سترھوین تاریخ ہی اور اُسوقت ہوتا ہی جب کہ آخر جوزا مین آفتاب کا نزول ہوتا ہی۔ پس اُسوقت دن پندرہ گھڑی اور رات نو گھڑی کی ہوتی ہی اور اس سے زیادہ رات کا تنزل نہین ہوتا ہی پھر دن گھٹنا لگتا ہی اور رات کی ترقی شروع

ہوتی ہو آخر اٹھارھوین ماہ ایلول کو دن و رات برابر ہو جاتا ہو اور یہ موسم وہ ہو کہ آفتاب اخیر سنبلہ مین جاتا ہو اُسوقت کو نقطۂ اعتدال خریفی بھی کہتے ہین اُسوقت رات و دن بارہ بارہ گھڑی کے ہوتے ہین اُسکے بعد پھر دن کم ہونا شروع ہو جاتا ہو اور رات کانون الاوّل کی سترھوین تاریخ سے بڑھتی جاتی ہو اُس زمانہ مین رات پندرہ ساعت کی اور دن نو ساعت کا یہ انتہا درازی شب کی ہو اور کوتاہی روز کی اسکے بعد رات گھٹنی شروع ہوتی ہو اور دن ترقی پکڑتا ہو سولہ تاریخ رومی تک کہ آفتاب برج حوت مین پہونچتا ہو یہ زمانہ مساوات شب و روز کا ہو اور اُسوقت کو اعتدال ربیعی کہتے ہین اور اُسوقت سے آسمان کی گردش نئے سرے سے آغاز ہوتی ہو اور حساب فو شروع ہو جاتا ہو جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہو والشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم واضح ہو کہ خداوند تعالی کے یہ الطاف ہین کہ زمانہ کو روز و شب سے تقسیم فرمایا ظاہر ہو کہ انسان اپنے حرکات و اعمال سے مضطرب رہتا ہو اسوجہ سے اسے کلفت اور اسکی قوت مین ضعف ظاہر ہو جاتا ہو اور اس سستی کے نتیجہ مین غلبہ خواب حاصل ہوتا ہو اور چاہتا ہو کہ سرگرم استراحت ہو کر دفع علالت کرے پس اسی واسطے حق تعالی نے رات دن بنا کر رات کا وقت دفع کلفت کے واسطے اور دن سرانجام مہام کے لیے مقرر فرمایا ہو ورنہ لوگون کو بڑی دشواری ہوتی کسواسطے کہ جسوقت کوئی یہ چاہتا کہ فلان شخص سے اپنی مہم کا سرانجام کرے اور وہ خواب مین ہوتا پس وہ مہم موقوف رہتی پس یہ تقسیم شب و روز کی لکال اور اسی پر اشارہ فرمایا ہو جعل لكم الليل والنهار لتسكنوا فيه ولتبتغوا من فضله ولعلكم تشكرون دنون کی فضیلت اور خواص مذہب حق یعنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ملت مین جمعہ کا دن سید ہو جناب رسالتمآب اسی ملت مین تھے ابو ہریرہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہین کہ خیر یوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه اسكن الجنة وفيه اهبط منها وفيه تاب الله عليه وفيه يقوم الساعة وفيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله فيها خيرا الا اعطاه یعنے بہترین روز وہ ہو کہ جس روز آفتاب چمکا ہو اور وہ جمعہ کا دن ہو اسی روز آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور اسی روز بہشت مین پہونچے اور اسی روز بہشت سے زمین پر آے اور اسی روز حضرت آدم کی توبہ حق تعالی نے قبول فرمائی اسی روز قیامت قائم ہوگی اسی روز ایک ایسی ساعت ہو کہ اُسوقت جو مسلم جس امر کے بارہ مین حق تعالی سے دعا کرے قبول ہوتی ہو کیونکہ اس روز ملائکہ بندون کی طرف متوجہ رہتے ہین جسوقت دیکھا کہ بندہ جمعہ کے روز عبادت

مین تاخیر کر رہا ہی تو باہمدگر گفتگو کرتے ہین کہ اس بندے کو آج کیا وجہ در پیش آئی کہ اسنے اپنی چہرہ
خاک مین ملائی پس کہتے ہین اللھم ان کان اخرہ عرق وقتہ فقر فاغنہ وان کان آخرہ مرض فاشفہ
وان کان آخرہ شغل فافرغہ لعبادتک وان کان آخرہ لھو فاقبل بقلبہ الی طاعتک یعنے ای خدا اگر اس بندے
کو تیری بندگی سے فقر نے غافل کر دیا تو اسکو غنی کر دے اگر مرض حائل ہی تو شفا دے اگر کوئی
مشغلہ ہو تو اس سے باز رکھ اگر کھیل مین مصروف رہا تو اسکے دل کو طاعت کی طرف منقلب فرما۔
بعضے گذشتہ لوگون نے کہا ہی کہ حق تعالی کے نزدیک ایک ایسی فضیلت ہی جو کسی کو نہین دیتا مگر اسکو
جو روز پنجشنبہ کے شام کو ستارہ ہوتے ہوئے جمعہ کے دن ناخن تراشیگا اسکو مرض سے صحت ملیگی
ابھمی نے کہا ہی کہ ایک مرتبہ ہارون رشید کی خدمت مین حاضر ہوا اس روز جمعہ تھا ہارون
رشید نے فرمایا کہ آج ناخن کاٹنا سنت ہی اور یہ فقر کو دفع کرتا ہی پس اسنے کہا کہ اے امیرالمومنین
تو بھی فقر سے ڈرتا ہی اسنے جواب دیا کہ مجھسے زیادہ کوئی خوف نہو گا روز پنجشنبہ اس روز
یہود کی عید ہوتی ہی کعبی رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی
امت کو فرمایا کہ ہفتہ مین ایک دن خدا کی عبادت کے واسطے فرض کرو اور اس روز
شہوت اور کاموں سے فارغ ہو پس ان لوگون نے پنجشنبہ کے اور روز قبول نہ کیا
کہتے ہین کہ یہ دن وہ ہی کہ حق تعالی آفرینش عالم سے فارغ ہوا ہی یہود کے نزدیک یہ اعتقاد ہی
کہ جو امر اس عالم حادثات مین شنبہ کے دن صادر ہو اسی مطابق وہ ہفتہ گذریگا پس اسی
سبب سے اس روز داد و ستد نہین کرتے اس اعتقاد مین مسلمان برخلاف ہین کیونکہ رسول خدا نے
فرمایا ہی لا صوم لمن لا صوم لہ ولا صلوۃ لمن لا صلوۃ لہ ولا صبر لمن لا صبر لہ ولا صدقۃ لمن لا صدقۃ لہ
بعضے کا شتکار لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ثمرہ درختان کو
شنبہ کے روز قطع کرنا چاہیے روز یکشنبہ نصارا کی عید ہی اصحاب سیر کے نزدیک
اول روز یکشنبہ ہو اور یہ دن اول ہی تمام ایام دنیاوی مین سے اسی روز اللہ تعالی نے آفرینش کا
آغاز فرمایا ہی لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ جمعہ قبول کرین
انھون نے کہا کہ یہ ہم نہین چاہتے کہ یہود کی عید کے بعد ہماری عید ہو پس روز یکشنبہ اختیار
کیا اور اسپر متفق ہین کہ ہر کام کے آغاز کو روز یکشنبہ نہایت مبارک ہی روز دوشنبہ
مبارک روز ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس روز سے روز پنجشنبہ کو وظیفہ شروع
کیا اہل امت نے ان دونون روز کی فضیلت کے بارہ مین سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اس
روز بندون کے اعمال آسمان پر جاتے ہین اور مین اس امر کو پسند کرتا ہون کہ میرے اعمال لیجاوین

اور مین روزہ سے ہون حدیث مین آیا ہی کہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی روز تولد ہوے اور اسی روز آغاز نزول وحی کا ہوا اور اسی روز مدینہ سے مکہ کو ہجرت فرمائی اور اسی روز وفات بھی واقع ہوئی - حدیث امام احمد بن حنبل سے مروی ہی مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما مین **روز شنبہ** اس روز مین اصلاح حال اور حجامت کرنا خوب ہی لکھا ہی کہ قابیل نے ہابیل کو اسی روز قتل کیا ہی **روز چہارشنبہ** آسمین خیریت کم ہی ہر مہینے کا چہارشنبہ نحس ہی کہا ہی کہ ایک ظریف تھا اسکے بھائی نے اس سے کہا کہ میرے ہمراہ ایک کام کو چلنا ہی ظریف نے جواب دیا کہ آج چہارشنبہ ہی آج کے دن گھر رہنا بہتر ہی اسنے جواب دیا کہ کیا آج کے دن یونس بن متی علیہ السلام نے بطن مادر سے ولادت نہین فرمائی ظریف نے جواب دیا کہ اسی وجہ سے تو وہ مر گئے اور اسی وجہ سے اسکی برکت فوت ہوئی اور خوبی لباس اور فراوانی موضع اور پوشش کم ہوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے شکم مین جانا پڑا اسنے کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی اسی روز پیدا ہوے اسنے جواب دیا کہ آخر کار بھائیون کے ہاتھ سے کیا کیا صدمے پہونچے کہ نوبت قید کی اور تنہائی کی ہوئی اسنے جواب دیا کہ اس روز حق تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ کے حق مین وحی نازل فرمائی اسنے جواب دیا کہ آخر جب تک ابراہیم گلخن مین نہ گرے وہ آتشکدہ سرد نہوا اسنے کہا کہ اس روز حق تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح و فیروزی عطا فرمائی ظریف نے کہا بیشک مگر اسوقت جبکہ آنکھین نابینا ہوئین اور دم گھوٹنے لگا کہ جس سے قریب ہلاکت پہونچے

روز پنجشنبہ مبارک ہی مخصوص بنا برآرزوے حاجت اور ابتداے سفر زہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہی اور حدیث مرفوع ہی اذا اراد سفرا فلیخرج یوم الخمیس والمجامۃ یکرہ یوم الخمیس جو شخص سفر کا ارادہ رکھتا ہو وہ اسی روز سفر کرے اس روز حجامت مکروہ ہی حمدون بن اسمٰعیل نے لکھا ہی کہ مین نے معتصم کی زبانی سنا ہی کہ انھون نے مامون رشید سے انھون نے مہدی سے انھون نے منصور سے انھون نے اپنے والد سے اور اسکے والد نے اپنے دادا سے اور انھون نے ابن عباس سے اور انھون نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ من احتجم یوم الخمیس فخم فمات فی ذلک الیوم فلا یلومن الا نفسہ یعنے جو شخص پنجشنبہ کے روز حجامت کرے وہ گرم ہو کر اسی مرض مین فانی ہوگا اسنے لکھا ہی کہ مین پھر معتصم کے روبرو ایک عرصہ دراز کے بعد کسی اتفاقاً اس روز پنجشنبہ تھا دیکھا تو وہ حجامت بنوا رہا تھا یہ حال دیکھ کر مین متحیر زیادہ ہوا اسنے کہا کہ اے حمدون شاید میرا پچھلا کہا ہوا تجھے یاد آیا ہی مین نے اقرار کیا اسنے فرمایا کہ واللہ مجھے یاد نہین آیا

جب تک کہ استسرہ نہین لگا آخر اسی روز آخر وقت کو تپ عارض ہوئی اور اس مرض مین جان بحق تسلیم کی انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ ایک مرتبہ رسول برحق نے فرمایا کہ لوگون نے مجھسے سوال کیا کہ احوال دنون کا بیان کرون پس مین نے جواب دیا کہ شنبہ کا دن مکر و فریب کا ہی کیونکہ اس روز قریش نے مقام دار الندوہ مین مکاری کی ہی اور یکشنبہ کا دن واسطے درخت لگانے اور تعمیر عمارت کے بہتر ہی اسی روز حق تعالی نے آغاز آفرینش عالم فرمائی ہی اور دوشنبہ سفر و تجارت کا دن ہی اسی روز شعیب علیہ السلام نے سفر کیا اور تجارت کرکے متاع حاصل کی اور سہ شنبہ خون کا دن ہی اسی روز دختر حوا علیہا السلام حائض ہوئین اور چہارشنبہ جس مستمر حق تعالی نے اسی روز قوم عاد و ثمود کو ہلاک فرمایا اور فرعون اور اسکے لشکر کو غرق کیا اور پنجشنبہ ہم اور جمعہ ہی بادشاہان کے واسطے ہی ابراہیم خلیل اللہ اسی روز بادشاہ کے پاس گئے اور بہت تکریم و عزت حاصل ہوئی جمعہ کا دن نکاح و خطبہ کا ہی اسی روز حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ ہوا ہی امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہو اشعار لا تعمل الیوم یوم السبت حقا تصیبن ان اردت بلا امتراء و فی الاحد النبلان فیہ یبدی اللہ فی خلق السماء و فی الاثنین ان سافرت فیہا ستظفر بالنجاح و بالثراء و ان تردالحجامۃ فالثلثا ففی ساعتہ تحرز الدماء و ان شرب امرء یوما دواء فنعم الیوم یوم الاربعاء و فی یوم الخمیس قضاء حاج فان اللہ یاذن بالدعاء و یوم الجمعۃ الترویح فیہ و لذات الرجال مع النساء و علم العلم لا یعلمہ الا نبی او وصی او تلمیذ تمام سال مین چودہ رات بزرگ ہین انکے بیان مین اول تاریخ محرم کی فضیلت رکھتی ہی کیونکہ آغاز سال کا ہی دوازدہم و دہم محرم کی فضیلت مین حدیث وارد ہی اور بارہوین ربیع الاول کی بسبب ولادت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اول روز رجب کا اسلیے کہ رجب اول ماہ ہاے حرام سے ہی اور رجب کی نیندرہوین اسکے حق مین بھی حدیث وارد ہوا اور ستائیسوین رمضان کی شب اور عید کا دن بسبب خلاص ہونے آتش دوزخ کے ہی اور باقی کل ایام نیت رکھنے روزہ کے اور نیز روز عرفہ اس نظر سے کہ احادیث وارد ہین اور روز عید اضحی کے کیونکہ اس روز بخشش الہی کے لوگ مہمان ہین اور جمعہ اور پنجشنبہ اور دوشنبہ کا حال بیان ہوچکا ہی اب راتون کا بیان سنیئے کہ محرم کی اول اور دسوین شب اور رجب کی اول شب شب معراج کی اور ماہ شعبان کی پندرھوین شب شب برات کی رات ہی اور پانچ طاق راتین عشرہ آخر رمضان کی کیونکہ انھین مین شب قدر ہی اور ستائیسوین رمضان کی نسبت اسکے کہ وہ رات ہی جسکی صبح کے حق مین یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ اور عیدین کی راتین جنکی فضیلت مین حدیث وارد ہی پس یہ چند ساعت ہین

آئین طلب خیر سے غافل نہونا چاہیے کہ یہ اوقات محل خیر اور تجارت ہین مخفی نہ رہے کہ جو سوداگر وقت ضائع کرتا ہی اُسے نفع نہین ہوتا **بیان مہینون کا** ہر ایک قسم کی ولایت کے آدمیون کے مہینے بھی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین جیسے عرب و روم و فرس و قبط و ترک و ہند و زنگ وغیرہ لیکن مشہور عرب و روم اور فارس کے ہین لہذا بعض خصائص اور فضائل اُنکے جو مشہور و معروف ہین اُنھین کے بیان پر اختصار کیا جاتا ہی **فصل عربی مہینون کے بیان مین** عرب کے نزدیک مہینہ اُس زمانہ سے مراد ہی جو دو ہلال کے درمیان واقع ہوتا ہی اور متفق ہی یہ حساب ہر سال مین بارہ مہینے پر اُنکے سال کی مدت ایک سو چون روز کی تقریباً ہوتی ہی پس اِس حساب سے کوئی مہینہ تو تیس روز کا اور کوئی اُنتیس دن کا ہوتا ہی اور جو کسر دنون کی بڑھتی ہی وہ جمع ہو کر ایک دن ہو جاتا ہی اور اُس سے ذی الحجہ کے اخیر مین زیادہ کر لیتے ہین قرآن شریف کی عبارت اِس قاعدہ کی تصدیق کرتی ہی جیساکہ حق تعالیٰ فرماتا ہی ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض منھا اربعۃ حرم یعنی بزرگی کے مہینے چار ہین ایک رجب دوسرے ذیقعدہ تیسرے ذی الحجہ چوتھے محرم ایک رجب صرف تنہا ہی اور باقی باہم متصل ہین ان مہینون کو بسبب اُنکے حرام کہتے ہین کہ ان مہینون کی طاعت کا ثواب زیادہ تر ہی اور اسی طرح گناہ کا بھی عذاب بیشتر ہی ایام جاہلیت مین بھی یہ مہینے حرام تھے اور انھین ایام مین عرب کے لوگ جنگ و جدال نہ کرتے تھے اور جو شخص اپنے دشمن سے خوف ہو وہ ان دنون مین بخوف رہتا ہی یہان تک کہ اگر کسی شخص کے دروازہ پر کوئی قتل ہوا اور وہ قاتل اُسکے دروازہ پر جاوے اور ملاقات کرے تو کوئی اُسکے وثنا مین سے متعرض نہوتا اب ہر مہینے کا مفصل بیان کرتا ہون **ماہ محرم** مبارک ہی کہتے ہین کہ وجہ تسمیہ محرم کی یہ ہی کہ اِس مہینے مین جنگ و جدال کرنا حرام ہی اِس مہینے کا اوّل روز معظم ہی ملوک عرب اِس روز مین مجلس کرتے اور تہنیت اور شادی مناتے ہین جسطرح کہ آغاز سال فارس مین تو روز سلطانی ہوتا ہی جو کہ ملوک عجم کے نزدیک نہایت معتبر ہی اُس روز تہنیت کرتے ہین اور دسوین محرم کو عاشورہ کہتے ہین یہ دن ہر ملت مین بزرگ ہی اِسوجہ سے کہ اِس روز حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تھی اور اسی روز حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہ جودی پر پہونچی اور قیام کیا اور طوفان سے خلاصی ہوئی اور اسی روز حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی ولادت ہوئی اور اسی روز حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہ آگ گلزار ہوئی اسی روز حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھین اللہ تعالیٰ نے روشن فرمائین اسی روز

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید سے رہائی پائی اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو تخت
خلافت حاصل ہوا اسی روز قوم یونس علیہ السلام پر سے عذاب دور ہوا اسی روز حضرت ایوب
علیہ السلام کی مصیبت زائل ہوئی اسی روز حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا مستجاب ہوئی و حضرت
یحیی علیہ السلام تولد ہوے اسی روز حضرت موسی علیہ السلام کی رینت ہوئی کہ درخت سے نور نظر آیا
روایت ہی کہ جب حضرت رسالت مآب مدینہ مین تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ یہود عاشورہ کے
روز روزہ رکھتے ہین پس آپ نے کہا کہ اس روز روزہ رکھنے سے کیا غرض ہی انھون نے جواب دیا
کہ اس روز حق تعالی نے فرعون کو مع لشکر غرقاب فرمایا اور حضرت موسی علیہ السلام کو مع لشکر نجات
بخشی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین حضرت موسی علیہ السلام سے زیادہ
حق دار ہون پس حکم دیا کہ روز عاشورہ کو روزہ رکھا جاوے اہل اسلام اس دن کی تعظیم کرتے تھے
تا آنکہ حضرت حسین علیہ السلام اور جمیع اہلبیت کی شہادت اسی روز واقع ہوئی پس اہل تشیع نے
اس روز کو داخل ماتم عزاداری کیا اور اہل تسنن کا اعتقاد ہی کہ اس روز جو سرمہ لگاوین تو ایک
برس تک دہلکا کی بیماری نہو گی اور ستر ہوین محرم کو کعبہ ڈھانے کے واسطے اصحاب فیل آئے
اور حق تعالی نے مرغ ابابیل کو بقدرت کاملہ خود انپر غالب فرمایا کہ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ
كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ماہ صفر وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس مہینے مین لوگون کے گھر کے گھر خالی ہو جاتے تھے اور
لڑائی کو عازم ہوتے تھے بعض اوقات ضمان جاہلیت مین بعضے عرب ماہ صفر کو حرام سمجھتے تھے پس اس موسم مین
ایک انمین سے کھڑا ہو کر آواز دیتا تھا کہ تمھارے خدا تعالی نے ماہ صفر کو تم پر حرام کیا ہو پس تم بھی حرام سمجھو اور
اسی بموجب حرام جانتے تھے حالانکہ یہ لوگ کبھی کبھی کام بھی کر گذرے ہین کیونکہ عرب اہل جنگ اور
صاحب غرت ہوتے ہین جب تین مہینے برابر گوشہ نشین رہتے تھے تو نہایت سختی سے گذرتی تھی
پس فراموش کر کے تاخیر فرمایا ہی تحریم محرم کی تعین بہ نسبت صفر کے اور اسی عبارت پر اشارہ حق تعالی
فرماتا ہی اِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا
جمہور کا اعتقاد ہی کہ اس مہینے مین خانہ کشینی اولی ہی جنگ وغیرہ سے عذر چاہیے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ فرمایا آپ نے مَنْ بَشَّرَنِي بِخُرُوجِ صَفَرَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ
یعنے اس شخص کو جو کہ بشارت دیتا ہی مجھے کہ ماہ صفر گذرا تو مین اسکو بہشت بشارت دیتا ہون کہتے ہین کہ
اول صفر کو عید بنی امیہ کی ہوئی ہی اور سر حسین علیہ السلام کا سر دمشق مین لے گئے ہین کہتے ہین
کہ جسوقت یزید بن معاویہ نے امام حسین کا سر مبارک دیکھا کہا قبح اللہ ابن بنت رسول اللہ دین دین هذا

یعنے زشت کرے حق تعالیٰ ابن زیاد کو مین راضی نہ تھا کہ اُس سے یہ فعل وقوع مین آئے اور امام علی زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہما السلام سے کہا مَا اَمَرْتُ یَا اَبَا عبد اللہ ھذا یعنے مین نے یہ حکم نہین دیا اے ابا عبد اللہ۔ اور بیسوین ماہ صفر کو امام حسین علیہ السلام کے سر کو واپس دیا اور بیسویں تاریخ کو خلیفہ مامون رشید نے جامۂ سبز کا پہننا موقوف کر دیا ہے چوبیسوین ماہ صفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار مین تشریف لے گئے ہین اور آپ کی ہمراہی مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے ماہ **ربیع الاول** اس مہینے کو ربیع اس نظر سے کہتے ہین کہ لوگ اس مہینے مین جمع ہو کر امور خیرات اور طاعات مین سرگرم ہوتے ہین یہ مہینہ مبارک ہے حق تعالیٰ نے اس ماہ مبارک مین اہل عالم پر ابواب رحمت وسعادت مفتوح فرمائے ہین اس مہینے کی آٹھوین تاریخ کو حضرت مدینہ مین تشریف لائے ہین اور اس مہینے کی بارھوین مولود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرھوین حسین مختار ثقفی کوفہ مین حسین علیہ السلام کا عوض لیکر تشریف لے گئے جسکی حکایت مشہور ہے **ربیع الآخر** اس مہینے کی تیسری تاریخ کو حجاج بن یوسف نے کعبہ مین آگ لگائی وجب کہ عبد اللہ بن زبیر نے خانہ دو نجاد کیا **جمادی الاول** اس سبب سے ان دونون مہینون کو جمادان کہتے ہین کہ یہ دونون مہینے زمستان اور سرما مین واقع ہین اس مہینے کی نوین تاریخ جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا مولود واقع ہوا اور پندرھوین کو جنگ جمادان واقع ہوئی **جمادی الآخر** گذشتہ لوگون کا اعتقاد تھا کہ اس مہینے مین اکثر حادثات عجیبہ واقع ہوئے جیسا کہ کہتے ہین العجب کل العجب ہین جمادی ورجب یعنے عجب ہے و تمام عجب درمیان جمادی الآخر اور رجب کے اس مہینے کی اول تاریخ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فرشتے نازل ہوئے اور دوسری تاریخ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ولادت واقع ہوئی **ماہ رجب** یہ خدا کا مہینہ ہے کہتے ہین کہ وجہ رجب کہنے کی یہ ہے کہ اہل عرب نے اس مہینے کی تعظیم کی اور رجب کے معنی عظیم کے ہین کہتے ہین کہ اسکا اسم رجب ہے کیونکہ ہتھیارون کی آواز اس مہینے مین نہین سنی جاتی اور اصم یعنے بہرا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس مہینے مین گناہ کا مواخذہ نہین ہوتا ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اس مہینے مین کریم کے کان برائی کے سننے سے بہرے ہین اور گناہ مین نہین دھرے جاتے ہین اور اس مہینے کو اصب بھی کہتے ہین اس نظر سے کہ حق تعالیٰ بارانِ رحمت برساتا ہے اور اپنے بندون کی مغفرت فرماتا ہے اکثر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینے کی فضیلت مین صادر ہوئی ہین اور ہر ایک حدیث سے یہ امر ثابت ہے کہ اس مہینے مین پروردگار کی طاعت مین ثواب حاصل ہوتا ہے اس مہینے مین دعا مستجاب ہوتی ہے ایام جاہلیت مین جب کوئی مظلوم چاہتا کہ کسی ظالم کی دعوت کرے تو وہ ماہ رجب کے آنے تک تاخیر کرتا تھا پس دعا کرتا اور وہ مستجاب ہوتی تھی

اور منجملہ اسکے یہ ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ مین ایک روز عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روبرو حاضر تھا کہ ایک مرد پیر سال کو رولنگ ایک شخص کا ہاتھ تھامے ہوئے آیا جب عمر رضی اللہ عنہ نے ملاحظہ کیا فرمایا کہ اس مرد کریہ المنظر کے سوا آج تک کوئی نظر نہ آیا ایک مرد جو حاضر تھا اسنے عرض کی کہ ای امیر المومنین آپ اسکو نہین پہچانتے امیر المومنین نے جواب دیا کہ نہین پہچانتا ہون اُسنے جواب دیا کہ یہ شخص ابن صہنعا السلمی ہی جسکو عیاض نے بددعا دی تھی پس عمر رضی اللہ نے حکم دیا کہ عیاض کو طلب کرو جب وہ حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ جو کچھ صنعا کے ساتھ گذرا ہی مکرر بیان کر اُسنے کہا کہ یہ لوگ دس نفر تھے اور مین انکا چچازاد بھائی ہون میرے والد کی اولاد مین بجز میرے اور کوئی نہ رہا تھا اور مین اپنی قوم مین ارشد تھا پس اُنھون نے میرا زر و مال لے لیا اور مجھپر ظلم کیا پس اسلئے مین نے گفتگو کی اور خدا کی یاد کی اور بسبب خویشاوندی کے بہت سی باتین کین مگر میری عاجزی نے کچھ بھی انکے دل مین اثر نہ کیا پس مین نے ماہ رجب تک اُنکو مہلت دی جب رجب کا مہینہ آیا مین نے آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھا کر کے عرض کیا شعر اللھم ارعوا عاجا ھدا اقبل بنی صنعا الاواحد ثم اضرب الرجل فذع قاعلا اعمی اذا قید اعیا القاید ا پس اُسکے نو آدمی اُسی سال مین بتدریج فوت ہوے اور یہ ایک رہگیا سو اندھا لنگڑا ہوگیا جیسا کہ نظر آیا ہی اسطرح اُسکے ہاتھ پکڑ کے کھینچتے ہین پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ یہ عجیب امر ہی کہ رجب کی اوّل تاریخ کو حضرت نوح کشتی پر سوار ہوے اور اس مہینے کی چوتھی کو جنگ صفین واقع ہوئی اور پندرھوین کو صلوٰۃ داؤد علیہ السلام ہوئی لکھا ہی کہ اس مہینے کی ستائیسوین کو رحمت ایزدی سے خلق اللہ خوشنود ہوئی اور ستائیسوین رجب کی شب کو حضرت رسالتمآب کی معراج ہوئی ستائیس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی ماہ شعبان اسکے تسمیہ کی وجہ یہ ہی کہ اس مہینے مین قبائل متشعب ہوتے ہین یعنے جمع ہوتے ہین اس مہینے کو شہر نبی اللہ بھی کہتے ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہی شعبان شھری لیلۃ النصف لیلۃ الصلوٰۃ یعنے شعبان ہمارا مہینہ اور شب اُسکی شب برات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے ان اللہ یغفر الذنوب لیلۃ النصف من الشعبان لجمیع خلقہ الا المشرک او مشاحن لاخیہ معنی یہ ہین کہ خداوند تعالیٰ بخشتا ہی گناہ اپنے تمام بندون کے مگر کافر مشرک یا شخص اپنے بھائی کا دشمن ہی اسکا نہین بخشتا ہی بعضے کا یہ مقولہ ہی کہ لیلۃ النصف یعنے نصف شعبان کی رات مبارک ہی کہ فیھا یفرق کل امر حکیم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

روایت کی ہو ان اللہ یغفر لیلۃ النصف من شعبان لاکثر من عدد کلب یعنے تحقیق ہو کہ بخشتا ہو حق تعالیٰ نیم شب ماہ شعبان کو اپنے بندون سے گناہ کو اور اس سبب سے رسول اللہ نے تخصیص فرمائی ہو بعدد کلب کو اسواسطے کہ اس زمانہ مین بی کلب کی گوسفند بنسبت دیگر قوم کے کثرت سے تھین لو تیسرے ہوین شعبان کو قبلہ مقام کعبہ مقرر ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی وحیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ المسجد الحرام ماہ رمضان اس سبب سے اسکو رمضان کہتے ہین کہ سوزش رجوع کی سختی کو مصادق ہو اور اسوقت مین مصادقہ بمعنی ملاقات کرنے کے ہو بعضون نے اسکی وجہ یون لکھی ہو کہ اس مہینے مین گناہ سوختہ ہوتے ہین یعنے محو ہو جاتے ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا رمضان شھر امتی یعنے رمضان ہماری امت کا مہینہ ہو یعنے اس مہینے مین اسکے گناہ معاف ہوتے ہین اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ انزلت صحف ابراھیم علیہ السلام فی ثلث لیال مضین من شھر رمضان وانزلت زبور داود فی ثمانیۃ عشر لیلۃ مضت من شھر رمضان وانزل الانجیل عیسی فی ثلث عشر لیلۃ مضت من شھر رمضان وانزل القرآن علی محمد فی اربع عشرین من شھر رمضان یعنے نازل ہوا صحیفہ واسطے ابراہیم علیہ السلام کے تیسرے رمضان کی شب اور اٹھارھوین رمضان کو زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اور تیئیسوین رمضان کی انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر اور چوبیسوین رمضان کی شب کو قرآن مجید حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے لکھا ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذا کان اول لیلۃ من رمضان ناری الجلیل جلت عظمتہ رضوان الجنۃ فیقول لبیک وسعدیک فیقول افتحوا ابواب جنتی وزینھا اللھم ایما من امۃ محمد ولا تغلقھا حتی ینقضی شھرھم ثم ینادی یا مالک وھو خازن النار فیقول لبیک وسعدیک اغلق ابواب جھنم عن الصایمین من امۃ محمد لا تفتحھا حتی ینقضی شھرھم ثم ینادی یا جبرئیل فیقول لبیک وسعدیک فیقول انزل الارض وصفد علی المردۃ عن امۃ محمد لئلا یفسدوا علیھم صومھم وافطارھم واللہ عز وجل فی کل یوم من ایام رمضان عند طلوع الشمس وعند الافطار عتقاء یعتقھم من النار عبید او اماء انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ اول شب رمضان کو اللہ تعالیٰ رضوان کو ندا دیتا ہو کہ یہ بہشت کا خزانچی ہو کہ دروازہ بہشت کھول کر زینت و زیبائش بہشت کی کرو واسطے روزہ داران امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب تک ماہ رمضان آخر ہو دروازہ بہشت کا بند نہ کرو اور مالک دوزخ کو پکار کر فرمایا ہو لبیک وسعدیک یعنے روزہ دارون محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو دروازہ دوزخ کا مسدود کرو اور جب تک ماہ رمضان ہو ہرگز دروازہ دوزخ منفتح

تو کہ بعد ازاں جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد کرتا ہی کہ لبیک وسعدیک یعنے سنتا ہون میں پرجا کرامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیاطین جن و انس کے گردن میں طوق و زنجیر ڈال تاکہ نکلے روزہ میں فساد نہ کریں اور انکو افطار میں بطالت نہ لاویں حق تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر روز قبل طلوع آفتاب و زنہار افطار کے آتش دوزخ سے آزاد کرتا ہی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الجنۃ تتزین من الحول الی الحول لدخول شہر رمضان فاذا کانت اول لیلۃ من شہر رمضان ھبت ریح من تحت العرش یقال لھا المثیرۃ فیصفق اوراق الجنۃ وتخلق المصاریع یسمع لذلک طنین لم یسمع السامعون اطیب منہ تبرز الحور العین حتی یقفن بین شرف الجنۃ ویقلن یا رضوان ما ھذہ اللیل فیجیبھن بالتلبیۃ ثم یقول خیرات حسان ھذہ اول لیلۃ من شہر رمضان فتحت فیھا ابواب الجنۃ ویقول اللہ تعالیٰ یا رضوان افتح ابواب الجنان ویا مالک اغلق ابواب النار عن الصائمین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وللہ تعالیٰ عند فطر کل لیلۃ سبعون الف الف عتیق من النار فاذا کان آخر یوم من شہر رمضان اعتق اللہ تعالیٰ فی ذلک الیوم بعدد کل عتیق وفیہ لیلۃ القدر یعنے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سال سے دوسرے برس تک کل بہشت زین ہوتی ہی بابرو داخل ہونے ماہ رمضان کے پہلی رات شب رمضان میں عرش الٰہی کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہی جسکا نام مثیرہ ہی اس ہوا سے درختان بہشت کے پتے اور دریچہ ہائے قصور بہشت کے حلقہ کھل جاتے ہین اور انمین سے نہایت عمدہ دلکش آوازین سنی جاتی ہین تا آنکہ درمیان شہر ہائے بہشت کے حور العین استادہ ہوکر رضوان سے کہتی ہین کہ آج کی شب مین کیا کیفیت ہی وہ جواب دیتا ہی اور کہتا ہی لبیک اور پھر کہتا ہی کہ ای مجمع نکوئی آج کی شب ماہ رمضان کی اول شب ہی اور حق تعالیٰ نے درہائے بہشت مفتوح فرمائے ہین اور حق تعالیٰ ندا دیتا ہی کہ ای رضوان بہشت کے دروازہ کھول اور ای مالک دوزخ دروازہ دوزخ کے مسدود کر حق تعالیٰ ہر ایک افطار مین شب ہائے رمضان سے ہزار ہزار بندہ مسلم آزاد فرماتا ہی آتش دوزخ سے اور آخر ماہ رمضان کی شب کو بقدر زمانہ آزاد فرماتا ہی کہ جو تعداد تمام مہینے کے آزادون کی ہوتی ہی اور رمضان مین شب قدر بھی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ جو کچھ خیر و شر روزی و عمر وغیرہ کے باب مین سال بھر ہوتا ہی وہ شب قدر کو لکھا جاتا ہی یہ شب مبارک ہی کہ یفرق فیھا کل امر حکیم بعضے علما کی تفسیر مین ہی عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اریت لیلۃ القدر ثم انسیتھا وھو فی العشر الاخیر فی الوتر من لیالیھا ھی طلقۃ بلجۃ لا حارۃ ولا باردۃ یعنے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے جابر نے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا کہ دیکھا مین نے شب قدر کو اور بھول گیا مین یہ شب قدر رمضان کی آخر دس روز مین واقع ہی یہ شب لطیف معتدل نہ گرم ہی نہ سرد ابن مسعود نے حضرت رسول

برق سے روایت کی ہو کہ حضرت نے فرمایا اطلبوها لیلة سبع عشرة من رمضان ولیلة احدی عشرین وثلث عشرین وسکت یعنے طلب کرو شب قدر کو ماہ رمضان کی سترھویں اور اکیسویں اور تیئیسویں میں بعدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکوت اختیار فرمایا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ستائیسویں رمضان کو شب قدر ہی اور کہا کہ اس رات کو آفتاب طشت کی صورت پر طلوع کرتا ہی اس روز شعاع نہین ہوتی بعض کہتے ہین کہ سورۂ لیلۃ القدر کی اول سے بعد تک شب قدر ہی پس ستائیسویں تاریخ کہ ہندو لال کیا ہی رمضان کے ساتوین دن مامون خلیفہ نے سبز جامہ پہنا ہی اور انیسوین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا اور پچیسویں کو عباسیہ کی دعوت کا ظہور ہوا خراسان مین اور ستائیسویں کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعانت کے واسطے فرشتے نازل ہوے ماہ شوال وجہ تسمیہ یون ہو کہ بروقت جماع کے شتر اپنی دم کو شولاتا ہی یعنے چاٹتا ہی غرۂ شوال کی شب عید ہی چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین ان اللہ تعالی امر جبرئیل لیلة الفطر فاهبط الی الارض مع الملائکة فیصلون علی کل قاعم وقاعد ومصل وذاکر ویومنون علی دعائهم حتی یطلع الفجر ونادی جبرئیل الرحیل فیقولون یا جبرئیل ما صنع اللہ تعالی بالمومنین فیقول ان اللہ تعالی المبارک وتعالی تبارک وتعالی نظر الیهم فی هذه اللیلة فعفا عنهم وغفر لهم فاذا کانت غداة الفطر بعث اللہ تعالی الملائکة فیقفون علی افواہ الطریق فیقولون اخرجوا یا امة محمد الی رب الکریم یعطی الجزیل ویغفر العظیم فاذا برزوا الی مصلاهم یقول اللہ تبارک وتعالی یا عبادی سلونی فوعزتی وجلالی لا تسالونی الیوم شیئا الا اعطیتکم لآخرتکم ودنیاکم یعنی اللہ تعالی حکم دیتا ہی جبرئیل علیہ السلام کو فطر کی شب کہ مع فرشتون کے زمین پر جاؤ پس وہ زمین پر آکر امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہین اور تمام شب ہر ایک مومن جو نماز با طاعت پڑھتا ہی اسکی موافقت فجر تک کرتے ہین اور آمین دعا کرتے ہین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ندا کرتے ہین کہ الوحیل الوحیل پس ملائکہ کہتے ہین کہ ای جبرئیل حق تعالی نے مومنون کے ساتھ کیا کیا جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین کہ آج کی رات مین حق تعالی جلت عظمتہ نے ان لوگون پر رحمت کی نگاہ فرمائی اور انکو بخشا بیش کی اور اسکی صبح یعنے عید الفطر کو گروہ ملائکہ نازل ہو کر کہتا ہی کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلو تم تاکہ پروردگار تمھاری آمزش کرے پس جب وہ لوگ بقصد نماز برآمد ہوتے ہین تو انکی نمازگاہ پر اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ای میرے بندو آج اپنی خواہش کی مجھسے استدعا کرو قسم اپنے عزت وجلال کی کہ تمھاری خواہشین دنیوی ہون یا آخرت کی فورًا عطا کرونگا اور وعدۂ رحمت اس نظر سے ہو کہ حق تعالی اس روز رحمت فرماتا ہی اپنے بندون پر اور اسی سبب سے اس دن کا نام روز رحمت ہی اسی روز اللہ تعالی نے وحی پہونچانے کی خدمت حضرت جبرئیل علیہ السلام کو عطا فرمائی اور اسی روز نحل پر وحی صادر ہوئی متضمن

بنائے شہر کے شوال کی چوتھی تاریخ کو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم نصارے کے
مقابلہ کو روان فرمائے بیسویں شوال کو حضرت یونس علیہ السلام ماہی کے شکم میں داخل ہوئے
اور پچیسویں شوال سے آخر تک یہ مہینہ ناقص اور منحوس ہی انھیں دنوں میں حق تعالیٰ نے قوم عاد کو
ہلاک فرمایا اور سخت سخت آندھیاں ظاہر کیں جسکی صلابت اور ابر سے اُس روز اس قدم کی صورت مُرگی
والوں کی سی ہوگئی تھی ماہ ذیقعدہ اس مہینے کو ذیقعدہ بمعنی وجہ کہتے ہیں کہ عرب اس مہینے میں
جنگ نہیں کرتے اور خانہ نشین ہوتے تھے کیونکہ یہ مہینہ اوّل ماہ حرام ہے کہ باہم متصل ہیں اول ذیقعدہ کو
حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی ملاقات کے واسطے وعدہ فرمایا اور یہ پہلی تاریخ کو اصحاب
کہف اور یاجوج کو ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل صلوٰۃ اللہ علیہما نے بنائے کعبہ کی ابتدا کی ساتویں کو
حضرت موسیٰ کلیم اللہ صلوٰۃ اللہ کے واسطے دریا شق ہوا چودھویں کو حضرت یونس علیہ السلام شکم
ماہی سے برآمد ہوئے انیسویں کو حق تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے حق میں درخت کدو کا
اگایا ماہ ذی الحجہ اس مہینے کو کہتے ہیں کہ عرب نے حالت کے آیام میں حج کیا تھا اس مہینے کی
اوّل تاریخ کو ملائکہ سکے پیدا کرنے کی حق تعالیٰ کے نزدیک نہایت عزیز ہیں کی دوسری تاریخ میں جناب
حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کاح ہوا آٹھویں کو ابراہیم کے ہاں بیٹے کی روز ترویہ ہے اس نظر سے کہ
حضرت ابراہیم نے اس روز خواب دیکھا تھا یا ہم جانا کہ دریا ہم اسلام میں قیام قیامت تک اس پانی کو
پینا حاجی لوگ تاریخ عرفہ کو اس نظر سے کہ لوگ باہم تعارف بہم پہونچاتے ہیں واقعہ عرفات یعنے اس
روز عہد کرکے آتے ہیں اور یہ بھی روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسی روز حضرت خلیل اللہ
صلوٰۃ اللہ علیہ کو حج کے مناسک تعلیم فرمائے دسویں اس مہینے کی روز نحر یعنے عید الضحیٰ کا دن ہے اور
اسی روز بکش یعنے حج نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو فدیہ بھیجا بعد نحر کے تین دن کو ایام تشریق کہتے ہیں
بدیں وجہ کہ گوشت قربانی کا اشراق پاتا ہے اس تین دن میں اور نہ اٹھارھویں کو غدیر خم ہوا ہے اور تیئیسویں کو
حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خاتم مبارک اپنی کو حالت رکوع میں تصدق فرمایا ہے چھبیسویں کو
حضرت داؤد صلوٰۃ اللہ علیہ پر استغفار نازل ہوا خاتمہ ان مہینوں کے اوائل دریافت کرنے کے
واسطے ایک دائرہ بنایا ہے جس سے نہایت آسانی ہوتی ہے اسکا قاعدہ یوں ہے کہ جسوقت ارادہ کرے اسوقت
سنہ ہلکہ کرنہیں سے سنہ ہجرت کے خارج کرے جو باقی رہے اُسپر چار زیادہ کرے اور آٹھ آٹھ طرح کرے اور آخر
اُس مہینے سے چار چار کرتے ہوئے شمار کرے پس جس دن کو اعداد مہینے ہو جاویں اسی روز غرہ ہوا گر بعد طرح کے
آٹھ باقی رہیں تو اسکو چھوڑ دے جو آخر کے عدد رہیں وہی اوّل ماہ ہے دائرہ یہ ہے جو لکھا جاتا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت تم پہلی ماہ رمضان کا دریافت کرنا مشکل ہو پس تکملہ لازم ہے کہ سال گذشتہ مین جس روز سے شروع روزہ رکھا گیا تھا اُسکی پانچوین کو سمجھنا چاہیے کہ سال حال کا غرہ بعضے اہل حساب نے اس قاعدہ کا امتحان کیا تھا جو کہ پچاس سال تک صحیح آیا اور کوئی خطا واقع نہوئی ترتیب اسکی یہ ہے

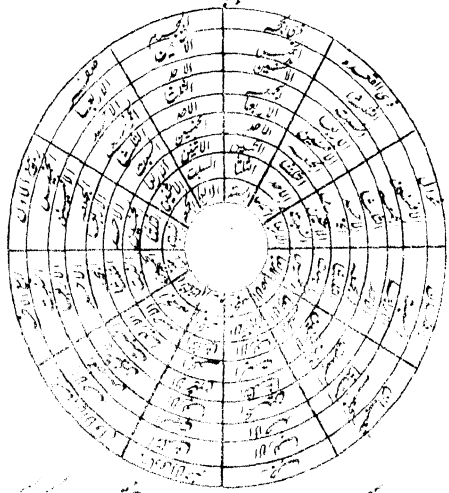

فصل ماہ ہائے رومی کے بیان مین ۔ مہینے قدیم اور مین مختلف ہیں کہ بعضے کا ہونا تین سو ساٹھ دن کا بیان کیا ہے کہ اثنا عشر مہینے حرکت آفتاب کے برابر ہین اور جالانکہ سنہ شمسی سال مین حرکت آفتاب [illegible] اسی واسطے بعض تو ان سنہ مین سے ہین اور بعض اور قاعدہ پر پس انھون نے ہر مہینے تیس دن کا اور بعض اکتیس کا اور بعض اٹھائیس دن کا ہوتا ہے پس ہر مہینے کو چوتھائی کا اضافہ کیا ہے تو مجموعہ تین سو ساٹھ دن ہین علاوہ آخر سال مین پانچ روز اور ملاتے ہین اور ترتیب مہینون کی یون کی ہے تشرین الاول تشرین الآخر کانون الاول کانون الآخر شباط آذار نیسان ایار حزیران تموز آب ایلول اکیس دن کے شاعر نے بارھون مہینون کے نام دو بیت مین فراہم کئے ہین ؎ تشرین ثانی و ایلول و نیسان و خزران ۔ شباط حض بالنقص ذو اک النقص یومان ۔ و باقیہا ثلثون و یوم واحد کان ۔ معنے یہ ہین کہ تشرین الثانی اور ایلول و نیسان و خزران یہ مہینے تیس دن کے ہین اور شباط اٹھائیس یوم اور باقی اکتیس دن کے ہین ۔ تشرین الاول اکتیس دن کا ہے اسکی اول ساعت کو تحریک صبا ہے تیسرے دن دو پہر روبا ہ اور چوتھے مین اصحاب کہف کا ذکر ہے اور پانچوین مین نزدیک کنیسہ بیت المقدس ہے کہ آسمان سے آگ آتی ہے جیسے وہان پر شمع روشن ہو جاتی ہے ساتوین تاریخ عید تیاریک ہے نویین مین حضرت خلیل اللہ کا ذکر ہے دسوین مین خلیل اللہ اپنے فرزند کو ذبح کرنے کے واسطے لائے

تیرھویں تاریخ دریا میں جوش ہوکر تا بیسویں کو سوہی کا غلبہ ہوتا ہے اور آندھی اس کثرت سے آتی ہے کہ درخت
جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں اور اس روز اگر لکڑی درخت سے تراشیں تو اُنمیں کیڑے نہ پڑینگے اور کج نہیں ہوتی ہے
اٹھارھویں میں دریائے نیل کم ہونا شروع ہوتا ہے اکیسویں کو خلق اللہ دریائے نیل کے کنارے کشت کاری کرتی ہے
چوبیسویں کو لوگ کوٹھوں سے کھیتوں میں آتے ہیں چھبیسویں کو یحییٰ بن زکریا کا سر قبر میں رکھا گیا ہے اٹھائیسویں
میں ہوا سوہی کی انور کھتی ہے بیسویں تاریخ ہوتا ہے اور دارو کھانے کا موسم جاتا رہتا ہے تیسویں کو صدا اور
خطا طبوخ اور قسم قسم کے میوہ جات میں مشغول ہوتے ہیں تشریق الثانی تیسویں دن کا ہوا اول روز باد جنوبی کا زور
ہوتا ہے دوسرے روز ہوا اول سے ساتویں میں گزرتے ہیں پہلے سے ساتویں میں چھپتے ہیں اور ساتویں میں
نویں شمالی ہوتی ہے اکثر [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] ہوتے ہیں گیارھویں کو [illegible]
[illegible] ہوتی ہے بارھویں کو دریائے فارس کے [illegible]
[illegible] ہوتا ہے اس روز [illegible] ہوتا ہے
اور بیسویں [illegible] رکھتے ہیں مرجانے میں اٹھائیسویں
کی شب کو [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے تیسویں کو
[illegible] ہوتا ہے اور [illegible] ہوتا ہے
اور پانی کی [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے
[illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے
[illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے
[

لکڑی کے تراشنے کا وقت ہو جو کہ نشک نہو چھتیسویں دن قربانی ہو کہتے ہین کہ اس تاریخ مین ایک گھڑی ایسی ہو کہ جسکے وقت پر آب شور شیرین ہو جاتا ہو دنسوین کو روزہ عذارا ہو ستر ھوین کو بلاد فارس مین موسم سرما جاتا ہو بائیسوین کو اعتدالیات ہو چوبیسوین کو حضرت بیوی کا روزہ ہو اس روز زمین سے سبزہ کا آغاز ہوتا ہو اور طیور خوشحال ہو کر گرم پرواز ہوتے ہین پچیسوین کو مینہ اور خربزہ کاشت کیا جاتا ہو اور اقلیم روم مین درخت انگانے کی ابتدا ہوتی ہو اور مصر مین انگور بوے جاتے ہین اور نیز شتہ بزکو مادہ پر چھوڑتے ہین شباط اٹھائیس یوم کا ہو اسکی ساتوین کو حمرہ اولی گرتا ہو تیرھوین کو درختون سے پانی جاری ہوتا ہو اور درخت کے نیچے سے اوپر کو جاتا ہو چودھوین کو اوسط حمرہ بھی گر جاتا ہو پندرھوین کو سبزی خیارو خربزہ کے اقسام ہوے جاتے ہین اور وحشی جانورون کا توالد و تناسل ہوتا ہو اور طیور آواز دیتے ہین اور پرسفور ظاہر ہوتا ہو بکریان بچہ دیتی ہین گلاب کی اور نرگس و یاسمن کی تخم ریزی ہوتی ہو درخت انگور کے سرسبز ہوتے ہین اور حراگاہ مین عاقر کی کثرت ہوتی ہو سولھوین کو مختلف ہوائین آفاق مین ظاہر ہوتی ہین اور ایام رطب مین بارش ہوتی ہو اور سرزمین شام مین کمات پیدا ہوتی ہو بیسوین کو علی الصبح درختون کی حرکت شروع ہو جاتی ہو اکیسوین کو حمرہ سوم کا سقوط ہو اس مقدار بارات کے یہ معنی ہین کہ پرانے زمانے مین آتش پرست تھے وہ لوگ ایام سرما مین تین مکان پوشیدہ طور پر تیار کرتے تھے چنانچہ بعض ان مکانون مین سے بعض دیگر مکانون پر محیط ہوتے تھے ان گھرون مین اول درجہ شتر گاؤ و اسپ اور دوسرے درجہ مین گوسفند اور تیسرے گھر مین خود رہتے تھے اور کوئلے ہر وقت آگ کی ضرورت سے موجود رکھتے ساتوین کو بڑے جانورون کو بچگل کی ہوا دکھلاتے تھے اور جانوران کو چک کو انکی جگہ لاتے تھے اور خود چھوٹے جانورون کی جگہ جاتے تھے پس جسوقت حمرہ گذر گیا تو پھر دوسرے درجہ کی گوسفند کو بجاے اول لاتے تھے پس حمرہ دوسرا ساقط ہوتا پس جسوقت دوسرا ہفتہ گذر لا تو خود صحرا مین جاکر آگ روشن کرتے تھے کیونکہ ہوا سے مناسب جلنے لگتی ہو اور یہ تینون حمرہ ساقط ہو جاتے ہین اکیسوین کو اعتدال ہوا اور گرم ہوتا ہو شکم زمین کا اور ہواے شہور انگنے اٹھتی ہو اور درخت انگور لگاے جاتے ہین چھبیسوین کو ایام العجوز ہو اور سات روز تک رہتے ہین منجملہ انکے تین روز شباط کے اور چار روز آذار مہینے کے ہین شباط کے اٹھائیس روز ہین اور ہر روز عجوز کا ایک نام ہو نام انکے یہ ہین وحسن صبور ورام موکل مطفی الجمر اور ایک شاعر نے نام ایک شعر مین نظم فرمائے ہین شعر ضرب الشاعر بسبعۃ غرایا مہ اشھلتنا من الشھر ۔ فاذا انقضت ایام سھلتنا بالصر والصبر والوبر او یا رواحیہ

موتہ ومعلل ومطفی الجمر فہناک ولی البر مفلجاۃ وایتک راعدہ من البحر
پس یہ امر عجوز کے چند روز ہین کہ سردی سے خالی نہین ہین اور طوفانی اور تند اور کدورت انگیز ہوا ہین
اوڑا کرتی ہین بعض کا اعتقاد ہی کہ یہ سردی اور طوفان اور تندی ہوا کی امور طبعی سے ہین جسوقت
ایام عجوز کے آتے ہین لازم ہوتا ہی کہ عالم مین کثرت سرما اور طوفان حادث ہو نہ یہ کہ بعض ایام
عجوز مین ہوا اور بعض مین نہو کیونکہ آخر زمستان مین سخت سردی ہوتی ہی جسطرح کہ آخر گرما مین گرما
زیادہ ہوتا ہی اور آخر فصل مین برودت سرما کی اسطرح پر ہی کہ رطوبت چراغ خالی ہوتی ہی اُسوقت
اسکی روشنائی سخت ہوجاتی ہی آزار اول روز مین آزار کے ٹیڑی اور مکھیان نکلتی ہین اور چوتھا
ایام عجوز مین سے ہی بعض نے ایام عجوز کی علامت یہ بیان کی ہی کہ اُس روز قوم عاد ہلاک ہوئی تھی
اور عجوزہ یعنے پیرزن ایک اُس قوم سے باقی رہگئی تھی اور اپنی قوم تلف شدہ کے واسطے نوحہ زاری
کرتی تھی اسواسطے ان دنون کو عجوز کہتے ہین ساتوین کو بادہاے عواصف کی کثرت ہوتی ہی بارھوین کو حجامت
کرتے ہین تیرھوین کو کرگس اوپر ستوظاہر ہوتے ہین سولھوین چشمہاے مار روشن ہوتی ہین کیونکہ
موسم سرما مین سانپ زیر زمین جاگزین ہوتے ہین اُنکی آنکھین اسی وجہ سے تیرہ وتاریک ہوجاتی ہین
اٹھارھوین کو روز وشب معتدل ہوجاتے ہین اور یہ روز بہار عجم کا اول روز ہی اور آب دریا منجمد
ہوجاتا ہی بدینوجہ کہ آفتاب اجزاے لطیف کو کھینچ لیتا ہی پس جسوقت اسکے اجزاے لطیف
علیحدہ ہوے تو غلیظ ہوجاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ جو شخص عقیم ہو جب وہ ایسے دن کی
رات کو سر وسہی کو دیکھے اور اپنی بی بی سے مقاربت کرے البتہ بی بی اُسکی حاملہ ہوجاویگی
اور اُسی رات کو بادہاے شہوت انگیز کا زور ہوتا ہی جسکی وجہ سے مردون کو عورت
کی خواہش اور رغبت ہوتی ہی اسی روز کیہون مین بالی پیدا ہوتی ہی اور تمام درخت
سرسبز ہوتے ہین اور درخت کو کنار اور انگور کی کشتکاری ہوتی ہی اور بادام وزردآلو
کے درخت مین پوست پیدا ہوتا ہی گھڑیال دریا مین خوف ناک ہوتا ہی پچیسوین کو دریا
مین جوش آتا ہی اور اُس روز عید نارہی عید نار سے مراد اس روز سے ہی کہ حضرت
مریم علیہما السلام کو عیسیٰ علیہ السلام کے حمل کی بشارت ملی تھی نیسان یہ مہینہ اکتیس یوم کا
ہوتا ہی اسکے اول روز مین بارش کی امید رہا کرتی ہی اور چوتھا روز سعانین کا ہی چھ دھوین کو
نصاریٰ کی عید الفطر ہی اور اٹھارھوین کو لوہا ہاتھ مین لینا اچھا ہی بیسوین کو ہوا شرقی کا
زور ہوتا ہی طیور شاذ نظر آتے ہین اکیسوین کو واقع شہر فلسطین مین ایک مشہور بازار لگتی ہوا کرتی ہی

اور عام ہجوم ہوا کرتا ہی بابیسوین[۲۲] کو بادہاے جنوبی چلتی ہین اور جنگل تازہ ہوتا ہی اور طبیعت کو
فرحت حاصل ہوتی ہی تیئیسوین[۲۳] کو حضرت ایوب علیہ السلام کے مزار کی زیارت ہوا کرتی ہی چوبیسوین[۲۴]
کو فرات کی مدت طغیانی کا انجام ہی اٹھائیسوین[۲۵] کو نون متحرک ہوتا ہی اور درختون پر میوہ منعقد
ہوتے ہین اور بادام نیا پیدا ہوتا ہی

ایازاکتیس[۳۱] دن کا ہوتا ہی اسکا اول روز ارمیا پیغمبر علیہ السلام کی زیارت کا ہی دوسری
تاریخ کو رو باہ اپنے سوراخون مین جاتی ہین جنگل مین بہت کم نکلتی ہین چھٹیوین[۶] کو حضرت
ایوب علیہ السلام کی زیارت ہی ساتوین[۷] کو عید صلیب ہی نوین[۹] تاریخ حضرت شعیب علیہ السلام کے
مزار کی زیارت ہوتی ہی پندرھوین[۱۵] کو عید تمام مسجدون کی ہی سولھوین[۱۶] مین نسیم صبا دورہ کرتی ہی اور
کماۃ کاٹا جاتا ہی کماۃ کے معنی لغت مین سانبور کے ہین جو دریا کے سفر کرنے کو عمدہ ہوتا ہی اور
اسی تاریخ زیارت حضرت ذکریا علیہ السلام کی بھی ہوتی ہی تیئیسوین[۲۳] کو زیارت حضرت شمعون
پیغمبر علیہ السلام کی ہی اور اظہار کرامات کا اسنے ہوا ہی چوبیسوین[۲۴] کو طاعون یعنے وبا دور ہوتی ہی اور
دہاقین اپنی زراعت کو کاٹتے ہین اور لون چلتی ہی انگور سیاہ ہوتا ہی اور دریاے نیل مصر
کی طغیانی ہوتی ہی اور سفر دریا کے واسطے مبارک ہی پچیسوین[۲۵] کو عید گل سنبل کی ہی یہ سنبل
دوسری قسم کا پھول ہی انتیسوین[۲۹] کو سبت قیامت یعنے شنبہ قیامت ہی اور اکتیسوین[۳۱] کو
شنجبین کا روزہ ہی حزیران تیس[۳۰] یوم کا ہی اول روز مین زیارت حضرت حزقیل پیغمبر
علیہ السلام کی ہی چوتھی کو جمعہ ذہب ہی گیارھوین[۱۱] کو نوروز قبطیان ہے بغداد کا ہی سولھوین[۱۶] کو
دریاے نیل سے پانی اطراف اور جوانب مین جاری ہوتا ہی اٹھارھوین[۱۸] کو دن کی ترقی
اور رات کی کوتاہی ہوتی ہی اسکو انقلاب صیفی کہتے ہین بائیسوین[۲۲] کو خربزہ انجیر انگور پیدا
ہوتا ہی اور گرمی سخت ترقی پر ہوتی ہی اور کٹنا زراعت کا شروع ہو جاتا ہی چوبیسوین[۲۴] کو
حضرت یحیی بن ذکریا کا مولد ہی اسی روز لون چلتی ہی اور اکاون روز یہ شدت رہتی ہی کہ
دریاے جیحون کو طغیانی مین لاتی ہی اٹھائیسوین[۲۸] کو آخر یوم بوارح کا ہی انتیسوین[۲۹] کو اصحاب
تجربہ امتحان لیتے ہین کہ اگر ان دنون شبنم زیادہ گرے تو سمجھ لیتے ہین کہ دریاے نیل کی طغیانی
ہوگی اور اگر کم گرے تو کہتے ہین کہ طغیانی نہوگی تموز اکتیس[۳۱] یوم کا ہوتا ہی اسکی پانچوین مین شعری کا
طلوع ہوتا ہی اور ایک نوح لیکر قبل طلوع شعری کے سات شب تک اوپر اسکے اقسام غلہ مانند گندم
جواش اور برنج وغیرہ کے بوتے ہین پس جو شب کہ شعری کے طلوع کی ہی اس شب کو لوح بلندی پر رکھتے ہین

اور صبح کو اُس لوح کو دیکھتے ہین اگر اُسمین وہ غلہ سرسبز ہوا تو سمجھتے ہین کہ کشتکاری مین فائدہ ہوگا ورنہ وہ سال بُرا جانتے ہین اور ایام جاہلیت مین آتش پرست ایسا ہی کیا کرتے تھے ساتوین کو ٹیُری کی موت آتی ہے دسوین کو بصرہ کی بازار قائم ہوتی ہے اٹھارھوین کو باورنام کئی دن ہین یہ وہ سات دن ہین کہ جنکے دن سال کے حکم مین حکم بحران کا رکھتے ہین یعنے ہر ایک مہینہ کا خریف و شتا سی قیاس کرتے ہین یعنے جو حال اس روز کا ہوتا ہے وہ ہی حال خریف اور شتا کا اُس مہینے مین جو اُسکے مقابل ہوتا ہے مثلاً اُس مہینے کا اول کے مانند اول اور آخر کے مانند آخر ہے چوبیسوین کو سخت لون اور گرمی کی تیزی ہوتی ہے اگر وبا ہو دور ہو جاتی ہے اور درد چشم پیدا ہوتا ہے اور زمستانی خربزہ اور جوار اور گاجر بویا جاتا ہے پچیسوین کو بوجہ شدت حرارت کے جماع کرنا منع ہے چھبیسوین کو خوشہ خرما کو چنتے اور انگور توڑتے ہین اور دریا کا جوش ہوتا ہے اور شیکر کاٹتے ہین میوہ پختہ ہو جاتا ہے تیسوین کو ماہ عید کنیسہ مریم علیہا السلام کی ہے **آب** اکتیس دن کا ہے اول روز سے پندرھوین تک روزہ وفات مریم ہے تیسری کو حضرت مسیح علیہ السلام کی زیارت ہے چوتھی مین حضرت الیاس پیغمبر کی زیارت ہے پندرہ روز تک پانچوین مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہے چھٹوین کو عید تجلی ہے ساتوین کو تند ہوا مین مختلف چلتی ہین دسوین کو بازار عمان قائم ہوتی ہے عراق مین بارھوین کو ہوا سے غوشگوار چلنا شروع ہوتی ہے پندرھوین کو عید زیارت حضرت مریم علیہا السلام کی ہے سترھوین کو دوسری عید تجلی ہے اٹھارھوین کو ہوا تیز چلتی ہے اور انار کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور ترنج زرد ہوتا ہے بیسوین کو آخر دن بادسموم کا ہے بائیسوین کو گرمی کا زور کم ہو جاتا ہے چھبیسوین کو درد چشم پیدا ہوتا ہے ستائیسوین کو ایسع اور والدہ حضرت یحیی علیہ السلام کی زیارت کا دن ہے اٹھائیسوین کو رات اچھی ہوتی ہے پانی خوش ذائقہ ہوتا ہے اور زکام کی پیدائش اور اکثر غلبہ بلغم کا ہوتا ہے دوا کی خورش اور جلاب کے پینے سے طبیعت اچھی ہوتی ہے اور خرما اور انگور کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور باران نرم کی بارش ہوتی ہے اور سرزمین شام مین ترنجبین پیدا ہوتی ہے **ایلول** یہ مہینہ تیس دن کا ہے اول مین آغاز سال کے عید ہوتی ہے تیسری تاریخ مین حضرت یوشع بن یونس علیہ السلام کی زیارت ہے ابتدا مین آگ کا استعمال اپنی مجلس مین کرتے ہین پانچوین مین ذکریا کی زیارت ہے بارھوین کو فصد لیتے ہین اور دوا پیتے ہین تیرھوین مین زیارت نیل کے بڑھنے کی انتہا ہوتی ہے اور عید کنیسہ قیامت بیت المقدس کی ہوتی ہے چودھوین عید صلیب ہے سولھوین کو لڑکون کا دودھ بڑھاتے ہین اٹھارھوین کو روز شب

اعتدال پر آجاتا ہی اور وہ دن عجم کے نزدیک اوائل بہار کا ہو کہتے ہین کہ اس تاریخ جو ابر ظاہر ہو وہ ارواح کو روشن کرتا ہی اور امراض سے بدن کو بری کرتا ہی بیسوین کو طوبتین دختون کی شاخون سے جڑ کی طرف آتی ہین اور برگ ریزی ہوتی ہی چوبیسوین کو اصحاب تجربہ نے لکھا ہی کہ اس روز ایسی ہوا چلتی ہی جس سے کوئے ابلق رنگ کے شہر مین جمع ہوتے ہین یہ لوگ کہتے ہین اور یہ ایسے امور ہین جو بعض مرتبہ سال مین مکرر واقع ہوتے ہین صالح بن عبد القدوس نے اس بارہ مین

ایک قصیدہ لکھا ہو قصیدہ

تسائل عن ایامنا وشهورنا	یا سماء الاتی تعد وتنسب	الا ایها المرء الحکیم المهذب	تأنا کتاب تعال منه التعجب
وتسال عن یوم الخریف وشتانا	وایامنا فی الربیع فتخضب	فتسال عن وقت الخریف وقنطه	اذا کلت الجوزا ذا را تلهب
فعدة ایام الشهور باسرها	جمیعا بسر صانیة کالیکذب	وما احکمت فیه الاطباء قبلنا	من الطعم ما یوتی وما یتخیب
فاولها ینسان والشمس برجها	به اکمل المشهور بالاوجر کوکب	مئون ثلثا ثم ستون بعدها	وخمسة ایام کذلک تحسب
وفیه یزید الماء فی کل لیکره	ولیس فیه السنبل المترقب	وایام نیسان ثلثون هکذا	وجدناه یروی فی الحدیث ویکتب
ولیکره فیه النقل ما کان مزرعا	قد ع اکله فی الکرم اصوب	ویوکل مشویا فریکا فریحا	وهماه باذن الله داء فیعطب
وایام ایار ثلثون احصیت	ویوم وفیه الروس قد یتخیب	وفیه هیتاج العصون کما مرق	یرجی وفیه النیل یطفو فیکثب
وایاز فی ایامه حصد زرعنا	وایامه فیها الفواکه تحلب	فلا تاکلن ایاما واهون تفقده	علیک فالوان الثمار اطیب
مغرب من بعد یاحرز تالیا	ومنه من الاداعی الجم مشعب	وفیه یکون الشر للشمس منذرا	ویرد حاوما الشمس فی الکلب
وایامها اللاتی حکت علماؤنا	ثلثون یودی الکر فیها ویتعب	فیالیاده الماء القرح وذاوها	علی الریق یطفی حرها المتوقب
لنا فیه والجوزا منزل شمسه	به ولنا فیه مراد وملعب	وفی اربع یبقین اقصر لیلة	واطول یوم لیس فیه یکذب
وبالسرطان الشمس فیه محلها	فیلبث فیه شهرها وتصوب	وتموز شهر یاتک الحر دفعة	وفیه یذاس الحر ثم یهذب
وایامها ایضا ثلثون شارقا	ویوما من لیتکوا ذی الحر یهرب	فیکره خشیان النساء لونه	فلا یفتش ما یختشی وما یهب
وکالاسد المعروف تنزل شمسه	ومنه الیه شهرها یتقلب	وفی شهر آب لیسقط الحر کله	وینکسر الکرب الشدید فیذهب
وایلول یاتی بعد آب وشمسه	بسنبل یتبدل لدیه وتغرب	وایامه ایضا ثلثون شارقا	ویوم به تم الحساب المجرب
وفیه اهتباج الروح بعد سکونها	وفیه طلاء الکرم لابد یسرب	وایام تشرین ثلثون شارقا	وفیهن عید الصلیب ومنقب
وتشرین شهر بعد تشرین لاخر	به منزل الشمس المضیة عقرب	ویوما وفیه الشمس تفسو وتوجب	
وایام تشرین لاخیر باسرها	ثلثون فیها الجر الارض تضیب	وفیه یری اکل اللحوم وطبخها	من الطیر اهل العلم للتطییب
وینزل فیه الشمس بالقوس مالها	عن القوس حتی ینفض الشهر مذهب	وکانون شهر بعد تشرین منکو	وذلک شهر ذو سقام معصب
		وفی قمته میلاد قیل القضا له	اذا یقیت ست کذلک یحسب

وکانون شهر بعد کانون آخر ... وذلک آیان به الکرم یکرب ... ویورق فیه للوز والجوز کله ... ویهتاج اصناف السقام یکلب
وتنزل فیه الشمس الحجی وجها ... وتمنع منه بعد شهر یحتجب ... وابطه تلتون مشارقاً ... ویوم اذا وفی کانون یذهب
وبا تیک شهر بعد کانون اسمه ... شباط وذا الشهر فی الدلو یطرب ... وفیه بدور الدلو ینزل شمسه ... ومنه الیه شهرها تنادب
واما مه عشرون یوماً وبعدها ... ثمانیة لکن لها اب وترکب ... وفیه یسیر الماء فی کل وجهة ... وترهو له اغصانها وتشعب
ویقطع فیه الزرع وکان عاماً ... للبیباً ویستسقی البصیر المجرب ... واذا شهر یعرف لصیف مقبلاً ... به وهو فی الایام شهر محتب
وفیه حموق للنبات وربما ... اثار قبا المحیی المیت ملقب ... وفی وقته کالبان للنفع تشرب ... لاذیالها کبر وصنتی ب
وذلک بان الربیع ووقته ... وفیه وتنزل فیه الحوت بالشهر هکذا ... قول العلمی بالنجوم واعرب
وبا یامه ایضاً اثنتون شارقاً ... واذا ما صفو اذا رعناد مولیا ... فقد خلقت بالبرد عنقا مغرب
فهذا الذی ابنت عنه بعینه ... انا ریة قوامی بالشیر یذهب

فصل ماہ ہائے فارسی کے بیان مین

یہ مہینے برابر تیس دن کے ہین انکے سال کے تین سو پینسٹھ دن ہین اس نظر سے ہر مہینا تیس دن کا ہی پانچ روز جو بڑھتے ہین آخر سال مین ملاتے ہین فارسیون کے نزدیک ترتیب ہفتہ کی مثل عرب کے نہین ہی بلکہ انکے نزدیک شروع سے آخر مہینے تک ہر دن کا ایک خاص نام مقرر ہی اور بادشاہان فارس کو ہر روز مطابق انکے خورش و پوشش مخصوص ہی کہ وہ مکرر نہین ہوتی نام دنون کے یہ ہین ایک ہرمزد دوم بہمن تین اردی بہشت چہار شہریور پنج اسفندارمذ شش خرداد ہفت مرداد آٹھ دی بازر نو آذر دس آبان گیارہ خور بارہ ماہ تیرہ تیر چودہ گوش پندرہ دی بمہر سولہ مہر سترہ سروش اٹھارہ رشن انیس فروردین بیس بہرام اکیس رام بائیس باد تئیس دی بدین چوبیس دین پچیس آذر چھبیس اشاد ستائیس آسمان اٹھائیس زامیاد انتیس ماراسفند تیس انیزان اور اس وسطے روزہاے ماہ کا نام رکھا ہی کیونکہ انکی خورش اور پوشش پھر مکرر اس مہینے مین نہین ہوتی ہی انکی عیدون مین سے بعض تو مخصوص امور دنیوی سے ہین اور بعض امور دینی سے خصوصیت رکھتی ہین عیدہاے دنیوی یہ ہین کہ بادشاہان عجم نے اگلے زمانے مین مقرر کین تاکہ اس روز شادمانی نفس اور شکر و ثناے خدا یتعالیٰ مین مصروف ہون اور خلق خدا انکی مدح اور ثنا اور دعاے دولت مین مصروف رہے اور اپنے ملک کے عوام کے واسطے بھی چند یوم وضع فرمائے

اور ایسا طریقہ رکھا کہ جسکے ذریعہ سے فقرا وغیرہ لوگون کو بھی در ہاے امید کشودہ ہون اور
اُس مراسم پر ہنوز قدم بقدم چلے جاتے ہین اور عیدین دینی وہ ہین کہ جو اُنکے دینی
بزرگوارون نے اختراع فرمائی ہین غرض کہ چند روز ایسے ہین جو اُمور آخرت
کے واسطے وضع ہوے ہین اب ہم جس مہینے مین جو واقع ہی اُسکا بیان لکھتے ہین —

فروردین اسکا اوّل روز عید سلطانی کا نوروز ہی اُس روز کے معنی نعمت
فارس مین شروع سال کے ہین کیونکہ نئے دن کو پرانے سال سے کوئی نسبت نہین ہی حکما
کا مقولہ ہی کہ اسی روز اللہ تعالی نے آسمان کو دوار بنایا اور ستارون کو متحرک کیا اور
آفتاب کو پیدا فرمایا اُسکے دن کا نام ہرمز ہی ان لوگون کے اعتقاد لغوی مین ہرمز خدا تعالی
کا نام ہی حکماے فرس معتقد ہین کہ آج کے دن سعادت کی تقسیم بنا بر اہل دنیا کے ہوتی ہی
اور یہ بھی اعتقاد ہی اور علاوہ حکماے فارس کے تجار بھی متفق ہین کہ جو شخص آج کے روز
قبل اُسکے کہ کوئی کلام کرے کسی قدر شکر کھاوے روغن زیت اپنے بدن مین لگاوے
تمام سال کی کل بلیات اُس سے دور رہینگی سترھوین[۱۷] سروش کہتے ہین اور سروش اُس فرشتہ کا
نام ہی جو شب کا رقیب ہی کہتے ہین کہ یہ نام جبرئیل کا ہی اور وہ جنات اور جادوگرون پر سخت ہی پس
رات کے وقت دنیا مین تین مرتبہ طلوع کرتا ہی اوّل جنات کا قمع کرتا ہی اور سحر کو کھو دیتا ہی
دوبارہ کے طلوع مین زمین و آسمان کے مابین چیزین سرد و شیرین ہوتی ہین مانند پانی کے اور خروس
یعنے مرغ بانگ دیتا ہی اور شہوت کا ہیجان ہوتا ہی تیسرے مرتبہ کے طلوع مین فجر ہو جاتی ہی اور نبات اور
سبزہ شگفتہ ہوتا ہی علیل کو صحت غمگین کو شادی ہوتی ہی سونے والون کو جو خواب نظر آتا ہی وہ سچا
ہوتا ہی اور فرشتون کو خوشی اور پریون کو غمی حاصل ہوتی ہی انیسوین[۱۹] اس مہینے کی فروردین ہی
یہ وہ عید ہی جسکا نام فروردجان ہی اور اُسکے تسمیہ کی وجہ صرف موافقت نام روز کا لحاظ کیا گیا ہی
اور جس مہینے مین جو عید ہی اُسکا نام اتفاق ماہ سے کہا گیا ہی عظماے فرس کے نزدیک یہی روز عید کا ہی
اور بادشاہان فرس کے نزدیک یہ تمام مہینہ عید کا ہی اس مہینے کو پنج پر تقسیم کیا ہی کہ اول کے پانچ
روز بادشاہون کی عید اور دوم پانچ روز بنا بر اشراف اور سوم پانچ روز بنا بر خدمتگار بادشاہان
اور چہارم کے پانچ روز واسطے اہلبیت و خواصون اُسکے کے اور پانچ روز عام خلائق کے واسطے
عیدین مقرر کی ہین اور چھٹوین حصہ کے پانچ روز رعایا کے واسطے ہی پانچ روز اوّل کے جو عید
سلاطین ہی اُن دنون مین بادشاہ جلوس فرما کر عام منادی کراتے ہین کہ بادشاہ بیٹھا ہی تاکہ

عامہ خلائق بار یاب سلام ہوکر مورد انعام وتفضلات خسروانہ ہون دوسرے پانچ روز مین جو
اشراف کے واسطے مقرر ہی اُس روز بڑے بڑے دہاتین اور خاندانی حاضر دربار ہوتے ہین
تیسرے پانچ روز مین اہل مشورت حاضر دربار ہوتے ہین چوتھے خمسہ مین اہل بیت اور خاصان شاہی کی نوبت
پہونچتی ہی پانچوین خمسہ مین فرزندان خلافت کی ملاقات ہوتی ہی اور انکو خلعت عطا ہوتے ہین
چھٹے خمسہ مین جب ان سب مجموعہ کے انعام واکرام سے فراغت ملی خاص خاص لوگون کے ساتھ
مصاحب رہتے ہین اور جو تحفہ تحائف نذر مین آتے ہین انکو بغور ملاحظہ کرکے داخل خزانہ
کرتے ہین **اردی بہشت** اس مہینے کے تیسرے دن کو اردی بہشت کہتے ہین عید کا دن ہی
وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اول تو مہینے کا نام ہی دوسرے عید کا اور نیز اردی بہشت نام فرشتہ کا ہی
جسکو اللہ تعالی نے نور ونار کا موکل فرمایا ہی اور نیز امراض اور علت جسمی کے دور کرنے مین دوا وغذا پر
موکل ہی اس مہینے کے چھبیسوین[۲۶] دن کا نام اشتاد روز ہی یہ اول کھنبار ہی اور کھنبارات چھ ہین اور
ہر ایک مقدار معین پانچ روز کی رکھتے ہین واضع اسکا آذر دشت ہی ان کھنبارات مین خیر وخیرات
اور عبادات ورسوم وعادات مثل مذہب مجوس ہوتے ہین ۔ **خرداد** اسکی چھٹوین کو خرداد
کہتے ہین یہ اُس فرشتہ کا نام ہی جو نباتات اور درختون پر موکل ہی اور نیز پانی سے نجاست کو
دور کرتا ہی اسکے چھبیسوین[۲۶] دن کو اشتاد روز کہتے ہین اول کھنبار چہارم کا ہی اس روز اللہ تعالی نے
درخت اور نباتات کی آفرینش فرمائی تیسرے دن کا نام انیران روز یا انیران کان ہی جسیکا
عید کا اتفاق ہوا اور نبابر اتفاق ہر دو اسم کے اسکا نام عید رکھا ہی اس عید کو غسل اور
صفائی بدن کی کرتے ہین اور اب تک اصفہان مین ہوتی ہی **تیرماہ** اسکی آٹھوین کو خرداد
کہتے ہین یہ عید جشن نیلوفر کے نام سے ہی یہ جدید نام ہی اسکی تیرھوین کو تیر کہتے ہین اور
یہ عید کا دن ہی نبابر اتفاق دو اسم کے تیر نام رکھا گیا کہ دن کا بھی نام ہی اور نیز عید کا
اسی روز منوچہر نے قبل اسکے کہ ایران پر افراسیاب سے غالب ہوا فراسیاب نے ایران حوالہ منوچہر کے
کیا منوچہر نام ایک حصار طبرستان مین ہی سولھوین[۱۶] دن کا نام مہر روز ہی اور مہر آفتاب کو بھی کہتے ہین
اور یہ پانچوین کھنبار کا اول روز ہی اس روز اللہ تعالی نے بہائم یعنے درندہ پیدا کیے ہین
مگر اسقدر فرق ہی کہ یہ درندہ پرندہ نہون صرف چرند مثل بیل بکری گھوڑے اونٹ وغیرہ
کے **مرداد ماہ** اس مہینے کے ساتون دن کا نام مرداد ہی اور یہ عید ہی اور اسکا نام مرداد گان
کہتے ہین **شہریور ماہ** اسکے چوتھے دن کو شہریور کہتے ہین اسکے عید کا نام بھی شہریور ہی فرض کہ

دن اور عید کا اتفاق چلا جاتا ہی پانچوین کھنڈا کا اول روز ہی اور سولھوین دن کو مہرروز کہتے ہین
اور بیسوین کو بہرام اور تیسرے مہرجان صغیر مشہور کرتے ہین ۔ مہر ماہ اسکے سولھوین دن کو مہرروز
کہتے ہین جو ایک بڑے عظیم الشان عید کا روز ہی جسکا نام مہرجان ہی ۔ طائفہ نام ہرمز روز عید ہے
اور یہ بھی ظاہر ہی اسکے سوا آفتاب کو بھی کہتے ہین سلاطین سلف اس دن مین اپنے لڑکون کو
تاج زر پہناتے تھے اور اس تاج مین آفتاب کی تصویر بناتے کہتے ہین کہ فریدون اس روز بعزم
رزم نکلا اور ضحاک سے معرکہ ہوا اور ضحاک نے شکست پائی اور ملائک نے نازل ہوکر فریدون کو
اس نصرت کی مبارک باد دی حق تعالیٰ نے اسی روز زمین کو ہوا کی لطافت عطا فرمائی اور اجساد
کو مقام ارواح گردانا حکما سے فرس کا اعتقاد ہی کہ جو شخص آج کے دن کسی قدر انار کھاوے اور گلاب
سونگھے اللہ تعالیٰ اسکی آفات کو دور کر دیگا اسکی اکیسوین کو مرزکہتے ہین اسی روز فریدون نے
ضحاک پر فتح پائی اور اسکو قید کیا ہی اور ضحاک نے اپنے قتل کی استدعا کی مگر فریدون نے ضحاک کو
کوہ دنباوند مین قید کیا آبان ماہ آبان ماہ عید کا نام ہی اور واسطے اتفاق ہرمز و کے اسکا نام آباکان ہی
اور اس روز کے اول حصہ کو استشاد روز کہتے ہین اور اسکا نام فرورو جان ہی فارس والے
اپنے فریدون کے نام اس روز کھانا پکواتے ہین اور کسوہ کھون پر پانی رکھواتے ہین اور یہ
اعتقاد رکھتے ہین کہ آج کے روز انکے بزرگون کی روحین عذاب وعقاب سے نکل کر اس
آبگاہ مین آتی ہین اور اسطرف آنے سے انکو قوت حاصل ہوتی ہی پس بخور کرتے ہین
اور اپنے مکان مین خوشبودار چیزین آگ پر چھڑکتے تاکہ ارواح خوشنود ہون اور اسی امر مین
اہل فارس مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ یہ پانچ روز آخر آبان کے ہین بعض کے نزدیک آخر
آذر مین سے ہین بہرتقدیر یہ امران لوگون کے ارکان دین مین سے ہی آذر ماہ اسکے
اول یوم کو ہرمز کہتے ہین اسمین کوسج کی سواری ہی اور یہ وہ رسم ہی کہ جو ایک مرد
کوسج اپنے زمانہ مین موجب تشخند اہل فارس ہوا تھا کیفیت یہ ہی کہ آج کے روز گدھے پر سوار
پرانی گودڑی پہنے گرم گرم خورش کھاکے بدن مین گرم دوا لگاکر اسطور پر پھرتا کہ لوگ جانین
کہ اس شخص کو بڑی حرارت ہی پنکھا ہاتھ مین لیے ہوے نکلتا اور کہتا کہ بڑی گرمی ہی عام
خندہ زنان آب پاشان ہوتے کوئی برف پھینکتا تھا پس اسی حیلہ سے اس شخص کو
نفع کلی پہونچتا تھا اسی طرح آگے آگے وہ مسخرہ روان اور عقب سے خلق خدا دوان و پویان آخر کو
بادشاہ کے مقابل جب گذرتا بادشاہ بھی اسی اقسام سے برف وغیرہ پھینک مارتا مگر اس تک نہ پہونچتی

اور اس مسخرہ کے پاس تھوڑی سی مٹی گھلی ہوئی رہتی تھی وہ ان لوگون پر کہ جو اسکو کچھ نہ دیتے تھے
اور صرف چھیڑتے تھے چھڑکتا تھا کہتے ہین کہ آج کے روز دریا سے ایسا موتی نکلا تھا جو پیشتر کسی نے
دیکھا نہ تھا یہ وہ دن ہی کہ حق تعالی نے خیر و شر مین فرق کیا ہی کہتے ہین کہ آج کی صبح کو اگر کوئی بھی
کھاکر ترنج سونگھے تو اسکو تمام سال سعادات فراہم ہون اس مہینے کی نوین کو آذر روز کی عید
کہتے ہین جسکا نام درخش ہی اس دن وہان کے لوگ آگ سے ہمدوش ہوتے رہتے ہین آذر
اس فرشتہ کا نام ہی جو کل آتش پر موکل ہی زردشت نے حکم دیا تھا کہ تمام خلق اللہ اس روز
آتشکدہ کی زیارت کرین اور قربانی کی فکر کرین اور بادشاہ ملک آج کے روز ارباب
دولت سے مصلحت کرتے رہے ہین دی ماہ اسکا نام خرم ماہ بھی ہی اسکا اول روز
خرم روز ہی یہ نام حق تعالی کا ہی بادشاہ آج کے روز تخت سے اتر پڑتا تھا اور سفید پوش
ہوکر فرش پر بیٹھ کر بغیر آداب سلطنت کے دنیا اور اہل دنیا کی طرف متوجہ ہوتا اور لطف و خوشی سے
ہر ایک کو مخاطب کرتا تھا جتنے کہ رفیع و وضیع و شریف و دہاقین و کاشتکار تھے سب سے ملاقات کرتا اور
باہم طعام کھاتا اور کہتا کہ مین ایک مثل تمہارے ہون اور عمارت قائم نہین ہوتی ہی جو کہ آپ لوگون کے
اختیار مین ہی اور عمارت کا قائم رہنا بادشاہ وقت کی ذات پر محول ہی اور کسی بادشاہ کو رعیت سے
اور رعیت کو بادشاہ سے استغنا حاصل نہین ہی پس ہم تم مانند دو بھائیون کے ہین کہ کسی ایک کو
دوسرے سے گریز ممکن نہین ہی اسکے روز اول کو نور روز اور کہنہ را اول کہتے ہین اس روز اللہ تعالی نے
آسمان کو پیدا فرمایا چودھوین دن کا نام گوش روز اور شیر سوہی اس روز اہل فارس دودھ اور
گوشت کھاتے اور ترکاریون کو گوشت مین پکاتے ہین اور بنا بر شیاطین دھونی دیتے ہین اور اس
دھونی سے آسیب کی مدافعت کرتے ہین پندرھوین روز کو دی بمہر کہتے ہین اور عید کا دن بھی ہی
اس روز خمیر یا گل سے ایک ہیئت انسان کی صورت بناتے ہین اور دروازے دیوان خانہ کے
محاذی رکھتے ہین اور بعدہ اسکو جلاتے ہین حکمائے فرس معتقد ہین کہ جو شخص قبل نہ کھانے کسی شی کے
آج کے روز سیب کھاکر نرگس کا پھول سونگھے سو دہ سال اس شخص کے حق مین نہایت خوشی اور
خرمی سے گذرے گا اگر کوئی بوقت شب خورش کرے تو قحط و فقر و غنا کی سے نجات پاوے اس مہینے کی
سترھوین کو مہر روز کہتے ہین یہ روز عید کا کامل ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ انھین دنون مین فارس نے بلاد
ترک پر حملہ کیا تھا اور نیز لشکر کی روانگی بھی انکے حملہ کے واسطے اسی روز ہوئی تھی کہتے ہین کہ اسی
روز کی رات کو فریدون گاؤ پر سوار ہوا تھا اور اس دن کی رات کو ایک مادہ گاؤ ظاہر ہوئی تھی جو نقرہ کی تھی

اور اسکے دو سینگ طلائی تھے اور گوسالہ نقرہ کا تھا جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہوتا تھا اور جس شخص کو اسکا دیکھنا میسر ہوا تو اسکی دعوت قبول ہوئی اور انکو بخزا اہل سعادت کے اور کسی نے نہین دیکھا

بہمن ماہ اسکا دوسرا دن ہی بہمن روز عید کا دن ہی نام اسکا بہمنچہ ہی سوائے اتفاق باہمی کے ایک موکل ملک کا نام ہی جو بہائم پر موکل ہی اہل فرس اس عید کو چند دیگ جمع کرتے ہین اور انواع غلات پکاتے اور کھاتے ہین اور نیز شیر سفید کو بہمن سفید مین گھس کر نوش کرتے ہین اور یہ عمل بنا بر حفظ قوت حافظہ کے ہی اور آج کا دن واسطے ادویہ لگانے بیماردن اور روغن کشیدے اور دعوتی دینے کے عمدہ ہی کہتے ہین کہ جاماسپ وزیر گشتاسپ کا یہ عمل کیا کرتا تھا جسکا فائدہ ظاہر ہی

اس مہینے کی پانچوین کا اسفندارمذ اور بوسیدہ نام ہی دسوین روز کا آبان عید نام ہی اور اسکی تقریب ہین اور یہ نتیجہ اردشیر بابکان کا ہی کہتے ہین کہ اسکا نام مستوفی ہونے کی یہ وجہ ہی کہ اسوقت سے آخر سال تک تو باقی ہین کہتے ہین کہ جہنم سے زمستان اسی روز دنیا مین نکلتا ہی اور لوگ آگ روشن کرکے زمستان کا صدمہ دفع کرتے ہین رفتہ رفتہ بادشاہان عجم کا یہ رسم ہوگیا ہی کہ اسکی شب کو آگ روشن کرتے ہین اور وحش وطیور کو بھونتے ہین اور [illegible] اور لہو لعب مین مصروف ہوتے ہین

تیسرا روز انیزان ہی جسکو فارس والے آب [illegible] کہتے ہین اس نام کے معنی بارش باران ہین اور یہ عید منحوس اصفہان مین باقی ہی اور اسکا [illegible] ایام فیروز مین اسقدر دنیا مین [illegible] کہ [illegible] بیٹے پر شفقت فرماتا ہی تا آنکہ اسکی [illegible] سے کوئی شخص مرنے نہین پایا بعد ازان فیروز نے حق تعالی کی نماز ادا کی اور دعا کی کہ اے پروردگار بلائے قحط کو دور فرما اور اہل عالم کو اس محنت و رنج سے رہائی دے اور خود استغنا نہ مین گیا اور مانند اسکے کہ صدیق صدیق سے لپٹتا ہی اپنے تئین آتش سے لپٹایا جہانچہ شعلہ آتش اسکی ریش تک پہونچا مگر کچھ سوخت نہوا کہتے ہین کہ اسکی داڑھی کو سرخی اور گلگونی آتش سے ہوئی اگر اسساک بارش باران کا میرے سبب سے ہی تو میرے نفس کی بدی مجھپر ظاہر کر دے تا کہ اپنے نفس کو اس مدار تکاب سے باز رکھون یا کہ سلطنت سے اپنے مین معزول ہون اور اگر کسی دوسرے کے افعال کا نتیجہ ہی تو اسکو زائل فرما اور اپنے بندون پر باران رحمت کا انعام فرما۔ پس یہ دعا کرکے آتشکدہ سے باہر نکلا پس ایک ابر پیدا ہوا اور ایسا پانی برسا کہ کبھی ایسا نہ برسا تھا پس فیروز کو یقین ہوا

کہ اُسکی دعا قبول ہوئی آخر کو پانی ندیون اور چشمۂ گاہون مین جاری ہوا اور عام لوگ بارش
باران سے شادمان اور خوشحال ہوے پس اُس روز سے اس عمل کا رسم جاری ہوگیا اور
ہنوز یہ رسم رواج رکھتا ہی ماہ اسفندارمذ اسکے پانچوین دن کا اسفندارمذ عید نام ہی اسکے
معنی عقل وحکمت کے ہین اور اسفندارمذ اُس فرشتہ کا نام ہی کہ زمین پر موکل ہی اور نیز اُس صالحہ
عورت کا نام ہی جو اپنے شوہر کو عزیز رکھتی ہی اور یہ عید زن دار مردون سے مخصوص ہی اور نیز
ایسی عورتون سے جو شوہر والی ہین متعلق ہی اور یہ رسم اسی طور پر اصفہان اور رے اور
بلاد الجبل مین جاری ہی اس عید کا نام نزد کیران ہی اس روز عامل لوگ طلوع فجر سے آفتاب
نکلنے تک سحر و جادو رقعون مین لکھتے ہین منجملہ اسکے تین رقعہ دیوار خانہ کے سر پر اُس دیوار کو
بدر خانہ کے مقابل لاتے ہین گیارھوین روز جو زہ جو اول کمبار دوم کا ہی اللہ تعالی نے اس روز
پانی کی آفرینش فرمائی اور اکتیسوین کو قرور دین ہی اور اُس دن کو انبار رکھتے ہین اور آب ہاے
جاری مین گلاب چھوڑتے ہین اور اس شادمانی کے عوض مین شکر و سپاس ادا کرتے ہین اور
یہ سنت ہنوز ان لوگون مین جاری ہی قول سال ہاے عرب و روم و فارس مین - ان تینون کے
بارہ بارہ مہینے ہین اور چار فصل ان لوگون کے نزدیک سال مین تفاوت ہی عرب نے اپنے
شروع ماہ کا مدار رویت ہلال پر منحصر رکھا ہی پس اس قاعدہ سے سال کے تین سو چون یوم ہین
رومیون نے اپنے مہینون کا مدار دور خورشید پر رکھا ہی اسکے سال کے تین سو پانچ روز ہین اس
نظر سے کہ اس مدت مین آفتاب دائرہ فلک کو قطع کرتا ہی فارس والون نے اپنے مہینون کو تیس روز
کا مقرر کیا ہی پس اس حساب سے انکا سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہی اور حساب عرب
مین اسکو قمری کہتے ہین اور روم کے حساب مین شمسی اور سال ہاے عرب اور روم مین
تفاوت ہر صدی مین تین برس کا ہوتا ہی جیسا کہ حق تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ہی کہ ولبثوا فی
کہفھم ثلثمائۃ سنین وازدادوا تسعا یعنے تین سو برس بحساب روم کے وازدادوا تسعا
اور بحساب عرب کے نو برس زیادہ کیے ہین عرب کا شروع سال محرم سے ہی اور رومیون کا
آغاز سال نقطہ حمل مین آفتاب کی پہونچنے سے ہی **فصل ارباع سال کے بیان مین**
واضح ہو کہ فلک البروج کا دائرہ - دائرہ معدل النہار کو دو نقطہ مقابل پر قطع کرتا ہی اور ایک ان مین سے
نصف شمال مین آتا ہی جسکو نقطہ اعتدال ربیعی کہتے ہین اور دوسرے نقطہ کی کیفیت یہ ہی
کہ جسوقت آفتاب نے اُس سے نصف جنوبی مین تجاوز کیا تو اسکو اعتدال خریفی کہتے ہین اور

اور نصف شمالی وہ ہی جسکے بعد کی غایت معدل النہار سے شمال کی جانب ہو اور اُسکو نقطہ انقلاب صیفی کہتے ہین اور منتصف نصف جنوبی وہ ہی جسکے بعد کی غایت معدل النہار سے جنوب کی جانب ہو اسکا نام نقطۂ انقلاب شتوی ہی پس قسمت کیا جاتا ہی دائرہ ان چار نقطون سے برابر لیکن ربیعی جو درمیان نقطۂ اعتدال ربیعی اور انقلاب صیفی کے ہی پس اسوقت کہ جب زمانہ ربیع کا پایا جاتا ہی جب تک کہ آفتاب اس قوس سے برابری کرتا ہو اس زمانہ کو ربیعی کہتے ہین اور ربیعی میانہ نقطۂ انقلاب خریفی ہی اسکو زمانہ صیف یعنے موسم گرما کہتے ہین اسواسطے کہ آفتاب جب تک مقابل اس قوس کے رہتا ہی زمانہ صیف کا ہوتا ہی اور ربیعی جو درمیان نقطہ اعتدال خریفی اور نقطۂ انقلاب شتوی کے ہی پس یہ زمانۂ خریف مین پایا جاتا ہی اور اسے پائز کہتے ہین اور ربیعی جو درمیان نقطۂ انقلاب شتوی اور نقطۂ اعتدال ربیعی کے واقع ہی وہ ہی کہ جس زمانہ مین سردی جاری ہوتی ہی اللہ تعالی کا ایک لطف یہ بھی ہی کہ اپنے بندون کے واسطے ہر فصل کا مزاج برخلاف مزاج گذشتہ فصل کے بنایا ہی تاکہ تبدیل بیچ چار فصلین جسم مین موثر ہون پس جسوقت گرما سے زمستان آتا ہی اگر یکبارگی یہ تغیر ہو جاے تو بڑا تغیر صادر ہو پس دیکھیے کہ تغیر ہوا سے شروع کیا جاتا ہی ربیع کا موسم بروقت آنے آفتاب کے ہی برج حمل سے اول دقیقہ پر اسوقت روز و شب معتدل ہین ہوا خوشگوار نسیم پربہار برف پگھلتی دریا کی روانی سبزہ کا لہلہانا پھولون کا کھلنا حیوانات کا توالد و تناسل ان سب وجوہ سے اہل زمانہ کی عیش خوش ہوتی ہی اور زمین خس و خاشاک سے پاک نظر آتی ہی صیف جسوقت آفتاب اول سرطان مین پہونچتا ہی دن نہایت درجہ بڑھ جاتا ہی اور رات مختصر ہو جاتی ہی بعدہ رات بڑی ہونی شروع ہوتی ہی گرمی کا سخت زور ہوتا ہی نبات اور حیوانات مقوی ہوتے ہین ثمر پیدا ہوتے ہین مگر انکے دانہ خشک ہو جاتے ہین شبنم کی کمی ہوتی ہی بہائم فربہ اور سخت نظر آتے ہین اکثر حیوانات ادھر اُدھر پریشان نظر آتے ہین مکھیون کی کثرت ہوتی ہی اہل عالم کے عیش اچھے رنگ پر رہتے ہین کشتیان جاری ہوتی ہین لوگون کو رازقہ بکثرت ملتا ہی دودھ بکثرت پیدا ہوتا ہی طیور اور بہائم کے لیے چراگاہ بکثرت نظر آتے ہین زمین کی آرایش ہو جاتی ہی خریف اسوقت آفتاب اول میزان مین داخل ہوتا ہی اسوقت روز و شب برابر ہوتا ہی پس ابتداے درازی شب ہوتی ہی یہ زمانہ نشو نما درختون اور نباتات اور شگوفہ زار کا ہی اور اسوقت درختون کی برگ ریزی ہوتی ہی پس اسوقت مین باد شمال چلتی ہی پانی کم ہوتا ہی ندی نالہ خشک ہو جاتے ہین اور نباتات تر

مردہ ہوجاتے ہین درختون کے پھول پھل مرجھاتے ہین آدمی غلہ اور میوہ جمع کرتے ہین روئے زمین
مکھی اور حشرات الارض اور طیور وحوش سے پاک نظر آتا ہی ہر ایک جاے معتدل مین چھپ رہتے ہین
سردی کا خوف ہر ایک کو غالب رہتا ہی لوگ زمستان کے واسطے ظروف جمع کر رکھتے ہین موٹے اور
گندہ اور جوان لوگون کی صورت مانند پیر اور ضعیفون کے ہوجاتی ہی شتا اسوقت اول
جدی مین آفتاب جلوہ گر ہوتا ہی اسوقت انتہاے درازی شب ہی بعد ازان دن بڑھنے لگتا ہی
چار ساعت ہوتا ہی درختون کی برگ ریزی شروع ہوتی ہی اطراف زمین کے حیوانات اپنے اپنے کھوسلے
مین جا چھپتے ہین برف شبنم اور تاریکی کی کثرت ہوتی ہی آئینہ مین زنگ لگتا ہی عیش تلخ ہوجاتی ہی بسبب
حیوانات زمستان کی کو جواب دیتے ہین اور رات کی طوالت شروع ہوجاتی ہی اور پانی مین سردی
ہوتی ہی اور یہ وقت موجب آسودگی ہی بسطح کہ موسم گرما سختی کا زمانہ ہی اور دنیا مثل عورت پیر
کے عمر اسکی آخر ہوئی ہوجاتی ہی اور یہی کیفیت رہتی ہی جب تک کہ آفتاب آخر حوت مین پہنچتا ہی
بعد ازان فصل سرما دفع ہوتی ہی اور ایام بہار آتے ہین اور یہی صورت ہمیشہ رہتی ہی تمام ہوا
احوال چہار دہ فصلون کا

فصل چند عجائبات کے بیان مین

بعض علماے علما نے لکھا ہی کہ حق تعالی ہر ایک ہزار برس کے بعد ایک پیغمبر بھیجتا ہی تاکہ دین قویم اور شرع مستقیم کا
اظہار فرماے لیکن خدا نے فرمایا کہ شروع ہزار سال مین بلکہ ہر ہزار سال مین ظہور فرماتا ہی پس جائز ہوا
کہ دو پیغمبر ہزار برس کے اول و آخر مین واقع ہون پس ہزار اول مین حضرت ابوالبشر آدم
علیہ الصلوۃ والسلام اور بعد انکے ہزار برس کے نوح علیہ السلام تیسرے ہزارے مین حضرت
خلیل اللہ چوتھی دفعہ موسی کلیم اللہ پانچوین بار سلیمان چھٹی بار حضرت عیسی ساتوین بار
حبیب اللہ محمد مصطفے صلعم کو بھیجا اور انھین کے وجود مبارک پر مرتبہ نبوت کا ختم ہوا اور
سات ہزار سال دنیا کے منتہی ہوے سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کی ہی ان الدنیا
جمعۃ من جمع الآخرۃ سبعۃ آلاف سنۃ یعنے دنیا جمعہ ہاے آخرت سے ایک جمعہ ہی اور تحقیقاً
چھ ہزار ایک سو برس دنیا سے منقضی ہوچکے ہین علما نے کہا ہی کہ ہر صدی مین بعد حضرت محمد مصطفے علیہ السلام کے
ایک صاحب علم ظاہر ہوتا ہی جو علم دین کا بلند فرماتا ہی پس حق تعالی نے اول صدی مین
عمر بن عبد العزیز قدس اللہ روحہ الشریف کو اور دوسری صدی مین محمد بن ادریس شافعی کو اور
تیسری صدی مین ابو العباس احمد شریح کو اور چوتھی صدی مین ابو بکر بن الطیب باقلانی کو اور پانچوین
صدی مین ابو المحامد محمد غزالی کو اور چھٹی صدی مین ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی کو

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتا ہی کہ من عمر اللہ اربعین سنۃ یعنے جس کسی کو اللہ تعالی نے چالیس برس کی عمر دی تو حق تعالی نے کفایت فرمائی اُسکے قسم کی بلیات مین بنجملہ اُسکے جذام اور برص و جنون الشیطان ہی اور جسکی عمر پچاس برس کی ہوئی اسلام مین سبک ہوا اُسکا حساب قیامت کے دن مین جسکی ساٹھ برس کی عمر ہوئی اُسکی توبہ اور تضرع قبول فرمائی جسکی ستر برس کی عمر ہوئی اُسکو اہل آسمان و زمین نے دوست رکھا اور جسکو اسی سال کی عمر عنایت ہوئی اُسکے اعمال بد کو کاغذ سے محو فرمایا حق تعالی نے جسکی عمر نوے برس کی کی اُسکے گناہون کو اللہ تعالی نے بخشا ہیچ زمین کے اور شفاعت کرتا ہی وہ ہیچ حق اہل بیت اپنے کے حکما معتقد ہین کہ سال کی تکرار سے اکثر حادثات عجیبہ صادر ہوتے ہین پس کیا تعجب ہی کہ بسبب مادہ ہاے غریب کے حیوانات شکل عجیب کے حاصل ہون اور انبوہ کے تحالف سے معدنیات اور نبات مین تعجب انگیز پھول تی دیکھنے مین آئے اور آبادی ویران اور ویرانی آباد ہو جاے خشکی دریا اور دریا خشکی پہاڑ جنگل اور جنگل پہاڑ ہون اب اس حکایت پر اس فصل کا انجام کیا جاتا ہی

حکایت کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کے زمانہ مین ایک جوان عابد کو دیکھا کہ خضر علیہ السلام اُسکے روبرو آئے تھے پس یہ خبر بادشاہ وقت کے گوش گزار ہوئی جوان مذکور کو طلب فرماکر حکم دیا کہ جسوقت خضر تیرے پاس تشریف لائین درگاہ خسروی مین حاضر کرنا ورنہ تیری گردن ماری جاویگی پس اُس جوان نے کہا کہ حاضر کرونگا یہ کہکر واپس آیا نہایت تحیہ مین تھا کہ جب وقت معینہ پر حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے جوان نے سارا ماجرا بیان کیا جناب خضر نے کہا بہتر چلو الغرض باہمدگر دربار شاہی مین پہونچے بادشاہ نے کہا خضر تمھین ہو حضرت نے جواب دیا ہان پس بادشاہ نے فرمایا کہ جو کچھ عجائبات دیکھے ہون میرے روبرو بیان کرو پس حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ مین نے بہت کچھ عجائبات دیکھے ہین مگر اُسوقت جو کچھ حاضر ہی اُسکا بیان کرتا ہون کہ اسوقت مین ایک شہر مین وارد ہوا جہان خلق عظیم تھی اور عمارات بلند سے آبادی تھی پس مین نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ تعمیرات کس زمانہ سے ہوئی ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ شہر قدیم ہی مجھے اور نہ میرے باپ دادا کو اُسکے آغاز بنا کا حال معلوم ہی پس پانچ سو برس کے بعد پھر گذر اُس شہر مین ہوا تو وہ شہر ویران نظر آیا یہان تک کہ ایک اثر بھی آثار عمارت سے نظر نہ آیا وہان ایک مرد نظر آیا جو گھانس کھود رہا تھا پس مین نے اُس سے دریافت کیا کہ کب یہ شہر خراب ہوا ہی اُسنے جواب دیا کہ مین نے

ہمیشہ اس شہر کو خراب ہی دیکھا ہو پس پوچھا مین نے کہ کیا یہ شہر کبھی آباد نہ تھا اُسنے کہا کہ یہان
کی آبادی کا حال نہ اپنی آنکھون سے دیکھا نہ اپنے باپ دادا کی زبانی سُنا ہی پس میرا گذر پانچ سو
برس کے بعد دوبارہ جو ہوا تو دیکھنے مین آیا کہ وہ سرزمین بالکل عالم آب ہو گئی تھی چند جہاز
جو وہان حاضر تھے اُنسے دریافت کیا کہ کب یہ زمین دریابرد ہو گئی انھون نے جواب دیا
افسوس تم ایسے کلام کرتے ہو یہ سرزمین ہمیشہ سے عالم آب ہی تھی کبھی یہان کی خشکی کا
حال باپ دادے سے بھی نہین سُنا ہو بعدہ پانچ سو برس کے بعد جو میرا گذر پھر ہوا
تو دریا خشک ہو کر عالم زمین نظر آیا جو لوگ گھاس جمع کر رہے تھے اُنسے
مین نے دریافت کیا کہ کیسے یہ زمین پانی سے نکلی ہو انھون نے جواب دیا کہ
ہمیشہ سے یہی زمین رہی ہو پس مین نے پوچھا کہ کیا یہان کوئی
دریا نہ تھا انھون نے کہا کہ ہمنے اپنی آنکھون سے نہ دیکھا
نہ اپنے بزرگون سے سُنا الغرض اسکے بعد بھی جب
پانچ سو سال بعد میرا جانا ہوا تو ایک عظیم الشان شہر
نظر آیا پس وہان کے لوگون سے اسکے آغاز بنیاد کا حال
دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ ہمیشہ
سے ایسا ہی آباد تھا ہمین اسکے بنا کی تاریخ
معلوم نہین ہو بادشاہ اس کیفیت کو
سُنکر کہنے لگا کہ اے حضرت مین آپ کی
ہمراہی کی آرزو رکھتا ہون حضرت
نے جواب دیا کہ اے بادشاہ یہ مجھسے
نہین ہو سکتا اگر تم اس جوان کی
نیابت قبول کرو اللہ تجکو
راہ راست کی رہنمائی
کریگا عزلفالة
فی
التانیه
فی
السفلد
ة

مقالۂ دوم سفلیات کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی الازلی الذی لا اول لوجودہ فلا ینتقل من حالۃ الی اخری والابدی الذی لا آخر لہ وامہ والیہ المرجع والمنتھی خلق السموات والارض العلی وابدع الارکان والافرجۃ والاعضاء والقوی وانشأ الجماد والحیوان انواعا من نبات شتی لہ ما فی السموات وما فی الارض وما بینھما وما تحت الثری والصلوۃ علی سید المرسلین وامام المتقین محمد خیر الوری وعلی آلہ مصابیح الدجی ومفاتیح الھدی صلوۃ دائمۃ فی الاولی والاخری **اما بعد** واضح ہو کہ جو کچھ زیر فلک ہی کرہ اثیر اور عجائبات دریا اور کرۂ زمین اور فراز کوہ اور جریان جوے اور فوائد معدن ہاے اور خواص درختان وغیرہ سے اسکے دریافت مین دانا لوگون کی عقل رسا حیران ہی پس جو اشیا کہ عقلمند انکو وہم اور شبہتین والتے ہین انسان نے اپنے عقل اور ادراک مین جسقدر دریافت کیا ہی وہ بیقیاط دریا یا ریگ صحرا کے برابر نہین ہی مین نے اوپر بیان کیا تھا کہ اس کتاب مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ گذر چکا اب مقالۂ ثانی بیان کیا جاتا ہی۔ **مقالہ ثانی سفلیات مین** یہ وہ چیز ہی جو عناصر اور انکے طبائع اور ترتیب اور انقلاب سے زیر فلک موجود ہین حکما کہتے ہین کہ عنصر موضوع ہی اور عنصر سے مراد جسم کی ہی کہ سواے آسمان قمر کے ہی اور یہ جسم امہات یعنے بجاے مادر کے ہین اور معادن ونبات وحیوان کو والدات یعنے اسکی اولاد کہتے ہین امہات کا نام ارکان رکھا ہی اور یہ چار ہین **آگ - ہوا - خاک - پانی** - پس آگ حار یابس ہی اور مقام اسکا فلک قمر کے نیچے اور ہوا کے اوپر ہی۔ ہوا گرم تر آگ کے نیچے پانی کے اوپر رہتی ہی۔ پانی سرد تر زمین کے اوپر اور ہوا کے نیچے ہی۔ زمین سرد خشک اور اسکا مقام وسط عالم ہی ہر ایک ان اربعہ عناصر مین سے اس عنصر کے ہمشکل ہی ایک کیفیت مین اور دوسری کیفیت مین مخالف ہی اور بسبب مشاکلت کے ہوا سے ہمسائیگی رکھتا ہی اور ملائمت ہمدیگر حاصل ہی اور جب مخالفت بالطبع واقع ہوئی تو باہمی جدائی حاصل ہی اور ہر ایک عنصر ایک ایک مرکز سے مخصوص ہی کہ بجز وہان کے اور جگہ نہین رہتا الا اسوقت کہ کوئی مانع ہو اس اصلی مرکز کے رہنے مین پس جسوقت وہ مانع مرکز عالم پر مرتفع ہوتو ثقیل ہوگا اور اگر محیط کی طرف مائل ہو تو خفیف ہوگا

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے عناصر کو ترکیب عجیب و غریب خلق فرمایا جو عنصر کہ خفیف ترہین وہ آسمان سے نزدیک ہین اور ثقیل دور ہین جیسے کہ زمین ہر آئینہ اسکا مقام وسط فلک مقرر ہوا اور جو کچھ بہ نسبت اسکے سبک ہی وہ اسکے اوپر ہی مانند آب کے جسکا مقام زیر ہوا ہی اور پانی کے بالا ہونے کا محل یہ ہی کہ جسوقت خاک مٹی پانی پر چھوڑے تو نیچے چلی جاتی ہی اور پانی اوپر رہتا ہی اور چونکہ بہ نسبت خاک کے پانی سبک ہی لہذا آسمان سے نزدیک ہی تیسرے ہوا کہ پانی سے سبک اور آگ سے سنگین ہی اسکا مقام بالاے آب ہی اور آگ ازبسکہ سبکتر ہی اسکا مرکز ہوا پر ہی اور فلک قمر کے نیچے رہتی ہی **فصل انقلاب عناصر کے بیان مین** بعض عنصر بعض کے ہمراہ منقلب ہوتے ہین جیسا کہ ہوا پانی سے منقلب ہوتی ہی اور یہ اکثر دیکھنے مین آیا ہی کہ وہ ظرف جو کانسے سے بنایا گیا ہی اکثر اسمین رطوبات جمع ہو جاتے ہین اگر کوئی شی منجمد اسمین ڈالی جاوے تو گرد اسکے قطرہ سے نظر آتے ہین اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس ظرف کا ترشح نہین ہی بلکہ سبب یہ ہی کہ جو ہوا اس ظرف مین محیط ہی سرد ہو کر منجمد ہو گئی ہی اور پانی بھی بہ نسبت تمازت آفتاب اور حرارت آتش کے بخارات ہو کر ہوا بنجاتا ہی اور ہوا آگ سے منقلب ہوتی ہی جیسے کہ بعض مواضع مین لون کی حالت دیکھی جاتی ہی اور پانی خاک سے بدلتا ہی جیسا کہ اکثر دیکھا جاتا ہی کہ بعض پانی سنگ و خاک ہو جاتے ہین اور خاک بھی پانی سے انقلاب کرتی ہی جیسے کہ کیمیاگر اس فعل کو کرتے ہین کہ اسکے اجزا کو مسحوق کرتے ہین اسطرح کہ اجزاے ارضی اسمین باقی نہین رہتے ہین پس ان عناصر مین جو لطیف ترہین انکا انقلاب سریع تر ہی اور جو عناصر کہ کثیف ترہین انکا انقلاب دیر مین ہوتا ہی کیونکہ جسوقت ہم دو قسم کے پانی جو کہ ایک سبک اور ایک گران ہو ہم کرین اور ہواے سرد مین دونون کو رکھ دین تو آب سرد جلد تر منجمد ہو جاویگا اور اسی طرح اگر دھوپ یا آگ مین رکھ دین تو بھی آب سرد جلد تر گرم ہو گا **نظر دوم کرۂ آتش مین** حکما کے نزدیک آگ کا جسم بسیط اور طبع اسکی گرم خشک اور اپنی طبیعت پر متحرک ہی کیونکہ آسمان کے نیچے مستقر ہوتی ہی اور یہ آگ بسیط ہی یعنے کسی عنصر سے آمیزش نہین رکھتی اور کوئی رنگ اسمین نہین ہی اور کہتے ہین کہ خالی آگ کو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب شمع روشن ہوتی ہی تو اسکا شعلہ فتیلہ سے جدا ہوتا ہی اور شک نہین ہی کہ آگ کی حرارت فتیلہ کے قریب قوی تر ہی اور یہ بھی ایک امتحان ہی کہ جسوقت آہنگر بھٹی کے پھونکنے مین مبالغہ کرتے ہین تو ہوا اس درجہ گرم ہوتی ہی کہ اگر کوئی چیز اس سے نزدیک ہو تو جل جاتی ہی پس معلوم ہوا کہ آتش کی قوت صرف اسکی اصول مین ہوتی ہی

مقالۂ دوم سفلیات کے بیان مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق فسوی و الذی قدر فھدی الاذلی الذی لا اول لوجودہ فلا ینتقل من حالۃ الی اخری والابدی الذی لا آخر لدوامہ والیہ المرجع والمنتھی خلق السموات والارض العلی وابدع الارکان والامزجۃ والاعضاء والقوی وانشأ الجماد والحیوان انزواجا من نبات شتی لہ مافی السموات ومافی الارض ومابینھما ومانحت الثری والصلوٰۃ علی سید المرسلین و امام المتقین محمد خیر الوری وعلی آلہ مصابیح الدجی ومفاتیح الھدی صلوٰۃ دائمۃ فی الاولی والاخری **اما بعد** واضح ہو کہ جو کچھ زیر فلک ہی کرہ اثیر اور عجائبات دریا اور کرۂ زمین اور فراز کوہ اور جریان جوے اور فوائد معدن ہاے اور خواص درختان وغیرہ سے اسکے دریافت مین دانا لوگون کی عقل رسا حیران ہی پس جو اشیا کہ عقلمند انکو وہم اور شبہ تین ڈالتے ہین انسان نے اپنے عقل اور ادراک مین جسقدر دریافت کیا ہی وہ بیکقطرہ دریا مارید یکجزا کے برابر نہین ہی مین نے اوپر بیان کیا تھا کہ اس کتاب مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ گذر چکا اب مقالۂ ثانی بیان کیا جاتا ہی۔ **مقالہ ثانی سفلیات مین** یہ وہ چیز ہی جو عناصر اور انکے طبائع اور ترتیب اور انقلاب سے زیر فلک موجود ہین حکما کہتے ہین کہ عنصر موضوع ہی اور عنصر سے مراد جسم کی ہی کہ سواے آسمان قمر کے ہر اور یہ جسم امہات یعنے بجاے مادر کے ہین اور معادن ونبات وحیوان کو والدات یعنے اسکی اولاد کہتے ہین امہات کا نام ارکان رکھا ہی اور یہ چار ہین **آگ - ہوا - خاک - پانی** - پس آگ حار یابس ہی اور مقام اسکا فلک قمر کے نیچے اور ہوا کے اوپر ہی۔ ہوا گرم تر آگ کے نیچے پانی کے اوپر رہتی ہی۔ پانی سرد تر زمین کے اوپر اور ہوا کے نیچے ہی۔ زمین سرد خشک اور اسکا مقام وسط عالم ہی ہر ایک ان اربعہ عناصر مین سے اس عنصر کے مشکل ہی ایک کیفیت مین اور دوسری کیفیت مین مخالف ہی اور بسبب مشاکلت کے ہوا سے بمسایگی رکھتا ہی اور ملائمت ہمدیگر حاصل ہی اور جب مخالفت بالطبع واقع ہوئی تو باہمی جدائی حاصل ہی اور ہر ایک عنصر ایک ایک مرکز سے مخصوص ہی کہ بجز وہان کے اور جگہ نہین رہتا الا اسوقت کہ کوئی مانع ہو اس اصلی مرکز کے رہنے مین پس جسوقت وہ مانع مرکز عالم پر مرتفع ہوتو ثقیل ہوگا اور اگر محیط کی طرف مائل ہو تو خفیف ہوگا

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے عناصر کو ترکیب عجیب و غریب خلق فرمایا جو عنصر کہ خفیف ترہین وہ آسمان سے نزدیک ہین اور ثقیل دور ہین جیسے کہ زمین ہر آئینہ اسکا مقام وسط افلاک مقرر ہوا اور جو کچھ بہ نسبت اسکے سبک ہی وہ اسکے اوپر ہی مانند آب کے جسکا مقام زیر ہوا ہی اور پانی کے بالا ہونے کا محل یہ ہی کہ جسوقت خاک مٹی پانی پر چھوڑے تو نیچے چلی جاتی ہی اور پانی اوپر رہتا ہی اور چونکہ بہ نسبت خاک کے پانی سبک ہی لہذا آسمان سے نزدیک ہی تیسرے ہوا کہ پانی سے سبک اور آگ سے سنگین ہی اسکا مقام بالاے آب ہی اور آگ ازبسکہ سبکتر ہی اسکا مرکز ہوا پر ہی اور فلک قمر کے نیچے رہتی ہی **فصل انقلاب عناصر کے بیان مین** بعض عنصر بعض کے ہمراہ منقلب ہوتے ہین جیسا کہ ہوا پانی سے منقلب ہوتی ہی اور یہ اکثر دیکھنے مین آیا ہی کہ وہ ظرف جو کانسے سے بنایا گیا ہی اکثر اسمین رطوبات جمع ہو جاتے ہین اگر کوئی شی منجمد اسمین ڈالی جاوے تو گرد اسکے قطرہ سے نظر آتے ہین اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس ظرف کا ترشح نہین ہی بلکہ سبب یہ ہی کہ جو ہوا اس ظرف مین محیط ہی سرد ہو کر منجمد ہو گئی ہی اور پانی بھی بہ نسبت تمازت آفتاب اور حرارت آتش کے بخارات ہو کر ہوا بنجاتا ہی اور ہوا آگ سے منقلب ہوتی ہی جیسے کہ بعض مواضع مین لون کی حالت دیکھی جاتی ہی اور پانی خاک سے بدلتا ہی جیسا کہ اکثر دیکھا جاتا ہی کہ بعض پانی سنگ و خاک ہو جاتے ہین اور خاک بھی پانی سے انقلاب کرتی ہی جیسے کہ کیمیاگر اس فعل کو کرتے ہین کہ اسکے اجزا کو مسحوق کرتے ہین اسطرح کہ اجزاے ارضی اسمین باقی نہین رہتے ہین پس ان عناصر مین جو لطیف ترہین انکا انقلاب سریع تر ہی اور جو عناصر کہ کثیف ترہین انکا انقلاب دیر مین ہوتا ہی کیونکہ جسوقت ہم دو قسم کے پانی جو کہ ایک سبک اور ایک گران ہو وزن کرین اور ہواے سرد مین دونون کو رکھ دین تو آب سرد جلد تر منجمد ہو جاویگا اور اسی طرح اگر دھوپ یا آگ مین رکھ دین تو بھی آب سرد جلد تر گرم ہو گا۔ **نظر دوم کرۂ آتش مین** حکما کے نزدیک آگ کا جسم بسیط اور طبع اسکی گرم خشک اور اپنی طبیعت پر متحرک ہی کیونکہ آسمان کے نیچے مستقر ہوتی ہی اور یہ آگ بسیط ہی یعنے کسی عنصر سے آمیزش نہین رکھتی اور کوئی رنگ اسمین نہین ہی اور کہتے ہین کہ خالی آگ کو کوئی نہین دیکھ سکتا ہی کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب شمع روشن ہوتی ہی تو اسکا شعلہ فتیلہ سے جدا ہوتا ہی اور شک نہین ہی کہ آگ کی حرارت فتیلہ کے قریب قوی تر ہی اور یہ بھی ایک امتحان ہی کہ جسوقت آہنگر بھٹی کے پھونکنے مین مبالغہ کرتے ہین تو ہوا اس درجہ گرم ہوتی ہی کہ اگر کوئی چیز اس سے نزدیک ہو تو جل جاتی ہی پس معلوم ہوا کہ آتش کی قوت صرف اسکی اصول مین ہوتی ہی

لیکن وہ آتش کہ عنصر کے اوپر ہی نہایت قوی ہو پس اسی وجہ سے وہ آتش نظر نہین آتی ہی
پس حکمت الٰہی کو دیکھنا چاہیے کہ کیونکر اُسنے کرۂ آتش کو فلک قمر کے نیچے بنایا ہی یہان تک کہ
اُسکی حرارت سے بخارات غلیظ جلتے ہین اور بخارات عفنیہ کو لطیف کرتا ہی تاکہ زیر فلک قمر جو
کچھ عالم کون وفساد مین ہی وہ صاف وشفاف ہوا ور بنایا اُسکو ایک طبقہ کہ حرارت سخت رکھتا ہی
اور تحلیل کرتا ہی جو کچھ اُصول پاتا ہی بخارات دوخانات کے آزار سے پس پیدا کیا حق تعالیٰ نے
اُس عنصر لطیف وبسیط کو بیرنگ کسواسطے کہ اگر روشنی دیتا اور اُسکا رنگ ظاہر ہوتا اِسطرح پر
کہ جیسے کہ ہماری آگ ہی تو البتہ مانع ہوتا اُسکا رنگ وبو آنکھون کو دیکھنے عالم افلاک سے اور
دوسری حکمت یہ ہی کہ اُسکو محجوب گردانا کرۂ زمہریر مین تاکہ مانع ہو زمہریر کی سردی کو
اور ہیجان کرۂ اثیر ونباتات کے ورنہ موذیون کی ہلاکت ہوتی اور نیز حیوان ونبات کی
اور سنگ واہن کے ملنے سے جو آگ نکلتی ہی یہ بھی قدرت پاک پروردگار ہی اور ایک عجیب
روشنی یہ ہی کہ مرخ اور عفار سے آگ نکلتی ہو اور یہ برخلاف طبیعت آتش کے ہی
کیونکہ انمین غالب ہی رطوبت اور انکی طبیعت پر غالب ہو آتش یبوست پس کیونکر دو
ضدین ایک دوسرے سے پیدا ہوتی ہین فرمایا حق عزوجل الذی جعل لکم من الشجر
الاخضر نارًا فاذا انتم منه توقدون مرخ ایک قسم کا درخت ہی جس سے عرب لوگ آگ
نکالتے ہین اور عفار کے معنی بہت سے ہین مانند زمین وودرخت وضیاع ومتاع خانہ وخرما
وغیرہ کے اور عجائبات آتش سے حرارت اور روشنی ہی یہ دونون مطبع آتش کے ہین دوسرا
ایک عجیبہ امر یہ ہی کہ آہن اور سنگ خارا کو خاک کرتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ فہم انسانی اِسکے ادراک معانی
سے سرنگون بیان نادانی ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی نحن جعلناها تذكرة ومتاعا للمقوين فسبح باسم
ربك العظيم اسمین جعلنا کی ضمیر جانب آتش رجوع ہوتی ہی یعنے جعلنا النار یہ وہ آگ ہی
جو واسطے بنی اسرائیل کے ظاہر ہوئی جسمین اُنکے اخلاص کا بیان خوبی ولطافت سے بھرا
ہوا ہی امتحان لیا جاوے۔ پس ہر آئینہ بنی اسرائیل اِس آتش کی جانب توسل ڈھونڈتے تھے
اور قربانی کی رسم بجالاکر احاطہ مین چھوڑتے تھے اُسوقت وہان پر پیغمبر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم آتے اور دعا فرماتے لوگ گھر کے دروازہ پر ہوتے تھے پس پیغمبر کی دعا سے سفید
رنگ کی آگ نازل ہوکر قربانی پر ظہور پکڑتی اور قربانی کے اطراف پر محیط ہو جاتی اور اُس قربانی کو جلادیتی
حق تعالیٰ نے یہود کے اخبار مین اُسکا ذکر قرآن مجید مین فرمایا قالوا ان الله عهد الينا الا نؤمن

لرسول

لرسول حتی یاتینا بقربان تاکله النار منجملہ آگ کی خونین آتش ہی جو بلاد عیس مین ظہور
پکڑتی رہی ہی جسوقت رات ہوتی آسمان سے ظاہر ہوتی اور بنی طرا اُس آگ کے نور مین
اپنے اونٹون کو مین دن کے راہ سے دیکھتے تھے حتی کہ اونٹون کی گردن دکھلائی دیتی تھی
اُس آگ کا نور ہر شی پر ظہور لیتا اور اُس چیز محیط شدہ کو تمام وکمال جلا دیتا تھا اور دن مین اُسکا دھوان
ظاہر ہوتا تھا پس حق تعالی نے خالد بن سنان علیہ السلام کو بھیجا یہ شخص بنی عیس مین سے تھا اور
بنی اسماعیل کے بعد آیا تھا پس ایک چاہ تیار کرکے اُس چمک کو اُسمین قید کیا پس لوگ دیکھتے تھے
کہ وہ نور اُس کنوین مین جا چھپا اور پھر نشان نہ ملا **فصل شہب اور انقضاص کواکب**
کے بیان مین حکما کا مقولہ ہی کہ کبھی دھوان جانب ہوا کے صعود کرتا ہی اور مقرر برودت
اُس تک نہین پہونچتی ہی کہ وہ طبیعت نار یہ تک پہونچتا ہی اگر زمین سے منقطع نہو جاے دخان مین
ایک دہانہ ہوتا ہی جس سے آگ کا شعلہ نکلتا ہی اور وہ بالکل آگ ہوکر مادۂ دخان کی طرف
رجوع کرتا ہی اور وہ بالکل آگ ہوکر اُسکے گرد و نواح کو جلاتا ہی **مثلاً** جب چراغ بجھتا ہی
اگر اُسکو وہ سرے چراغ کے کل کے نیچے لیجاوین تو اُسکے شعلہ سے آگ روشن ہوجاتی ہی
لیکن جسوقت زمین سے مادہ منقطع ہوا پس جسوقت کہ طبقۂ آتشین تک پہونچا تو بھی لطیف
کے سبب سے آگ روشن ہوتی ہی اور اُس سے اجزاء دخانی جاتے رہتے ہین گویا کہ
منطفی ہوگیا سابق ہم ذکر کرچکے ہین کہ اگر لطیفہ نہین تو خالص آتش کا دیکھنا ممکن نہین ہی
پس جسوقت کہ آگ روشن ہوئی تو تھوڑی دیر تک اُسمین دھوین کے ہمرنگ چند صورتین
دکھلائی دیتی ہین کبھی مانند کوکب ذوذوابہ یا حیوان نفرین یا عمود مخروطہ قائمہ کے قاعدہ
اُسکا وہی چیز ہی جو کرۂ نار سے متصل ہی اور محروط وہی شی جو کرۂ زمہریر سے متصل ہی کبھی ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ گویا ایک کرہ ہی جسکا مدحرج ہوتا ہی سطح آسمان پر کبھی شمال سے جنوبا اور کبھی جنوب سے
شمالا آغاز کرتا ہی پس اگر ذرا نظر غور سے دیکھین تو ظاہر ہوتا ہی کہ گویا کرۂ قطران ہی جسمین آگ
شعلہ زن ہی پس ہوا مین افتادہ ہو اور ہر چند آگ اُسمین اثر کرے اُسکا شرر اور بھی
متاثر ہوتا ہی کہ فانی ہوجاے۔ **خاتمہ** بعض حکماے سلف اِسپر متفق ہین کہ طالع
ناری اور نفوس انسانی کے درمیان مین ایک ایسے قسم کی مشابہت ہی جو دوسرے کسی
عنصر کے باہم گر نہین ہی جسوقت آگ شعلہ زن ہوئی اُسکا دفعیہ مشکل ہی اور جسوقت کم ہوئی
اُسکا بجھانا ممکن ہی اسی طرح نفوس انسانی کا حال ہی کہ کثرت مین اُسکا دفعیہ محال اور کمیت مین

ہلال واقع ہوجاتا ہی عجیب تر یہ ہی کہ جس مقام پر آگ زندہ ہی وہان زندہ اور جہان آگ مردہ ہی وہان
مردہ ہوتا ہی اسطرح ہی کہ جب ارباب معادن نے ارادہ کیا کہ کدو کا دش شروع کرین
تو ایک لمبی لکڑی لیکے اور اسکے سرے مین آگ روشن کرکے اسکو اپنے چہرہ کی رو برو رکھتے ہین
پس اگر اسکا شعلہ باقی رہا تو اس مغارہ مین داخل کیا اگر سرد ہوگیا تو ادھر متوجہ نہین ہوتے - اگر کسی
کنوین مین اترنا چاہتے ہین تو قندیل مین چراغ رکھکر اول اسکو کنوین مین پہونچاتے ہین اگر
وہ اندر جاکر سرد ہوگیا تو ہرگز اس کنوین مین نزول نہین کرتے اگر روشن رہا تو ضرور اترتے ہین ایک
قشبیہ انسان کی آتش سے یہ ہی کہ جسوقت چراغ مین روغن نہ رہا اور بجھنا چاہا تو مکرر ایک منور
شعلہ چمکتا اور پھر وہ چراغ بجھتا ہی اور اسطور پر حضرت انسان کو مرتے وقت غلبہ قوت ہوجاتا ہی
جسکا نام فرحہ موت ہی اور جب یہ قوت حاصل ہوئی تو مرنے مین دیر نہین ہوتی ہی نظر سوم
کرہ ہوا مین ہوا ایک جسم بسیط ہی اسکی طبیعت گرم تر ہی اور سبک اور لطیف واقع
ہوئی اور بمقام زیر کرہ نار متحرک ہی حکما کے نزدیک ہوا کا سمک تین قسم پر منقسم ہوتا ہی
اول وہ کہ فلک قمر سے ملی ہی دوسرے سطح ارضی تیسرے وسط مین ہی لیکن جو ہوا کہ
فلک قمر مین ہی نہایت محرور اور اسکا نام اثیر ہی اور وسط کی ہوا نہایت سرد جسکا نام مہریر
تیسری قسم وہ شعاع آفتاب کی جاے افتادن کے ذریعہ سے ہی اسکا انعکاس ہوا
معتدل مین واقع ہوا اگر ایسا نہوتا تو جو ہوا ظاہر دنیا مین موجود ہی وہ سرد تر ہوتی جیساکہ
یہ صفت اس مقام پر صادق آتی ہی جو قطب شمالی کے تحت مین نہایت سرد ہوا اور وہان
چھ مہینے کی رات ہوتی ہی پس وہان سردی کی کثرت سے پانی منجمد اور تیرہ و تار ہوجاتا ہی
اور حیوان و نباتات کی ہلاکی نظر آتی ہی حکما کے نزدیک کرہ ہوا کے سمک کی بزرگی سولہ ہزار
گز ہوا اور خردی باہر زمین کے ہی یہ نوجہ کہ سب سے بھاری پہاڑ جو سر زمین پر پایا جاوے
اسکی ارتفاع کی مقدار زمین مین نہ پہونچیگی مخصوص اس مقدار معین سولہ ہزار گز کے حالانکہ مانع حرارت
نہین ہوسکتا بسبب انعقاد غموم یا ابر کے - ہوا مین حرارت ہی کواکب کے گرم کرنے کے شعاع کے مقام
اقامگی سے اور اس اشعہ کا منعکس ہونا سطح زمین سے ہی لیکن سطح کرہ نسیم جو کہ زمین سے ملتی ہی تحقیقاً
وہ عمق زمین مین داخل ہی ممکن نہین کہ جسکے پھیلا ہونیخبر ایسے مکان کے کہ جہان ہوا اور نسیم ہو
زندہ نہین رہ سکتا ہی بخارات و دخانات اور اختلاف باد اور روایح اور دائرہ اور قوس قزح اور برق
رعد برق بجلی و باران اور ہوا اور سایہ اور شبنم اور برف اور یخ و روشنی وغیرہ مین جو تغیرات واقع ہوتے ہین

بعضے سمک نسیم اور بعض سمک کرۂ شیر سے واقع ہوتے ہین اب بیان مفصل کیا جاتا ہی۔

ابر و باران کا بیان حکما کا اعتقاد ہی کہ جب آفتاب پانی پر چمکتا ہی تو پانی سے زمین کے اجزاے لطیف تحلیل ہوتے ہین اور اُسے دخان کہتے ہین پس جسوقت بخار اور دھوان ہوا مین بلند ہوا اور ہوا اُس سے علٰحدہ ہوئی تو یہ اطراف مین معلق رہجاتے ہین انکے آگے بڑے بڑے اونچے پہاڑ مانع ہوتے ہین اور اوپر سے بخار کا مادہ متصل ہوتا ہی پس ہمیشہ یہ بخارات اور دخانات کثرت سے ہوکر ہوا مین غلیظ یعنے گاڑھے ہوجاتے ہین اکثر ایک کے دوسرے مین اجزا داخل ہوجاتے ہین تا آنکہ منجمد ہوجاتے ہین پس اجزاے بخاریہ اور دخانیہ اور متراکمہ سے سحاب متکون ہوتا ہی اور جسقدر رطوبت ہوتا ہی بعض کے اجزا بعض سے ملتے جاتے ہین پس قطرہ قطرہ ہوکر اسفل کی طرف رجوع کرتا ہی پس اگر اس بخار کا صعود رات کے وقت ہی جیساکہ ہوا کی سخت سردی ہی تو بخار کے صعود کا مانع ہی اور جامد کرتا ہی پس اول اس بخار کو ایک ابر رقیق بناتا ہی اور اگر سردی زیادہ ہی تو وہ بخار منجمد ہوکر برف بنجاتا ہی اور اُس نظر سے کہ سردی اسکو منجمد کردے اجزاے مائیہ سے مختلط کرتا ہی اسوقت گرتا ہی زمین پر پس مانند باران اور تگرگ کے اُسکی صورت ہوتی ہی اگر معتدل صورت پر ہی یعنے اسقدر سردی ہوتی ہی کہ اُس سے انسان وحیوان کو تکلیف وایذا نہین پہنچتی ہی تو بدفعات یعنے ایک کے بعد ایک اور صعود کرتا ہی جیساکہ اکثر ایام بہار اور پائز مین نظر آتے ہین گویا پہاڑون پر روئی بچھی ہی پس جب ایسے زمہریر عارض ہوا تو بخار اوپر ہی سے غلیظ ہوتا ہی اور پانی مین جب اجزا اُسکے ملجاتے ہین تو قطرہ قطرہ بھاری ہوکر ابر و ہوا سے زمین کی طرف ٹپکنا شروع ہوتا ہی اگر وہ قطرات ذرہ ذرہ سے ہین تو سرما افراط سے ہوتا ہی قبل اسکے کہ وہ زمین پر آپہونچین اور اگر بخارہاے بارد کی ہوا نہ پہونچے تو ٹپکتے ہین کثرت سے اور قطرات تھوڑے ہون تو شب کو سردی مین منجمد ہوتے ہین پس اگر وہ قطرات بستہ ہون تو باران نرم کی بارش ہوتی ہی اگر منجمد ہوگئے تو صاعقہ ہوجاتے ہین بارش باران کا ہونا فضل الٰہی سمجھنا چاہیے کیونکہ حیوانات کے مقامات مین ہر سال برستا ہی نہ کہ خراب ویرانون اور ایسے بیابانون مین جہان حیوان کی زندگی ہوسکے اہل تجربہ کے نزدیک تجربہ ہی کہ جس دریا اور بقعہ کے درمیان مین چالیس دن کے راستہ کی دوری ہی وہ قابل سکونت کے نہین ہی کیونکہ وہان بارش نہین ہوتی ہی اور عین لطف پروردگار یہی ہی کہ اپنے بندون پر بارش رحمت فرمائے اور اس بارش مین نہ قلت ہی کرے نہ کثرت جس سے نباتات پیدا نہون یا ضائع ہوجاوین یا حیوان کو نقصان پہونچے جیساکہ قوم نوح علیہ السلام پر واقع ہوا حق سبحانہ تعالٰی نے اس باب مین یون اشارہ فرمایا ہی کہ ھوالذی

انزل من السماء ماء بقدر فانشأنا به بلدة میتا کذلک تخرجون **فصل بادکے بیان مین**
بادکی پیدایش ہوا کی لہر سے ہی جسطرح کہ تموج دریا کا بعض پانی کی مدافعت کرتا ہی گویا ہوا اور پانی
دو دریا ہین اور یہ دونون باہمدگر واقع ہین بخار اسکے کہ اسکے اجزا آب غلیظ ہین اور حرکت مین
ثقیلین اور ہوا کے اجزا لطیف اور سبک حرکت ہین - اب اس باد کی کیفیت سنا چاہیے یہ چند
دھوئین ہین جو حرارت آفتاب کی تاثیر سے زمین سے نکل کر اوپر کو جاتے ہین جسوقت وہ طبقہ بارہ تک
پہونچے تو دو حال سے خالی نہین یا تو اسکی حرارت وہان پر شکست ہوجاتی ہی یا کہ اپنی حرارت پر باقی
رہجاتا ہی پس اگر اسکی حرارت شکست ہوگئی تو کثیف ہوکر نیچے گرنے کا عزم کرتا ہی اور جسوقت متوجہ
نزول ہوا تو اسی اثناء مین ہوا کا تموج اسمین ہوکر ہوا ہوجاتی ہی اور اگر حرارت باقی رہی تو اوپر کو
جاتے جاتے کرہ آتش تک جو حرکت فلک پر متحرک ہی پس وہان تموج باد اسکو ابر کرتا ہی اور وہ
ہوا ہوجاتا ہی وہ یہ ہی کہ ہوا متحلل ریاح ہوتی ہی تا اینکہ مخرج موج سے باہر نکلتی ہی کبھی ایسا ہوتا ہی
کہ اور ہوائین اسمین جا ملتی ہین اور چند دھوئین نیچے سے جا پہنچتے ہین اور وہ پہونچ کر باد کے وجود
حاصل کر لیتے ہین یا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بلا واسطہ کسی چیز کے ہوا خود متحرک ہوتی ہی بلکہ شعاع شمس کے
وسیلہ سے کیونکہ آفتاب کی شعاع ہوا مین خلل انداز ہی اسکی وجہ سے اسکا حجم زیادہ ہوتا ہی
اور اس وجہ سے ہوا متحرک ہوتی ہی لیکن ربعہ وہ ہوا ہی کہ اپنے نفس پر دور کر لیتی ہی
مانند منارہ کے جو منارہ کے ہمشکل ہوا طبقہ بارہ سے متولد ہوئی اور ابر کے فاصلہ مین
پہونچ کر اسکو سخت گردش مین لاتی اور اسی وقت دوران ابر سے دوران کرتی ہوئی زمین پر
آپہونچتی ہی کبھی اسکے صعود کا مسلک مدور ہوتا ہی یعنے جس راہ سے کہ وہ ہوا اوپر کو جاتی ہو مدور
ہوکر جاتی ہی پس اسکا پہنا بھی مدور ہوتا ہی جسطرح کہ موے پر پیچ جنکی خمی کی وجہ اکثر کنگری سر کی ہی
اور کبھی وہ ربعہ دو ہوا سے ملتی ہی اور چونکہ ایک دوسرے کی دخل کی روادار
نہین تصادم سے ایک صورت مستدیر پیدا ہوتی ہی اور اسکی شکل پارہ کی سی
ہوجاتی ہی اور کبھی یہ باد مدور ربعہ اوپر آتی ہی اور کشتی کو بالاے آب سے چکر مین لاتی ہی
کبھی ایسا ہوتا ہی باد ربعہ پر پارہ ابر آجاتا ہی پس وہ ربعہ کو مدور کر دیتا ہی پس ربعہ
ایسا معلوم ہوتا ہی گویا کہ تنین جو کہ فلک یعنے فلک قمر کے نیچے سے تا بزمین پرواز کر رہا ہی
اصول باد کے چار ہین اول شمال جسکی جاے وزیدن سہیل سے مشرق آفتاب تک ہی
دوسرے صبا جسکا مطلع بنات النعش سے مشرق تک ہی تیسرے باد بورج مطلع سہیل سے

مغرب تک ہی صورت اسکی اِس شکل پر ہی واللہ الموفق للصواب

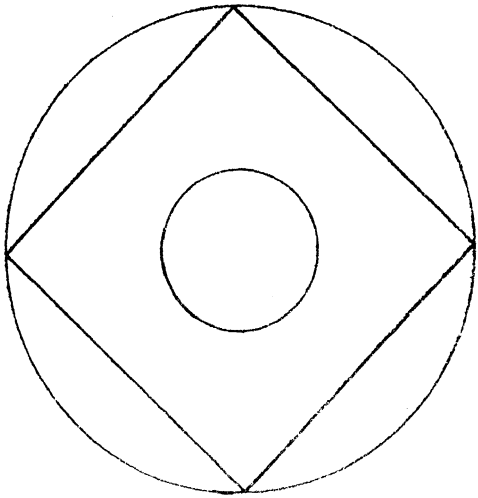

باد شمال سرد خشک لکھی ہی یعنے اُس جگہ سے نکلتی ہی جہان کہ مساست آفتاب کی نہین ہی اور برف اور دریا اُسکے نزدیک نہین پہونچتی پس ہوا انھین کے محاذی ہوکر نکلتی اور سردی حاصل ہوتی ہی اور شمال کی طرف خشکی کی کثرت اور تری کی کمی ہی شمال کی ہوا بہ نسبت جنوب کے زیادہ تر زور آور ہی کیونکہ وہ ایک تنگ مقام سے نکلتی ہی جیسے کہ صراحی وغیرہ تنگ گلو کے مقام سے پانی برآمد ہوتا ہی اور جنوب کا یہ حال نہین ہی بلکہ اسکا مبداء طشت کے کھلا ہوا ہی اور اسی وجہ سے اسمین وہ زور نہین ہی اور شمال کے نکلنے کی جاے تنگ ہونے سے ایک دلیل یہ بھی ہی کہ وہ درمیان کوہستان سے نکلتی ہی اور شمال مین اکثر پہاڑون کی کثرت ہی۔ اور جنوب صرف دریا سے نکلتی ہی جہان کوئی پہاڑ نہین ہی شمال مقوی دماغ اور رنگ کو چمکاتی ہی اور مصفی حواس اور مصحح شہوت ہی باد ہاے شمال و جنوب کے نتائج و اثر مین حکما نے لکھا ہی کہ باد شمال کے نتیجہ سے اکثر حیوانات از قسم نر پیدا ہوتے ہین اور جنوب سے مادہ اور عرب والے شمال کی مذمت کرتے ہین کیونکہ اسی کے ذریعہ سے ابر ظاہر ہوتا ہی اور سردی بھی اسی کا نتیجہ ہی موسم زمستان مین بہ نسبت دیگر ہواؤں کے ہواے شمالی تند ہوتی ہی عرب کے نزدیک ہواے جنوبی بہتر ہی کیونکہ اسکے افعال برخلاف شمال کے ہین جنوب کی طبیعت گرم تر ہی چونکہ خط استوا کی سمت پر اُڑتی ہی وہان گرمی کمال درجہ پر ہی

کیونکہ سال مین دو مرتبہ آفتاب کا گذر وہان پر ہوتا ہی اور وہان سے دور بھی نہین ہوتا اسی نظر
وہان پر گرمی زیادہ ہوتی ہی دوسری دلیل یہ ہی کہ جنوب مین دریا بکثرت عامر ہین پس حرارت
آفتاب کی دریا سے نکالتی ہی اکثر بخار ہا سے رطب کو اور جنوب انکو حاصل کرتی ہی اور بدن کو
کا ہل اور جسیم و سر کو سنگین اور آنکھون کو تاریک کرتی ہی اکثر بروقت چلنے باد جنوب کے دریا مین
تاریکی سی آجاتی ہی اور یہ حال بروقت چلنے ہوا سے شمالی کے نہین ہوتا ہی شمال ہوا کو صافی کرتا ہی
اور سطح دریا کو راکد یعنے استادہ اور مساوی کرتا ہی اور جنوب ہوا کو راکد کرتا ہی اور سطح دریا کو غیر
مستوی بناتا ہی اور تعجب انگیز تقریر یہ ہی کہ جسوقت باد جنوب چلتی ہی پانی کو گرم و خشک کرتی ہی اور شمال جب
اُسپر گذرے تو اُسکو اپنی حرارت سے گلاتا ہی جیسا کہ حکما نے کہا ہی کہ بروقت اڑنے شمال کے حرارت
دریا مین متمکن ہوتی ہی جیسا کہ زمستان مین دیکھا جاتا ہی کہ تحقیقاً حرارت بھر جاتی ہی جوف زمین مین
پس داخل آب گرم رہتا ہی لیکن بروقت چلنے ہوا سے جنوبی کے وہ حرارت باہر نکلتی ہی
جیسا کہ موسم گرما مین اندرون آب سے گرمی نکلتی ہی پانی بذات خود سرد ہی عرب کے لوگ
جنوب کے مداح ہین کیونکہ ابر کو ظاہر کرتا ہی اور ہیجان لطفہ ہوتا ہی اور بجز جنوبی کے اور ہوا کے
اثر سے بارش نہین ہوتی کسی شاعر نے لکھا ہی شعر اذا کان عام مانع القطر یحیہ صبا و شمال
حرۃ و دبور و صبا اعتدال سے نزدیک ہی پس جیسا کہ بہنا اُسکا اول صبح کو ہی سردی
مائل ہی کیونکہ مقامات بارد پر ہوکر گذرتی ہی جو دوری آفتاب کی وجہ سے شب کو ہوا چلتی ہی
بس نہایت درجہ لطیف ہی مگر اسکا وقت نہایت قلیل شعاع آفتاب کے نکلنے تک ہی پس
جسوقت آفتاب کا طلوع ہوا اُسکو دور کرتا ہی پس یہ آفتاب سے پیشتر ہوتی ہی اور آفتاب
کی حرارت اُسکو گرم کرنی شروع کرتی ہی تا آنکہ معتدل ہوتی ہی اور اُسکو باد سحری بھی
کہتے ہین اسکا بہنا لذت ناک ہی اسکے بہنے سے انسان لذت ناک ہوتا ہی انسان کو سرخوشی
خواب کی یاد آتی ہی بیمار کو راحت ملتی ہی پس اسی ہوا کا وقت سحر ہی کیونکہ یہ وقت سردی
سے اور طلوع آفتاب کی حرارت سے معتدل ہی۔ دبور یہ برخلاف صبا کے ہی اسکے
بہنے کا وقت بروقت غروب ہونے آفتاب کے ہی اور اُسکی جانب شب رکھتی ہی پس
صبا کی گرمی دبور کو گرم نہین کرتی ہی اور اسوجہ سے اخیرون کو بہتی ہی رات کو نہین چلتی کیونکہ آسوقت
آفتاب اُسکے موضع ہوا سے جا پہونچتا ہی اور اُسکے بخارات کو تحلیل کرتا ہی اور اسی مابین سے
اسکے نکلنے کا وقت کم بلکہ نہایت کمتر ہی خاصیت اُسکی بخلاف صبا کے ہی اور بیان اسکا تحقیق مبسوط

اور روشن کیا گیا واللہ اعلم خاتمہ عجب ترین خواص ہواؤن مین سے یہ ہی کہ خالی ہی جیسے
گذرتی ہین آوازون سے اور بدبو اور بخارات اور دھوؤن سے پس ملقح کرتی ہی درختون کو
یعنے پھل دیتی ہی درختون کو اور تر و تازہ کرتی ہی زراعت کو اور نیز خشک کرتی ہی کشت
زار کو اور متغیر کرتی ہی حیوانات کے طبائع کو کہتے ہین کہ ہوا کو زمین مین لیجانے اور نیز اگانے
مین کمال اثر ہی اور بدن انسان کو سست کرتی ہی اور قوی کو ضعیف اور رنگ کو زرد کرتی ہی
اور بعض ہوا ایسی ہی کہ بدن کو سخت اور اعضا کو مقوی اور رنگ کو روشن اور لطیف
کرتی ہی اور عجائب نرده ہین کہ بازی گری رکھتی ہین ابر سے کہ بعض کو پہناور اور
کشادہ کرتی ہین حق تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی وھو الذی یرسل الریاح بشرا
بین یدی رحمتہ حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقناہ لبلد میت فانزلنا بہ الماء فاخرجنا
بہ من کل الثمرات سبحانہ ما اعظم شانہ **فصل رعد و برق و غیرہم کے بیان مین**
حکما کا قول ہی کہ جسوقت آفتاب زمین پر چمکا زمین کے اجزاے ناری تحلیل ہوجاتے
ہین اور اجزاے ارضی اسمین مختلط ہوجاتے ہین اور ان دونون کے اختلاط سے دخانات
کی پیدائش ہوتی ہی پس ان دخانون سے دریا امتزاج پاتا ہی پس دریا اور دخان دونون
باہم ملکر مرتفع یعنے بلند ہوتے ہین پس دخان بستہ ہوکر محبوس ہوجاتا ہی ابر مین پس اگر وہ
دخان اپنی حرارت مین رہتا ہی تو بالا روی کا قصد کرتا ہی اور اگر سرد ہوا تو مائل زمین
ہوتا ہی اور پارہ ہاے ابر کو نہایت تندی سے پارہ کرتا ہی اور اس سے رعد پیدا ہوتی ہی اور
کبھی آتش شعلہ زن ہوتی ہی اس سختی حرارت سے جو اسمین ہی پس اس سے برق
حادث ہوتی ہی اگر ویسا ہی لطیف رہی ہو اور اگر غلیظ ہو تو صاعقہ صادر ہوتی ہی پس
جس چیز پر پہونچے اسکو جلاکر خاک سیاہ کر دیتی ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ لوہے کو
گلاتی اور لکڑی کو کچھ نقصان نہین پہونچاتی ہی کبھی سوتے کو جلاتی اور اسکے کپڑے کو
نقصان نہین پہونچاتی کبھی کوہستان پر گر کر ٹکڑے کر دیتی کبھی دریا مین حیوانات دریائی
کو سوخت کرتی ہی واضح رہے کہ رعد و برق دونون باہم حادث ہوتے ہین لیکن برق قبل
اسکے کہ کہین جاگرے دیکھی جاتی ہی کیونکہ مشاہدہ اسکا متعلق چشم ہی اور رعد کا سننا موقوف ہی
کانون پر اسکی رفتار نہایت تیز ہی بہ نسبت ہوا کے کیا تونے دھوبیون کو نہین دیکھا کہ
جسوقت کپڑے کو پتھر پر مارتے ہین تو اول دیکھتے ہین اور اسکے بعد آواز محسوس ہوتی ہی

اور رعد و برق یون تو نہین ہوتے مگر موسم زمستان مین بسبب کم ہونے بخارات دخانی کے اور اس نظر سے نہ بلاد باردہ مین پائے جاتے ہین نہ موسم برف کے گرنے مین بدینوجہ کہ سردی بخارات دخانی کو بجھا دیتی ہی اور جسوقت بارش بکثرت ہو برق گرتی ہی بوجہ کثیف ہونے ابر اسکے بدینوجہ کہ جسوقت ابر کثیف ہوا اسمین پانی منحصر ہو جاتا ہی پس جو قت تندی اور سختی سے نازل ہو تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید اول اسکا منفذ بند تھا پھر بارش منجمد ہو گئی ہی اور اب وہ موانع جاتے رہے کہ اسقدر سختی اور تندی سے روانی رکھتا ہی اور گواہ اس دلیل کا یہ ہی کہ مثلاً کوئی شخص اپنے تئین خندیدگی سے باز رکھے اور ضبط کرے تو ضرور بے اختیار ہنسی آجاوے گی کہ ضبط نہو سکیگا **فصل** ہالہ اور قوس قزح اور شمسات وغیرہ اور صور اور عصی اور ہوا کے بیان مین - قاضی عمر بیضاوی فرماتا ہی کہ ان امورات کا تحقیق کرنا چار مقدمہ پر موقوف ہی **مقدمہ اول** انعکاس کے معنی بصر ہی اسکو انعکاس ضوء پر قیاس کرنا ممکن نہین ہی بدینوجہ کہ انعکاس ضوء کا خارج مین حقیقت رکھتا ہی لیکن انعکاس بصر خارج مین کچھ حقیقت نہین رکھتا اور پوشیدہ نہین ہوتا الا بر سبیل توہم اس نظر سے کہ جس مقصد مین ہم ارادہ رکھتے ہین اسمین فرق نہین کر سکتے درمیان ان دونون انعکاس کے لیکن انعکاس ضوء اسطرح پر ہی کہ شعاع جسم مضی سے جسم کثیف پر صیقل کرتی ہی اور اس سے منعکس ہوتی اور جسم کثیف پر گرتی ہی اور وضع اسکی اس جسم ثقیل سے مانند جسم مضی کے ہوتی ہی لیکن اسکے مخالف ہوتی ہی کسی جہت پر کسی وجہ سے جو زاویہ انعکاس ہوتا ہی اب اس حقیقت کو بشکل ہندسہ

بیان کرتا ہون

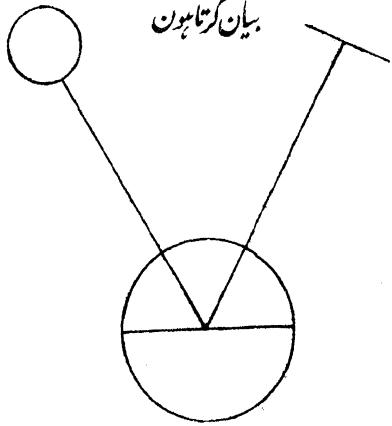

اور ہوتا ہو ارہ اگر جو آفتاب کا اور دائرہ خط آئینہ کا اور حمیقل اور خط پانی شعاع آفتاب
کی ہو اور جسم کثیف کا گو نسبت شمس کی طرف خلاف مین ہو آئینہ سے پس درحقیقت کہ
شعاع رجوع کرتی ہو آئینہ سے اور گرتی ہو جسم کثیف پر جب کہ نہو درمیان اسکے کوئی حائل
فرض کرو کہ پانی کی شعاع سے سطح آئینہ پر ایک خط عمود ہی قائم ہوتا ہو اور اس سطح آئینہ کو
ایک خط تصور کیا اور وہ اس خط آب سے جو کہ شعاع آفتاب کی ہو ظاہر ہوا ہو خط یدیجو
مفروض سطح آئینہ پر زاویہ ہی دوسرے خط سے کہ وہ شعاع راجع ہی اور خط سے دوسرے
زاویہ پر دوسرا زاویہ خاص کر زاویہ خارجہ کہ پس زاویہ یدا اتصال شعاع اور زاویہ انعکاس الشعاع
کو ہی جب ثابت کہ خط شعاعی کو عمود سطح آئینہ پر یا اسکے خط کے مانند فرض کیا تو انعکاس اسکا
ناکص ہوگا اسکے اعقاب پر اور جسوقت پہونچایا گیا انعکاس ضوء کا پس قیاس کیا جاتا ہو پس
انعکاس بصر کا پس کہا جاتا ہی جسوقت کہ ہو روبرو ے بصر مین کوئی جسم ثقیل اور فرض کیا
ایک خط جو باہر آیا ہو حدقہ سے اور متصل ہو جسم صیقل مین اور مانا کہ اس قائم سے باہر نکل کر
جسم ثقیل کی سطح پر آب کے مانند عمود کے پس متوہم ہوتا ہی ایک خط جسم ثقیل پر اور وہ فصل
مشترک ہی درمیان سطح جسم ثقیل اور درمیان سطح خط متصل کے جو اسکے پاس ناظر ہی پس ظاہر
ہوتا ہی دو خط سے یعنے خط متصل کا ناظر سے اور خط مرسوم سطح چشم پر دو زاویہ کے پس اگر
دو زاویہ قائمہ ہین پس انعکاس بصر کا ناکص ہی اپنے اعقاب پر اور اگر یہ دونون زاویہ قائمہ
نہین ہین تو وہ زاویہ جو ناظر کی طرف سے ہی حادہ ہو اور دوسرا منفرجہ پس اگر فرض کرین ایک
خارج کو نقطہ مشترکہ سے درمیان ان دو خط مخالف کے واسطے ناظر کے اور ہو اسکی وضع اس جسم
ثقیل سے مانند وضع خط ناظر کے ہی پس ہر ایک جسم کثیف جو واقع ہو اس خط کی راہ مین اسکو
ناظر اور اسکے دیکھنے کو انعکاس بصر کہتے ہین جیساکہ انسان آئینہ مین دیکھتا ہی جو کچھ اسکے
پس پشت ہو اگر ہوے انھین شرائط سے یا جو کچھ انکے دست راست اور چپ پر واقع ہو
یا جو کچھ اسکے زیر و بالا ہی **مقدمہ ثانیہ** یون ہی کہ آئینہ کو چک دیکھا نہین جاتا ہی
اسمین شکل اشیا کی چنانچہ درحقیقت خود واقع ہی مانند شکل مربع اور مثلث وغیرہ کے پس در
حقیقت کہ انکی شکل آئینہ کو چک مین نہین دیکھ پڑتین بلکہ آئینہ کو چک مین انکے رنگ سرخ یا سبز
وغیرہ دیکھتے ہین **مقدمہ ثالثہ** واضح ہو کہ آئینہ جسوقت کہ رنگین ہو تو اشیا کی حقیقی صورت
نہین نظر آتی بلکہ وہ شی رنگ آئینہ کی طرف مائل کافور کے مانند جو بسری مین ہو نظر آتی ہی پس

وہ کافور دیکھنے مین آتا ہی اور اسی طرح سے کل رنگون کا حال ہی مقدمہ رابعہ جو کچھ آئینہ
مین دیکھا جاتا ہی اسکی کچھ حقیقت نہین ہی اپنے ذات کی حد مین کیونکہ اگر آئینہ مین اس شی کی
کچھ حقیقت ہوتی تحقیق کر جسوقت ناظر اس شی پر منتقل ہیتا دوسرے مکان مین بھی دیکھنا اس
شی کو اول وضع پر اور حالانکہ ایسا نہین ہی اسوجہ سے کہ اگر دیکھا جاتا ہی کہ مثلاً آئینہ مین ایک
درخت نظر پڑا اور جب اس پہلی جگہ سے کسی دوسری طرف ہم ہٹگئے اس درخت کو دیکھتے ہین
تو وہ درخت برخلاف پہلی نمائش کے نظر آتا ہی اور درحقیقت تغیر نہین پایا مکان اسکا اور
بسبب تغیر مکان ناظر کے پس ثابت ہوا کہ دیکھی جاتی ہی صورت شی کی کسی صورت مین
اور توہم کرے کہ انہین سے ایک ضرور داخل ہی اور ان دونون صورتون مین سے
بلا اسکے کہ ایک دوسرے مین ثابت ہون اور حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ دیکھا جاتا ہی ایک ان
دونون صورتون مین سے دوسرے کے وسیلے سے اور اسمین ثابت یعنے ہر ایک ان دونون
صورتون مین سے بلا اسکے کہ دوسرے مین ثابت ہون نمایان ہوتی ہین پس جسوقت کہ
دیکھے ناظر آئینہ مین پس ہر جسم کو نسبت ساتھ اسکے آئینہ کے واقع نسبت ناظر کے ہی دیکھتا ہی
جیساکہ روشن کیا گیا انعکاس بصر مین پس جسوقت یہ ہر چہار مقدمہ جانے گئے گویا واقف کار ی
بہم پہونچی ہالہ کا بیان حادثہ ہوتا ہی اخراج سے رشتہ جیوانیہ سے عدسی مین اور محیط ہوتا ہی اسمین نعیم
رقیق لطیف نہین چھپتا ہی اسکو جو اسکے علاوہ منعکس ہوتا ہی اجزاے حساسہ شعاع بصر ساتھ تمر کے اسطے
کہ ضوء بصر اور اسکے علاوہ جب کبھی کہ واقع ہوتیں منعکس پر اس جسم مین کہ ہوتا ہی وضع اسکی اس حساسہ سے
مانند وضع مضی یعنے روشنی دار کے اس سے جسوقت کہ طرف اسکا برخلاف طرف مضی کے
ہوتا ہی پس دیکھا جاتا ہی ضوء قمر کا اور دیکھی نہین جاتی شکل اسکی اسواسطے کہ آئینہ جب کہ چھوٹا
ہوتا ہی نہین دکھلاتا ہی ضوء اسکا پس دیکھا جاتا ہی ہر ایک ان اجزاے ضوء قمر کا پس نظر
آتی ہی دائرہ مضیہ یعنی روشن اور یہ مضیہ دائرہ ہالہ ہی اور شکل اس دائرہ کی یہ ہی

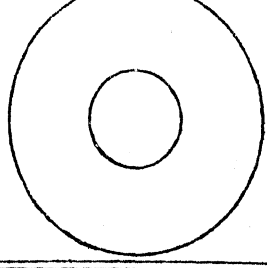

قوس قزح جب کہ حادث ہوتا ہی خلاف مین جہت آفتاب کے اجزاے مائی شفاف صافی
بارش باران کی وجہ سے یا کہ حادث ہو کوئی بخارات اور آفتاب مکشوف ہو اور نزدیک ہو
افق مقابل سے اور علاوہ اجزاے جسمی کے کثیف ہو مانند پیاز کے یا ابر باریک کے
پس اگر سخت ہو وہ باریکی تو دیکھتا ہی آفتاب کو ناظر اور نظر کرتا ہی سپر اجزاے آفتاب کے
برخلاف حیثیت ناظر کے واقع ہوتا ہی پس منعکس ہوتا ہی شعاع بصر اس سے آفتاب کی
جانب اسواسطے کہ وہ صیقل ہی پس ضو آفتاب کی دکھلائی دیتی ہی قوس کے مدور
ہونے کی وجہ یہ ہی کہ جن اجزا کو ہمنے ذکر کیا ہی وہ مستدیر واقع ہین اس جہت سے کہ
اگر مرکز جسم سے آفتاب کو لوٹا دین قطب دائرہ اسکے محیط فلک پر تو البتہ وہ اجزا
مسافت ہونگے اس دائرہ سے اور مختلف ہوتے ہین رنگ اس قوس کے بموجب ترکیب
پانے رنگون کے آئینہ مین بعض سرخ بعض زرد بعض بنفشہ کے رنگ پر اور بعض ارغوانی
مگر اکثر اوقات تین ہی رنگ ہین اور کبھی تین رنگ سے بھی بڑھ جاتا ہی اور بعض اوقات
زرد بھی نظر آتا ہی پس اگر نہو علاوہ اجزاے صیقلہ کے جو حادث ہوتے ہین بعد بارش
باران یا بخار کے تو جسم کثیف ظاہر نہین ہوتا ہی قوس قزح کا بواسطے کہ اجزاے شفاف مین
نافذ ہوتا ہی شعاع بصر کا بلور کے مانند اور کبھی جب آفتاب کے مقابل لادین بلا اسکے
کہ اسکے اور کوئی جسم کثیف ہو منعکس نہین ہوتا ہی اس سے شعاع بصر بعض حکمانے
کہا ہی کہ قوس قزح کے اختلاف رنگون کا سبب آفتاب کی دوری ہی جب کہ سرخ رنگ
نظر آتا ہی تو آفتاب سے نزدیکی ہوتی ہی اور زردی نہایت درجہ کی دوری کی گواہ ہی بہ نسبت
سرخ کے اور جو کراثی نظر آتا ہی تو زرد رنگ سے مرکب ہی اور ارغوانی عقب کی جانب آفتاب سے
دور تر ہی اور تاریکی سے خلط ہی اور جو کراثی دیکھی جاتی ہی وہ مرکب ہی زردی اور ارغوانی اور
بنفشی سے اکثر ایسا واقع ہوتا ہی کہ قوس قزح رات کے وقت حمام مین سے نظر آتے ہین
جسوقت کہ اسکی ہوا رطب ہوتی ہی مانند شمع کے حمام مین اور قوس قزح کی صورت یہ ہی

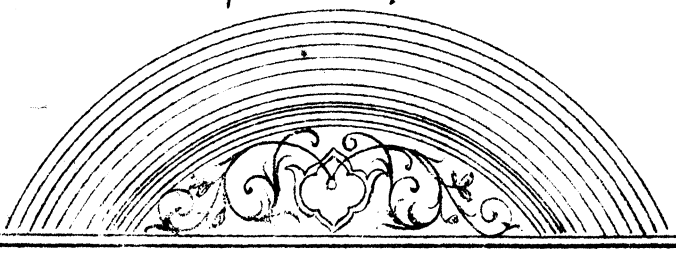

وہ کافور دیکھنے مین آتا ہو اور اسی طرح سے کل رنگون کا حال ہو مقدمۂ رابعہ جو کچھ آئینہ
مین دیکھا جاتا ہو اسکی کچھ حقیقت نہین ہو اپنے ذات کی حد مین کیونکہ اگر آئینہ مین اس شی کی
کچھ حقیقت ہوتی تحقیق کر جسوقت ناظر اس شی پر منتقل ہوتا دوسرے مکان مین بھی دیکھنا اس
شی کو اول وضع پر اور حالانکہ ایسا نہین ہو اسوجہ سے کہ اگر دیکھا جاتا ہو کہ مثلاً آئینہ مین ایک
درخت نظر پڑا اور جب اس پہلو سے پھرکے کسی دوسری طرف ہم پھرکر اس درخت کو دیکھتے ہین
تو وہ درخت بر خلاف پہلی نمائش کے نظر آتا ہو اور درحقیقت تغیر نہین پاتا مکان اسکا اور
بسبب تغیر مکان ناظر کے پس ثابت ہوا کہ دیکھی جاتی ہو صورت شی کی کسی صورت مین
اور توہم کرے کہ انہین سے ایک ضرور داخل ہو اور ان دونون صورتون مین سے
بلا اسکے کہ ایک دوسرے مین ثابت ہون اور حالانکہ ایسا نہین ہو بلکہ دیکھا جاتا ہو ایک ان
دونون صورتون مین سے دوسرے کے وسیلے سے اور اسمین ثابت یعنے ہر ایک ان دونون
صورتون مین سے بلا اسکے کہ دوسرے مین ثابت ہون نمایان ہوتی ہین پس جسوقت کہ
دیکھے ناظر آئینہ مین پس ہر جسم کو نسبت ساتھ اسکے آئینہ کے با نسبت ناظر کے ہی دیکھتا ہی
جیسا کہ روشن کیا گیا انعکاس بصر مین پس جسوقت یہ ہر چہار مقدمہ جانے گئے گویا واقف کاری
ہم پہونچی ہالہ کا سیان حادث ہوتا ہی افراد رشتہ چیزہاے سفلی مین اور محیط ہوتا ہی اسمین نعیم
رقیق لطیف نہین چھپتا ہی اسکو جو اسکے علاوہ منعکس ہوتا ہی اجزاے صیقلہ شعاع بصر ساتھ ترکیب اسطے
کہ ضوء بصر اور اسکے علاوہ جب کبھی کہ واقع ہوتیں منعکس پر اس جسم مین کہ ہوتا ہی وضع اسکی اس صیقل سے
مانند وضع مضی یعنے روشنی دار کے اس سے جسوقت کہ طرف اسکا بر خلاف طرف مضی کے
ہوتا ہی پس دیکھا جاتا ہی ضوء قمر کا اور دیکھی نہین جاتی شکل اسکی اسواسطے کہ آئینہ جب کہ چھوٹا
ہوتا ہی نہین دکھلاتا ہی ضوء اسکا پس دیکھا جاتا ہی ہر ایک ان اجزا سے ضوء قمر کا پس نظر
آتی ہو دائرہ مضیہ یعنی روشن اور یہ مضیہ دائرہ ہالہ ہی اور شکل اس دائرہ کی یہ ہو

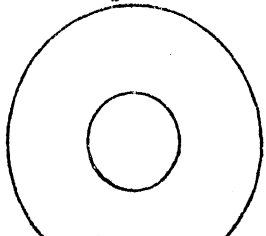

قوس قزح جب کہ حادث ہوتا ہی خلاف مین جہت آفتاب کے اجزاے مائی شفاف صافی
بارش باران کی وجہ سے یا کہ حادث ہو کوئی بخارات اور آفتاب مکشوف ہو اور نزدیک ہو
افق مقابل سے اور علاوہ اجزاے جسمی کے کثیف ہو مانند پیاز کے یا ابر باریک کے
پس اگر سخت ہو وہ باریکی تو دیکھتا ہی آفتاب کو ناظر اور نظر کرتا ہی سپر اجزاے آفتاب کے
برخلاف حیثیت ناظر کے واقع ہوتا ہی پس منعکس ہوتا ہی شعاع بصر اس سے آفتاب کی
جانب اسواسطے کہ وہ صیقل ہی پس ضوء آفتاب کی دکھلائی دیتی ہی قوس کے مدور
ہونے کی وجہ یہ ہی کہ جن اجزا کو ہمنے ذکر کیا ہی وہ مستدیر واقع ہین اس جہت سے کہ
اگر مرکز جسم سے آفتاب کو ملاوین قطب دائرہ اسکے محیط فلک پر تو البتہ وہ اجزا
مسافت ہونگے اس دائرہ سے اور مختلف ہوتے ہین رنگ اس قوس کے بموجب ترکیب
پانے رنگون کے آئینہ مین بعض سرخ بعض زرد بعض بنفشہ کے رنگ پر اور بعض ارغوانی
مگر اکثر اوقات تین ہی رنگ ہین اور کبھی تین رنگ سے بھی بڑھ جاتا ہی اور بعض اوقات
زرد بھی نظر آتا ہی پس اگر نہو علاوہ اجزاے صیقلہ کے جو حادث ہوتے ہین بعد بارش
باران یا بخار کے تو جسم کثیف ظاہر نہین ہوتا ہی قوس قزح کا اسواسطے کہ اجزاے شفاف مین
نافذ ہوتا ہی شعاع بصر کا بلور کے مانند اور کبھی جب آفتاب کے مقابل لاوین بلا اسکے
کہ اسکے اور کوئی جسم کثیف ہو منعکس نہین ہوتا ہی اس سے شعاع بصر بعض حکمانے
کہا ہی کہ قوس قزح کے اختلاف رنگون کا سبب آفتاب کی دوری ہی جب کہ سرخ رنگ
نظر آتا ہی تو آفتاب سے نزدیکی ہوتی ہی اور زردی نہایت درجہ کی دوری کی گواہ ہی بہ نسبت
سرخ کے اور جو کراثی نظر آتا ہی تو زرد رنگ سے مرکب ہی اور ارغوانی عقب کی جانب آفتاب سے
دور تر ہی اور تاریکی سے خلط ہی اور جو کراثی دیکھی جاتی ہی وہ مرکب ہی زردی اور ارغوانی اور
بنفشی سے اکثر ایسا واقع ہوتا ہی کہ قوس قزح رات کے وقت حمام مین سے نظر آتے ہین
جسوقت کہ اسکی ہوا رطب ہوتی ہی مانند شمع کے حمام مین اور قوس قزح کی صورت یہ ہی

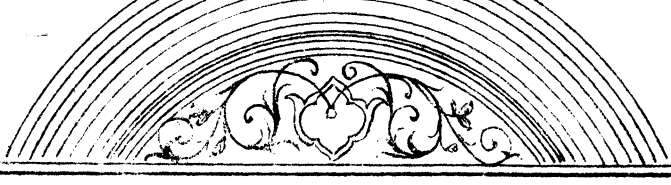

شیخ الرئیس راوی ہی کہ دیکھا مین نے قوس قزح کو ہوائے حمام مین نہ اُس طور پر کہ جیسا بہار پر نظر آتا ہی بلکہ اُسکے رنگ حقیقی بھی پس ناظر اُنمین منتقل دیکھتا ہی ایک مکان سے دوسرے مکان مین اور وہ رنگ بجائے اولین باقی تھے قاضی عمرو بن بہلان سعاوی رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ یہ سبب جو شیخ الرئیس نے لکھا ہی درست ہی واقع ہونا ضوء آفتاب کا ہی شیشہ حمام پر اور انعکاس اُسکا دیوار حمام پر اور حائط متلون ہوتا ہی مانند جسم ثقیل کے اور ہر رنگ حقیقی اوسمین مختلف نہین ہوتا ہی انتقال ناظرین اور حکایت فرمایا ہی شیخ الرئیس نے کہ ایک مرتبہ مین درمیان طوس کے ایک پہاڑ پر تھا اور وہ پہاڑ بہ نسبت دیگر پہاڑون کے نہایت اونچا تھا اور آسمان کا مطلع صاف تھا اور ہمارے اور پہاڑ کے درمیان مین مکشوف بحر ے تھا اور آفتاب آسمان کے درمیان مین تھا یعنے بالکل وسط السما تھا پس مین نے اُس ابر پر نظر کی کہ جو میرے اور زمین کے مقابل مین تھا اُس ابر مین ایک دائرہ مانند قوس قزح کے نظر آیا پس مین نے پہاڑ سے اُترنا شروع کیا یہان تک کہ ابر مضمحل ہوا واللہ اعلم بالصواب **نظر رابع بیان مین کرہ آبی کے** پانی کا جرم بسیط ہوا اسکی طبیعت سیال واقع ہوئی ہی اور مرطوب اور شفاف ہوا اور کرۂ ہوا کے ماتحت مکان کی طرف متحرک ہی اور کرۂ زمین کے اوپر چکا کے نزدیک پانی کی شکل کرہ کے مانند ہی اور یہ مثال دیتے ہین کہ مثلاً کوئی شخص جہاز پر سوار ہوا اور کسی پہاڑ کے قریب جا پہونچے تو اوّل اُس پہاڑ کی بلندی نظر آئیگی بعدہٗ پستی گو کسی قدر اُس دریا اور پہاڑ سے فاصلہ ہو پس اگر یہ بیان مذکورہ بالا صادق نہوتا تو کب تھا کہ اول بلندی نظر آتی بلکہ برخلاف اسکے پستی نظر آنا چاہیے تھا مگر استدرات کرۂ آبی کا قابل اطمینان نہین ہی کیونکہ حق تعالیٰ نے زمین کو مقر حیوانات بنایا خصوص انسان ایسے اشرف المخلوقات کا مسکن مقرر فرمایا اور یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ حیوانات بجز وسیلہ ہوا کے اڑ نہین سکتے ہین کیونکہ پرندون کو احتیاج نفس کی بکثرت ہی پس حق تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا بصورت دندانہ کے جو سطح کرہ پر ظاہر ہی اور یہ مدلل نہین ہی کہ شکل زمین کی شکل آب سے نزدیک ہو پس اُن تضاریس کو حیوانات کا مسکن قرار دیا اور وہاد کو حیوان آبی کا مقام بنایا وہاد وسط زمین کو کہتے ہین اور ہر ایک عناصر اربعہ سے جسکو ارکان کہتے ہین اپنے خیز مین محیط ہین اجزاے کلیہ سے بجز آب کے جو عنایت الٰہی سے مانع ہوتا ہی احاطہ کر کے جمیع اطراف زمین کو جو اول بر ہین

اور دلیل سے بیان ہو چکے ہین پانی دو طرح کا ہوتا ہی شیرین اور شور اور ہر ایک انمین سے
ایک خاص منفعت رکھتا ہی آب شور کی شوریت اجزاے ارضی سے ہی کہ تاثیر آفتاب
سے سوختہ ہوکر مختلط ہوگیا ہی آگ مین اور پانی کو شور بنایا پس اگر یہ پانی شیرین رہجاتا
ہر آئینہ متغیر ہوتا تاثیر آفتاب سے اور مدت تک درست رہنے کی وجہ یہ ہی کہ آب شیرین
مدت تک رہنے سے متعفن اور سڑ جاتا ہی اور اگر ایسا ہوتا تو ہوا اُن سے وبا بھوے
اطراف زمین مین پہونچتی اور اُس سے مفسد ہوا پیدا ہوتی مانند ہیضہ اور وبا کے پس
باعث مضرت حیوانات کے ہوتا لہذا حکمت ایزدی نے مصلحت سمجھی کہ دریا کا پانی
شور ہوتا کہ اس فساد کا دفعیہ رہے اور دریاے شور مین عنبر ہوتا ہی اور نیز دیگر بہت
سے فوائد ہین جنکا ذکر انشاء اللہ عنقریب کیا جاویگا اور رہے کین وغیرہ کہ غالب ہوتے
ہین جواہر ارضی سے اُنمین شفا ہی واسطے بیماری ہاے صعب اور مشکل کے حضرت
جبرئیل نے آب زمزم کو صاف فرمایا اور جمیع امراض کی شفا و صحت اس سے ہوتی ہی
لکھا ہی کہ اگر کل پانیون کو جنکا تجربہ حکما نے کیا ہی جمع کرین تو دو عشر عشیر ہی سو برسے
شفاے آب زمزم کے آب عذب کا بڑا فائدہ پینے کا ہی کہ موجب حیات ہی
آب شیرین مین وہ قوت ہی کہ اگر اُسمین ماکولات کو ملا کر نوش کرین تو نہین کھا سکتے
جب تک کہ اُسمین کچھ ترشی یا شیرینی کا اضافہ نہ کرین اور اِسکا رنگ اور مزہ کچھ نہین ہی
زیادہ تر لطف یہ ہی کہ حق تعالی نے جو کچھ ماکول و مشروب پیدا کیا ہی وہ اکثر قابل
استعمال کے نہین ہی جب تک کہ اُسکا تنقیہ نہ کیا جاوے الا پانی کہ جو کسی تدبیر کا
محتاج نہین ہی اور اللہ تعالی نے اس پانی کو صرف اپنے علاج پر موقوف رکھا ہی
اور تاثیر آفتاب کی اُسکے مدد و معاون فرمائی ہی تاکہ جہان چاہے بوسیلۂ باد کے
اُس پانی کی بارش کرے اور ندی نالہ کنوئین تالاب جھیل جھابڑ بقدر حاجت بنی نوع کے
جاری کرتا ہی اور اگر انسان چاہے کہ آب شور کو آب شیرین سے علیحدہ کرے تو بڑی
محنت و مشقت درکار ہی **فصل پھیرنے دریامین** یہ حق ہیچون کے عجائبات مین سے ہی
کہ دریا کو بعض زمین سے روگردان رکھے اگر ایسا نہوتا تو البتہ اُمور طبیعی سے مقتضی ہوتا ہی
کہ تمام عالم آب محیط ہوجاتا ساری زمین پر اور خشکی کا نام باقی نہ رہتا اور اگر ایسا ہوتا تو حکمت
عجیبہ الہی باطل ہوجاتی جسوقت کہ حق تعالی نے حیوان اور نباتات کی آفرینش فرمائی

اُسکی حکمت بالغہ کا اقتضا ہوا کہ بعض سرزمین عالم آب سے خشک رہے تاکہ یہ مخلوقات اپنے ساکن کے واسطے مکانات محفوظ بنا سکین پس جدھر آفتاب گرم ہو اُدھر پانی بھی گرم رہتا ہو اور پانی کی کیفیت یہ ہو کہ جب گرم ہوتا ہو اپنے تئین اُدھر کو کھینچتا ہو جدھر کہ جاری ہو پس جسوقت کہ پانی گندہ ہو دریا کی جانب ضروری ہو کہ روے زمین خشک رہ جاے اُسطرف کہ شق آفتاب سے دور ہو پس وہ شق کہ زمین سے نزدیک ہو آفتاب جنوب ہو اور دور شق زمین کا جس سے آفتاب دور ہو شمال ہو پس دریا جانب جنوب ہو جاتا ہو اور جانب شمال خشکی پس اُسکی حکمت مستمر ہوتی ہو اور امر عالم منتظم ہو جاتا ہو اسی تعریف سے کہ موجود ہوا تبارک مداہ اللہ تعالیٰ منشاہٗ واضح ہو کہ جو دریاؤن مین سے شمال رویہ دیکھے جاتے ہین وہ ایک بقعہ ہین روے زمین پر اور اُنپر کوہستان بلند مضبوط ہین بعض اُن دریا مین سے بعض دریاؤن مین متصل ہو مانند رودخانہ گے یا اُن سوراخون مین جو زمین کے اندر ہین اور اِن جزیرون مین اکثر بزرگ و خرد ہین اور بعض انسان سے معمور ہین اور وہان کشتکاری اور دیہات اور شہر آباد ہین بعض جزائر خراب ہین اور وہان بیابان اور صحرا اور بیشہ اور جنگل اور کوہستان ہو اور وحشی اور جانور نافع بھی از قسم گوسفند و شتر و حیوانات کے جنکی تعداد بجز اللہ کے اور کوئی نہین جانتا ہو اور اُن دریاؤن مین سے بعض بڑے اور بعض چھوٹے ہین بعض شیرین اور بعض شور ہین اور ان جزیرون مین حیوانات عجیب غریب ہوتے ہین جنکی شرح انشاء اللہ کیجا ویگی

فصل عجائب دریا کے بیان مین

دریا کے حالات مین یہ چند امور ہین بلند ہونا اور کشش امواج اور جوشش حوادثات مختلف مین بحسب تقاضاے موسم اور مہینے کے آخر و اوّل مین حادث ہوتے ہین بلند ہونا دریا کا بدینوجہ ہو کہ جسوقت آفتاب نے لطیف پانی مین اثر کیا اور تحلیل پایا پس جسقدر کہ جگہ اُسمین ہو اُس سے زیادہ چاہیے پس جوش ہوا اور بعض تدافع پر مصروف ہوے یعنے مشرق و مغرب و جنوب و شمال و فوق مین پس اُن دریاؤن کے کنارے حاصل ہوتا ہو وقت واحد مین مختلف ہوا اور جو بعض وقت ہنگام طلوع قمر کے بعض دریا مین مدعائد ہوتا ہو کہتے ہین کہ اِن دریاؤن کے اندر سنگ خارا ہو جسوقت اِن دریاؤن کی سطح پر چاند روشن ہوتا ہو اُسکی شعاع اُن پتھرون پر گرتی ہو پس اُن پتھرون پر سے چاند کی شعاع منعکس ہو کر اوپر کو رجعت کرتی ہو اور اسی زور مین

دریا کا پانی گرم اور لطیف ہوتا ہی پس وسعت مکان کے جستجو مین تموج کرتا ہی اور کناروں پر
اُبلتا ہی یہان تک کہ چھوٹی چھوٹی ندیان جا بجا اُس تموج سے ہو جاتی ہین اور اشیاے لطیف کو
بجاے خود واپس لاتا ہی اور یہی حال واپسی کے وقت بھی ہوتا ہی ہمیشہ جب تک کہ قمر مرتفع
ہوتا ہی وسط السما پر پس جب قمر وسط السما سے سیر کر کے غربی جانب منحنی کرتا ہی فرو ہو جاتا ہی
جوش دریاؤن کا اور اُن اجزا مین برودت آجاتی ہی اور غلیظ ہو کر رجوع کرتا ہی اپنے
مقر کو اور جاری ہوتا ہی اپنی عادت پر اور ہمیشہ یہی حال رہتا ہی جب تک قمر افق غربی کو
پہونچے بعد ازان مد کی ابتدا ہوتی ہی بموجب عادت معہودہ کے افق شرقی مین اور
یہی حالت رہتی ہی جب تک قمر و مدالارض مین رہتا ہی اور منتہی ہوتا ہی مد دریا کا جب
قمر و مدالارض سے زائل ہو اور پانی واپس آکر غلیظ ہو جاتا ہی اسوقت تک قمر
افق شرقی مین داخل ہو حکما کا کلام دریا کے مد و جزر اور ہیجان مین بموجب ہیجان اخلاط
کے واقع ہی جیسا کہ کسی کو دیکھیے کہ اُسکے مزاج مین صفرا یا خون غالب ہوا ہے یا بلغم یا
سودا پس وہی خلط غالب اور متحرک ہوتی ہی بعد ازان تھوڑا تھوڑا کر کے ساکن
ہوتی ہی اسی امر پر حضرت رسالت مآب نے اشارہ فرمایا ہی ان الملك الموكل بالبحار
يضع رجله في البحر فيكون المد حتى يرفع رجله فيكون الجزر یعنے جو فرشتہ کہ موکل ہی
دریاؤن پر جب وہ اپنا پیر دریا پر رکھتا ہی مد حاصل ہوتا ہی اور جب اُٹھا لیتا ہی
جزر آتا ہی پس اب اس کتاب مین ہیئت دریا اور اُسکے وضع اور اُسکے اصول کی کیفیت
لکھی جاتی ہی البحر المحیط اسکا نام دریاے اوقیانوس ہی یہ بڑا دریا ہی اس سے کل دریاؤن کے مادہ ہین
اس کا کنارہ کسی نے نہین دیکھا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حق تعالیٰ نے
سات دریا پیدا کیے پس اُنکا اوّل یہ دریاے محیط ہی نام اسکا دریاے قطبس ہی
اسکے بعد اور دریا ہین مانند قبیس ۔ اصم ۔ مظلم ۔ مرماس ۔ ساکن ۔ اور پاکی کے ہی
ان دریاؤن مین سے ہر ایک دوسرے دریا پر محیط ہی اور دوسرے دریا جو روے زمین پر
دیکھنے مین آتے ہین بہ نسبت ان سات دریا کے خلیج یعنے نہر و ندی کے برابر ہین
ان دریاؤن مین مخلوقات وغیرہ اسقدر ہین جنکی تعداد بجز حق بیچون کے دوسرے کو معلوم
نہین ہی ابو الریحان خوارزمی لکھتا ہی کہ دریاے مغرب جو کنارے بلاد اندلس کے واقع ہی
اسکا نام دریاے محیط ہی اور یونانی زبان مین اوقیانوس اسمین خلیج نہین مگر کنارے کے

نزدیک سے کسی قدر راستہ شمال رویہ نکلا ہوا ہی اسی راستہ مین ایک خلیج بنطس نام ہی
اور یونانیون کے سوا اور لوگ اسکا نام بحر طابر بیدہ کہتے ہین اور وہ خلیج قلعہ قسطنطنیہ تک
جاکر تنگ ہوجاتا ہی اور دریاے شام مین ملکر شمال رویہ زمین مقابلہ کے محاذی
پہونچی ہی وہان سے ایک بڑی عظیم خلیج نکل کر مقابل طرف شمال پہونچتی ہی اور وہان
بلغار مین سلمان اسکا نام بولغنگ کہتے ہین بعد ازان مشرقاً منحرف ہوکر زمین ترکستان تک
چندہ مین اور جنکو ہستان کے درمیان مین نکلتی ہوئی مشرقاً اقصاے چین کے ہرجانب گئی
اس دریا سے ایک نہایت کلان خلیج نکلی ہو اس دریا کا نام ہر مقام پر جداگانہ ہی
اوّل سرزمین چین پر گذرتی ہو وہان دریاے چین نام ہی بعد ازان زمین ہند پر
دریاے ہند اور یہان دو خلیج ہوکر ایک کا نام دریاے فارس اور دوسرے کا نام دریاے
قلزم ہوجاتا ہی پس یہ دریا منتہی ہوتا ہی دریاے بربرین اور عدن سے سفالہ زنگ تک
یہ دریا پہونچتا ہی اس دریا مین بسبب مخاطرہ کے بہت کم کشتی جہاز چلتے ہین اور بعدہ یہ دریا
چند کوہستان پر پہونچتا ہو جنکا نام قمر سے منسوب ہی اور دریاے نیل و مصر کی جانب
اسی طرح سرزمین سودان مغربی ہوکر بلاد اندلس اور دریاے اوقیانوس کو جاملتا ہی
اس دریا مین جزیرون کی وہ کثرت ہی کہ بجز حق تعالی کے کوئی نہین جانتا اور جزیرہ رودش
صقلیہ بھی اسی دریا کے کنارے حادث ہوا ہی جنوبا جزائر زنگ اور سراندیپ و سقوطرہ
اور دہجان اور رانج ہین لیکن دریاے خزر پس اسکا متصل نہین ہو دریاے محیط اور کوئی
اس قسم کے دریاؤن مین سے اور یہ دریا مستدیر ہی اگر کوئی سیر کیا چاہے اسکے کنارون پر
سے ہوکر تمام دور کی سیر کرسکتا ہی صورت یہ ہی

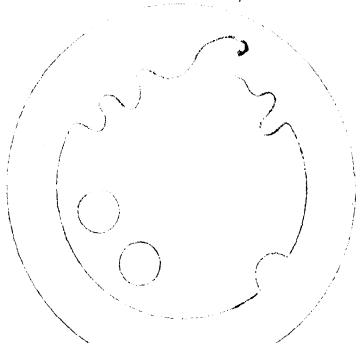

اب گفتگو کا اختتام اس داستان پر کرتا ہون جو سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مین لکھا ہی۔ ذوالقرنین نے چاہا کہ اس دریا کے ساحل کا پتا لگاے پس اس دریا مین کشتی روانہ فرمائی اور حکم دیا کہ برابر ایک سال سیر کرین شاید کچھ حقیقت حال معلوم ہوجاے مگر وہ کشتی برابر سال بھر تک سیار رہی اور بجز سطح آب کے کچھ نظر نہ آیا پس چاہا کہ معاودت کرے اسوقت اہل کشتی نے کہا کہ ایک مہینے اور سیر کر لیجیے شاید کچھ نظر آجاے کہ موجب سرخروئی ہو پس ایک مہینے اور گشت رہی ناگاہ ایک جہاز سے ملاقی ہوے جسمین چند لوگ سوار تھے مگر یہ اختلاف واقع ہوا کہ ایک دوسرے کی زبان سے ناآشنا وہ سب لوگ تھے پس ذوالقرنین کی کشتی مین سے ایک مرد انکی کشتی مین گیا اور انکی کشتی سے ایک عورت اپنی کشتی مین لایا اور زن و مرد کی مقاربت سے لڑکا پیدا ہوا جو اپنے والدین کی گفتگو سمجھتا تھا اسوقت اسے درمیانی بنا کر گفتگو شروع کی لڑکے نے اپنی ماں سے پوچھا کہ تو کدھر سے آئی ہی اسنے جواب دیا کہ اُدھر سے پھر سوال کیا کہ کیا کام تھا اسنے کہا کہ مجھے ہمارے بادشاہ نے بھیجا تھا تاکہ اس دریا کی کیفیت سے آگاہ ہون پھر سوال کیا کہ بادشاہ وہان کون ہی جواب دیا کہ بہ نسبت تمھارے بادشاہ کے نہایت عظیم الشان اور تمھارے ملک سے اسکا ملک بہت بڑا ہی اور رعایا بہ نسبت اس دنیا کے زیادہ رکھتا ہی باقی واللہ اعلم بالصدق والکذب **بحر صین** یہ دریاے ہرکند دریاے محیط یعنے سمندر سے ملا ہوا ہی مشرق سے تاملزم اور ملزم سے مغرب تک جاری ہی اسکے برابر دوسرا کوئی بڑا دریا دنیا مین نہین ہی اس دریا مین موج کا بڑا زور و شور ہی گہرائی بھی بے نہایت ہی کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ حضرت خضر کے ہمراہ ایک جماعت سوار ہوئی جب اس دریاے ہرکند پر پہونچے حضرت نے ہمراہیون سے فرمایا کہ مجھے پانی کے نیچے جانے دو انھون نے اجازت دی اور حضرت چند روز تک زیر آب رہے جب برآمد ہوے ہمراہیون نے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا مشاہدہ فرمایا جواب دیا کہ مجھے دریا کی تہ مین ایک فرشتہ ملا اور اسنے مجھسے سوال کیا کہ اے انسان تو کہان جاتا ہی مین نے جواب دیا کہ اس دریا کی عمق کی تلاش مین غوطہ لگاتا ہون اُس فرشتہ نے جواب دیا کہ یہ امر ناممکن ہی ہرگز اسکی گہرائی تجھے معلوم نہین ہوسکتی کیونکہ ایک شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین اس دریا مین گرا تھا وہ ہنوز تہ کو نہین پہونچا جسکو زمانہ

تین سو برس کا گذرا ہی۔ دریائی لوگون کی زبانی ہی کہ اس دریاے ہرکند مین مدوجزر یعنے
جوار بھاٹا دریاے پارس کے مانند آتا ہی جسکی کیفیت اول مین ذکر ہو چکی ہی حکما کا قول ہی
کہ اس جوار بھاٹے کی وجہ یون ہی کہ زمین گول اور اسپر دریا محیط ہی یعنے زمین اسکی گولائی پر
گھری ہوئی ہی ابوریحان خوارزمی اپنی کتاب آثار باقیہ مین لکھتا ہی کہ دریاے چین مین
جب طوفان کی گرمجوشی ہوتی ہی تو وہان کے لوگ پیشتر سے خبردار ہو جاتے ہین وجہ اسکی
یہ ہی کہ دریا کی گہرائی سے ایک بخار برآمد ہوتی ہی اور جب طوفان ٹھہر جاتا ہی تو ایک قسم کی
چربی پاتے ہین کہ وہ دریا سے نکل کر جس جگہ خس و خاشاک جمع ہو رہا ہی وہان پر ٹپک دیتی ہی اور
اسکے انڈے دینے کے وقت طوفان ٹھہر جاتا ہی اس دریا مین اسقدر خزندہ ہین جسکا
شمار قلم و زبان سے نکل نہین ہو سکتی ہین نہایت عمدہ بڑے بڑے دانون کے نکلتے ہین
اس دریا کے بعض خزندون مین ایسی ایسی عجیب کیفیتین پائی جاتی ہین کہ بیچ آب شیرین کے اور عجیب
شکل و صورت کے جانور پائے جاتے ہین اور کچھ دوسرے دریاؤن مین یہ اجناس کی کاہین بھی
بیشمار ہین پس اب ہم اختصار کے ساتھ کچھ حال خزندون کا لکھتے ہین اور دریائی عجائبات اپنے
نادیدہ یاران مشتاق کو سناتے ہین فصل اول دریاے سندھ کے بیان مین
اس دریا سے چھوٹی چھوٹی نہرین نکلکر بہتی ہین اور اکثر نہرون مین ہندوستان کی آمدورفت رہتی ہی
اور اکثر غیر مشہور عجیب و غریب جانور پائے جاتے ہین کہ ایک خزندہ کا نام سنسکرت مین ہزار دام ہزار مقدمہ دیتے ہین
کہ حد و اس خزندہ کے ورود جین سے شروع ہوتی ہی اور دریاے ہند و ستان کی آمدورفت رہتی ہی
ہین ہان کے بادشاہ کو خراج دیتے ہین جسکی مقدار ہزار درم ہی اور ہر سال اس خراج مین ہر شخص دو سو درم
خراج مین دیتا ہی ہر روز اس سب سونے کی اشرفیان بنا کر پانی مین ڈال دیتے ہین کہ زیادہ پانی اس بادشاہ کا خزانہ ہان تک پہنچنے سے روایت ہی

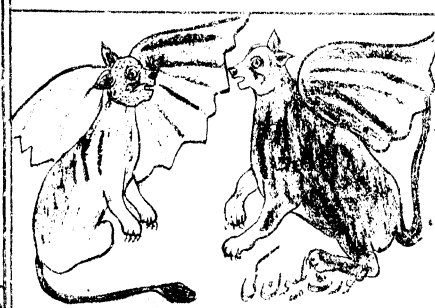

صورت مگرمچھ کی

کہ مین نے اس خزندہ مین اکثر
عجیب عجیب ایسے حیوانات دیکھے ہین
کہ جنکا ثانی اور جگہ نہین دیکھا گیا بعضے
تنگ اکثر ایسی بیان دیکھے ہین
جنکے پر نہ جمتا ڈر کے تھے
لیکر اصل وہم تک صورت انکی یہ ہی

صورت وعول کی

وعول یہ ایک قسم کی بکریان ہوتی ہین یہ جانور بیل کے مانند ہوتا ہی سرخ رنگ اور بدن مین سفید نقطے ہوتے ہین اور گوشت اسکا ترش ہوتا ہی صورت اسکی یہ ہی

وا یہ زباد بلی کے طور پر ہوتا ہی اور اس سے زباد پیدا ہوتا ہی اور ہندی مین اسکو مشک بلائی کہتے ہین اسکے علاوہ اس جزیرہ مین ایک پہاڑ ہی جسکو **نصبان** کہتے ہین اور اس پہاڑ مین سانپون کی کثرت ہی اور اکثر ایسے ایسے سانپ اژدہا پیکر ہین کہ ہاتھی و بھینس کو نگلجاتے ہین اور اس جزیرہ مین سفید بندر اور سیاہ پشت بندرون کی کثرت ہی

صورت زباد کی

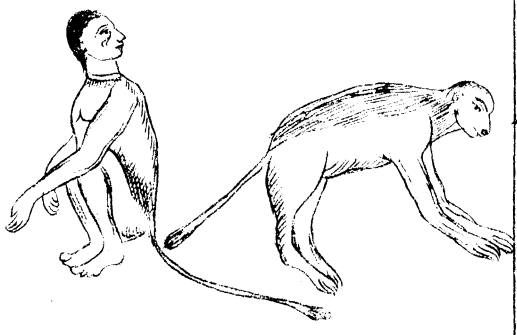

زکریا بن یحیی بن خاقان نے لکھا ہی کہ مین نے جزیرۂ رانج مین ایک ایسے مخلوق دیکھے ہین جو مانند آدمی کے خورد و پوشش رکھتے ہین اور مانند طیور کے انکے بال و پر ہوتے ہین جنکے وسیلہ سے ایک درجت سے دوسرے درخت پر اڑ سکتے ہین گو تکلم بھی کرتے ہین مگر انکی بات سمجھ مین نہین آتی انکی بول چال مانند زرزور نام مرغ کے ہی انکا رنگ سفید و سیاہ اور سبز ہوتا ہی اور نیز ایک اور قسم سفید و سرخ و زرد دیکھنے مین آئے انکی باتین عجیب قسم کی ہوتی ہین صورت یہ ہی

صورت مردمان پردار

اور یہ بھی اُسکا قول ہی کہ اُسی جزیرہ مین بشر اور نقش طاؤس دیکھنے مین آئے اور اس جزیرہ مین ایک چھوٹا سا مرغ عجیب صورت کا ہوتا ہی قدمین فاختہ سے چھوٹا مگر زرد منقار اور اُسکے دونون بازو سیاہ ہوتے ہین اور شکم سفید اور دونون پاؤن سرخ اور فصیح بھی ہوتا ہی ماہان رحمۃ اللہ کہتا ہی کہ بعض جزائر راتج مین اکثر سرخ اور نیلگون پھول دیکھے مین نے اور اپنی چادر مین چند پھول نیلگون مین نے چنکر رکھ لیے تھوڑی دیر مین کیا دیکھتا ہون کہ چادر کے اندر آگ ہی اور پھول خاک ہوگئے ہین اور چادر مسلم ہی اس حال کو دیکھکر مین نے وہان کے لوگون سے حقیقت حال دریافت کی انھون نے جواب دیا کہ ان پھولون مین بڑے بڑے فائدہ ہین مگر ممکن نہین کہ کوئی انکو یہان سے باہر نکال لیجاوے۔ محمد بن زکریا رازی کی تقریر ہی کہ اس جزیرہ کے عجائب مین سے ایک کافور کا درخت ایسا عظیم الشان ہی کہ جسکے سایہ مین سو نفر آدمی آرام پاسکتے ہین اس درخت کی بلندی سے بمقدار چند سال کے کافور کی ریزش ہوتی ہی اکثر اس درخت کے نشیب مین سوراخ کرتے ہین جہان سے کافور مثل گوند کے نکل کر جم جاتا ہی جب وہ کافور نکال لیا جاتا ہی تو وہ درخت خشک ہوجاتا ہی ایک جزیرہ راحی ہی یہان کے عجائب وغرائب بے نہایت ہین ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ اس جزیرہ مین عورت و مرد کا ایک فرقہ ہی وہ برہنہ پا اور برہنہ تن رہتے ہین اور

(۱۰۰) حکایت بحار ارمنی

انکی گفتگو کسی کے فہم مین نہین آتی اور یہ فرقہ درختون پر رہا کرتا ہی انکے بدن پر ایسے لمبے لمبے بال ہوتے ہین کہ انکی شرم گاہ کو چھپائے رہتے ہین اور یہ فرقہ اسقدر کثیر ہی کہ حد شمار سے خارج ہی درختون کے میوے انکی خورش ہین اور انسان سے نہایت بھاگتے ہین لکھا ہی کہ کسی شخص نے اس جماعت مین سے ایک شخص کو اسیر کیا تھا اور اپنے مسکن پر جہان انسان رہتے تھے لیگیا تھا لیکن وہ انسانون سے مانوس نہوا اور ذرا سی غفلت مین بھاگ بھاگ کے جنگلون کی طرف جاتا تھا تصویر یہ ہی

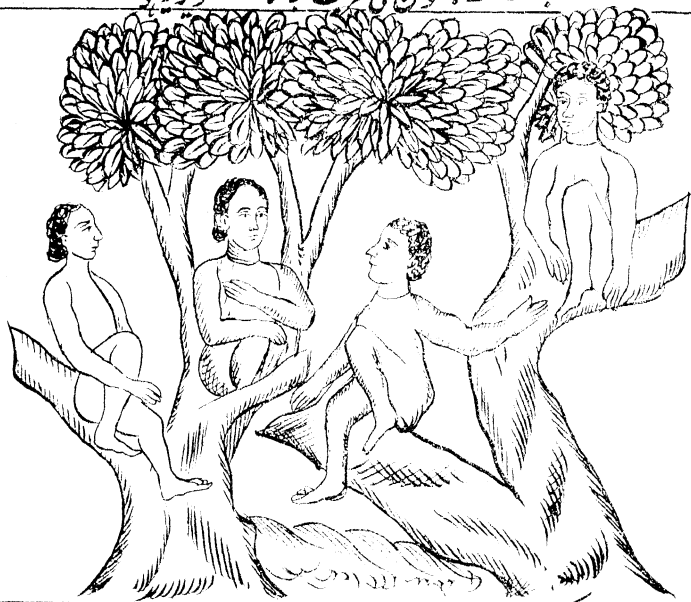

محمد بن زکریا نے لکھا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک قسم آدمیون کی ایسی ہی جو برہنہ رہتے ہین اور انکی باتین سمجھ مین نہین آتی ہین اور قد و قامت انکے چار بالشت سے زیادہ نہین ہوتے ہین انکے چھوٹے چھوٹے بال سرخ رنگ ہوتے ہین اور درختون پر جانے کی اچھی کثرت رکھتے ہین محمد رازی کا قول ہی کہ اس جزیرہ مین گینڈے اور بھینسے بکثرت ہوتے ہین اور اس جزیرہ مین درخت بید اور بیجھ کے بیشمار ہین اور ان درختون کو تخم ریزی کرکے جاتے ہین کہتے ہین کہ انکا پھل مانند خربوب کے ہوتا ہی اور اسکا مزہ مانند علقم کے ہی اور کرگدن کی صورت یہ ہی

صورت کرگدن کی

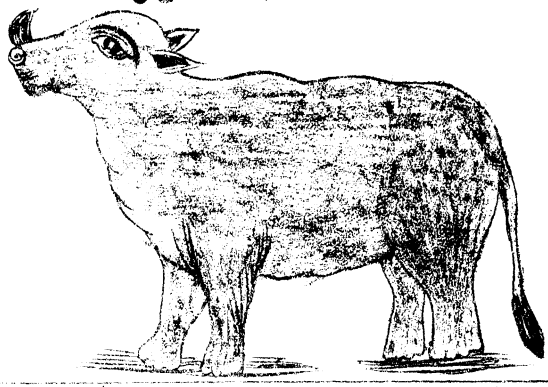

منجملہ جزائر کے ایک جزیرہ داق واق کا ہی یہ جزیرہ راج سے ملا ہوا ہی لکھا ہی کہ اس جزیرہ کی فرمانروا ایک عورت ہی اور اس جزیرہ کے قرب وجوار مین ایک ہزار سات سو جزیرے ملحق ہین اور یہ سب جزائر اُس عورت کے زیر حکم ہین موسیٰ بن مبارک صیرفی نے لکھا ہی کہ مین نے اس جزیرہ کی حاکمہ کو دیکھا کہ رہینہ تخت نشین تھی اور سر پر تاج زر رکھے تھی اور اسکی خدمت مین چار ہزار عورتین ماہر و باکرہ حاضر تھین اس جزیرہ مین ایک قسم کا درخت ہی جسکے پھل سے آواز داق واق کی پیدا ہوتی ہی اور یہ آواز اس جزیرہ کے رہنے والے بخوبی سمجھتے ہین محمد بن زکریا کی تحریر ہی کہ یہ زمین بکثرت زرخیز ہی یہان تک کہ وہان کے رہنے والے اپنے گھرون کی زنجیرین طلائی بناتے ہین اور بندرون کی بھنور کلیسان بھی سونے سے بناتے ہین اور کپڑا بھی زرتار بنتے ہین اس جزیرہ مین آبنوس کا درخت

صورت درخت داق واق کی

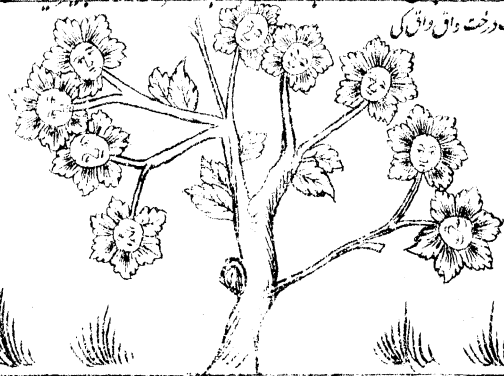

ہوتا ہی ایسا سنگین کہ ہر شاخ اسکی مثل پارہ سنگ کے معلوم ہوتی ہی اس درخت کے پتے سبز ہوتے ہین اور جب تک یہ درخت پودھا رہتا ہی رنگ سفید رکھتا ہی اور کہنگی مین سیاہ ہوجاتا ہی تصویر درخت داق واق کی

منجملہ اُنکے ایک جزیرہ سلاہی ہی یہ سرزمین نہایت بشاشت انگیز ہی جو کوئی شخص وہ جاتا ہی اُسکی طبیعت وہان سے نکلنے کو نہین چاہتی ہی اس جزیرہ کے عجائبات مین انگور اور برات شہب اور شاہنہا ہی۔ ابن الفقیہ اپنی کتاب مین تحریر کرتا ہی کہ اس جزیرہ سلاہی کا بادشاہ چین والے حاکم کو ہر سال اپنی طرف سے ہدیہ بھیجتا ہی اور عجب طلسم کی بات ہی کہ اگر کسی سال یہ بادشاہ والی چین کو ہدیہ نہ بھیجے تو چین مین قحط پڑجاتا ہی اور اس سال پہنچ وہان نہین برستا ہی اور اکثر ایک جزیرہ بنان ہی یہان ایک قوم برہنہ مادرزاد صاحب جمال سفید رنگ رہتی ہی اور اکثر پہاڑون کی چوٹیون پر اس خوف سے مسکن رکھتی ہی کہ مبادا کوئی بسبب حسن وجمال کے انکو گرفتار نہ کرلیجاے اور یہ لوگ آدمی کا گوشت کھاتے ہین اس پہاڑ کے عقب مین دو بڑے بڑے عریض وطویل جزیرے ہین اور اُن دونون جزیرون مین سیاہ رنگ کے لوگ رہتے ہین جنکے قد وقامت مثل قوم عاد کے طویل ہین اور پانون اُنکے اوپر کے جسم سے چھوٹے بقدر ایک گز کے ہوتے ہین اور چہرے اُنکے لمبے ہوتے ہین اور کل فرقہ امرد اور آدمی خوار ہی ایک جزیرہ اطوران ہی اس جزیرہ کے عجائبات مین کرگدن ہین اور زیرہان ایک قسم کے بندر قوی جثہ اور قدآور مانند گدہے کے ہوتے ہین کہتے ہین کہ سکندر ذوالقرنین کے جہاز یہان پر لنگر ہوے تھے اُنھون نے اس جزیرہ مین ایک قوم کو دیکھا تھا جنکے اجسام مثل انسان کے اور چہرے اُنکے کتون اور دیگر درندون کے مانند تھے جسوقت یہ لوگ قریب جا پہونچے وہ فرقہ نظرون سے غائب ہوگیا پس ہمراہیان سکندر نے عقل سے دریافت کیا کہ یہ لوگ قسم جنات سے ہین حق تعالی اُنکی حقیقت سے واقف ہی۔

فصل حیوانات عجیبہ کے بیان مین

اس جزیرہ کے دریا مین جو حیوانات ہین عجیب وغریب صورت کے ہین منجملہ اُنکے اکثر جہازیون کی زبانی سُنا ہی کہ جسوقت اس دریا مین زور شور سے طوفان آتا ہی تو اُن لہرون کے درمیان مین کالے کالے آدمی چار پانچ بالشت کے برابر نظر آتے ہین گویا کوتاہ قد کے حبشی ہین اکثر جہازون پر آجاتے ہین مگر کچھ آزار رسانی نہین کرتے ہین اور بعض قوم اُنھین مین سے ایسی ہوتی ہی جو جہازون پر چڑھ آتی ہی جب کہ ہوا خوشگوار ہوتی ہی اور باد موافق کی مدد سے جہاز سلامت روی مین چلا جاتا ہی اور اہل جہاز سے بعوض آہن کے عنبر فروخت کرتے ہین اور عنبر کو اپنے مُنھ سے اُگلکر اہل جہاز تک پہونچاتے ہین اور اُن لوگون کا بیوپار اُس جزیرہ مین بھی ہی جہان کہ ایک فرقہ زنگیون کے مانند رہتا ہی اور اس قوم کا نام محکوی ہی اور اپنے دانتون سے آدمیون کا سینہ پھاڑ کر کھایا کرتے ہین منجملہ اُنکے ایک ایسی سیاہ رنگ قوم ہی کہ جب جہاز اُنکے

صورت پرندہ کی

محاذی پہونچتا ہی اور دریا جوش کھاتا ہی تو وہ لوگ جہاز پر چڑہ آتے ہین اکثر تجاران بحری کی زبانی یہ روایت سنی گئی ہی کہ کبھی بطور پرندہ کے دریا کے اندر سے ایسی نورانی طلعت مثل آفتاب کے مشاہدہ ہوتی ہی جسکے دیکھنے سے آنکھ خیرہ ہوتی ہی یہ جانور جب کشتی پر آبیٹھتا ہی تو وہ جوش دریا موقوف ہوجاتا ہی اور وہ پرندہ بھی نظر سے نہان ہوجاتا ہی اسطرح پر کہ اسکے جانے کی کسی کو خبر بھی نہین ہوتی اور اسکا آبیٹھنا دلیل نجات وسلامتی جہاز کی ہی طوفان سے - ازانجملہ چند جانور ایسے ہین کہ خزائر مین رہتے ہین جنکے سر بہت بڑے اور چہرون کی رنگتین مختلف اور دانت مانند عقیق کے اور دو پر ہوتے ہین غذا انکی دریائی جانور ہین انمین بعض جانور ایسے ہین جو بڑی مخوف آوازون سے صدا کرتے ہین اور چھ مہینے جزیرہ مین مقیم رہتے ہین انکی غذا معلوم نہین ہی منجملہ انکے ایک مچھلی ہی قوی الجثہ جو دو سو گز سے بھی زیادہ طویل ہی جسکی ضرب سے کشتی کو خوف ہوتا ہی پس جسوقت کوئی جہاز نکلتا ہی اور جہازیون کو یہ امر دریافت ہوتا ہی کہ یہ مچھلی آپہونچی تو پتھر سے اسکو مارتے ہین اور فریاد کرتے ہین جسکو سنکر یہ مہیب مچھلی بھاگ جاتی ہی جسوقت یہ مچھلی اپنے دونون پہلو لیتی ہی تو جہاز سے بڑی معلوم ہوتی ہی اکثر یہ مچھلی جزیرہ واق واق کے قریب رہتی ہی ازانجملہ کچھوے بہت بڑے بڑے وہان ہین کہ جنکی پیٹھ بیس گز کی چوڑی ہوتی ہی اور مادہ انکی ہزار انڈہ ایک مرتبہ مین دیتی ہی ازانجملہ ایک مچھلی ہی جسکے فلس یعنے چھلکا نہین ہوتا صرف گوشت اور چربی سے مجسم ہی اور چہرہ اسکا خوک کے طور پر ہوتا ہی اور مانند فرج حورات کے فرج رکھتی ہی اور اسپر رونگٹے بھی ہوتے ہین - ازانجملہ ایک قسم کا کیکڑہ ہوتا ہی جب دریا سے نکلتا ہی تو ایک گز اور ایک بالشت کا پتھر ہوجاتا ہی اور حیوانیت اسکی زائل ہوجاتی ہی اسوقت اکثر لوگ اسکو حاصل کرکے سرمہ وغیرہ مین سائیدہ کرتے ہین اسکی منفعت اکثرون کے نزدیک مجرب ہی ایک قسم مچھلی کی سیلان نام ہی یہ مچھلی بعد شکار ہونے کے دو روز تک زندہ رہتی ہی اور تیسرے دن مرجاتی ہی جسوقت پکا کر کھاتے ہین اگر پکانے کے وقت دیگ پر سرپوش نہ ڈھانپین اور یونہین پکا وین تو آگ کی حرارت اسپر اثر نہین کرتی ہی اور اسکا گوشت پختہ نہین ہوتا ہی - ازانجملہ ایک مرغ عرشتہ نام

کبوتر سے کچھ بڑا ہوتا ہی صاحب تحفۃ الغرائب کا قول ہی کہ جسوقت یہ پرندہ اُڑتا ہی تو اُسکے نیچے نیچے ایک دو سرا مرغ کرکر نام بھی گرم پرواز رہتا ہی اور یہ مرغ منتظر رہتا ہی کہ اگر یہ بیٹ کرے تو مین کھالون کیونکہ کرکر کی غذا یہی ہی اور حرشتہ بجز وقت پرواز کے بیٹ نہین کرتا ہی اور کر کر جانور بجز اسکی بیٹ کے اور کچھ نہین کھاتا ہی ازانجملہ داتہ المشک ہی - یہ جانور بط سے کسی قدر مشابہ ہی جب دریا سے باہر نکلتا ہی اسوقت اکثر لوگ اُسکا شکار کھیلتے ہین اور شکم چاک کرکے اُسکے اندر سے ایک قسم کا خون جسکو مشک کہتے ہین نکالتے ہین اسوقت اسمین کسی طرح کی بو نہین ہوتی ہی ہان جب وہان سے دوسری جگہ لیجاتے ہین جب اُسکی خوشبو ظاہر ہوتی ہی - ازانجملہ دریائی سانپون سے ایک قسم کے سانپ ہوتے ہین جو کہ دریا سے نکل کر ہاتی اور گاومیش کو نگل جاتے ہین اور درختون اور پہاڑون پر چسپیدہ ہوکر زور کرتے ہین تاکہ اُن جانوران عظیم الجثہ کی جنکو مسلم نگل لیا ہی ہڈیان ٹوٹ جائین اور اُن ہڈیون کے ٹوٹنے کی آواز باہر معلوم ہوتی ہی صورت اُسکی یہ ہی

صورت سانپ کی

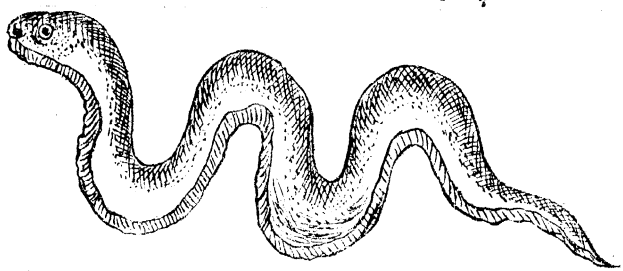

ایسے دریا مین مروارید وغیرہ جواہرات پائے جاتے ہین - اکثر مختلف قسم کے خوشرنگ عجیب عجیب طرح کے جانور دکھائی دیتے ہین اُنمین سے بعض جانور ایسے ہوتے ہین جنکا طول دو سو گز کا ہوتا ہی اور بعضون کا طول دو سو بالشت کا ہوتا ہی اور یہ جانور آپسمین ایک دوسرے کو کھالیتا ہی اس دریا مین ہمیشہ موج اُٹھا کرتی ہی خدانخواستہ اگر کوئی کشتی اِدھر آگئی تو ہمیشہ بھنور مین پڑی رہتی ہی اور وہان سے نکلنا غیر ممکن ہوتا ہی لیکن ناخدا لوگ اس مکان سے واقف ہین اور حتی الامکان اُدھر اپنی کشتی نہین لیجاتے ہین **خاتمہ**

بیان اس دریا پر ایک عجیب حکایت اس دریا کے بیان مین لکھی جاتی ہی بعض تاجرون کی زبانی سنا ہی کہ جب وہ لوگ کشتی پر سوار ہوکر [illegible] ہوے اتفاقاً تاشتہ ہوا کے زور سے

کشتی نے راہ راست فراموش کی اور ہوا کے طمانچہ نے کہین سے کہین جا پہونچایا اُسکا معلم
نہایت ہوشیار و تجربہ کار تھا اور وہ شخص اندھا بھی تھا اُسکی عادت تھی کہ رشون کے انبار
بہت کثرت سے جہاز مین لاد اکرتا تھا حتی کہ اہل کشتی اِس امر کے شاکی رہا کرتے تھے کہ ایسے
عوض مین اگر ہم لوگون کا اسباب لادا جاتا تو بہتر تھا مگر وہ معلم انکی کب سنتا تھا غرض کہ وہ معلم اُس
ہنگام طوفان مین ہر مرتبہ ان لوگون سے کہتا تھا کہ آپ لوگ کیا دیکھتے ہین تب یہ جواب دیتے تھے
کہ ہم پہاڑ کو دیکھتے ہین یکایک ایک مرتبہ ان لوگون نے جواب دیا کہ اب ہمکو ایک کالے رنگ کا
مرغ نظر آتا ہی جو کہ سطح دریا پر پھرتا ہی یہ سنتے ہی معلم مذکور نے اپنے سر کو پیٹنا اور گریہ و زاری
شروع کی لوگون نے کہا خیر باشد معلم نے جواب دیا کہ کوئی دم مین تمھین معلوم ہو جائیگا مختصر یہ جملہ
تمام نہوا تھا کہ ہماری کشتی اُس بھنور مین جا پڑی اور وہان جاکر جسے مرغ سیاہ سمجھے تھے وہ کشتیان
نظر آئین جنکے سوار لوگ اس بھنور کی مصیبت مین پڑکر تشنہ و گرسنہ مر گئے تھے پس ہم لوگ متحیر ہوے
اور اپنی زندگی سے سب نے ہاتھ اُٹھایا جب معلم نے ہمارے اضطراب پر آگہی پائی کہا کہ اگر ضامن ہو
اپنے اپنے مال سے نصف مال مجکو عطا کرو تو بفضلہ اس ہلاکت سے نجات ہو جاوے ناچار ہم لوگون نے
قبول کیا اُسوقت اس معلم نے بے شمار روپیہ دریا مین ڈال دیا اُسکے پھوٹنے کے ساتھی ہی ماہیان
بکثرت جمع ہوگئین تب معلم کے بموجب فرمانے کے ہم لوگون نے مردہ لاشون کے ٹکڑے کرکے
اور انھین رسّون مین باندھ کر دریا مین ہر طرف لٹکا دیے اور ایک ایک سرا ان رسّون کا
جہاز مین باندھ دیا پس مچھلیون نے اُن گوشت کے ٹکڑون کو نگل لیا اُسوقت بموجب تعلیم
اس معلم کے ہم لوگون نے نقارہ اور ڈھول بجانے شروع کیے اور یکبارگی شور و
غل بلند کیا پس وہ مچھلیان بھاگین اور بسبب اُن پارچہ ہاے گوشت رسیان بستہ کے
جہاز بھی چلا جب اُس ہلکہ عظیم سے دور نکل گئے اُسوقت معلم نے کہا کہ اب رسیان کاٹ
دو چنانچہ اس تدبیر سے ہم لوگون نے نجات پائی اور حیات دوبارہ حاصل کی بحر الہند
یہ سب دریاؤن سے بڑا اور عمیق ہی اور اسکے دریاے محیط کے مقام وصل سے کوئی
آگاہ نہین اور مانند دریاے مغرب کے نہین ہی کیونکہ اُسکا اتصال دریاے محیط سے
ظاہر ہی اور اس دریا سے دو خلیج جاری ہین انمین بڑا خلیج دریاے فارس ہی اور چھوٹا
خلیج دریاے قلزم ہی بحر فارس اُس سے جدا ہو کر مائل شمال کی طرف ہی اور بحر زنگ اُس سے
نکل کر طرف جنوب مائل ہی ابن الفقیہ کا قول ہی کہ دریاے ہند کی حالت بہ نسبت دریاے فارس کے

خلاصہ یہ کہ جب آفتاب برج حوت مین یا اُس برج کے قریب آتا ہی (یعنے نوروز سلطانی)
جو اوّل حمل سے مراد ہی تو بڑے بڑے زور شور سے اِس دریا مین جوار بھاٹے آتے ہین
جسکے خوف سے کوئی جہاز رانی نہین کرسکتا ہی اور یہ حالت اُسوقت تک رہتی ہی جب تک
کہ آفتاب برج میزان مین نہ آجاے اور سخت ترین اوقات طوفان کا وہ زمانہ ہی کہ جب آفتاب
برج جدی مین ہوتا ہی پس جب آفتاب سنبلہ مین آجاتا ہی تو یہ طوفان کم ہوجاتا ہی اور سفر کرنا بھی
اس زمانہ مین آسان ہوتا ہی تاہنگامیکہ پھر آفتاب برج حوت مین نہ آوے اور بہترین اوقات
سفر وہ زمانہ ہی کہ جب آفتاب برج قوس مین ہو اور اُس دریا مین جسقدر عجائب و غرائب ہین
ممکن نہین کہ احاطۂ تحریر مین سما سکین لیکن مشتے نمونہ از خروارے بیان ہوتا ہی

فصل جزائر بحر ہند کے بیان مین چنانچہ بطلیموس کا قول ہی کہ اس دریا مین بہت سے
بڑے بڑے جزیرے ہین اور ہر جزیرے مین اسقدر آبادی ہی کہ شمار اُنکا غیر ممکن ہی لیکن جن جن جزیرون
مین تاجرون کی آمد و رفت ہی اور وہ مشہور ہین اُنمین سے ایک جزیرہ ہی طاطائل نام جو جزیرہ
راسخ کے پاس ہی ابن الفقیہ کہتا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک قوم ہی جنکا چہرہ چاند کے مانند
چمکتا ہی اور گھوڑے کی دم کے مانند بال ہین اس جزیرہ مین اکثر کوہستان ہین اور صبح کے
وقت عمدہ عمدہ راگ کی وہان سے آواز آتی ہی اور شب کو ہیبت ناک صدا آیا کرتی ہی دریائی
سفر کرنے والے اعتقاد رکھتے ہین کہ دجال اسی جزیرہ مین رہتا ہی اور اسی جا سے اسکا
ظہور ہوگا یہان پر قرنفل فروخت ہوتی ہی اسطرح پر کہ جب سوداگر وہان پہونچتے ہین جہاز سے
اپنا اپنا مال اُتار کر کنارہ پر انبار کرتے ہین اور رات کو اپنے اپنے جہازون پر جاکر سوتے ہین
صبح کو آکر جو دیکھتے تو اپنے مال کے پہلو مین قرنفل کا معاوضہ پاتے ہین پس جسکو منظور ہو وہ
لوگ اُٹھالیا اور اسباب اپنا وہین چھوڑ آیا شب کو آکر وہ لوگ اسباب لیجاتے ہین اور جسکو
قرنفل کا حصہ بہ نسبت اپنے مال کے کم معلوم ہوتا ہی وہ دوسری شب کو پھر انتظار کرتا ہی اور لوگ
اور اسباب چھوڑ آتا ہی صبح کو لوگ زیادہ پاتا ہی اور اگر بددیانتی سے سوداگر لوگ یہ چاہین کہ
قرنفل بھی اور اپنا مال بھی لاد کر چلدین تو جہاز نہین چل سکتا جب تک کہ قرنفل یا اپنا مال اُنکے
عوض کنارہ پر نہ رکھ دین - اور بعض تاجرون کا قول ہی کہ ایک مرتبہ ہمنے اُس جزیرہ مین
کم سن زرد رنگ لوگ مانند قوم ترک کے کان چھدے ہوے دیکھے جنکے بال سر پر بڑے بڑے
اور لباس ستورات کے سے تھے اور وہ ہماری نظر سے فوراً غائب ہوگئے اور ہمنے مدت تک

[illegible] یا معلوم ہوا کہ انکو اپنا ظاہر کرنا ہم لوگون پر نامنظور ہی پس ناچار ہوکر ہم چلے گئے اور کئی
سال کے بعد جب ہم پھر گئے تو بدستور سابق لونگ پائی۔ قرنفل کی خاصیت یہ ہی کہ اگر کوئی
اسی وقت وہان پر اسکو کھائے تو اُسپر پیری اور ضعیفی کم اثر کرتی ہی یہ بھی مقولہ ہی کہ اس فرقہ
کی خوراک کیکڑہ ہی اور پوشاک انکی درخت الوف کے پتون سے ہی اور پھل اُسکا
کھاتے ہین اور جو قسم کیکڑہ اس جزیرہ والون کی خورش ہی وہ جب تک دریا مین رہتا ہی
گوشت کا ہوتا ہی اور جب دریا سے باہر آتا ہی تو رُا پتھر ہو جاتا ہی کہتے ہین کہ وہ ہی
پتھر سد سہ مین پڑتا ہی اور نیز یہ فرقہ مچھلی اور نارجیل اور لونگ اور کیلہ وغیرہ بھی خورش
کرتے ہین ایک جزیرہ سلامطیہ ہی یہان صندل و سنبل و کافور بکثرت پایا جاتا ہی کہتے ہین
کہ اس جزیرہ مین ایک مچھلی اس قسم کی ہوتی ہی جو دریا سے نکل کر درختون کے پھل
کھایا کرتی ہی اور میوہ کے مزہ سے بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتی ہی اُسوقت لوگ اُسکا
شکار کرتے ہین مصنف تحفۃ الغرائب لکھتا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک چشمہ عجب غریب
جہان سے پانی اُبلتا ہی اور اُسکے قریب ایک سوراخ ہی اُسمین جاتا ہی اور جو اُسکی چھینٹین
اطراف مین اُڑتی ہین وہ زمین پر گرتے گرتے سنگ خارا ہو جاتی ہین مگر دن کو وہ قطرات
آب سنگ سفید اور رات کو سنگ سیاہ ہو جاتے ہین۔ از انجملہ ایک جزیرہ قصر ہی یہان
ایک سفید رنگ کا محل ہی جہاز والے جب اُس محل کو دریا مین دیکھتے ہین تو سلامتی حال
اور باد مراد کا شگون کرتے ہین کہتے ہین کہ یہ محل نہایت عالیشان ہی مگر اسکے اندر کا
حال معلوم نہین کہتے ہین کہ اُسمین مردون کی ہڈیان بھری ہوئی ہین اور کہتے ہین
کہ اکثر بادشاہان عجم اس جزیرہ مین گئے اور مع لشکر اُس قصر مین پہونچکر مرجاتے ہی
خواب نے اُن سب پر غلبہ کیا بعضے جو دروازہ قصر پر تھے وہ اس حالت کے شروع ہوتے ہی
بھاگ آئے اور باقی جو اندر جا چکے تھے وہ سست و ناتوان ہوکر مر گئے حکایت
کہتے ہین کہ سکندر رومی نے بعض جزیرون مین اس ہیئت کے آدمی دیکھے جنکے سر
مانند کتون کے اور دانت باہر نکلے ہوے آخر کو سکندر کے جہاز سے لڑائی ہوئی اور اسوقت
دور سے اس قصر کی روشنی کا جلوہ چمکا جہان سے یہ قوم برآمد ہوئی تھی پس سکندر نے
چاہا کہ جہاز کو لنگر کرکے اُس جزیرہ کی سیر کرے مگر بہرام حکیم نے منع کیا اور کہا کہ جو اس قصر مین

صورت شاہان
سگ چہرہ

جاتا ہی
وہ بیہوش
ہو جاتا ہی
غرض کہ عجائب
اُس دریا کے
بے پایان ہین

جزیرہ شانزدہم تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ یہ تینون جزیرہ عجائب و غرائب مین ایک دوسرے پر فوقیت رکھتے ہین جزیرہ اول مین رات بھر ہمیشہ آسمان پر بجلی چمکتی رہتی ہی جزیرہ ثانی مین تند تند آندھیان چلا کرتی ہین جزیرہ سوم مین ہمیشہ بارش ہا کرتی ہی ایک جزیرہ سلالان ہی جو آٹھ سو فرسخ کا ہی کہتے ہین کہ سراندیب اسی جزیرہ مین ہی جہان حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے آکر رہے تھے اور سنبور حضرت کے قدم کی علامت اس جزیرہ مین موجود ہی واللہ اعلم بالصحۃ

صورت حضرت
آدم کی

اس جزیرہ مین کئی بادشاہ ہین جو ایک دوسرے سے تعلق نہین رکھتا خود مستقل حکمرانی کرتا ہی یہ لوگ دریا کو سلاحط کہتے ہین اور یہ جزیرہ درمیان چین اور ہندوستان کے ہی اور ان دونون ولایتون کی اشیاے عجیبہ یہان پر آتی ہین اور یہان کے تحفہ غیر ملک مین بھی جاتے ہین مانند دارچینی درمنڈل سنبل و مبیعہ و قرنفل کے اور اس جزیرہ مین جواہر کی کانین بہت ہین اور اس جزیرہ مین ایک پہاڑ ہی اور وہان آگ کا انبار ہی مگر رات کو ظاہر ہوتی ہی اور دن کو دھوان سا چھایا رہتا ہی کسی کو جرأت وہان جانے کی نہین پڑتی ہی اس جزیرہ مین ایسے لوگ آباد ہین جنکا رنگ سنہرا ہی اور انکے منہ چھاتی پر

لگے ہوے ہین حتی کہ بالکل گردن کی علامت نہین ہی اس جزیرہ مین ناجیل درخود لورکیلہ درشنگ بافراط ہی صورت یہ ہی

ایک جزیرہ لیکا لوس ہے یہان کے لوگ برہنہ رہتے ہین اور اُنکی خورش مچھلی ہے
یہان کے لوگ سوداگرون سے لوہے کی خرید و فروخت کرتے ہین - ایک جزیرہ مارہی
نہایت وسیع اور آباد ان اکثر عمارات اور قلعہ جات معمور ہین جیسا کہ بڑے عالیشان
اور شہر کی آبادی ہوتی ہے طرح طرح اور قطع قطع کے مکانات وغیرہ اسمین موجود ہین اور پہاڑ
اور درخت بہت ہین کہتے ہین کہ اس جگہہ ایک بڑا اژدہا پیدا ہوا تھا جو کہ گائے بھینس
اونٹ گھوڑا آدمی جسکو پاتا تھا کھا جاتا تھا جب سکندر رومی یہان پہونچا باقی لوگون نے
اس اژدہے کی شکایت کی کہ بادشاہ سلامت اس موذی کے واسطے ہم لوگون نے ہاری
مقرر کر دی ہے لیتے دو گاؤ روزمرہ پہونچاتے ہین اور وہ دو لقمہ کرتا ہے اگر اسکے برخلاف کرین تو شہر کا
قصد کرتا ہے اب سویشی بھی کم ہو گئے ہین تیرے ہاتھ ہمارا انصاف ہے سکندر نے یہ سنکر
دو گاؤ طلب کر کے اُنکا پوست نکلوایا اور اُن کھالون مین زفت اور گندھک اور چونہ
اور ہر مال بھر کر بصورت گاؤ سلوا کر تیار کرایا اور حکم دیا کہ مقام معہودہ پر پہونچا دو
جسوقت وہ دونون مصنوعی گاؤ اُس مکان پر رکھی گئین وہ اژدہا نکل کر عجب وسعت بتنا ول کر گیا

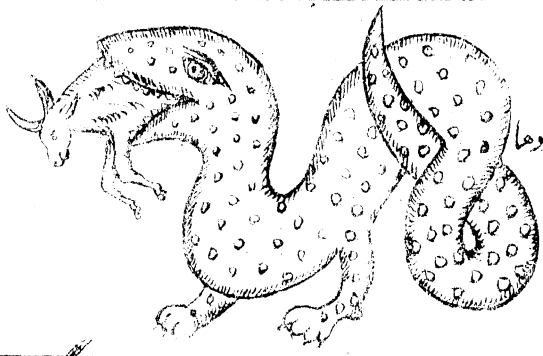

صورت اژدہا

صورت خرگوش

پیٹ مین جاتے ہی شعلے اُٹھنے لگے اور فوت ہو گیا
جب دوسرے روز وہ برآمد ہوا لوگون نے جا کر
جو دیکھا مردہ پایا پس یہ خوشخبری تمام شہر
مین پہونچائی اور سکندر کے حضور مین تحفہ
تحائف پیشکش کیے منجملہ تحائف کے
ایک جانور بھی لائے مانند خرگوش کے زرد رنگ اور اُسکے سینگ سیاہ تھے اور جو درندہ اسکو دیکھتا تھا بھاگتا تھا صورت اسکی یہ ہے

فصل جانوران

فصل جانوران عجیب کے بیان مین جو اس دریا مین پائے جاتے ہین

صاحب عجائب الاخبار کا قول ہو کہ اس دریا مین ایک مرغ قیون نام ہو یہ مرغ اپنے والدین کی بکثرت تعظیم کرتا ہی اور جب یہ مرغ ضعیف ہوتا ہی اُسوقت اُسکے دو بچے آکر اُسکو آشیانہ مین بٹھا دیتے ہین اور صبح و شام اُسکی خورش کو پہونچاتے ہین اور جب یہ مرغ انڈا دیتا ہی اور سیتا ہی تب چودہ روز تک دریا تھمارہتا ہو جب تک کہ اُس انڈے سے بچہ نہ نکلے اور اس مدت چودہ روز کو دریائی لوگ مبارک سمجھتے ہین اور دریا کے تھم جانے سے جان جاتے ہین کہ وہ مرغ اپنا انڈا سیتا ہو اور ایک قسم کی ایسی مچھلی ہو جسکا چہرہ آدمی کے طور پر ہی اور باقی بدن مچھلی کی صورت پر ہی اور اُسکے چہرہ پر چند داغ ہین کہ وہ پانی کے اندر سے دکھائی دیتے ہین اس شناخت سے صیاد لوگ اُسکا شکار کرتے ہین اور باہر نکال کر اُسکی صورت عجیبہ سے تعجب کرتے ہین صورت اُسکی یہ ہی

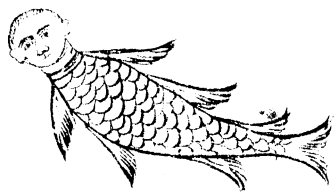

از انجملہ ایک مچھلی ہی کہ وہ ہمیشہ پانی پر پھرا کرتی ہی اور چونکہ یہ مچھلی ہمیشہ منہ کھولے رہتی ہی خود بخود دوسرے جانور اُسکے پیٹ مین پہونچکر غذا ہوتے ہین اور ایک جانور ایسا ہوتا ہی جسکے نتھنے سے شعلہ آتش نکلتے ہین اور گرد کی چراگاہ کو جلا دیتے ہین اور ایک جانور دریا سے رات کے وقت نکلتا ہی اور آرتا ہی لوگون نے اسکو پرندہ مچھلی قرار دیا ہی کیونکہ تمام رات چراگاہون مین چارہ کھایا کرتی ہی اور قبل ہونے صبح کے دریا مین چلی جاتی ہی اور ایک مچھلی اس قسم کی ہوتی ہی کہ اگر اُسکے تری سے لکھین تو اُسکا لکھا ہوا رات کو نظر آتا ہی اور دن کو معلوم نہین ہوتا ہی کیونکہ اُسکی تری مثل رنگ کاغذ کے سفید ہوتی ہی اور ایک مچھلی سبز رنگ ایسی ہی جسکا سر مانند سانپ کے ہی اُسکے کھانے سے بھونک جاتی رہتی ہی ایک مچھلی مدور ہوتی ہی جسکا نام کارماہی ہی اور ایک خار مثل عمود کے اُسکی پشت پر ہوتا ہی نہایت تیز اُسکے سبب سے کوئی مچھلی اُسکی ہمسری نہین کرسکتی ہی واضح رہے کہ دریا کے عجائب و غرائب کی انتہا نہین ہی اگر لوگون کو اُسکے یقین اور تسلیم کرنے مین انکار نہوتا تو مین اور بہت کچھ بیان کرتا اسی سبب سے ترک بیان مفرط مناسب ہی انشاء اللہ جانوران مشہور آبی کا ذکر کیا جاویگا **بحر فارس** یہ دریاے ہند کا ایک

شیعہ ہی اور یہ دریا بہت مبارک ہی طوطیان وغیرہ کے بہ نسبت اور دریاؤن کے اسمین بہت کم صدمے ہین
محمد بن زکریا لکھتا ہی کہ عبد الغفار شامی سے لوگون نے دریا کے جوار بھاٹے کا سوال کیا اُسنے جواب دیا کہ
دریائے اعظم مین جوار بھاٹا نہین ہوتا مگر دو مرتبہ سال بھر مین ایک مرتبہ مرجتا ہی پانی نصف شرقی مین
طرف شمال کے چھ مہینے تک پس جسوقت کہ بڑھاؤ ہوتا ہی تو چین مین پانی کی کثرت ہوتی ہی اور کمی
ہوجاتی ہی مغرب مین اور ایک مرتبہ بڑھاؤ زمستان مین ہوتا ہی مغرب سے جنوب کی جانب چھ
مہینے تک اور اُسوقت پانی کا زور مغربی دریاؤن مین ہوا کرتا ہی اور شرقی دریاؤن سے
کم ہوجاتا ہی لیکن بحر فارس کے مد وجزر کا مدار قمر کے طلوع پر ہی اور اسی طرح پر کیفیت
دریائے ہند وچین اور دریائے طبرستان کی ہی کہ جب قمر ان دریاؤن مین سے کسی کی افق
ہوتا ہی تو اُس دریا کا مد شروع ہوجاتا ہی جب قمر وسط السما پر جاتا ہی اُسوقت اُسکا مد پورا
ہوتا ہی اور جب وہان سے نیچے کی طرف مائل ہوا تو دریا مین بھی گھٹاؤ ہونا شروع ہوتا ہی
یہان تک کہ جب قمر اُس دریا کے مغربی افق مین پہونچا تو بالکل گھٹاؤ ہوتا ہی اور جب قمر افق
مغرب کی طرف جاتا ہی اُسوقت پھر ابتدائے مد کی ہوتی ہی اُسوقت تک کہ قمر زیر زمین
جائے لیکن اُسوقت کا مد ضعیف ہوتا ہی بہ نسبت اوّل کے اور جب زیر زمین گیا اُسوقت
دریاؤن مین گھٹاؤ ہونا شروع ہوتا ہی تا آنکہ جب پھر قمر افق شرقی سطح اُس دریا پر پہونچا
اُسوقت پھر از سر نو ابتدا ہوتی ہی اور نیز عبد الغفار شامی کہتا ہی کہ سوا اُسکے اور بھی ایک
قسم کا گھٹاؤ بڑھاؤ نور قمر کے تنزل و ترقی پر ہوا کرتا ہی یعنے جب مہینا شروع ہوا تو جون جون
چاند کی ترقی ہوتی ہی دریا بھی اُمنڈتا چلا آتا ہی اور جب تنزل کا آغاز ہوا تو دریا مین بھی کمی آنے لگی
ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ دریائے فارس مین موج بکثرت ہی اور اُسوقت سفر کرنا ذرا کام رکھتا ہی
اور جب دریائے فارس مین سکون ہوتا ہی تو دریائے ہند مین موج شروع ہوتا ہی دریائے
فارس مین سختی اُسوقت شروع ہوجاتی ہی جب کہ برج سنبلہ مین آفتاب آجاتا ہی اور نقطہ
استوائے خریفی سے قریب ہوجاتا ہی اور جب تک کہ آفتاب برج حوت مین نہ پہونچے
دریائے فارس مین تیزی رہتی ہی اور سخت ترین اوقات تندی اس دریا کا وہ وقت ہی جب کہ آفتاب
آخر برج قوس مین ہوتا ہی پس جب آفتاب نقطۂ اعتدال ربیعی سے یعنے اوّل حمل کہ عبارت نوروز
سلطانی سے ہو قریب ہوجاتا ہی تو اُسمین جوش کم ہوجاتا ہی اور ٹھہراؤ آجاتا ہی اس دریا کے سکون کا
بہتر اور عمدہ وقت وہ ہی کہ جب آفتاب برج جوزا مین آجاتا ہی ابو عبد اللہ جیہنی نے کہا ہی کہ

خداوند تعالیٰ نے دریاے فارس کو مدوجزر کے ساتھ خصوصیت بخشی ہی کیونکہ اس
دریا کا عمق ستر ذراع یا اسّی گز ہی اس دریا مین اور اسکے نہرون مین عقیق اور یاقوت اور
سونے اور چاندی اور لوہے اور تانبے کی کانین بھی ہین اور طرح طرح کی خوشبودار
اشیا بھی پیدا ہوتی ہین اس دریا مین جو بھنور اُٹھتا ہی تو اسکے صدمہ سے ہرگز کشتیان
سلامت نہین نکل سکتین ہان کچھ خدا ہی فضل کرے تو بیڑا پار ہو۔ اس دریا مین عجیب وغریب
جانور باشکل ہاے عجیب ہین جنکا بیان انشاء اللہ عنقریب کیا جاتا ہی **فصل دربیان**
جزائر دریاے فارس اس دریا کے جزیرے اکثر آباد ہین سوداگرون کی بھی آمد
ورفت ہوتی ہی ان جزیرون مین مثل جزائر قیس و خرمز و برخت و لارک و خضب اور
اندرکدی وغیرہ کے اکثر آباد اور تجارت گاہ جزیرے ہین اگر ان کا مفصل ذکر کیا جاوے
تو کتاب طول ہوتی ہی غرض منجملہ اُنکے جزیرہ خارک نام ہی حضرت امام محمد بن حنیفہ رضی اللہ
عنہ کا مزار اسی جزیرے مین ہی کہتے ہین کہ اسی جزیرہ مین موتی بھی نکالا جاتا ہی بلکہ وہ موتی
پایا جاتا ہی جسکو دُرِ یتیم کہتے ہین یہ بھی قول ہی کہ سواے اُن دریاؤن کے جنکا اتصال
اس دریا سے ہی اور جگہ صدف پیدا نہین ہوتی ہی جب ربیع کا موسم آتا ہی اور تند تند آندھیان
چلتی ہین دریا موج کرتا ہی تب دریاے قلزم سے رشاشہ یعنے چھینٹین اُڑنی شروع ہوتی ہین
اور ان چھینٹیون کے قطرات لزوجت آمیز ہوتے ہین اور دستور یہ ہی کہ جو رشاشہ صدف مین گرتے ہین
تو وہ موتی ہوتے ہین اور صدف اُن رشاشون کو نطفہ کے مانند رحم مین قبول کرتی ہی
کبھی تو ایسا ہوتا ہی کہ بہت عمدہ گوہر غلطان حاصل ہوتے ہین اور کبھی ریزہ ریزہ
چھوٹے چھوٹے قاعدہ ہی کہ جسوقت صدف کے منہ مین یہ رشاشہ پہونچتے ہین تو
اسکو بطور لقمہ کے معلوم ہوتے ہین بعد اسکے صدف بروقت چلنے نسیم شمال کے وقت
طلوع یا غروب آفتاب کے دریا کنارہ آتی ہی اور دوپہر کو بسبب حرارت آفتاب کے
کنارہ پر نہین آتی ہی اور ہوا خوری کو اپنا منہ وا کرتی ہی پس باد شمال کے اثر سے وہ رشاشہ جو
اسکے پیٹ مین ہوتے ہین منعقد ہوکر مروارید ہو جاتے ہین اور اگر صدف کا شکم آب شیریں سے
پر ہوتا ہی تو اسکا موتی صفائی اور زیبائش اور حسن و شکل مین اچھا ہوتا ہی اور اگر
کسی قدر بھی آب شور مختلط ہوا تو کچھ نہ کچھ رنگ روپ مین ضرور فرق اور تغیر ہو جاتا ہی
یا زرد یا تیرہ رنگ ہوتا ہی جسوقت صدف کے شکم مین رشاشہ منعقد ہوکر درّ ہو جاتا ہی تو صدف

درمیان زمین بحرین کے جاتی ہی اور اپنے تئین اُس مقام پر پتھرون سے چسپان کرتی ہی پس جب لوگ وہان پر صدف کو پاتے ہین تو بہت خوش ہوتے ہین اور غواص لوگ غوطہ لگا لگا کر بڑے زور و طاقت سے صدف کو پتھرون سے علیحدہ کرتے ہین کیونکہ صدف اسقدر سخت پتھرون سے چسپان ہوتی ہی گویا کہ جزو سنگ ہوجاتی ہی پس جو صدف کہ بعد منعقد ہونے موتی کے جلد نکالی جاتی ہی تو اُسکا موتی عمدہ اور لطیف ہوتا ہی اور جو عرصہ کے بعد دستیاب ہوتی ہی تو اسکا موتی بدرنگ ہوتا ہی ازانجملہ ایک جزیرہ حوالی جاشک نام جزیرۂ قیس کے نزدیک ہی یہان کے باشندے لوگ دریائی لڑائی مین جلد باز اور طوفان کی شدت مین صابر ہین اور ناؤ چلانے اور دریائی امورات سے بخوبی واقف اور اس فن کے بڑے اُستاد ہین شہر قیس کے باشندے کہتے ہین کہ بعض گذشتہ بادشاہون نے جہازون پر لونڈیان سوار کرکے بطور ہدیہ کے اُدھر کو روانہ کین اتفاقاً اُنکی کشتیان اس جزیرۂ جاشک مین وارد ہوئین اور لونڈیان سیر و تفریح کے واسطے جہاز سے اُتر کر اِدھر اُدھر چہل قدمی کرنے لگین اُسی عرصہ مین جنات ان لونڈیون کو لیگئے اور اُنسے صحبت داری کی اُنسے یہ قوم پیدا ہوئی اسی سبب سے ان لوگون مین تیزی اور جوانمردی ایسی ہی کہ اورون مین نہین ہی اور کہتے ہین کہ یہ لوگ ترائی مین اسقدر شتاب روی کرتے ہین جیسے کوئی خشکی مین چلتا ہی ازانجملہ ایک جزیرہ کیدلاوری ہی اور نیز مندرشکم یہ جزیرہ دریاے فارس مین ہی اس جزیرہ سے عنبر اشہب اور سیاہ نکلتا ہی اکثر مردمان سیاح کی زبانی سنا گیا ہی کہ عنبر اس جزیرہ کے دریا کے قعر مین ہوتا ہی جیسا کہ بعض اراضی مین قطران ہوتا ہی اور یہ عنبر سفید و سیاہ ہوتا ہی جب دریا مین نہایت زور و شور سے موج اور بڑھاؤ ہوتا ہی اُسوقت پتھر وغیرہ باہر خشکی مین آگرتے ہین اُسی مین عنبر بھی چسپان ہوتا ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بڑے قسم کی مچھلی عنبر کو کھا جاتی ہی اور فوراً مرجاتی ہی **فصل در ذکر حیوانات عجیبہ**

اس دریا مین منجملہ دیگر حیوانات عجیبہ کے ایک قسم کی مچھلی ہی جو بعد موقوف ہونے جوار بھاٹے کے سطح آب پر ظاہر ہوتی ہی ابوریحان خوارزمی نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ اس مچھلی کو آثار باقیہ کہتے ہین لکھا ہی کہ کانون ثانی کی تیرھوین تاریخ کو دریا مین جنبش ہونی شروع ہوتی ہی اور فارس اور اسکندریہ کی طرف پانی رجوع کرتا ہی اور یہ حال چند روز

مقررہ تک رہا کرتا ہی پس اسکی ہوا مکدر ہوجاتی ہی اور تاریکی زیادہ ہوجاتی ہی پس ان
دنون مین جہاز اور کشتیان لنگر گاہ مین باندھ رکھتے ہین لکھا ہی کہ ایسی ایک قسم کی
ہوا ہی جو اس دریا کے قعر مین پہونچ کر دریا کو جوش مین لاتی ہی اور دلالت کرتا ہی اس
دریا کے اضطراب پر ایک قسم کی ماہی کا ظہور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک روز قبل اس تموج
اور پورش کے وہ مچھلی ظاہر ہوتی ہی منجملہ انکے استور اور خراف اور پرستوج کہ یہ نام
مچھلیون کے ہین ہر سال مین بوقت مقررہ سطح آب پر آتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ چند روز تک
قائم بھی رہتی ہین اور ساکنان بصرہ انکی آمد اور واپسی کے ایام کو پہچانتے ہین - جاحظ کا اعتقاد ہی
کہ بصرہ کے دجلہ مین قعر دریا سے قسم قسم کی مچھلیان باہر آتی ہین مانند پرستوج اور خراف
اور استور وغیرہ کے اور وجہ یہ ہی کہ جب مچھلیان آب شور پیتے پیتے عاجز آتی ہین تو اس
دریا مین آب شیرین پینے کو بطور تبدیل ذائقہ آتی ہین مانند اونٹ کے کہ جب وہ خلہ کھاتے
کھاتے عاجز ہوتا ہی تو خواہش کرتا ہی طرف کھانے حمض کے خلہ ایک قسم کی شیرین گھاس ہی
جسکو اونٹ خورش کرتا ہی حمض ایک قسم کا چارہ ہی شور اور اقسام نباتات سے زیادہ تر
تلخ ہی مانند رمث اور اثل اور طرفا کے عرب کہتے ہین کہ لذت کے واسطے خلہ مانند
نان کے ہی اور حمض بجاے میوہ کے پس جیسا کہ اونٹ خلہ کھاتے کھاتے تنگ
ہوکر حمض کی طرف راغب ہوتا ہی اس طور پر مچھلیان بھی جب آب شور سے گھبرا جاتی ہین
آب شیرین پر مائل ہوتی ہین پس گویا آب شوران مچھلیون کے حق مین بجاے روٹی کے ہی
اور آب شیرین بجاے میوہ کے بصری لوگون کا بیان ہی کہ اس قسم کی مچھلیان
سال مین دو مرتبہ بصرہ مین آتی ہین اور جب دو ماہ گذرے تو اول کی آئی ہوئی مچھلیان
واپس ہوتی ہین اور انکی عوض مین دوسرے قسم کی آتی ہین منجملہ انکے ایک قسم پرستوج
کی ہی جو بلاد زنج کی جانب سے آتی ہی اور دجلہ کے آب شیرین پر مائل ہوتی ہی زنگ کے
باشندے اس مچھلی کو بخوبی پہچانتے ہین کہتے ہین کہ ماہی گیر لوگ اور کسی مچھلی کا شکار
درمیان بصرہ اور زنگ کے نہین کھیلتے ہین سوائے ماہی پرستوج کے دریائی لوگ
کہتے ہین کہ جسوقت ماہی پرستوج بصرہ مین آتی ہی تو پھر زنگ مین اس قسم کی مچھلی کا نشان تک
نہین ملتا ہی اور اسی طور پر جب بصرہ سے زنگ کو روانہ ہوتی ہی تو بصرہ مین نام
تک کو اس مچھلی کا نشان نہین رہتا ہی از انجملہ ایک قسم کو سیج نام مچھلی ہوتی ہی یہ مچھلی پانی مین

اسطرح شکار کرتی ہی جیسا کہ شیر جنگلی مین شکار کرتا ہی حیوانات کو اپنے دانتون سے ایسا کاٹتی ہی جیسا کہ کسی پہلوان کے ہاتھ سے شمشیر کا وار ہوا ور طول قامت اسکا ایکسو ہاتھ گز کا ہوتا ہی اسکے دانت آدمی کے دانتون کے مانند ہوتے ہین اور اس مچھلی سے تمام قسم کی مچھلیان بھاگتی ہین اگر کہین ماہی نہنگ کو پا جاتی ہی تو پارہ پارہ کر ڈالتی ہی اور اگر کہین انسان کو پا جاتی ہی تو اسکو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہی یہ مچھلی سخت بلا ہی اور اس دریا مین یہ مچھلی اسطرح ہی جیسے دریاے نیل مین گھڑیال بلاے عظیم ہی اور کسی وقت مقررہ مین دجلہ بصرہ مین اس مچھلی کی بڑی کثرت ہوجاتی ہی اور مچھلیون کی قسم مین سے رتیان و دہی وذق وزال اور کویرج بھی ہین اور ان ہر قسم کی مچھلیون کی آمد کے موسم اور وقت مقرر ہین اور لوگ اسوقت پر انکا انتظار کیا کرتے ہین منجملہ انکے ایک قسم حیوان تنین نام ہی جسکو مارماہی کہتے ہین اور یہ کوسج سے بھی بڑا تر ہی اس جانور کے دانت درندون کے مانند ہوتے ہین قد و قامت مین مثل درخت خرما کے بلند تا ہی اور دونون آنکھین اسکی سرخ مثل خون کے ہوتی ہین اور نہایت زشت رو کریہ المنظر ہوتا ہی جملہ دریائی جانور اس ظالم سے بھاگتے ہین اسکی صورت یہ ہی

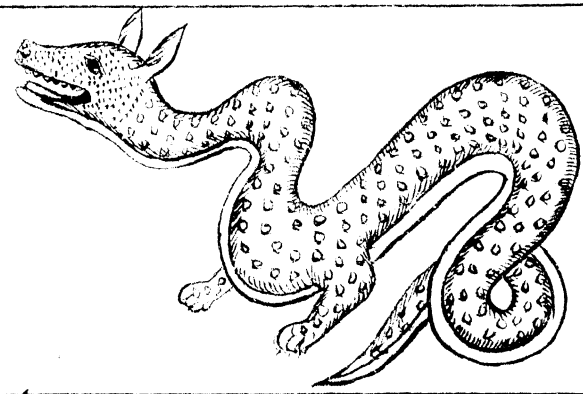

منجملہ انکے ایک قسم کی مچھلی سبز رنگ ایک گز سے زیادہ طویل ہوتی ہی اور اسکی خرطوم ایک گز سے کچھ کم اور مانند آرہ کے ہوتی ہی یہ مچھلی اپنی خرطوم سے حیوانات کو زخمی کرتی ہی راقم عجائب المخلوقات نے ایک جزیرہ مین اس مچھلی کو دیکھا ہی اور شکاری لوگ اسکا شکار کھیلتے ہین اور پکا کر بازارون مین فروخت کرتے ہین - صورت اسکی یہ ہی

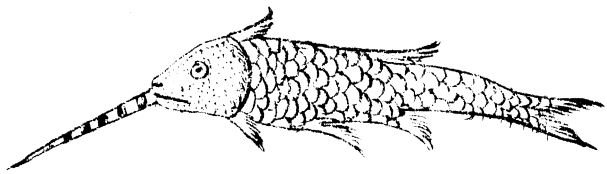

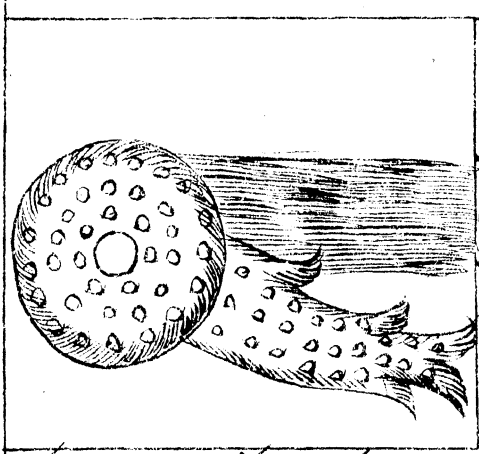

ازانجملہ ایک قسم کی مچھلی مدور ڈھال
کی صورت پر ہوتی ہی دم اسکی تین گز
سے زیادہ ہوتی ہی گویا اسکی دم سانپ
کی صورت ہی اسکی دم کے درمیان
مین ایک خار سرخ رنگ مثل عقیق کے
ہوتا ہی اور اس مچھلی کے تمام جسم پر
نقطہ ہاے سیاہ و سفید ہوتے ہین
اور اسکی دو ناکین پشت پر ہوتی ہین
اور تخم اسکا ریشکہ اسکے ہوتا ہی اور مانند عورت کے اس جانور کے فرج بھی ہوتی ہی صورت اسکی یہ ہی

اب ہم اختتام عجائب اس دریا مین وہ قصہ بیان کرتے ہین جو مصنف تحفۃ الغرائب نے اپنی کتاب مین
لکھا ہی کہ مجھسے ایک مرد اصفہانی نے بیان کیا کہ مین قرضدار تھا اور عیال و اطفال کی خبر گیری کے
سبب سے نہایت مین عاجز تھا آخرکار ترک وطن اختیار کیا اور دنیا مین گھومتے گھومتے دریا کے
سفر مین پانون رکھا آخرکار ہمارے کشتی ایک بڑے بھنور مین جا پھنسی جسکو در دور کہتے ہین اور یہ در دور
دریاے فارس مین بہت مشہور ہی پس معلم نے کہا کہ یہ در دور بلاے عظیم ہی اس سے ناؤ کی خلاصی دشوار ہی
آخر لوگون نے معلم سے کہا کہ اے ناخدا براے خدا اگر کوئی سبیل رہائی کی جانتا ہو تو
بیان کر کہ ہم سب لوگ معرض ہلاکت مین اسیر ہین معلم نے کہا ہان اگر ایک شخص
ایسا ذی ہمت ہو کہ اپنی جان اور لوگون کے واسطے فدا کرنے کو تیار ہو تو البتہ کوئی تدبیر
نکالی جاوے پس مین نے اپنی رضامندی ظاہر کی اور معلم سے کہا کہ تیری کیا راے ہی معلم نے کہا
کہ اس جزیرہ مین جو کہ اس در دور کے قریب ہی اور تین دن کی راہ کی مسافت رکھتا ہی وہان
جاکر ڈھول بجانا شروع کر اور رات دن مین کبھی توقف نہ کرنا غرضکہ معلم نے مجھکو

چند روز کے واسطے آب و دانہ عطا کیا اور مین نے اُس جزیرہ مین جاکر دہل زنی اختیار
کی پس دیکھا مین نے کہ جہاز کو جنبش ہوئی اور چل نکلا یہان تک کہ جاتے جاتے ہماری
نظر سے اوجھل ہوگیا پس اُسوقت مجھپر تردد غالب ہوگیا ناگاہ مجھکو ایک بڑا درخت عظیم الشان
نظر آیا کہ تمام عمر مین نے اتنا عظیم درخت نہ دیکھا تھا اُس درخت کی چوٹی مانند تخت کے
چوڑی تھی جسوقت آفتاب غروب ہوا کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرغ قوی ہیکل سفید رنگ
اُس درخت پر آبیٹھا اُسکی ہیبت سے مین نہایت خوفناک ہوا اور وہان سے دور تر جاکر بیٹھا اسی تردد
مین صبح ہوئی اور وہ مرغ گرم پرواز ہوا دوسرے روز شام کو جب وہ مرغ پھر آیا مین اپنی زندگی سے
ہاتھ دھوکر سامنے اُسکے جا کھڑا ہوا مگر اُسنے کچھ توجہ نہ فرمائی اور صبح کو اُڑ گیا جب پھر تیسری
شب کو وہ مرغ آیا مین پھر اُسکے پاس گیا اور دل کڑا کیے ہوے بیٹھا رہا جب دم سحر
اُس مرغ نے پرواز کے واسطے بال و پر کھولے مین نے اُسکی ٹانگ پکڑ لی اور وہ
مرغ اُڑا اور اسقدر بلند ہوا کہ مجکو تمام روے زمین ایک حوض آب کے برابر معلوم ہونے لگی
اُسوقت مجھپر نہایت اضطراب طاری تھا اور مارے خوف کے اُسکی ٹانگ میرے
ہاتھ سے چھوٹی جاتی تھی ناگاہ آبادی اور عمارات کے آثار پیدا ہوے اور وہ مرغ اُدھر کو مائل
ہوا اور زمین پر پہونچا اور مجکو زمین پر اُتار کے پھر پرواز کر گیا لوگون نے مجکو دیکھکر تعجب
کیا اور مجھے اپنے بادشاہ کے روبرو
لے گیے بادشاہ نے ایک شخص سے
جو ہماری زبان سمجھتا تھا حکم دیا کہ اسکا
حال دریافت کرے جب اُسنے
پوچھا تو مین نے اپنی سرگذشت بیان کردی
وہ میرے حالات سُنکر خوش ہوا اور
زر و مال عطا فرمایا اور حسب منشا
بادشاہ مذکور کے چندے وہان مقیم رہا
تا آنکہ میرا جہاز مع یاران جداشدہ کے
آپہونچا اور مجھسے کیفیت پوچھی مین نے سا
ماجرا بیان کردیا - صورت مرغ کی یہ ہے

دریاے قلزم بھی دریاے ہند کا شعبہ ہی اسکے جنوبی کنارون کے شہرون مین مجرہ
اور حبش ہی اور شرقی کنارہ پر اسکے عرب کے شہر ہین اور غربی کنارہ پر اسکے بلاد مین ہی
قلزم ایک شہر کا نام ہی جو اس دریا کے کنارہ پر واقع ہی اور یہی وجہ ہی کہ اس دریا کا
بھی نام قلزم رکھا گیا اور اسکا ہیجان اور مدوجزر مثل دریاے ہند کے ہی اسلیے دوبارہ
اسکا ذکر نہین کیا یہ وہی دریا ہی جسمین حضرت حق سبحانہ تعالی نے فرعون کو غرق فرمایا تھا
کہتے ہین کہ اس دریا اور یمن کے درمیان مین ایک پہاڑ ہی اور اسی پہاڑ کی وجہ سے اس دریا کی
طغیانی سے شہر یمن کو ضرر نہین پہونچتا ہی بعض بادشاہون نے اسکے پانی لیجانے کے واسطے
اس پہاڑ مین شگاف کرانے چاہے مگر پانی نے اسقدر زور کیا کہ اکثر لوگ یمن کے ہلاک ہوگئے
اور یہ دریا یمن اور جدہ و حجاز و تبع اور مدین مسکن شعیب علیہ السلام مین ہوکر گذرا ہی اور
درمیان دریاے ہند اور فارس اور زنگ کے واقع ہی **فصل بیان جزائر مین** اس
دریا کے جزیرے اکثر خراب ہین اور سوداگرون کی آمد و رفت ادھر کو نہین ہوتی ہی اور نہ وہان
مشہور ہین ایک جزیرہ اسکا نزدیک آلہ کے ہی جہان کسی قدر آبادی ہی مگر وہان کے
باشندے بالکل مفلس اور کم بخت ہین چنانچہ اس قوم کا نام بنوحسد ہی خوراک ان لوگون
کی فقط مچھلی ہی اور زراعت کسی طرح کی نہین جانتے ہین اور آب شیرین اس جزیرہ مین
نہین ہی اور انکے گھر بود و باش کے ٹوٹی پھوٹی کشتیان اور ڈونگیان ہین جو کوئی ادھر
جا نکلا اس سے آب و طعام کے متدعی ہوا کرتے ہین اس دریا مین اس جزیرہ کے نزدیک
دو پہاڑون کے درمیان مین ایک بڑے سخت مہلک بھنور کا مقام ہی اور جب ہوا چلتی ہی
تو بھنور دونون طرف منقسم ہوجاتا ہی اور جو کشتی اس درمیان مین پڑجاتی ہی تو فوراً الٹ جاتی ہی
اور درازی اس جزیرہ کی چھ میل کی ہوگی کہتے ہین کہ خاص اسی مقام پر فرعون
مع لشکر غرق ہوا ہی ازانجملہ ایک جزیرہ جساسہ ہی اور یہ جساسہ ایک حیوان ہی
جو دجال کو اخبار پہونچایا کرتا ہی کہتے ہین کہ دجال اسی جزیرہ سے نکلے گا تمیم کے حضرت
فاطمہ بنت قیس کی زبانی بیان کیا ہی کہ بعد نماز عصر کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
تشریف لاے اور خطبہ پڑھ کر فرمایا کہ ہم رغبت کے واسطے تم لوگون کو جمع نہین کیے ہین اور نہ
واسطے خوف دلانے کے بلکہ اسوقت ہم تمکو ایک حدیث سنانے کے واسطے جمع کرتے ہین تمیم داری
نے مجھسے بیان کی ہی اسنے مجھسے کہا کہ ہمارے قوم مین سے ایک گروہ بحر قلزم یعنے اس دریا پر پہونچا

ناگاہ ہوائے تند آئی اور اُنکی کشتی کو جزیرہ مین ڈال دیا ناگاہ ایک دابہ کو دیکھا اور لوگون نے اُس سے استفسار کیا کہ تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ مین جساسہ ہون اُسوقت اُنھون نے کہا کہ بردے ہمین اِس جزیرہ کی اُسوقت اُسنے کہا کہ اگر خبر چاہتے ہو تو اِس جزیرہ مین جاؤ کہ ایک مرد تمھارے ملاقات کا مشتاق ہی آخر یہ لوگ اُسکے پاس گئے اُسنے کہا کہان سے آئے اُنھون نے سب حال اپنا کہا اُسنے کہا دریاے طبریہ کی کیفیت بیان کرو اُنھون نے کہا کہ وہ اپنے جواہرات کے درمیان مین جوش کر رہا ہی اُسنے نخل عمان کی کیفیت دریافت کی اُنھون نے کہا کہ اُسکے پھل اہل عمان کھاتے ہین پھر اُسنے سوال کیا کہ دریاے عامرہ کا کیا حال ہی اُنھون نے جواب دیا کہ اُسکا پانی وہان کے باشندے تصرف مین لاتے ہین پس اُسنے جواب دیا کہ جسوقت دریا خشک ہوگا ہم کل اراضی عامرہ کو اپنے تحت تصرف مین لائینگے سواے مکہ و مدینہ کے منجملہ پہاڑون کے ایک کوہ مقناطیس ہی اور یہ آہن کو اپنی طرف کھینچتا ہی اسی وجہ سے جو کشتیان اِدھر آتی ہین اُنمین لوہے کی کوئی کیل تک نہین ہوتی ہی **فصل** جو حیوانات خاص اِس دریا مین ہین اُنکا بیان کیا جاتا ہی کیونکہ حیوانات جو مشترک ہین اور دریاؤن مین بھی اُنکا ذکر بیکار ہی منجملہ اُنکے ایک اِس قسم کی مچھلی ہوتی ہی کہ اُسکی دُم کے طمانچہ سے کشتیان غرق ہو جاتی ہین یہ مچھلی دو سو گز کی ہوا کرتی ہی اور اُسکے بدن پر نقش و نگار ہوتے ہین صورت اُسکی یہ ہی

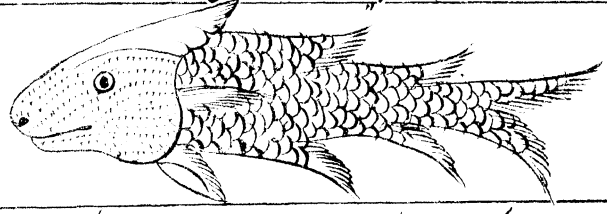

ازانجملہ ایک مچھلی ہی جسکا شکار کھیلتے ہین اور اُسکو سکھا کر رکھ چھوڑتے ہین اور وہ مچھلی خشک ہوکر مانند روئی کے گالے کے ہو جاتی ہی اور اُس سے وہ دھاگا بنا کر کپڑا نہایت بیش بہا تیار کرتے ہین اور نام اُس کپڑے کا ثوب سکی ہی صورت یہ ہی

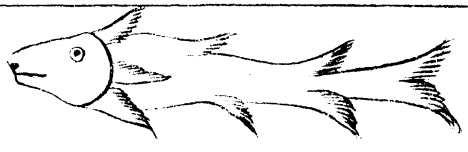

ازانجملہ ایک مچھلی گز بھر کی دراز ہوتی ہی اور اسکا چہرہ مثل الو کے ہوتا ہی صورت یہ ہی

ایک مچھلی بیس گز کی طویل ہوتی ہی اور اسکے پیٹ مین ہزار بیضہ ہوتے ہین اور ایک مچھلی اور ہوتی ہی کہ صورت اسکی مثل گائے کے ہوتی ہی اور بچہ دیتی ہی اور دودہ دیتی ہی۔

بحر لرنگ یہ دریا بعینہ گویا دریاے ہند ہی اس دریا کی نسبت زنگ کا ملک جنوبا سہیل کے نیچے واقع ہی جو شخص اس دریا مین سوار ہوتا ہی وہ قطب جنوبی دیکھتا ہی اور سہیل کو بھی بخوبی مشاہدہ کرتا ہی اور قطب شمالی ہرگز نہین دکھلائی دیتا ہی اس دریا کے کنارے بربر کے شہر واقع ہین اور یہان حبشیون کی قوم رہتی ہی اس دریا کی نہایت دریاے محیط مین ملی ہوئی ہی اس دریا کی موجین بہت سخت اور بڑی مثل پہاڑ کے ہوتی ہن اور اسکی موجین خلاف دیگر دریاؤن کے کبھی کم نہین ہوتی ہین اور اس دریا مین کبھی سکون نہین اٹھتا ہی تموج اور یورش اسکی موج کا ایسا ہی کہ الغیظہ بلند اس دریا مین اکثر جزیرہ بہت بڑے واقع ہین اور درخت بہت ہین مگر ثمردار کوئی درخت نہین ہوتا ہی اور آبنوس صندل وساج وقفا کے درخت بہت ہین اور اس دریا کے کنارہ سے عنبر حاصل ہوتا ہی

فصل اس دریا کے جزائر کے بیان مین منجملہ ان جزائر کے ایک جزیرہ محرقہ ہی اور یہ بہت بڑا جزیرہ ہی اور یہ جزیرہ ایسے مقام پر ہی کہ لوگ بہت کم ادھر جاتے ہین بعض تاجرون کی زبانی سنا ہی کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کشتی پر سوار ہوے اور ہماری کشتی تباہ ہوکے اس جزیرہ مین پہونچی اور یہان سے خلق کی بہت کثرت دیکھی الغرض ہم اس جزیرہ مین اترے اور چند زمانہ ہم وہان رہے اور وہان کے لوگون کی زبان سیکھی اور سب سے ملاقات حاصل کی ایک رات دیکھا کہ وہ لوگ تمام جمع ہوکر اس ستارہ کو دیکھ رہے ہین جو انکے جزیرہ مین طلوع کرتا ہی پس دیکھتے ہی اس ستارہ کے سبھون نے گریہ وزاری شروع کی ہمنے انسے دریافت کیا کہ یہ کیا باعث ہی کہا جب یہ ستارہ تیس برس بعد طلوع کرتا ہی تو اس جزیرہ مین جو کچھ اشیا ہوتی ہین

وہ سب جل کر راکھ ہو جاتی ہین یہ کہکر کشتیان تیار کین اور جو کچھ قابل لے چلنے کے سبک چیزین تھین اور اُسکا بوجھ ناؤ پر بار ہو سکتا تھا لے لیکر کشتیون پر رکھا اور خود بھی سب لوگ سوار ہو کر اور طرف دور چلے گئے بعد گذر جانے میعاد معینہ کے جب وہ لوگ واپس آئے تو اُس جزیرہ مین جتنا مال واسباب چھوڑ گئے تھے وہ سب راکھ کا ڈھیر تھا غرض کہ اُن لوگون نے از سر نو تعمیر مکانات کی اور اپنے کاروبار مین مشغول ہوے منجملہ اُنکے ایک جزیرہ صوصا ہی جزیرہ بلاد زنگ سے بہت ملا ہوا ہی اکثر تاجرون کی زبانی سُنا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک شہر سفید پتھرون کا ہی اور اُس شہر سے آوازین سُنی جاتی ہین مثل آواز صوصا کے صوصا ایک جانور کا نام ہی اور چونکہ مثل اُسکی آواز کے اُس جزیرہ سے آواز آتی ہی لہذا اس نام سے وہ جزیرہ موسوم ہوا اور یہ بات سُنے سے تعجب کی یہ بات ہی کہ وہان کوئی آدم زاد نہین ہی اکثر جہاز کے لوگ یہان پہنچکر آب شیرین نوش فرماتے ہین یہان کا پانی نہایت شیرین ہی اس جزیرہ کی انتہا کسی کو معلوم نہین ہی مگر اسقدر معلوم ہوتا ہی کہ اس جزیرہ مین ایک پہاڑ بہت بڑا ہی اور اُسمین سے آوازین ہیبت ناک آتی ہین کہتے ہین کہ یہ آواز باشندگان اُس جزیرہ کی باعث موت ہوتی ہی اُس پہاڑ کے اطراف مین ایک سانپ ہی کہ سال بھر مین ایک مرتبہ نکلتا ہی اور شاہان زنگ بڑے حیلہ اور تدبیر سے اُسکو گرفتار کرتے ہین اور سوائے اُنکے خزانہ کے کہین اور نہین ملتا ہی اُس سانپ مین بڑی بڑی خاصیتین ہین اول تو یہ ہی کہ اُسکی چربی کو جو کوئی بادشاہ اپنے بدن پر مالش کرے تو اُس بادشاہ کی قوت اور ہیبت زیادہ ہو جاتی ہی اور اُسکا دل ہمیشہ خوش رہتا ہی اور جو کوئی صاحب مرض سل اُسکے پوست پر بیٹھے سل اُسکی دفع ہو جاتی ہی ہندوستان مین اُس سانپ کا پوست بہت کم شاذونادر ہوتا ہی اور گران قیمت سے ہاتھ آتا ہی زنگ کے بادشاہ لوگ بہت سی تدبیرین اُسکے شکار کھیلنے کی کیا کرتے ہین مگر شاذونادر کہین ہاتھ آجاتا ہی ایک جزیرہ ایسا ہی جسکے بارہ مین یعقوب بن اسحٰق سراج نے لکھا ہی کہ ایک شخص کو سوداگران روم سے مین نے دیکھا کہ اُسکے چہرہ پر بناخونون سے نوچنے کے نشان ہین مین نے اُس سے دریافت کیا تو اُسنے مجھسے بیان کیا کہ مین کشتی پر سوار تھا ناگاہ کشتی طوفان مین آئی اور شکست ہو گئی مین ایک تختہ پر اُسکے رہگیا آخر وہ تختہ موجون کی تلاطم مین ڈگمگاتا ہوا ایک جزیرہ مین پہونچا وہان ایسے لوگ نظر آئے جنکا قد وقامت ایک گز کا تھا اور برہنہ تھے پس مجھکو پکڑکے اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے اشارہ کیا کہ مجھے قید کرین پس اُن لوگون نے مجھے ایک پنجرہ مین بند کیا مین نے اُس قفس کو توڑ ڈالا اور باہر نکل آیا آخر

اُن لوگون نے پھر مجکو نہین ستایا اور خود مختار کر دیا اور مجھسے اور اُن لوگون سے باہم بہت خلط ملط ہو گیا ایک روز دیکھا مین نے کہ وہ قوم لڑائی کے واسطے آمادہ ہو رہی ہی پس مین نے اسکا سبب دریافت کیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارا ایک دشمن آتا ہی اُس سے لڑنے کو تیاری کرتے ہین پس کچھ دیر نہوئی تھی کہ ایک جماعت غرانیق کی آپہونچی غرانیق ایک قسم کے جنگلی مرغ ہوتے ہین کہ وہ مرغ اگر ان لوگون کو کاٹا کر دیتے تھے پس جب مین نے ان لوگون کا خلط اب زیادہ دیکھا تو ایک لاٹھی مین نے اُٹھا کر اُنکو مارنا شروع کیا اور اُنھون نے بھی اپنے پنجون سے مجکو مجروح کیا یہ نشان میرے منھ پر اکثر وہی ہین آخر مین غالب آیا اور وہ طائر پرواز کر گئے اور اُن لوگون نے میرا احسان بہت مانا بعد ازان مین نے دو تختہ حاصل کیے اور اُنکو درخت کی شاخون سے مضبوط کر کے بطور کشتی کے بنایا اور کچھ آب و طعام مثل زاد راہ مہیا کر کے اُسپر سوار ہوا اور روم مین خدا نے مجھے پہونچا دیا اِس حکایت کی تصدیق ارسطا طالیس نے کی ہی اور اپنی کتاب حیوان مین تحریر فرمایا ہی کہ بحر قلزم آب دریائے نیل طغیانی کرتا ہی اُسوقت مرغان غرانیق خراسان سے مصر کے اطراف مین پہونچ کر اُن لوگون کے مقابلہ کرتے ہین جنکا قد ایک گز کا ہوتا ہی ایک جزیرہ سکسار ہی اور سکے حالات مین یعقوب بن اسحٰق سراج نے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے مجھسے بیان کیا کہ مین ایک کشتی مین سوار ہو کر روانہ ہوا اور ہوا نے ایسے جزیرہ مین پہونچا یا جہان کسی کو رسائی نہ تھی آخر میرے روبرو ایک ایسی جماعت آئی جنکے سر مانند کتون کے تھے اور سارا بدن مانند انسان کے تھا تصویر اُنکی یہ ہی

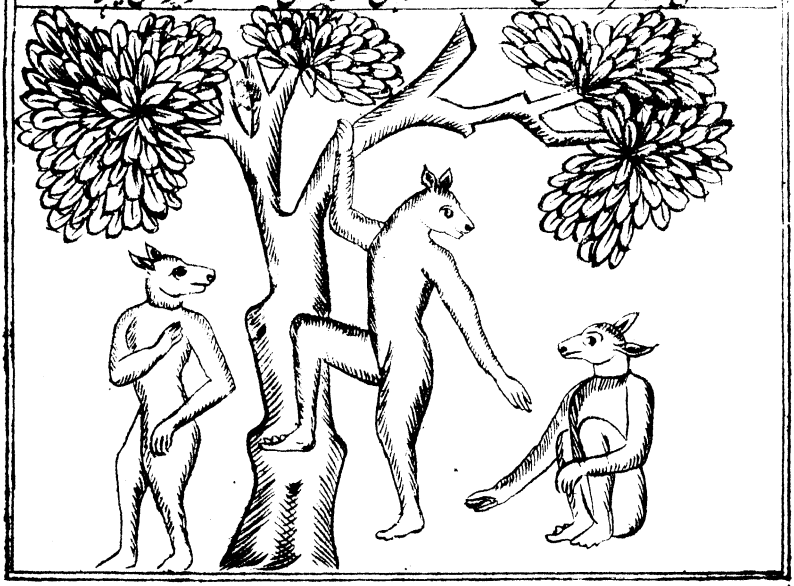

پس یہ جماعت آکر میرے روبرو کھڑی ہوئی اور انمین سے ایک نے نکل کر میرے نزدیک
پہونچ کر بکریون کی طرح ایک لکڑی سے مجھے ہکایا اور ایک ایسے مکان مین لے گئے جہان
بہت سے انسان قید تھے اور مانند انکے مین بھی جاکر مقید ہوا اب یہ معمول رہا کہ روزانہ ہمکو جنگلی میوہ
لاکر کھلاتے پس دوسرے شخص نے جو ہمارے ساتھ قید تھا کہا کہ یہ خورش اسواسطے کھلاتے ہین تاکہ ہم
لوگون مین فربہی آجاوے اور اسوقت باری باری وہ وحشی ہمکو کباب بناکر کھاوین یہ سنکر مین نے
کم کھانا شروع کردیا اور میرے دیگر رفقا جو کھا کھاکر فربہ ہوگئے تھے وہ انکی خورش ہوگئے
مین نے چونکہ خورش چھوڑ دی تھی اور اس سبب سے ضعیف ہوگیا تھا مجھے آزاد انطور پر کھانے
پینے کے واسطے رہا کردیا اور دوسرا شخص جسنے کہ اول مجھے بتلایا تھا وہ بھی انکی خوراک سے بچ رہا
کیونکہ وہ نہایت فربہ ہوگیا تھا ایک دن اُس شخص نے مجھسے کہا کہ اس قوم کی ایک روز عید ہوتی ہے
اُسوقت یہ لوگ باہر جاتے ہین اور وہان تین روز تک رہتے ہین پس اگر تو اپنی خلاصی چاہتا ہو
تو ضرور تدبیر کر اور مین بسبب بیماری کے کہین جا نہین سکتا ہون لیکن مین معلوم کرتا ہون کہ یہ قوم
دوڑنے مین بڑا تیز رو ہوتا ہے اور بو انسان کی یہ لوگ کوسون سے سونگھ لیتے ہین اسلئے تو کوئی
درخت کدا کے نیچے پہونچ جاتا ہے وہ پھر اسمین رہتا ہے مگر وہ درخت یہان سے بہت دور ہے پس
اُسی روز مین نے راہ لی اور ایک رات دن برابر دوڑتا رہا اور ان وحشیون نے مجھے پکڑا نہین
مجھے درخت کدا کے نیچے دیکھکر اپنا منھ لیکر واپس ہوئے جب مجھے اُنکے نجات ملگئی تو مین اُس
جزیرہ مین ادھر اُدھر سیر کرنے لگا ناگاہ ایک درخت کو دیکھا مین نے کہ اُسپر میوہ جات
بکثرت تھے اور اُسکے نیچے خوب صورت بہت لوگ جمع تھے پس مین اُنکے پاس جا بیٹھا مگر اُن
لوگون کی باتین نہ میری سمجھ مین آتی تھین اور نہ میری باتین اُنکے فہم مین آتی تھین پس اسی حال مین
انمین سے ایک نے اپنا ہاتھ میری گردن پر رکھا اور مجھپر سوار ہوگیا اور اپنے پیرون کو میرے گلے
مین لپیٹ کر اشارہ روانگی کا کیا مین نے چاہا کہ کسی حیلہ سے اُسکو گرادون مگر اُسنے سخت طمانچہ مارا گو یہ
لوگ بہ صورت انسانی تھے مگر اُنکی ٹانگون مین بڑی نہ تھی اِس سبب سے وہ چل پھر نہین کرسکتے تھے
پس مجھے اُسنے سواری مین پاکر درختون کے تلے سیر کرنا شروع کی اور درختون کے پھل توڑ کر اپنے
یارون کو دیتا تھا اور وہ کھاتے تھے اور ہنستے تھے ناگاہ چند شاخ ہائے درخت اُسکی آنکھون مین
لگین جسکے صدمہ سے اُسکی دونون آنکھین کور ہوگئین پس مین نے خوشہ انگور کو نچوڑ کر اُسے اشارہ
کیا کہ نوش کر پس جسوقت اُسنے اُس شراب کو پیا مست ہوگیا اور اُسکے پیر ڈھیلے ہوے اور مین نے

اسکو گرا دیا اور یہ نشان جو میرے چہرہ پر ہین اسکے ناخونون کے ہین کہ اسنے مجکو طمانچہ مارا تھا صورت یہ ہی

فصل اس دریا کے حیوانات کے بیان مین ایک قسم کی مچھلی منشار نام ہوتی ہی بعض تجار نے کہا ہی کہ ہمنے اسکو مانند ایک پہاڑ کے دیکھا سر سے اور دم تک پشت پر اس مچھلی کے مانندارہ کے ہوتا ہی سیاہ رنگ مثل آبنوس کے اور ہر ایک خار اسکا دو گز کا معلوم ہوتا ہی اور سر پر اسکے دو ٹہڈیان تخمیناً دس گز کی پائی جاتی ہین جنکے وسیلہ سے راست و چپ دریا مین حیوانون کو ایذا رسانی کرتی ہی اور اسکے آنے کی صدا باہر والون کے کان تک پہونچتی ہی اس مچھلی کی ناک سے پانی نکلتا تھا جسکی چھینٹین ہم تک پہونچتی تھین اور جب کوئی جہاز اسکی پشت پر آجاتا ہی فوراً دو ٹکڑے ہوجاتا ہی صورت اسکی یہ ہی

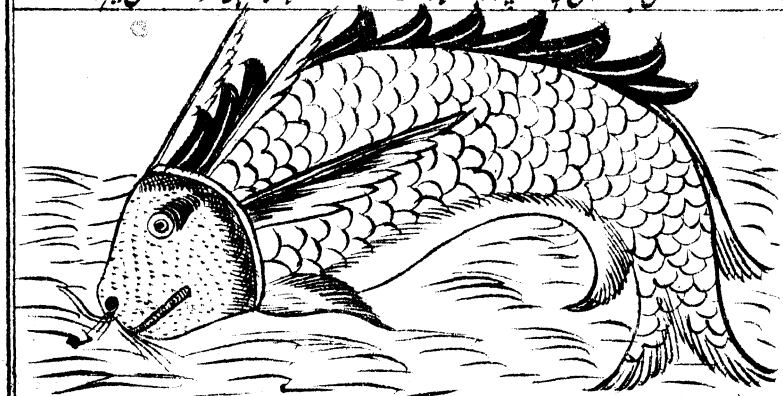

منجملہ انکے ایک قسم کی مچھلی بال نام ہی اسکا طول قامت چار سو گز سے پانچ سو گز تک ہوتا ہی اسکے
دونون پر مانند بڑے بڑے بادبان جہاز کے ہوتے ہین اور کبھی اپنا منہ پانی سے نکال کر پھونکا
مارتی ہی اور وہ پانی مسافت تیر کی بلندی تک اڑتا ہی کشتی جب اُدھر سے نکلتی ہی تو ناؤ والے لوگ
نقارہ اور دھول بڑے زور شور سے بجاتے ہین تا یہ مچھلی بھاگ جاے اسکی خورش دیگر اقسام
کی مچھلی ہی اور یہ دیگر حیوانات دریائی کے واسطے آفت عظیم ہی جسوقت اس مچھلی کا ظلم حد سے
زیادہ جانورون پر ہوتا ہی اُسوقت حق تعالی ایک دوسری قسم کی مچھلی مشک نام کہ جو ایک گز
کی ہوتی ہی اسپر مسلط کرتا ہی پس وہ آنکر اس لمبی چوڑی مچھلی کے کان مین جاکر قرار پکڑتی ہی
اور وہان اسکا مغز سر کھاتی ہی یہان تک کہ یہ مچھلی خشکی پر آکے اپنا سر زمین پر ٹپک ٹپک کے
مرجاتی ہی اور شکل پہاڑ کے معلوم ہوتی ہی صورت اسکی یہ ہی

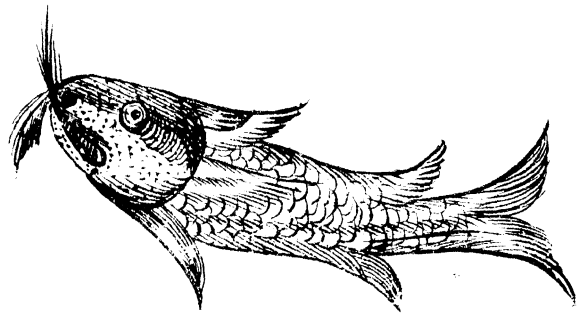

دریائی لوگ ذکر کرتے ہین کہ جسوقت یہ دریا زورون پر آتا ہی اپنے اندر سے عنبر کے ٹکڑے مانند
سنگ پارون کے باہر نکالتا ہی پس یہ بال مچھلی انکو کھا لیتی ہی اور فورًا مرجاتی ہی بعد
مرجانے کے دریا پر بھر آتی ہی اُس گرد و نواح کے لوگ جو اسی انتظار مین رہا کرتے ہین جھٹ پٹ دریا مین
قلابے اور رسّے ڈال کر اُسے نکالتے ہین اور اسکا شکم چاک کرکے عنبر حاصل کرتے ہین
اِس قسم کے عنبر کو سمکی کہتے ہین الغرض اُسکو ہندو اور فارس اور عراق مین لے جاتے ہین

دریاے مغرب یہ دریا بالکل دریاے شام سے متشابہ ہی اور دریاے محیط سے گھوم کر
اُدھر طرف گیا ہی بلاد اندلس تک وہان سے بلاد فرنگ اور قسطنطنیہ ہوکر دکھن کی طرف نکل کر
بلاد سلانیک و شبیہ و طنجہ مین پہونچا ہی پھر وہان سے طرابلس و اسکندریہ نواحی اطراف ملک شام مین ہوتا ہوا
انطاکیہ تک پہونچا ہو اس دریا مین جزیرے بکثرت ہین مانند اندلس و میورقہ و صقلیہ و اقریطس و قبرس

اور رودوس کے اخبار مصر کی کتاب مین لکھا ہی کہ بعد ہلاک ہونے فرعون اور اسکے لشکر کے
مصر کی بادشاہت بنی دلاکہ کے بادشاہون کے زیر حکومت آئی یہ لوگ بڑے دغاباز اور مکار تھے
روم نے چاہا کہ اپنے غالب ہو پس ان لوگون نے حیلہ تیار کیا بیشہ دریاے نظلات سے ایک نہر
کھودی اور اس نہر نے بہت طغیانی کی تا اینکہ بڑے بڑے ملک دریا ہو گئے پس یہ دریا ہو گیا
اور شام و روم مین آگیا اور درمیان مصر اور روم کے آکر حائل ہوا اور یہ دریا ہی ہے کہ اوپر ہم ذکر
کر چکے ہین پس اس قاعدہ سے دریاے مغرب اور دریاے اسکندریہ اور دریاے شام اور دریاے
روم اور دریاے نیطس اور دریاے قسطنطنیہ جملہ ایک ہو گئے اور مجمع البحرین روم اور مغرب ہی
اسکا عرض تین فرسخ اور طول پچیس فرسخ ہی اور بحر روم قبل اندلس کے ہی اور شرقی بھی اسکے اندلس ہی
رنگ اسکا سبز ہی اور مغربی دریا کا رنگ سیاہ ہی مانند روشنائی کے حتی کہ اگر کوئی اسکا
پانی لیکر کسی برتن مین یا ہاتھ مین رکھے تو اسکا رنگ سیاہ معلوم ہوتا ہی باوصفیکہ اسکا
رنگ صاف ہی اور اسکا رنگ مجمع البحرین مین ظاہر ہو جاتا ہی اور ہر روز چار مرتبہ مدو جزر ہوتا ہی
اور دریاے سیاہ وقت طلوع آفتاب کے بڑھتا ہی اور دریاے سبز رو کمی لاتا ہی اور دریاے
روم مین کہ سبز ہی داخل ہوتا ہی یہ صورت تا زوال آفتاب رہتی ہی بعد زوال کے دریاے
سیاہ مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز سے پانی اسمین آتا ہی یہ صورت غروب آفتاب تک
رہتی ہی پھر دوسری مرتبہ دریاے سیاہ مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز مین مد رہتا ہی نصف
شب تک بعد ازان دریاے سبز مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سیاہ مین مد ہوتا ہی طلوع آفتاب تک

فصل جزائر اس دریا مین ابو حامد اندلسی اپنی اس کتاب مین جو واسطے وزیر ابن ہبیرہ کے
تالیف کی ہی اس جزیرہ کے حالات لکھتا ہی منجملہ اکثر جزیرون کے ایک جزیرہ مجمع البحرین ہی
اس جزیرہ مین ایک پتھر کا منارہ ہی سو گز کا بلند اور اس منارہ پر انسان کی صورت ہی
اس ہیئت پر کہ ایک چادر دست راست سے اوڑھے ہی اور اسکا سیدھا ہاتھ دریاے
سیاہ کی طرف کشیدہ ہی گویا کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہا ہی اور اس بارہ مین بہت کچھ تاویل
اور قول لکھے ہین واللہ اعلم بالصواب اور یہ بھی لکھا ہی کہ دریاے سیاہ مین اطراف اندلس کے ایک
پہاڑ ہی اس پہاڑ پر ایک کنیسہ ہی اور اسپر ایک سنگ خارا کا محل ہی اور وہان پر ایک بڑا قبہ ہی
جسپر ایک زاغ تنہا رہا کرتا ہی اور اس کنیسہ کے مقابل پر ایک مسجد ہی جسکی زیارت کو خلق
دور دور سے آتی ہی اور کہتے ہین کہ اس سرزمین مین جو دعا کیجیے مستجاب ہی اور جو لوگ نصاری سے

اُس کنیسہ کی زیارت کو آتے ہین یا جو مسلمان کہ اس مسجد کی زیارت کا قصد کرتے ہین پس وہ زاغ
اپنا سر قبہ سے باہر نکالتا ہی اور موافق عدد مسافرون کے آواز کرتا ہی پس مجاوران کنیسہ عدد
مسافرون سے آگاہ ہوجاتے ہین اور اُس کنیسہ سے نکل کر مسافرون کے واسطے طعام خورش
لاتے ہین اور مسافرون کو کھلاتے ہین اور یہ مقام کنیسہ کلاغ کے نام سے مشہور رہتی قیسیون کے
نزدیک ثابت نہین ہی کہ یہ کلاغ کہان سے دانہ کھاتا ہی کیونکہ ہمیشہ اُسی قبہ پر رہتا ہی اور کہین
نہین جاتا ہی از انجملہ جزیرۂ تونس ہی اور اسکو دنیس بھی کہتے ہین اور یہ جزیرہ بہت بڑا ہی
اور دریاے روم مین واقع ہی اور صحیح یہ ہی کہ دریاے مغرب مین واقع ہی ابو حامد کہتا ہی
کہ اس جزیرہ مین ہر سم کی مچھلی پیدا ہوتی ہی اور ہر ایک قسم کی مچھلی ایام مقررہ تک کہ
جب وہ چلی جاتی ہی تو دوسری قسم کی آتی ہی اور ہر اقسام مچھلیون کے ایک سو تیس تک مین
صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ دریاے روم مین ایک جزیرہ ہی اسمین مختلف اقسام کے
شگوفہ و نبات اور درخت ہین اور حامد اندلسی نے اپنی سرگذشت مین لکھا ہی کہ دریاے روم مین مین نے
ایک جزیرہ خاطہ نام دیکھا جہان ایک پہاڑ پر بکریون کی اسقدر کثرت تھی کہ جسطرح مکھی کی ہوتی ہی
اور کثرت فربہی سے وہ چل نہین سکتی ہین پس جسوقت وہان کشتی وغیرہ پہونچتی ہین تو لوگ
اُن کو سفندان کوہی کو بے حد و شمار لیجاتے ہین انہین اکثر کو سفید فربہ اور حاملہ ہوتی ہین اور بعض
کو چیک اور بعض متوسط الغرض کہ اس جزیرہ مین بجز بکریون کے اور کوئی جانور نہین ہی البتہ
اس جزیرہ مین درخت اور سبزہ اور چراگاہ بکثرت ہی میرے نزدیک اگر کل کشتیان جو اس
دریا مین ہون وہان کی بکریون سے بھر لیجاوین تو بھی بکریون کی قلت نہو دریائی لوگون نے
کہا ہی کہ قسطنطنیہ کے نزدیک درمیان دریا کے ایک معبد ہی جو پانی سے ہمیشہ بھرا رہتا ہی اور سال
مین ایک روز اسکی زمین پانی سے ظاہر ہوتی ہی اُسطرف کے لوگ آتے ہین اور تحفہ تحائف
اس معبد مین چڑھاتے ہین اور طواف اُسکا کرتے ہین عصر کے وقت سے پانی بڑھنا شروع
ہوتا ہی اور خلق خدا اپنی راہ لیتی ہی پس وہ معبد زیر دریا چھپ جاتا ہی اور اُسی روز دوسرے
سال پھر ظاہر ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب **فصل حیوانات عجیبہ اس دریا کے**
بیان مین عبد الرحمن بن ہارون مغربی نے ایک حمامی کی مجلس مین بیان کیا کہ ایک مرتبہ مین نے
کشتی پر سوار ہوکر بمغرب کا ارادہ کیا پس جاتے جاتے موضع رطون نام پر مین پہونچا اور میرے
ہمراہ ایک غلام سقلبی تھا اسکے پاس شست تھی پس اُسنے شست کو دریا مین چھوڑا اور اسکے

ذریعہ سے ایک بالشت بھر کی لمبی مچھلی شکار کی اس مچھلی کے داہنے کان مین لا الہ الا اللہ
اور اسکی پشت پر محمد اور گوش چپ مین رسول اللہ لکھا ہوا تھا ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ
مین نے اسوقت جب کہ دریا کا کنارہ تھا مشاہدہ کیا کہ نشیب دریا مین ایک پہاڑ ہی اسپر نارنج سرخ
ایسا رکھا ہی کہ گویا اسی وقت درخت سے توڑ کر لائے ہین پس گمان ہوا مجکو کہ کسی اہل کشتی کا
گر گیا ہی پس مین نے وہان پہونچ کر چاہا کہ اسکو اٹھالون اسوقت نظر آیا کہ وہ نارنج نہین بلکہ ایک
جانور ہی سخت پتھر سے چمٹا ہوا بہر چند مین نے زور کیا مگر وہ جانور پتھر سے علیحدہ نہوا اسوقت
مین نے چھری سے اسکو کاٹنا چاہا مگر چھری بھی کارگر نہوئی اس جانور کے نہ تو آنکھین تھین سر منہ
اسکا درمیان عرعون کے ہی (عرعون کے معنے بعض کے نزدیک شاخ ہین) پس راوی نے اسپر
کپڑا لپیٹ کر کھینچا اسوقت اسکے اندر سے ایک لعاب سرخ رنگ برآمد ہوا اور کسی طرح
نارنج سے اسمین فرق نہ تھا آخر مین نے اسے چھوڑ دیا پس اسنے اپنا منہ کھولا اور سانس لینا
شروع کیا ابو حامد اندلسی نے بیان کیا ہی کہ مین ایک مرتبہ دریاے روم کے کنارے پتھر پر
بیٹھا ہوا فکر کر رہا تھا ناگاہ اس تختہ کے نیچے سے ایک سانپ زرد رنگ نقطہ دار سنہرے
نشان دیکھا مین نے کہ اسکا مثل سر خرگوش کے تھا اور دونون آنکھین کشادہ اور فراخ تھین
پس مین نے ایک پتھر مارا مگر موثر نہوا پس وہ سانپ پتھر کے نیچے سے نکل کر دریا مین تیرنے لگا
اور اس سانپ کا سر ایک تھا اور دھڑ پانچ تھے تین گز کا لمبا پس میرے ہمراہیون نے
اسی قسم کے سانپ شکار کیے اور اسکا پوست نکالا پیاز سے بھی بڑھکر نہایت لطیف اور نازک تھا
اور اسکا گوشت مانند دنبہ برہ کے نرم تھا اور کھین خار نہ تھے اور تمام بدن مین ہڈی نہ تھی باوجود
اسکے کسی قسم کا سلاح آہن اسپر اثر نہ کرتا تھا بحرپون نے لکھا ہی کہ جسوقت یہ سانپ کشتی پر
جاتا ہی ناؤ کے کتون کو خورش کرتا ہی اس جانور کو خرگوش دریا بھی کہتے ہین اسکی شکل
اور خاصیت حیوانات آبی کے ذیل مین لکھی جاویگی صورت اسکی یہ ہی

از انجملہ ایک قسم کی مچھلی مسمی بہ شیخ یہودی ہی ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ اسکا چہرہ آدمی کے مانند ہوتا ہی اور ڈاڑھی بھی رکھتی ہی اسکے بدن مین گوسالہ کے برابر طاقت ہوتی ہی یہ جانور مانند ملک کے ہوتا ہی اس مچھلی کو شیخ یہودی کہتے ہین کہ یہ جانور شب شنبہ کو دریا سے باہر خشکی مین آتا ہی اور جسوقت کہ اتوار کی رات کو آفتاب غروب نہین ہوجاتا ہی یہ برابر خشکی مین بے خور و نوش رہتا ہی اگر

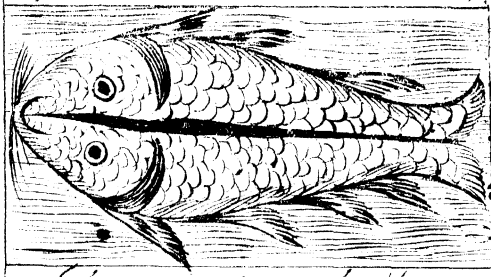

اس روز اس جانور کو مارین یا کاٹین کسی طرح مرتا نہین ہی جسوقت کہ اتوار کی رات کو آفتاب نے غروب کیا یہ جانور مانند ملک کے کود کر دریا مین جا رہتا ہی کہتے ہین کہ اسکا پوست نقرس پر باندھنا مفید ہی اور اسکا درد اسی وقت دفع ہوتا ہی صورت اسکی یہ ہی

ابو حامد اندلسی کی روایت ہی کہ مین نے ایک قسم کی مچھلی دوگز کی دیکھی جسکا بدن مربع تھا اور دونون انکھین ظاہر العقد تھین مگر اسکے سر اور دہن کا پتا نہ ملا اور نہ یہ جانا گیا کہ غذا اس طرف سے کھاتی ہی ایک قسم کی مچھلی استر نام ہی ابو حامد نے کہا ہی کہ مین نے مجمع البحرین مین ایک قسم کی مچھلی دیکھی جو مانند پہاڑ کے تھی اور چلا چلا کے روتی تھی اور اسکے مانند آواز پریشان اور ہولناک رونے کی مدۃ العمر مین نے نہین سنی تھی اور اسکے سننے سے ایسا ہول آتا تھا کہ کلیجہ شق ہوا جاتا تھا پس اسکی حرکت سے دریا جوش مین آیا اور متموج ہونے لگا مجھے خوف آیا کہ مبادا ڈوب نہ جاؤن دریائیون نے کہا ہی کہ یہ وہ مچھلی ہی جسکو استر کہتے ہین ایک کلان قسم کی اور مچھلی ہوتی ہی جو اس مچھلی کے کھانے کے لیے اسکے پیچھے دوڑتی ہی اور یہ اسکے ڈر سے بھاگتی ہی اور چلا چلا کے روتی ہی پس یہ بھاگ کے دریاے مجمع البحرین مین آکر پناہ لیتی ہی اور وہ مچھلی بوجہ اپنی کلانی کے دریاے مجمع البحرین مین نہین سما سکتی ہی اور واپس ہوجاتی ہی صورت اسکی یہ ہی

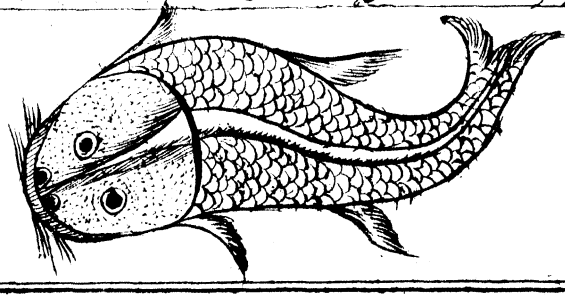

از انجملہ ایک قسم کی مچھلی کا نام موسیٰ اور یوشع ہی ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ مین نے ایک مچھلی نزدیک شہر سبا کے دیکھی اس مچھلی کی نسل اُس ماہی بریان سے ہی جسکو موسیٰ و یوشع علیہما السلام نے نصف کھایا تھا اور خدا نے نصف باقیماندہ کو زندہ کیا تھا اور اسی کی طرف قرآن مین اشارہ ہی فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا اور اسکی نسل اب تک اس مقام پر ہی اس مچھلی کی درازی ایک گز اور چوڑائی ایک بالشت کی ہی ایک طرف اسکے کانٹے اور ہڈیان ہوتی ہین اور اُسپر باریک پوست ہی کہ ہڈیان اُسکی منتشر نہو جائین اور ایک آنکھ اور آدھا سر ہی جو شخص دوسری طرف سے دیکھے تو ایک لوتھڑا گوشت کا سمجھے اور معلوم ہوتا ہی کہ نصف کھائی ہوئی ہی لوگ اسکو

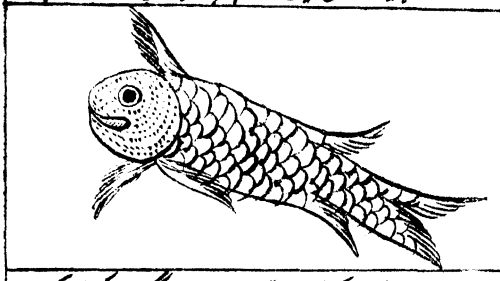

مبارک فال سمجھتے ہین دولتمندون کی محفل مین بطور تحفہ کے لیجاتے ہین یہودی لوگ اسکو نہین کھاتے ہین اور اسکو دور دور لیجاتے ہین صورت یہ ہی ایک قسم کی مچھلی کالہ نمد کے مانند ہوتی ہی جسکو ترک لوگ پہنتے ہین اور اس مچھلی کے سر اور منہ نہین ہوتا ہی اور اسکے شکم مین آنتین وغیرہ کچھ نہین ہوتی ہین بلکہ مثل گائے کے پتہ کے ہوتی ہی پس جسوقت کسی نے شکار کیا وہ جنبش مین آتی ہی اور اس جنبش کی وجہ سے اسکا پانی روشنائی کے مانند سیاہ ہوجاتا ہی گمان ہی کہ وہ سیاہی اسکے پتہ کی ہوتی ہی جسوقت یہ مچھلی جال مین آتی ہی دام کے حلقہ تک سیاہ ہوجاتے ہین اور اس پانی سے بطور روشنائی کے لکھتے ہین اور وہ بہت عمدہ ہوتا ہی اور کبھی اسکی کتابت محو نہین ہوتی ہی

صورت اسکی یہ ہی

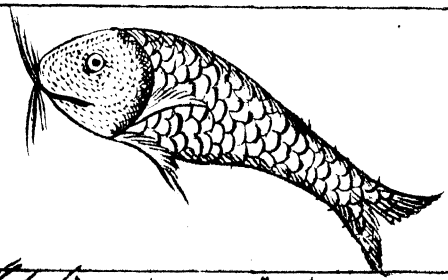

از انجملہ ایک اور مچھلی اس دریا مین پائی جاتی ہی ابو حامد اندلسی نے کہا ہی کہ اگرچہ اسکو زندہ نہ دیکھا ہی لیکن تو بھی اسکے پارچہ حرکت کیا کرتے ہین اور نیز اگر اسکو بطور قلیہ کے پکاوین تو آگ پر

اُن مگرون کو ایسی حرکت
ہوتی ہی کہ دیگ اُلٹ جاتی ہی
حتی کہ پختہ ہوتے تک یہی تڑپ ہوا
کرتی ہی اِس مچھلی کا گوشت مزہ دار
ہوتا ہی اور ایک قسم خطاف نام مچھلی
ہوتی ہی اِسکے سیاہ رنگ دو بازو
ہوتے ہین یہ مچھلی دریا سے نکل کر مانند
مرغ کے پران ہوا کرتی ہی صورت یہ ہی

ایک قسم مچھلی منارہ نام ہی ابو حامد اندلسی لکھتا ہی کہ یہ مچھلی مانند بڑے لمبے منارہ کے نکلتی ہی
اور یہ قصد رکھتی ہی کہ کود کر ناؤ پر آجاوے اور جہاز کو توڑ ڈالے پس جسوقت اِس مچھلی کو دیکھتے ہین
جہاز والے بڑے زور سے باجہ بجاتے ہین اور غل مچاتے ہین تاکہ یہ مچھلی بھاگ جاوے صورت اِسکی یہ ہی

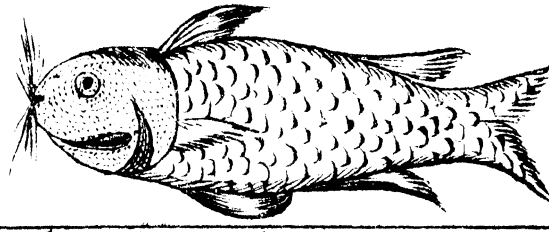

اور ایک قسم کی مچھلی ہی جسکے حق مین ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ جب پانی گھٹ جاتا ہی کیچڑ مین یہ مچھلی
تپ و تاب کرتی ہی اور چھ گھڑی تک مضطرب رہا کرتی ہی اور اسکا پوست علحدہ ہو جاتا ہی اور اِسکے
پوست کے نیچے سے دو بازو نکلتے ہین جنکے ذریعہ سے وہ پرواز کرتی ہی اور پھر دریا مین چلی جاتی ہی
اِس دریا مین سانپ بھی بکثرت ہین ترابلیس کے نزدیک اکثر عجیب غریب سانپ ظاہر ہوتے ہین
اور اکثر قریب الاوقیہ اور کوہ اقرع کے بھی ہوتے ہین جسوقت کہ یہ موذی دریا سے نکلتے ہین اکثر
حیوانات بڑی تلف اور ضائع ہو جاتے ہین دریاے خزر یہ دریا طبرستان اور جرجان کا ہی
اور یہ دونون ولایت اِس دریا کے شرقی اور شمالی جانب واقع ہین اور اِنکے شمال مین خزر کی ولایت ہی
اور غرب مین شروان اور دقق اور جنوب مین گیلان نام ایک دریا کلان ہی جو کسی دریا سے اتصال
نہین رکھتا ہی پس اگر کوئی شخص اس دریا کا طواف کرنا چاہے تو ممکن ہی کہ جس مقام سے ابتدا کرے

اسی جگہ آپہونچے اس دریا مین سیاحت کرنا بہت سخت ہی بہ نسبت دوسرے دریاؤن کے اس
دریا مین تموج بکثرت ہی اور بڑا زور ہی جوار بھاٹا کبھی نہین آتا ہی اور مروارید وغیرہ جواہرات کچھ بھی
نہین پیدا ہوتا اسکے کنارے بالکل خراب ہین کوئی آدمی وہان نہین رہتا الا جزیرون مین جنگل اور پانی
موجود ہی لکھا ہی کہ اس دریا کا دور پانچ سو فرسخ اور درازی آٹھ سو میل اور چوڑائی چھ سو میل تخمینا ہی اور
اسکی مدور ہی اب اس دریا کے جزائر اور حیوانات کا بیان کیا جاتا ہی **فصل جزائر مین**
ابو حامد اندلسی نے اپنی سرگذشت لکھی ہی کہ مین نے اس دریا مین ایک پہاڑ کالی مٹی کا دیکھا مثل قیر کے
اور یہ دریا اس پہاڑ کے گرد اگرد ہی اور اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک بڑا شگاف ہی جس سے پانی نکلا کرتا ہی
اور اس پانی کے ساتھ چھوٹے چھوٹے پھل مثل چنے کے بہتے ہین اور اسکو لوگ بطور تحفہ کے دور دور
لیجاتے ہین اور اس جزیرہ مین عجیب و غریب جزیرہ مارن ہی اور یہ جزیرہ اسی کالے پہاڑ کی نواح مین
واقع ہی یہ جزیرہ تمام سانپون سے بھرا ہوا ہی اور اس مقام پر چراگاہ بہت عمدہ ہی مگر تاب نہین کہ کوئی
آدمی قدم رکھ سکے بسبب زیادتی سانپون کے مرغ دریائی کے انڈون کو یہ موذی ضائع کرتے ہین
مین نے اکثر دیکھا کہ لوگ لکڑیان لیکر سانپون کو اپنے راستہ سے ہٹاتے ہین اور بیچارے مرغ دریائی کے
انڈون بچون کو بچاتے ہین یہ موذی آدمی کو کچھ ایذا نہین پہونچاتے ہین منجملہ انکے ایک جزیرہ جن ہی
ابو حامد اندلسی لکھتا ہی کہ اس جزیرہ مین انسان اور نر و جنسی نہین ہین کہتے ہین کہ جنات نے اس جزیرہ مین
غلبہ کیا ہی جنکی آوازین سنی جاتی ہین ایک جزیرہ غنم ہی سلام ترجمان نے کہا ہی کہ مین الملجی الواثق باللہ
امیر المومنین کا تھا مین نے دیکھا کہ اس جزیرہ مین کوہی گوسفند بکثرت ہین اور کثرت کی وجہ سے بھاگ نہین
سکتی ہین پس جسوقت اس جزیرہ مین کشتی پہونچی انکا شکار کھیلا گیا یہ کبریان حاملہ اور فربہ اور جوان ہین بجز گوسفندون کے
اور کوئی اس جزیرہ مین نہین دیکھا گیا اس جزیرہ مین چشمہ زار اور چراگاہ بکثرت ہین بیان کرتے ہین کہ الواثق باللہ
امیر المومنین نے اپنی بادشاہی کے عہد مین بمقام بغداد ایک رات کو خواب دیکھا کہ گویا ذوالقرنین گریڑی پس
اس خواب سے خلیفہ کو بڑا درد و غم حاصل ہوا پس سلام ترجمان کو روانہ کیا تاکہ اس امر کی تحقیقات کرے کہتے ہین کہ
اس شخص نے مقام جزیرہ مین پانچ روز قیام کیا اور وہان ایک عجیب چیز دیکھنے مین آئی یعنے ایک بڑی مچھلی شکار
کی اور اسکے کان مین سوراخ کرکے رسی پھانی اور اس رسی کے ذریعہ سے اس مچھلی کو گھسیٹا پس اس
مچھلی کے کان پر یکایک ورم آگیا اور اسکے اندر سے ایک عورت سفید و سرخ دراز مو خوب صورت ظاہر ہوئی
پس اسکو وہان سے لے گئے وہ بیچاری عورت گریہ و زاری کرتی تھی اور بال نوچتی تھی اور فریاد کرتی تھی
قدرت باری سے اس بھاری کے بدن مین ناف سے زانو تک ایک سفید و سیاہ چیز لپٹی تھی اور مثل پاجامہ کے

معلوم ہوتی تھی غرض کہ وہ جاریہ ان لوگون کے پاس مرگئی القصہ اس حکایت کو اکثر کتب مین مین نے دیکھا علی الخصوص جو کتاب کہ ابو حامد اندلسی نے وزیر ابن جہیرہ کے واسطے تالیف فرمائی ہی اسمین یہ حال مفصل لکھا تھا اور اسی طرح پر دریاے شام مین ایک قسم کا سانپ ہی جو حیوانات دریائی کو زیادا پہونچایا کرتا ہی پس جسوقت اسکا زور و طعام حد سے زیادہ گذر جاتا ہی پس حق تعالی ایک ایسا ابر پیدا کرتا ہی جو اس موذی کو اس دریا سے نکال دیتا ہی اور وہ سانپ ایک کالا اژدہا ہوجاتا ہی اسکی صورت ایک عمارت بزرگ یا درخت عظیم کے مانند ہوتی ہی اسکے تنفس سے گرداگرد کے درخت اور جانور جل جاتے ہین پس یہ ابر اس موذی کو یاجوج ماجوج کی طرف پھینکتا ہی پس یاجوج ماجوج پہونچکر اسکو پارہ پارہ کرڈالتے ہین اور ایک برس تک اس سانپ کے گوشت سے انکی غذا ہوتی ہی اور اسی طور پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کی ہی تصویر یہ ہی

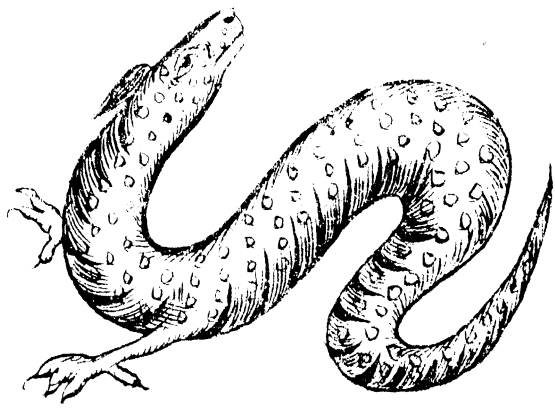

ایک حکایت نوشیروان کسریٰ کی ہی کہ جب بادشاہ مذکور سد ملتحر کے بنانے سے فارغ ہوا تو نہایت خرسند ہوکر حکم دیا کہ اس سد پر ایک تخت رکھا جاوے اور خود اسپر بیٹھکر سجدۂ شکر خداے حقیقی بجالایا اور یہ چند کلمہ زبان پر لایا کہ اے بادشاہ حقیقی تیرے حکم سے یہ کار ثواب بندہ نے انجام کیا اب اسکے صلہ مین مجھے میرے وطن پہونچا اور تکلیف غربت سے رہائی دے یہ کہکر بڑی دیر تک سر بسجدہ رہا اور جب سر اٹھایا تب فرمایا کہ اسوقت مجھے سطوت لشکر خزر اور ترکون کی لڑائی سے دفعۃً خندہ پس خلق خدا کو انعام بہت سا دیا اس سبب سے کہ انھون نے اسکے ساتھ بڑی محنت کی تھی ناگاہ دریاے ایک عظیم جانور پدیدار ہوا اور اسکے ہمراہ جو ایک بڑا اژدہا اسنے خورشید انور کو تیرہ کردیا پس اعیان دولت اور ارکان سلطنت نے کمان کی طرف ہاتھ بڑھایا کسریٰ نے یہ حال دیکھکر لشکر سے فرمایا کیا تدبیر سوچی ہی تا بعد اورون نے عرض کی کہ تیر و کمان سے اس بلا کو دفع کرینگے نوشیروان نے فرمایا کہ ٹھہرو

خدا تعالیٰ نے مجکو بارہ برس یہان بحفاظت نگاہ رکھا ہی پس اسوقت اس جانور کو کیونکر مجھپر مسلط کریگا اس کلام سے اعیان دولت کو تسلی ہوئی اور وہ جانور بالکل ظاہر ہوا جسکی صورت یہ ہی

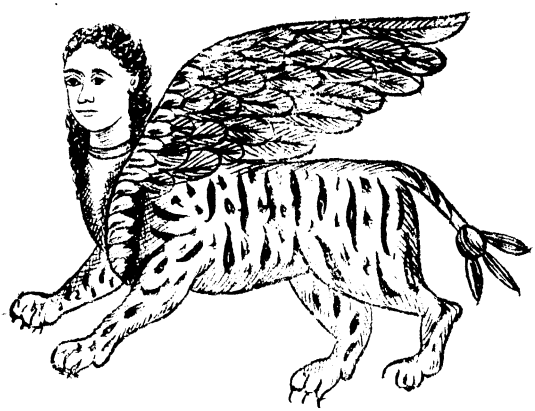

الغرض اُس جانور نے پاس آکے شاہ سے عرض کیا کہ مین اس دریا کے رہنے والون مین سے ہون مین نے اسطرح کی سات مرتبہ دیوار تیار ہوتے اور خراب ہوتے دیکھی ہی اکثر یہ دیو ایسن دریا کنارے بناکی ہین مانند بندر دیو وعدن و اسکندر وغیرہ کے پس حق تعالیٰ نے مجھپر وحی نازل فرمائی کہ تیرے زمانہ مین ایک بادشاہ تیری ہمصورت پیدا ہوگا اور وہ اس سد کو قائم اور مستحکم تیار کریگا جسکا استحکام تا روز محشر قائم رہیگا پس مجھے آج معلوم ہوا کہ آپ وہی بادشاہ ہین پس یہ کہکر نظرون سے پنہان ہوگیا خدا جانے کہ وہ آسمان پر اڑ گیا یا دریا مین چلا گیا **القول فی حیوانات الما** اقسام جانوران دریائی کی بخز حق تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہین ہین الا جو بعض اقسام مشہور ہین انکا بیان کیا جاتا ہی یہ دو قسم ہین ایک ایسی ہی کہ مانند دوسری مچھلیون کے انکے پھیپھڑہ نہین ہوتا پس یہ قسم بخز پانی کے اور کہین زندہ نہین رہ سکتی ہی اور ایک قسم ایسی ہی جو مانند مینڈک کے پھیپھڑہ رکھتی ہی اور یہ قسم آبی و ہوائی ہوتی ہی پس مچھلی کو حاجت ہوا کی نہین ہوتی ہی کیونکہ اسکے دل مین پانی کی برودت حاصل ہی اور اسی سبب سے انکو پھیپھڑے کی حاجت نہین ہی یہ تقاضاے حکمت الٰہی ہی کہ جس جانور کو جس اعضا کی احتیاج ہوتی ہی اسکو ویسا ہی عضو عنایت ہوتا ہی پس جو حیوان کہ مکمل صورت ہوا اور اسکے وجود کی بنا کامل ہی پس اسکو اعضاے کثیر کی احتیاج ہی اور جس حیوان کی صورت نقصان پذیر ہی وہ بہ نسبت دیگر حیوانات کے بحسب صورت ناقص تر ہی اسکو اعضاے کثیر کی بہت کم احتیاج ہی

پس حکمت الٰہی کی یہ مشیت ہوئی کہ جس حیوان کو جس اعضا کی ضرورت ہوئی اسکو وہی دیا گیا خواہ اسمین مفاصل ہون یا پوست یا اور کوئی چیز جو کہ اسکے بدن کی حفاظت کر سکے اور اسکے عوارض نقصانی کی مدافعت فرمائے قدرت ایزی سے دریائی حیوانات کے بدن دو قسم کے ہوتے ہین اوّل صدفی دوم فلسی اور حیوانات آبی کے واسطے بازو دیے گئے ہین تاکہ سطح آب پر شناکر سکین جیسا کہ مرغ کو بازو عنایت ہوے تاکہ وہ ہوا مین پرواز کرے اور ان حیوانات مین بعض کو ایسا پیدا کیا کہ یہ اور حیوانون کا شکار کرکے کھائین اور بعض کو ایسا پیدا کیا کہ انکا شکار کرکے لوگ کھائین اور اسی وجہ سے حیوانات ماکول کی خلقت بہ نسبت اُن حیوانون کے زیادہ کی تاکہ نشان اُنکا نابود نہو جائے پس اب بعض حیوانات آبی کا تذکرہ حروف تہجی کی ترکیب سے لکھا جاتا ہی **ارنب البحر** اس جانور کا مانند خرگوش کے ہوتا ہی باقی بدن مچھلی کے طور پر ہوا کرتا ہی شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ اسکو جلاکر اگر منجن بنادین تو دانتون کی چمک زیادہ ہوگی صورت یہ ہی

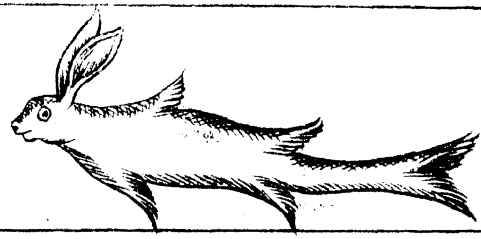

البس یہ مچھلی کی قسم سے ہی یہ بڑا ہولناک جانور ہوتا ہی باقی اور حیوانات آبی تو شکار بھی ہوتے ہین مگر یہ جانور مستثنیٰ ہی اور اسکی غذا دیگر حیوانات کی ہڈیان ہوتی ہین اس جانور کے خواص مین لکھا ہی کہ اگر اسکے گوشت کو بریان کرکے اُن دو شخصون کو کھلاوے جنکے آپس مین بغض و عناد ہو تو باہم صلح و محبت ہو جاوے گی صورت یہ ہی

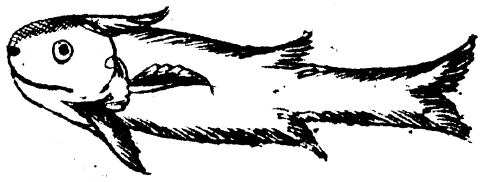

آدم آبی یہ جانور انسان سے
بالکل مشابہ ہی لیکن فقط ایک
دم اسکے زیادہ ہوتی ہی
ایک شخص ایک آبی آدمی کو
پکڑ لایا تھا اور آدمیون کو
دکھلاتا تھا صورت یہ ہی

بعض نے لکھا ہی کہ دریاے شام مین دریا کے کنارے بعض وقت صورت آدمی کی ظاہر ہوتی ہی
انکے تہیگاہ مین ایک سوراخ ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے براز دفع ہوتا ہی انکو شیخ البحر کہتے ہین پس بصوفت
کہ کوئی ایک شخص اسکو دیکھتا ہی تو اورون کو بھی دکھلاتا ہی نقل ہی کہ کسی شخص نے دریائی آدمی کو کسی بادشاہ
پاس بطور ہدیہ بھیجا تھا وہ وہان ایک مدت تک زندہ رہا پس بادشاہ نے چاہا کہ کچھ حال اسکا دریافت
کرے مگر اسکی بات سمجھ مین نہین آتی تھی آخر اسکو ایک عورت سے جفت کرایا گیا اور اس سے اولاد پیدا ہوئی
وہ لڑکا اپنے والدین کی گفتگو سمجھتا تھا بادشاہ نے اس سے دریافت کیا کہ ترا باپ کیا کہتا ہی اسنے جواب دیا کہ
یہ کہتا ہی کہ ہم لوگ حیوانات کی تو دم نیچے کی طرف ہوتی ہی اور انسانون کی دم انکے منہ پر ہوتی ہی یعنے ناک بقعر آبی

یہ جانور دریا سے نکلا کرتا ہی واسطے چرنے غذا کے اور عنبر کی لید کرتا ہی پس وہ عنبر جو دریا کے کنارون پر ملا کرتا ہی اکثر
لوگون کا اعتقاد ہی کہ عنبر دریائی تہ مین اگتا ہی اور جسوقت دریا لہرین لیتا ہی تو عنبر کو کنارے پر پھینک دیتا ہی اور بعض

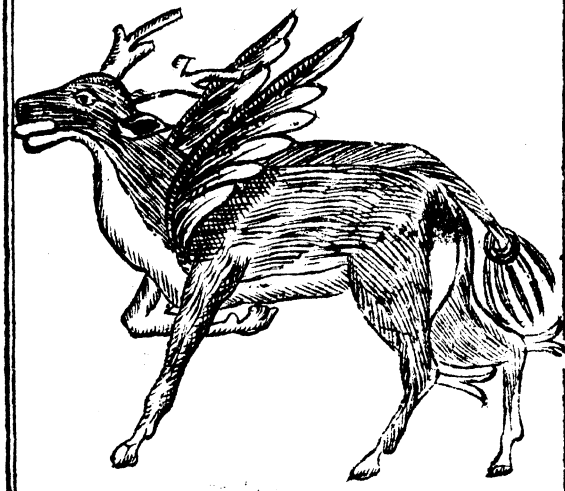

کہتے ہین کہ چشمہ سے مانند
قیر و رال کے پیدا ہوتا ہی غرض
اس تقدیر پر کہ اسی گاؤ آبی کا
سرگین ہی تو اسکی خاصیت یہ ہی
کہ دماغ کو نافع ہی اور
مقوی ہوش و حواس ہی
اگر ایک دانگ اسکو
روزمرہ تناول کرے
تو جوہر روح کو زیادہ
کرتا ہی صورت اسکی یہ ہی

بال یہ ایک قسم کی مچھلی ہی جو پچاس گز کی لمبی ہوتی ہی اور جہازون کو نقصان پہونچاتی ہی اور جو چیز پاتی ہی کھا جاتی ہی اور عنبر کی بھی خورش کرتی ہی پس اسکے شکم سے عنبر کو نکالتے ہین اور اس عنبر کو مبلوع کہتے ہین اسمین خوشبو نہین ہوتی ہی بعض اوقات یہ مچھلی دریاے بصرہ مین کی حالت مین پائی جاتی ہی مگر دہان سے اسکا پلٹنا دشوار ہو جاتا ہی کیونکہ وہ دریا نہایت تنگ واقع ہوا ہی پس شکاری لوگ اسکو بذریعہ شست کے نکالتے ہین اور تیر سے اسکو ہلاک کر ڈالتے ہین اور اسکے دماغ سے روغن نکالتے ہین اور چراغ جلاتے ہین اور جہازون کے پرزون مین مالش کرتے ہین تمساح فارسی مین نہنگ کہتے ہین اسکا دہانہ کشادہ اور منھ مین ساٹھ دانت ہوتے ہین نیچے اور اوپر اور چالیس نیچے اور نیچے کے دو دو دانت کے درمیان کے مقابل اوپر کا ایک ایک دانت ہوتا ہی کہ وقت منھ بند کرنے کے ایک دوسرے مین داخل ہو جاتا ہی اور اسی وجہ سے قوت گرفت اسکی زیادہ ہی اور اسکی زبان بہت بڑی ہوتی ہی اور اسکی پشت مانند سنگ پشت کے ہوتی ہی جس سے کہ لوہا بھی اثر پذیر نہین ہوتا ہی اسکے چار پاؤن اور لمبی سی دم بقدر چار گز کے ہوتی ہی اسکا سر دو گز کا لمبا ہوتا ہی اور اسکا قد و قامت آٹھ گز کا ہوتا ہی دستور ہی کہ بروقت خورش کے اس جانور کے اوپر کا کالہ جنبش کرتا ہی اور یہ امر برخلاف دیگر حیوانات کے ہی اور اس جانور کو نہ تو یہ طاقت ہی کہ انگڑائی لیوے نہ یہ ممکن ہی کہ گردن جھکاوے وجہ اسکی یہ ہی کہ اسکے پشت مین کوئی مہرہ نہین ہی اور نہایت کریہ المنظر ہوتا ہی آدمی کا دشمن ہی سیدھا نکل جاتا ہی بلکہ اونٹ اور خچر وغیرہ جمیع جانور اس سے خوف کھاتے ہین اور یہ جانور دریاے نیل اور دریاے سندھ مین پائے جاتے ہین یہ موذی جسوقت آدمی کو کنارہ پر دیکھتا ہی تو دریا کے نیچے غوطہ لگا کر آدمی کے پاس آپہونچتا ہی اور قریب پہونچ کر کود کر بیچارہ آدمی کو پکڑ لیتا ہی یہ جانور مرغ کے مانند بیضہ دیتا ہی اسکے بیضہ مین مشک کی بو آتی ہی اور اسکا فضلہ منھ کی راہ سے نکلتا ہی کیونکہ بجز دہن کے اور کوئی سوراخ نہین رکھتا ہی اور جسوقت کوئی چیز کھاتا ہی تو ریشہ اسکا اسکے دانتون مین رہ جاتا ہی اور اسمین کیڑا پڑ جاتا ہی پس اسوقت یہ جانور پانی سے نکل کر آفتاب کے مقابل منھ کھول کر بیٹھتا ہی اسوقت ایک مرغ مانند طنطوے کے آتا ہی اور اسکے دہن مین جاکر اسکے کیڑون کو چن کھاتا ہی غرض کہ یہ مرغ اسکے کیڑون کی صفائی کرنے مین گویا اسکا حافظ ہی جسوقت کسی صیاد کو دیکھتا ہی فریاد کرتا ہی اور نہنگ پانی مین جا گرتا ہی پس جسوقت نہنگ نے جانا کہ اب میرے منھ کے کیڑے دفع ہو گئے تو اپنا منھ بند کر لیتا ہی اور چاہتا ہی کہ اس مرغ کو نگل جاوے مگر حق تعالیٰ نے اس مرغ کے سر پر ایک لمبی استخوان تیز کانٹے کے مانند پیدا کی ہی کہ جسوقت وہ منھ بند کرنے کا ارادہ کرتا ہی

تو اُسکے حلق مین وہ چھپتی ہی اور بیتاب ہوکر منہ کھول دیتا ہی تب اُس بیچارے مرغ کو رہائی ملجاتی ہی
اور اسی سبب سے مشہور ہی کہ نہنگ کا بدلا ایسا ہوتا ہی اور جسوقت یہ جانور لپٹ جاوے حرکت
نہین کرسکتا جب لوگ اِس جانور کا شکار کھیلنا چاہتے ہین تو اُسکو کسی حیلہ سے باہر لاتے ہین
اور مُلّا کرکے اسکا دل نکال لیتے ہین اور اگر کوئی اُسپر سوار ہوجاے تو بھی قابو مین آجاتا ہی
کیونکہ وہ لپٹ نہین سکتا ہی اسکے اعضا کا خواص یہ ہی کہ جسکو بدچشم کا عارضہ ہو اگر اُسکی آنکھ
لیکر تعویذ بناوے تو صحت پاوے اور اگر اُسکے دانت جسکے پاس ہون تو اُسکو قوت باہ بکثرت
عائد ہو اگر اُسکی دُم کے پوست کو مینڈھے کی پیشانی پر باندھین بروقت لڑائی کے تمام مینڈھون پر
غالب ہو اور اسکی چربی کا پایا بناکر گزیدہ شدہ کے زخم پر لگانا مفید ہی اسکے تیہ کا لگانا آنکھون کی
سفیدی زائل کرتا ہی اسکے جگر کی دھونی مرگی والے کو مفید ہی اگر اسکے سرگین کا سرمہ آنکھون مین
لگاوین تو سفیدی چشم زائل ہو صورت نہنگ کی یہ ہی

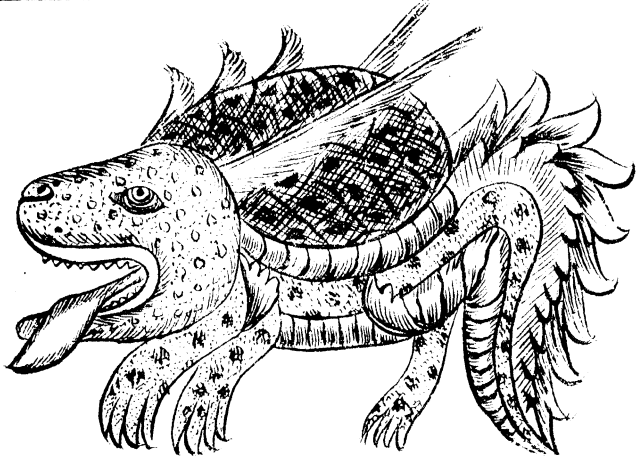

نہنگ یہ جانور بزرگ ہولناک چوڑا چکلا ہوتا ہی فارسی مین اسکو مار کہتے ہین اسکا سر بڑا
اور آنکھین براق ہوتی ہین منہ چوڑا کھلا ہوا پیٹ بہت بڑا دانت بڑے بڑے حیوانات آبی کو بیر
نگل جاتا ہی جسوقت یہ جانور متحرک ہو تو دریا تہ و بالا ہوئے لگتا ہی اور جسوقت اس موذی کا پیٹ
حیوانات کی خورش سے سیر ہوجاتا ہی تب یہ جانور اپنے پیٹ کو خم کرکے اونچا کرتا ہی مانند کمان کے

اُسوقت جو کچھ اسکے پیٹ مین ہوتا ہی سوخت ہو جاتا ہی آفتاب کی حرارت سے۔ کہتے ہین کہ کسی شخص نے ایک مردہ تنین کو دریا کے کنارے دیکھا تھا اسکا طول قامت تخمیناً دو فرسخ کا تھا اور رنگ مانند چیتے کے اور مانند مچھلی کے اسکے بھی فلوس ہوتے ہین اور دو بڑے بڑے بازو ہوتے ہین اور سر مانند ایک بڑے ٹیلہ کے بصورت انسان کے اور دو کان مگر چھوٹے اور آنکھین مدور اور بڑی بڑی اور اسکی گردن سے چھ گردنین نمودار ہین اور ہر ایک بیس گز کی طویل اور ہر گردن پر مانند سانپ کے سر نمودار صورت یہ ہی

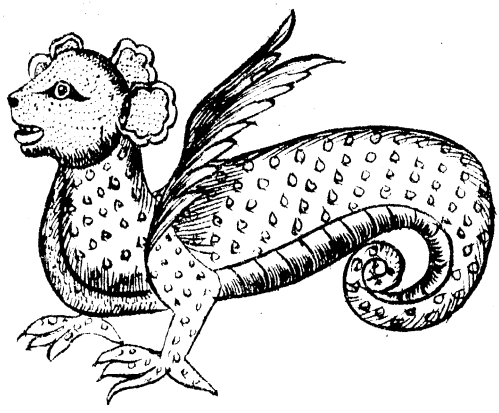

سداد بن افلح مغربی سے روایت ہی کہ نامبردہ عمر ابکالی کی مجلس مین حاضر تھا اس محفل مین تنین کا ذکر درپیش ہوا کہا کہ تم تنین کو جانتے ہو کہ کہان سے یہ آتا ہی نامبردہ نے انکار کیا کہ ہم واقف نہین ہین اسنے بیان کیا کہ یہ سانپ صحرا مین ہوتا ہی اور جانوران بری کو کھایا کرتا ہی جسوقت اسکے ظلم اور فساد کی انتہا ہو جاتی ہی پس حق تعالی کے حکم سے فرشتے اسکو اُٹھا کر دریا مین پھینک دیتے ہین اور جب یہ موذی دریائی جانوردن کے ساتھ بھی اسی سلوک سے پیش آتا ہی تب حق تعالی دوسرے فرشتون کو بھیجکر اس ظالم کو دریا کے باہر نکلوا دیتا ہی اور ایک ابر کو اسپر مسلط کرتا ہی کہ وہ یاجوج ماجوج کی جانب پھینک دیتا ہی اور ایک مرتبہ اس سانپ کو ابر نے دریائے انطاکیہ سے اُٹھا کر جو پھینکا تو یہ سانپ ایک حصار مملکت پر سے ہو کر گذرا پس اسکی دم اُس حصار پر لگی اور اسکے صدمۂ ضرب سے اُنیس برج اُس قلعہ کے گر پڑے اور کہتے ہین کہ وہ ابر اس سانپ سے خصوصیت رکھتا ہی جیسا کہ مقناطیس لوہے سے لگ رکھتا ہی اور جب وہ ابر اس جانور کو دیکھتا ہی

فوراً اٹھا کر پھینکتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ اُس ابر کے خوف سے یہ جانور اپنا سر نہین نکالتا البتہ جب کہ ابر صاف ہو اسکے اجزا کی خاصیت مین لکھا ہی کہ اسکے گوشت کا کھانا طاقت زیادہ کرتا ہی جالینوس کے نزدیک اسکے گوشت کو پارہ پارہ کر کے کاٹے ہوے زخم پر لگانا سودمند ہی ایک لحظہ مین شفا ہوتی ہی جرمی فارسی مین اس جانور کو مارماہی کہتے ہین ہر ایک دریا سے ظاہر ہوتا ہی اور یہ جانور مچھلی اور سانپ سے پیدا ہوتا ہی جاحظ نے لکھا ہی کہ یہ جانور موش صحرائی کو کھاتا ہی ارباب جہاز نے کہا ہی کہ رات کو یہ موش پانی پینے دریا پر آتے ہین اور یہ جانور کمین گاہ مین بیٹھا رہتا ہی اور منھ کھولے ہوے منتظر رہتا ہی پس جسوقت کہ وہ موش نزدیک آپہونچے فوراً نگلجاتا ہی تصویر یہ ہی

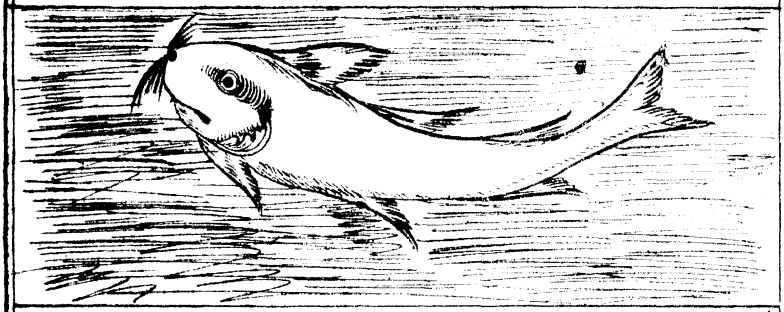

اسکی خاصیت یہ ہی کہ اسکے گوشت کھانے سے آواز صاف ہوتی ہی اور پھیپھڑہ کے عارضون کو دفع کرتا ہی اور اسکے گوشت سائیدہ کے ضماد سے لہسن جو آدمی کے بدن پر ہوتا ہی وہ بھی دفع ہوتا ہی اور اسکے پتہ کا پانی اگر دیوانہ گھوڑے کی ناک مین ٹپکائے تو فوراً اسکی دیوانگی معدل بصحت ہو جاتی ہی حلنگا یہ بھی ایک قسم کی مچھلی ہی جو مارماہی سے کسی قدر مشابہ ہی ریگ کے نیچے رہا کرتی ہی اور صبح شام غذا حاصل کرنے کے واسطے نکلا کرتی ہی اس مچھلی کی ندیان نہایت ملائم ہوتی ہین اور عورتین اسکے گوشت کھانے سے نہایت فربہ ہوتی ہین صورت یہ ہی

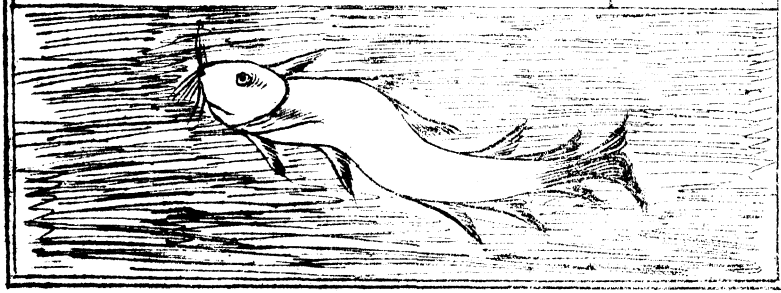

دلفین یہ جانور مبارک دیدار ہوتا ہی جہاز والے اسکو دیکھکر خوش ہوتے ہین اور یہ جانور جب کسی ڈوبتے ہوے کو دیکھتا ہی تو فوراً اسکو کھینچکر کنارہ پہونچا دیتا ہی فی الجملہ عمدہ اسکی خاصیت یہی ہی کہ غرق ہونے سے بچاتا ہی کہتے ہین کہ اسکے دو بازو ہوتے ہین اور جسوقت یہ جانور کشتی کو دیکھتا ہی اپنے بازو کو کھول کر کشتی کے ہمراہ روانہ ہوتا ہی اور جب تھک جاتا ہی تو پھر سمیٹ کر پانی کے اندر ہو جاتا ہی صورت یہ ہی

ذوبیان یہ بھی ایک قسم کی مچھلی ہی جس جگہ تیر کی کانسی لگی ہو یا کانٹا ٹوٹ کے رہگیا ہو اُس مقام پر اسکا گوشت ملا دھنا بہت مفید ہی کیونکہ فوراً باہر نکال دیتا ہی اسکے گوشت کو تخم سیاہ کے ساتھ پکا کر کھانا جدالقرع کو نفید ہی اور قوت باہ زیادہ کرتا ہی تصویر یہ ہی

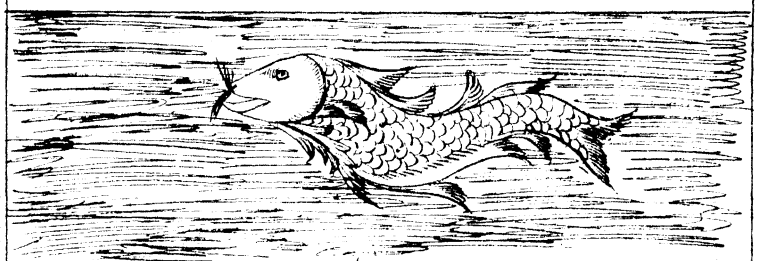

رعادہ یہ چھوٹی سی مچھلی ہی اس جانور مین سستی کی کیفیت بکثرت ہی اسکے خواص مین یہ لکھا ہی کہ جسوقت صیاد کے جال مین پھنستی ہی اور صیاد چاہتا ہی کہ دام کو کھینچے تو اس مچھلی کی سردی اسقدر ہوتی ہی کہ صیاد کے ہاتھون مین لرزہ سا ہو جاتا ہی اور شست کی ڈوری ہاتھ سے نہین تھم سکتی ہی اگرچہ شست طویل ہو اور اگر صیاد اُس شست کو ہاتھ سے چھوڑ نہ دے تو حرارت غریزی اسکی بالکل جاتی رہے پس جب صیادون کو اس مچھلی کے آثار معلوم ہو جاتے ہین تو جال کی رسیان کسی درخت یا پتھر مین اٹکا دیتے ہین جب وہ مر جاتی ہی تو باہر نکالتے ہین کیونکہ

مرنے پر اُسکے یہ تیزی پرودت نہین رہتی ہی ہندوستانی طبیب اِن مچھلیون کا استعمال ایسے امراض مین کرتے ہین جو حرارت کے غلبہ سے ہون اِس مچھلی کی خورش اطلیم ششم مین ممکن نہین ہی۔
شیخ الرئیس بوعلی سینا نے لکھا ہی کہ اگر رعادہ مچھلی کے قریب صاحب صرع آجاے تو فوراً اُسکا عارضہ دفع ہو جاے اور اُسکے علاوہ یہ بھی لکھا ہی کہ اگر کوئی عورت ذرا سا گوشت اُسکا بطور تعویذ بنا کے اپنے پاس رکھے تو اُسکا شوہر اُس سے کبھی جدا نہو اور اسکا عاشق ہو جاے اور اِسی طرح اگر مرد یہ امر کرے تو عورت اُسکی عاشق نثار اور مطیع و فرمانبردار ہو جاے صورت یہ ہی

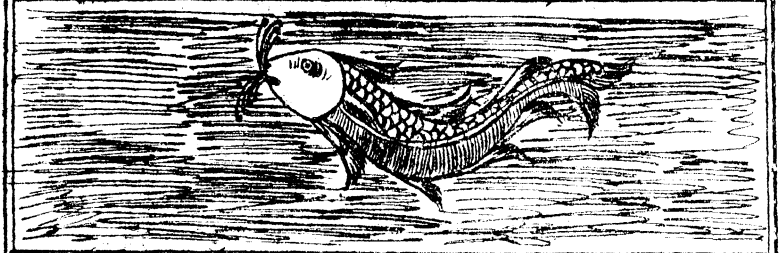

زامور دریائی لوگ اِس مچھلی کو نہایت عمدہ فال سمجھتے ہین اور شکاری لوگ جسوقت اِسکو دیکھتے ہین اُسکو اپنے جال مین پھنساتے ہین باقی اور مچھلیون کو چھوڑ دیتے ہین جسوقت یہ مچھلی جہاز کو دیکھتی ہی اُسکے آگے آگے روان ہوتی ہی اور جسوقت کوئی بڑی مچھلی کشتی کا قصد کرتی ہی تو یہ مچھلی اُسکے کان مین پہونچ کے اُسکو ایذا پہونچاتی ہی تا آنکہ وہ بڑی مچھلی گھبرا کر اپنے سر کو پتھر پر دے مارتی ہی یہان تک کہ مرجاتی ہی پس جب وہ مرجاتی ہی تب یہ چھوٹی مچھلی اُسکے کان سے باہر نکلتی ہی اور اہل کشتی کو اُس موذی کے صدمہ سے بچاتی ہی اکثر یہ مچھلی بیت المقدس کے اطراف مین ہوتی ہی شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اِسکا پوست جلا کر مویشی کی آنکھون مین لگانا سفیدی چشم کو دور کرتا ہی تصویر یہ ہی

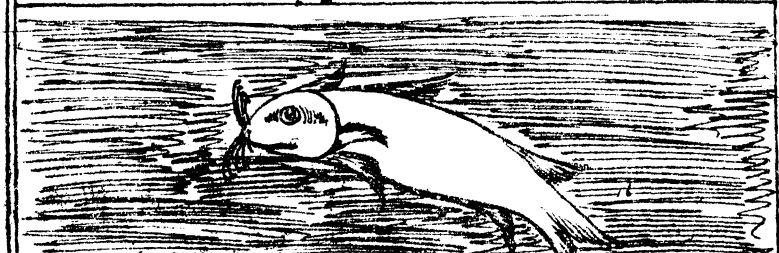

سرطان بری یہ ایسا جانور ہی جسکے سر نہین ہوتا اور اُسکی دونون آنکھین کندھے پر

ہوتی ہین اور منہ چھاتی پر اور آٹھ پیر ہوتے ہین یہ جانور ایک پہلو پر قطع راہ کرتا ہی اور سال مین سات مرتبہ کینچلی چھوڑا کرتا ہی اسکے رہنے کے مکان مین دو دروازہ ہوتے ہین ایک پانی کی طرف اور دوسرا خشکی کی طرف جب یہ جانور پوست چھوڑتا ہی دریائی دروازہ کو مسدود کرتا ہی تاکہ کوئی دشمن اُسپر حملہ نہ کرسکے اور خشکی کا دروازہ کھلا رہتا ہی تاکہ ہوا کی آمد و رفت رہے اور جلد تازہ پوست نکل آوے اور جب کثرت سے ہوا اُسکے بدن کو لگتی ہی تو پوست اُسکا مضبوط ہو جاتا ہی اُسوقت دریائی دروازہ کو کھولتا ہی اور جانب دریا بنا بر حصول معاش آتا جاتا ہی نصف دھڑ اوپر کا آدمی کے رنگ پر ہوتا ہی اور آدھا نیچے کی طرف سے سرطان جسوقت یہ جانور کسی درخت بے ثمر پر چڑھتا ہی تو بحکم خداوند درخت ثمردار ہو جاتا ہی اور آفات سے سالم رہتا ہی اگر اسکا گوشت پوست سے دور کرکے تیر وغیرہ کی جراحت پر لگاوین مفید ہی اور زہر کو دم کو نافع ہی اگر اسکی خاکستر کا شربت نوش کرین کتے کے کاٹے ہوے کو سودمند ہوگا اور اُس خاکستر کا سرمہ لگانا آنکھون کی سفیدی زائل کرتا ہی اگر منجن بناوین تو دانتون مین جلا پیدا ہو شیخ الرئیس ابوعلی بن سینا نے لکھا ہی کہ جس شخص کو سل کا عارضہ ہو اسکے واسطے اس جانور کا گوشت بہت مفید ہی اعضا کی خشونت کو ملائم کرتا ہی اگر اس سرطان کی آنکھ کو حب الفار کی ہمراہ کسی سوتے ہوے آدمی کے باندھین تو وہ شخص اچھے اچھے خواب ملاحظہ کریگا اور اگر اسکی آنکھ کو حب الفار کے ہمراہ کپڑے مین باندھکر جو لڑکا کہ بہت روتا ہو اُسپر باندھین تو اُسکی گریہ وزاری اور ضد دفع ہو جائیگی اور اگر اسکا پانی آنکھ مین ٹپکاوین تو دھلکا اور درد چشم کو نافع ہی اگر سرطان کو ایسے درخت پر ڈال دین جسکے پھل گر جاتے ہون تو پھر اسکے پھل کبھی نہ گرینگے اسکے پیرون کی دھونی لینا تپ ربع کو جو چوتھے روز آتی ہی بہت مفید ہی اور جسکے علت خنازیر ہو پینے جسکے گلے مین کنٹھ مالا ہو اگر اُسکے پیرون کو کافور اور عنبر کے ساتھ گلے مین آویزان کرین جلد عارضہ دفع ہو جائیگا اور جب تک وہ تعویذ ہمراہ رکھیگا ہرگز خنازیر کا عارضہ پیدا نہو گا اور اگر انڈے اُس سرطان کے

جو آب شیرین مین رہتا ہو دستیاب ہو جائین اور اُن انڈون کو جو مقشر کے ہمراہ خورش کرین تو تپ دق جاتی رہیگی صورت یہ ہی

سرطان بحری

سرطان آبی یہ دریائی جانور عجیب شکل کا ہوتا ہی گویا پانچ سانپ کا مجموعہ ہی اور ایک سر رکھتا ہی دیسقوریدوس نام حکیم لکھتا ہی کہ اگر اسکی ہڈی اور پوست کو جلاکر چھائین اور بہق پر طلا کرین تو مفید ہوگا اور نیز دندان پر ملنے سے جلا کرتا ہی اور اگر نمک کے ہمراہ اسکا سرمہ بناکر لگاوین تو عارضہ ناخونہ کا دفع ہو جائیگا اور نیز جراحت اسکے چھڑکنے سے خشک ہو جاتی ہی اور نیز خارشت کو بہت مفید ہی صورت یہ ہی

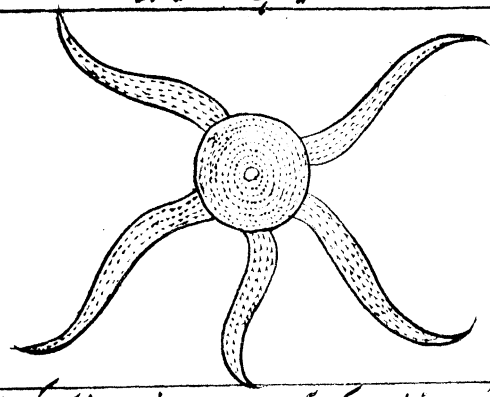

سقنقور شیخ الرئیس نے فرمایا ہی کہ یہ آبی جانور دریاے نیل مین شکار کیا جاتا ہی اکثر لوگ اسکو نہنگ کی نسل سے تبلاتے ہین اور اکثر لوگ اس جانور کو تمساح کہتے ہین اور صحیح یہ ہی کہ اگر یہ جانور بیضہ سے نکل کر خشکی مین رہتا ہی تو اسکو سقنقور کہتے ہین اور اگر دریا مین بود و باش کرتا ہی تو تمساح کہتے ہین اس سقنقور مین عمدہ قسم وہ ہی کہ جو موسم ربیع مین شکار کیا جاوے خصوص ہیجان ربیع کے وقت مین اگر سقنقور آدمی کو کاٹے اور وہ آدمی اپنے لعاب دہن سے اس زخم کو دھو ڈالے قبل اسکے کہ وہ جانور دریا مین جاے تو سقنقور فورًا مر جاتی ہی اور اگر اس زخم کو نہ دھوویگا اور سقنقور دریا مین چلی جائیگی تو وہ آدمی مر جائیگا کہتے ہین کہ اسکے دو قضیب ہوتے ہین جیسے کہ سوسمار کے ہوتے ہین اسکا گوشت مہی ہی اور جسقدر اسکا جسم بڑا ہو اسکی خاصیت بھی بہت زیادہ ہی شیخ الرئیس ابن علی سینا کہتا ہی کہ اسکے ناف کا گوشت اور اسکی چربی نہایت درجہ باہ کو زیادہ کرتی ہی کہ آدمی بیتاب ہو جاتا ہی اور جب تک کہ نیلوفر مسور نہ کھاوے ہرگز بیتابی دور نہوگی اور اسکے پشت کے درمیانی مہرہ کو اگر مرد اپنی پشت مین آویزان کرے تو قوت جماع بکثرت متحرک ہوگی اگر اسکا گوشت ایسے لڑکے کے بدن مین باندھ دین کہ جو سوتے مین چونک پڑتا ہو تو فورًا بیداری جاتی رہیگی صورت یہ ہی

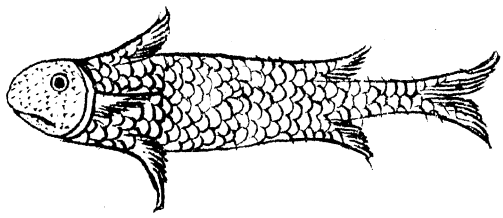

سلحفات فارسی مین اسکو سنگ پشت کہتے ہین یہ جانور خشکی اور تری مین دونون جگہ رہتا ہی
مصنف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ مین ایک مرتبہ جہاز پر سوار ہوا ناگاہ راستہ مین ایک ایسا
جزیرہ ملا جہان کہ پانی کے اندر سے ایک سبز قسم کی گھاس دکھائی دیتی تھی پس ہم لوگ ناو سے اتر کر
جزیرہ مین بنا بر بخت طعام تیار پذیرہ ہوے اور دیگدان کھود کھود کر روٹی پکانے لگے دفعتہً
جزیرہ کی زمین متحرک ہوئی نوراً ملاحون نے پکارا کہ جلدی جہاز پر آجاؤ یہ جزیرہ نہین ہی
بلکہ سنگ پشت یعنے کچھوا ہی جو آگ کی حرارت سے جنبش کرنا چاہتا ہی غرض کہ اسکے
قد و قامت سے جزیرہ کی صورت آشکار تھی اور چونکہ مدت سے اسی جگہ وہ پڑا ہوا تھا
ایسا معلوم ہوا کہ اسکی پشت پر خاک انبار ہوگئی تھی اور اس خاک پر وہ سبزہ نمود ہوا تھا
کہتے ہین کہ یہ جانور دریا سے نکل کر چرا کرتا ہی اور بیضہ دیتا ہی اور یہ جانور نہایت حفاظت
اس بیضہ کی کرتا ہی اور اسکو اپنی آنکھون کے نیچے رکھتا ہی اسوجہ سے کہ اور سارا جسم
اسکا مطور پتھر کے ہو اور حرارت نہین رکھتا ہی جسوقت کہ سنگ پشت نر اپنی مادہ سے
جفت ہونا چاہتا ہی اور مادہ زیر جسکے نہین آتی یہ جانور ایک قسم کی گھاس اپنے منہ مین
رکھ لیتا ہی اور اس گھاس کی یہ تاثیر ہی کہ جب کوئی اسکو اپنے منہ مین رکھتا ہی کل مخلوقات اسکی
مطیع ہو جاتی ہی پس اسی کی وجہ سے وہ مادہ بھی اسکی جماع قبول کرتی ہی اور اس گھاس کو
اہل عجم مہر گیاہ کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اس جانور کی عادت ہی کہ سانپ کی دم اپنے منہ مین رکھ لیتا ہی
اسوقت سانپ بیچارہ اپنے باقی اعضا کو سنگ پشت پر پٹکتا ہی اور اسی صدمہ سے مر جاتا ہی
کہتے ہین کہ جسوقت سنگ پشت اس موذی کو خورش کرتا ہی تو سنگ پشت کی بغل مین کوئی
چھوٹی ملائم سی چیز ہی جسکو وہ کھا کر زہر سے بے اندیشہ ہو جاتا ہی حکیم بلیناس نے اپنی خواص کی

کتاب مین تحریر فرمایا ہی کہ جس جگہہ سنگ پشت ہوگا وہان جاڑے کا نقصان نہ پہونچے گا جسکی آنکھہ سے ڈھلکا جاری ہو اگر وہ اسکی آنکھہ کا تعویذ بناوے مفید پڑیگا اگر کسی انسان کا جو عضو درد کرے وہی عضو سنگ پشت کا لیکر اُس جگہہ پر باندھے فوراً درد زائل ہو کا اگر کسی کے پاؤن مین درد نقرس ہوتا ہو تو پاؤن سنگ پشت کا اُسپر باندھ دے فوراً اچھا ہو جائیگا بشرطیکہ جس پاؤن مین درد ہو موافق اُسکے اُس سنگ پشت کا بھی پاؤن ہو اگر عانہ اور بغل کے بال صاف کرکے بعد سنگ پشت کا نون طلا کرین ہرگز بال نہ جمینگے مخصوص عورت کے حق مین نہایت مفید ہو اسکے پتہ کا پانی شہد مین ملا کر آنکھہ مین لگاوے ڈھلکا کے عارضہ مین نافع ہی اور پینا اُسکا خناق کو زائل کرتا ہی اور ناک مین ٹپکانے سے صرع زائل ہوتی ہو اگر سنگ پشت کی پشت کا سر پوش بناکر کسی دیگ کے مُنھہ پر رکھین اور اسکے نیچے آگ روشن کرین ہرگز ابال نہ آویگا اسکے ہیضہ کی زردی بقدر تین مثقال کے شیر گاؤ مین ملا کر پیش کرے تو صاحب سعال کو مفید ہی تصویر یہ ہی

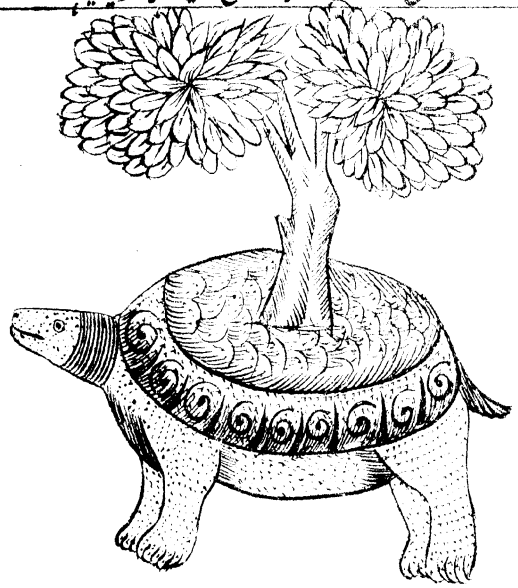

سماریس یہ ایک قسم کی مشہور مچھلی ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اسکا سر سوزندہ ہوتا ہی اور اسکے گوشت سے ریشہ بکثرت پیدا ہوتے ہین اور جراحتہاے ردا اور گوش کو نافع ہی اور دانہ مثل مسہ کو دور کرتا ہی اور داد ہر قسم کا اس سے دفع ہو جاتا ہی سمک یہ بھی مچھلی کی

قسم سے ہی اور بکثرت ہوتی ہی غرض کہ اسکی اقسام بکثرت ہین اور بعض چھوٹی ہوتی ہین
اور بعض بڑی اسقدر طویل ہوتی ہین جسکے اول و آخر کا پتا نہین ملتا بعض تاجرون کی زبانی
یہ حکایت سُنی گئی ہی کہ ہمارے جہاز کو ایک مچھلی نے آگے کو نہ بڑھنے دیا اور چار مہینے تک
ہمنے یہ انتظار کیا کہ جب یہ نکلجاے تو ہم آگے کو بڑھین بعد اسقدر عرصہ کے دم اس مچھلی کی
معلوم ہوئی اور بعض ایسی چھوٹی ہوتی ہین کہ جسکا دیکھنا دشوار ہی جو مچھلی کہ دریاے شیرین
مین رہتی ہی اسکا گوشت لطیف اور خوش مزہ ہوتا ہی جن لوگون نے اس مچھلی کو باہم مجامعت
کرتے دیکھا ہی انکا بیان ہی کہ جسوقت نر مادہ سے قربت کرنا چاہتا ہی تو اپنی دم کو علم کرتا ہی
تاکہ ذکر ظاہر ہو جاے اور مادہ بھی اپنی دم اٹھاکر فرج کو نمودار کرتی ہی پس اسوقت
نر و مادہ باہم وصل ہو جاتے ہین جب انڈہ دینے کا وقت آتا ہی اسوقت میدان مین آکر
گڑھا تیار کرتی ہی اور اسمین انڈہ رکھکر خس پوش کرتی ہی اور اس گڑھے مین بقدرت خدا
وہ انڈے مچھلی ہو جاتے ہین سبحان اللہ بلیناس نے لکھا ہی کہ جسوقت تازہ مچھلی کی بو
بیہوش کے دماغ مین پہونچے وہ اسی وقت ہوشیار ہو جاتا ہی شیخ الرئیس ابو علی بن سینا نے
لکھا ہی کہ دھلکا کے حق مین مچھلی کا گوشت مفید ہی اور شہد کے ہمراہ اسکا استعمال کرنا آنکھون کی
روشنی زیادہ کرتا ہی علاوہ شیخ کے اور لوگ کہتے ہین کہ مہی بھی ہی اور اسکا زہرہ خناق کو
مفید ہی خواہ نوش کرین خواہ شکر کے ساتھ اسکے حلق مین ڈال دین شبوط یہ مچھلی
ایک گز سے کچھ طویل ہی اور بالشت بھر کی چوڑی ہوتی ہی اور یہ جانور دریاے بصرہ مین
بکثرت ہی جاحظ نے لکھا ہی کہ مجھسے شکاریون نے یہ بیان کیا کہ جسوقت شبوط مچھلی دام مین آتی ہی
تو چاہتی ہی کہ نکل جاوے پس اچھلتی ہی اور جست اسکی دس گز اونچائی تک ہوتی ہی پس
اتنی بلند ہو کر جال کے پھندے کاٹ کر نکلجاتی ہی صورت یہ ہی

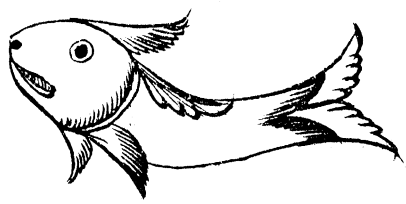

شفین یہ ایک دریائی جانور ہی اور اسی نام سے مشہور ہی اسکے پانچ دُم منقلب ہوتی ہین برخلاف دیگر جانورون کے یعنے جس جگہ دُم ہوتی ہی اسکے برخلاف اِسکی دُمین ہین اسکا پوست در دندان کو مفید ہی اور یہ نسخہ تجربہ مین آچکا ہی صورت یہ ہی

شیخ یہودی ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ اس حیوان کا چہرہ مانند انسان کے اور باقی بدن مینڈھک کی قطع کا ہوتا ہی قدو قامت کسی قدر گوسالہ سے ملتا ہی اور پوست اسکا گائے کے رنگ پر ہی اسکو شیخ یہودی کہتے ہین اسوجہ سے کہ یہ شب شنبہ کو پانی سے باہر نکلتا ہی صورت یہ ہی

صیر یہ مچھلی چھوٹی ہوتی ہی اور اسکا غرغرہ عارضہ قلاع یعنے مُنہ آنے کو فائدہ عظیم بخشتا ہی صورت یہ ہی

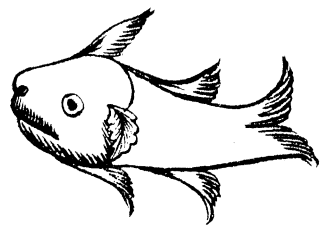

ضفدع یعنے مینڈک یہ جانور بری اور بحری بھی ہوتا ہی اسکی دونون آنکھ نہایت
بزرگی مین پدیدار ہین اور اسکی قوت سماعت گوش اور بینائی چشم نہایت حدت رکھتی ہی
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ لا تقتلوا الضفدع فان نقیقھن تسبیح یعنے
اس جانور کو قتل نہ کرو اسکا بق بق حق تعالی کی تسبیح ہی وما من شئ الا یسبح یعنی اور کوئی موجودات
مین سے نہین ہی مگر یہ کہ وہ تسبیح خدا کرتا ہی اس جانور کی ابتدائی حالت یون لکھی ہی کہ اول ایک مہینہ تک
دریا مین آنت سا معلوم ہوتا ہی اور اس مین کالے کالے دانے نظر آتے ہین اور بعد
چند روز کے ہاتھ پیر نکلتے ہین حافظ نے لکھا ہی کہ اس جانور کے استخوان نہین ہوتے اور اس
جانور کی تولید بیشمار ہوتی ہی اور اس جانور کو برسات کی رغبت رہا کرتی ہی اور ایسے
مقام مین بھی پیدا ہوتا ہی کہ جہان دریا چشمہ وندی کچھ نہین ہوتا ہو بلکہ ایک نم رطوبت پیدا
ہوتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ جس سال اتفاقا اس جانور کی کثرت ہوتی ہی تو اس
سال وبا کی شدت ہوتی ہی بعض نے لکھا ہی کہ یہ جانور اکثر رات کے وقت بق بق
شروع کرتا ہی اور جسوقت آگ نظر آتی ہی خاموش ہو جاتا ہی لکھا ہی کہ یہ جانور شراب
مین گر کر مردہ ہو جاتا ہی اور جب پانی مین آتا ہی تو از سر نو زندہ ہو جاتا ہی حافظ لکھتا ہی
کہ یہ جانور آواز نہین کر سکتا الا اسوقت کہ نیچے کا ہونٹھ پانی مین رکھے اور یہی وجہ ہی
کہ اور دیگر گزندون کی آواز نہین سنائی دیتی اگر اسکا شکم چاک کرکے سانپ کے
زخم پر لگاوین سود مند ہوتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ برسی مینڈک سبز رنگ ہوتے ہین
اور دریائی ضفدع کو جو شخص کھاوے اسکا رنگ تیرہ اور آنکھون مین دھند ہو جاتا ہی
اور گندہ دہنی اور دوران سر اور کم عقلی اسکو ہو جاتی ہی اور اسکے کھانے سے منی بے اختیار
اور بلا ارادت نکلا کرتی ہی اور اسکے گوشت چبانے سے دانت گر جاتے ہین حافظ نے
لکھا ہی کہ ضفدع کو شیر خورش کرتا ہی حکیم ملیناس نے کتاب خواص مین لکھا ہی کہ ابلتی ہوئی
دیگ پر اگر اس جانور کو رکھدین سارا جوش و خروش موقوف ہو جاوے در صاحب تپ ربع
کے گلے مین اس جانور کا لٹکانا نہایت مفید ہی مصنف عجائب المخلوقات نے اسکی خاصیت عجیبہ کی
ذیل مین لکھا ہی کہ اسنے سنا کہ موصل کے حاکم نے اپنے باغ مین ایک مکان بنوایا اور اس کو شاگ کے
پاس ایک حوض بھی تھا جسمین ضفدع بکثرت رہتے تھے اور رات کے وقت بق بق کرنا انکا
اس حاکم کو نہایت بے چین کرتا تھا چند حاکم مذکور نے اہل مجلس کو انکی مذمت کا حکم دیا مگر کسی کی

تدبیر پیش رفت نہوئی تا آنکہ ایک شخص نے حاضر ہوکر کہا کہ ایک طشت لیکر حوض کے اوپر مقلب طور پر
گردش دیوین پس اس حرکت کے ہوتے ہی انکا بق بق بند ہوگیا اس جانور کے خواص مین
حکیم بلینیاس نے تحریر کیا ہی کہ اگر اسکی زبان آئے مین ملاکر روئی پکاکر ایسے آدمی کو کھلاوین جسپر
چوری کا گمان ہو تو وہ شخص فورًا اقرار کردیگا اور حالت خواب مین اگر عورت کے سینہ پر رکھین جو
حرکت اُسنے بیداری مین کی ہوگی فورًا کہدے گی اگر اسکی زبان کو نیشکر کے چھلکون مین رکھکر
جلاوین اور پھر اُس خاکستر کو جس عضو پر لگاوین بال نہ نکلین گے اور اسکا خون لگانا بھی یہی خاصیت
رکھتا ہی بلیناس لکھتا ہی کہ جو شخص اسکا خون اپنے چہرہ پر ملیگا اُسکا چہرہ تیرہ رنگ ہوجائیگا
اور اسکی چربی بن دندان پر لگانے سے دانت گر جاتے ہین اور جو شخص اسکا خون اپنے
اطراف بدن پر ملے اسکو جاڑا اثر نہ کریگا اور اسکا دل اور پتہ دونون زہر قاتل ہین صورت یہ ہی

علق ہندی مین اسکو جونک کہتے ہین یہ جانور سیاہ رنگ ایک انگشت کے برابر پانی مین پیدا
ہوتا ہی حکما اکثر استعمال اسکا امراض مین کیا کرتے ہین جب چاہتے ہین کہ خون اُس عضو ماؤف کا
نکالین تو اسکو وہان لگاتے ہین اور جب چاہتے ہین کہ اس جانور کو موضع مخصوص سے چھوڑا لین
تو قدرے نمک کا پانی چھڑک دیتے ہین فورًا اُس عضو کو چھوڑکر علیحدہ ہوجاتا ہی کبھی ایسا ہوجاتا ہی
کہ جو جونک بہت چھوٹی ہوتی ہی تو جو شخص دریا مین پانی پیتا ہی اُسکے حلق مین چلی جاتی ہی
قاعدہ ہی کہ شیشہ گر لوگ جب شیشہ بناتے ہین تو شیشہ کو بھٹی مین ڈال کر دھوان دیتے ہین تاکہ
سختی پکڑ جاے اگر اُس حالت مین کوئی جونک اُس بھٹی مین گر جاے تو فورًا سب شیشہ شکست
ہوجائین اور اسی طرح اگر تنور مین کوئی جونک گر پڑے تو سب روٹیان تنور سے چھوٹ کر
آگ مین گر پڑین جسوقت کہ یہ جانور کسی کے حلق مین چسپان ہوجاے تو علاج یہ ہی کہ لومڑی کے
بال جلاکر اُسکا دھوان اُسکے حلق مین پہونچاوین فورًا جونک چھوٹ جائیگی اگر اس جانور کی

دھونی مکان مین کرین تو مکھی مچھر وغیرہ دفعہ ہو جاوینگے اگر علق کو شیشہ مین بند کر دین جب وہ مر جاوے تو اُسکو پیس کر خاک اُسکی جس عضو پر بعد دہان کے بال اُکھاڑنے کے لگا دین تو پھر اُس مقام پر ہرگز بال نہ نکلین گے صورت یہ ہی

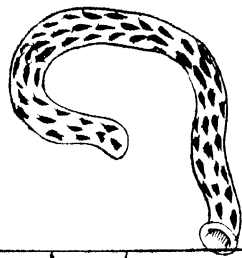

عطا یہ جانور صدفی ہی اکثر ہندوستان مین بستہ پانی مین پایا جاتا ہی خصوص وہان جہان کہ نار دین اُگا کرتا ہی اور نیز دریاے نیل مین بھی پیدا ہوتا ہی اور یہ جانور بہت عجیب ہی اور اسکا بطور صدف کے گھر بنا ہوتا ہی اور نہایت نازک ہی اور اسکے سر اور دُم اور دو آنکھین اور پنجے ہین جسوقت یہ جانور اپنے گھر مین جاتا ہی تو انسان سمجھتا ہی کہ گویا صدف ہی اور جسوقت کہ گھر سے باہر نکلتا ہی نظر آتا ہی اور اپنے مکان کو اپنے ہمراہ کھینچتا ہی اسکی بو معطر ہوتی ہی اگر اس جانور کی دھونی دیوین تو مصروع کو مفید ہی اور اس جانور کو جلا کر اسکی خاکستر کا منجن لگانا دانتون کو جلا دیتا ہی اگر عضو سوختہ آتش پر طلا کرین تو بھی نافع ہی صورت یہ ہی

فرس آبی کہتے ہین کہ یہ جانور مانند اسپ بحری کے ہوتا ہی اسکی دُم لمبی ہوتی ہی اور خوب صورت ہوتا ہی اور سُم اسکے شگافتہ ہوتے ہین اور خرگوش کی نسبت زیادہ تر دوندہ ہوتا ہی جاحظ نے کہا ہی کہ یہ گھوڑا دریاے نیل مین پایا جاتا ہی اسکی خورش نہنگ ہی صورت اسکی یہ ہی

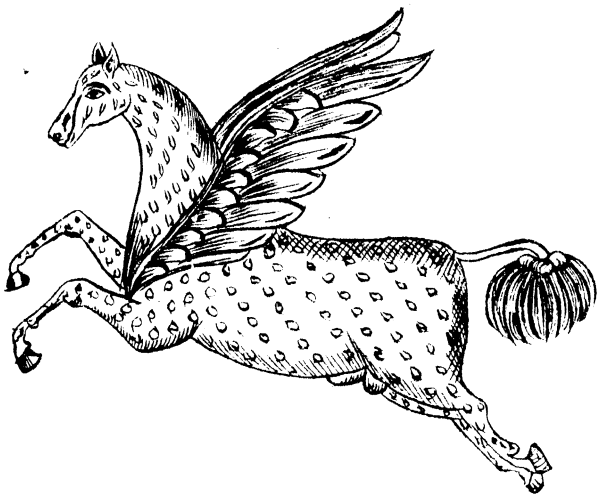

اکثر یہ جانور دریا سے نکل کر بری گھوڑیون سے جفتی کھاتا ہی اسکے مجامعت سے جو نسل پیدا ہوتی ہی
وہ نہایت خوب صورت ہوتی ہی ایک حکایت لکھی ہی کہ شیخ ابوالقاسم معروف بہ گرگان رحمۃ اللہ علیہ
جو خراسان کے مشائخ مین سے ہی وہ دریا کنارے اُترے انکے ہمراہ ایک مادیان لطیف تھی
پس دریا سے ایک ادہم گھوڑا برآمد ہوا جسکے بدن پر مانند درہم کے سفید نقطے تھے پس
اسکی مقاربت سے وہ مادیان حاملہ ہوکر ایک بچہ جنی وہ نہایت خوب صورت پیدا ہوا شیخ کو طمع آئی
کہ پھر اور بچہ حاصل کرے غرض کہ مراجعت کے وقت پھر وہان آئے اور مادیان ہمراہ لائے اور وہ
بچہ بھی ہمراہ لائے پس دریائی گھوڑا نکلا اور اُس بچہ کو تھوڑی دیر سونگھا اور آپ دریا مین چلا گیا
اور وہ بچہ بھی اُسکے ساتھ دریا مین چلا گیا آخر انھون نے یہ ترکیب کی کہ گھوڑیان ہر سال
لاتے تھے اور بچہ نہ لاتے تھے اور وہ گھوڑیان اُسی طرح گابھن ہوتی تھین پس ہر سال
انھون نے یہ التزام کیا اور اس سبب سے انکو ابوالقاسم گرگان کہتے ہین عمرو بن سعد نے لکھا ہی
کہ دریائی گھوڑا مصر کے دریاے نیل مین ظاہر ہوتا ہی اور اُس ملک والے دریاے مذکور کے
چڑھاو سے سمجھ جاتے ہین کہ وہ گھوڑا اب آپہونچا۔ اِس گھوڑے کے خواص مین لکھا ہی کہ
جس شخص کے درد شکم ہو اگر اس گھوڑے کے دانت اسپر باندھ دین تو درد فوراً زائل ہوجاے چنانچہ

ایک جماعت سواران مصر کی کہ آب و غذاے کثیف کھاتے ہین اور جب وردشکم ہوتا ہی تو اُسکا دانت باندھ لیتے ہین اور اچھے ہو جاتے ہین اِسکے اُستخوان جلاکر اور چربی مین ملاکر مرہم بناکر مرض سرطان مین لگانا مفید ہی اُسکے خصیہ کو سحق کرکے نوش کرنا واسطے دفع زہر کژدم اور مار وغیرہ کے نہایت مفید ہی اگر اِسکی کھال کو کسی قریہ مین مدفون کرین تو اُس قریہ پر کوئی آفت نہ آویگی اور نیز اِسکا پوست ورم پر باندھنا مفید ہی **فاطوس** یہ ایک بُری مچھلی ہی جو جہاز کو شکست کردیتی ہی اکثر جہاز والے حیض کے کپڑے لیکر کشتی پر آویزان کرتے ہین اور اِس ڈر سے وہ مچھلی جہاز کی طرف رخ نہین کرتی ہی صورت یہ ہی

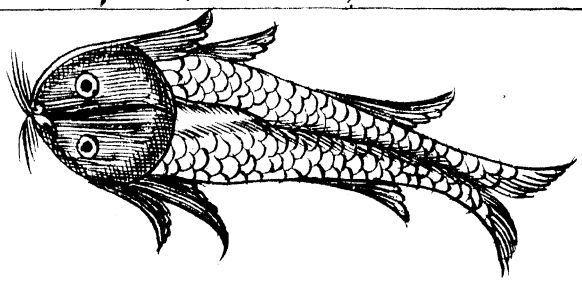

قسطا یہ مچھلی اتنی بُری ہی کہ اِسکے اُستخوان کا پُل بناتے ہین جسپر ہوکر عوام الناس گذر کرسکتے ہین اسکی چربی عارضہ برص پر لگانا نہایت مفید ہی صورت یہ ہی

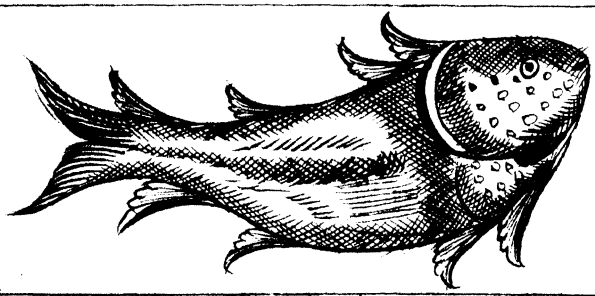

قندس یہ ایک بری جانور ہی جو شہر البشو کی بڑی بڑی ندیون مین رہا کرتا ہی اس جانور کے گھر کے دو دروازہ ہوتے ہین ایک خشکی کی طرف اور ایک دریا کی طرف اور اِسکا مکان کئی درجہ کا ہوتا ہی ایک درجہ اپنے واسطے تیار کرتا ہی نہایت صاف و مصفا اور دوسرا درجہ نیچے کی طرف اپنی بی بی کے لیے اور گھر کے اُتر طرف اپنے بچون کے لیے ایک مکان بناتا ہی اور سب کے نیچے

اِسکے خادمون کا مکان ہوتا ہی جسوقت کوئی دشمن آجاوے فوراً بڑی دروازہ سے نکل جاتا ہی یا دریائی سے جیساکہ موقع ہوا مچھلی اور بیر کی لکڑی اِسکی خوراش ہی اور اِسکے خادم لکڑی بیر کی اسکے واسطے لاتے ہین سوداگر لوگ اِس جانور کا اور اِسکے خادم کا پوست خوب پہچانتے ہین کیونکہ جو جانور اِسکے خادم ہوتے ہین اُنکے کندھے چھلے ہوے بلا بالون کے ہوتے ہین بوجہ کھینچے لکڑی کے اور اِسی پہچان سے سوداگر لوگ پہچان جاتے ہین اور مخدوم کا پوست نہایت عمدہ ہوتا ہی اِسکے خصیہ کو جند بیدستر کہتے ہین اور یہ واسطے عارضہ ریح الصبیان اور صرع کے نہایت مفید ہی اور نیز فالج اور لقوہ اور فراموشی وغیرہ عوارض کو نافع ہی اور ترکیب اِسکے کھانے کی یہ ہی کہ ایک رتی بھر جند بیدستر کو جلاب مین گھول کر دیتے ہین شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ جند بیدستر بہت سی بیماریون کو مفید ہی مثل زمہاے ہرقسم اور رعشہ اور تشنج اور فالج و نسیان وجملہ عوارض باردہ کے اِسکی خاصیت مین یہ بھی لکھا ہی کہ بچہ کو بچہ دان سے باہر لاتا ہی اور ہوام کے کاٹنے کو بھی نہایت سودمند ہی صورت یہ ہی

قنفذ الماء یعنے خارپشت آبی - یہ جانور عجیب ہیئت کا ہوتا ہی اوپر کا دھڑ یعنے سر اور کندھا اور دونون ہاتھ اور شکم مانند خارپشت خشکی کے ہوتے ہین اور نیچے کا دھڑ مانند مچھلی کے اور گوشت اِسکا نہایت لذیذ ہوتا ہی اِس جانور مین بڑے بڑے فائدہ ہین مخصوص بول کو جاری کرنا اور ریگ شانہ کی مدافعت مین اکسیر ہی اِسکا پوست کری کو یعنے بہرہ پن کو زائل کرتا ہی اگر اِسکے پوست سے طبل تیار کرین اور اِسکو بجاوین اِسکی آواز سے جتنے گزندہ ہین بھاگ جاوینگے کہتے ہین کہ

یہ خار پشت جسامت مین مانند گاؤ کے ہوتا ہی اور رنگ سیاہ اور اسکے بدن مین بال نہین ہوتے ہین اور اطراف کرمان مین پیدا ہوتا ہی مجوسی اسکو کھاتے ہین اور صورت یہ ہی

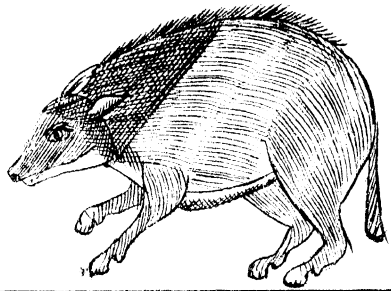

قوتی ایک قسم کی مچھلی ہی اسکے سر پر ایک شاخ ہوتی ہی جسکے ذریعہ سے یہ جانور اپنے اعدا کو دفع کرتا ہی کہتے ہین کہ جسوقت یہ مچھلی گرسنہ ہوتی ہی اور کوئی شکار خود اسکو نہین ملتا ہی اسوقت یہ اپنے تئین کسی بڑی مچھلی کے سامنے لیجاتی ہی اور جب وہ اسکو نگل لیتی ہی اسوقت اسکی شکم کو اپنے خار سے پھاڑ ڈالتی ہی اور اسکو کھاتی ہی اور اگر کوئی جانور اسپر حملہ کرے تو یہ مچھلی اپنے سر کی شاخ سے اسکو دفع کرتی ہی اور اسی شاخ سے جہاز مین سوراخ کرکے اہل جہاز کو کھا لیتی ہی اور ملاح لوگ اسکے پوست کے کپڑے بناکر پہنتے ہین اسواسطے کہ اسکا خار اسکے پوست پر اثر نہین کرتا ہی صورت یہ ہی

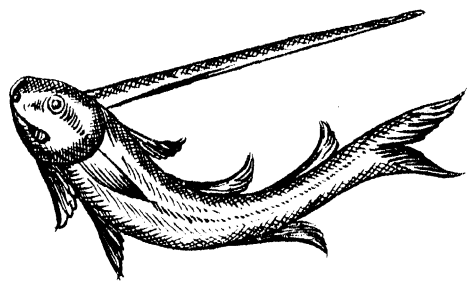

کلب آبی یہ چھوٹا جانور ہی اور مشہور ہی اسکے پیر بہ نسبت ہاتھ کے طویل اور دراز ہین لکھا ہی کہ یہ جانور اپنے بدن کو اسقدر مٹی مین ملاتا ہی تاکہ تمساح یہ خیال کرے کہ مٹی کا ڈھیلہ ہی جب تمساح اس خیال سے اسکو کھا لیتا ہی تو اسوقت

یہ اسکے پیٹ مین جاکر اسکے دل و جگر کو خورش کرتا ہی اور پھر شکم چاک کرکے باہر نکلتا ہی بعض کے نزدیک جُندبیدستر اسی جانور کا خایہ ہی اور انکے آپسمین محبت بڑی ہی یہان تک کہ اگر ایک بھی جال مین پھنستا ہی تو گروہ کا گروہ جمع ہوجاتا ہی پس اگر مادہ گرفتار ہوجاتی ہی تو اسکا نر دوسری مادہ سے جو اُنہین کھاتا ہی اور اگر نر گرفتار ہوجاتا ہی تو اسکی مادہ دوسرے نر سے جو اُنہین کھاتی ہی کہتے ہین کہ جسوقت نر صیاد کے جال مین پھنسا اور اُسکو تحقیق معلوم ہوگیا کہ اُسکی رہائی نہین ہوسکتی تو اپنے خصیہ کو دانتون سے کاٹ کر صیاد کے روبرو پھینک دیتا ہی مگر مادہ بوجہ پوست کے کوئی تدبیر اپنے رہائی کی نہین کرسکتی ہی کیونکہ اُسکا پوست نہایت مفید و عمدہ ہی اور نر کا خایہ جُندبیدستر ہونے کی وجہ سے نہایت عزیز ہی جسوقت کہ ایک مرتبہ خصیہ نکالا گیا اور وہی سگ دوبارہ پھر جال مین آیا تو وہ حیوان اپنے پاؤن اُٹھاکر دکھاتا ہی کہ میرے خصیہ نکل گئے ہین اور صیاد اُسکو رہا کردیتے ہین اُسکی خورش ماہی اور سرطان ہی خاصیت اُسکی یہ ہی کہ اسکا دماغ کھانا تاریکی چشم کو نہایت مفید ہی شیخ الرئیس نے فرمایا ہی کہ اگر کوئی اسکا پتہ بقدر ایک دانہ موٹھ کے خورش کرے تو ایک ہفتہ مین مرجاتا ہی اسکا خایہ واسطے دفع زہر مار و کژدم و ریح الصبیان وغیرہ کے سودمند و مجرب ہی اگر اسکے پوست کو کسی قسم کے پوست مین ملاکر فروخت کرین اور اُسکا پیراہن نقرس والے کو پہنادین نہایت مفید ہی صورت یہ ہی

گورسیچ یہ مچھلی بصرہ کے قرب و جوار مین ہوتی ہی مانند انسان کے اسکے بھی دانت ہوتے ہین اور حیوانات کو پارہ پارہ کرڈالتی ہی اگر اس مچھلی کو بوقت شب شکار کرین تو اُسکی چربی بکثرت نکلے گی اور اگر دن مین گرفتار ہوئی تو کچھ بھی ظاہر نہو گی صورت اُسکی یہ ہی

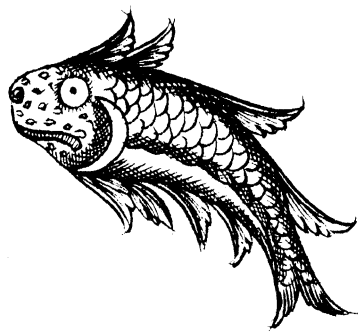

نظر پانچوین بیان کرہ زمین مین

زمین ایک جسم بسیط ہی اسکی طبیعت سرد و خشک اور اسفل کی طرف مائل ہی اسکی شکل مانند کرہ کے ہی اور پانی سے اوپر ہی بدین دلیل کہ حکما نے اعتبار کیا ہی ایک خسوف کو عالم مین اور وہ خسوف بلاد شرقیہ اور غربیہ مین مختلف وقتون پر پایا گیا ہی پس اگر اسکا طلوع و غروب شہرہاے مغربی اور مشرقی مین ایک ہی وقت پر واقع ہوتا تو ہرگز اختلاف نہ پایا جاتا زمین بارد مخلوق ہوئی ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ اگر بارد نہوتی تو سنگینی اور چسپیدگی نہ رکھتی اور اگر یہ دونون صفات نہوتے تو کب ممکن تھا کہ حیوانات اسکی پشت پر ٹھہر سکتے اور اسکے شکم سے معدنیات پیدا ہوتے غرض کہ حکما کے نزدیک زمین کے تین طبق ہین جو مرکز سے نزدیک ہی وہ صرف زمین ہی اور وہ طبقہ گلی ہی اور ایک ایسا طبقہ ہی کہ بعض بعض اسکا ظاہر ہی اور بعض بعض پر اسکے دریا محیط ہی اور وہی افلاک کا مرکز ہی اور درمیان عالم کے استادہ بحکم خدا ہی اور ہوا اور پانی دونون محیط ہین اسکے ساتھ ہر طرف سے اور انسان جس جگہ زمین پر استادہ ہوا اسکا سر آسمان کے مقابل رہیگا اور زمین قدم کے نیچے رہیگی اور انسان آسمان کے نصفی کو دیکھتا ہی اور جب دوسرے مقام کو کوچ کر جاوے تو وہان جاکر اسکو دوسرا حصہ نظر آنے لگتا ہی پس دریاے محیط نے اکثر روے زمین کو احاطہ کر لیا ہی زمین مکشوف بہت کم ہی جو کہ دریا سے دکھلائی دیتی ہی اور مثال اسکی مانند ایک بیضہ کے ہی جو دریا مین پڑا ہو اور صرف اسکی چوٹی دریا سے باہر کھلی ہوئی ہو پس زمین کی مثال نہ تو مدور بیضہ سے ہی نہ طویل سے بلکہ ایسے بیضہ سے جو دریا مین پڑا ہو اور اسکی چوٹی کسی قدر پانی سے اوپر نمودار ہو۔ زمین کے اندر بکثرت جنگل اور

غار اور بڑے بڑے سوراخ اور خلیجین یعنے نہرین ہین اور یہ سب پانی اور نجارات اور رطوبتون سے پر ہین اور یہ سب رطوبتہاے روغنی رکھتے ہین جسکی چربی سے جوہرہاے معدنی بستہ ہوجاتے ہین اور یہ بخور اور رطوبت ہمیشہ استحالہ اور تغیر مین رہتے ہین بعض وقت تو موجود اور بعض مرتبہ معدوم ہوجاتے ہین باذن اللہ تعالی اور ظاہر زمین مین پہاڑ اور جنگل اور بلندی اور پستی اور ریگستان اور سبزہ اور ندیان اور خلیجین وغیرہ بکثرت ہین جنمین سے اکثر ہمیشہ جاری اور بعض کبھی کبھی مسدود ہوجاتی ہین اور ہوا اور ابر اور باران کسی وقت جدا نہین ہوتا ہان مواضع مختلف مین مثلاً سرما کے موسم مین عراق اور فارس وغیرہا مین بارش ہوتی ہی اور گرما کے موسم مین ہندوستان مین پس ثابت ہوا کہ ہرگز ابر کا فیض عالم سے منقطع نہین ہوتا کسی وقت نہ کسی وقت ہر ایک طرف کو طرفاے مغرب و مشرق و شمال و جنوب سے پہونچتا ہی احوال عالم کے بیان مین اختلاف ہی مانند رات دن اور گرمی اور سردی اور خزان اور بہار کے اور عالم مین بہت سے شہر مختلف الوضع والطبع اور معادن اور حیوانات اور نباتات ہین کہ یہ ہمیشہ کون و فساد مین ہین کہ کبھی ہست ہوجاتے ہین اور کبھی نیست اور زمین مین کوئی موضع ایسا نہین ہی کہ جہان یہ سب چیزین نہون البتہ اختلاف صورت اور مزاج اور جنس اور نوع مین ضرور ہوتا ہی اور اسکی تفصیل غیر خدا کے کوئی نہین جانتا ہی چنانچہ حق تعالی خود فرماتا ہی وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین واللہ الموفق للصواب یعنے کوئی پتا اور دانہ بیان تک کہ اگر ظلمات ارض مین بھی ہو اور کوئی خشک و تر ایسا نہین ہی جسکا بیان لوح محفوظ مین نہو

فصل اختلاف راے حکما و علما کے بیان مین

زمین کی صورت اور اسکی وضع کے بارہ مین بڑا اختلاف ہی مگر جسپر اکثر کا اعتماد ہی وہ یہ ہی کہ زمین کی شکل گوے کے مانند مدور ہی اور فلک کے اندر بنی ہی جسطور سے کہ بیضہ کے اندر زردی ہوتی ہی زمین کا دور ہر طرف برابر ہی یعنے فوق و تحت و شمال و جنوب و مغرب و مشرق مین ہشام بن حکم متکلم کا اعتقاد ہی کہ شیب زمین ایک جسم ہی اور اسکی شان سے بلند ہونا ہی لیکن زمین سے مانع ہی بیچے جانے کو اور اسوجہ سے قعمد کی محتاج نہین ہی کیونکہ خواہش انحدار کی نہین کرتی ہی بلکہ ارتفاع کی طالب ہی تعمد سے یہ مراد ہی کہ عمود اور ستون کی محتاج نہین ہی کہ اس سے قائم ہو بلکہ بلند ہونے کی آرزو رکھتی ہی ابو الہذیل لکھتا ہی کہ حق تعالی نے اپنی حکمت ازلی سے زمین کو بے ستون اور بے کسی علاقہ کے برپا کیا ہی اور دیمقراطیس معتقد ہی کہ زمین ہوا پر قائم ہی اور ہوا بھری ہوئی ہی اسکے تحت مین اور کوئی نکلنے کا مخرج نہین پاتی ہی اس سبب سے مضطرب ہوکر آخر ساکن اور مستقل ہوگئی اور یہی راے ہشام بن حکم متکلم کی راے سے اتفاق کرتی ہی اور بعض حکما کا یہ ہی

کہ زمین استادہ ہو درمیانہ فلک ایک مقدار پر اور فلک ہر طرف سے اسکا جذب کیے ہوے ہی
پس اسی وجہ سے مائل ہوتی ہی ایک طرف فلک سے بغیر اسکے کہ مائل ہو دوسری طرف
فلک سے بقدر اسکے بے کم و بیش کے کیونکہ قوت اجزا کی برابر ہی مانند سنگ مقناطیس کے جو
لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہی اور فلک بمقتضاے اپنی طبیعت کے زمین کو ہر طرف سے کشش و
جذب کرتا ہی بعض حکما کہتے ہین کہ زمین درمیان مین استادہ ہی اور زمین کی ایستادگی کا سبب
دور فلک کی شتابی ہی اور دفع کرنا آسمان کا زمین کو ہر طرف سے تاکہ زمین اپنے میانہ پر قائم رہے
جیساکہ دیکھنے مین آتا ہی کہ اگر خاک اور پتھر کسی شیشہ مین رکھ کر ہلاوین تو قوت حرکت کے سبب سے
وہ خاک اور پتھر سیدھا قائم ہو جائیگا محمد نواز رمی نے لکھا ہی کہ زمین درمیان آسمان کے ہی
اور شیب کے اندر ہی اور زمین مدور اور گرد ہی مانند گوے کے اور معلق نہ رکھتی ہی
مانند پیالون اور ٹیلون اور گنبدون کے اور یہ حال بجز کروی کے نہین ہو سکتا ہی بواسطے کہ
مقدار کوہستان کی اگر مساحت کیجاوے ممکن ہی کہ یہ قیاس کروی ہونے کا صادق آجاوے
بواسطے کہ جیسے کرہ کا قطر ایک یا دو گز کا ہی جسوقت کہ آگے اس سے کوئی چیز مانند دانہاے
ارزن وغیرہ کے یا کہ فرو ہو جاوے ہر حال مین کروی ہونے سے باہر نہین نکل سکتا ہی
اور اگر یہ کوہستان نہوتے تو البتہ جو کہ پانی چاردون طرف سے محیط ہی اسے خراب کر دیتا
اسطرح سے کہ اسکے آثار بھی قائم نہ رہتے پس حکمت الہی ہو کہ نباتات و حیوانات و معدنیات کے
پیدا کرنے مین ہی وہ بالکل باطل ہو جاتی سبحان من لا یعلم اسرار حکمتہ الا ہو یعنے وہ خدا پاک ہی
کہ جسکے اسرار حکمت کو سواے اسکے دوسرا نہین جانتا ہی اور وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ زمین اپنے پہلو بہ پہلو تلطاک کھاتی تھی اور حرکت کرتی تھی اور کشتی کے مانند آمد و رفت کرتی تھی
پس اسکے ثبات کے واسطے پیدا کیا حق تعالی نے ایک ملک کو نہایت بزرگی اور قوت مین اور
حکم دیا کہ اسکے نیچے آوے اور رکھے زمین کو اپنے دونون کندھے پر پس اس فرشتے نے باہر
نکالا ایک ہاتھ مشرق سے اور ایک ہاتھ مغرب سے اور اطراف زمین کی حفاظت کی بعد
ازان اس فرشتے کو قرار نہ تھا کیونکہ اسکے قدم قائم نہ تھے کسی چیز پر پس حق تعالی نے ایک
مربع پتھر یاقوت سبز سے پیدا کیا اور اس پتھر کے درمیان مین سات ہزار سوراخ کیے اور ہر
سوراخ مین ایک دریا پیدا کیا کہ صفت اسکی نہین جانتا کوئی سواے حق تعالی کے پس حکم دیا اس سنگ
یاقوت سبز کو کہ اس فرشتہ کے دونون قدم کے نیچے جاوے پس اسنے بموجب حکم کے بجاے لاوے

قیام کیا بعد ازان اُس پتھر کو بھی قیام نہ تھا پس اللہ تعالیٰ نے ایک مادہ گاؤ پیدا فرمائی جسکے
چالیس ہزار آنکھ اور چالیس ہزار کان اور چالیس ہزار نتھنے اور چالیس ہزار منہ اور چالیس ہزار زبان
اور چالیس ہزار ہاتھ پیر ہین اور اس مادہ گاؤ کے دونون ہاتھ اور دونون پیر کے مابین
فاصلہ پانچ پانچ سو برس کی راہ کا واقع ہی پس حکم دیا حق جل جلالہ نے اُس گاؤ کو کہ اُس پتھر کے
نیچے جاوے پس وہ گاؤ سنگ یاقوت کے نیچے حاضر ہوئی اور اُس سنگ کو اپنے سر پر اٹھالیا
اور نام اُس گاؤ کا کنوبان ہی پس اُس گاؤ کو بھی قرار نہ آیا پس پیدا کیا حق تعالیٰ نے ایک
مچھلی کو اسقدر عظیم کہ آنکھ کسی کی اُسپر قائم نہو سکتی تھی بسبب عظمت اور براقی چشم اور بزرگی
جسم اور سیاہت اُسکی کے اور یہان تک اُسکی کلانی ہی کہ اگر کل دریا اُسکی ایک ناک مین
چھوڑے جاوین تو ایسا معلوم ہو جیسا جنگل مین ایک رائی کا دانہ کر گیا پس اللہ تعالیٰ نے
اُس مچھلی کو حکم دیا کہ گاؤ کے نیچے جاکر ٹھہرے اور اُسکا نام حوت بموت ہی بعد ازان اُس
مچھلی کے نیچے پانی اور پانی کے نیچے ہوا کو قرار دیا اور اُسکے نیچے ظلمات یعنے تاریکی قرار
دی بعد ازان کسی نے خلایق مین سے نہین جانا اور نجانے گا کہ اُس ظلمات کے نیچے کیا ہی
الا حق تعالیٰ دانا ہی **فصل مقدار اجرام زمین مین آباد و غیر آباد سے**

ابو الریحان لکھتا ہی کہ قطر زمین کی درازی دو لاکھ ایک سو ترسٹھ فرسخ ثلث فرسخ اوپر ہی
اور دور زمین کا چھ ہزار آٹھ سو فرسخ ہی پس اس قاعدہ پر جو زمین کہ پانی سے نکلی ہوئی ہی
چودہ ہزار سات سو چالیس فرسخ طولاً اور چار ہزار دو سو بیالیس اور پانچوان حصہ فرسخ کا اوپر
عرضاً ہی اور مہندسین از روے دلائل ہندسہ کے اسی پر اعتماد رکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص
گدھا زمین مین کھودے تو البتہ نہایت پر اسکے دوسرا سوراخ ہوگا دوسری طرف زمین کے
پس اگر مثلاً سوراخ کرین زمین نوسیج مین البتہ وہ سوراخ منتہی ہوگا زمین چین مین اور حکماے
مہندسین دلائل بنا پر اعتماد کرتے ہین ایام اسلام مین مساحت زمین کی مامون خلیفہ کے
عہد مین باعتبار ارتفاع قطب معدل النہار کے ہوئی تھی حکما کے اعتبار سے ہر درجہ آسمان کا
چھپن میل اور دو ثلث میل ہی اور بطلیموس حکیم نے چاہا تھا کہ بزرگی مقدار زمین کی دریافت کرے
کہ معمورہ اور ویرانی کسقدر ہی پس طلوع اور غروب آفتاب سے قرار دیا اور وہ ایک دن
رات سے مراد ہی بعد ازان اسکو درجہ مین سے قسمت کیا اور ہر قسمت کو ساعت مقرر کیا اور اُس
ساعت مستوی کو پندرہ درجہ پر قرار دیا پس تین سو ساٹھ درجہ قرار دیے بمقابلہ تین سو ساٹھ درجہ فلک کے

پس چاہا کہ اس بات کو بھی دریافت کرے کہ ہر جزو اجزاے فلک کا زمین کے کتنے میل کے
مقابل مین ہی پس اسکو کسوف آفتاب سے دریافت کیا ہی کہ کسقدر دوری ہی درمیان
ایک شہر کے دوسرے شہر سے بحساب میل کے اور کسقدر ان دونون شہرون کے درمیان
مین بعد ہی بحساب ساعت کے یعنے کتنی دیر مین یہ سفر تمام ہوگا مثلاً ایک شہر سے دوسرے
شہر کے پہونچنے مین ایک دن کی راہ ہوگی تو بارہ ساعت ہونگی کہ بالکلیہ راستہ مین گذرینگی اور
شرط یہ ہی کہ اُس شخص نے سفر بھی کیا ہو اور ساعت کو ساعت مستوی جانتا ہو نہ ساعت
معوج کیونکہ ساعت مستوی پندرہ درجہ سے کم و زیادہ نہین ہوتی ہی بخلاف ساعت معوج کے
کہ اگر کسی روز ایام زمستان مین دس ساعت مستوی جان سکے کہ اول آفتاب جدی مین ہی
جو دو سو دس درجہ سے مراد ہی اور یہ نہایت دن کی کمی ہی اور رات چودہ ساعت مستوی
یہ بھی دو سو دس درجہ کی ہوئی لیکن ساعات معوجہ وہ ہین کہ انھین ڈیڑھ سو کو ساڑھے
بارہ درجہ پر رکھے اور اگر برعکس ہو یعنے دن چودہ ساعت کا مانند اول آفتاب کے
سرطان مین اور رات ڈیڑھ سو درجہ یعنے دس ساعت مستوی ہو تو شب و روز دونون مستوی
ہون پس اُن دو سو دس درجون کو بارہ پر قسمت کرتے ہین اور ہر ایک حصہ کو ساڑھے سترہ ساعت
معوجہ کہتے ہین پس بطلیموس نے قسمت کیا ہی میل ہاے زمین کو اجزاے ساعت پر پس
دریافت کیا ہی کہ ہر ایک جزو فلکی کو پچھتر میل زمین برابر ہی پس ضرب دی ہی پچھتر کو اجزاے
بروج مین جو کہ تین سو ساٹھ ہین پس حاصل ضرب ستائیس ہزار میل زمین ہوئی بطلیموس
کے نزدیک زمین مدور ہی اور ہواے متعلق ہی اور فلک کہ دور زمین سے مراد ہی ستائیس ہزار میل ہی بعد
ازان اسکی آبادی اور ویرانی کا تخمینہ کیا ہی پس جو کچھ کہ دریافت کیا ہی معمورات سے
وہ جزائر عامرہ ہین جو مغرب مین واقع ہین اور وہ جزیرہ خالدات کا ہی نہایت چین تک
پس جسوقت آفتاب اس جزیرہ مین طلوع کرتا ہی چین مین غروب کا وقت آتا ہی اور
جب یہان غروب ہو تو چین مین طلوع ہوتا ہی پس یہ نصف دائرہ زمین کا ہی اور یہ
تیرہ ہزار میل ہی اور یہ درازی سب آباد ہی پس معمورہ زمین حساب کیا تو معلوم ہوا کہ
معمورہ زمین کنارۂ جنوب سے کنارہ شمال تک یعنے جس جگہ سے کہ روز و شب برابر ہی
وہان سے دور زمین کا وہان تک ہی کہ جہان موسم گرما مین دن بیس گھڑی اور رات
چودہ گھڑی کی ہوتی ہی اور موسم زمستان مین اسکے برخلاف اسکی رات بیس گھڑی کی

اور دن چودہ گھڑی کا پس لکھا ہی کہ رات دن کا استوا در میان خریرہ ہند وحبش کے کنارہ جنوب سے ہی اور جس موضع مین کہ دن ساڑھے بیس گھڑی کا ہوتا ہی وہ کنارہ شمال کے نہایت پر ہی اور در میان ان موضعون کے ساٹھ خرہین پس کل چار ہزار پانچ سو میل ہوا اور وہ چھٹا حصہ زمین کا ہی

فصل ربع ہاے زمین کے بیان مین

ابو الریحان خوارزمی نے لکھا ہی کہ سطح معدل النہار جو زمین کے دو حصہ پر منقسم ہی خط استوا پر پس ان دو مین سے ایک شمالی ہی اور دوسرا جنوبی پس جسوقت تو ہم کیا جاوے دائرہ عظیمہ زمین پر جو کہ گذرتا ہی دونون قطب خط استوا پر قسمت ہو جاتی ہی زمین آدھون آدھ پر پس قسمت کی گئی زمین چار طور پر دو قسم جنوبی اور دو قسم شمالی جو کہ ظاہر ہی یعنے وہان پر پانی نہین ہی پس اسکو ربع معمور کہتے ہین اور ربع مسکون بھی اسی کو کہتے ہین اور یہ ربع شامل ہی ان مجموعہ پر جو پہچانے گئے ہین مانند دریا و خریرہ و کوہستان و معدنیات و شہر و دیہات وغیرہ کے چونکہ یہ حصہ زمین کا قطب شمالی کے نیچے واقع ہی اور اسمین سردی اور برف انتہا سے ہی پس اسوجہ سے یہ آباد نہین ہی ابو الریحان نے لکھا ہی کہ معدل النہار جدا کرتا ہی زمین کو دو نصف پر ہر ربع سے دو نصف شمالی اور دو نصف جنوبی پس دو ربع شمالی آباد ہین اور یہ آبادی عراق سے لیکر خریرہ شام اور مصر و روم و فرنجہ و رومیہ و سوس و جزائر سعادات تک ہی بعض انہین جزیرون کو جزائر خالدات کہتے ہین پس یہ ربع غربی شمالی ہی اور عراق سے اہواز تک اور کوہستان خراسان و تبت سے چین تک اور چین سے قوام تک یہ ربع شرقی شمالی ہی اور اسی طرح نصف جنوبی کی دو ربع ہی شرقی جنوبی مین حبش اور زنگ اور نوبہ ہی اور ربع غربی مین کوئی نہین گیا ہی اور وہ سرنگون پانی مین غرق ہی ایک حکایت ہی کہ بطلیموس یونان کا بادشاہ تھا اسنے چاہا کہ اس ربع مسکون کی کیفیت کو دریافت کرے پس لوگون کو اُدھر روانہ کیا اور انھون نے جاکر وہان کے علما سے اس بارہ مین مباحثہ کیا اور بعد دریافت حال اول لوگون نے واپس آکر یہ خبر دی کہ اُدھر بالکل خراب ہی اور کچھ آبادی نہین ہی پس اسی واسطے اس ربع کو خراب کہتے ہین اور اسکو ربع مغرق بھی کہتے ہین

فصل اقالیم کے بیان مین

واضح رہے کہ ربع مسکون سات طور پر تقسیم کیا ہی اور ہر ایک تقسیم کو ایک ملک بنایا ہی گویا ایک فرش دراز بچھایا گیا ہی مشرق سے مغرب تک اور چوڑائی اسکی جنوب سے شمال تک ہی اور طول عرض مین مختلف واقع ہی اور صورت یہ ہی

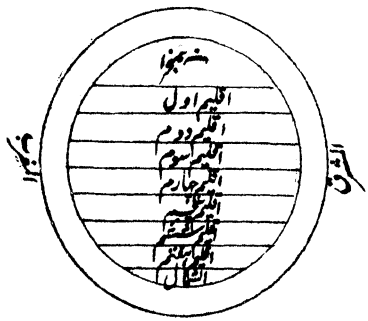

پس سب سے طویل اور عمدہ اقلیم اوّل ہی اسکی درازی مشرق سے مغرب تک تین ہزار فرسخ ہی اور چوڑائی جنوب سے شمال تک دُیڑھ سو فرسخ ہی اور سب سے چھوٹا اقلیم ہفتم ہی کیونکہ اسکا طول مشرق سے مغرب تک دُیڑھ ہزار فرسخ اور چوڑائی جنوب سے شمال تک ستر فرسخ ہی اور باقی اقالیم جو اوّل اور ہفتم کے درمیان مین واقع ہین پس مختلف ہی طول و عرض اُنکا پس واضح رہے کہ یہ اقسام جو مذکور ہوے اقسام طبیعی نہین ہین بلکہ چند خطوط وہمی ہین جنھین بادشاہان عالیشان نے وضع کیا ہی اوّل وقت مین جب کہ اُنھون نے طواف کیا ہی۔ ربع مسکون مین واسطے دریافت احوال طول و عرض زمین کے اور وہ بادشاہ یہ ہین فریدون ہنطی اور سکندر رومی اور اردشیر بابک فارسی لیکن احوال باقی زمین کا اُنھین بھی نہین معلوم ہوا اسواسطے کہ مانع تھے سیر سے اُس زمین مین کوہستان بلند اور راہ دشوار گذار اور دریاہاے پُرخطر اور تموج ہوا اور گرمی اور سردی کا اختلاف اور تاریکی بسیار اور اطراف شمالی مین نبات النعش کے نیچے سردی بدرجہ انتہا ہی اسوجہ سے کہ وہان چھ مہینے تک جاڑا رہا کرتا ہی اور یہ چھ مہینے برابر وہان آفتاب کی شکل نہین دکھلائی دیتی ہی پس تاریک ہوتی ہی ہوا نہایت سخت اور شدت سرما سے پانی بستہ رہتا ہی اور بسبب تاریکی اور سردی کے نباتات اور حیوانات تلف ہوجاتے ہین اور اس موضع کے برعکس کنارۂ جنوب سے سہیل کے نیچے چھ مہینے تک گرمی کا موسم رہتا ہی پس گرم ہوتی ہی ہوا مانند آگ کے پس جلاتی ہی نباتات اور حیوانات کو اور یہ چھ مہینے تمام دن رہتا ہی اور کوئی شب درمیان مین نہین ہوتی ہی پس ممکن نہین ہی وجود حیوانات اور نباتات اور سکون انسان کا اِن دو طرفون مین لیکن ناحیہ مغرب پس مانع ہوتا ہی دریاے محیط لوگون کو اُدھر کے جانے سے بسبب تلاطم امواج اور تاریکی اپنی کے اور ناحیہ مشرقی کی

جانب کوہستان سخت دشوار گذار حائل ہین جنکے سبب سے لوگ اُدھر نہین جاسکتے اگر ایسی کیفیتون پر نظر غور کیجیے تو صاف ظاہر ہوتا ہی کہ گویا تمام مخلوق مقید ہی اقالیم سبعہ مین اور کچھ اِن لوگون کو باقی سرزمین سے آگاہی نہین ہی **فصل زلزلہ کے بیان مین**

حکما معتقد ہین کہ جسوقت بخارات زمین کے نیچے جمع ہوجاتے ہین اور اُنمین سردی کسی طرح نہین پہونچ سکتی ہی تاکہ بسبب سردی کے وہ بخارات مثل پانی کے ہوجائین پس ہرگاہ کہ ان بخارات کا مادہ بکثرت ہوجاتا ہی یہان تک کہ اُنکا تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہی اور زمین سخت ہوتی ہی بحدے کہ کوئی مسامات اور منفذ نہین ہوتا ہی تاکہ وہ بخارات سہولیت سے نکلجائین پس اِسوجہ سے جسوقت وہ بخارات اوپر کو نکلنے کا ارادہ کرتے ہین اور راہ نہین پاتے ہین پس محبوس رہتے ہین اور اُنکی شدت سے جسم زمین مین لرزہ آجاتا ہی اور وہ بخارات بھی بسبب رطوبت ہائے متعفنہ کے مضطرب ہوتے ہین اِسطرح پر جیسے کسی تپ لرزہ والے کو شدت سے کپ کپی پیدا ہوتی ہی پس بسبب حرارت غریزی کے اُن رطوبت ہائے متعفنہ مین شعلہ سا بھڑک اُٹھتا ہی اور اُن عفونات کو جلاکر تحلیل کرتا ہی اور انکو بخارات اور دھوان بنا دیتا ہی پس وہ بخارات اور دخانات مسام زمین سے باہر نکلتے ہین پس جب تک کہ وہ بخارات باہر نہین نکلتے ہین لرزہ اور جنبش بدستور رہتی ہی اور بعد نکلجانے کے سکون ہوتا ہی پس کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اِس تپ ولرزہ اور اخراجات دخانات کے سبب سے زمین شق ہوجاتی ہی اور اُسی شق کی راہ سے وہ بخارات نکلتے ہین اور کبھی جب وہ بخارات زمین کو شق کرکے باہر نکلتے ہین تو زمین دھس جاتی ہی اور رجال اُسوقت ہوتا ہی جب کہ اُسکے نیچے زمین مجوف ہوتی ہی پس جسوقت وہ زمین شق ہوئی تو اسکے اوپر جو کچھ مثل شہر یا پہاڑ کے وہ بھی اُسمین دھس جاتے ہین واللہ اعلم بالصواب **فصل بیان مین سیلاب وغیرہ کے**

حکما کا قول ہی کہ جسوقت مٹی اور پانی باہم ممزوج ہوا تو ایک طرح کی نرمی پیدا ہوتی ہی اور پھر اُس امتزاج اور نرمی مین مدت دراز تک آفتاب کی تاثیرات پہونچا کرتی ہین اور اسوجہ سے وہ مٹی پتھر ہوجاتی ہی جیسا دیکھنے مین آتا ہی کہ جب آگ مٹی پر برابر رہتی ہی وہ مٹی مثل پتھر کے ہوجاتی ہی جیسے کہ خشت زیادہ آنچ کے تاؤ کھانے سے پتھر کے مانند سخت تر ہوجاتی ہی اور جسقدر زیادہ آگ کا زور ہوا اُسی قدر وہ مٹی سخت اور مستحکم ہوتی ہی اور دھس جانا بھی بروقت شق ہونے کے ممکن ہی پس جو زمین کہ اوپر کو نکل آتی ہی وہ پتھر ہوجاتی ہی اور یہ جائز ہی کہ بسبب ہوا کے یہ امر ظاہر ہوتا ہی کیونکہ ہوا خاک کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل کرتی ہی پس اُس خاک سے ٹیلے اور انبار ظاہر ہوتے ہین اور پھر وہ پتھر ہوجاتے ہین صاحب مجسطی کا اعتقاد ہی کہ چھتیس ہزار برس کے بعد منتقل ہوتے ہین

ستارون کے اوج اور حضیض دورہ بروج دوازدہ گانہ مین ایک دور پس جو قت منقلب ہوتے ہین بروج
کواکب کے شمال سے جنوب کو مختلف ہوتے ہین اُسمین شب و روز اور سرما اور گرما اور گرمی و سردی اور متغیر ہوتے ہین
ربع ہاے زمین کے پس عمارتین خراب ہوتی ہین اور خرابہ معمور ہوتے ہین اور خشکی دریا اور دریا خشکی ہوجاتے ہین
پہاڑ سیلاب اور سیلاب پہاڑ بنجاتے ہین اور کیفیت پہاڑون کی سہل ہوتی ہی یعنے پہاڑون سے سختی
دور ہوجاتی ہی اور سہل ہوتے ہین رطوبات اُسکے اور زیادہ ہوتی ہی خشکی اور شکستہ ہوجاتے ہین
پہاڑ بروقت بجلی گرنے کے پس ہوتے ہین سنگ ریزہ بُرے بُرے پتھر بعد ازان اُنکو سیلاب اُٹھاکر
جنگلون مین پہونچاتا ہی اور کبھی جب سیلاب زیادہ ہوتا ہی تو بوجہ اپنے زور و شور کے دریا مین پہونچاتا ہی
پس قعر دریا مین ایک دوسرے پر گرتے ہین اور اسی طرح سال ہا سال مین جمع ہوتے ہوتے دریا کے
اندر کوہستان بنجاتے ہین جیسا کہ خشکی مین ریت کے پہاڑ بنجاتے ہین بسبب ہواے تند کے اور اسی
وجہ سے اکثر پتھرون کے اندر ریگ پائی جاتی ہی اور اکثر اسی وجہ سے پتھر کے اندر صدف اور ہڈیان بھی
پائی جاتی ہین کہ ایک دوسرے پر تہ وار ہین اور اُسکا سبب صرف سیل کا پہونچانا ہی اس نظر سے کہ
سیل جب منتقل ہوتا ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ کو تو اپنے ہمراہ اُس پہلے مقام کی مٹی اُٹھا لیجاتا ہی
اور دریا مین جاکر گراتا ہی پس ہر طبقہ اُسکا تھوڑا زمانہ گذرنے کے بعد پتھر ہوجاتا ہی اور پھر سیل ان پہاڑون
کو لیکر دریا مین گراتا ہی تا آنکہ نکلتے ہین دریا سے چھوٹے چھوٹے پہاڑ واللہ اعلم بالصواب اور کبھی دریا خشک
ہوجاتا ہی اور کبھی خشکی دریا ہوجاتی ہی اسکا ماجرا یہ ہی کہ جب گرتا ہی اضطراب سے دریا جسطرح سے کہ ہمارے
لکھ چکے ہین پس پانی نکلتا ہی اور بلند ہوتا ہی اور فراوانی کرتا ہی اپنے کنارون پر تا آنکہ چھپا دیتا ہی بعض
خشکی کو پانی سے اور ہمیشہ چند ایام کے گذرنے پر ایسا ہی ہوا کرتا ہی تا آنکہ دریا پر مواضع ظاہر
ہوتے ہین اور اسی طرح ہمیشہ کھینچتا ہی پہاڑ اور سنگریزہ اور ریگ کو اور اُٹھاتا ہی انھین سیل
اور لیجاتا ہی قعر دریا مین وہان تک کہ جہان اُس دریا مین مٹی پائی جاتی ہی آخر کو جمع ہوتے ہوتے
پٹ جاتی ہی مٹی قعر دریا مین اور ہر مرتبہ اُسپر اور زیادہ جمع ہوتی جاتی ہی تا آنکہ زمین کے برابر
ہوجاتے ہین پس خشک ہوکر خزیرہ کے طور پر ظاہر ہوجاتا ہی اور اُس زمین پر سبزہ زار لہلہاتا
نظر آتا ہی پس وہان پر وحشی وطیور وحیوانات اپنا اپنا مسکن بناتے ہین اور انسان بھی صید و شکار کو
اُسطرف جا نکلتے ہین پس رفتہ رفتہ آبادی کی صورت ہوجاتی ہی اور زراعت و کاشتکاری
ہوتی ہی سبحان من لا یغیرہ التغییر والزوال وکل ما سواہ یتغیر من حال الی حال واللہ الموفق
للصواب ترجمہ ظاہری الفاظ اُسکا یہ ہی کہ پاک ہی وہ خدا جسکو کبھی تغیر اور زوال نہین ہی

اور سوا

اور سوائے اسکی ذات کے ہر شخص ایک حال سے دوسرے حال پر تغیر کرتا ہی اور وہی ہر شخص کو راہ صواب پر لگا دیتا ہی

فصل بیان مین فائدہ کوہستان کے

پہاڑون کا عظیم فائدہ یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم اگر پہاڑ نہوتے البتہ زمین متحرک ہوتی بعض نے لکھا ہی کہ اگر پہاڑ نہوتے تو پانی زمین پر بوجہ اسکی استدارت کے آجاتا اور دریا کا پانی تمام روے زمین کو پوشیدہ کرلیتا اور حکمت ایزدی باطل ہوجاتی جو کہ بنا بر معدنیات و نباتات وحیوانات کے رکھی گئی ہی پس حکمت تقدیر نے یہ امر کیا کہ پہاڑون کا وجود بنایا بعض کہتے ہین کہ پہاڑون کی وجہ سے نہرین جاری ہین اور یہی نہرین باعث حیات مادہ حیوانات و نباتات کی ہین اسکا سبب یہ ہی کہ منعقد ہوتا ہی دریاؤن اور بلند پہاڑون پر مشرق و مغرب و جنوب و شمال سے اور پہاڑ روکتے ہین ہوا کو کہ نہ بہاوین دریاؤن کو اور طرف بلکہ مخصر کردے دریاؤن کو درمیان پہاڑون کے تاکہ ملحق ہوا سے جاڑا اور پیدا ہو اُس سے مینھ اور برف اگر پہاڑ مرتفع روے زمین پر نہوتے اور اُن پہاڑون مین جوف نہوتے تو پھر پانی کا ہے مین جمع ہوتا اور گرمیون مین کیونکر ملتا بلکہ جاری ہوتا پانی روے زمین پر اور بہ جاتا اور قائم نہوتا اور اسوجہ سے خشکی ظاہر ہوجاتی جو موجب ہلاکت نباتات وحیوانات کی ہوتی گرمیون مین پس اللہ تعالیٰ نے واسطے محصور کرنے بخارات مرتفع کے پہاڑون کو بنایا اور نیز اسواسطے تاکہ مانع ہو بخار محصورہ کو سیلان سے اور مانع رہین ہوا کو ان بخارات کے پراگندہ کرنے سے پس رہتا ہی وہ پانی اسمین محفوظ جب تک کہ زمستان کی سردی نہ آئے اور اسوقت اُن بخارات کو جماتا ہی اور بخور کرانکو پانی بناتا ہی تب بارش ہوتی ہی اور پہاڑون کے اجرام مین ہوا اور گڑھے اور سیل اور غار بکثرت ہین پس جو پہاڑون کی چوٹیون پر باران و برف گرتا ہی وہ انھین غار و گڑھے مین جمع ہوتا ہی اور پھر پہاڑون کے باریک باریک دَرون سے پانی روانی پاتا ہی اور وہی چشمہ ہوجاتے ہین اور انھین چشمون سے روے زمین پر پانی پہنچتا ہی اور بندگان خدا کی حیات کا ذریعہ ہوتا ہی اور جو کچھ بندگان الٰہی کے تصرف سے باقی رہا وہ دریا مین جارہتا ہی پس جب چشمہ خشک ہوجاتے ہین تو پھر زمستان آجاتا ہی اور پھر چشمے جاری ہوتے ہین اور جب تک دنیا قائم ہی یہی حال رہیگا اب بعض پہاڑون کے عجائبات لکھے جاتے ہین کوہ اولستان روم کی سرزمین پر واقع ہی اس پہاڑ مین ایک راہ ہی جو شخص خورد روی اور پنیر کھاتے ہوے ایک سرے سے دوسرے سرے کو نکلجاوے تو اسکو کتے کے کاٹنے کا ڈر

اثر نہ کریگا اور اگر کسی کو کتے نے کاٹا ہو اور وہ دہان کے گئے ہوے آدمی کے دونون پیرون کے درمیان سے نکلجاے تو فوراً آرام ہو جاوے اور یہ بات اہل روم مین بہت مشہور ہی۔

کوہ ابی قبیس یہ پہاڑ متصل کعبہ شریف ہی جو کوئی اس پہاڑ کی چوٹی پر کلہ بریان کرکے نوش کرے وہ تمام عمر دردسر کے عارضہ سے محفوظ رہیگا اکثر لوگ اسپر عمل کرتے ہین ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکہ کے کلہ فروشون نے یہ بات از پیش خود ایجاد کی ہی **کوہ اجاو سلمی** یہ دونون پہاڑ مقام بنی طی مین ہین کہتے ہین کہ اہل قبیلہ مذکور یہان آنکر ٹھہرے کیونکہ یہان چشمہ ہاے شیرین اور درخت ہاے انگور بہت ہین اور جگہ بہت خوشنما ہی اسی وجہ سے اُن لوگون نے یہان بود و باش اپنی اختیار کی **کوہ ارونڈ** یہ سبز پہاڑ ہمدان مین ہی اکثر ہمدانی لوگون نے اپنے اشعار مین اسکا ذکر کیا ہی اور ایک قصہ یہ ہی کہ کچھ لوگ حضرت امام عالم محمد جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گئے انھون نے کہا کہان سے آتے ہو جواب دیا کوہستان سے انھون نے کہا کون شہر سے عرض کیا کہ ہمدان سے حضرت نے فرمایا کہ اُس پہاڑ کو پہچانتے ہو جسکو اروند کہتے ہین جواب دیا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ اُس پہاڑ مین ایک بہشتی چشمہ ہی ہمدانی اُس چشمہ کو دیکھتے ہین جو پہاڑ کی چوٹی سے سال مین ایک وقت نکلتا ہی اور یہ پانی سنگ خارا سے نکلتا ہی اور نہایت شیرین اور سرد ہی اور اسقدر سبک ہی کہ اگر انسان شب و روز مین ایک سو طل بھی نوش کر جاوے تو بھی کچھ گرانی نہ معلوم ہو اکثر اطراف کے بیمار لوگ اس چشمہ کے پانی سے غسل کرنے سے تندرست ہو جاتے ہین اور جسقدر بیمار آتے ہین اُسی قدر اس چشمہ سے پانی بھی نکلتا ہی **کوہ اسیرہ** یہ پہاڑ ماوراء النہر ملک شام کے نواح مین ہی اصطخری کا کلام ہی کہ اس پہاڑ مین نفط اور فیروزہ اور لوہے اور جستہ اور سیسا اور طلا وغیرہ کی کانین ہین اس پہاڑ پر ایسے سیاہ پتھر ہین جو مثل کوئلہ کے سوختہ ہین اور بعضے جل کر راکھ ہو جاتے ہین اُنکی خاکستر کپڑون کے سفید کرنے مین اچھی ہوتی ہی اور وہ لوگ اسکا بیوپار کرتے ہین **کوہ الثر** یہ پہاڑ قزوین سے تین فرسخ پر ہی نہایت بلند اور کبھی اسکی برف کم نہین ہوتی ہی نہ جاڑے مین گرمی مین اسپر ایک مسجد ہی جہان آج تک اکثر لوگ عبادت کے واسطے جاتے ہین اس پہاڑ کی برف سے ایک کیڑا سفید رنگ کا پیدا ہوتا ہی اگر چھوٹی سی کیل بھی کوئی اسکے جسم مین چبھو دے تو اسقدر پانی خوشگوار نکلتا ہی کہ ایک چارپایہ بزرگ کی تشنگی کو کافی ہوتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ یہ حیوان نہین ہی **کوہ اندلس** تحفۃ الغرائب کا مصنف بیان کرتا ہی کہ اس پہاڑ مین دو چشمہ ہین ایک سے سرد اور دوسرے سے

گرم پانی نکلتا ہو اور ایک بالشت کا اِن دونون چشمون مین فاصلہ ہو گرم پانی اسقدر گرم ہو کہ گوشت اُسمین پختہ ہوجاتا ہو اور سرد پانی اسقدر سرد ہو کہ پینے کے ساتھی آدمی بیحال ہوجاتا ہو **کوہ بجنہ** اسکی چوٹی پر ایک تصویر خرگاہ کی سنگی ہو اور درمیان اُس خرگاہ کے ایک پانی کا چشمہ ہو اور پشت خرگاہ پر ایک روزن ہو کہ پانی چشمہ کا جوش مار کر اُس روزن سے پہاڑ آتا ہو اور وہان سے زمین پر گرتا ہو **کوہ برانس** یہ پہاڑ سرزمین اندلس پر ہو اس پہاڑ مین سرخ و زرد گندھک اور پارہ کی کان ہو اور تمام ملکون مین یہان سے جاتی ہو اور یہان زنجفر کی بھی کان ہو اور سوائے اِس پہاڑ کے اور کہین تمام دنیا مین زنجفر کی کان نہین ہو **کوہ تمیمد** صاحب تحفۃ الغرائب کا قول ہو کہ اِس پہاڑ پر جانے کی راہ نہایت تنگ ہو اور وہان ایک چشمہ پانی کا ہو اور ہوا وہان اِسقدر تیز ہو کہ آدمی کا وہان ٹھہرنا دشوار ہو **کوہ بے ستون** یہ پہاڑ حلوان اور ہمدان کے درمیان مین ہو اور نہایت اونچا ہو اور اوپر سے نیچے تک یکسان ہو اور پتھر اسکا بہت سخت ہو اور اسکی چوڑائی تین دن کی راہ ہو اِس پہاڑ کی حکایت عجم کی تاریخون مین اِسطرح لکھی ہو کہ کیخسرو کے عہد مین شیرین کے واسطے قصر بنایا گیا جو اب تک موجود ہو اسکا قصہ یہ ہو کہ شیرین کے واسطے غذا شیر کی تھی اور گلہ گوسفندون کا دور رہتا تھا وقت بوقت دودھ نہ پہونچتا تھا لاجرم یہ رائے ہوئی کہ چراگاہ سے قصر تک ایک نہر بنائی جاے اور اسی راہ سے دودھ پہونچا کرے پس اِس کام کے واسطے ایک مہندس چابک دست کو طلب کیا اور شیرین نے اُس سے فرمایا کہ اِس خدمت کو انصرام کرنا چاہیے اور وعدہ انعام کا بھی کیا اُس سنگ تراش کا نام فرہاد تھا اِس شخص نے شیرین کو دیکھ کر جان شیرین سے ہاتھ اُٹھایا اور اپنے جذبۂ عشق کے زور سے کوہ کنی کرکے جوے شیر روان کی جو وقت اِس خدمت کو سرانجام کر چکا شیرین نے موافق حوصلہ بادشاہی کے بہت سا زر و جواہر انعام فرمایا فرہاد نے وہ سب زر و مال لیکر شیرین پر سے نثار کر دیا اور آپ جنگلون مین پھرتا تھا آخر کو اسکے عشق کا شہرہ تمام عالم مین ہوا اور رفتہ رفتہ طشت از بام ہوکر یہ خبر بادشاہ کے کان مین پہونچی جسکا نام کسریٰ پرویز بن ہرمز بن نوشیروان تھا بادشاہ اِس ماجرہ کو سُنکر سخت متحیر ہوا اور وزیران نیک اندیش سے اِس مفسدہ کے دفعیہ کی تدبیر دریافت کی اور کہا کہ اِسکے قتل کرنے مین موجب مواخذہ محشر ہو اور مطلق العنانی اِسکی موجب ننگ و ہتک ہو

ایک مشیر خوش تدبیر نے عرض کی کہ اس شخص کو کوہ بے ستون کے کھودنے مین مصروف فرمائیے آخر کو اسی کام مین ناکام اسکی عمر کا انجام ہو جائیگا اگر نہ مرا اور سخت جانی سے زندہ رہا بڑھاپے کے زور سے جوانی کا شور و ور ہو جائیگا یہ ولولہ تعشق ٹھنڈا ہو جائیگا یہ رائے بادشاہ نے قبول فرماکر فرہاد کی حاضری کا حکم فرمایا لوگ اسکو لے آئے اُسوقت اول بادشاہ نے تکریم و تعظیم کی بعد اسکے انعام اور دولت بیشمار اسکو عطا کرنے لگا مگر اسکی نظرون مین کچھ قدر نہوئی تب کسریٰ نے فرمایا کہ ہمارے اثنائے راہ مین ایک پہاڑ بے ستون گذرگاہ کا سدراہ ہو گرا سکے درمیان مین راستہ فراخ ہمارے گذر کے موافق بنا دو تو ہم تمھارے احسان مند ہونگے اور ہم خوب جانتے ہین کہ یہ کام سوائے تمھارے اور کسی سے نہوگا فرہاد نے کہا بشرطیکہ حضور وعدہ فرماوین کہ اسکے صلہ مین شیرین کو مین تجھے دیڈالون گا اس جواب سے بادشاہ نہایت مکدر ہوا چاہا کہ اُسکے قتل کا اشارہ کرے مگر عقل نے سمجھایا کہ اگر اس پہاڑ کے برابر مٹی ہوتی تو بھی جدا نہو سکتی نہ کہ یہ اتنا بڑا پہاڑ سخت ہو اسکی زندگی مین تو ہرگز یہ کٹ نہ سکیگا یہ خیال کر کے حکم دیا کہ بہتر یہ شرط مجھے منظور ہی پس فرہاد نے کوہ کنی شروع کی اور ایک شاہراہ اسقدر چوڑی بنائی جسکے اندر سے بیس سوار بلا تکلف نکلا جاوین اور بلندی مین اسکو اسقدر رکھا تاکہ بادشاہی محلات سے بھی بلند کر دیا تمام روز تو سنگ کنی کرتا اور رات کو اسکے ٹکڑے علیحدہ لیجا کر جمع کرتا اور پارہ ہاے سنگ کی عجب عجب خوش قطع اور دلفریب صورتین بنا تا تھا اور یہ قاعدہ رکھتا تھا کہ جو لوگ اُن تصویرون کو لینا چاہتے تھے اُنسے یہ شرط کرتا تھا کہ جو سنگریزہ وغیرہ راستہ مین حائل ہین اُنکو علیحدہ پھینک دین تب اُن تصویرون کو ہاتھ لگا دین غرض کہ جم غفیر ہر روز آتا تھا اور بہ شوق تمام اسکی شرط کو پورا کر کے تصویرین لیجاتا تھا اکثر منارہ سنگین اور اونٹون کی عماریان فرہاد کی بنائی ہوئین مولف کی نگاہ سے بھی گذری ہین غرض کہ اسطرح پر کارروائی ہوتی رہی جب وہ وقت نزدیک آیا کہ فرہاد اپنے کام کو انجام کو پہونچاوے لوگون نے یہ ماجرا پرویز کے گوش گذار کیا اس اخبار سے شہریار کو رنج کمال ہوا اور اپنے اعیان دولت سے مصلحت جوئی کی لوگون نے کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کیجیے کہ بادشاہ کا ملال دفع ہو پس یہ صلاح ٹھہری کہ کسی شخص کو بے ستون پہاڑ پر فرہاد کے نزدیک بھیجیے اور وہ اپنے تئین منحوس ظاہر کرے اور فرہاد سے جھوٹی خبر شیرین کے فوت ہونے کی پہونچاوے آخر کو ایسا ہی ہوا کہ اس حادثہ دروغ مصلحت آمیز کے

سے فرہاد نے تیشہ سر پر مار لیا اور سنگ حسرت سینۂ آرزو پر رکھ کر عدم کو سدھارا اس شخص نے کوہ بے ستون مین ایک قصر بنایا تھا اور مقام صدر پر صورت شیرین اور اسکے پرستاران حرم کی بنائی تھی اور ایک طرف کو تصویر پرویز کی بنائی تھی کہ وہ گھوڑے پر سوار ہی اور شیرین کی تصویر بنانے مین تو اسقدر مبالغہ کیا تھا کہ ہر ہر دیوار اور دروازۂ قصر پر ہزارون تصویرین شیرین کی بنائی تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب یہ تصویر حرکت کیا چاہتی ہی اور منہ سے بولا چاہتی ہی تصویر یہ ہی

بعض بادشاہ اس ایوان مین تشریف لائے ہین اور زعفران سے صورت شیرین و پرویز کو رنگا رنگ بنایا ہی **کوہ منا** منا کے نزدیک ایک پہاڑ ہی جسکو لوگ مبارک سمجھتے ہین اور وجہ یہ ہی کہ حق تعالی نے ایک دنبہ واسطے حضرت اسمٰعیل کے اسی پہاڑ پر بھیجا تھا اور بطور تبرک لوگون نے اسکے سینگ کعبہ کے دروازہ پر آویزان کیے تھے **کوہ ثور اطحل** مکہ شریف کے قریب یہ مبارک پہاڑ ہی اور اسپر ایک غار ہی جسمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مع ابوبکر صدیق کے جسوقت کہ مکہ سے ہجرت فرمائی تھی بحکم خدا پوشیدہ ہوے تھے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اکثر لوگ اس غار کی زیارت کو آتے ہین **کوہ جشن ارم** یہ پہاڑ اجاسیر کے قریب ہی اسمین چراگاہ سرسبز ہی اور پہاڑ کی چوٹی پر مکان قوم عاد کے بنے ہوے ہین اور یہان اکثر پتھر کی تصویرین بنی ہوئی ہین

گزرنا نہ دراز گذر جانے کے باعث انکا حال کچھ معلوم نہین ہی کوہ **جودی** یہ پہاڑ بہت بلند ہی ابن عمر کے خبر یہ ہین شرقی رویہ واقع ہی اور یہان پر حضرت نوح کی کشتی کا لنگر ہوا تھا جیساکہ کلام ربانی ہی واستوت علی الجودی پس جسوقت حضرت نوح کشتی سے باہر آئے یہان پر ایک مسجد طیار کی جو کہ اب تک موجود ہی اور اُس مسجد پر عہد بنی عباس تک ناؤ کے تختے موجود تھے کوہ **جوشن** یہ پہاڑ حلب مین ہی اور اُسمین رانگہہ کی کان ہی اس پہاڑ سے بڑا فائدہ ہوتا تھا تا آنکہ بعد شہادت حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام کے اہل حرم کا اسپر گذر ہوا اور آپ کی زوجہ حاملہ تھین انھون نے اس پہاڑ کے رہنے والون سے پانی طلب کیا انھون نے برخلاف پانی دینے کے گالیان دین پس آپ نے بد دعا دی جسکی برکت سے وہ کان غائب ہو گئی اور اب تک جو کوئی وہان یہ عمل کرنا چاہے درست نہین ہوتا کوہ **حرث وحویرث** ارمینیہ مین دو پہاڑ ہین انسان کی مجال نہین کہ اُنپر چڑھ جاے کیونکہ یہ نہایت بلند ہین لکھا ہی کہ بادشاہان ارمینہ کا گورستان اسی جگہ پر ہی اور اُنکے خزانے بھی اسی مقام پر مدفون ہین اور بلیناس نے گنج پر ایسا طلسم بنایا ہی کہ کوئی شخص اُسپر قادر نہین ہو سکتا روایت ہی کہ ارمینہ مین رود اس ندی کے کنارے پر ہزار شہر آباد ہین حق تعالی نے موسی ابن عمران کو مبعوث کیا اور اُنکو یہان بھیجا مگر یہان کے باشندے اُنکے معتقد نہوے پس حق تعالی نے انھین دونون پہاڑون کو زمین طائف سے اُکھاڑ کر ارمینہ پر ڈھا دیا چنانچہ تمام ساکنان شہر انکے نیچے دب گئے کوہ **حرا** یہ پہاڑ مکہ شریف سے تین میل پر ہی اور اسمین ایک غار ہی جسمین اوّل اوّل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے خلوت کے تشریف لیجاتے تھے اور جبرئیل وحی لاتے تھے یہ بھی روایت ہی کہ حضرت مع اصحاب کبار کے اس پہاڑ پر جب چڑھے تب پہاڑ جنبش مین آیا اُسوقت حضرتؐ نے پہاڑ کو حکم دیا کہ اسکن یا حرا فما علیك الا نبی او صدیق او شهید فسکن یعنے ٹھہر جا اے پہاڑ کہ نہین ہی اوپر تیرے مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید پس پہاڑ ساکن ہو گیا کوہ **حیات** یہ پہاڑ ترکستان مین ہی اور قوم راجستان سے متعلق ہی کہتے ہین کہ اس پہاڑ مین سانپ کی کثرت ہی کوہ **دامغان** یہان ایک چشمہ ہی کہ بروقت گرپڑنے کسی نجاست کے اسقدر ہوا تند و مہیب چلتی ہی کہ لوگون کو خوف معلوم ہوتا ہی کوہ **دیاوند** یہ پہاڑ شہر ری کے نواح مین ہی بلندی مین گویا سر بفلک ہی مشعر بن مہلل نے کہا ہی کہ بارہ ۱۲ مہینے اس پہاڑ پر برف رہتی ہی اور اُسکا قول ہی

کہ مین خود اس پہاڑ پر گیا اور نہایت مشقت عائد حال ہوئی اور ہرگز خیال مین نہین آتا تھا
کہ وہان تک اور دوسرے فرد بشر کی رسائی ہوئی ہوگی وہان پر ایک چشمہ گندھک کا
مانند سنگپارہ کلان کے ہی جو وقت آفتاب پدیدار ہوتا ہی اُن ٹکڑون سے آگ نکلتی ہی اور
اسقدر پھیلتی ہی کہ پہاڑ کے نیچے جو کچھ ہوتا ہی وہ جل جاتا ہی اور اکثر عجب عجب طور کی
آندھیان اُٹھتی ہین اور اُنسے آوازین صادر ہوتی ہین کبھی گھوڑے اور کبھی گدھے کے مانند
اور کبھی آدمیون کی سی آوازین اُس آندھی مین پیدا ہوتی ہین مگر وہ آوازین سمجھ مین نہین آتی ہین
اور اُس چشمۂ گندھک سے ایسا دھوان اُٹھتا ہی کہ تمام کوہ تیرہ وتاریک ہو جاتا ہی اور عجائبات
مین سے ایک یہ بھی ہی کہ اِس پہاڑ کے رہنے والے جب مورچہ کو ذخیرہ کرتے ہوے
دیکھتے ہین تو قحط سالی کا شگون سمجھتے ہین اور جب بارش باران کی کثرت سے یہ لوگ تنگ کر
زیان اور نقصان اُٹھاتے ہین تو بکریون کا دودھ آگ پر جلاتے ہین اِس ٹوٹکہ سے پانی
برسنا بند ہو جاتا ہی صاحب تحفۃ الغرائب لکھتا ہی کہ یہ شگون مکرر امتحان مین راست نکلا ہی
اور اُسکا کلام ہی کہ جس سمت کو اِس پہاڑ کی چوٹی برف سے خالی ہو جاتی ہی تو علامت
اِس امر کی ہی کہ اِس سال اِس جانب درمیان خلق اللہ کے فتنۂ عظیم اور خونریزی واقع
ہوگی اور اِس پہاڑ کے نزدیک سرمہ کی کان ہی اور نیز جستہ اور پھٹکری کی معدنیات ہین محمد بن
ابراہیم فرابی لکھتا ہی کہ جب میرے والد نے یہ خبر پائی کہ کوہ دماوند کے سوراخ مین کبریت
سرخ کی کان ہی تب اُسنے ایک کفچہ آہنی لیکر اُس سوراخ کے اندر پہونچایا مگر ہنوز وہ کفچہ قریب
گوگرد کے نہ پہونچا تھا کہ گوگرد سرخ نے اُس کفچہ کو گلا دیا اہل دماوند کا قول ہی کہ ایک شخص
خراسانی یہان آیا اور اُسنے کفچہ ہاے آہنی مین کچھ دوا لگا کے اُس سوراخ مین ڈالا اور وہان سے
گوگرد سرخ نکالی اور اُس دوا کے اثر سے وہ آلہ آہنی محفوظ رہا اور علی ابن زرین نے لکھا ہی
کہ مجھے طبرستانیون نے کوہ دماوند کی خبر دی کہ یہ پہاڑ نہایت بلندی پر ہی اُسکی چوٹی سوفسرخ
سے دکھائی دیتی ہی اور اُسپر ابر کے مانند ایک ایسی چیز ہی جو گرمی اور سردی مین
دور نہین ہوتی اور پہاڑ کو چھپائے رہتی ہی اور اُسکی چوٹی سے ایک چشمہ جاری ہی کہ اُسکا پانی
زرد رنگ مثل گندھک کے ہی بعض سیاح جو اِس پہاڑ پر گئے ہین اُنکا قول ہی کہ پانچ شبانہ روز
مین اُسکی چوٹی پر پہونچتے ہین اور اُسکی چوٹی کو جو پیمائش کیا تو سو جریب کے موافق عرض تھی
باوجودیکہ دور سے مخروطی شکل دکھائی دیتی ہی اور ایک قسم کی ریگ اِس پہاڑ پر ہی کہ چلنے والون کی

پیر اُسمین دھس جاتے ہین اور اِس پہاڑ کے اوپر کسی حیوانات کے نشان قدم وغیرہ نہین پائے گئے اور نیز جملہ پرندہ اُس پہاڑ کی چوٹی تک نہین پہونچ سکتے اور موسم سرما اِس پہاڑ مین نہایت سخت ہوتا ہی اور اکثر تند تند ہوائین یہان پر چلا کرتی ہین اور شرطاقچہ اُس پہاڑ مین ہین جنسے گندھک کا دھوان نکلتا ہی اور ہر طاقچہ کے پاس کبریت زرد رنگ مانند تیھر کے منجمد دیکھا گیا ہی اور ہر ٹکڑا اُسکا رونق مین مانند روز روشن کے چمکتا ہوا ہوتا ہی اکثر اُن ٹکڑون کو لوگ اُٹھا بھی لاتے ہین کہتے ہین کہ اِس پہاڑ کی نواح کے پہاڑ وغیرہ اُسکے مقابلہ مین ٹیکڑون کے طور پر دکھلائی دیتے ہین اور اُس پہاڑ پر سے دریاے زرکہ بہت بڑا دریا ہی مانند نہر صغیر کے معلوم ہوتا ہی اور اِس دریا سے اُس پہاڑ تک بیس فرسخ کی مسافت ہی

کوہ ربوہ یہ پہاڑ دمشق یعنے شام سے ایک [illegible] پر واقع ہی بعض مفسرین کا کلام ہی کہ حق تعالیٰ نے جو اوینا ھا الی ربوۃ ذات قرار و معین فرمایا ہی یہی پہاڑ ہی غرض یہ پہاڑ بلند ہی اور اُسپر ایک بہت عمدہ مسجد ہی اور وہ مسجد درمیان باغ کے ہی جسکے ہر طرف سبزہ کھلا ہوا ہی اور آبشار پر بہار جاری ہین اور مسجد مین جھروکے معقول بنے ہین جنسے اُس بہارستان کی سیر بخوبی ہوسکتی ہی اور اِس پہاڑ کے نیچے ایک دریا جاری ہی اور حکما ایک نہر اِسی دریا سے بالاے کوہ لے گئے ہین کہ وہ نہر کوہ پر ہر طرف جاری ہی نہین معلوم کیا طلسم کیا ہی کہ اسفل سے پانی اوپر گیا اور اُسی مسجد مین ایک چھوٹا سا مکان ہی کہ تمام پتھر کا ہی اور ایک گول پتھر بمقدار صندوق کے اُسمین رکھا ہی اسمین طرح طرح کے رنگ ہین اور وہ پتھر بیچ سے بقدر ایک گز کے شق ہی لیکن دو ٹکڑے نہین ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی مار کو شق کرے لیکن [illegible] اہل دمشق اِس پہاڑ کے حق مین بہت کچھ کہتے ہین مگر واللہ اعلم بالصواب **کوہ رضوی** غرام الاصبع نے لکھا ہی کہ یہ پہاڑ مدینہ سے سات منزل پر ہی اِس پہاڑ سے خوشبو آتی ہی اور اکثر شعبہ اور سرسبزی ہی جنگل بھی بہت ہی دور سے بالکل سبز رنگ معلوم ہوتا ہی اِس پہاڑ مین درختون کی قطار اور جوبار کی روانی بکثرت ہی کیسا نیون کا قول ہی کہ اِس پہاڑ پر محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ مقیم ہین اور زندہ ہین اور شیر و پلنگ اُنکی نگہبانی کرتے ہین اور اُنکے پاس دو چشمے جاری ہین ایک پانی کا اور ایک شہد کا اور وہ اِس پہاڑ پر خدا کی طرف سے قید ہین اِس جرم پر کہ وہ عبدالملک بن مروان اور یزید بن معویہ کے پاس گئے تھے اور جب حضرت امام مہدی علیہ السلام خروج کرینگے اور دنیا کو پُر از عدل و داد فرمائینگے تب وہ بھی اِس قید سے نجات پائینگے سید حمیری کا بھی

یہی مذہب ہو اور اسی پہاڑ سے سنگ سس تمام شہرون مین لیجاتے ہین **کوہ رقیم** قرآن مین آیا ہو کہ ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم بعضون کے نزدیک رقیم اُس گاؤن کا نام ہی جسمین اصحاب کہف رہتے تھے اور کہتے ہین کہ یہ پہاڑ زمین روم مین درمیان عمودیہ اور تنقیہ کے واقع ہی عباد بن صامت سے نقل کرتے ہین کہ اُسنے کہا تھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجکو شاہ روم کے پاس بدین مراد بھیجا کہ اُسکو دین اسلام کی جانب رجوع کرون یا کہ جہاد کرون آخر جب ولایت روم مین پہونچا اسوقت ایک سرخ پہاڑ ظاہر ہوا جسکو لوگ کوہ اصحاب کہف اور رقیم کا بتلاتے تھے پس ایک دیر کے قریب ہم پہونچے اور وہان کے لوگون سے حال اصحاب کہف کا دریافت کیا اور اُنسے کہا کہ ہم اُنکو دیکھا چاہتے ہین اور بہت سا انعام اُنکو دیا پس اُنکے ہمراہ غار مین ہوکر ایک مکان مین پہونچے اور تیرہ ۱۳ آدمیون کو سوتا ہوا پایا اسطرح سے کہ سب کے سب چادرہاے پشمینہ خاک آمودہ سر سے پیر تک اوڑھے ہوے لیٹے تھے مگر یہ معلوم نہوا کہ وہ چادرین صوف کی تھین یا پشم کی یا ابریشم کی اتنا معلوم ہوا کہ پارچہ دیباج سے گندہ ہین اور اکثر وہ لوگ آدھی ساق تک موزہ اور موزہ پر جفت کفش پہنے ہوے تھے جنکی پوستین نہایت نرم اور ابریشمی تھی مین نے سب کے چہرون پر سے چادر ہٹا کے دیکھا تو چہرے بہت خوشرنگ مانند زندہ لوگون کے تھے بعضے بڈھے کسی قدر سفید بال کے تھے باقی جوان سیہ مو اور اُنکی وضع مسلمانون کے طور پر تھی جب شخص آخر پر مین پہونچا اور اُسکا چہرہ کھولا تو دیکھا کہ اُسکا منہ شمشیر سے زخمی ہی یہ معلوم ہوتا ہو کہ ابھی کسی نے اُسکو زخمی کیا ہو مین نے اُن لوگون سے اُنکا ماجرا دریافت کیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہر سال ایک عید کا دن ہوتا ہی اُس روز لوگ اِس اطراف کے جمع ہوکر اُن لاشون کو اُٹھا کر بجھاتے ہین اور اُنکے ہاتھ مُنھ دھلاتے ہین اور ناخون کاٹتے ہین اور سر کے بال کاٹتے ہین اور کپڑے نئے پہناتے ہین اور پھر بطور اول درست کرکے لٹا دیتے ہین کتابون مین ہمارے مذہب کے لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم سے پیشتر چار سو سال یہ لوگ پیغمبر ہوے تھے اور ایک ہی وقت آئے تھے اُسکے سوا اور کچھ معلوم نہین ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اصحاب رقیم سات شخص ہین ۔ مکسلینا ۔ یملیخا ۔ مرطونس ۔ بنونس ۔ دوانوس ۔ کفشطیطونس اور اُنکے کتے کا نام قطمیر اور اُنکے عہد کے بادشاہ کا نام دقیانوس تھا

کوہ زانک تحفۃ الغرائب والا لکھتا ہی کہ یہ پہاڑ ترکستان مین ہی اور وہان ایک گروہ قوم ازانک کا رہتا ہو اور اُنکے پاس نہ تو زراعت ہی نہ شیر وار چارپایہ اِس پہاڑ مین چاندی

سونے کا انبار ہی اکثر کبھی کبھی بکریون کے گلہ کی طرح ایک شی ظاہر ہوجاتی ہی کہ چھوٹی اور کچھ بڑی اگر کوئی چھوٹا گلہ اٹھاتا ہی تو وہ فائدہ مند ہوتا ہی اور اگر بڑا گلہ اٹھا لیا تو سب گھر والے اسکے ایک بعد دوسرے کے مرجاتے ہین جب تک کہ اسی جگہ نہ چھوڑ آئے الا مسافر کسی طرح کا گلہ اٹھائے اسکو ضرر نہین پہونچتا **کوہ زعوان** شہر فوس کے نزدیک سمت زمین مغرب مین ہی یہ پہاڑ آراستہ اور اسقدر بلند ہی کہ تین دن کی راہ سے دکھلائی دیتا ہی اہل افریقیہ سخت مزاج آدمی کے حق مین کہتے ہین کہ یہ شخص کوہ زعوان کی طرح دل سخت ہی اس پہاڑ مین بڑی آبادی اور بارش بکثرت ہوتی ہی اکثر میوہ کی افراط ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ پہاڑ کے دامن مین بارش ہوتی ہی اور پہاڑ کے اوپر کہین نشان نہین ملتا ہی پس نیچے والے کثرت باران کے شاکی ہین اور اوپر والے خشک سالی کے **کوہ ساوہ** اس پہاڑ کو مصنف نے دیکھا نہایت بلند اور ایوان کی وضع پر منقش ہی اور اس ایوان کی چھت پر چار پتھر مثل پستان ہائے عورتون کے رکھے ہین ان چار دن مین تین سے پانی ٹپکتا ہی اور چوتھا خشک ہی کہتے ہین کہ پوتھے پتھر کو کسی کافر نے چوم لیا ہی اسوجہ سے خشک ہی اور ان چار پتھرون کے نیچے ایک حوض ہی جہان یہ چکیدگی جمع ہوتی ہی **کوہ سیلان** زمین آذربائجان پر واقع ہی جو کہ مدینہ اردبیل کے قریب ہی کہتے ہین کہ تمام دنیا کے پہاڑون سے بلند ہی حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہی کہ جو شخص کہیگا فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتها وکذلک تخرجون حق تعالی اسکے نامہ اعمال مین اس شمار سے نیک نامیان درج فرمائیگا کہ جسقدر ذرات اور برگ کوہ سیلان مین ہوگا۔ لوگون نے حضرت سے دریافت کیا کہ سیلان کی کیا کیفیت ہی آپ نے فرمایا کہ اس پہاڑ پر بہشت کا چشمہ ہی اور نیز کسی پیغمبر خدا کی قبر ہی۔ ابو حامد اندلسی کا قول ہی کہ اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی جسکا پانی سردی سے بستہ ہی اور اس پہاڑ کے درمیان مین چشمہ گرم ہی اکثر بیمار یہان غسل کرکے تندرست ہو جاتے ہین اس پہاڑ کے نیچے ایک درخت عظیم ہی جسکے درمیان مین سبزہ بکثرت ہی مگر کسی جانور کی مجال نہین کہ اسکو کھاوے جو کوئی اس درخت کی سبزی کو کھائے فوراً مرجائے اور نیز اسی کا قول ہی کہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ گھوڑا اور دراز گوش اور گاؤ اور گوسفند وغیرہ اس درخت کے پاس جاتے ہین اور فریاد کرتے ہین یہان تک کہ اس درخت سے کنجشک بھی نفرت کرتے ہین اس پہاڑ کے قریب ایک گانون ہی

جہان کے قاضی مسمی ابی الفرج عبدالرحمن الاسدی تھے مین نے انسے سوال کیا کہ جانورون کی نفرت کا موجب کیا ہی اُنسے جواب دیا کہ یہ نفرت جانورون کی کچھ اِس درخت سے نہین ہی بلکہ چینیون نے اِس پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک ختن سے تبت تک باریک ایسا پل باندھا ہی کہ جو کوئی اُسپر گذر کرے اُسکی آواز سنگین ہو جاتی ہی اور وہ مرجاتا ہی اور اہل تبت نے اُسکا نام زہر کا پہاڑ رکھا ہی **کوہ شب** یعنے پتھر کی کا پہاڑ سرزمین مین مین ہی اِس پہاڑ کی چوٹی سے ایک طرح کے رنگ کا پانی جاری ہی جو ہر طرف سے زمین مین پہونچ کر جم جاتا ہی اور شب یمانی اُسی کا نام ہی **کوہ شام** اسحاق بن احمد ہمدانی کا قول ہی کہ یہ بڑا عظیم الشان پہاڑ صنعا کے نزدیک ایک روزہ راہ پر ہی اِس پہاڑ پر چلنا نہایت دشوار ہی اور سوا ایک راہ کے اور دوسری راہ نہین ہی اور اوپر اِس پہاڑ کے بڑے بڑے میدان ہین جنمین دیہات آباد ہین اور کھیتی ہوتی ہی اور انگور وخرما وغیرہ کا جنگل ہی اور وہان کا راستہ بجز دولتخانہ سلطانی کے اور طرف سے نہین ہی جسکی کنجی بادشاہ کے پاس رہتی ہی پس جسکو وہان سے اُترنا یا جانا منظور ہوتا ہی وہ بادشاہ سے اجازت حاصل کرتا ہی اور اِس پہاڑ سے اکثر مجاری آب ہین جہان سے پانی صفاوغیرہ دیگر ولایات مین پہونچتا ہی **کوہ شرف البغل** شام کے راستہ مین ہی اِس پہاڑ مین دو بڑے مکان ہین جہان بڑے بڑے تماشے ہین اور عجیب وغریب منقش صورتین ہین جو اُسکے دیکھنے کو جاتا ہی وہان سے آنے کو اُسکا دل نہین چاہتا ہی **کوہ شقان** شقان ایک موضع کا نام ہی بعض خراسانیون سے سُنا گیا کہ اِس پہاڑ مین ایک ایسا غار ہی کہ جہان کے جانے سے ہر طرح کا بیمار تندرست ہو جاتا ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ اُسی جگہ ایک اور پہاڑ ہی جو کوئی وہان جائے بے حس وحرکت ہو جائے اور بیس دو گز کا فاصلہ رہجاتا ہی تو یکبارگی ہوا کا ایسا جھونکا آتا ہی کہ آدمی گر جاتا ہی **کوہ شکران** تحفۃ الغرائب والے کا قول ہی کہ یہ پہاڑ شکران کی سرزمین پر واقع ہی لیکن یہ نہین معلوم کہ یہ شکران مین کی زمین ہی یا اندلس کی یہ پہاڑ نہایت اونچا ہی اور اُسپر بطور چراغدان کے ایک مکان بنایا ہی جہان تین رات ہر سال مین روشنی ہوتی ہی مگر انسان کی طاقت نہین کہ اُسپر چڑھ جاسے کیونکہ ہوا کے جھونکے سے چڑھنے والا نیچے گر پڑتا ہی اور وہ چراغ دن کو نہین دکھلائی دیتا ہی مگر ایک طاؤس کے طور پر کوئی چیز اُس چراغ کی جگہ پر دکھائی دیتی ہی اصل حقیقت کسی کی فہم مین نہین آتی ہی **کوہ شلیر** اندلس کی سرزمین پر ہی

اس پہاڑ پر گرمی اور جاڑہ ہر دو موسم مین کبھی برف کم نہین ہوتی ہی یہ پہاڑ اکثر شہر ہاے اندلس سے دکھائی دیتا ہی اور اسپر سردی کا موسم نہایت زور سے ہوتا ہی اور اکثر میوہ جات مانند سیب وانگور واخروٹ وپستہ وغیرہ کے یہان پر ہین **کوہ صور** مصنف تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ یہ پہاڑ کرمان کے ملک مین ہی اس پہاڑ کے سنگپارہ کو جو کوئی اٹھاکر توڑے تو اسکے اندر آدمی کی صورت بیٹھی ہوئی یا کھڑی ہوئی یا سوتی ہوئی نظر آتی ہی اس پتھر کو گھس کر اگر اسکا برادہ پانی مین چھوڑین تو جب وہ برادہ تہ کو جا لگے اس سے بھی آدمی کی صورت ظاہر ہوتی ہی **کوہ صفا و مروہ** یہ سرزمین مکہ معظمہ مین واقع ہی کہتے ہین کہ صفا اور مروہ ایک عورت و مرد کا نام ہی جنھون نے کعبہ مین زنا کاری کی تھی اور حق تعالی نے اسکے پاداش مین انکو پتھر کرڈالا پس انکا نام ہنوز بنا بر عبرت خلائق نامزد ہی حدیث مین آیا ہی کہ ان الدابۃ التی ھی من شرائط الساعۃ یخرج من الصفا یعنے وہ دابۃ الارض جسکا ظہور قیامت کی علامت ہی صفا سے باہر نکلے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے عصا کو کوہ صفا پر مار کر فرماتے تھے کہ بتحقیق دابۃ الارض میری آواز ضرب کو سنتا ہی **کوہ صلیقیہ** یہ پہاڑ منجملہ اسکے ہی جسکا ذکر ابو علی الحسن بن یحیی نے تاریخ عقلیہ مین لکھا ہی کہ یہ پہاڑ دریا کی جانب واقع ہی اور سہ روزہ مسافت کا دور رکھتا ہی اس پہاڑ پر اکثر اقسام کے درخت اور میوہ جات ہین اسکی چوٹی پر گوگرد کا معدن ہی جس سے آگ کا دھوان اٹھا کرتا ہی اور کبھی آگ بھی لگ جاتی ہی جس سے بعض اطراف جل جاتے ہین اور اسکا سوختہ مانند میل لوہے کے ہوجاتا ہی اور اس سرزمین پر پھر کوئی چیز نہین اگتی اور نہ کوئی حیوانات کی قسم سے اس سرزمین پر جاتا ہی اور یہ مقام ہنوز ظاہر ہی جسکو اکثر لوگ اخبات سے نامزد کرتے ہین اور اس پہاڑ کے اوپر برف وباران ہمیشہ برسا کرتا ہی اور کسی موسم مین بند نہین ہوتا ہی اکثر پرانے زمانے کے حکیم لوگ اس پہاڑ کے عجائبات اور آتش زدگی وغیرہ کے دیکھنے کو بغرض صلیقیہ مین آیا کیے ہین اور اس پہاڑ مین طلا کی بھی کان ہی روم والے اس پہاڑ کا نام کوہ زر بتاتے ہین **کوہ ضلع** یہ پہاڑ مکہ کی راہ مین ہی اور اسکے دو ضلع ہین ایک کو بنی مالک کہتے ہین اور یہ لوگ جنکی نسل مین مسلمان ہین اور دوسرے ضلع کا نام بنی شیصان ہی اور اسکے رہنے والے کافر جنی ہین ضلع بنی مالک کی سرزمین پر اکثر خلق خدا اترتی ہی اور اپنے چارپایون کو اسکی چراگاہ مین چھوڑتی ہی بخلاف اسکے بنی شیصان کے ضلع مین کوئی نہین اترتا اور نہ اپنے چارپایون کو چراتا ہی اور

اگر کوئی نادانستہ ایسا کرتا ہی تو اسکے جان و مال پر آفت آتی ہی اور وہان کے لوگون مین ان دونون ضلعون کا حال بہت مشہور ہی **کوہ طاق** طبرستان مین واقع ہی ابو الریحان خوارزمی کتاب آثار الباقیہ مین لکھا ہی کہ یہ پہاڑ گرم ہی اور اس پہاڑ مین ایک غار ہی کہ اسکی نسبت حضرت سلیمان علیہ السلام سے ہی اگر کوئی اس غار مین نجاست ڈال دیتا ہی تو پانی بکثرت برسنا شروع ہوتا ہی اور جب تک وہ نجاست وہان سے نکالی نہ جائے پانی برسنا موقوف نہین ہوتا **کوہ طاہرہ** مصنف تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ یہ پہاڑ سمرقند مین مصر مین ہی اور اسپر ایک کنیسہ ہی اور اسمین ایک حوض ہی جب پہاڑ سے آب شیرین جاری ہوتا ہی اس حوض مین گرتا ہی اور اس پانی کا نام طاہرہ ہی اور جب حوض لبریز ہو جاتا ہی ادھر ادھر پانی نکلتا ہی اگر اس حوض مین کوئی حائضہ یا جنب نہاوے تو پانی آنا موقوف ہو جاتا ہی جب تک کہ اسکا سب پانی باہر نکالا نہ جاوے **کوہ طبرستان** تحفۃ الغرائب کے مصنف نے اپنی کتاب مین درج کیا ہی کہ اس پہاڑ پر ایک قسم کی گھاس ہی جسکو جوزماش کہتے ہین اگر کوئی اسکو چنتے ہوئے کھائے تو قبض اختیار معنی آوے اور روتے ہوئے کھائے تو رونے کا زور ہو اسی طور پر جس حالت مین اسکا کھانے والا اول سے ہو اسی حالت کا زور ہو جاوے **کوہ طور زیتا** یہ پہاڑ سرزمین بیت المقدس مین واقع ہی یہ پہاڑ جاے برآمد حاجات خلق خدا ہی اکثر لوگ اسکی زیارت کرتے ہین کہتے ہین کہ اس پہاڑ مین ایک غار ہی جہان ستر پیغمبر جوک کے مارے بہشت نصیب ہوے ہین اور اس پہاڑ کے قریب ایک مسجد ہی جہان سے حضرت عیسی آسمان کو تشریف لے گئے تھے اور اس مسجد اور پہاڑ کے درمیان مین میدان ہی اور اس مسجد مین عمر ابن الخطاب کی نماز گاہ ہی **کوہ طور سینا** یہ پہاڑ شام اور مصر کی سرحد کے درمیان مین ہی لوگون نے کہا ہی کہ یہ پہاڑ مدین کے نزدیک واقع ہی حضرت موسی علیہ السلام جسوقت اس پہاڑ پر آئے تھے تو یہ پہاڑ پھٹا تھا اور حضرت اس ابر کے اندر جاکر حضرت حق سبحانہ تعالی سے متکلم ہوتے تھے اور یہ وہی پہاڑ ہی جسکے حق مین خداوند تعالی نے فرمایا ہی کہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا اور یہ پہاڑ مسکن صلحا ہی اور جو پہاڑ کہ مدین کے نزدیک ہی اسکا پتھر جب کوئی توڑتا ہی تو اسمین سے علق کے درخت کی صورت ظاہر ہوتی ہی **کوہ طور ہارون** یہ پہاڑ بیت المقدس مین ہی اور اسکا نام جبل طور ہارون اسوجہ سے ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بعد قتل کرنے گوسالہ پرستون کے

چاہا کہ حضرت حق تعالیٰ کی مناجات کو جاوین اُسوقت حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا
کہ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیے کیونکہ مجھے یہ خوف آتا ہی کہ مبادا بعد تشریف برمی آپ کے کوئی
تازہ حادثہ بنی اسرائیل پر نازل ہو اور اُسوقت آپ مجھپر خشم و غضب فرمائین پس حضرت موسیٰ نے
آپ کو ہمراہ لیا ہنوز راہ مین تھے کہ دو آدمی گورکن سے دوچار ہوے پس آپ نے کھڑے ہوکر
اُنسے استفسار کیا کہ یہ گور کسکے واسطے تیار کرتے ہوا نھون نے جواب دیا کہ اُس شخص کے
واسطے جو کہ شبیہ ترین خلق خدا ہی ساتھ اس مرد کے اور اشارہ حضرت ہارون کی جانب کیا
بعد ازان انھین دونون نے حضرت ہارون سے کہا کہ اُس گور مین اگر اندازہ کیجیے کہ آیا موافق ہی
یا نہین پس حضرت ہارون اپنے کپڑے حضرت موسیٰ کو دے کر قبر مین اُترے پس اُسی وقت
حضرت کی روح قبض کی گئی اور قبر بند ہوگئی پس حضرت موسیٰ گریان اور غمناک وہان سے
اپنی اسرائیل کی طرف آئے اور بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کے خون کا دعوی حضرت
موسیٰ پر کیا پس حضرت موسیٰ نے حق تعالیٰ سے دعا کی کہ میری برائہ پر کوئی دلیل ظاہر فرما
پس حق تعالیٰ نے اُس جماعت کو ایک تابوت مصفا اور روشن اس پہاڑ پر دکھلایا غائب
کر دیا اسوجہ سے اس پہاڑ کا نام طور ہارون ہوا **کوہ طیر** سرزمین مصر پر رود نیل کے
پورب طرف واقع ہی اور وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اس پہاڑ پر سال مین ایک مرتبہ ایک مرغ سفید
آیا کرتا ہی جسکو بوقیر کہتے ہین پس وہ اگر اس پہاڑ پر معتکف ہوتا ہی اور اس پہاڑ پر ایک
روزن ہی اسی راہ سے ہر ایک مرغ نکل کر دریاے نیل مین تیر کر اپنی راہ لیتا ہی
آخر کو ایک مرغ نہایت اضطراب سے اُس روزن مین پھڑک پھڑک کر مرجاتا ہی اور
پھر وہان سے سب مرغ فرار کر جاتے ہین ابو بکر موصلی کی روایت ہی کہ مجھسے اُس ملک کے
اکابرون نے بیان کیا کہ اگر اُس سال قحط ہونے کو ہوتا ہی تو سب جانور اُن روزنون مین
پھنس کر مرجاتے ہین اور اگر وہ سال میانہ ہوگا تو ایک جانور پھنس کر مرتا ہی اور اگر ارزانی کا
سال ہوتا ہی تو سب جانور بفراغت نکل جاتے ہین **کوہ عرج** یہ پہاڑ تمام دنیا مین عجائبات
سے ہی اور اسکے نام ہر جگہ پر طرح طرح کے ہین مکہ اور مدینہ مین اسکو عرج کہتے ہین اور
ولایت شام مین فلسطین اور اسکے پشت پر کوہ حکم ہی اور دمشق مین اسکے پشت پر کوہ
شبلیز ہی اور حلب اور حمص اور حما مین اسکے پشت پر کوہ لبنان ہی اور انطاکیہ
اور مصیصہ مین اسکو لگام کہتے ہین یہ پہاڑ ملاطیہ اور قالیقلا مین ہوتا ہوا دریاے خزر تک پہونچا ہی

اور وہان پر اسکا نام فق ہی۔ ابن الفضہ کا قول ہی کہ اس پہاڑ مین ستر زبان کے بولنے والے باد مین
کہ ہر ایک صاحب زبان دوسری کو بغیر ترجمہ کے نہین جان سکتا ہی **کوہ عروان** یہ پہاڑ طائف
مین ہی اور اسپر قبائل ہزیل رہتے ہین اور سوائے اس پہاڑ کے سرزمین حجاز مین کوئی معدن آب
نہین ہی اور باعث اعتدال ہوا ے طائف یہی پہاڑ ہی **کوہ عمایۃ البحرین** یہ پہاڑ مشہور ہی
ابن زیاد الکلابی کی تحریر ہی کہ اسکے تسمیہ کی وجہ یہ ہی کہ اس پہاڑ پر کوئی نہین جاتا اگر کوئی جاتا ہی تو
اندھا ہو جاتا ہی اس پہاڑ مین اکثر غار اور گڑھے اور سرداب ہین اس پہاڑ مین اکثر درندہ جانور اور
درخت بان کے کثرت سے ہین سکری کا قول ہی کہ قتال گلابی نے ایک شخص کو مار ڈالا اور قتل
قصاص سے اس پہاڑ پر دس برس تک چھپا رہا وہان اس سے ایک پلنگ سے دوستی ہوگئی
یہان تک کہ وہ پلنگ جو شکار کرتا تھا اسکو بھی اسمین سے کھلاتا تھا آخر کار بادشاہ نے اسکا
قصور معاف فرمایا اسوقت اسنے چاہا کہ اپنے لڑکے بالون مین جاوے مگر پلنگ مانع ہوتا تھا آخر
قتال نے پلنگ کی طرف سے خوفناک ہوکر تیر سے اسکو مار ڈالا **کوہ تویر و کسیر** یہ دونون پہاڑ
درمیان بصرہ اور عمان کے بڑے عظیم واقع ہین یہان پر جہاز جب آتا ہی اسکے ٹکرانے کا بڑا خوف ہوتا ہی
کوہ فرغانہ مصنف تحفۃ الغرائب کا قول ہی کہ سرزمین فرغانہ مین ایک پہاڑ ہی جہان ایک گھاس مردو
عورت کی صورت پر اگتی ہی ایک طرف سے مرد کی صورت نمایان ہی اور دوسری طرف سے
عورت کی حکما کے نزدیک اس گھاس کا کھانا نہی ہی حتی کہ کھاتے ہی ایسا باہ کا زور ہوتا ہی کہ آدمی سے
ضبط نہین ہوسکتا ہی اس نبات کا نام ہیروج بھی ہی جو اکثر سرزمین خراسان مین پیدا
ہوتی ہی **کوہ فیلوان** ابوالریحان خوارزمی کا قول ہی کہ مہرجان کے نزدیک ایک پہاڑ ہی جسکو فیلوان
کہتے ہین اور اسمین ایک غلد ہی کہ پہاڑ کی چوٹی پر سے پانی آکر اسمین جمع ہوتا ہی اور جب ہوا
سرد چلتی ہی تو وہ پانی جم کے مثل پتھر کے ہو جاتا ہی **کوہ قاسیون** سرزمین دمشق
مین یہ پہاڑ ہی اور اس پہاڑ پر ایک غار ہی جسکا نام مغارۂ ہابیل کرکے مشہور کرتے ہین اور علاوہ
دیگر بہت سے غارون کے ایک پتھر وہ ہی کہ جسپر قابیل نے ہابیل کو ٹپک کر مار ڈالا تھا اور
اسی پہاڑ پر ایک غار عوج نامے ہی علما کے نزدیک اس پہاڑ پر ایک ایسا غار ہی جہان گرسنگی کی شدت سے
چالیس پیغمبران حق راجان بحق تسلیم ہوے ہین **کوہ قاف** یہ پہاڑ کل دنیا پر محیط ہی
اور مفسرین یہ بھی اعتقاد رکھتے ہین کہ یہ پہاڑ سبز زمرد کا ہی جسکے عکس پڑنے سے آسمان سبز نظر آتا ہی
اور اس پہاڑ کے دوسری طرف اکثر خلق اللہ ہی مگر کوئی انکا حال نہین جانتا بعض مفسرین کا

کلام ہو کہ کوئی پہاڑ نہین ہو مگر ایک ایک رگ ان سب کو ہستان کی کوہ قاف مین ملتی ہو پس
جسوقت حق تعالیٰ کسی قوم پر قہر کرتا ہو تو اُس پہاڑ کے موکل کو حکم دیتا ہو اور وہ موکل اُس
پہاڑ کو متحرک کرتا ہو جسکے صدمہ سے وہان کی زمین پھٹ جاتی اور وہ قوم اُسمین سما جاتی ہو

کوہ قیقن یہ پہاڑ سرزمین ملان پر واقع ہو اور ایک شاخ اُسکی روم تک گئی ہو اور اس
پہاڑ مین ایک راہ ہو جسکے ذریعہ سے لشکر قوم خزر ایران مین داخل ہوتا تھا اور وہان پہونچکر
آذربائجان سے ہمدان و ہمدان تک لوٹتا تھا جسوقت کسریٰ یعنے نوشیروان ملک خزر کا مالک
ہوا اُسنے والی خزر کی لڑکی سے شادی کر کے بحیلہ و فریب اُس راہ کا انسداد فرمایا اور اسقدر
مستحکم مسدود کیا کہ اب کوئی حیلہ فسادین کا کارگر نہین ہو سکتا اور سات فرسخ تک یہ دیوار تیار ہی
اور اسمین ہر پانچ گز پر ایسے ایسے برج بنے ہین کہ ہر برج پر پچاس آدمی جمع ہو سکتے ہین
اور اس سات فرسخ کے فاصلہ پر سات شہر آباد کیے اور سات آہنی دروازے اس دیوار مین نصب کیے
اور ہر دروازہ پر سو سو محافظون کا پہرا قرار دیا بہ ازان نوشیروان اپنے تخت پر بیٹھا اور سجدہ شکر
درگاہ الٰہی مین ادا کیا کہ بیا ایسی دیوار کی اُسکے ہاتھ سے بنوائی اور ترکون کا شر جسکے سے دفع ہوا کوہ **قوقیہ**
نزدیک سرزمین کہ سکے ہی یہ پہاڑ نہایت بلند ہو جسکے چوٹی پر پہونچنا ممکن نہین اور اس پہاڑ مین
اکثر مغارت کی کان ہو کوہ قصیران قصیران ایک شہر ہی ملک شاہین اس پہاڑ پر شبہ مثل شبنم کے گرتا ہو
مگر چونکہ ظاہر ہو اور انسان جمع کر لیتے ہین اور دور نظر سے مجموعہ بارہ شہد کی مکھی ذخیرہ کرتی ہو اور موسم
زمستان کے واسطے رکھتی ہو کوہ **قمامیہ** یہ پہاڑ بڑا اونچا ہی اسکے رہنے والے بتوسرہ ہین کہتے ہین کہ جب
نصت شاعر کا گذر یہان ہوا تو ایک دوازدہ پیر سے ہو کر اُسنے پانی طلب کیا اُسوقت ایک عورت نے
کل کر دودھ یا پانی اُسکو ملا کر دیا اُسکی تعریف مین یہ نظم کہی شاعر نے اُسکا نام دریافت کیا اُسنے کہا کہ میرا نام ہند ہی
شاعر نے چند ابیات بزبان عرب تصنیف کر کے سنائے اور وہ مشہور ہوے بعد اُسکے اُس شاعر نے اُسکے ساتھ آپکی
شادی کی اور وہ اشعار یہ ہین ؎ احب فتا من قریب هند ولم اکن ؎ اقر بازاده الله بعدا ؎
ارنی فتا انظر الیه فانتی ؎ احب فتا انی رایت بها هند ؎ الا ان بالقیعان من بطن
ذی قنا ؎ لنا حاجة مالت الیه بلطفها **کوہ کافور** یہ پہاڑ سرزمین ہند پر واقع ہو نزدیک دریا کے یہان اکثر شہر
آباد ہین منجملہ اُنکے شہر قامرون ہی جہان کا عود قامرونی مشہور ہی اور ایک شہر تمارہی ہی جہان کا عود تمارہی معروف ہی
اور اسی پہاڑ کے نیچے کافور کے درخت اگتے ہین ترکیب یہ ہو کہ اس درخت کو چند جگہ سے چیر اش دیوین کافور عرق کے
طور پر جاری ہوگا پس اُسکو لے لیوے الا اس عمل کے بعد وہ درخت باطل ہو جائیگا **کوہ کحل** شہر بسطہ کے

نزدیک زمین اندلس پر سے اِس پہاڑ سے ایک قسم کا سُرمہ نکلتا ہی اول تاریخ سے شروع ہوتا ہی
اور روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہی نصف ماہ تک پھر کم ہونا شروع ہوتا ہی آخر ماہ تک **کوہ کرکس**
یہ پہاڑ ری اور قسم اور قاشان کی سرزمین پر واقع ہی اور اِس پہاڑ کے گرد جنگل محیط ہی اور اِسمین کرگس بہت ہین
اِسی سبب سے اِس پہاڑ کو کرگس کوہ کہتے ہین اِس پہاڑ کی راہ بہت دشوار گزار ہی اور اکثر جا پانی خطرناک
بھرا ہوا ہی اور اِس پہاڑ پر کوئی آباد نہین کیونکہ معمورات سے دور فاصلہ پر ہی **کوہ کرمان** بیابان کرمان
مین بہت سے پہاڑ اور بھی ہین اور کل پہاڑون کے پتھرون کی خاصیت یہ ہی کہ شل لکڑی کے
جلائے جاتے ہین گویا وہان کی لکڑیان یہی پتھر ہین **کوہ گلستان** طوس کے نزدیک سرزمین
خراسان پر ہی گلستان نام ایک موضع طوس کا ہی بعض خراسانی فقیہون کا قول ہی کہ اِس پہاڑ پر ایک عمارت
مانند ایوان کے ہی جسوقت کوئی اُدھر جاے اور دہلیز سے آگے بڑھے تو کچھ روشنی سی ظاہر ہوتی ہی اور وہان
ایک چشمہ ہی جہان سے پانی نکل کر مانند پتھر کے بستہ ہوجاتا ہی اور اِس ایوان مین ایک ایسا سوراخ ہی
جہان سے سخت زور شور سے ہوا نکلتی ہی جسکے صدمہ سے وہان پر داخل ہونا دشوار ہی **کوہ**
کوکبان یہ پہاڑ صفا کے نزدیک ہی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اِس پہاڑ پر دو قصر ہین کہ دونون کی بنیاد
جواہرات درخشندہ سے ہی اور رات کو اُنکی ضیا مانند دو ستارے کے روشن ہوتی ہی کہتے ہین کہ بنا اُنکی
کسی جن نے کی تھی اور وہان پر پہونچنا ممکن نہین ہی **کوہ ارخان** سرزمین طبرستان مین ہی اُسکی
ایک طرف سے پانی ریزش کرتا ہی اور ہر قطرہ اُسکا مثمن یا مسدس طور پر تھہر ہوجاتا ہی لوگ اُسکو
حاصل کرتے ہین اور زہرہ بناتے ہین **کوہ لبنان** شام کی زمین مین ہی اِس پہاڑ پر کل
قسم کی میوہ اور کھیتیان خودرو ہین اور یہان ابدال لوگ رہتے ہین اور گدھے کھود کھود کر مسکن
بناتے ہین بدین وجہ کہ اِس پہاڑ پر قوت حلال حاصل ہوتا ہی اور اِس پہاڑ کے نیچے ایک عجائب سیب ہی
جو کہ بروقت لیجانے کے بو نہین دیتا مگر جب برف کے دریا مین پہونچا اُسوقت خوشبو اُسکی پھیلتی ہی **کوہ مدیجہ**
نزدیک صفا کے ہی اصطخری کا قول ہی کہ اِس پہاڑ کی بلندی بیس فرسخ کی ہی اور یہان پر اکثر
مزارع اور آبادیان اور چشمہ زار ہین اور اِس پہاڑ پر جانے کی بجز ایک راہ کے دوسری نہین ہی
کوہ مقناطیس جبلی کا قول ہی کہ یہ پہاڑ دریاے قلزم کے پہاڑون سے
ملحق ہی اِس پہاڑ پر مقناطیس پایا جاتا ہی بالفعل وہان پانی آگیا ہی اِس جہت سے
یہان پر نجوف مقناطیس کے ناؤن مین میخ آہنی نہین لگاتے ہین **کوہ مقطم** سرزمین مصر
مین ہی اور قرافہ ہوتے ہوے بلاد حبشہ سے نکل کر دریاے نیل تک پہونچا ہی اور ہر جگہ پر اُسکا نام علیحدہ ہی

اِس پہاڑ پر اکثر مسجد اور خانقاہ تعمیر ہین اِس پہاڑ پر کسی قسم کی زراعت نہین ہوتی کیونکہ یہان پانی کا اثر نہین ہی سوائے ایک چشمہ کو چک کے جو ایک معبد نصاریٰ کے پاس ہی اور اِسکے راہب کا نام پیر صعید ہی اور مقوس نے عمرو بن العاص سے سوال کیا کہ ستر ہزار اشرفی کے عوض مین اِس پہاڑ کو مین مول لیتا ہون اگر آپ میرے ہاتھ بیچیے عمرو بن العاص نے متعجب ہوکر اِس حال کی عرضی عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین بھیجی وہان سے جواب صادر ہوا کہ اُس سے دریافت کرو کہ کس واسطے ستر ہزار اشرفی زر سرخ کی دیتا ہی کیونکہ اِس سرزمین مین نہ چشمہ ہی نہ زراعت گاہ پس عمرو نے سائل سے یہ امر دریافت کیا اسوقت اُسنے جواب دیا کہ اِس نظر سے مستدیر سکہ طلائی دیتا ہون کہ مین نے اکثر کتابون مین دیکھا ہی کہ یہ پہاڑ بہشت ہی اِس جواب کو عمرو بن العاص نے حضرت کی خدمت مین لکھ بھیجا حضرت نے در جواب تحریر فرمایا کہ درحقیقت بہشت مومنون کے واسطے ہی پس جو لوگ وہان اوّل سے دفن ہین وہ سب مومن تھے بعض حکما اور علما متفق ہین کہ یہ زمرد کا پہاڑ ہی اور مقوس کا خریدار ہونا صرف اپنے مقبرہ کے واسطے تھا **کوہ مورخان** یہ پہاڑ فارس مین ہی یہان ایک غار ہی جسکی چھت سے پانی ٹپکتا ہی اور یہ بھی لوگ کہتے ہین کہ اِس پہاڑ مین ایک ایسا طلسم ہی کہ ایک سے لیکر ہزار تک آدمی کو جو اُسطرف جاوین اُسکا پانی کافی ہو **کوہ نار** اِس قسم کے پہاڑ بکثرت ہین مگر منجملہ اِسکے ایک پہاڑ ترکستان مین ہی جسمین ایک غار گھر کے مانند ہی اگر کوئی جانور اُس غار مین جاوے تو فوراً فوت ہو اور از انجملہ کوہ گلستان ہی جسمین ایک ایسی جگہ ہی کہ جو کوئی طائر اُسکے مقابلہ پر پرواز کرے تو فوراً گر کر مر جاوے اِسی نظر سے اِس کوہستان کے گرد و نواح مین اکثر طائر مردہ پڑے ہوے نظر آتے ہین **دماوند** کے تردیک ایک پہاڑ ہی جہان سے آگ کا شعلہ رات دن بلند رہتا ہی باقی بیان اِسکا پیشتر ہو چکا ہی **کوہ نہاوند** ابن الفقیہ کا قول ہی کہ اِس پہاڑ مین دو طلسم ہین ایک کی صورت مچھلی کے طور پر ہی اور ایک گاؤ کی شکل پر اور یہ دونون صورتین برف کی بنی ہوئی ہین جو گرمی سردی کسی موسم مین گداختہ نہین ہوتین کہتے ہین کہ اِس طلسم کو اِسواسطے بنایا ہی تاکہ چشمہ کا پانی کم نہو اور اِس چشمہ کا پانی دو طرف جاتا ہی یعنے نہاوند اور دینور مین **کوہ ہرمز** مصنف تحفۃ الغرائب کا قول ہی کہ سرزمین طبرستان مین جو پہاڑ ہی اُسکا نام ہرمز ہی اِس پہاڑ سے پانی گرتا ہی عجائب یہ ہی کہ جسوقت کوئی انسان فریاد کرے پانی کا گرنا بند ہو جاتا ہی پھر جب وہی شخص دوسری آواز کرے تب جاری ہو **کوہ ہند** اُسی مصنف کا قول ہی کہ سرزمین ہند مین ایک پہاڑ ہی جسپر دو صورتین

شیر کی بنی ہوئی ہین جنکے دہن سے پانی کی ریزش ہوتی ہی اور ان دونون صورتون کے دہانہ پر
ایک ایک گانون آباد تھے جنکے باہمدگر مخالفت تھی اور آپس کی لڑائی مین ایک شیر کے دہانہ پر
ضرب پہونچی اور وہ ٹوٹ گیا بعد ازان ہر چند اسکا ٹکڑا ملاکر درست کیا مگر وہ درست نہوا اس سبب سے
اُس شیر کے دہن سے پانی کی ریزش بند ہوگئی جسکے طفیل سے ایک طرف کی آبادی ویران ہوگئی بعض
لوگ کہتے ہین کہ لڑائی کی وجہ سے اسکا منھ نہین ٹوٹا بلکہ اسواسطے توڑا تھا کہ پانی زیادہ ہوگا مگر معاملہ
بالعکس ہوگیا کہ اتنا بھی نہ رہا **کوہ واسط** مدینہ کے قریب اندلس کی زمین پر ہی اور اسکے غار مین ایک
شگاف ہی اور ایک تیر آہنی معلق ہی جسپر لوگ آنکھین ملتے ہین مگر اسکو نکال نہین سکتے ہین اور
جب کوئی نکالنے کا قصد کرتا ہی تو وہ شگاف مین غائب ہوجاتا ہی پھر اپنی حالت پر آجاتا ہی اکثر
لوگون نے بڑی بڑی تدبیرین کین کہ تیر کو نکالین مگر کچھ نہوا **کوہ وقان** یہ بڑا پہاڑ ہی اسپر
اکثر چشمہ آب شیرین کے ہین اور یہان پر درخت حرم ہی جو کہین نہین ہوتا مگر مرضی خدا جس جگہ پر ہو
اور اس درخت کے پتے مشابہ چادر کے ہوتے ہین اور جڑ اسکی مانند درخت کھجور کے ہوتی ہی
اور اس پہاڑ پر آبادی بھی ہی اور رہنے والے اس پہاڑ کے بنی اوس کہلاتے ہین **کوہ وشل**
سرزمین تہامہ مین عظیم الشان پہاڑ ہی کل دنیا کے پہاڑون مین اس پہاڑ کی آب وہوا نہایت
خوشگوار ہی **کوہ یسوم** مکہ کے قریب بلاد ذہیل سے ہی اسپر کوئی انسان نہین جاسکتا
بندرون کی کثرت ہی اور سراۃ کے پہاڑون پر جو لوگ نیشکر کی زراعت کرتے ہین اسکو بھی
یہ آنکر ویران کرتے ہین اور بیچارے کاشتکار لوگ بے قابو ہین دفع کرنا انکا نہین جانتے ہین
کیونکہ انکا مسکن دور ودراز ہی اور وہان کوئی جانہین سکتا **کوہ ملہ یشیم** شہر قزوین کے نزدیک ہی
اسکی آبادیون مین سے ایک موضع ومل نام ہی مصنف عجائب المخلوقات لکھتا ہی کہ ایک شخص نے
جو اس پہاڑ پر گیا تھا مجھسے ظاہر کیا کہ اُس پہاڑ پر سنگی آدمیون کی صورتین ہین بکثرت ہین جنکو
حق تعالی نے اپنے غضب سے پتھر بناڈالا ہی منجملہ ان سب صورتون کے ایک چرواہیکی
تصویر ہی جو اپنی لکڑی ٹیکے ہوے بکریون کو چرا رہا ہی اور ایک چرواہا اپنی مادہ گاؤ کا دودھ
دوہتا ہی **فصل در تولد انہار** جسوقت کہ برف وباران پہاڑون پر گرتا ہی اور
اُنکی بلندی سے نیچے کی طرف رجوع لاتا ہی تو ہر ایک غار سے نکل کر کوسون جنگل مین پھیل
جاتا ہی اور اکثر جگہ غارون مین پانی بھرا رہتا ہی جسکو عربی مین اوشال کہتے ہین
پس جب کہ اُن پہاڑون مین راستہ نکلنے پانی کا تنگ ہوا تو دہانہ کشادہ کرکے ندی کی صورت

ہو جاتی ہی اور وہ پانی جا بجا انھین گڑھون مین ٹھہر جاتا ہی اور ہمیشہ اُنکا جاری ہونا پہاڑون کے نیچے کی طرف ہوتا ہی اور کبھی بند نہین ہوتا کیونکہ ہمیشہ برف و بارش سے اُنکو مدد ملی جاتی ہی البتہ جب یہ مدد قطع ہوتی ہی قحط سالی مین تو وہ جاری ہونا بھی مسدود ہو جاتا ہی بطلیموس حکیم جسنے کتاب جغرافیہ مسمی بہ کتاب السمار والعالم لکھی ہی لکھتا ہی کہ اس ربع مسکون مین تخمیناً دو سو چالیس نہرین طول طویل ہین انمین سے بعض نہرین ایسی ہین جنکا طول پچاس فرسخ سے لیکر ہزار فرسخ تک ہی اور بعض ایسی ہین جو شرق سے مغرب تک جاری ہین اور مغرب سے مشرق تک اور بعض دکن سے اترا اور اترسے دکن تک ابتدا مین یہ سب ندیان پہاڑون سے نکلتی ہین اور انتہا مین دریا سے ملتی ہین یا کہ کسی ریگستان یا کوہستان کے نیچے غائب ہو جاتی ہین اور انکے کنارون پر بڑے بڑے شہر اور بستیان آباد ہین اور اُن نہرون کا پانی خلائق اپنی زراعت اور باغستان مین صرف کرتے ہین اور باقیماندہ انکا دریاے شور مین جا گرتا ہی وہان جاکر یہ پانی لطیف اور رقیق ہو کر ہوا مین صعود کرتا ہی اور بخارات اُسکے مجتمع ہو کر ابر و باد بنجاتے ہین اور پھر مترشح ہوتے ہین اور پھر وہی ترشح پہاڑون پر برف و باران کے آثار پیدا کرتا ہی غرضکہ یہی رنگ ہمیشہ سے چلا آتا ہی فی الحال تھوڑا سا بیان بعض ندیون اور اُنکے خواص عجائبات کا کرتا ہون **نہر آتل** یہ بڑی نہر سرزمین خزر مین نزدیک دجلہ کے واقع ہی روس و بلغار سے ہوتی ہوئی دریاے خزر مین جا ملی ہی کہتے ہین کہ اس نہر سے کچھ اوپر شاخین نکلی ہین مگر اسکی گہرائی اپنی اصلی حالت مین رہکر دریاے ملجاتی ہی اسکے عجائبات مین یہ بیان ہی کہ اسکا پانی باوجودیکہ دریا مین ملجاتا ہی مگر دو روز کی راہ تک اپنا رنگ علیحدہ ظاہر رکھتا ہی اور موسم زمستان مین اسکا پانی کثرت خوشگواری اور شیرینی سے بستہ ہو جاتا ہی اس دریا مین اسقدر عجائب جانور ہین جنکا بیان ممکن نہین ہی احمد بن فضلان کو جو مقتدر باللہ نے بادشاہ بلغار کے پاس بطریق رسالت بھیجا تھا اسکا بیان ہی کہ مین نے پیشتر یہ سُنا تھا کہ والی بلغار کے پاس ایک بڑا قوی الجثہ انسان ہی پس اسکے دیکھنے کے واسطے مین نے سوال کیا بادشاہ مذکور نے بیان کیا کہ وہ شخص ہماری ولایت کا نہین ہی لیکن اُس شخص کی یہ کیفیت ہی کہ ایک روز دریاے آتل کی طغیانی ہوئی لوگون نے خبر پہونچائی کہ ایک شخص نہایت طویل القامت اور قوی ہیکل دریا پر نظر آتا ہی اس خبر کو سُنکر ہم بھی اسکے دیکھنے کو سوار ہوے ناگاہ ایسا ایک شخص نظر آیا جو طول مین بارہ گز تھا اور جسکا سر ایک بڑی دیگ کا موم تھا اور ناک اسکی ایک بالشت کی اور آنکھین بڑی بڑی اور ہر ایک انگلی ایک ایک بالشت کی تھی

پس ہمنے اُسکے مقابل ہوکر گفتگو شروع کی مگر وہ متوجہ نہوتا تھا آخر مین اُسکو اپنے ہمراہ لایا اور درمیان میرے اور اُسکے ملک کے تین مہینے کی راہ کا فاصلہ تھا مین نے لوگون سے دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ یہ شخص یاجوج وماجوج کے گزدہ مین سے ہی اور یہ فرقہ ہم لوگون سے تین مہینے کی راہ پر ہی اور درمیان مین ایک دریا حائل ہی اور یہ قوم مانند جانورون کے برہنہ رہتی ہی اور مچھلی کھاتی ہی حق تعالیٰ کی حکمت ہی کہ ہر روز دریا سے مچھلیان نکلتی ہین اور یہ لوگ اُنکو بقدر اپنے اور اپنے عیال واطفال کی خورش کے لیجاتے ہین اگر زیادہ حرص کرین تو اُسکے خورندہ کو دردشکم لاحق ہو پس بادشاہ بلغار نے کہا کہ ایک مدت تک وہ شخص ہمارے پاس رہا آخر کو اُسکے حلق مین ایسا عارضہ ہوا کہ وہ مرگیا اور اُسکی ہڈیان وغیرہ ایک سخت ہیبت ناک ہوگئین **نہر آذربیجان** ابوالقاسم جبانی نے لکھا ہی کہ یہ نہر وہ ہی جسکا پانی جاری ہوکر پتھر ہوجاتا ہی اور تحفۃ الغرائب کے مصنف نے لکھا ہی کہ آذربیجان ایک نہر ہی جسکا پانی سخت پتھر کی طرح پر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہی **نہر آثرہ** عذری کا قول ہی کہ نہر آثرہ ایسی سرزمین پر جاری ہی جسکا نام قوت اثیر وہی ہی اور دریاے شام سے نکل کر طرطوس کے گرد نواح مین آکر گرتی ہی اسکے طول کو دو سو دس ۲۱۰ میل لکھا ہی اور اس دریا مین ایک عجب قسم کی بیخار مچھلی ہی جسکا نام برخنہ ہی اور سوائے اس دریا کے اور کسی جگہ پیدا نہین ہوتی ہی **نہر الایلہ** واقع بصرہ چار کوس کی چوڑی اور اُسکے کنارون پر اکثر بڑی بڑی عمارات اور درخت اور شگوفہ زار ہین خصوص لیمو وغیرہ میوہ جات بکثرت ہین کہتے ہین کہ بہشت کی نہرین دنیا مین چار ہین ایک نہر ایلہ بصرہ دوسری نہر شعب بوان جو زمین فارس مین ہی تیسری نہر غوطہ جو دمشق مین ہی چوتھی نہر صغد جو سرزمین سمرقند مین جاری ہی اور ان چارون کو ایک دوسرے پر فضیلت دینا ممکن نہین ہر ایک اپنی اپنی لطافت مین یکتا ہی **نہر اسفار** مصنف تحفۃ الغرائب کا قول ہی کہ سرزمین اسفار مین ایک ایسی نہر ہی جو ایک برس جاری ہوکر آٹھ برس تک منقطع ہوجاتی ہی اور نوین برس پھر جاری ہوتی ہی **نہر آنہ** سرزمین اندلس مین ہی اسکا مخرج موضع فتح مین ہی بعد ازان زمین مین ایسی ناپدید ہوتی ہی کہ اسکا سراغ نہین ملتا پھر قلعہ ریاح کے نزدیک جسکو آنہ کہتے ہین ظاہر ہوتی ہی اور پھر اسی طور پر گم ہوکر ظاہر ہوتی ہی اسی طور پر اکثر جگہ ظاہر اور پوشیدہ ہوکر بارہ اور طلیطوس تک اُسکا نشان ملتا جاتا ہی اور پھر دریاے محیط مین جاکر گرتی ہی طول اسکا تین سو میل ہی **نہر جیحون**

اصطخری نے کہا ہی کہ اس نہر کی گہرائی اسکی روانی سے معلوم ہو جاتی ہی یہ نہر حدود بدخشان سے نکلتی ہی اکثر اور ندیان اس نہر مین نواح کوہ وحش مین ملجاتی ہین پس نیان پر ایک بڑی عظیم الشان نہر ہو جاتی ہی اور وہان سے نہر ہاے صغلان مین گذر کر نہر بدخشان مین آتی ہی جو ترکستان سے نکلی ہی اور پہاڑون سے گذر کر خوارزم مین آگر گرتی ہی اور کہین کے باشندون کو اس نہر سے نفع نہین ملتا ہی سواے اہل خوارزم کے کیونکہ یہان اسکا پانی مستقل ہوتا ہی اور چھ دن کی راہ تک خوارزم کی سرحد مین پھیلتی ہی اور زمستان مین جیحون کا پانی بند ہوتا ہی اگر چارے کی شدت ہوئی تو اسکا پانی سخت پتھر ہو جاتا ہی بحد سے کہ اسپر سے گاڑی اور چھکڑہ کی گذرگاہ ہو جاتی ہی مگر دبازت اس یخ بستہ کی پانچ بالشت کی ہوتی ہی اور نیچے پانی بھرا رہتا ہی اہل خوارزم اکثر اسمین مثل کنوین کے کھود کر پانی نکالکر پیتے ہین اور گدھون پر لاد کر شہر مین لیجاتے ہین جسوقت کہ بستہ ہو جاتی ہی ہرگز یہ تمیز نہین ہوتی ہی کہ آیا یہ زمین ہی یا دریا غبار بھی اسپر اڑا کرتا ہی اور یہ نقشہ دو مہینے تک برابر رہا کرتا ہی پس جب سردی کم ہو جاتی ہی یخ پگھلنا شروع ہوتی ہی اور اکثر لوگ اسپر چلنے مین دھوکا کھاتے ہین کیونکہ وہ یخ ٹوٹ جاتی ہی اور وہ لوگ مع بار برداری وغیرہ غرق ہو جاتے ہین اسی سبب سے اس نہر کا نام قتال وہان مشہور ہی **نہر حصن مہدی** تحفۃ الغرائب والا لکھتا ہی کہ یہ نہر درمیان بصرہ اور اہواز کے ہی بعض ایام مین یہ نہر مانند منار کے بلند ہوتی ہی اور اسوقت اسمین سے طبل اور بوق کے مانند آواز ہوا کرتی ہی **نہر خرتیخ** ترکستان مین ہی اس نہر مین سانپون کی کثرت ہی ان موذیون کی ایسی کچھ تاثیر ہی کہ جو کوئی انکو دیکھے بیہوش ہو جاے **نہر دجلہ** بغداد مین ہی اور یہ نہر اس پہاڑ کے نزدیک ہی جو کہ حصن مشہور ہی اس حصن کا نام حصن ذوالقرنین ہی اس نہر کا پانی دیگر کوہستان کے دریاؤن سے مل کر جاری ہوتا ہی اور وہان سے یہ نہر بگرد یہ پہاڑ سے ہوتی ہوئی میافارقین سے نکل کر حصار کیفا مین پہونچتی ہی وہان سے جزیرہ ابن عمرو سے گذر کر نہر موصل مین ملتی ہی وہان سے تکریب مین مل کر بغداد مین جاگرتی ہی وہان سے واسط اور بصرہ اور عباد ہو کر دریاے فارس مین گرتی ہی اور جب واسط سے جدا ہوتی ہی تو سات نہرین ہو جاتی ہین انکے نام یہ ہین - نہر ساکی نہر عراق - نہر دقلہ - نہر ہرقوی - نہر ہمامیہ - نہر جعفر - نہر میسان - بعد ازان یہ ساتون شاخین

ایک ہوکر نہر فرات سے مضاعف ہوتی ہین اور موضع مطارا کے قریب اسکا پاٹ بڑا لمبا چوڑا ہوجاتا ہی۔ یہ موضع بصرہ اور دجلہ کے مابین مین یک روزہ مسافت پر واقع ہی دجلہ کا پانی شیرین خوشگوار اور سبک ہی گرما کے موسم مین اسکا پانی واسطہ اور بصرہ مین استعمال کیا جاتا ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہی کہ حق تعالیٰ عرشانہ نے حضرت دانیال پر وحی بھیجی تھی کہ اپنے بندون کے واسطے دو نہرین جاری کرتا ہون اور ان دونون نہرون کو دریا سے ملتہی کرتا ہون پس حکم کیا خدا نے زمین کو کہ مطیع ہو دانیال علیہ السلام کی پس حضرت دانیال نے ایک لکڑی ہاتھ مین لیکر زمین پر خط کھینچنا شروع کیا اور پانی جاری ہونے لگا اور جہان زمین بیوہ عورت یا یتیم کی ہوتی تھی اُس زمین پر زیادہ پانی جاری ہوتا تھا تانکو نفع زیادہ پہونچے۔ قاضی علی بن محمد الیسوخی نے لکھا ہی کہ فرات سے دجلہ کی نہر دونی ہی اور اسکے مغرب رویہ فرات جاری ہی اور اس نہر کی زمین کا عکس پانی پر سے معلوم ہوتا ہی

نہر الذہب یہ نہر سرزمین شام مین واقع ہی اہل حلب کا کلام ہی کہ یہ نہر وادی بطنان مین ہی لکھا ہی کہ اس نہر کا پانی ذرا بیکار نہین جاتا ہی اور اسقدر عزیز الوجود ہی کہ اول تل کے بکتا ہی اور جب کم ہوجاتا ہی تو ناپ کر بکتا ہی اور اول درجہ کپاس کے واسطے مفید ہی اور دوم درجہ درختون کو اور اس نہر کا پانی دو فرسخ تک ایک ریگستان مین جاکر نمک ہوجاتا ہی اکثر شام کے گرد ونواح مین خرچ ہوتا ہی **نہر الزریق** یہ نہر ہمیشہ جاری رہتی اور اکثر باغستان وغیرہ کو سیراب کرتی ہی جس زمانہ مین کہ درمیان اہل اسلام اور فارسیون کے لڑائی واقع ہوئی تھی اور اس معرکہ مین یزدجرد مارا گیا تھا اسوقت مین اُس نہر زریق نے بہت کچھ مدد لشکر اسلام کو دی تھی یعنے جسوقت لشکر عجم مفرور ہوا تو یہ دریا حائل تھا پس اکثر لوگ انکے اسمین ڈوب کر مرگئے اور کچھ اہل اسلام کی قید مین آگئے

نہر الراس واقع آذربائیجان مین نہایت تند وتیز ہی اسکے اطراف مین کنکریلی اور پتھریلی زمین واقع ہی اور دریا کی تہ مین پتھرون کا مخزن ہی اُدھر ناؤ نہین جاسکتی اکثر پتھر یہان پر ایسے ہین جنکا توڑنا ممکن نہین ہی اکثر حکما کا اعتقاد ہی کہ جو شخص برہنہ پا اس نہر سے گذرا اسکے پاؤن کی یہ تاثیر ہوجاتی ہی کہ جو عورت دردزہ مین گرفتار ہو اگر وہ شخص اپنے تلوے اُس عورت کی پیٹھ پر رکھ دے تو فوراً وضع حمل ہوجاوے کہتے ہین کہ ہرچند یہ نہر کثرت پتھریلی ہی مگر کسی کو غرق نہین کرتی ہی اکثر حیوانات اسمین ڈوب کر خلاص ہوجاتے ہین

عجائب تر یہ ہی کہ وسیم بن ابراہیم حاکم آذر بایجان کہتا ہی کہ ایک مرتبہ مین اس دریا کے
پُل پر مع لشکر پہونچا اُسوقت مین نے دیکھا کہ ایک عورت اک لڑکے کو اپنے کندھے پر ڈالے ہوے
جاتی ہی ناگاہ ہماری باربرداری کا اونٹ جو اُدھر سے نکلا تو اُس عورت کے دھکا لگا جسکے
صدمہ سے وہ تو پُل پر گر پڑی اور بچہ دریا مین جا گرا اور غوطہ کھا کے اُبھر آیا اور اُس دریا کے
ذخار اور اُسکے سنگسار سے اُسکو کسی طرح کا صدمہ نہین پہونچا یہ عجیب معرکہ دیکھنے مین آیا
کہ دریا کے تموج نے لڑکے کو خشکی پر پہونچا دیا جب وہ بچہ کنارے لگا وہان پر ایک عقاب
رہتا تھا اُسنے جھپٹ کر اُس معصوم کو اُٹھا کر جنگل کی راہ لی اُسوقت مین نے مع اپنے ہمراہیون کے
عقاب کے پیچھے گھوڑے اُٹھائے کہ ناگاہ عقاب نے ہوا سے اُتر کر لڑکے کو زمین پر
ڈال دیا اور اُسکے کپڑے پھاڑنے کا قصد کیا یکایک لشکریون نے پہونچ کر شور وغل جو کیا
تو عقاب بچہ کو چھوڑ کر اُڑ گیا اُسوقت مین نے اُسکے سلامت احوال پر شکر حق ادا کیا اور
اُسکو اُسکی مان کے سپرد کیا **نہر الزاب** یہ مشہور نہر ہی واضح ہو کہ بڑی نہر کو رود خانہ
کہتے ہین اور چھوٹی نہر کو جو ہمیشہ جاری رہے جو کہتے ہین غرض کہ یہ رود خانہ مابین اربیل
اور موصل کے واقع ہی اور یہ نہر آذر بایجان سے شروع ہو کر عراق کے نزدیک دجلہ مین
گرتی ہی عرب کے لوگ اسکا نام آب مجنون بتاتے ہین بدین وجہ کہ اُسکے روانی مین
بڑی تندی اور تیزی ہی مصنف کتاب کی تحریر ہی کہ موسم گرما مین مین نے مکرر اس نہر کا
پانی نوش کیا نہایت سرد اور شیرین پایا اسکے مخرج کے نزدیک مغرب مین اکثر آبادی ہی
اور وہان کے لوگ بسبب اِس پانی کی عمدگی کے ایک فصل مین دو مرتبہ زراعت کرتے ہین
نہر زندہ رود اصفہان مین ہو اور شیرینی مین بہت مشہور ہی اُسکا مخرج موضع کاشان ہی
اور تمام اصفہان اِس سے سیراب ہوتا ہی وہان سے نکل کر ریگستان مین نامعلوم
ہو کر سرزمین کرمان پر ظاہر ہوتی ہی اور وہان نیچے اُتر کر دریاے ہند مین گرتی ہی
نہر زکویر مرید کے قریب سرزمین آذر بایجان پر واقع ہی اس نہر کے اندر
کوئی انسان قدم نہین رکھ سکتا جب تک کہ اُسکا عمق دریافت نہو جاے خصوص
ایام بہار مین پس مرید کے نزدیک پہونچ کر اس نہر کا نشان بالکل ناپدید ہو جاتا ہی
اور چار فرسخ تک چھپی چھپی جاری رہکر ظاہر ہوتی ہی اور اُسکی خبر دی ہی شریف محمد ذوالفقار
علوی مریدی نے **نہر السبت** مصنف تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ یہ نہر سرزمین اندلس پر

جاری ہی اس دریا سے کوئی سوار یا پیادہ گذر نہین کرسکتا البتہ شنبہ کے دن اسکا بہنا موقوف ہوجاتا ہی اور بعد غروب آفتاب کے پھر وہی پہلا زور شور آجاتا ہی اور اس نہر کے کنارے ایک طلائی بت ہی جسکے سینہ پر یہ لکھا ہی کہ اس دریا سے پار مت نکل ورنہ پھر اد ھر آنا دشوار ہوگا

نہر سر دروآذربایجان مین ہی مصنف عجائب المخلوقات کی تحریر ہی کہ بعض فقہاے آذربایجان نے اُس سے کہا کہ اس نہر مین ایک پتھر پچیس گز کا لمبا اور آٹھ گز کا چوڑا اور دو گز کا موٹا ہی اور اس پتھر کے جوفون مین چیونٹیان بکثرت رہتی ہین پس جسوقت دریا چڑھتا ہی اُسوقت اس پتھر کے جتنے سوراخ ہین لبریز ہوجاتے ہین مگر اُسکا سر اپانی سے نہین چھپتا اور پانی اُسپر نہین پہونچتا اور اسی وجہ سے مورچہ وغیرہ جو اسمین رہتی ہین انکو کسی طرح کا آزار نہین پہونچتا ہی پس جب یہ وقت آتا ہی تو لوگ اس پتھر کے تماشا کو آتے ہین اور تعجب کرتے ہین اکثر لوگ اُن مورچون کے کھلانے کو خورش بھی لیجاتے ہین **نہر سنجہ** ادیبی کی تحریر ہی کہ یہ دریا نہایت عظیم ہی اور حصار منظور اور کیسوم سے جاری ہوتا ہی جو کہ ولایت مصر مین ہی اس دریا مین کوئی رہگذر نہین کرسکتا کیونکہ زمین اسکی ریگستانی ہی اس نہر پر ایک عجیب پل ہی بصورت ایک طاق کے جسکے نیچے سے دریا جاری ہی اس طاق کی تیاری مین ایسے پتھر لگائے گئے ہین جسکے ہر ٹکڑہ کا دس گز طول لکھا ہی اور پانچ گز کی اونچائی ہی اس پل کی کیفیت یون لکھی ہی کہ وہان کے لوگون کے پاس ایک لوح ہی اور اُسپر ایسا کچھ طلسم بنایا گیا ہی کہ جب وہ پل کہین سے شکست ہوجاتا ہی تو وہ لوگ اُس لوح کو پانی مین ڈال دیتے ہین پس فوراً پانی وہان سے ہٹ جاتا ہی جب وہ لوگ اُس پل کی مرمت کرچکتے ہین تب لوح کو نکال لیتے ہین پتھر بدستور پانی وہان آجاتا ہی جیساکہ تھا **نہر سیحون** یہ نہر ماوراء النہر مین مشہور ہی سرزمین خجند پر جو سمرقند سے دوسری طرف واقع ہی جاڑے مین اسکا پانی پتھر کے مانند سخت تر ہوجاتا ہی حتیٰ کہ اکثر قافلے کے قافلے اُسکے اوپر سے گذر جاتے ہین **نہر شاہ رود و اسفندرود** یہ نہرین آذربایجان کے کوہستان سے نکلی ہین شاہ رود بڑے زور شور کا دریا ہی اسکی روانی مین بڑے زور کی آواز ہوتی ہی اور بہ نسبت اسکے اسفندرود مین آواز نہین ہی اور ملائم زمین پر آہستہ آہستہ بہتی ہی اکثرون کا مقولہ ہی کہ شاہ رود باوجود سختی اور زور روانی کے آفات سے سلامت اور محفوظ ہی اور اسفندرود باوجود سلامت روی کے آفات سے بری نہین ہی یعنے قاتل دریا ہی غرضکہ یہ دونون نہرین

یہان سے نکل کر گیلان مین ملجاتی ہین گیلانی لوگ اسکا پانی پیتے ہین اور کاشتکاری مین صرف کرتے ہین اور یہ نہر وہان سے نکل کر دریاے خزر مین گرتی ہی **نہر شلف** افریقیہ مین ہی مصنف عجائب المخلوقات سے فقیہ سلیمان ملتانی نے بیان کیا کہ موسم بہار مین ہر سال اس دریا مین ایک مچھلی جسکا نام شبوق ہی ظاہر ہوتی ہی یہ مچھلی ایک گز کی لمبی اور اسکا گوشت خوش مزہ ہوتا ہی لیکن کانٹے بہت ہوتے ہین اس مچھلی کا شکار صرف دو مہینے ہوا کرتا ہی **نہر صراط** بغداد مین جاری ہی خاندان ساسان کے بادشاہون نے اسکو کھودوایا ہی اس نہر سے اکثر دیہات اور باغات وغیرہ سرسبز ہوتے ہین اکثر اسکے کنارے والی معمورون مین کھیتی ہوتی ہی اور اسی نہر سے انکی آبپاشی کیجاتی ہی **نہر صقلاب** تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ یہ نہر سرزمین صقلاب پر جاری ہی اور ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ جاری ہوتی ہی **نہر طبریہ** تحفۃ الغرائب مین مرقوم ہی کہ یہ نہر سرزمین طبریہ مین ہی اسکا نصف پانی گرم اور نصف سرد ہی اور جب تک کہ اس نہر مین ہی باہم مختلط نہین ہوتا اور اگر نہر سے باہر کسی برتن مین رکھو تو دونون قسم کے پانی سرد ہوجاتے ہین **نہر العاصی** یہ نہر ملک شام مین قریب حمص و حماد کے ہی اور اس نہر کا مخرج بحیرۂ قدس ہی جب یہ نہر بڑھتی ہی تو اسکا پانی بحر انطاکیہ مین گرتا ہی اس نہر کو جو عاصی کہتے ہین تو اسکی وجہ یہ ہی کہ اکثر نہرین جنوب رو یہ بہتی ہین اور یہ برخلاف انکے شمال رو یہ بہتی ہی اس نہر مین ایک قسم کی مچھلی ملتی ہی جسکی مقدار مُدی سے کچھ بڑھ کر ہی **نہر عیسے** یہ نہر دریاے فرات سے بہرہ یاب ہی اور بغداد اور مدینہ سلام مین جاری ہی اسمین شہد کی مکھیون کے بہت مکان ہین اور اسکے کنارہ پر اکثر دیہات ہین جو کہ اسکی آبپاشی سے سرسبزی رکھتے ہین اگلے زمانہ مین اسپر جابجا پل بندھے ہوے تھے مگر اسوقت بجز ایک پل کے اور کسی کا آثار نہین ہی اسکے دونون کنارون پر اکثر باغات وغیرہ سرسبز کھڑے ہین اسکے اطراف کی آب وہوا نہایت خوشگوار ہی گویا کہ نمونۂ بہشت ہی **نہر القورح** نہر فاطول اور بغداد کے مابین مین ہی جب یہ نہر طغیانی کرتی ہی تو بغداد مین پانی آجاتا ہی اور شہر کو خراب کرتا ہی اس نہر کے کھودوانے کی کیفیت یہ ہی کہ جسوقت نوشیروان کسریٰ نے فاطول کی نہر طیار کرائی اور اسمین پانی جاری ہوا اسکی وجہ سے نشیب کے رہنے والون کا بہت کچھ نقصان ہوا اور نیز ان لوگون کو پانی نہ ملنے کی بھی شکایت ہوئی آخرکار مظلومون نے

نوشیروان سے سرسواری ملاقات کی اور اپنے ظلم کا حال بیان کیا کہ ہم بادشاہ کے ظلم سے مظلوم ہین یہ سُنکر نوشیروان گھوڑے سے اُتر کر زمین پہ بیٹھ گیا لوگون نے بہت فرش وغیرہ لاکر بچھادیا کہ اسپر تشریف رکھیے مگر اُسنے قبول نہ کیا اور کہا کہ بُرے افسوس کی بات ہی کہ دادخواہ روبرو کھڑا ہو اور ہم فرش قبول کرین اکثر اس بادشاہ عادل کا یہ قاعدہ تھا کہ انصاف کے وقت خاک نشینی اختیار کرتا تھا آخر کیفیت مفصل دریافت کی اُن بیچارون نے عرض کیا کہ حضور نے نہر فاطول کھدوائی اُسکے سبب سے ہملوگ خراب ہوے دانہ پانی دونون بند ہوا نوشیروان نے فرمایا بہت بہتر ہم اس نہر کو مسدود کرادین تاکہ آپ لوگون کو نقصان نہ پہونچے رعایاے ستم رسیدہ نے جواب دیا کہ ہم اسقدر تکلیف وہ نہین ہوسکتے البتہ یہ چاہتے ہین کہ اس نہر کے علاوہ ایک اور نہر کھدوائی جاوے پس نوشیروان نے بموجب اُنکی استدعا کے نہر قورح تیار کرائی اور اس نہر سے اُن لوگون کو انتفاع کامل ہوا مگر زمانۂ حال مین موجب نقصان کمال ہی جسوقت پانی اسکا چڑھتا ہی تو شہر مین پہونچکر اکثر معمورات کو خراب کیا کرتا ہی **نہر فرات** اسکا مخرج ارمینیہ اور قالیقلا سے ہی اور یہ نہر پہاڑون مین ہوتی ہوئی سرزمین روم مین آئی ہی وہان سے ملاطیہ ہوکر سماط ہوتی ہوئی قلعۂ نجمر اور دیگر مقامات سے نکل کر عانہ مین پہونچی ہی اور یہان پہونچکر اُسکی شاخین بطور ندیون کے ہوجاتی ہین اس دریا سے اکثر باغ اور زراعت کی آبپاشی ہوتی ہی آخر کو یہ دریا دجلہ سے جا ملا ہی بعض شاخین تو درمیان واسط کے ملحق ہوئی ہین اور بعض واسط کے بالائی اطراف مین اور بعض بصرہ مین اور وہان پر فرات اور دجلہ ایک ہوکر دریاے عظیم کی حیثیت سے روان ہوکر دریاے فارس مین جاگرتا ہی اس دریا کے اکثر فضائل مین روایت ہی کہ بہشت سے چار نہرین نکلی ہین نیل فرات سیحون اور جیحون جناب امیرالمومنین حضرت مشکل کشا علیہ السلام نے اس دریاے فرات کے حق مین اہل کوفہ سے فرمایا کہ یا اھل الکوفۃ ان نھرکم ھذا یصب اللہ میزابان من الجنۃ یعنے اے اہل کوفہ یہ نہر فرات جو تم مین ہی اسمین دو ناليان بہشت سے ملی ہین اور وہان سے پانی اسمین آتا ہی اور عبدالملک بن عمر سے روایت ہی کہ فرات دریاے بہشت مین سے ہی ورنہ لازم تھا کہ اسکا پانی خراب ومضر ہوتا حالانکہ جو مریض اسکا پانی پیتا ہی اُسکو صحت ہوتی ہی حضرت خداوند تعالی نے اس نہر پر فرشتون کو موکل فرمایا ہی تاکہ اسباب مضرات کو اس نہر سے

دور کرتے ہین اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی ہی کہ اگر آب فرات نوش کرکے
صحت نہ ہو تو البتہ شفا ہوگی اور نیز امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ آب فرات کی بڑی
برکت ہی مگر لوگ اسکے فیض کو جان جاتے ہر گز اس دریا کے کنارہ سے جدا نہوتے اور
اسی مین غسل کرتے اور آلام بدنی سے شفا حاصل کرتے سدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ
ایام خلافت مشکل کشا مین دریاے فرات کسی قدر چڑھا تھا اسکے درمیان سے ایک انار
کلان برآمد ہوا اور حضرت کو دستیاب ہوا جسوقت اسکو توڑا تو اسکے دانے بہت بڑے بڑے تھے
اور کثرت تھے حتی کہ درمیان اہل اسلام کے تقسیم ہوے اکثر علما کے نزدیک یہ روایت
ثابت ہی کہ یہ انار بہشت کا تھا شہر کر درمیان ارمینہ اور اران کے ہی اور بلاد ایجار سے نکل کر
مدینہ تفلیس اور جبرہ اور شکور ہوتی ہوئی بردعہ تک پہونچی ہی اور وہان سے نہر رس
مین ملتی ہوا اور نہر رس چھوٹی ہی نہر کر سے اور وہان سے دریاے خزر مین ملحق ہوکر
بردعہ سے تین فرسخ پر موضع سورما کو جاتی ہی اکثر متفق ہین کہ یہ نہر نہایت سلیم ہی جو
کوئی جانور یا انسان اسمین گرتا ہی صحیح وسلامت نکل آتا ہی بعض فقہا نے مصنف
عجائب المخلوقات سے بیان کیا کہ ہمنے نہر کر مین سے ایک ڈوبتے ہوے انسان کو
باہر نکالا اسمین قدرے جان باقی تھی جسوقت اسنے خشکی کی ہوا کھائی آنکھ کھول کر ہمسے
دریافت کیا کہ یہ کون مقام ہی ہمنے جواب دیا کہ بقچان اسنے جواب دیا کہ مین سرزمین گذاقی مین
ڈوبا تھا جو کہ اس جگہ سے پنجروزہ راہ پر واقع ہی آخر اسنے گرسنگی کے سبب سے کھانا
طلب کیا لوگ اسکے واسطے کھانا لائے کہ یکایک جس دیوار کے نیچے وہ بیٹھا تھا وہ
منہدم ہوئی اور اسکے سبب سے اس بیچارہ کی جان تلف ہوئی **نہر گنگ** یہ نہر سرزمین
ہند مین نہایت بزرگ ہی اور اہل ہند کے نزدیک بہت متبرک ہی ہندوون کے بزرگ و
خویش دیگانہ جو فوت ہوتے ہین انکی ہڈیان اس دریا مین چھوڑتے ہین اور ان
لوگون کا یہ اعتقاد ہی کہ اس عمل سے مردہ بہشت کو جاتا ہی اور اس نہر سے اور
سومنات سے دو سو فرسخ کا فاصلہ ہی اور اس دریا کے پانی سے اپنے بتخانون کو دھوتے ہین
نہر الملک یہ بہت پرانی نہر بغداد مین ہی کہتے ہین کہ اول اول اس نہر کو حضرت
سلیمان بن داؤد نے کھودوایا تھا اور بعض کہتے ہین کہ سکندر نے اسکی بنا ڈالی کہتے ہین
کہ یہ نہر تین سو ساٹھ دیہات پر حاوی ہی موافق عدد ایام سال کے اور اسواسطے اسطرح کی

نہر بنوائی کہ اگر ملک مین قحط پڑے تو ہر گاؤن کی آمدنی ایک روز کے خرچ کو کفایت کرے جیساکہ حضرت یوسف صدیق نے مصر مین بندوبست کیا تھا **نہر مہران** یہ سندھ مین ہی اسکی چوڑائی دجلہ کے برابر ہی مشرق سے دکن کا کونہ لیتی ہوئی آتی ہی اور مغرب رویہ بہکر دریاے فارس مین جا ملی ہی اصطخری نے لکھا ہی کہ یہ نہر اُس پہاڑ سے نکلی ہی جہان سے بعض بعض شاخ نہر جیحون کی برآمد ہوئی ہی یہ نہر سرحد ملتان پر ظاہر ہوئی ہی اور منصورہ پہونچکر دریاے شرقی مدینۃ الدیبل مین گرتی ہی مدینۃ الدیبل بڑی نہر خوشگوار اور شیرین باہر دجلہ کے ہی کہتے ہین کہ اس دریا مین گھڑیال بکثرت ہین مگر کلانی قامت مین دریاے نیل کے نہنگون سے کسی قدر کم ہین اور جب اس نہر مین جوش آتا ہی پانی اُسکا اطراف مین پھیل جاتا ہی بعد ازان جب وہ پانی کم ہوجاتا ہی تو لوگ وہان زراعت کرتے ہین **نہر مکران** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ زمین مکران مین ایک بہت بڑی ندی ہی اور اُسپر ایک پل سنگی بنا ہی اور وہ پل ایک پارچہ سنگ کا ترشا ہوا ہی اور اس پل کے مجائبات سے یہ ہی کہ اگر ایک آدمی سے دس ہزار آدمی تک اُسپر گذرین سب کو جگہ آتی ہی اور جب تک اُسپر سے عبور نہ کرلین ڈاک موقوف نہین ہوتی ہی **نہر نیل** کہتے ہین کہ اس نہر سے بڑھکر دوسری کوئی نہر دنیا مین نہین ہی یہ نہر ایک مہینے کی راہ تک بلاد اسلام مین جاری ہی اور دو مہینے کی راہ تک بلاد نوبہ مین اور چار مہینے کی راہ تک صحرا مین جاری ہی اور وہان سے بلا قسم خارج خط استوا پر ظاہر ہوتی ہی اور بجز اس نہر کے اور کوئی نہر ایسی نہین ہی کہ جنوب سے شمال کو آتی ہو اور اسی طرح یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ بجز اسکے اور کوئی ایسی نہر نہین ہی کہ جس تابستان مین زیادہ طغیانی کرے قصاعی نے کہا ہی کہ اسکے مجائبات سے یہ ہی کہ اس دریا کے کنارے والون کو کبھی بارش کی ضرورت نہین ہوتی ہی امساک باران کی حالت مین بھی اس دریا کی سمت زمین سیراب رہا کرتی ہی اور اسکے طغیانی کی گذیون مین وجہ یہ ہی کہ جکم خدا شمالی ہوا چلا کرتی ہی اور اسکے سبب سے دریاے شور اسکی طرف رجوع کرتا ہی اور اسمین آکے مثل شکر کے شیرین ہوجاتا ہی پس اسوجہ سے اسمین طغیانی ہوجاتی ہی پس جسوقت زراعت کا موسم آتا ہی اور دریاے نیل کل مخلوقات پر سیرابی کرچکتا ہی تو بحکم خدا جنوبی ہوا بہتی ہی اور وہ ہوا اس دریا کے پانی کو پھیر دریاے شور مین بہا دیتی ہی ادھر کے لوگون نے ایک آلہ تیار کیا ہی

جسکے ذریعہ سے دریاے نیل کی افراط و تفریط دریافت کر لیتے ہین اور اُسی کے حساب سے زراعت کرتے ہین اور یہ آلہ ایک عمود ہی جو ایک حوض مین دریاے نیل کے کنارہ نصب ہی اور اس آلہ مین ایک مجوف نل لگی ہی جسکے ذریعہ سے دریاے نیل کا پانی اُسمین پہونچا کرتا ہی اور خطوط ہر ایک درجہ کمی اور زیادتی کے اُس آلہ مین لگے ہین جس خط تک پانی پہونچا اُسی حساب سے دریا کا نقص و کمال دریافت کر لیتے ہین پس اگر چودہ ذراع پر اُسکا پانی پہونچا تو علامت ہی کہ اس سال پانی متوسط ہوا اور زراعت بھی متوسط ہوگی اور اگر سولہ ذراع تک پہونچا تو زیادتی زراعت متصور ہی اور اگر اٹھارہ ذراع تک پہونچا تو معلوم ہوا کہ بہت فراوانی ہوگی بحد سے کہ ایک سال کا آذوقہ پس انداز ہوگا اور واضح ہو کہ ذراع چھ بیت انگل کا ہوتا ہی قصاعی نے لکھا ہی کہ اول اول حضرت یوسفؑ نے یہ آلہ تیار کرایا اور عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالحکم نے لکھا ہی کہ جسوقت سلمانون نے مصر کو فتح کیا اہل مصر عمرو بن العاص کے حضور مین حاضر ہوے اور یہ عرض کیا کہ ہمارے ملک مین یہ رسم ہی کہ جب قبطی کے مہینون مین سے نوبہ کا مہینا آتا ہی تو اُسکی شب دوازدہم کو کسی کی لڑکی باکرہ کو اُسکے ولی سے لیتے ہین اور زیور و لباس بوقلمون سے اُسکی آرایش اور زیبایش کر کے دریاے نیل مین ڈبو دیتے ہین اُسوقت دریاے نیل موج زن ہوتا ہی اگر یہ رسم ادا نہو تو دریاے نیل روان نہین ہوتا عمرو بن عاص نے جواب دیا کہ علمداری اسلام مین یہ امر ہرگز نہین ہوسکتا ہی بلکہ مقتضاے اسلام یہ ہی کہ رسوم دیرینہ کو مانند تقویم پارینہ کے منہدم کر دین اس حکم سے مصر والے خاموش ہو رہے یہان تک کہ ماہ نوبہ اور اُسکے بعد ماہ ابیب اور ماہ منیری یہ تین مہینے گذر گئے اور رود نیل مین طغیانی نہوئی آخر رعایا نے ترک وطن کا ارادہ کیا جسوقت عمرو کو یہ کیفیت ظاہر ہوئی اُسنے عمر بن خطاب کے نام عرضداشت کی وہان سے جواب آیا کہ یہ جو تمنے لکھا کہ اسلام کو پرانے کام سے غرض نہین فی الحقیقت درست ہی اب ہم ایک رقعہ دریاے نیل کو لکھتے ہین تم یہ رقعہ ہمارا دریا مین ڈال دینا انشاء اللہ تعالیٰ دریاے نیل طغیانی کریگا اُسمین لکھا تھا کہ امیرالمومنین عمر کی جانب سے دریاے نیل کو بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو کہ اگر تو اپنی طرف سے خود بخود جاری ہوا ہی تو اب ہرگز نہ جاری ہونا اور اگر تجکو اللہ نے جاری کیا ہی تو تو اللہ سے عرض کر کہ تجکو جاری کرے آخر کو عمرو بن العاص نے بمجرد پہونچنے کے اُس رقعہ کو دریاے نیل مین چھوڑا اور اُس روز

اہل مصر نے اپنے کوچ کا دن مقرر کیا تھا پس اُسی دن بموجب حکم خداوند تعالیٰ لوگوں نے
دریاے نیل کو طغیانی پر ملاحظہ کیا اور سولہ گز تک طغیانی ہوگئی اس دریا کے سات خلیج ہین
خلیج اسکندریہ خلیج دمیاط خلیج منف خلیج مہین خلیج الفیوم خلیج شریدوس - یہ خلیج ہر وقت
جاری رہتے ہین تمام اطراف مصر کی زراعت ان خلیجون سے سیراب ہوتی ہی جسوقت کہ
طغیانی دریاے نیل کی آلہ مذکور تک پہونچتی ہی ان خلیجون کو توڑ دیتے ہی اور پانی روان ہوجاتا ہی
تاکہ تمام روے زمین مصر دریاے نیل سے سیراب ہوجاتی ہی اور جب وہ
طغیانی نقصان پذیر یعنے گھٹ جاتی ہی تخم ریزی کرتے ہین اور رنگا رنگ جانورون کے ذریعہ سے
سامان کشتکاری کا شروع ہوتا ہی اصل مخرج دریاے نیل کا زنج مین ہی وہان سے
نکل کر سرزمین حبشہ اور نوبہ ہوتے ہوئے دو پہاڑون کے درمیان سے نکلا ہی ان
پہاڑون کے مابین مین اکثر دہات واقع ہین اس دریا کی موسم گرما مین طغیانی کرنے کا
سبب یہ لکھا ہی کہ اسی فصل مین سرزمین زنگبار مین بارش بکثرت ہوتی ہی اور اکثر
وہان کے شہرون مین سیلاب کا زور رہوا کرتا ہی پس مختلف راہون سے وہ پانی
دریاے نیل مین آجاتا ہی پس جسوقت اسکی طغیانی سولہ ذراع پر پہونچے تو عام لوگ
خلیجون کے دہانہ کھول دیتے ہین اور انمین پانی جاری ہوجاتا ہی آخر کو ملک کی سیرابی
جب مقدار معینہ پر پہونچ جاتی ہی تو پھر وہ پانی سمٹ کر دریاے نیل مین چلا جاتا ہی اسوقت
مصر کی سرزمین نہایت شاداب نظر آتی ہی اس دریا کے عجائبات مین سے رعاوہ نام
ایک قسم کی مچھلی ہی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہی اور جسکے چھونے سے انسان کے بدن مین
رعشہ پڑجاتا ہی پس اس سرزمین مین ایک قسم کا ایسا ساگ ہوتا ہی کہ اگر اسکو ہاتھ سے
مل کر رعاوہ کو نسکرے تو پھر رعشہ نہو اور نیز رود نیل کے عجائبات مین سے نہنگ ہی
جسوقت کوئی شخص وضو وغیرہ کی ضرورت سے دریاے نیل کے کنارے پر جاتا ہی تو یہ
خونخوار جانور پانی کے نیچے نیچے قریب تر آجاتا ہی اور دفعتاً کود کر اس شخص کو شکار کرلیتا ہی
کسی شاعر نے دریاے نیل سے احتراز کرنے مین کہا ہی ؎ اضمرت للنیل هجرانا و مقبله * مذ قیل لی
انما التمساح فی النیل * فمن رای ای العین من کتب * فما ادی النیل الا فی البواقیل * انکا حاصل یہ ہی کہ انسان کو
چاہیے کہ بسبب خوف نہنگ کے پانی نیل کا کبھی آنکھ سے نہ دیکھے یعنے کنارے پر جاکے نہ دیکھے سوائے
اسکے کہ اپنے گھر مین کوزون مین دیکھے اس دریاے نیل مین ایک مقام ہی جہان مچھلیان سا

خود بخود جمع ہوتی ہین اور اس روز جو شخص چاہے اپنے ہاتھ سے جسقدر منظور ہو انکو گرفتار کر سکتا ہو مگر یہ کیفیت سال بھر مین ایک روز معہود مین ہوتی ہو **نہر ہیرمند** یہ نہر سجستان کی ولایت مین ہو کہتے ہین کہ بڑے تعجب کی بات ہو کہ اس نہر مین ہزار نہرین اور آکر ملی ہین اور ہزار نہرین اس سے نکلی ہین لیکن اس نہر مین کچھ کمی بیشی معلوم نہین ہوتی نہ ان نہرون کے ملنے سے کچھ زیادہ ہوتی ہو اور نہ ان نہرون کے نکلنے سے کچھ کم ہوتی ہو ہر حال مین برابر رہتی ہو **فصل بیان مین چشمہ اور چاہات کے** حکما کے نزدیک زمین کے اندر مناقذ اور مسام کثرت ہین اور انمین ہوا اور پانی ہوتا ہو پس جب ہوا پر برودت غالب ہوتی ہو تو وہ پانی ہو جاتی ہو پس اکثر ایسا ہوتا ہو کہ کسی دوسری طرف سے جو اول کے ذخیرہ مین کچھ افراط ہو گی اور اسطرف اس سے مدد ملی اور اُن اگلے مسامات اور مناقذ مین گنجایش کی صورت نہین رہی پس اگر زمین نرم ہو تو خود بخود زمین شق ہو کر باہر کیجانب پانی کا ظہور ہوتا ہو اور اگر سخت ہو تو مشل کنوین کے کھودنے کی ضرورت ہوتی ہو ابو الریحان خوارزمی نے اپنی کتاب آثار باقیہ مین لکھا ہو کہ سرزمین ہین مین ایسا موضع ہو جہان پر لوگ کنوین کھودتے ہین اور ایک ایسا پتھر حاصل پاتے ہین جسکے نیچے سے پانی جاری ہو سکتا ہو پس اسمین لوہے کے آلات سے سوراخ کرتے ہین اور ضرب آہن کی صدا سے معلوم کرتے ہین کہ اس پتھر کے نیچے پانی ہو یا نہین پس اسمین جو جب مقدار دریافت کے سوراخ کرتے ہین مگر اول چھوٹا سا سوراخ کر کے امتحان کرتے ہین کہ اگر وہ سلیم ہو تو خیر کھود کر بنا لیا اور اگر دیکھا کہ خوف ہو تو کچ اور چونے سے مسدود کر دیتے ہین کیونکہ ایسے موقع پر اکثر چشمہ سا رہو جاتا ہو اور انکے درمیان سے بڑے زور شور کے سیلاب ظاہر ہوتے ہین اور اگر قوت خروج نہین ہو یعنے انکے مناقذ اور مسامات مین کوئی دوسری مدد نہین پہونچتی ہو تو اسکا علاج کرتے ہین یعنے اسکو آگار کر درست کر لیتے ہین اور چشمہ ہائے زیر زمین اور غار ہائے کوہی کے اختلاف کی وجہ جسمین نمک پھٹکری گوگرد بارود ہوتی ہو یہ ہو کہ موسم سرما مین زیر زمین پانی گرم ہو جاتا ہو اور گرما مین سرد بدینوجہ کہ گرمی اور سردی باہمی ضد ہین اور ایک وقت مین ایک جگہ جمع نہین ہوتی ہین پس موسم زمستان مین سرد ہوتا ہو بالائے زمین اور قرار لیتی ہو حرارت اندرون زمین پس جس جگہ کبریت کا مخزن ہوا تو اسکے حدت سے

زمین کی رطوبت جل جاتی ہو اور پانی بھی اُسکے سبب سے جوش کھایا کرتا ہو اور اگر ایسا نہین ہو
اور ہوائے سرد پانی کو پہونچے پس کبھی بسبب زیادتی برودت کے پانی غلیظ ہو جاتا ہو اور
پارہ یا قیر یا نفط ہو جاتا ہی اور یہ قسمین بوجہ اختلاف خاک اور تغیر ہوائے اماکن کے ہو جاتی ہین
بالفعل چند چاہات اور چشمہ سار عجیبہ کا بیان بہ ترتیب حروف تہجی کے لکھا جاتا ہی **عین آذربایجان**
تحفۃ الغرائب مین لکھا ہی کہ آذربایجان مین ایک ایسا چشمہ ہی جسکا پانی نکل کر پتھر سا سخت
ہوتا ہی لوگ مٹی کے ظروف بطور قالب کے بنا کے اُسمین پانی بھرتے ہین پس اس حکمت سے
سنگی ظروف بہت جلد تیار ہو جاتے ہین **عین اُردے بہشتک** اُردے بہشتک
ایک موضع ہی مضافات قزوین سے تین فرسخ دور وہان ایک چشمہ ہی اسکا پانی جو کوئی نوش کرے
فی الفور اُسکو اسہال شدید ہو جاے فصل بہار مین قزوین وغیرہ شہرون کے لوگ مسہل کے
واسطے یہان پر جمع ہوتے ہین اور ایک رطل پانی پی کر مواد شکم کو دفع کرتے ہین طرفہ تر یہ ہی کہ
اگر اس پانی کو قزوین وغیرہ مین لیجاوین تو اُسکی خاصیت جاتی رہتی ہی مولف عجائب المخلوقات
لکھتا ہی کہ مین نے اکثر اہل قزوین سے سنا ہی کہ درمیان اس چشمہ اور قزوین کے ایک نہر ہی
جسوقت آدمی اس چشمہ کے پانی کو لیکر اُس نہر کے پل پر سے گذرتے ہین خاصیت اس پانی کی
جاتی رہتی ہی **عین راوندیہ** چشمہ سر زمین سیستان مین ہی اسمین نرکل پیدا ہوتا ہی طرفہ یہ ہی
کہ جسقدر نرکل پانی کے اندر رہتا ہی پتھر کا ہوتا ہی اور جسقدر پانی سے نکلا ہوتا ہی وہ
نرکل رہتا ہی **عین اسکندریہ** یہ چشمہ مشہور ہی اسمین ایک قسم کی سیپ ہوتی ہی
جسکا گوشت پکا کر کھانے اور شوربا پینے سے جذام کا مرض جاتا رہتا ہی **عین ایلابستان**
مصنف تحفۃ الغرائب لکھتا ہی کہ اسفرائین اور جرجان کے مابین مین ایک موضع ایلابستان
نام ہی اُس مقام پر ایک غار ہی وہین سے یہ چشمہ نکلا ہی اور اسقدر بڑا چشمہ ہی کہ جسمین پن چکی
چلتی ہی لیکن اکثر ایسی صورت ہوتی ہی کہ دوسرے تیسرے چوتھے یا پانچوین مہینے مین
اسکی روانی دور ہو جاتی ہی پس اُسوقت وہان کے لوگ گاتے بجاتے وہان جمع ہوتے ہین
اور بہت ناچ و رنگ اس چشمہ کے روبرو کرتے ہین تب نئے سر سے پانی کی روانی شروع ہو جاتی ہی
عین بادخانی صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ چشمہ حدود دامغان مین ہی یعنے
اُس اطراف مین ایک دیہہ ہی کہن نام اور وہان ایک چشمہ ہی اُسی کا نام عین بادخانی ہی
پس اُدھر والے لوگ جب یہ چاہتے ہین کہ ہوا کا موج ہو پس اُس چشمہ مین دس عدد حیض کے کپڑے

چھوڑتے ہین پس ہوا متحرک ہوجاتی ہی اور اُس پانی کو اگر کوئی شخص نوش کرے تو نفخ کا عارضہ ہوجاتا ہی اور ایک خاصیت یہ بھی ہی کہ اگر چشمہ سے باہر پانی لیجانا چاہین تو تھوڑی دور چل کر وہ پانی پتھر کے مانند منجمد ہوجاتا ہی **عین بامیان** صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ سرزمین بامیان مین ایک چشمہ ہی جسکے دہانہ سے پانی بکثرت نکلتا ہی اور اُسمین گندھک کی بو ہوتی ہی اور دہانہ کے قریب رعد کے مانند گڑگڑاہٹ ہوتی ہی اسکے پانی مین غسل کرنا چرک جسمانی کو زائل کرتا ہی اگر کسی برتن مین اسکا پانی اُٹھا رکھین اور نہ پئے اسکا باندھ دین تو ایک رات دن مین تلخ اور ترش مانند شراب کے ہوجاتا ہی اُسوقت اگر آگ دکھاوین تو فوراً شراب کے مانند بھبک سے اُڑجاتا ہی **عین البقر** مکہ کے قریب ہی مسلمان اور نصرانی اور یہودی لوگ اسکی زیارت کرتے ہین کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جس گاؤ سے زراعت کی تھی وہ گاؤ اسی چشمہ سے نکلی تھی اور اس چشمہ پر ایک مشہد ہی جسے لوگ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے منسوب کرتے ہین **عین الثراک** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ سرچشمہ بامیان مین ہی جسوقت کوئی حیوان چاہے کہ اُسکے پانی سے اپنی تشنگی بجھائے تو اُسکا پانی مائل بنشیب ہوجاتا ہی جب وہ حیوان نیچے کو جاتا ہی تب اُسکا پانی فوراً اونچا ہوجاتا ہی اور تھوڑی دیر کے بعد اُس حیوان کی مُدیان پانی کے اوپر تیرتی نظر آتی ہین اور مطلق گوشت کا نام نہین رہتا ہی **عین جاجرم** یہ چشمہ مابین جاجرم اور اِسفراس کے واقع ہی بعض فقہاے خراسان کے نزدیک اس چشمہ مین خارشت والون کو غسل کرنا نہایت مفید ہی **عین جاج** صاحب تحفۃ الغرائب کا کلام ہی جسوقت آسمان پر ابر نہو تو اُس چشمہ مین بھی ایک بوند پانی کی نہین ہوتی ہی اور اگر آسمان پر ابر ہوگا تو وہ چشمہ پانی سے لبریز ہوتا ہی اکثر لوگون نے بچشم خود بارہا اسکا امتحان کیا ہی **عین جبل الدیلم** صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ سرزمین شیراز مین کسی پہاڑ کے نواح مین یہ چشمہ واقع ہی اسکا پانی گرمی کی فصل مین برف کے مانند ٹھنڈا رہتا ہی اور زمستان مین مانند کھولتے ہوے پانی کے گرم ہوتا ہی **عین جبل سمرقند** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ زمین سمرقند مین ایک پہاڑ ہی اور اُسمین ایک غار ہی کہ ہمیشہ اُسمین پانی بھرا رہتا ہی مثل چشمہ کے گرمیون مین اسکا پانی مثل برف کے سرد ہوتا ہی اور جاڑہ مین ایسا گرم ہوتا ہی کہ اگر ہاتھ اُسمین ڈالے تو جلجاے **عین جبل ملاطیہ** مصنف عجائب المخلوقات سے اکثر بزرگون نے فرمایا کہ ملاطیہ

نزدیک ایک پہاڑ ہی جہان سے یہ چشمہ نکلا ہی اُسکا پانی نہایت شیرین وخوشگوار اور اُسکا رنگ سفید ہی جو کوئی اُسکو پیتا ہی کچھ ضرر نہین کرتا ہی مگر اُسے اگر علحدہ لیجاوین تو پتھر ہوجاتا ہی

عین داداب اِس چشمہ مین ایک ایسی قسم کی نباتات ہی کہ جو کوئی شخص چشمہ کے اندر جاوے تو وہ گھاس اُسکو سخت پیچیدہ ہوکر بازگشت سے باز رکھتی ہی اور جون جون اُس سے ہاتھ پیر مارے اُتنا ہی اور قید بند کی سختی ازدیاد ہوہان جب صبر کرے اور کچھ دیر دم راست کرے خود بخود مخلصی ہوجاتی ہی **عیون دوراق** مصنف عجائب المخلوقات سے شیخ عمر واسطی نے فرمایا کہ یہ چند چشمہ ایک ہی پہاڑ سے نکلے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اُس پہاڑ سے آتشین شعلہ نکلتے ہین اور اُنکی رنگت سرخ زرد سبز وسفید ہوتی ہی اور وہ پانی دو حوضون مین جمع ہوتا ہی ایک حوض مین واسطے مردون کے اور دوسرے حوض مین واسطے عورتون کے اُن چشمون مین بلغمی مزاج والون کا نہانا بہتر ہی لیکن جو شخص بہ تدریج اُسمین داخل ہوتا ہی اُسکو سودمند ہوتا ہی اور جو شخص فوراً کود پڑتا ہی اُسکا بدن جلجاتا ہی **عین راس الناعور** اِسکے نزدیک ایک موضع زراعہ نام ہی موصل کے شرقی جانب وہین پر ایک چشمہ مثل فوارہ کے ہی جسکا پانی نہایت لطیف ہی اُسمین نیلوفر پیدا ہوتا ہی اِس موضع کے اکثر غلات شمال مین فروخت ہونے کو آتے ہین **عین زراوند** یہ چشمہ ملک ارمینہ مین قریب بحیرہ کے ہی اور یہ چشمہ بکثرت نافع ہی جو کوئی شخص یا جانور مجروح اِس آبشار مین غوطہ کرے صحیح اور تندرست ہوجاتا ہی کسی طرح زخم وغیرہ کا آزار نہین رہتا ہی اکثر لوگ اِس مجرب چشمہ پر دور دور سے آتے ہین **عین زعر** یہ چشمہ قریب بحر مینہ کے ہی مینہ اور بیت المقدس کے درمیان تین دن کی راہ ہی زعر حضرت لوط کی دختر کا نام تھا اُنھون نے اُسی مقام پر وفات پائی لہذا اُنکے نام سے مشہور ہوا **عین سلوان** یہ چشمہ بیت المقدس مین ہی اکثر لوگ اِسکے کنارون پر فروکش ہوتے ہین ابن بشار نے لکھا ہی کہ سلوان نام ایک محلہ بیت المقدس مین واقع ہی یہان باغات بکثرت ہین جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وقف فرمائے تھے کہتے ہین کہ اگر اِس چشمہ کا پانی کسی مغموم وحزین کو پلادین فوراً اُسکا غم وہم مبدل بخوشی وفرحت ہوجاوے **عین سمیرم** سمیرم درمیان شیراز اور اصفہان کے ایک قصبہ ہی جہان کے آبشارون کی کثرت مشہور ہی عجائبات مین یہ ہی کہ جس مقام پر مدی زراعت پر گرتی ہی لوگ اِس چشمہ کا پانی لاتے ہین اِسطور پر کہ ظرف آب کو زمین پر نہ رکھین اور

لاتے وقت پشت پھیر کر نہ دیکھین پس اُس طرف آب کو قریب اُن مُڈیون کی جاے بلند پر
لٹکا دیتے ہین فوراً ایک جانور جسکا نام سودائی ہی ہزار در ہزار آتے ہین اور ان مُڈیون کو
کھا جاتے ہین اور یہ امر کچھ دروغ نہین خود مصنف عجائب المخلوقات کا قول ہی کہ مین نے خود
اِسکو لیکر سرزمین قزوین سے مُڈیون کی مدافعت کی **عین سیاہ سنگ**
صاحب تحفۃ الغرائب کی تحریر ہی کہ حرجان مین ایک موضع ہی جسکا نام سنگ سیاہ ہی اور
یہان پر ایک میلہ پر چشمہ ہی جسکا پانی لوگون کے مصرف مین آتا ہی اور جس راہ سے کہ اِس چشمہ
کی طرف جاتے ہین وہان پر کیڑے بہت ہین پس جو شخص وہان سے چلا اور اتفاقاً پانون
اُسکا کسی کیڑہ پر پڑ گیا تو اُسکا پانی تلخ ہو جاتا ہی عجیب تر حکایت یہ سُننے مین آئی ہی کہ اُس
گرد و نواح کی عورات جب اُس سر چشمہ کا پانی لانا چاہتی ہین تو تیس چالیس عورتین جمع ہو کر
ایک شخص کو پیشتر سے بھیجدیتی ہین کہ وہ جھاڑو دے راستہ صاف کر دے اور بعد ازان
خود دو عورتین قطار باندھکر یعنے آگے پیچھے ہو کر چشمہ پر جاکر ظروف مین پانی بھر کر اِسی طور سے
واپس ہوتی ہین اگر اتفاقاً ایک عورت کا بھی پیر کسی کیڑے پر جا پڑا تو کل عورات کا پانی تلخ ہو جاتا ہی
اور پھر وہ پانی پھینک کر دوبارہ لانا پڑتا ہی **عین شیر گیران** شیر گیران نام ایک موضع ہی
دوراہہ کے نزدیک مراغہ کے مضافات مین اُس موضع مین دو چشمہ ہین جنسے پانی نکل کر
جوش کھاتا ہی اور ان دونون چشمون کے درمیان مین بمقدار ایک گز کے دوری ہی اور
منجملہ اُن دونون چشمون کے ایک کا پانی نہایت سرد اور دوسرے کا گرم ہی اور یہ حال
حسن مراغی کے زبانی معلوم ہوا **عین صقلبہ** صقلبہ ایک خبر یرہ ہی دریاے مغرب مین
نہایت عظمت کے ساتھ اور یہان کبریتی چشمے بہت ہین جنسے آگ بھڑکا کرتی ہی اور رات کو
اور زیادہ ہوتی ہی بلکہ لوگ اُسکی روشنی مین دور دور تک راہ چلتے ہین اگر کوئی اُس آگ کو
اُٹھا کر وہان سے لے چلے تو فوراً ٹھنڈی ہو جاے **عین صبارج** یہ چشمہ ایک غار مین
درمیان حجاز و یمن کے ایک صحراے ہولناک مین واقع ہی جہان کوئی پانی لینے کی طمع نہین کرتا ہی
ابراہیم بن اسحاق کی تقریر ہی کہ ایک مرتبہ مین والے حضرت رسالت مآب کی قدمبوسی کو چلے
اتفاقاً راہ بھول گئے اور تین روز تک اِس سرگردانی مین بے آب رہے آخر کو فرط تشنگی نے
زندگانی سے نا امید کر دیا قافلہ والون سے ایک شخص نے دو بیتین امرالقیس کی کہ چشمہ
صبارج کی پوشیدگی کے بیان مین تھین زبان پر جاری تھین ناگاہ ایک شتر سوار نظر آیا

اور اُس سوار نے اِن لوگون سے دریافت کیا کہ یہ اشعار کسکے ہین اُنھون نے کہا امرء القیس کے
اُسنے یہ سنکر صداقت کی گواہی دی اور چشمہ کا نشان بتایا پس وہ لوگ ایک خوشگوار آبشار پر پہونچے
اور سب نے پانی پیا اور بہت سا اپنے ہمراہ لے لیا وہان سے حضرت کی خدمت مین جب پہونچے
سارا ماجرا بیان کیا اور کہا کہ امرء القیس کے دو شعرون کے سبب سے ہماری سب کی جان بچی
آپ نے فرمایا کہ امرء القیس دنیا مین تو بہت بڑا شریف اور نامدار تھا اور عاقبت مین گمنام ہوگا
جب حشر مین آویگا تو ایک لوا سے شعر اُسکے ہمراہ ہوگا آگ سے جلتا ہوا اور وہ دونون شعر یہ ہین ۵

ولمارات ان الشریعة همها ۔ وان البیاض من مساحها دامی ۔ بمصمت العین التی عند ضارح ۔ یفی
علیها الظل عرمضها طامی ۔ حاصل انکا یہ ہی کہ یہ چشمہ اگرچہ پانی سفید اور خوشگوار رکھتا ہی لیکن راہ اُسکی ایسی
تاریک اور دشوار گذار ہی کہ اُس تک پہونچنا مشکل ہی **عین طبریہ** سرزمین طبریہ مین ایک گانون ہی اُسمین
سات عدد چشمے بہم موجود ہین یہ چشمہ جات سات برس تک جاری رہتے ہین اور سات برس خشک
ہوجاتے ہین اسی مقدار سے ہمیشہ معمول ہی **عین عبداللہ آباد** ہمدان اور قزوین کے مابین
عبداللہ آباد نام موضع ہی اور وہان ایک خم ہی وہی چشمہ ہی جسکے پانی نکلنے مین بڑا جوش ہوتا ہی اور قد
برابر اونچا ہوکر نمود ہوتا ہی جسوقت تخم مرغ کو اُس پانی پر رکھتے ہین تو وہ انڈا قائم رہتا ہی اور پانی کی گرمی سے
پک جاتا ہی اور ایک حوض قریب اُس چشمے کے ہی اُسمین پانی اگر جمع ہوتا ہی پس وہان کل مذہب کے
مریض لوگ جاتے ہین اُس چشمے کے غسل کرنے سے شفا پاتے ہین **عین العقاب** یہ پہاڑ سرزمین
ہند مین ہی تحفۃ الغرائب کا مصنف لکھتا ہی کہ جسوقت عقاب پیر و ضعیف ہوتا ہی اُسکے بچے اُس بیکس کو اُٹھاکر
اُس چشمے پر لاتے ہین اور اُسکو دھو دھلاکر دھوپ مین رکھتے ہین اُس عمل سے اُس ضعیف عقاب کے بال و
پر گر جاتے ہین اور نئے سر سے جوانی کی نشو ونما اور طاقت آجاتی ہی اور بال و پر دوسرے نکل آتے ہین
عین غرناطہ غرناطہ ایک شہر ہی ممالک اندلس مین ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ غرناطہ مین ایک کنیسہ ہی
جہان درخت زیتون نصب ہی اُسکی زیارت کے واسطے اندلس کے باشندے آیا کرتے ہین اور
سال بھر مین جو روز کہ اُسکی زیارت کے واسطے مقرر ہی اُس روز اُس چشمہ مین پانی بکثرت ہوجاتا ہی
اور درخت زیتون مین شگوفہ ظاہر ہوتا ہی اور اُسی روز زیتون بزرگ اور سیاہ ہوتا ہی اور اُس روز
جو کوئی اُس زیتون یا اُس چشمہ سے پانی یا زیتون لیجاوے تو جو بیماری رکھتا ہو اُس سے
صحت پائے مصنف سے فقیہ سعید بن عبدالرحمن اندلسی نے بیان کیا کہ یہ چشمہ شقورہ مین ہی
اور احمد بن عمر العذری نے کہا کہ یہ چشمہ لورقہ مین ہی اور ابو حامد کہتا ہی کہ یہ چشمہ غرناطہ مین ہی

لیکن یہ سب مقام اندلس مین ہین **عین غرنہ** غرنہ کے نزدیک ایسا چشمہ ہی کہ اگر اسمین کوئی ناپاک چیز چھوڑین تو فوراً تغیر کامل ظاہر ہو جاڑا برف پتھر اور ہوا کے جھونکے آنا شروع ہون اور جب تک کہ اُسکی ناپاکی دور نہو ہرگز اصلی ہیئت پر نہ آویگا برسبیل تذکرہ کے لکھا ہی کہ سلطان محمود سبکتگین نے غرنہ کو فتح کرنا چاہا پس جسوقت یہ بادشاہ غرنہ کی تسخیر کرنے کو عازم ہوتا تھا یہان والے اُس چشمہ مین نجاست ڈال دیتے تھے جسکے سبب سے بادو باران رعد و برق وغیرہ کا زور شور ہوتا تھا اور لشکر بادشاہی متحمل ان آفات کا نہو کر واپس چلا آتا تھا آخر یہ اسرار بادشاہ کو معلوم ہوگیا اُسوقت بادشاہ نے در پردہ پہلے لوگون کو روانہ کیا کہ غرنہ پر پہونچ کر اول اُس چشمہ کی نگہبانی کرین بعد اسکے خود چڑھائی کی پس اس ترکیب سے بادشاہ نے اُسکو فتح کر لیا **عین الغراب** سرزمین روم مین واقع ہی اکثرون کا مقولہ ہی کہ اس چشمہ مین ایک مرتبہ غسل کرنے سے سال بھر بیماری نہین ہوتی اور تمام سال آرام و چین سے گذرتا ہی **عین فراور** خراسان مین ایک موضع فراور نام ہی اکثرون کا مقولہ ہی کہ اس چشمہ کے غسل سے جمیع قسم کی بیماریان زائل ہوتی ہین **عین قوطور** یہ قلعہ آذربایجان مین ہی شریف محمد بن ذوالفقار علوی نے مصنف عجائب المخلوقات سے کہا کہ اس قلعہ کے قریب مین چند چشمے ہین جنکا پانی نہایت گرم ہی جو لوگ کسی سخت اندوہناک مرض مین مبتلا ہوتے ہین انکو اس چشمے مین غسل کرنا مفید ہی **عین کنکہ** آذربایجان مین ہی محمد بن ذوالفقار نے مولف عجائب المخلوقات سے فرمایا کہ یہ بڑا چشمہ مختلف التاثیر ہی یعنے گرما مین سرد اور سرما مین گرم پانی رہتا ہی **عین شفق** شفق نام مجانہ مین ایک جنگل ہی ابن اسحاق کا قول ہی کہ شفق اور حجاز مین ایک چشمہ قلیل ہی جس سے صرف اسقدر پانی نکلتا ہی کہ ایک یا دو یا تین سوار پانی پی سکتے ہین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنگ تبوک مین من سبقنا فلا یسقین منہ شیئاً یعنے جو کوئی ہمارے لشکر سے اول اس چشمے پر جا پہونچے جب تک کہ ہم سب نہ پہونچین ہرگز پانی نہ پیے پس چند منافق لوگون نے اول پہونچ کر برخلاف حکم آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانی تمام اسکا پی لیا جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان وارد ہوے اور پانی نہ پایا تو آپ نے فرمایا الم انھکم ان یسقوا منہ شیئاً یعنے ہمنے منع نہ کیا تھا کہ کوئی شخص اسکا پانی نہ پیے بعد ازان نصیحت فرمائی اور دست مبارک اُسکے پانی پر مس فرما کر درگاہ ایزدی مین دعا کی پس زمین شق ہوئی

اُس کنوئین کی اور ایک آواز مثل رعد کے پیدا ہوئی اور پانی جاری ہوا اور لشکر نے مع چارپایون کے
خوب نوش کیا بعد اُسکے آپ نے فرمایا لئن بقیتم او بقی احد منکم لیشمعن عجن الوادی وکلوا حضرموا بین
یدیہ وما خلفہ وکان کما قال صلی اللہ علیہ وآلہ یعنے اگر تم سب زندہ رہو یا کوئی تم مین سے زندہ رہے
ہر آئینہ اس وادی کا حال سنے گا اور حال حضرت کے معجزہ کا یہ تھا کہ پیش چشم اور پس پشت کی کیفیت
سب برابر تھی پس جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا **عین منکور** ابو الریحان خوارزمی نے
اپنی تالیف کی ہوئی کتاب آثار باقیہ مین لکھا ہی کہ بلاد کیمال مین ایک پہاڑ ہی منکور نام اُس
پہاڑ پر ایک چشمہ ہی جسمین ایک بالشت بھر پانی ہی لیکن اگر ایک لشکر بیان آنکر نوش کرے تو شاید
ایک انگشت کے برابر پانی کم ہو جاے اور اس چشمہ کے نزدیک ایک تھیر ہی جسپر کسی آدمی کے
قدم کی علامت ہی بلکہ کف دست اور ہر دو زانو کے آثار ایسے پدیدار ہین جس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ
گویا شخص سجدہ مین ہی اور نیز ایک گدھے کے سُم کے نشان بھی ہین جب عرب کے لوگ یہان
آتے ہین تو ان نشانون پر سجدہ کرتے ہین **عین مینہ ہشام** مینہ ہشام نام سبز زمین طبریہ مین ایک موضع ہی
ثعلبی نے حکایت بیان کی ہی کہ اس گاؤن مین ایک چشمہ ہی جسمین سات برس تک پانی روان رہکر
پھر سات برس تک منقطع اور مسدود ہو جاتا ہی **عین الثمار** اقحر اور انطاکیہ کے درمیان مین
واقع ہی چشم دیدہ ایک شخص نے مصنف عجائب المخلوقات سے بیان کیا ہی کہ اس چشمہ مین اگر کوئی رکابی
ڈالے تو فوراً سوختہ ہو جاے اور سلطان علماء الدین کیخسرو جب اس سر چشمہ پر آیا اور لوگون سے یہان کا ماجرا دریافت
کیا اُسنے متعجب ہوکر تجربہ جو کیا تو درست پایا **عین ناطول** اس نام کا ایک موضع سبز زمین مصر مین واقع ہی
اور وہان ایک غار ہی جسکے اندر سے پانی نکلتا ہی پس جو اس پانی کی چھینٹین اُڑکے اطراف زمین پر گرتی ہین اُس سے
چوہے پیدا ہوتے ہین بعضے یہ بات بچشم دیدہ بیان کرتے ہین کہ یہان کی خاک کی عجب تاثیر ہی کہ ایک طرف مخصوص مین
جو چھینٹین اُڑکے پڑتی ہن وہان تو فوراً چوہے بنجاتے ہین اور دوسری طرف خاک کی خاک ہی رہتی ہی
عین نہاوند مصنف تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ دماوند کے نزدیک کہستان مین دریاے کوہی سے ایک چشمہ نکلتا ہی
جس کسی شخص کو آبپاشی کی احتیاج ہوتی ہی تو وہ شخص نزدیک اُس چشمے کے پہونچکر بالحاح تمام کہتا ہی کہ مین
پانی کا محتاج ہون بعد ازان اپنی زراعت گاہ کی جانب جاتا ہی اور پانی اُسکے ساتھ ساتھ
دوڑتا ہی جب اُسکی زراعت سیراب ہو جاتی ہی تب وہ شخص باواز بلند کہتا ہی کہ بس بس
اب میری مراد پوری ہوئی اُسوقت پانی خود بخود مسدود ہو جاتا ہی مصنف عجائب المخلوقات
لکھتا ہی کہ مجھسے ایک پیر مرد صوفی ساکن ہمدان نے کہ صداقت مین ضرب المثل تھا فرمایا

کہ زمانۂ ماضی مین سلطان سیف الدین التمش بلاد وجبال کا حاکم تھا اور یہ گرد و نواح زیر حکومت رکھتا تھا ایک مرتبہ مع لشکر ادھر گذرا راوی بھی ہمراہ تھا تا آنکہ اس پہاڑ کے قریب آپہونچے اُسوقت ایک دہقان سے ملاقی ہوے جسنے باآواز بلند پکارا کہ یہان تمام دنیا سے عجب تر ایک چیز ہی ادھر آؤ تماشا دیکھو آخر بادشاہ نے اُسکے عقب گھوڑا پھیکا ہم لوگ بھی ہمرکاب تھے آخر اُس مرد دہقان نے درہاے کوہ پر پہونچ کر زبان فارسی مین پکارنا شروع کیا کہ جو وگندم کو ہمارے پانی درکار ہی پس اس صدا کے ہوتے ہی پانی بڑے زور شور سے روان ہوا اور بعدہ جب کشت سیراب ہو چکی تو پکارا کہ بس کر اب حاجت ہماری برآئی فوراً وہ پانی پلٹ گیا بادشاہ کو نہایت تعجب ہوا اور وہ سمجھا کہ یہ بات فقط اسی شخص کی زبان کی تاثیر سے ہوئی لیکن جب خوب تجربہ کیا تو دیکھا کہ تمام وہان کے خلائق کی اسی طرح سے حاجت روائی ہوتی ہی جب ہمنے سُنا تو ہمکو یقین نہ آیا اُس شیخ نے قسم کھا کے کہا کہ یہ ماجرا مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہی **عین ہرماس** چشمہ نصیبین سے ایک منزل کے فاصلہ پر واقع ہی اور یہ چشمہ پتھر اور رانگہ سے مسدود ہی تاکہ اسکے زور شور سے شہر غرق نہو جاے ایک مرتبہ متوکل علی اللہ نے اپنی بادشاہت کے عہد مین اسکا منہ کھلوایا تھا مگر اُسکے زور اور تیزی سے گھبرا کر مسدود کرا دیا کیونکہ اسکی شورش سے غرقابی کا بڑا خوف ہوا تھا اس چشمہ سے نہر ہرماس اور نصیبین کی جاری ہوئی ہی اسی سے زراعت وغیرہ کی آبپاشی کیجاتی ہی اور جو اس سے بچتا ہی وہ جا بور مین گر کر دجلہ مین جا پہونچتا ہی **عین الہم** تحفۃ الغرائب کے مصنف نے لکھا ہی کہ جسوقت جیلنہ ہو کر جرجان کی طرف متوجہ ہوجیے تو ایک پہاڑ دکھائی دیتا ہی اور اسمین ایک چشمہ ہی جسکا پانی ایک تالاب مین جمع ہوتا ہی اور اس تالاب مین ایک درخت ہی جسمین ڈالیان نہین ہین اور رات کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ درخت اس تالاب مین گھومتا ہی اور کبھی چار چار مہینے تک پوشیدہ ہو جاتا ہی اور کسی آدمی کو اس درخت کا حال معلوم نہین ہی کہ کہان سے ظاہر ہوتا ہی اور کہان غائب ہو جاتا ہی اکثر جب بارش زیادہ ہوتی ہی تو یہ درخت جلد تر ظاہر ہو جاتا ہی اکثر لوگ اس درخت کو کیفیت دریافت کرنے کے واسطے پہاڑ سے مضبوط اور استوار کر کے باندھ دیتے ہین مگر جب اُسکے غائب ہونے کا وقت نزدیک آجاتا ہی تو صبح کو دیکھا جاتا ہی کہ رسیان ٹوٹ کر وہ درخت غائب ہو گیا آخر اس معرکہ کی خبر

واقع ہین خبر یہ بادشاہ کی خدمت مین گذارش کی گئی جو اُس وقت مین حاکم جرجان اور خراسان تھا
اُسنے چند لوگون کو موکل کیا کہ اُس درخت کے غائب ہونے کے وقت اور صورت حال سے
اطلاع دین اور اُس نگہبانی اور حفاظت کے واسطے چار آدمی مقرر کیے کہ رات دن پہرہ دیوین
لیکن کارخانۂ ازلی مین کسے دخل ہی جسوقت کہ درخت کے غائب ہونے کا وقت قریب آیا
موکلون کو کہین جانے کی ضرورت عائد حال ہوئی اُنکا اُدھر جانا تھا کہ اِدھر درخت غائب ہوگیا
جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی اُسکے لشکر مین ایک غوطہ خور کو فہ کا رہنے والا تھا بادشاہ نے اُنکو
حکم دیا کہ وہان غوطے لگاکر گوہر مراد نکالکر لاوین پتا لگاوے کہ یہ درخت کدھر گیا اُسنے بہت سے
غوطے لگائے تہ کی مٹی نکال کر دکھائی مگر اُس درخت کی کچھ ہاتھ نہ آئی باہر نکل کر امیر سے
التماس کیا کہ حضرت سمندر کی تہ تک کی تباہ لگائی مگر درخت کی خبر نہ پائی اِس چشمہ کا نام چشمۂ ہم
بھی لکھتے ہین اور یہ چشمہ بسکر کی طرف ہی اور درمیان اُن دونون مقامون کے ایک دن کی مسافت ہی

عین وشیلیہ وشیلیہ نام ایک موضع ہی جو مراکش سے آٹھ روز کے راہ ہی آزرباہجان کے نزدیک اور یہان ایک
چشمہ ہی جسکا پانی جو کوئی نوش کرے کبھی اُسکو اسہال نہین گرفتار ہوتا بلکہ اگر کسی قسم کے دانے کھاکر
اس چشمہ کا پانی پیے تو وہ دانے فوراً پاخانہ کی راہ سے باہر نکلینگے **عین یاسی حمین** ازرن وہم
اور اخلاط کے ماہرین مین ایک موضع ہی جو حمین نام اُس مقام پر یہ چشمہ ہی جہان سے
بڑی شدت کے ساتھ پانی کی روانی ہوتی ہی اور اُس روانی کی شدت ایسی ہی کہ دور سے
اُسکے شور و زور سنائی دیتے ہین اگر کوئی جانور اُسکے نزدیک پہونچے تو فوراً گر جاے اور
اسوجہ سے اکثر اُسکے گرد و نواح مین وحش و طیور کی ہڈیان نظر آتی ہین اور اسوجہ سے
اکثر موکل تعینات تھے کہ تا کسان خدا کو اُدھر جانے سے مانع ہون **عین یل** یہ موضع
منجملہ دیہات قزوین کے ہی اور یہان ایک پہاڑ ہی جسکے درہ سے چشمہ نکلا ہی جسکا پانی
نہایت گرم ہی اور وہان سے نکل کر ایک حوض مین جمع ہوتا ہی جو قریب تر اُس سے واقع ہوا اُسکی
خاصیت ہی کہ کوڑھیون اور لنگڑون اور لنجون اور فرسی والون اور خارشتیون کو غسل اور نوش
کرنے سے صحت بخش ہوا اُسکا نام چشمۂ یل کرمان لکھتے ہین بفضلہ تعالی بیان چشمون کا ختم ہوا
اب کنوؤن کا بیان بھی بترتیب حروف معجم کے ہوتا ہی وباللہ التوفیق **بیان چاہات**
چاہ انود اِس کنوین کے حق مین قدما کا کلام ہی کہ اسکا پانی جو نوش کرے احمق ہوجاے
اگر کوئی شخص اُس سرزمین مین کوئی امر مقبوح کرے تو لوگ اُسکو ملامت کرتے ہین اور

اکثر عوام لوگ اسکو کہتے ہین کہ ہم تیری عبیت نہین کرتے کیونکہ تو نے چاہ انود کا پانی پیا ہی

چاہ ارلس یہ کنوان مدینہ مین ہی ایک مرتبہ عثمان خلیفہ سوم کے ہاتھ سے انگوٹھی جناب رسالت مآب کی دی ہوئی آسمین گر پڑی اور پھر ہر چند جستجو کی انگوٹھی نہ نکلی پس لوگون نے کہا کہ انکے ہاتھ سے انگوٹھی اس کنوین مین گر گئی اسوجہ سے دستیاب نہوئی کہ یہ برخلاف طریقہ شیخین کے اپنی معاش رکھتے تھے **چاہ بابل** اعمش نے لکھا ہی کہ ایک شخص مجاہد نام تھا جسکو یہ عادت ہوگئی تھی کہ جس عجائب چیز کا نام سنتا جب تک دیکھ نہ لیتا صبر نہ کرتا الغرض بمقتضاے اسی عادت معہودہ کے مجاہد کا بابل مین گذر ہوا حجاج سے ملاقات کی اسنے تمناے دل دریافت کی مجاہد نے جواب دیا کہ ہاروت و ماروت کے دیکھنے کا مشتاق ہون پس حجاج نے پیر جالوت سے فرمایا اور جالوت نے کسی مردیہود کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہاروت و ماروت کے پاس لیجا آخر اسنے مجاہد کو ہمراہ لیکر لب چاہ پر پہونچادیا اور کنوین سے پتھر کی سل اٹھا کر مجاہد سے کہا کہ اب اندر تشریف لیجاؤ اور انکو دیکھ آؤ مگر اس درمیان مین خدا کا نام زبان پر نہ لانا آخر کار مجاہد اور دو یہودی دونون کنوین مین اترے اور جاتے جاتے ہاروت و ماروت سے دوچار ہوے کیا دیکھتے ہین کہ گویا دو پہاڑ معلق آویزان ہین اور ایڑی سے زانو تک مسلسل زنجیر آہنی سے جکڑے ہوے ہین مجاہد نے یہ تماشا دیکھ کر بے اختیار اللہ جل شانہ کا نام لیا اس نام کے سنتے ہی ہاروت و ماروت نے چاہا کہ زور کرکے زنجیر توڑ ڈالین اسوقت یہودی اور مجاہد وہان سے بھاگے جب ان دونون کا اضطراب کم ہوا اسوقت یہودی نے مجاہد سے کہا کہ کیون تم ہماری نصیحت بھول گئے دیکھا کہ اس نام کے لیتے ہی انکو کیا اضطراب ہوا اور قریب تھا کہ ہم اور تم دونون ہلاک ہوجاتے آخر کار دونون آدمی وہان سے باہر نکلے تصویر یہ ہی

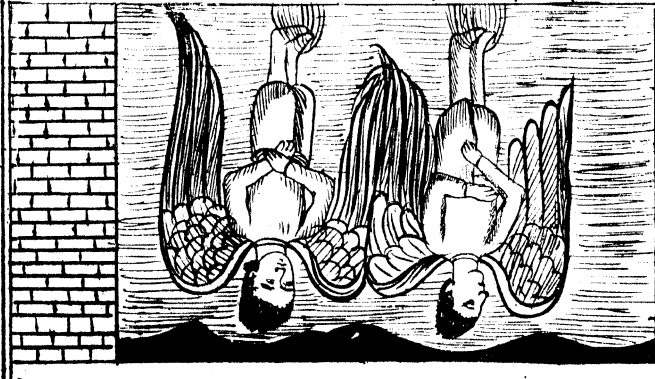

چاہ بدر یہ کنوان مکہ اور مدینہ کے درمیان اُس جگہ پر واقع ہی جہان حضرت رسالت پناہ
کافران قریش سے لڑائی کی تھی اور اُن مشرکون کو مار کر اُسی کنوین مین گرادیا تھا پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کنوین کی جگت پر آکر فرمایا عتبہ ویا شیبۃ وجدتم
ما وعد ربکم حقا یعنے اے گروہ مشرکین آیا تمکو یقین آیا اُس چیز کا جسکا وعدہ تمھارے رب نے
تمسے کیا تھا صحابہ نے کہا اے حضرت کیا یہ لوگ ہماری بات سُنتے ہونگے حضرت نے فرمایا کہ تمسے
زیادہ تر اُنکو شنوائی کی طاقت ہی ایک حکایت یہ بھی لکھی ہوئی ہی کہ صحابہ مین سے کوئی صاحب اُس کنوین
کی طرف گذرے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کنوین سے نکل کر بھاگا یکایک دوسرا شخص
کو مُرا لیے اُسکے بعد کنوین سے نکلا اور شخص اوّل کو مارتا ہوا پھر کنوین مین لے گیا چاہ برہوت
حضرموت کے نزدیک واقع ہی یہ وہ کنوان ہی جسکے حق مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا تھا کہ اس کنوین مین منافقون اور کافرون کی ارواح جمع ہین اور یہ کنوان درمیان جنگل کے
واقع ہی جناب امیر المومنین ؓ سے روایت ہی کہ آپ نے فرمایا ابغض البقاع الی اللہ تعالیٰ
وادی برھوت فیہ ارواح الکفار والمنافقین وفیہ بیر ماءہ اسود منتن بادی الید ارواح الکفار
یعنے دشمن ترین جگہون کا حق تعالیٰ کے نزدیک وادی برہوت ہی اور اس جنگل مین ایک
کنوان کالے پانی کا ہی نہایت گندہ بو اور یہان کافرون کا مسکن ہی اصمعی کا بیان ہی کہ مشائخ سے
ایک شخص حضرموتی نام نے بیان کیا کہ جب اس کنوین سے بوے بدبو نکلتی آتی ہی تو علامت ہی کہ
کوئی شخص رئیس کفار سے مرنے والا ہی اور نقل کرتے ہین کہ کوئی شخص رات کو اس جنگل مین
آیا اُسنے تمام رات اس کنوین سے (یا دومہ) کی آواز سُنی پس اُسنے یہ بات کسی اہل علم سے
بیان کی عالم مذکور نے جواب دیا کہ یہان جو ارواح کفار رہتی ہین اُنکے موکل کا نام دومہ ہی
ایک اور شخص کا بیان ہی کہ راوی ایک مرتبہ برہوت کے جنگل مین جا نکلا اُسوقت اُسکے
ہمراہ ایک حاملہ عورت بھی تھی ناگاہ طلوع آفتاب کے وقت ایک ایسی سخت اور مہیب آواز اُس
جنگل سے پیدا ہوئی جسکو سُنکر اُسکا اسقاط حمل ہوگیا چاہ بضاعۃ مدینہ مین ہی حدیث مین آیا ہی کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اس کنوین پر وارد ہوے اور ڈول سے پانی
نکال کر وضو کیا اور باقیماندہ پانی اُسی کنوین مین گرادیا اور نیز لعاب دہن بھی اُس کنوین مین چھوڑا
بعد ازان اُسکا پانی نوش فرمایا اُسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ جو شخص بیمار ہوتا تو حضرت اس کنوین مین غسل
کرنے کو ہدایت فرماتے اور بفضلہ اُسکو شفاے کامل حاصل ہوتی اور نیز اسماء بنت حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ ہم بیمارون کو تین دن تک چاہ بضاعہ مین نہلایا کرتے ہین اور وہ آرام پاتے ہین **چاہ بوقیر** عجائب المخلوقات کے مصنف نے لکھا ہی کہ مشاراليہ سے بعض فضلاے اندلس نے فرمایا کہ اس کنوین سے ایسی سخت اور تند ہوا نکلا کرتی ہی کہ اگر کوئی شخص کپڑا وغیرہ کوئی چیز اُس کنوین مین ڈال دے تو ہوا کے زور سے وہ باہر نکل آتا ہی اور اندر نہین رہتا ہی **چاہ بیزن** دربند کے نزدیک واقع ہی یہ وہی کنوان ہی جسمین افراسیاب نے بیزن بن گودرز کو محبوس کیا تھا اور اُسکے دہانہ پر بڑا بھاری پتھر رکھدیا تھا آخر رستم نے رات کے وقت پہونچکر وہان کے نگہبانون کو مارڈالا اور بیزن کو رہا کیا اور ایران لے گیا اور یہ قصہ بہت مشہور ہی **چاہ قیصور** دیار ہند کے ایک خرید مین واقع ہی جہان کافور پیدا ہوتا ہی اور جسکو کافور قیصوری کہتے ہین اس کنوین مین ایک قسم کی مچھلی ہی کہ جسوقت اُسکو باہر نکالو تو سنگ خارا ہو جاتی ہی **چاہ خندق** خندق نام ایک موضع مضافات ملک مراغہ مین واقع ہی اس کنوین سے کبوتر بکثرت نکلا کرتے ہین اسوجہ سے لوگ اس کنوین کے منہ پر جال پھیلا کر کبوترون کو گرفتار کر لیتے ہین اس کنوین کی گہرائی کی انتہا آج تک کسی کو معلوم نہین ہوئی بعض عمدہ لوگون ساکنان مراغہ کی زبانی مصنف عجائب المخلوقات کو معلوم ہوا کہ اُن لوگون نے بعض اشخاص کو اُس کنوین کی تھاہ لانے کے واسطے نیچے اُتارا تھا اُسوقت غوطہ خور پانچ سو گز تک نیچے چلے گئے اور وہان سے نکل کر بیان کیا کہ وہان کوئی کبوتر نہین نظر پڑا البتہ اثناے چاہ مین بڑی سخت ہوا ہوا اور اُسکے بعد روشنی سی ظاہر ہوتی ہی جہان پر اکثر حیوانات مردہ پڑے ہوے ہین **چاہ دماوند** کوہستان دماوند پر یہ کنوان بہت گہرا ہی دن کے وقت یہان سے دھوان نکلا کرتا ہی اور رات کو آگ بھڑکتی ہی اس کنوین کی یہ عجائب خاصیت ہی کہ جو چیز اُسکے اندر چھوڑی جاے گھڑی بھر تک اندر رہکر باہر نکل آتی ہی **چاہ دروان** اسکا نام چاہ کملی بھی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہی کہ ایک وقت حضرت رسالت مآب پر جادو کیا گیا اور آپ سخت بیمار پڑے اسی حالت بیماری مین آپ پر غنودگی سی آئی اور آپ نے دو فرشتون کو دیکھا کہ ایک سرہانے اور دوسرا زیر پائین استادہ ہوئے پس پائین والے نے سرہانے والے سے کہا کہ کون سی علت واقع ہوئی اُسنے جواب دیا کہ آپ پر جادو ہوا ہی اُسنے کہا کہ کسنے جادو کیا اُسنے جواب دیا کہ لبید بن عاصم یہودی نے یہ فعل کیا ہی اُسنے کہا کہ کس مقام پر عمل کیا گیا ہی مخاطب نے

جواب دیا کہ چاہ کعبی ہین پتھر کے نیچے پس جسوقت حضرت بیدار ہوے وہ سب باتین یاد تھین
پس جناب امیر المومنین علی علیہ السلام یا سر اور نیز گروہ صحابہ اُس چاہ پر آئے اور تمام پانی اُسکا
نکال ڈالا اُسوقت ایک پتھر نظر آیا جب اُسے اُٹھایا اُسکے نیچے ایک بال تھا کہ جسمین
گیارہ گرہین لگی تھین پس اِن لوگون نے اُسکو نکال کر جلا دیا فوراً حضرت نے شفاے
کامل پائی پس حق تعالی نے گیارہ آیتین نازل فرمائین یعنے سورۂ قل اعوذ برب الفلق وقل
اعوذ برب الناس **چاہ زمزم** یہ کنوان مبارک مشہور ہی اِس کنوین کا عمق لب چاہ سے نیچے کی
تہ تک چالیس گز کا ہی اور اِس کنوین سے سہ کوہ تک جہان کہ یہ چاہ کھودا گیا ہی گیارہ
گز ہی زمزم پر ایک قبہ ہی جو درمیان حرم کے تعمیر ہی نزدیک باب طواف برابر دروازہ
کعبہ کے حدیث مین لکھا ہی کہ ابراہیم خلیل اللہ جسوقت کہ حضرت اسمعیل اور اُنکی والدہ ہاجرہ
کعبہ مین تنہا چھوڑ کر آپ خود چلنے لگے اُسوقت ہاجرہ علیہا السلام نے کہا کہ مجھے اور میرے فرزند کو
یہان کسکے بھروسہ پر چھوڑے جاتے ہو حضرت ابراہیم نے جواب دیا کہ خدا کے توکل پر
پس ہاجرہ نے حسبنا اللہ کہکر اپنے پاس اسمعیل کو بٹھالیا اور جسقدر پانی پاس تھا اُسکے پلانے سے
حضرت کی پیاس بجھائی جب پانی نہ رہا اور حضرت اسمعیل پر تشنگی نے غلبہ کیا مہر مادری سے
ناچار ہوکر ہاجرہ نے حضرت کو ایک گوشہ مین بٹھا کر پانی کی جستجو کے واسطے صفا کی طرف راہ لی
اور وہان جاکر بہت کچھ ڈھونڈھا مگر پانی نہ پایا اور نہ کوئی شخص نظر آیا وہان سے پھر مروہ کی طرف
تشریف لائین وہان بھی تلاش آب کر رہی تھین کہ ناگاہ حیوان درندہ کی آواز سنی اُسوقت بچہ کی
محبت سے اُس آواز سے خوفناک ہوکر فوراً حضرت اسمعیل کی طرف آئین یہان آکر کیا دیکھتی ہین
کہ اُنکے قریب ایک چشمہ پانی کا رواں ہی پس جھٹ پٹ ہاجرہ نے تھوڑی سی مٹی لیکر پانی کے
گرد منڈیر باندھ دی تاکہ ادھر اُدھر بہ نجاے کہتے ہین کہ یہ چشمہ حضرت اسمعیل کی گردن کے
نیچے سے جاری ہوا اور اگر ہاجرہ مٹی سے گرد کی راہ نہ مسدود کرتین تو یہ چاہ زمزم چشمہ کی طرح
جاری ہوتا۔ امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہی کہ عبد المطلب کسی حجرہ مین سوتے تھے ناگاہ انھین بشارت
ہوئی کہ چاہ زمزم کندہ کرو انھون نے کہا کہ زمزم کیا چیز ہی جواب ملا لا تنزف ولا تذم نسقی الحجیج الاعظم
وھی بین الفرث والدم عند نقرۃ الغراب الاعظم یعنے نہ برباد کرو تم ایسے کام کو کیونکہ اُس کنوین مین سے قافلہ باے
حجاج سیراب ہونگے اور وہ کنوان سرگین اور لہو وغیرہ سے پٹا پڑا ہوا ہی جہان پر کوا اپنی منقار سے کھود رہا ہو
پس عبد المطلب بیدار ہوکر مع اپنے فرزندسے حرب کے روانہ ہوے کیا دیکھتے ہین کہ ایک کوا اپنی منقار سے

زمین کھودرہا ہو پس عبدالمطلب نے اسی مقام پر کھودنا شروع کردیا پس کنوان ظاہر ہوا اور پانی پدیدار ہوا پس قریش نے دعوی شرکت کا کیا اور عبدالمطلب سے کہا کہ یہ کنوان ہمارے والد اسمٰعیل اور ہماری والدہ ہاجرہ کا ہو اور ہمارا استحقاق اسپر بخوبی ثابت ہو پس اس مقدمہ کے انفصال کے واسطے ایک کاہن کو قبیلہ بنی سعد سے حکم کیا اور اسکی طرف چلے اثنائے راہ مین پانی جو ہمراہ تھا خرچ ہوگیا اور تشنگی نے غلبہ کیا یہان تک کہ سب کی زبان نکل پڑی اسوقت عبدالمطلب کے مورے کے نیچے سے چشمہ جاری ہوا اور اُسنے اُن لوگون کی تشنگی بجھائی پس لوگون نے اقرار کیا کہ درحقیقت حق تعالی نے اُس کنوین کو آپ کے حصہ مین پیدا کیا ہی ہم لوگون کا کچھ حق نہین پہونچتا تحقیق جسکی طرف سے تجھے اس جنگل مین پانی ملا اُسی نے چاہ زمزم بھی تیرے ہی حصے مین ظاہر فرمایا ہو پس وہ لوگ قائل ہوکے چلے گئے اور عبدالمطلب نے چاہ زمزم کھودنا شروع کیا درمیان چاہ مذکور کے سونے کی دو غالین اور قلعی کی تلوارین جو انکے دادا نے دفن کی تھین ہاتھ لگین اور یہ ہتھیار اُسوقت دفن ہوے تھے جب کہ آپ نے مکہ سے کوچ کیا تھا پس ان چیزون کے سبب سے باب کعبہ اور سقایہ حاج عبدالمطلب نے تعمیر کیا اسکا پانی تشنہ کو سیراب کرتا ہو اور گرسنہ کو سیر **چاہ صابک** کوئہ ارجان مین واقع ہی اس ولایت والے کہا کرتے ہین کہ اس کنوین کی گہرائی کو امتحان کیا مگر اسکی تہ تک رسائی نہوئی اور حسب مقدار اہل قصبہ کے یہان سے پانی جاری رہتا ہی **چاہ عروہ** عقیق مدینہ مین واقع ہی اور عروہ بن زبیر سے منسوب ہی ابن النجار نے کہا ہی کہ جو کوئی مدینہ وغیرہ سے نکل کر عقیق زوادہ کی طرف جاتا ہی عروہ کے پانی کو ہمراہ لاتا ہی اکثر لوگ اسکے پانی کو بطور تبرک کے لیجایا کرتے ہین راوی کہتا ہی کہ ہمنے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسنے یہان سے شیشہ مین پانی بھرلیا اور ہارون رشید کی خدمت مین بطور ہدیہ کے لے گیا اور اسکے پانی مین یہ خاصیت ہی کہ موسم گرما مین سرد اور جاڑے مین گرم اور اندھیری رات مین چراغ کی صورت ہوجاتا ہی **چاہ فرس** یہ مبارک کنوان مدینہ مین ہی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کنوین کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے اور اس کنوین کو مبارک جانتے تھے حضرت نے لعاب دہن اپنا اسمین چھوڑا تھا روایت ہی کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنوین کے حق مین فرمایا ہی کہ یہ کنوان منجملہ چشمہ ہاے بہشت کے ہی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکایت بیان کی ہی کہ ایک مرتبہ آنحضرت

اس کنوین

اِس کنوین کی جگہ پر بیٹھے تھے فرمایا کہ مین نے ایک شب خواب مین دیکھا تھا کہ مین ایک چشمہ پر چشمہ ہاے بہشت سے بیٹھا ہون پس وہ چشمہ ہی کنوان ہی **چاہ قریۂ عبد الرحمن** سرزمین فارس مین ہی اِسکا عرض قد آدم کے برابر ہی اور طول اِسکا برس روز کی راہ ہی اور وہ بالکل مشک ہی اور سال بھر مین ایک مرتبہ ایسا وقت آتا ہی کہ اُس چشمہ سے پانی اُبلتا ہی اور ایسی کثرت سے نکلتا ہی کہ اُسوقت اِس کنوین سے لوگ زراعت وغیرہ کو آبپاشی کرتے ہین **چاہ کلب** ممالک حلب مین سے ایک موضع پر ہی جس کسی کو باولے کتے نے کاٹا ہو اگر وہ شخص اِس کنوین کا پانی پیے تو شفا پاوے اور بعض اہل حلب نے کہا ہی کہ اگر بعد گذرنے چالیس روز کے پیے گا ہرگز شفا نہ پائیگا لوگ بیان کرتے ہین کہ تین آدمیون کو بوُرہے کتے نے کاٹا تھا دو آدمی تو قبل گذرنے چالیس روز کے اِس کنوین کے پانی پینے سے آرام پاگئے اور تیسرا شخص جسکو چالیس روز گذر گئے تھے وہ فوت ہوگیا **چاہ مطریہ** مطریہ ایک موضع ہی ملک مصر مین اور اُس گانون مین ایک مقام ہی جہان درخت بلسان ہی اِس کنوین سے پانی پیتے ہین کہتے ہین کہ حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام نے اِس کنوین پر غسل کیا ہی اور جس سرزمین پر درخت بلسان اُگتا ہی اُسکے گرداگرد چار دیواری بنائی گئی ہی اِس کنوین کا پانی نہایت شیرین ہی اور کسی قدر اُسمین دہنیت بھی ہی ایک مرتبہ ملک کامل نے اپنے والد ملک عادل سے اجازت حاصل کی کہ درخت بلسان کو اور زمین مین بوئین اُسنے اجازت دی اور مال بہت سا صرف کیا لیکن کچھ فائدہ نہوا پھر اجازت چاہی کہ پانی چاہ مطریہ سے لاکے اِس درخت کو سینچین جب اُسنے اجازت دی اور اُسکے پانی سے سینچا تو درخت بلسان پیدا ہوا اور واضح ہو کہ سوا ے ملک مصر کے اور کہین درخت بلسان نہین ہین مگر جب کہ اِس پانی سے سینچین تو اور جگہ بھی پیدا ہو **چاہ ہاے نیشاپور** ان کنوُن مین فیروزہ کی کانین بہت ہین لیکن اب اُن کنوُن مین بھیوُن کی کثرت ہوگئی ہی اِس خوف سے کسی کی ہمت نہین پڑتی کہ کوئی اُدھر رخ کرے **چاہ ہندبان** ہندبان ایک موضع ہی سرزمین فارس مین دو پہاڑون کے درمیان واقع ہی جہان سے دھوان نکلتا ہی اور پانی اُسکا اس قدر جوش کھاتا ہی کہ کسی کو قدرت اُس تک پہونچنے کی نہین ہی اگر پرندہ بھی اُسپر سے پرواز کرے تو فوراً جل کر گر پڑے **چاہ یوسف صدیق** یہ وہ کنوان ہی جہان حضرت یوسف کو اُنکے بھائیون نے گرایا تھا کہتے ہین کہ یہ چاہ

اردن کی زمین پر واقع ہی تابلس اور طبریہ سے چار فرسخ کے فاصلہ پر جانب دمشق کے ایک سنگ
عظیم پر واقع ہی۔ بعض کے نزدیک حضرت یعقوب علیہ السلام کا مکان بمقام نابلس تھا جو
سرزمین فلسطین پر واقع ہی اور جس کنوین مین کہ حضرت یوسف گرائے گئے تھے وہ درمیان
فلسطین اور نابلس کے ہی اور اُس مقام کا نام سنجل ہی اور یہ کنوان گذرگاہ عام ہی بفضلہ
بیان پہاڑون اور نہرون اور چشمون اور کنوُن کا تمام ہوا واللہ الموفق للصواب

النظر فی الکائنات یہ چند جسم ہین جو امہات سے پیدا ہوتے ہین پس ہم کہتے ہین
کہ اجسام متولدہ یا نامی یعنے بڑھنے والے ہوتے ہین یا نہین پس جو نامی نہین ہین وہ
معدنیات ہین اور جو نامی ہین وہ دو حال سے خالی نہین یا وہ حس و حرکت رکھتے ہین یا نہین
اگر حس و حرکت نہین رکھتے ہین تو وہ نباتات ہین اور اگر وہ حس و حرکت رکھتے ہین تو وہ حیوانات
ہین کہتے ہین کہ متحیل ہوتے ہین اسکی طرف اُسکے ارکان یعنے بخار اور گرد اور بخار وہ
چیز ہی جو کہ آب دریا اور کنوُن اور ندیون کی لطافت سے اُٹھ کر اوپر کو چڑھتے ہین جب کہ
آفتاب کی حرارت اُن مین مؤثر ہوتی ہی اور وہ پانی اور گرد زمین کے اندر مستحیل ہوتا ہی اور وہ
جمع ہوکر اجزاے خاکی مین مل کر گاڑھا ہوجاتا ہی اور جو گرمی کہ حاصل ہوئی ہی عمق زمین
مین اُسے پختہ کرتا ہی پس وہ مادہ ہوتا ہی واسطے معدن اور نباتات اور حیوانات کے جسکی
ترتیب ان شاء اللہ عنقریب بیان کرتا ہون اور یہ کائنین اور نباتات اور حیوانات مین سے
بعض بعض کے ساتھ ملے ہوے ہین اول مرتبہ یہ کائنات خاک تھی اور آخر مین نفس پاک
ملکی درحقیقت اسکی اول کائنین ملی ہوئی ہین کا نہاے آخر سے اور آخر اسکا حیوان سے
اور حیوان کا اول متصل ہی نبات سے اور آخر اسکا آدمی سے اور آدمی کا اول حیوان سے
اور آخر فرشتون سے **اول معادن** وہ جسم ہی جو خاک سے نزدیک ہی ملیح ہی
جو پانی سے نزدیک ہی جسمین ایک قسم کی [illegible] جو بارش سے تر ہوکر بندھ جاتی ہی
اور ملح ایک طرح کا پانی ہی [illegible] سے مل کر اجزاے خاکی مین ملجاتا ہی اور شل
نمک کے بندھ جاتا ہی اور آخر کان کا جو نزدیک نبات کے ہی اسکو کمات کہتے ہین اور
درحقیقت یہ قسم کائنات سے مکنون ہوتی ہی خاک مین مانند کان کے اور ترجمہ یہ ہوسم
ربیع مین باران اور رعد کی آواز سے رطوبت گی ہوتی ہی جسطرح سے کہ نبات سبز ہوتی ہی
اور اسوجہ سے کہ اُن مین برگ و بار نہین ہی اور خاک سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ کل معدنیات

ظاہر ہوتے ہین پس کمات کانون کے مشابہ ہوا اور لیکن نبات پس اول اسکا متصل معدنیات سے ہی اور آخر حیوانات سے ہی اس جہت سے کہ اول اور آخر مرتبہ نبات کا جو خاک سے نزدیک ہی اسکو خضرا الدمن کہتے ہین اور شریف ترین نبات کا جو کہ نزدیک حیوان کے ہی وہ خرمے کا درخت ہی اور خضرا الدمن ایک غبار ہی جو زمین سے نکلتا ہی پس بارش کے اثر سے سرسبز ہو کر مانند گیاہ کے نمایان ہوتا ہی پس جسوقت اسے آفتاب کی گرمی پہونچے خشک ہوتا ہی بعد ازان پھر شبنم اور نسیم سحر کے اثر سے شاداب ہوتا ہی اور کمات اور خضرا الدمن نہین اگتا ہی مگر موسم ربیع مین اور ایک زمین سے نبات کا ہی اور دوسری کان نباتی اور آخر مرتبہ نبات کا جو نزدیک حیوان کے ہی اسکی مثال درخت خرما سے ہی کیونکہ درخت خرما کا حال کچھ نبات سے متعلق نہین ہی اگرچہ اسکا جسم نباتی ہی کیونکہ انکے درمیان مین نر و مادہ ہین اور نیز درخت خرما کا اگر سر تراش ڈالین تو خشک ہو جاوے اور وہ نمو گم ہو جاوے جسطرح کہ حیوان کی گردن مارنے سے اسکا عدم ہو جاتا ہی اور اسی اعتبار سے درخت خرما کا نبات حیوانی ہی رہا حیوان پس اول اسکا مانند نبات کے ہوتا ہی اس سبب سے کہ حقیر ترین حیوانات وہ حیوان ہی جسکو ایک قوت حاسہ ہو اور جس حیوان کا نام حلزون ہی وہ ایک کیڑا ہی جو پتھر کے جوف مین ہوتا ہی کنارہ دار کے اور وہ کیڑا اپنا آدھا بدن نکالتا ہی اسمین سے اور رہتا ہی وہ اسمین اور باہین اور ڈھونڈھتا ہی نور شمس کو پس جسوقت تری یا نرمی ہوا کی پاتا ہی اپنے تئین زیادہ تر پہن کرتا ہی اور اگر سخت زمین پاتا ہی تو اپنے تئین اسی شکم مین قبض کرتا ہی اس ڈر سے کہ ایسا نہو کوئی ایذا پہونچے اور اس جانور مین سننے اور دیکھنے اور چکھنے اور سونگھنے کی حس نہین ہی مگر چھونے کی حس موجود رکھتا ہی اور اسی طرح اکثر کیڑے ہوتے ہین جو خاک سے تولد پاتے ہین پس اس قسم کو حیوان نباتی کہتے ہین کہ مانند نبات کے اگا کرتے ہین اور جس حیوانات کا مرتبہ انسان سے قریب ہوا نمین سے گھوڑا ہی کیونکہ گھوڑے کو تیزی سمجھ کی اور ادب کی عمدگی اور اخلاق کی خوبی ہوتی ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سامنے بادشاہ کے یا جب تک بادشاہ سوار رہے لید نہین کرتا ہی لڑائی مین انسان کا ساتھ دیتا ہی زخم کھانے سے منہ نہین موڑتا ہی اگر خطاب سخن کرو سمجھ جاتا ہی اور حسب الحکم فرمان پذیر ہوتا ہی روکنے سے رک جاتا ہی اور مرتبہ آدمی کا جو نزدیک حیوان کے ہی یہ ادنی مرتبہ ان لوگون کا ہی کہ نہین جانتے ہین کوئی کام

سوا محسوسات کے اور کوئی رغبت نہین رکھتے مگر تحصیل دنیا مین اور اُسکے حصول لذات مین
مانند خور و نوش کے اور جماع کرنے مین مانند سگ وخوک کے اور ذخیرہ کرتے ہین زیادہ تر
بہ نسبت احتیاج کے مانند مورچہ کے اور گرتے ہین نان خشک دنیا پر جیسا کہ مردار چیز پر گرتے ہین
پس اسطور کے لوگ اگرچہ ظاہر مین صورت انسانی رکھتے ہین مگر اُنکے نفوس کے افعال
حیوانی ہین اور جس انسان کا مرتبہ ملکی لکھا ہی یہ مرتبہ اُن لوگون کو نصیب ہی جنکے نفوس
خواب غفلت سے بیدار ہوے اور اُنکے دل کے دیدے کھلے ہین تاکہ علاوہ ظاہری کے
دلی روشنی سے بھی مشاہدہ کرین اور اُس عالم کی نعمت سے اپنے دل کو شاد فرمائین اور
اپنی صفائی باطن سے عالم ارواح کی سیر کرین اور دنیا سے دنی کی نعمتون سے بے رغبت ہون
پس یہ لوگ فرشتون کی اقسام سے ہین واللہ اعلم بالصواب **نظر اول معدنیات مین**
اجسام زمین کے بخارات اور غبار سے پیدا ہوتے ہین جو کہ زمین مین محتبس ہین جب کہ
ہر ایک بخارات مختلفہ سے مانند اختلاط کے مختلط ہون اور یہ مختلف ہین کمیت اور کیفیت مین
پس یہ اجسام یا تو قویۃ التراکیب ہین یا ضعیفۃ التراکیب اور جو قوی ہین یا تو وہ متطرقہ ہین یعنے
ہتوڑہ سے سندان پر کوٹ کے بڑھائے جاتے ہین یا متطرقہ نہین ہین پس اجسام
متطرقہ سات ہین جنکو فلزات کہتے ہین ایک سونا دوسرا چاندی تیسرا تانبا چوتھا سیسا
پانچوان لوہا چھٹا قلعی ساتوان حار صینی یہ پارہ اور گندھک سے پیدا ہوتی ہی اور جو متطرقہ
نہون کبھی مانند پارہ کے نہایت نرم اور کبھی مانند یاقوت کے نہایت سخت ہون بعض
جو مرطوب ہین وہ اجسام نمکی ہین مانند پھٹکری اور نوشادر کے اور بعض اُسکے برخلاف
اجسام دہنی ہین مانند ہرتال اور گندھک کے اور یہ ساتون اقسام بھی پیدا ہوتے ہین پارہ
اور کبریت کے ملنے سے لیکن کیفیت اور وزن مین اختلاف رکھتے ہین زیبق ہوائی اور خاکی
اور آبی اجزا سے پیدا ہوتا ہی جسوقت اِن تینون کو حرارت قوی پختہ کرتی ہی اُسوقت روغن کے
مانند ہو جاتے ہین اور اجسام سخت اور شفاف اُس پانی سے پیدا ہوتے ہین جنکی جاے یافت
درمیان سخت پتھرون کے ہوتی ہی اور مدت مین گاڑھے اور صاف ہوتے اور گرمی سے
پکتے ہین اور اجسام غیر شفاف پانی اور مٹی کے ملنے سے پیدا ہوتے ہین جب کہ اُسمین مدتون تک
دھوپ کا اثر پہونچتا رہے اور جو اجسام کہ مائل ہوتے ہین رطوبات کی طرف وہ پانی سے پیدا
ہوتے ہین جب کہ پانی اجزاے خاکی سے مل کر خشک ہوجاتا ہی اور اجسام دہنی رطوبات سے ظاہر ہوتے ہین

جو زمین کے باطن مین پوشیدہ رہتے ہین جسوقت اُنکو گرمی پہونچتی ہی اُسوقت تحلیل اور نازک
ہوجاتے ہین اور اُسی زمین کی خاک سے ممزوج ہوجاتے ہین اور کانون کی حرارت
ہمیشہ اُنکو پکاتی اور گاڑھا کیا کرتی ہی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بہ کمال شرح وبسط اُنکا
حال بیان کیا جاویگا کہتے ہین کہ طلا بجز بیابان ریگ دار اور پہاڑون اور ملائم پتھرون کے
دوسری جگہ نہین پیدا ہوتا ہی اور مس وآہن وغیرہ بجز نمناک یا مرطوب زمین کے
اور جگہ نہین ظاہر ہوتا ہی اور نمک شورزار مین ہوتا ہی اور پھٹکری ایسی سرزمین مین
ہوتی ہی جسکی مٹی کا مزہ کھٹا ہو اور سفیدہ وہان پیدا ہوتا ہی جہان کی خاک مین چونا ملی ہو
اسی طرح ہر ایک جواہر ایک ایک سرزمین سے مخصوص ہی جو جہان سے پیدا ہو وہ
اُسی زمین کی خاصیت سمجھنا چاہیے اور یہ تین قسم ہی فلزات - احجار - اجسام الدہنیہ
انشاء اللہ تفصیل ہر ایک کی عنقریب معرض بیان مین لائی جائیگی **نوع پہلی فلزات کے**
بیان مین یہ سات ہوتے ہین کہتے ہین کہ اسکا تولد پارہ اور گندھک کے خلط سے
ہوتا ہی پس اگر کبریت اور زیبق دونون صاف اور سخت باہمدگر آمیز ہون اور کبریت تری کو
پی جاے اور زمین تری آب کو اور کبریت مین رنگنے والی قوت ہو اور دونون کی مقدار مناسب ہو
اور کانی حرارت دونون کو برابر پکالے اور اُس کان کو سردی یا گرمی سے کوئی عارضہ نہو
جب تک کہ ان دونون کو پختہ نہ کرلے اُسوقت یہ کبریت اور پارہ بستہ ہوکے سونا ہوجاتا ہی
لیکن ایک مدت دراز مین اور اگر زیبق اور کبریت دونون صاف ہون اور تمام وکمال
پختہ ہوجاوین اور کبریت سفید ہو تو نقرہ ہوجاے اور اگر قبل پختہ ہونے اسکے بسبب برودت
خارجی کے وہ اجسام مختلط ہوگئے تو وہ حار صینی ہی اور اگر زیبق صاف ہو اور کبریت صاف نہو
اور قوت احتراق کی قوی ہوئی اور اختلاط بھی تام ہو تو اُس سے تانبا پیدا ہوتا ہی اگر کبریت زیبق سے
متفق ہو اور اختلاط تام نہو تو ارزیر یعنے قلعی پیدا ہو اور اگر کبریت اور زیبق دونون
بُرے ہون اور پارہ خاک آلود ہو اور قوت احتراق کی زیادہ ہوئی تو آہن پیدا ہوگا
اگر دونون رشت اور ضعیف الترکیب ہون تو جستہ پیدا ہوگا پس بسبب اختلافات آمیزش
اجناس کے جواہر معدنی بھی مختلف ہوگئے مگر اصل خلقت ان سب کی پارہ اور گندھک سے ہی
الا بہ سبب عوارض کمیت اور کیفیت پارہ اور گندھک کے صورت جداگانہ ہوجاتی ہی اور
یہ باتین تجربہ اہل صناعت سے صحیح ہوئی ہین اب یہان کسی قدر بیان اُن دھاتون کا لکھا جاتا ہی

الذہب یعنے سونا اسکی طبیعت گرم اور نازک واقع ہی چونکہ اسکے اجزاے آبی اجزاے خاکی سے سخت اختلاط رکھتے ہین آگ سے نہین جلتا ہی کیونکہ آگ کو اسکے اجزا کے جدا کرنے مین قدرت نہین ہی اور خاک سے بوسیدہ نہین ہوتا اور مدت گذرنے پر بھی اسپر زنگ نہین لگتا نہایت نرم زرد رنگ براق شیرین مزہ خوشبو سنگین روشن ہوتا ہی اسکی زردی بسبب آتشی اجزا کے ہی اور نرمی اجزاے روغنی کی وجہ سے اور براقی اجزاے آبی کی صفائی سے اور سنگینی اجزاے خاکی کی وجہ سے ہی اور یہ نعمت ہاے بزرگ خداے تعالی سے ہی کیونکہ اسی کے وسیلہ سے انتظام دیا ہی امورات عالم کو اور کل خلق اسی کی جانب محتاج ہی ظاہر ہی کہ ہر شخص بنا بر قضاے حاجت انسانی کے خورد نی اور پوشیدنی اور مکانات وغیرہ کا محتاج ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ آدمی کے پاس کوئی چیز ہوتی ہی اور وہ آدمی دوسری چیز کی طرف محتاج ہوتا ہی مثلاً کسی کے پاس کپڑا ہی اور وہ گیہون کا محتاج ہی اور گیہون والا بسبب اپنی بے پروائی کے کپڑے سے مبادلہ نہین کرتا ہی پس اس حالت مین ضرور ہوا کہ کوئی ایسی چیز پیدا کیجاوے کہ جو مرغوب الطرفین ہو پس حق تعالی نے درم و دینار پیدا فرمائے جو ہر ایک کے درمیان مین متوسط ہین اور ہر دو فریق اسکے عوض مین مبادلہ کرتے ہین اسی واسطے دفن اور خزانہ کرنے سے اسکو خداے تعالی نے منع فرمایا ہی اسطرح پر والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یعنے جو لوگ کہ چاندی اور سونے کو جمع کرتے ہین اور اسے راہ خدا مین صرف نہین کرتے ہین پس اے رسول ہمارے ان لوگون کو بشارت دو کہ تمھارے واسطے عاقبت مین عذاب دردناک مہیا ہی اور خداے تعالی نے اس آیت فیض اشاعت سے خزانہ جمع کرنے والون کی تہدید فرمائی ہی کیونکہ غرض تو زر و نقرہ کی پیدایش سے یہ تھی کہ لوگون کی قضاے حاجت ہو پس جو شخص دفن کر رکھے گویا وہ شخص حکم حق تعالی کو باطل کرتا ہی اور جاننا چاہیے کہ عزت سونے کی کچھ اسکی کمی کی وجہ سے نہین ہی کیونکہ زر ہمیشہ جن معدنیات سے نکالا جاتا ہی وہان نقصان کسی طور پر نہین ہوتا جتنا چاہے نکالے بدستور نکلتا رہیگا برخلاف مس و آہن کے کہ یہ دونون تلف ہو جاتے ہین اور بہ نسبت سونے کے کم نکلتے ہین لیکن سونے کی عزت بسبب اسکی حرمت کے ہی کہ یہ انتظام امورات عالم کے واسطے مقرر ہی ارسطاطالیس نے خواص زر مین لکھا ہی کہ مقوی دل اور دافع صرع ہی اگر اسکا تعویذ بنا دین

آبلہ کو نافع ہی اگر اسکی سلائی بناکر سرمہ لگاوین روشنی چشم زیادہ ہوتی ہی اور مقوی بصارت ہی
جو کوئی بناگوش کو زر کی سوئی سے سوراخ کرے تو وہ سوراخ بند نہوگا جس شخص کو زر گرم
کرکے داغ دیوین بہت جلد اچھا ہوجائیگا اور کچھ زخم کی کیفیت پیدا نہ کریگا شیخ رئیس نے
لکھا ہی کہ زر کو منہ مین رکھنا گندہ دہنی دور کرتا ہی اور تپ دردِ دل اور خفقان کو نافع ہی **الفضہ**
یعنے نقرہ - یہ بھی زر کے قریب قریب ہی اگر اسکو سردی پہونچے قبل نضج یعنے پکنے کے تو غالب ہی
کہ طلا بجاے نقرہ آگ مین جل کے خاک ہوجاتا ہی اور خاک سے بوسیدہ ہوجاتا ہی مگر
ایک مدت دراز مین ارسطو نے لکھا ہی کہ چاندی مین میل ہوتا ہی اور سونے مین نہین ہوتا ہی
مگر چاندی کو پارہ یا رانگہ کی بو پہونچے تو شکست ہوجاتی ہی اور کبریت کی بو سے سیاہ
ہوتی ہی اسکے خواص مین لکھا ہی کہ اسکے کھانے سے رطوبات لزجہ دفع ہوتے ہین
اور گندہ دہنی زائل ہوتی ہی اور خارش اور عسر البول اور خفقان کو مفید ہی اور اگر پارہ کے
ساتھ ملاکے ملین تو دافع بواسیر ہی **النحاس** یعنے مس - یہ چاندی کے قریب قریب ہی
بجز سرخی اور خشکی کے دوسرا فرق نہین ہی اسکی سرخی کبریت کی حرارت کی وجہ سے ہی
اور اسکی خشکی اور کثرت چرک اور سطبر ہی مادہ کی وجہ سے ہی پس جو کوئی اسکے نرم اور سفید
کرنے پر قادر ہو پس وہ اپنی حاجت پر فیروزمند ہوگا یعنے وہ چاندی ہوجاتا ہی ارسطو کے نزدیک
سرخ رنگ تانبا عمدہ ہوتا ہی اور جو سیاہی مائل ہی وہ برا ہی اور اگر اسکو ترشی مین چھوڑین
تو زنگار بنجاتا ہی جو کوئی اسی ظروف مین خورد و نوش کا استعمال کرے اسکو انواع امراض
پیدا ہونگے جیسی دوانہو سکے مانند داء الفیل و سرطان اور درد جگر اور طحال اور فساد مزاج کے
مخصوص اگر اسکے برتن مین ترشی یا شراب یا شیر نی رکھ کر کھائین اور ایک رات دن اسکے
ظروف مین کوئی قسم کا کھانا رکھ کے کھائین تو وہ شخص مرجائیگا **الحدید** اسکا پیدا ہونا بھی
اسی طرح ہی جیسا کہ اور دھات مذکورۂ بالا پیدا ہوتی ہین لیکن یہ اعتدال سے دور ہی کیونکہ اسکا
مادہ کبریتی اور زیبقی مکدر ہی کبریت کی گرمی سے اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہی مگر اسکا فائدہ بکثرت ہی
اگرچہ قیمت مین ہر ایک دھات سے کمتر ہی حق تعالی فرماتا ہی انزلنا الحدید فیہ باس شدید
ومنافع للناس پس باس یعنے سختی اسکی پیکان مین ہی اور اسکے نفع عام ہتھیار و سلاح مین ہین
کہتے ہین کہ کوئی ایسی صنعت نہین ہی جسمین کسی طور پر اس آہن کا دخل نہو آہن تین قسم کا ہی شابورقان
اور انیث اور ذکر - اسکی خاصیت ارسطو نے لکھی ہی کہ اسکے برادہ کا تعویذ بنانا

خواب مین جو شخص بڑا تا ہو اسکے حق مین مفید ہی اسکے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ اگر کسی قدر لوہا جو شخص اپنے پاس رکھیگا اسکا دل قوی و بیخوف و بے ہراس رہیگا بدخواب دیکھنا اسکا دفع ہو لوگون کے دل مین اسکی ہیبت ہو آنکھون کا میل اسکے سرمہ سے دور ہو جاتا ہی ملک کے گرنے کو مفید ہی اور آشوب چشم کو نافع ہی شب کوری اور سل کا عارضہ بھی دور ہوتا ہی اسکا زنگ بواسیر کو نافع ہی اور اسکا بجھایا ہوا پانی طحال و ضعف معدہ کو مفید ہی اگر لوہے کی میخ گرم کرکے تلوار کو مقفل کرین تو اسمین کبھی زنگ نہ لگیگا **الرصاص** یعنے قلعی ۔ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ چاندی کا بدل ہی لیکن اسکے مادہ مین تین آفتین ہین بوے گندہ اور زمین اور ہوا کی بھی ان تین آفتون مین زمین کے اندر رہتا ہی جیسا کہ شکم مادر مین اگر کسی لڑکے کو یہ آفت لاحق ہوتی ہی تو اس لڑکے مین فالج اور ضعف اعضا و ہیرہ ہو جاتا ہی سنکھیا جو شخص اسکا طوق بنا کے درخت کی جڑ مین لٹکا دیوے تو اس درخت کے پھل نہ جھڑینگے اور جو کوئی شخص اسکی تختی بنا کر چلائی رکھے تو احتلام کا عارضہ دور ہو جاتا ہی اگر مکڑا قلعی کا دیگچی مین چھوڑ دیوین تو مکھی اندر خام رہیگا یہ دھات آفتاب کی گرمی سے بھی گلتا ہی مگر جلنا صرف آگ کی حرارت سے ممکن ہی اگر اسکو نمک اور روغن ملا کر رگڑین اور جو سیاہی اس سے نکلے تلوار وغیرہ جس قسم کے لوہے مین لگا دین زنگ کا اثر نہوگا **السرب** یہ قسم ارزیر سے زشت ہوتی ہی وجہ یہ ہی کہ اسمین چرک کا مادہ زیادہ ہوتا ہی اسکی خاصیت ہی کہ سونے کو گلاتا ہی اور الماس کو توڑتا ہی یون تو الماس کو نہائی ہتوڑہ سے بھی لاکھ کوشش کرین شکست نہوگا بلکہ ہتوڑہ یا نہائی مین گھس جائیگا اور اگر سرب پر رکھ کر ذرا سی ضرب دین فوراً دو پارہ ہو جاے شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اسکی تختی بنا کر باندھنا خنازیر اور غدود اور زخم ہاے مفاصل کو مفید ہی اور نیز مسکن زیادتی باہ اور دافع احتلام ہی **الحارصینی** یہ بھی مانند انھین دھاتون کے پیدا ہوتا ہی اسکی کان سرزمین چین مین ہی رنگ اسکا سیاہ سرخی مائل ہی اکثر اسکی پیکان بناتے ہین وہ نہایت مضر ہوتی ہی اسکے کانٹے سے بڑی بڑی مچھلیان شکار ہو سکتی ہین کیونکہ اسکے تلابہ مین یہ تاثیر ہی کہ جس شی مین انکا دین پھر بڑی مشکل سے جدا ہوتا ہی اسکا آئینہ بنا کر اور جلا کر کے اندھیارے گھر مین اسکو رکھ کر اسپر نگاہ کرنا القوہ کو نہایت مفید ہی اسکے موجنے سے تین مرتبہ جہان کے بال اکھیڑین اور وہان پر روغن مل دین پھر کبھی بال برآمد نہونگے **النوع الثانی فی الاحجار** یہ اجسام بارش اور زمین کی تری کے

اثر سے پیدا ہوتے ہین آفتاب کی حرارت ایسے اجسام مین زیادہ تر موثر ہی یہ دو قسم ہین
اوّل یہ کہ جسوقت برسات کا پانی یا تری معدنیات یا گڈھون مین جمع ہوجاتا ہی اور زمین
کوئی جزو خاک کا امیزش کرتا ہی تو جسوقت کانی حرارت اُسمین پہونچتی ہی اور وہ پانی مدت
دراز تک اُس جگہہ پر ٹھہرتا ہی پس وہ پانی بطور جسم کے نہایت صفائی اور سنگینی اور بطری مین
مائل ہوجاتا ہی اور اُس سے سخت سخت ایسے پتھر بن جاتے ہین جنمین آگ اور پانی مؤثر
نہین ہوسکتا مثلاً یاقوت وغیرہ اور اُنکے رنگون کا اختلاف بسبب حرارت کانی کے ہوتا ہی
ذرہی سی گرمی اور سردی مین اختلاف واقع ہوجاتا ہی بعض لوگون کا کلام ہی کہ اختلاف
رنگ کی وجہ یون ہی کہ مختلف اون کے عکس سے رنگ مختلف ہوتا ہی جیساکہ رنگ سیاہ
زحل کے عکس سے اور سبز مشتری سے اور سُرخ مریخ سے اور زرد آفتاب سے اور کبود
زہرہ سے اور زنگاری عطارد سے اور سفید ماہتاب سے **دوسری قسم یون ہی**
کہ زمین اور پانی کے اختلاط سے متولد ہون اُسمین زمین مین ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہی اور
حرارت آفتاب سے اُسمین مدت تک اثر پہونچایا جیساکہ آگ خشت خام مین اثر کرجاتی ہی یعنے
اُسکو پکا دیتی ہی اسی طور سے یہ سنگ مختلف ہوتے ہین اختلاف کی بھی مثال خشت سے دینا
کافی ہوگی جیسے سیوری کا پتھر ہوتی ہی کیونکہ مدار اُسکا آنچ پہونچنے پر ہی اسی طور پر ان
پتھرون کا اختلاف مسبب اختلاف تصور ہی مثلاً شورہ زمین سے نمک اور بورہ ارمنی اور
پھٹکری پیدا ہوتی ہی اگر زمین کبھی مزے کی ہو وہان پر فقط پھٹکری ہر قسم کی سُرخ وزرد
وسفید پیدا ہوتی ہی اگر کنکریلی یا پتھریلی زمین ہی تو وہان مطلق پتھر پیدا ہوگا بعض مقام
ایسے دیکھے گئے ہین جہان صرف اُس موضع کی خاصیت سے پانی پتھر ہوجاتا ہی بعض
موضع ایسے ہین کہ اُنکی بلندی سے پانی کے قطرات کا ترشح ہوا کرتا ہی اگر اُن قطرات کو قبل ازین
کہ زمین پر نہ پہونچین ہاتھ مین لےلیوین تو پانی کا پانی بنا رہیگا اور برخلاف اسکے اگر زمین پر گرا تو پتھر ہوجاتا ہی
حکایت لکھتے ہین کہ بعض مواضع مین حق تعالی نے حیوان اور نبات کو مسخ یعنے پتھر بنا دیا ہی
پس جائز ہی کہ ایسا ہوا اور بیان اسکا یون ہی کہ حق تعالی نے ان سرزمینون مین ایسی ہی قوت
رکھی ہی پس جب وہان کے لوگون پر غضب ناک ہوا تو وہان کی زمین سے کچھ اسطور کے
بخارات اُٹھے جنکی تاثیر سے وہان کے جاندار پتھر ہوگئے شیخ الرئیس نے لکھا ہی
کہ راقم مذکور بذات خود جا جرم مین تھا ایک مدور پتھر نظر پڑا جسکے کنارے ثابت تھے اور

درمیان اسکا مقعر یعنے کچھ گہرا ہیسا کہ روٹی کا گردہ ہوتا ہی اور اسکی پشت پر خطوط کی علامتین
نمودار تھین جیسا کہ تنوری روٹیون پر ہوتی ہین پس ان نشانات کے ذریعہ سے یہ
گمان قوی ہوا کہ بے شک یہ گردہ نان ہو گا جو کہ یہان کی تاثیر سے پتھر ہو گیا۔ واضح رہے
کہ جو ہر معدنیات بیشمار ہین انمین سے کسی قدر کو انسان پہچانتے ہین پس بعض اقسام کا
بیان اس کتاب مین کیا جاتا ہی۔ بعض جواہر ایسے ہین جنکا خواص نہایت عجیب و غریب ہی
بعض ایسے سخت تر ہوتے ہین کہ نہ آگ سے سوخت ہون نہ بوسیلۂ آہن کے کچھ ضرر انکو
پہونچتا ہی مانند اقسام یاقوت کے بعض ایسے نرم اور ملائم ہین کہ پانی سے گھل جاتے ہین
مانند نمک اور پھٹکری وغیرہ کے بعض مانند نبات کے ہوتے ہین مثل مرجان کے بعض حیوانات
سے حاصل ہوتے ہین مانند موتی کے بعض ہوا سے متولد ہوتے ہین مانند سنگ ہائے صواعق
یعنے اولی جو ابر اور برق کے ساتھ ظاہر ہوتے ہین بعض پانی یا خاک مین نمود پکڑتے ہین
بعض خود انسان کی صناعی سے پیدا ہوتے ہین مانند اقلیمیا یعنے میل طلا و نقرہ و نرنگار کے
بعض ایسے دو پتھر ہوتے ہین کہ ہر دو باہم الفت رکھتے ہین مانند زر و الماس کے الماس کی
یہ تاثیر ہی کہ اگر سونے کے پاس لیجاوین تو فوراً ایک دوسرے سے چسپان ہوتے ہین یعنی
کہتے ہین کہ الماس غیر کان طلا کے اور جگہ پر نہین پاتے ہین بعض ایسے ہوتے ہین کہ جنکے
باہم نہایت درجہ کی جذب اور کشش ہوتی ہی مانند آہن اور مقناطیس کے اور ان دونون کے
درمیان مین سخت چسپیدگی ہی حتی کہ جسوقت لوہے کو مقناطیس کی بولے فوراً اسکو کھینچتا ہی
جس طرح سے کہ عاشق اپنے معشوق کو گود مین کھینچتا ہی بعض ایسے دو پتھر ہوتے ہین
جنکے باہمدگر مخالفت ہی مانند کرندک کے کہ وہ تمام پتھرون کو کاٹتا ہی اور درست کرتا ہی
جیسا کہ الماس جو کہ کل اقسام سنگ کو سفتہ کرتا ہی مگر سرب یعنے سیسے سے خود
زبون ہوتا ہی بعض ایسے ہین جنمین صفائی کی قدرت حاصل ہی مانند نوشادر کے
جو کل اقسام پتھرون کو پاک اور چرک اور میل سے مصفا کرتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ اب اس
مقام پر تھوڑا تھوڑا سا حال ہر ایک قسم کے پتھر کا لکھا جاتا ہی بطریق ترتیب حروف تہجی کے

اثمد سنگ سرمہ ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ مشہور پتھر ہی اسکی بکثرت معدنیات ہین
اسکے عمدہ اقسام مین اصفانی ہی اور اس پتھر کی اصل خلقت مین رانگہ کی بھی شرکت ہی
اسکے سرمہ مین یہ تاثیر ہی کہ آنکھ کو ہر قسم کا فائدہ ہو جاتا ہی اور دھلکے کو مفید اور پلکون کو

قوی کرتا ہی اور درد چشم کو زائل کرتا ہی خصوص ضعیفون کی آنکھ کو نہایت مفید ہی جابر بن عبد اللہ
لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیکم بالاثمد فانہ ینبت الشعر ویجلو البصر یعنے مداومت
کرو اثمد پر کہ اثمد کے سرمہ لگانے سے پلکین زیادہ اگتی ہین اور مضبوط ہوتی ہین اور روشنی تیز
ہوتی ہی اگر کسی قدر مشک بھی اسکے ہمراہ اضافہ کرلیوین تو نہایت نافع ہوگا اگر اثمد کو چربی کے
ساتھ مخلوط کرکے جلے ہوے موضع پر لگائین تو نہایت مفید ہی **ارمیون** یہ پتھر سرزمین روم
مین پیدا ہوتا ہی اسکے پانچ گوشہ ہوتے ہین اگر اسکے ہزار ٹکڑے کرین تو بھی ہر ایک ٹکڑہ پانچ
گوشے کا ہوگا جو شخص اسکا سرمہ لگاوے اسکی آنکھ ہر آفت سے محفوظ رہیگی جو کوئی اس
پتھر کو اپنے پاس رکھے وہ حکام کی نگاہون مین عزیز ہوگا پہچان اسکی یہ ہو کہ سفید رنگ اور
کبودی مائل خطوط ہوتے ہین - **اسفیداج** یہ قلعی کی خاکستر ہی اور اسی کو سفیدۂ کاشغری بھی
کہتے ہین اگر اسکو دوا مین ملاکر لگاوین آشوب چشم کو مفید ہی اگر اسکو خوب طور پر سوختہ کرین تو سیر اب
یعنے جست ہوجاتا ہی سانپ کے کاٹے ہوے زخم پر اسکو لگانا نہایت مفید ہی جلانے کے وقت
اسکی بو سے پرہیز چاہیے کہ نہایت مضر ہی - بلیناس نے فواص کی کتاب مین لکھا ہی کہ اگر اسفیداج کو
چقندر کے پانی مین جو ککڑی کی قسم سے ہوتا ہی گھولین اور مکان مین اسکی آبپاشی کرین
اس مکان سے مچھر دور ہوجاوینگے ارسطو نے لکھا ہی کہ اسفیداج سیسہ کو سرکہ مین ملاکر آنکھ
مین لگانا سفید می چشم کو نافع ہی بوسیدہ گوشت کو دور کرتا ہی اور تازہ نکالتا ہی اور
نیز اسکے مرہم مین یہ بھی تاثیر ہی کہ سوختگی کو نافع ہی اور زخم بہ شدہ کے داغ کو بہ رنگ
اصلی لاتا ہی **آفرنجشت** ارسطو کے نزدیک یہ پتھر ہرتال کی معدنیات مین ملتا ہی
اسکی تاثیر ہی کہ اگر اسکا کشتہ کرکے ایک مثقال کے برابر لیکر پچاس مثقال مس سرخ مین چھوڑ دین
فوراً سفید کردیگا اگر اسکو چونے مین ملاکر لگاوین بالون کو گرادیگا یہ پتھر ہرتال سے زیادہ تر
تیز ہی اسکو گھس کر آماس مین لگانا مفید ہی **اقلیمیاے زر** ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر
طلا کا برادہ کسی پتھر کے برادہ مین ملجاے تو بقوت ادویہ اسکو آگ پر رکھ کے سونا علیحدہ
کرتے ہین اسوقت سونا نیچے بیٹھ جاتا ہی اور وہ برادہ پتھر کا اوپر آجاتا ہی مگر سیاہ رنگ اور
مثل شیشے کے چمکتا ہوا اسی کو اقلیمیاے زر کہتے ہین درد چشم اور سفیدی چشم کو زائل کرتا ہی
اور نیز تری چشم کو نافع ہی اور لوگون کے نزدیک ڈھیلے اور اول اول کے [illegible]
نافع ہی اور ناسور چشم کو بھی مفید ہی اور چرک سے مصفا کرتا ہی اور بدگوشت کو دفع

اور بے سوزش کے زخم کو خشک کرتا ہی **اقلیمیاے نقرہ** ارسطو نے لکھا ہی کہ بموجب
عمل اقلیمیاے زر کے جسوقت اسکو بھی آگ پر رکھین اسی طور سے جسم برآمد ہوتا ہی جسکو
اقلیمیاے نقرہ کہتے ہین اسکا استعمال روغنون مین ملاکر واسطے زخم اور جراحات کے مفید ہی
علاوہ ارسطو کے اور حکیمون کے نزدیک درد چشم کو نافع ہی اور اسکا مرہم زخم کے
اندمال مین سریع التاثیر ہی **باہت** یہ مفید پتھر نہایت خوبی سے چمکتا ہی آدمی کی نظر
جب اسپر پڑے بے اختیار خندہ آتا ہی یہان تک ہنسی کی کثرت ہوتی ہی کہ جان نکلجاتی ہی
کہتے ہین کہ اس پتھر مین مقناطیسی تاثیر واسطے انسان کے ہی اسکا ایک قصہ ہی کہ کسی
شہر مین بلا وجہش سے اسکی دیوار ہی جو شخص ادھر جاتا ہی اور اسکو دیکھتا ہی وہ
ہنستے ہنستے اسی مین جا ملتا ہی یہ بھی کہتے ہین کہ اسی شہر مین اسی پتھر کا ایک ستون ہی
وہ بھی اپنے مقابل کو کھینچ لیتا ہی اور جسکی نگاہ اسپر جا پڑے اسپر ہنسی غالب ہو جاتی ہی
کہتے ہین کہ ایک مرغ فرفیر نامے کنجشک سے کسی قدر چھوٹا سیاہ رنگ سرخ چشم اور سرخ طوق
اور سرخ پا ہوتا ہی جب یہ مرغ اس ستون پر آبیٹھتا ہی اسکا فعل باطل ہوجاتا ہی یعنے بیخ
مرجان اس پتھر کا درخت دریا مین اگتا ہی جس طرح کہ خشکی مین درخت اگا کرتے ہین رنگ انکا
سفید و سرخ و زرد اور سیاہ ہوتا ہی خون کی چکیدگی کو نافع ہی اور اسکا سرمہ مقوی
چشم ہی اور آنکھ کے پانی بہنے کو دور کرتا ہی اور مقوی دل ہی اور پیشاب کے بند ہوجانے
مین مفید ہی مرگی والے کو نافع ہی لازم ہی کہ مرگی والے کے گلے مین تعویذ بنا کر ڈالین
بلور ارسطو نے اسکو آبگینہ کے اقسام مین لکھا ہی مگر یہ کہ بہ نسبت آبگینہ کے سخت تر ہوتا ہی
اور اسکا جسم برخلاف آبگینہ کے کافی ہوتا ہی بلور نہایت عمدہ قسم آبگینہ سے ہی نہایت
شفاف اور سخت اور یاقوت سے ہمرنگ ہی بادشاہون کے پاس اسکے برتن ہوتے ہین
کیونکہ نہایت مفید خاصیت رکھتے ہین اگر بلور کو آفتاب کے مقابلہ مین کرین اور کپڑا سیاہ
یا کرہ اسکے عقب مین لگا دین فوراً آگ نکل آویگی پس جو چیز چاہو اس سے روشن
کرلو بلور کے چھ اقسام ہین ایک ایسی قسم ہی جسکی صفائی کسی قدر کم ہوتی ہی اور بادی النظر مین
مانند نمک کے معلوم ہوتا ہی جسوقت اس پتھر کو بجھائے ہوے لوہے مین رگڑین فوراً آگ
نکلیگی اکثر غلامان بادشاہی اسکو آگ نکالنے کے واسطے اپنے پاس رکھتے ہین۔ ارسطو کے
علاوہ اور حکیمون نے لکھا ہی کہ سیاہ رنگ کا بلور درد دندان والے کے پاس موجود

رہنا نہایت مفید ہی **بورق** یہ شوریت اجزاے زمین کی ہی اور مانند نمک کے نکلا کرتا ہی
مگر نمک سے نہایت قوی تر ہی اور اسکے اقسام بکثرت ہوتے ہین مانند نطرون کے
اور اسکو صنعت کر کے مانند چونہ کے بناتے ہین جسکو تنکار کہتے ہین اسے ہندوستان سے
لاتے ہین اور یہ مخصوص اُسی جگہ ہوتا ہی جہان مردون کو جلاتے ہین اور یہ قسم نہایت عزیز
ہوتی ہی اور بورق زراوندی سرخی مائل اور بعدق خبازین اور بورق کرمانی اور بورق مغربی
کہتے ہین کہ قسم مغربی درخت سے حاصل ہوتا ہی اسکا خواص یون لکھا ہی کہ اگر حمام مین تھوڑی
دیر بیٹھکر کلف لپنے جہائین پر اسکو لگا دین تو فوراً داغ ہاے مذکور دفع ہو جائینگے اگر کسی کے
حلق مین جونک آویزان ہوئی ہو تو بورق کو سرکہ مین ملا کر غرغرہ کرین فوراً جونک نکل جائیگی
اگر بورق کو سرکہ مین گھول کے اسکے اندر انڈا مرغ کا رکھین تو اسکا پوست زائل ہوگا
ارسطو کے نزدیک بورق بہت طرح کا ہوتا ہی جنمین سے بعض دریاے روان مین
پیدا ہوتا ہی اور بعض پتھر کی کان مین ہوتا ہی بعض انمین سے سفید و سرخ اور خاکی
رنگ ہوتا ہی سواے انکے اور بہت سے رنگ کا ہوتا ہی پس جب اسکو کسی ظرف مین
رکھ کر اُسپر سرکہ چھوڑین تو بلا آگ کے جوش کرتا ہی اور بورق تمام اجسام کو نرم کر دیتا ہی اور
گلاتا ہی ارسطو کے سوا اور لوگون کا خیال ہی کہ بورق سے خارش اور کوڑھ اور برص کو نفع
پہونچتا ہی اور پھوڑون کو پکا دیتا ہی اور گرانی گوش کو مفید ہی اور مستسقی کے حق مین انجیر کے ہمراہ
خورش کرنا نہایت انسب ہی اور پرانی سفیدی آنکھ کی رفع کر سکتا ہی اور وردِ چشم کو
نافع ہی اگر مرہم بنا کر لگا دین گوشت زخمون کا مندمل کرتا ہی **بیجادق** ارسطو نے لکھا ہی
کہ اسکا رنگ سرخ ہوتا ہی اور بلاد شرق مین اسکی کان ہی جسوقت اسکو کان سے
باہر نکالتے ہین تیرہ رنگ ہو جاتا ہی اور جب صناع لوگ اسکو صاف کرتے ہین اسکی
زیبایش دونی ہو جاتی ہی اس پتھر کے جنس جو زن کی انگشتری بنا کر شخص اپنے پاس
رکھے وہ خواب ہاے ہولناک سے محفوظ رہیگا اور جو کوئی بمقابلہ آفتاب کے بیجادق کو
رکھ کے نگاہ لڑاوے نور چشم کی افزایش ہو اور یہ پتھر خس و خاشاک کو مثل کہربا کے
اپنی طرف کھینچتا ہی بحدے کہ اگر کوئی شخص اپنے بالون مین لگا کر سو رہے تو جس قدر گھاس
پھوس اسکے سر کے قریب ہوگا وہ سب اسکے بالون مین لپٹ جائیگا **تدیرا** ارسطو نے لکھا ہی
کہ یہ پتھر مغرب مین دریا کنارے پیدا ہوتا ہی اور سفید رنگ ہوتا ہی اور بخربیان کے

اور جگہ نہین دستیاب ہوتا خاصیت اسکی یہ ہو کہ اگر انسان اسکو سونگھے فوراً خون اسکا خشک ہوکر مرجاتے **تنکار** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نمک کی قسم سے ہوتا ہی اور اسمین بورق کا خرہ ملتا ہی دریا کنارے کے معدنیات مین پایا جاتا ہی اور طلا کے گلانے اور نرم کرنے مین مدد گار ہی اور دندان کرم خوردہ کو نافع ہی کرم کو مار کر درد دندان ساکن کرتا ہی اور دانتون کو نہایت مجلے رکھتا ہی دانتون کے ہر قسم کے درد کو مفید ہی **توتیا** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ کانی پتھر ہی رنگ اسکا سفید زرد سبز ہوتا ہی اور کسی قدر سرخی مائل ہوتا ہی اسکی کانین دریاے سندھ و ہند مین ہوتی ہین اسکی ہر قسم آنکھون کی رطوبت کو مفید ہی بلغم کی گندیدگی کو زائل کرتی ہی ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ توتیا ایک قسم کا روغن ہی کہ مس خالص کرتے وقت برآمد ہوتا ہی سنگ اور ریگ کے ذریعہ سے جو کہ اس سونے مین آمیختہ ہوتی ہی درد چشم کو بھی زائل کرتا ہی **جالب النوم** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بہت سرخ اور رنگ کا صاف ہوتا ہی دن مین اگر اسکو دیکھیے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دھوان ایسا نکل رہا ہی اور رات کے وقت ایسی روشنی ہوتی ہی کہ اسکے گرداگرد کی اشیا نظر آتی ہین اس پتھر کو دو درم بھی جس انسان کے بدن مین تعمیہ کر دیوین فوراً وہ مست خواب ہوگا اگر سوتے ہوے انسان کے بالین پر رکھ دین جب تک اسے ملیحدہ نہ کرلیوین ہرگز وہ بیدار نہو گا اگر موضع جمرہ پر مالش کرین نافع ہو **جزع** یہ کئی قسم کا ہوتا ہی شہر مین یا چین سے لاتے ہین مین کا سنگ نہایت عمدہ ہوتا ہی اور اسکا رنگ نہایت سیاہ اور سفید ہوتا ہی اور اہل چین اس سے کراہیت رکھتے ہین انمین ایک قوم ایسی مخصوص ہی جو اسکو معدنیات سے نکال کر سواے شہر چین کے اور شہرون مین لیجاکر اسکو فروخت کرتے ہین اور معاش حاصل کرتے ہین اور لوگان مین اسکو نہ تو اپنے خزانہ مین داخل کرتے ہین نہ گردن مین حمائل کرتے ہین اگر سہواً کوئی شخص اس اسم بامسمی پتھر کو اٹھاکر اپنے پاس رکھے تو نہایت پریشان ہو اور خواب ہاے ہولناک دیکھے اور قضاے حوائج کو محتاج ہو اگر لڑکون کو پہنا دین تو اسکی رال کثرت سے جاری ہوگی اور رونا اور خوف اسکو لاحق حال ہوگا اگر اسکو گھس کر نوش کرے تو نیند اسکی اڑجائیگی اور ترسندہ اور بخلق اور سنگین زبان ہوگا یا قوت کی جلا اسی کے ذریعہ سے کرتے ہین بڑی روشنی اور براقی اسمین آجاتی ہی ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو

ہر وقت مدنظر رکھنا نہایت اندوہناک اور تنگدل کرتا ہی اگر اسکو کسی بے خبر قوم کے درمیان
مین رکھدین تو ضرور اُنکے درمیان مین عداوت ظاہر ہوگی اور جب تک کہ یہ فتنہ انگیز
درمیان مین رہیگا عداوت بنی رہیگی اگر حاملہ عورت اسکو تعویذ بناوے در دزہ سے
نجات پاوے اور نیز قریب رکھنے سے بھی وضع حمل ہوتا ہی **حامی** ارسطو نے لکھا ہی کہ
یہ سنگ شدید الحمرۃ نقطہ ہاے سیاہ رکھتا ہی اور بلاد ہند سے لاتے ہین جو شخص اسکو حاصل
کرے اور اُسکے سیاہ نقطون کی صفائی کرڈالے تو وہ سرخ ہو جائیگا اسوقت اگر مس
گداختہ پر چھوڑین وہ بھی رنگ سرخ مانند طلا کے حاصل کریگا اگر اسکو ناک مین ٹپکا دین
فالج کو مفید ہی **حجر بلینا س** نے اپنی کتاب خواص مین لکھا ہی کہ جسوقت شتر گرم فریاد ہو
اسکے گلے مین اسکو باندھدین فوراً وہ خاموش ہو جائیگا اور صاحب فلاحہ نے لکھا ہی کہ
جس پتھر مین خلقی سوراخ ہو اگر اسکو کسی درخت مین آویزان کرین تو اُسکا میوہ بکثرت ہوگا
اور کوئی آفت اُسکے میوہ پر عائد نہوگی **حجر الابیض** ارسطو نے کہا ہی کہ جو شخص اس پتھر کو
تراشے پس اگر تراشہ اسکا زرد نکلے تو خاصیت اُسکی عجیب تر ہی کہ جس شخص کے
پاس ہو وہ خواہ راست کہے یا دروغ ہر دو طور پر لوگ اُسکو قبول کرینگے اور اگر تراشہ
سرخ ہو تو اُسکا رکھنے والا جو عمل کرے بفضلہ تیر ہدف ہی اور اگر تراشہ کا رنگ کبود ہی
تو جس امر کے بارہ مین کسی کی وہ شفاعت کریگا فوراً قبول ہوگی اور اگر تراشہ کا رنگ آسمانی ہی
تو اُسکے پاس رکھنے سے ہمیشہ وہ شخص نیک حال رہیگا اور اگر تراشہ کا رنگ سبز ہو تو اُسکو
باغ مین لٹکانا نہایت مفید ہو فوراً تخم کاشتہ کو سرسبز کرتا ہی اگر کوئی شخص ہر قاتل
نوش کرگیا ہو یا سانپ بچھو نے اُسے کاٹا ہو تو اُسے لازم ہی کہ سنگ مذکور کا تعویذ
بنائے یا اُسکو دھوکر نوش کرے فوراً زوال سمیت ہوگا **حجر الاحمر** ارسطو نے لکھا ہی
کہ یہ سنگ سرخ ہی اسکو بھی تراشتے ہین اگر تراشہ اسکا سفید رنگ ہو تو جو شخص اسکو
اپنے پاس رکھے جو کام کرے فتحیاب ہو اور اگر اُسکا رنگ سیاہ ہو تو اُسکے رکھنے والے کا
جس چیز کو دل چاہے گا فوراً حاصل ہوگی زرد رنگ کا بازو پر باندھنا خلق خدا کی نگاہون مین عزیز
کرتا ہی اگر خاکی رنگ ہو تو اُسکی تاثیر یہ ہی کہ ہر ایک آغاز کو خوب ترین وجوہ سے انجام کو پہنچاوے
اگر رنگ سبز ہو تو جسکے پاس ہو اُسپر ہتھیار مؤثر نہوگا **حجر اخضر** ارسطو نے لکھا ہی
کہ جو پتھر سبز ہو چاہیے کہ اُسکو بھی تراشین پس اگر اُسکا تراشہ مفید برآمد ہو اپنے پاس رکھے

اور جو درخت بووے یا زراعت کا شغل کرے اُسکے بیج مین اِس پتھر کو خس پوش کردے
اِس عمل سے اُسکی سرسبزی عمدہ طورسے ہوتی ہو اگر سیاہ رنگ ہو تو ہر طرف سے نیکیون کا
ذخیرہ اُسکے واسطے تیار ہوگا اور زرد رنگ مین یہ تاثیر ہی کہ جو شخص اُسکو اپنے پاس رکھے
اُسکو جو دادیجائیگی مفید ہوگی اگر سُرخ رنگ ہی تو بہت کچھ انعامات امراے وقت سے اُسکو حاصل
ہونگے اور لوگون کے درمیان مین عزیز اور محترم ہوگا اگر خاکی رنگ ہوگا تو کوئی ایسی
بیماری نہوگی جو اُسکی دوا سے آرام نہ پادے **حجر ارمنی** اِس پتھر مین کسی قدر لاجوردیت
ہوتی ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ مصور لوگ بجاے لاجورد کے اِسکا استعمال کرتے ہین اُسکی
خاصیت مین لکھا ہی کہ مسہل سودا ہی اور اُسکا نقش دھونے سے فانی نہین ہوتا ہی **حجر آسمانجونی**
ارسطو نے کہا ہی کہ جسوقت سنگ آسمانجونی کو تراشین اگر اُسکا تراشہ سفید رنگ برآمد ہو
جو کوئی اُسکو پاس رکھے اُسکا مزاج کبھی کند نہوگا اور نہ اندوہ و پشیمانی پاس آویگی اور اگر
سیاہ رنگ ظاہر ہو جو کوئی اُسکو اپنے ہمراہ رکھے گا اُسکا کام جاری نہوگا اور اگر زرد رنگ ہو
تو ہر ایک کام کو مصلح ہوگا اگر اُسکو کسی ندی یا کنوین مین پھینکدین تو اُسکا پانی کم ہوجائیگا
بلکہ مجراے آب منقطع ہوجائیگا اگر تراشہ کا رنگ سُرخ ہو تو اُسکا رکھنے والا ہر ایک سے
نیکی پاویگا اگر سبز رنگ ہو تو اُسکا رکھنے والا جس مقام مین کچھ بووے وہان کی نباتات بہت
بہتری کے ساتھ ظاہر ہون اگر زرد رنگ ہی تو اُسکا کام ہمیشہ جاری رہیگا **حجر الاسفنج**
شیخ الرئیس نے کہا کہ یہ ایک جسم متخلخل ہی مانند نمدہ کے کہتے ہین کہ یہ ایک حیوان ہی پانی
مین رہتا ہی اور جس چیز کو پاتا ہی لپٹ جاتا ہی اُسکے پیٹ مین ایک پتھر ہوتا ہی کہ وہ نہایت زرد ہوتا ہی
اور اُسکی خاصیت یہ ہی کہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کردیتا ہی **حجر الاسود** ارسطو لکھتا ہی کہ
یہ سیاہ پتھر ہی جسوقت اُسکو تراشین پس اگر تراشہ سفید ہو تو زہر مار و کثردم کو نہایت نافع ہی
اور زرد رنگ جسکے پاس ہو وہ درماندہ نہین ہوتا ہی یا جس مکان مین ہو وہان کے زن و مرد
علت ہاے بیماری سے صحت پاتے ہین اور کبھی علیل نہین ہوتے ہین سیاہ رنگ کی
خاصیت یہ ہی کہ جسکے پاس ہو اُسکے کل حوائج برآوین و زینر عقل مین افزایش ظاہر ہو اگر سبز
رنگ ہو تو اُسکو نیش زن جانور کبھی آزار نہ پہونچا وینگے **حجر اصفر** ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر
سنگ زرد ہی پس اُسکو تراشین اگر تراشہ اُسکا سفید ہو تو اُسکا پاس رکھنے والا جو کچھ جس سے
طلب کرے وہ حاصل ہو اگر سبز رنگ نکلے تو جس کام کے واسطے وہ کوشش کریگا وہ بہت جلد حاصل ہوگا اگر سُرخ ہو

تو اسکی بھی یہی خاصیت ہی اگر سیاہ رنگ ہو تو مطلوب اسکا تابع ہو جائیگا اور جب تک وہ
پتھر ہمراہ رہیگا کبھی اسکا معشوق اُس سے جدا نہوگا **حجر اغبر** ارسطو نے کہا ہی کہ جو پتھر خاکستری
رنگ ہووے اگر اسکا تراشہ سفید ہو تو جس آدمی کے نام سے اسکو پیسکر اپنی آنکھون مین سرمہ
لگاوین وہ شخص اُسپر مہربان ہوگا اگر تراشہ سیاہ برآمد ہو تو جو شخص اُسکو آنکھون مین لگاوے
اُسکو لوگ معزز رکھینگے اگر عورتین اُسکو سرمہ بناکر لگاوین تو اپنے شوہرون کی نگاہ مین معشوق
ہونگی اگر زرد رنگ ہو تو جسکے پاس ہوگا وہ سود آفرین ہوگا اگر سرخ رنگ ہو تو جسکے
پاس ہو اُسکو فراخی رزق اور معیشت ہو جاے اگر سبز رنگ ہو تو جسکے پاس ہو وہ شخص جس
قوم مین نشست و برخاست کریگا گرامی رہیگا اور اُسکو لوگ حکیم سمجھینگے اگرچہ وہ حکیم نہو **حجر الباہ**
ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکندر رومی نے ملک فریقیہ کی کان مین اس پتھر کو پایا اسکے خواص مین لکھا ہی
کہ اگر اسکو لیکر کسی انسان اور حیوان کے بازو مین باندہ دین تو فوراً اسکو قوت باہ بشدت ہوگی پس
سکندر نے حکم دیا کہ اس پتھر کو ہمارے لشکر مین نہ لیجاوین تاکہ عورات فضیحت سے بچین اور
بعض اس قسم کے بُرے پتھر کو جو توڑا تو اسکے اندر سے ایک صورت حوض کی سی نمودار ہوئی
کہ جہان اونٹ کھڑا ہوکر اپنی پی سکے غرض کہ جو شخص اس پتھر کے ریزہ کو زیر زبان اپنے رکھے
وہ تشنگی سے نجات پاے **حجر الزمرد** مصر مین ایک پتھر ہوتا ہی جو شخص اسکو اپنی کمر مین رکھے
قوت جماع فوق ہو اور جب تک وہ پاس رہے ہرگز قوت مذکور کا تنزل نہو **حجر البحر** ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر دریا کے کنارے ہوتا ہی اور لطیف لطیف اجزا اسے زمین اور اسکے بخارات
سے پیدا ہوتا ہی رنگ اسکا سیاہ اور شکل مانند اسپاکے ہوتا ہی مگر ہلکا اسقدر ہوتا ہی کہ
غرق آب نہین ہوتا ہی خاصیت اسکی یون لکھی ہی کہ جو شخص اس پتھر کو اپنے پاس رکھے
دریا مین غرق ہونے سے محفوظ رہے اگر اس پتھر کو مرغان جبارسی کے علف زار مین
رکھ دین پھر وہان سے اٹھاکر آدمی کی سر پر باندہین تو اسکا عارضہ احتلام دور ہو جائیگا اور نیز
اسہال کو نافع ہی **حجر الحبش** یہ پتھر بلاد حبش مین پایا جاتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ شب کوری
اور آنکھون کا ورم اور نیز درد چشم کو نافع ہی اور علامات جراحت کے دور کرکے موافق رنگ بدن کے
کر دیتا ہی **حجر الحصاة** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر مین نرمی بہت ہوتی ہی اور دریاے مغرب سے
برآمد ہوتا ہی صورت اسکی مانند حنظل کے ہوتی ہی اس پتھر کو بقدر دس جو کے
جو شخص نوش کرے فوراً سنگ مثانہ شکست ہو جاے **حجر الحیة** اسکو پارسی مین مارمُہرہ کہتے ہین

اسکی صورت مانند ریٹھے کے ہوتی اور اکثر سانپون کے سر پر نمود ہوتا ہی اسکی خاصیت
یون لکھی ہی کہ جسے سانپ نے کاٹا ہو وہ شخص اگر اس پتھر کو پانی یا دودھ مین گھس کر جراحت پر رکھے
فورًا چسپان ہوگا اور سارے زہر کو جذب کریگا شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ یہ پتھر گزندگی مار کو
دفع کرتا ہی جالینوس نے کہا ہی کہ یہ تاثیر ایک مرد رہست گو سے مین نے سنی ہی اسکے علاوہ
اور لوگ راوی ہین کہ اس پتھر مین خود زہر ہوتا ہی بعض سیاہ رنگ اور بعض خاکستری رنگ جس
پتھر مین خطوط ہوتے ہین وہ فراموشی کی دوا ہی باقی ہر ایک قسم اس مہرۂ مار کی سنگ مثانہ کے
حق مین مفید ہی **حجر الخطاب** یعنے سنگ ابابیل یہ دو پتھر ہین جو انکے آشیانہ مین پائے جاتے ہین
سرخ اور سفید رنگ پس جو شخص ہنگام خواب مین ترسناک اور خوفناک ہو اسکو سنگ سرخ کا
پاس رکھنا نہایت مفید ہوگا اور مصروع یعنے مرگی والے کو سفید رنگ مفید ہی اور نیز یرقان کو بھی
مفید ہی **حجر الدجاج** اس پتھر کو مرغ خانگی کے سنگدانہ مین پاتے ہین اسکو اگر مرگی والے
باندھین تو فورًا بیماری سے صحت پاوے اور قوت باہ کی افزایش مین بے نظیر ہی چشم بد کے
حق مین سریع التاثیر ہی جو لڑکے ہنگام خواب ڈرتے ہون اگر انکے بالین پر اسکو رکھین خوف جاتا رہیگا
حجر الرحی فارسی مین اسکو سنگ آسیا کہتے ہین اگر اسکا ٹکڑا کسی حاملہ کے بازو مین
ہرگز اسقاط حمل نہو اور بروقت دردزہ کے اگر باندھین تو وضع حمل کی آسانی ہو اگر اسکو گرم
کرکے سر کہ ٹھنڈا کین اور پھر جس شخص کے خون جاری ہو وہ اسپر بیٹھ جاے فورًا خون بند ہوجاے
اور ورم حارہ کا محلل بھی ہی **حجر الساموریہ** اس قسم کا پتھر ہی جو ہر ایک پتھر کو تراشتا ہی
لکھا ہی کہ جسوقت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنیاد ڈالنی چاہی شیاطین کو
حکم تراشنے پتھر کا صادر فرمایا لوگون نے اسوقت پتھرون کے تراشنے کی آواز سے گھبرا کر
فریاد کی پس سلیمان نے علماے بنی اسرائیل کو مع جنات کے جمع کیا اور فرمایا کہ تم مین کسی کو
ایسی ترکیب یاد ہی کہ بغیر ہونے آواز کے پتھر تراشا جاوے انھون نے عدم آگاہی کا عذر
بیان کیا اور یہ کہا کہ البتہ ایک جن ہی صخر نام جو حضور مین حاضر نہین ہی وہ البتہ ایسے علوم سے
آگاہ ہی یہ سنکر سلیمان نے حکم احضار فرمایا اور اسنے حاضر ہوکر عرض کیا کہ البتہ اسطرح
پتھر تراشنے کے واسطے ایک قسم کا پتھر ہی جسکو مین جانتا ہون مگر اسکے مقام موجودگی سے
واقف نہین ہون ہان ایک تدبیر مجکو یاد ہی پس کہا کہ ایک عقاب کا آشیانہ اور اسکا
انڈا تلاش کرکے حاضر کرو پس جنیون نے فورًا سامان مذکور فراہم کردیا پس ایک پیالہ آبگینہ سخت کا

نہایت صاف منگوا کر عقاب کا آشیانہ آسمین رکھ دیا اور آپ علیحدہ ہو رہا پس عقاب جب اپنے
آشیانہ کے پاس آیا اور آشیانہ کو فانوس سنگ کے اندر دیکھا پس آبگینہ مین چنگل مارا مگر کچھ اثر
نہوا اُسوقت اُسنے کسی طرف کی راہ لی دوسرے روز آیا اُسکی منقار مین ایک پتھر تھا پس اُسنے
اُس پتھر کو آبگینہ پر رکھا جسکے رکھتے ہی آبگینہ دو پارہ ہو گیا اور کسی طرح کی آواز نہ آئی پس حضرت سلیمان نے
عقاب سے دریافت کیا کہ یہ پتھر کہان سے لایا اُسنے عرض کیا کہ یا نبی اللہ یہ سنگ پارہ مغرب زمین کے
دریا سے لایا ہون جسکا نام سامور ی ہے پس حضرت سلیمان نے لشکر جنات اُدھر بھیج کر حسب ضرورت
سنگ پارہ منگوا لیا اور اشنا پتھر کا بالا آواز کے شق ہو گیا جہر السمم یہ پتھر مثل جزع کے ہوتا ہے
اور بجز خانہ ہائے شاہی کے اور جگہ نہین ملتا ہے اور اسکی خاصیت یہ ہے کہ سانپ اُسکے پاس زہر ہو اور
وہ سانپ اُس پتھر کے قریب ہو تو اُس پتھر کو حرکت ہوتی ہے اور نظام الملک حسن بن علی نے
سیر الملوک مین لکھا ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے ایک روز کہا کہ میری سلطنت سلیمان بن
داؤد کی حمداری سے کچھ کم نہین ہے مگر یہی ہے کہ سلیمان کو حق تعالیٰ نے جن و انس پرندون پر
بھی حاکم بنایا تھا لیکن میرے پاس جسقدر مال اور ہاتھی گھوڑے ہین کسی بادشاہ کو نصیب نہین ہے
اُسوقت حاضرین دربار مین سے ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک ایسی چیز ہے جسکے محتاج کل فرامروا ہین
اور وہ چیز کسی کے پاس نہین ہے پس سلیمان بن عبد الملک نے اُس چیز کا استفسار
کیا اُسنے عرض کیا کہ وزیر ابن وزیر جیسا کہ تو خلیفہ بن خلیفہ ہے پس سلیمان نے کہا کہ تو ایسے
وزیر کو جانتا ہے اُسنے کہا بلہ جعفر بن برمک نے عہدہ وزارت کو وراثت مین حاصل کیا اور
زمانہ دراز سے اُسکے خاندان مین سلسلہ وزارت چلا آتا ہے چنانچہ اکثر کتب وزارت اُسکے
اجداد کے حسب اُسکے پاس موجود ہین کچھ اُسکے اور کون تیری وزارت کو شایان اور سزاوار نہین ہے
پس سلیمان نے والی بلخ کے نام تحریر فرمائی کہ جعفر کو دمشق کی جانب باعزاز تمام روانہ کرو
اگرچہ لاکھ شہری ہی صرف زاد راہ ہو پس جسوقت جعفر دمشق مین آیا اور سلیمان کی حضور مین پہونچکر
شرف یاب قدمبوسی ہوا سلیمان نے اُسکی صورت کو بہت خوب پایا اور نہایت اعزاز سے
اپنے پاس بیٹھنے کا حکم صادر فرمایا مگر جعفر کرسی دیرین سلیمان سے ترش رو ہو کر فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم میرے پاس سے دور ہو اور دربانون سے جعفر کو حسب الایما وہان سے باہر
نکال دیا لوگ متحیر ہوے کہ اسکا باعث نامعلوم رہا آخر سلیمان بادشاہ نے خلوت فرمائی
اُسوقت ایک ندیم نے عرض کیا کہ اے حضرت جعفر کو خراسان سے طلب کرنا اتنے اعزاز سے

صاحب بنانا اور گھڑی بھر مین مردود النظر فرمانا اسکا کیا باعث ہی سلیمان نے فرمایا کہ گرشتہ الیہ
راہ دور سے نہ آیا ہوتا تو واللہ اسکو ہلاک کر ڈالتا کیونکہ جسوقت نامبر میری حضور مین آیا
زہر قاتل اپنے ہمراہ رکھتا تھا تو کیا خوب اول تحفہ جو میرے واسطے وہ لایا وہ زہر قاتل تھا پس
اُس ندیم نے کہا کہ اگر اجازت فرمائیے تو اس ماجرے سے جعفر کو بھی متنبہ کرون حکم ہوا بتہ
پس وہ شخص جعفر کے پاس آیا اور ماجرائے گذشتہ زبان پر لایا جعفر نے کہا درحقیقت میرے پاس
زہر تھا اور اس انگشتری کے زیر نگین ہنوز موجود ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ ہمارے باپ دادے
اکثر سلاطین کی حضور مین مورد عتاب و سرزنش ہوے اور بہت سے سخت وقت جان پر
اُٹھایا کیے پس مجھے یہ خوف رہا کرتا ہی کہ مبادا جیسا کہ ہمارے بزرگون کے ہمراہ سلوک ہوا ہمارے
ساتھ بھی وہی سلوک ہو پس ہر وقت یہ زہر موجود ہی کہ جسوقت نصیب اعدا ایسے عذاب عتاب مین
مبتلا ہون تو فوراً اس انگوٹھی کو چوس کر قید ہستی سے رہائی پاؤن اس ماجرے کو سنکر وہ ندیم
فوراً واپس ہوا اور سارا احوال سلیمان کے گوش گذار کیا سلیمان اس انجام بینی
اور دوراندیشی کا حال سنکر نہایت راضی ہوے اور مکرر اسکے احضار کا حکم صادر فرمایا اور باعزاز تمام
اپنے نزدیک جگہہ دی اور خلعت وزارت عطا فرمایا اور حکم دیا کہ چند توقیعات تحریر فرمائے
توقیع اُس خط بادشاہی کو کہتے ہین جو کہ حالت قہر مین تحریر کیا جاوے سم اور منشور خلاف اسکے
ہوتا ہی پس جسوقت ایک مدت گذری اور جعفر سلیمان کی خدمت مین گستاخ ہو گیا اُسنے بادشاہ سے
عرض کیا کہ آپ کو کس طرح سے خبر ہوئی کہ میرے پاس زہر ہی سلیمان نے کہا کہ میرے پاس
دو مہرہ مہرہ مین کے مانند ہین اُنکی خاصیت ہی کہ اگر کوئی زہر لیکر کسی طور پر حضوری مین آئے
تو مہرہ مذکور جنبش کرینگے پس جسوقت تم دربار مین آئے مہرہ مذکور متحرک ہوے اسی علامت سے
ہمنے تجھے زہر بردار سمجھا اور جب تیرے اُٹھ جانے سے مہرون کو آرام و تسکین ہوا زیادہ تر
یقین آگیا کہ بیشک تیرے پاس زہر تھا اور سلیمان نے دونون مہرے بازو سے کھول کر جعفر کو دکھائے
حجر الشیاطین ارسطو نے کہا کہ یہ پتھر ہمیشہ احمر اللون ہوا اسکا رنگ یاقوت کے
مانند ہوتا ہی اور جب اسکو توڑین تو اندر سے بھی برنگ یاقوت ہوتا ہی ہان اسمین شفافی
نہین ہوتی جسوقت پانی مین چھوڑین مانند ہرتال کے زرد ہو جاتا ہی اگر تین مرتبہ اسکو
گداختہ کرین تو مانند شنگرف کے سرخ ہو جاوے اگر ایک جزو اسکا چار جزو فضہ یعنے
چاندی مین چھوڑین تو زراحمر تیار ہو **حجر الصرف** یہ سرخ رنگ پتھر کسی قدر سیاہی مائل ہوتا ہی سرمین

کرمان مین پایا جاتا ہی اسکو حجر الحمار بھی کہتے ہین جیسے شراب کا نشا زیادہ ہو یا کہ درد سر ہو
پس حل کرکے اسکو نوش کرے فوراً صحیح و تندرست ہو جائیگا اکثر اسکو حل کرکے شنجرف کے
ہمراہ لکھتے ہین سرخ روشنائی تیار ہو جاتی ہی مگر کچھ سیاہی مائل **حجر الصنوبر** ارسطو نے
حجر الصنوبر کو یرقان کے حق مین نہایت نیک لکھا ہی اور اس پتھر کو آشیانہ ابابیل مین پاتے ہین
ارسطو کے سوا اور لوگون نے کہا ہی کہ اس پتھر کے حاصل کرنے کے واسطے حیلہ یہ ہی کہ
بچہ ہاے ابابیل کو دم مین لاوین اور اُنکے بدن کو زعفران سے رنگین کردیوین اور اُنکے
آشیانہ مین رہا کردیوین تو وہ معلوم کرتی ہی کہ میرے بچون کو یرقان ہوگیا پس وہ اپنے بچون کے
علاج کے واسطے یہ پتھر لاکے اپنے آشیانہ مین رکھتی ہی واللہ اعلم بالصواب **حجر عاجی**
شیخ رئیس کے نزدیک یہ پتھر دندان فیل کے مانند ہوتا ہی جس جگہ سے خون جاری ہو اگر
اسکو سودہ کرکے اُس مقام پر ضماد کرین تو فوراً بند ہو جائیگا اسے پارسی زبان مین شکر سنگ
کہتے ہین اور شیرازی مین سنگ زخم کہتے ہین **حجر عسلی** شیخ رئیس کی تحریر ہی کہ یہ پتھر
حکاکہ کی قسم سے ہی جب اسکو سودہ کرین تو اسکی تری نہایت شیرین ہوتی ہی جسوقت اسکو
کسی بہت موٹے آدمی کے بدن پر رکھین لاغر ہو جائیگا اور آنکھ کے زخم کو مفید ہی خاص کر
سفیدی بیضہ کے ہمراہ اور صحت چشم کو نافع ہی **حجر العقاب** یہ پتھر مانند گھلی چھہارے کے
ہوتا ہی جسوقت اسکو متحرک کرین تو اندر سے آواز کھٹ کھٹاہٹ کی پائی جاتی ہی اور اگر
اسکو شکستہ کرین تو اُسکے اندر سے کچھ بھی نہین برآمد ہوتا اکثر عقاب کے آشیانہ مین ملتا ہی
اور وہ ہند کی سرزمین مین ہوتا ہی جب کوئی آشیانہ عقاب کی جانب رُخ کرتا ہی تو
عقاب اُنھین اقسام کے سنگریزون کو لوگون کی طرف پھینکنا شروع کرتا ہی تاکہ لوگ اسکو
لیکر اپنی راہ لیوین گویا کہ عقاب کو یہ امر یقین ہوگیا ہی کہ جو لوگ اُسکے آشیانہ کی طرف توجہ
کرتے ہین وہ صرف اُنھین پتھرون کی تلاش مین آتے ہین اس پتھر کی خاصیت مین لکھا ہی
کہ حاملہ عورتون کے بازو ہاتھ درد زہ مین نافع ہی جو کوئی اس سنگریزہ کو زیر زبان رکھے دشمن پر
فتحیاب ہوگا اور جس شخص سے جو سوال کرے وہ منظور کریگا اور اکثر اس سنگریزہ کو آشیانہ
کرگس مین بھی پاتے ہین **حجر القمر** اسکو براق القمر اور زبد البحر بھی کہتے ہین شیخ رئیس نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر زمین مغرب مین عروج ماہ مین پایا جاتا ہی یہ پتھر نہایت سبک ہوتا ہی اسکی
خاصیت یہ ہی کہ اسکو پاس رکھنے سے صرع زائل ہوتی ہی اگر درخت پر آویزان کرین

اچھی طرح سے بار در ہوگا شیخ کے سوائے اور لوگون نے کہا ہی کہ یہ پتھر سفید رنگ نہایت شفاف
ہوتا ہی اسکے اندر بھی سفیدی پائی جاتی ہی اور وہ سفیدی ہنگام ترقی ماہ کے ترقی پکڑتی ہی
اور بروقت تنزل کے گھٹتی جاتی ہی اور ہندوستان کے گرد نواح مین ایک قسم کا ایسا
پتھر ہوتا ہی کہ وقت سوراخ کرنے کے اس سے پانی ٹپکتا ہی اور اسکو بھی حجر الثقب کہتے ہین
حجر الفار سرزمین مغرب مین مانند چوب کے ایک پتھر ہوتا ہی اکثر لوگ اسکو اپنے مکانون
مین رکھتے ہین پس فوراً کام اس کے کرنے سے اسکے پاس جمع ہوتے ہین اور آدمی
پاس آنے سے بھی بھاگتے ہین اسوقت پنجۂ انسانی مین گرفتار ہوتے ہین
سرزمین ہین یہ سنگ پارہ بہت کام آتا ہی کیونکہ وہان [illegible] حجر الثقب
ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو [illegible] پاتے ہین
نہ پایا گیا تھا۔ اس پتھر کا رنگ سیاہ ہوتا ہی اور نہایت [illegible]
اگر ہزار جزو پتھر پر [illegible]
ایسی ندی کے کنارے ہو [illegible] اور تشنہ جاری ہو [illegible]
ہٹکر دوسری طرف رجوع کریگا **حجر حسی** یہ پتھر سرزمین مصر مین پایا جاتا ہی [illegible]
اپنے ہاتھ مین لیتا ہی بیہوش ہو جاتا ہی اور جب [illegible]
پتھر کو اپنے پاس سے علیحدہ نہ کر دیوے تو ہوش [illegible] **حجر الکلب** جو پتھر
کتے کو مارین اور کٹا اس سنگ پارہ کو دانتون سے [illegible] حجر الکلب
کوئی شخص اب مین مکس کر کسی کو پلا دے وہ شخص لڑائی پر آمادہ ہو جاوے [illegible]
اس شراب کو پی لین تو ان سب مین باہم جنگ [illegible] **حجر الحیۃ** وہ پتھر
یہ ہی کہ جسوقت اسے پانی مین ڈالین تو پانی دودھ ہو جاتا ہی مگر اسکا رنگ خاکستری
اور شیرین مزہ ہوتا ہی اس کو نافع ہی اور [illegible] سے کیچوے نکلنے کو زائل
کنندہ اور نافع ہی اور چشم کے جراحت کو نافع ہی **حجر المطر** اس سنگ پارہ کو
بلاد ترک سے لاتے ہین یہ چند طرح کا ہوتا ہی اور نیز مختلف رنگ رکھتا ہی اگر کسی قدر
اس سنگ کو پانی مین رکھ دین فوراً ابر آجاوے اور ترشح ہونے لگے اکثر ایسا ہوتا ہی
کہ پانی زور سے برستا ہی اور اولے بھی پڑتے ہین ایک شخص بیان کرتا ہی کہ ایک
وزیر نے اس سنگ پارہ کی خاصیت مشاہدہ کرنا چاہی پس ایک مرد ترک کو طلب کر کے ارشاد کیا

کہ ہمارے سامنے ایسا عمل کرے اُس شخص نے ایک طاس مین پانی بھر کر اُس قسم کا سنگپارہ اُسمین ڈال دیا تھوڑی ہی دیر نہ گذری تھی کہ ابر پیدا ہوا اور پانی برسنے لگا **حجر الناقہ** یہ پتھر اُس جگہ پر ملتا ہی جہان اونٹ چرا کرتا ہی اگر اس پتھر کو کسی حیوان پر باندھین پس جو چیز اُس حیوان پر سوار ہو کر کوئی نوش کرے ہرگز اُسکا مزہ معلوم نہو گا اس پتھر کو اگر کسی عاشق دیوانہ کے بازو پر باندہ دین تو فوراً اُسکا عشق زائل ہو جائیگا اور اپنے ہوش مین آجائیگا **حجر الہندی** ارسطو کے نزدیک یہ سنگ سوراخ دار ہوتا ہی اور سوراخ اسکے زرد اور سفید رنگ ہوتے ہین مستسقی کے شکم پر رکھنے سے اُسکے شکم کا زرد پانی بالکل چوس لیتا ہی اور لطف یہ کہ اگر پھر اُس پتھر کو وزن کیجیے تو جسقدر آب زرد مریض کی شکم سے چوس لیا ہی اُسکا وزن اس پتھر مین زیادہ ہو جاتا ہی جس مقام پر بال نہ برآمد ہون اسکا استعمال کرین نور انمودار ہو جاوینگے **حجر یتولد فی الانسان** یہ پتھر انسان کے شکم مین پیدا ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر اسکا سرمہ بنا کر لگاوین چشم کی سفیدی زائل ہو **حجر یتولد فی الماء الراکد** یعنے وہ پتھر جو پانی بستہ مثل تالاب وغیرہ مین پیدا ہوتا ہی ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو گھس کر ناک مین ٹپکا نامرگی والے اور دیوانہ کو مفید ہی **حجر یہودی** شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اس پتھر کو سنگ یہود کہتے ہین اخروٹ سے کسی قدر بڑا ہوتا ہی اور اسپر بہت خطوط ہوتے ہین اکثر یہ پتھر مدور اور چوڑا زیتونی شکل کا ہوتا ہی سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو نافع ہی بند ہو جانے پیشاب اور ضعف معدہ مین اسپر ہی بشرطیکہ نیم مثقال آب گرم کے ہمراہ نوش کرین لیکن قاطع شہوت ہی شیخ کے علاوہ اور لوگون نے کہا ہی کہ اس پتھر کو دریاے رباط کے کنارے پاتے ہین اور یہ پتھر ہر روز اپنے معدن مین متحرک رہتا ہی الا روز شنبہ کو ساکن ہوتا ہی اسی سبب سے سنگ یہودی اسکا نام ہی اسکا خاصہ ہی کہ اگر اسکو پانی مین پیس کر نوش کرین سنگ مثانہ فوراً پارہ پارہ ہو جائیگا اگر چند عدد اس پتھر کے کسی جگہ پر چند روز کے واسطے رکھ دین تو چالیس روز کے بعد اُس عدد اوّل سے زیادہ ہو جائین گے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ **حجر یقوم علی الماء** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ایسا سنگ ہوتا ہی کہ پانی پیا کرتا ہی اور رات کے وقت بالکل پانی سے اوپر نکلتا ہی اور نام کو خفیف سا پانی مین رہتا ہی اور جب آفتاب نکلتا ہی تو سب پانی مین ہو جاتا ہی ذرا سا باہر نکلا رہتا ہی اور اس پتھر مین یہ خاصیت ہی کہ شخص

اپنے ہمراہ رکھے اُسکی سواری کا گھوڑا ہرگز آواز نہ دیگا سکندر رومی جب کبھی مسدم مشیخون کرتا تھا اُس پتھر کو کل ہمراہیون کے پاس بند ہوا دیتا تھا **حجر ضد السابق** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر اور سنگ مذکور الصدر دونون ایک ہی جگہ پر ہوا کرتے ہین لیکن یہ اُسکے برخلاف ہی جون جون آفتاب طلوع ہوتا ہی یہ پتھر بھی نکلنا شروع ہوتا ہی اور جب کہ ابر محیط آسمان ہوا اُس روز یہ پتھر بالکل پانی کے اندر غائب ہو جاتا ہی اور اُسکی خاصیت یون ہی کہ جس گھوڑے وغیرہ کے باندھین وہ تمام دن و رات چلایا کریگا **حجر سریون** ارسطو لکھا ہی کہ یہ پتھر زر و نقرہ کی کانون مین ہوتا ہی رنگ اُسکا کبھی زرد کبھی سرخ کبھی سبز کبھی سیاہ ہوتا ہی اور جسمین چار رون رنگ ہونگے وہ سب سے عمدہ ہوگا زرد رنگ تو سونے چاندی مین ملتا ہی اور سیاہ نقرہ مین ان اقسام مین ایک عمدہ پتھر ہوتا ہی جسمین چاندی اور سونا اور تانبا مخروج ہوا اور یہ پتھر انھین اجسام کے بخار سے پیدا ہوتا ہی اگر اس پتھر کو سات جو کے برابر سودہ کرکے مرغ دورنگ کے پتہ کے پانی مین گھول کر پیوین اور استخوان کج شدہ کے مقامات پر اُسکی مالش کرین ہڈی بجاے خود پہونچ کر درست ہو جائیگی اور اگر اس پتھر کو بقدر سات جو کے لیکر پیسین اور پارہ کے کشتہ مین ملا کر تانبہ پر ڈالین تو وہ تانبا چاندی ہو جائیگا **حرص** ارسطو نے اس پتھر کو زرد رنگ سفیدی اور سبزی آمیختہ سبک و نرم لکھا ہی اکثر یہ پتھر مغرب زمین مین ہوتا ہی اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ کل نیش زن جانورون کے زہر کو دفع کرتا ہی **حوساے** یہ چرک آہن ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ بروقت گرم کرنے وکوٹنے لوہے سے یہ پتھر سا علیحدہ ہوتا ہی اسکو خبث الحدید کہتے ہین اسکے خواص عجیبہ ہین کہ نواسیر اور جراحت ہاے انواع اقسام کے بہ کرنے مین نہایت مجرب ہی اور ضعف اور سستی معدہ کو دور کرتا ہی اور معدہ کو قوت دیتا ہی اور بواسیر کو بہت نافع ہی **خبث الطین** یعنے چرک گل - ارسطو نے لکھا ہی کہ جسوقت کوئی برتن بنا کر آگ مین رکھتے ہین تو ہر برتن سے تری مثل شہد کے ٹپکتی ہی اور وہی پتھر سی ہو جاتی ہی خاصیت اُسکی یہ ہی کہ رنگ زیروگ اسکو سرکہ مین پیس کر کپڑون کو سیاہ رنگتے ہین اور یہ پتھر چارپایون کے زخمون کے واسطے جہان کہین زخم ہو نہایت نافع ہی **خصیۂ ابلیس** یہ پتھر سرزمین مصر مین بہم پہونچتا ہی جس شخص کے پاس ہوا اُسکے گرد کبھی چور نہ آوینگے اور اُسکی عزت ہر ایک کی آنکھ مین ہوگی **دُر دریاے جوشندہ** ارسطو نے لکھا ہی کہ دریاے اوقیانوس جو کہ دنیا مین محیط ہی

اور اس دریا کو دریائے مسلوک محیط ہی اور دریائے مسلوک اس دریا سے مراد ہی جہان غواص لوگ بنا بر تحصیل موتی کے غوطہ لگاتے ہین اور یہ دریا فصل بہار مین جوش زن ہوتا ہی اور سخت سخت ہوا کے جھوکون سے اسمین بہت تغیر ہوتا ہی پس اس ہوا کے اٹھتے ہی دریائے مسلوک کی صدف تہ دریا سے اوپر آجاتی ہی اور ان ہوا کے جھوکون سے اس دریا کے پانی کی چھینٹین دریائے مسلوک مین گرتی ہین جسکو صدف مانند قطفۂ انسانی کے اپنے شکم مین قبول کرتی ہی اور دریا مین جا رہتی ہی اور وہ نطفہ گوشت اور پانی سے مخلوط ہو کر کلان ہوتا ہی جسقدر قطرہ بزرگ صدف کے منھ مین جاتا ہی اتنا ہی بڑا موتی بستہ ہوتا ہی جسوقت کہ صدف کے دہن مین قطرہ گرتا ہی صدف قعر آب سے نکل کر پانی پر آجاتی ہی مگر بروقت طلوع و غروب آفتاب اور بہنے ہوائے شمال کے لیکن جب منصف النہار ہوتا ہی تو پانی کے اندر چلی جاتی ہی کیونکہ حرارت آفتاب جب زیادہ ہوتی ہی تو موتی خراب ہو جاتا ہی پس صبح کو جسوقت صدف برآمد ہوتی ہی باد شمال کے مقابل پر اپنے دہن کو وا کرتی ہی تاکہ اس نسیم کے سبب سے اسکا موتی مصفا اور مجلی ہو پس وہ قطرہ اثر باد شمال اور آفتاب کی حرارت سے منعقد ہوتا ہی جسطرح کہ شکم عورت مین بچہ نشو و نما پاتا ہی پس اگر صدف کے پیٹ مین آب شور پہلے کا باقی ہوتا ہی تو مروارید دُرّ یا ایسا تیرہ ہوتا ہی جسکا جدا کرنا ناممکن ہی اور اگر نہین ہوتا ہی تو موتی بہت شفاف ہوتا ہی اور اسی طور پر اگر برخلاف ہر دو وقت مذکورۂ بالا یعنے صبح و شام کے صدف قعر دریا سے باہر کو برآمد ہو تو بھی اسکا موتی بدرنگ ہو جاتا ہی اور جو اکثر مروارید مین کرم یا دہان سے خالی نظر آتے ہین اسکی وجہ یہ ہی کہ اکثر صدف جب قعر دریا مین جاتی ہی تو اسکی تہ مین مضبوط بیٹھتی ہی اور پھر وہان سے ابھرتی نہین ہی یہان تک کہ مثل گھاس کے اسمین سے جڑین نکلتی ہین اور حیوانیت صدف کی بالکل جاتی رہتی ہی اس حال مین اگر بعد مدت دراز کے غواص لوگ اسکو باہر لاوین تو ضرور اسکا موتی خراب اور عیب دار ہوتا ہی جیسا کہ میوہ کا حال ہی کہ اگر بعد پختگی درخت سے توڑا نہ جاوے تو کچھ دنون کے بعد وہ اسی درخت مین سڑ جاتا ہی ارسطو کے علاوہ دیگر حکما کا قول ہی کہ دریائے اوقیانوس مین ایک جانور سیماب کے مانند پانی ہی اور جس قطرہ سے کہ مروارید پیدا ہوتا ہی وہ اسی پانی کے قطرات ہین جو ہوا کے جھونکے سے صدف کے پیٹ مین جاتے ہین اور موتی بنجاتے ہین پس جسوقت موتی شکم صدف مین تمام مکمل ہوتا ہی دوسرے مقام کو صدف جاتی ہی اور وہان پہونچ کر چند روز قیام کرتی ہی پھر وہان سے بحرین کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور بحرین مین آکر

ایک وقت مخصوص ہوتا ہی کہ لوگ معلوم کر لیتے ہین کہ اب صدف کا قافلہ آیہو نچا پس اُسوقت غواص غوطہ لگاتے ہین اور صدف کو نکالتے ہین پس جو لوگ وقت مخصوص پر غوطہ لگاتے ہین وہ موتی نہایت شفاف اور خوبصورت پاتے ہین اور اگر وقت سے زائد یا کم مین غوطہ لگاتے ہین تو موتی خراب ہوجاتا ہی ارسطو نے مروارید کی خاصیت مین لکھا ہی کہ بنا بر دفع خفقان نہایت عمدہ اور سریع التاثیر ہی اور خون سینہ کو صاف کرتا ہی اور اسوجہ سے اکثر حکما مروارید کو شامل ادویہ سرمہ کرتے ہین تاکہ آنکھون کے پٹھے کو قوت بخشے اگر بدن مبروص کو مروارید کے پانی سے ملین صحت ہوجائیگی انشا اللہ **دھنج** پارسی مین اسکو دہانہ کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ سنگ سبز ہی زبرجد رنگ ہرمس نے لکھا ہی کہ یہ پتھر تانبے کی کان مین پایا جاتا ہی اور اسکا بیان یون ہی کہ جب ہوا کی حرارت اور زمین کے بخارات تانبے کو اسکی کان مین پکاتے ہین تو اُس سے بخار نکلا کرتا ہی اور یہ بخار نکلنا اُس کبریت کے اثر سے ہی جو کہ زمین مین ہوتی ہی پس وہ بخار مرتفع ہوکر ایک دوسرے پر فراہم ہوجاتے ہین اور جسوقت ہوا کا اثر بدل جاتا ہی تو وہ بخارات منعقد ہوکر دھنج بنجاتا ہی یہ پتھر چند اقسام کا ہوتا ہی بعض بہت سبز ہوتا ہی اور بعض پر طاؤس کے ہمرنگ اور اکثر جملہ رنگ ایک ہی دھنج مین ظاہر ہوتے ہین جسطرح کہ زبرجد کی نسبت زر کی جانب ہی اسی طور پر دھنج کی نسبت جانب مس کے ہی اور یہ معادن کے بخارات سے ازخود متولد ہوتا ہی اور صفائی ہوا سے یہ پتھر صاف ہوتا ہی اور تیرگی ہوا سے تیرہ ہوتا ہی اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ اگر جراحت نیش کژدم پر مالش کرین تو نافع ہوگا اگر کسی قدر اسکا سودہ کوئی صاحب نوش فرماوین تو پتھر کو کوئی زہر اثر نہ کرے اگر سرکہ مین گھس کر داو پر لگاوین تو نافع ہی اور جمیع زخمون کو مفید ہی اور چشم مین بھی داخل ہوتا ہی مفید ہی چشم کو دور کرتا ہی اور تعویذ بنانے سے قوت باہ زیادہ ہوتی ہی **دیماطی** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نہایت سیاہ رنگ ہوتا ہی اکثر دریا مین پایا جاتا ہی اسکو جلا کر سیماب کے ہمراہ کھرل کرین تو پارہ بندھ جاتا ہی اگر اسکو ابرک پر جسکو کوکب الارض کہتے ہین لگا کر آگ دکھلاوین تو ابرک مثل پانی کے ہوجاتی ہی **رخام** یہ مشہور پتھر ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر یہ منظور ہو کہ عورت حاملہ نہو تو اس پتھر کو گھس کر ایک درم اسکو نوش کراوین ہرگز حاملہ نہوگی بلیناس نے اپنی کتاب خواص مین لکھا ہی کہ رخام کے اندر کیڑے ہوتے ہین اگر ان کیڑون مین سے دو یا تین عدد لیکر کسی کپڑے مین لپیٹ کر عورت کے بازو پر باندھ دیوین تو ہرگز حاملہ نہوگی **رقتی** ارسطو نے

لکھا ہی کہ یہ پتھر مانند زفت کے سیاہ ہوتا ہی اور بروقت توڑنے کے آبگینہ کے مانند شکست ہوتا ہی اکثر مغرب کی زمین سے نکلتا ہی اسکی خاصیت لکھی ہی کہ اگر سائیدہ کرکے روغن کے ہمراہ ناک مین ٹپکاوین جذام اور آب زرد کا نکلنا مسدود کرتا ہی اور زخمون کو صاف کرتا ہی

ریوس ارسطو نے کہا ہی کہ اس پتھر کو دریاے اخضر کے نزدیک پاتے ہین اسکی خاصیت عجیب یہ ہی کہ اگر اسکو آدمی اپنی انگلی مین پہنے تو غم واندوہ اس سے زائل ہوجاتے

زاجات یعنے پھٹکری - اسکے کل اقسام کی پیدایش اجزاے خاکی اور آبی سے ہوتی ہی جسوقت اجزاے خاکی آبی سے مخلوط ہوتے ہین تو دہنیت پیدا ہوتی ہی پس گدازکے قابل ہوجاتا ہی اور اسی سبب سے خبرونکی اور کبریتی اور حجری پھٹکری مین پائے جاتے ہین پس چونکہ اجزاے خاکی اور آبی جلے ہوے اسمین موجود ہین اسی وجہ سے ملحیت اسمین پائی جاتی ہی اور چونکہ گرمی سے پختہ ہوکر دہنیت کو ظاہر کرتی ہی کبریتیت بھی ہی اور چونکہ آفتاب کی حرارت سے آب وخاک باہم مخلوط ہوے اس نظر سے حجریت بھی ہی رہا مختلف ہونا رنگ زاج کا یہ امر حسب مزاج معدنیات کے ہی بعض کے نزدیک اسکے جمیع اقسام کا پیدا ہونا سماوی مردہ اور سبز کبریت سے ہوتا ہی اور زاج کا رنگ سرخ اور سبز وزرد وسیاہ وسفید ہوتا ہی سرخ کو سوری کہتے ہین اور یہ جملہ اقسام مین اول درجہ کی ہوتی ہی اور قبرس کی طرف سے لاتے ہین سبز کو قلقطار کہتے ہین اسکا مزہ شیرین ہی اور زرد ایک قسم کی روشنائی ہی جب اسکو توڑیے اسکے اندر سے گوند ایسا ظاہر ہوتا ہی اور یہ بھی نہایت عمدہ ہوتی ہی اور رنگرزون اور کفشگرون کی زاک وہ ہی جسمین توڑنے سے آنکھین ایسی ظاہر ہوتی ہین اور سب سے عمدہ زاک سفید ہوتا ہی جو بلاد جرجان اور طبرستان سے لاتے ہین اسکی خاصیت یون لکھی ہی کہ جراحت سر اور خارش اور ناسور اور نکسیر کے خون کو مفید ہی اور جو کہ دہن اور دندان اور بینی مین عارضہ اکلہ ہوتا ہی اسکو بھی نافع ہی جب زاک کی دھونی دیوین اسکی بو سے موش اور مگس بھاگ جاتے ہین عنقریب اسکے ہر ایک رنگ اور اقسام کے خواص علیحدہ علیحدہ زیب قرطاس ہوتے ہین

زبدالبحر شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ زبدالبحر چند اقسام کا ہوتا ہی فارسی مین اسکو کف دریا کہتے ہین بعض انمین سے بشکل فطر ہوتا ہی جو بابون کے گرجانے مین نورہ کی خاصیت رکھتا ہی اور بہق کو بھی مفید ہی اور بعض بشکل اسفنج کے فربہ ہوتا ہی اور اسکی بو مانند بو مچھلی کے ہوتی ہی دریا کنارے بکثرت ملتا ہی اور دانتون کو خوب سی جلا دیتا ہی اور ایک قسم کا نام

دردسی ہی کہ نقرس اور طحال اور استسقا کو نہایت مفید ہی شیخ کے علاوہ اور لوگون نے کہا ہی
کہ سرکہ مین ملاکر دار الثعلب پر لگانا ازبس مفید ہی عجائب خاصیت یہ ہی کہ بال نکالتا ہی
اور نیز گراتا ہوا دجلدی عوارض کو نافع ہی اور کلف کے جملہ کو نافع ہو مگر استعمال ایسے
مقام پر موم اور روغن گل سے مناسب ہی خنازیر اور استسقا اور گرفتگی بول کو نافع ہی بعض کے
نزدیک اسکا عورت کی ران مین آویزان کرنا دردزہ مین آسانی کرتا ہی اگر ایک درم کے برابر
دس رطل آب شور پر چھوڑین اور جوش دین تو فوراً وہ آب شیرین ہو جائیگا زجاج
یعنے آبگینہ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ چند قسم کا ہوتا ہی بعض انمین سے ریگ ہوتے ہین کہ جنکے
نیچے آگ روشن کرکے سنگ مغنیسیا انمین ڈالتے ہین اور اسکو فراہم کرکے ایک ٹکڑہ بناتے ہین
اور ایک قسم یہ ہی کہ سنگ مرہ اور سنگ قلی کو آردکرکے اور اسکو گداز کرکے ایسے سانچے مین
چھوڑتے ہین جو کہ آگ پر خوب گرم ہو رہا ہو بعدہ آگ پر سے اتارکے ہوا مین رکھتے ہین
اور دھوپ سے بچاتے ہین کیونکہ اگر اسکو اسوقت دھوان لگجاے تو فوراً شکست ہو جاے
اور کوئی فائدہ اس سے مترتب نہو اور آبگینہ مین جو رنگ ڈالو وہ قبول کرلیتا ہی کیونکہ اسمین نرمی
بہت ہوتی ہی کہتے ہین کہ پتھر کل پتھرون مین امتحق ہوتا ہی جس طرح بعض انسان احمق ہوتے ہین
کیونکہ یہ ہر چیز کا رنگ قبول کرلیتا ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اگر زجاج کو روغن سیماب کے
ہمراہ ملین تو دانتون کو جلا دیتا ہی اور بالون کو اگاتا ہی اور آنکھ مین لگانے سے روشنی چشم زیادہ
ہوتی ہی اور سفیدی اسکی دور ہوتی ہی بلیناس نے اپنی کتب خواص مین تحریر کیا ہی کہ اگر آبگینہ کو
سودہ کرکے ایسے برتن مین جسکے اندر کچھ شراب اور پانی ملا ہوا ہو پانی خمر سے علیحدہ
ہو جاتا ہی اور سرکا تجربہ نہایت آسان ہی زرنیخ یعنے ہرتال - ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مشہور ہی اسکے
رنگ کے بہت اقسام ہین سرخ و زرد و خاکی مشہور ہین سرخ اور زرد رنگ بادی النظر مین طلا معلوم
ہوتا ہی اگرچہ اسکے ہمراہ مستعمل کرین بالون کی صفائی مین نہایت تیز ہی اور تیز زہر قاتل ہی جو
شخص زرنیخ کو آگ پر رکھ کے سفید کرے اور تانبے کے تپر پر ملے تانبا سفید ہو جاتا ہی اور تانبے کی
بو بھی جاتی رہتی ہی اگر زرنیخ کو آگ مین جلادین اور دانتون کو مالش کرین تو نافع ہی اور دانتون کے
جملہ عوارض دور ہو جاتے ہین اور ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ جملہ اقسام کے
زخمون کو اچھا کرتا ہی اور اگر کسی قدر روغن زیت مین ملاکر سر مین ڈالین تو تمام سر کی جوئین
مرجاتی ہین اور روغن گل کے ہمراہ بواسیر کے واسطے بہت فائدہ مند ہی اگر انسان اپنے بدن پر

مالش کرے تاکہ بال دور ہون تو یہ خوف ہی کہ جھائین کے داغ نمود نہون پس چاہیے کہ بعد استعمال
اس دوا کے چاول اور گوکھرو پیسکر تمام بدن مین اُبٹنا کرے تاکہ اُسکی تندی اور تیزی دور ہوجائے
زرد ہرتال کی بو سے مکھیون کی موت ہی اور نیز اگر اسکو کسی قسم کے شیرے مین چھوکر مکھیون کے
روبرو رکھ دین تو بھی زہر قاتل مکھیون کے واسطے ہی زمرد اسے زبرجد بھی کہتے ہین ارسطو
لکھتا ہی کہ زمرد ایک قسم کا پتھر ہی جو طلائی کان مین پیدا ہوتا ہی اُسکا رنگ سبز شفاف ہوتا ہی اور جو
زمرد کہ نہایت سبز ہوتا ہی اور جسکا جوہر بہت صفی ہوتا ہی وہ زمرد تیرہ رنگ سے نہایت عمدہ
ہوتا ہی اسکے خواص مین تحریر ہی کہ اگر اسکو پانی مین گھسکر نوش کرین تو زہر دار حشرات الارض کے
زہر سے بائی یاوین اور جس حالت مین کہ زہر نے سرایت نہ کی ہو اور گوشت اِدھر اُدھر
گرا ہو تو تین جو کے برابر پانی مین گھسکر نوش کرنا مفید ہوگا ہر وقت زبرجد پر نگاہ دوڑانا روشنی
آنکھ کی زیادہ کرتا ہی جو شخص زمرد کو ہاتھ یا گردن مین رکھے صرع کی بیماری سے رہائی پاویگا بلکہ
قبل پیدا ہونے اس علت کے اگر یہ عمل کرین نہایت عمدہ ہی اور اسکے پاس رکھنے سے شیاطین
بھاگتے ہین اسی نظر سے بادشاہون نے اپنے ہاتھ مین اسکا رکھنا مفید سمجھا ہی ابن ماسویہ نے
لکھا ہی کہ خون نکلنے اور اسہال کے واسطے نہایت نافع ہی اگر افعی کی نظر زبرجد پر پڑ جاوے
تو فوراً اسکو دھکا کا عارضہ پیدا ہو اور اندھا ہو جاوے زنجار اسے پارسی مین زنگار کہتے ہین
ارسطو کے نزدیک اس پتھر کو مس یا برنج کی کان مین سے نکالتے ہین یہ پتھر ہمراہ سرکہ کے اکثر
امراض چشم مین عمل ہوتا ہی ناخنہ اور سپیدی اور خارش اور دھکا اور ضعف اور دیگر عوارض چشم کو
منفعت بخش ہی اور کھانا اسکا منع ہی کیونکہ اسمین قوت زہر قاتل کی ہی اور نواسیر کو بھی
نافع ہی اور زخم کے گوشت بد کا دافع ہی ارسطو کے علاوہ اور لوگ کہتے ہین کہ زنگار دو قسم عملی اور معدنی
ہوتا ہی مگر معدنی بہتر ہوتا ہی اور معدنی تانبہ کی کان سے نکلتا ہی اور موم اور روغن کی ہمراہ خارش اور کوڑہ اور
جھائین کے واسطے نافع ہی اگر ناک مین اسکا عرق بنا کر ٹپکاوین تو بدبو دور کر دے یہ لازم ہی کہ اول سے دہن مین
پانی بھر لین تاکہ اسکے گرونہ پہونچے اور سفید می چشم کی دور کرنے مین باستعمال دیگر ادویہ کے سریع التاثیر ہی اور
تیز عارضۂ نواسیر کو مفید ہی زنجفر اسے پارسی مین شنگرف کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ
اگر سیماب کو آبگینہ مین رکھ کر جوش دین اور دیگ کا دہانہ مضبوط گل حکمت کر دین تو یہی
شنگرف پیدا ہوتا ہی اور اسکی سفیدی زردی سے تبدیل ہو جاتی ہی یہان تک کہ
سرخ ہو جاتی ہی اگر خدانخواستہ بروقت جوش دینے کے دہانہ دیگ کا شکست ہو جاوے

اور اسکا دھوان انسان کے بدن مین رنگ جاے تو ایسی سخت بیماری ہوگی کہ انسان اسمین ہلاک ہوجاے ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ شبرف دو قسم معدنی اور مصنوعی ہوتا ہی پس معدنی تو کبریت کے گرنے سے کان سیماب مین پیدا ہوتا ہی اور مصنوعی وہی ہی جو کہ ارسطو نے اپنی ترکیب مذکورۂ بالا مین تحریر فرمایا ہی خاصیت اسکی یون ہی کہ بدگوشت اور اور عضو سوختہ اور دندان کرم خوردہ اور دیگر ہمیات مین بہت نافع ہی **سیج** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ہندوستان سے آتا ہی نہایت سیاہ رنگ اور براق ہوتا ہی اور نرمی اسقدر ہوتی ہی کہ بہ نسبت اور پتھرون کے نہایت جلد شکست ہوجاتا ہی انسان کو جب ضعف نگاہ عارض ہو تو اس پتھر کی طرف نگاہ کرنا نہایت مفید ہی اور نیز اسی طرح ڈھلکا والے کو نافع ہی آغاز نزول آب چشم کی علامتین یہ ہین کہ انسان کو خود بخود اپنی نظر کے روبرو مکھیان یا کیڑے اڑتے ہوے معلوم ہون پس جب یہ تماشا نظر آنے لگے تو ضرور لازم ہی کہ آدمی ہمیشہ سیج کو پیش نظر رکھے انشاء اللہ یہ مرض دفع ہوجائیگا اگر سیج کو تعویذ بناوین تو اسکو بدنظر کبھی اثر نہ کرے گی اور اسکو سودہ کرکے آنکھون مین سرمہ لگانا بھی مفید ہی اگر سرمین تعویذ بناکر لگا دین تو در دسر دور ہوگا **سلیس** ارسطو نے کہا ہی کہ یہ پتھر ہلکا اور متخلخل ہوتا ہی جسوقت اسمین ہاتھ لگا دین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا اس سے ہوا نکلتی ہی اور جسوقت ہوا نہایت تندی سے دریا کی موجون پر گذرتی ہی تو یہ پتھر اس ہوا اور پانی کے کف سے پیدا ہوتا ہی جو کوئی شخص اس پتھر کو نیم دانگ کے بھی برابر اپنے ہمراہ رکھے تو دشمن سے محفوظ رہیگا **سنباذج** ارسطو کے اعتقاد مین اسکی پیدایش خزیرون مین ہی اور یہ پتھر مثل ریگ سخت کے ہوتا ہی اور انمین چھوٹے بڑے بھی ہوتے ہین لکھا ہی کہ اگر سنباذج کو جلاکر سرمہ بناکر لگائین تو زخمہاے کہنہ مندمل ہوآوین اور منجن اسکا دانتون کو چرک سے پاک کرتا ہی **ستافنج** اسے حجرالدم اور درخت مس بھی کہتے ہین یہ بھی دو قسم معدنی اور مصنوعی ہوتا ہی جب سنگ مقناطیس کو جلاتے ہین تو مصنوعی ہوجاتا ہی مگر قوت آہن ربائی کی زائل نہین ہوتی ہان ایک بات ہوتی ہی کہ بعض نر ہوتے ہین اور بعض مادہ آنکھ کو نہایت مناسب ہوتا ہی ہر ایک قسم بیماری چشم کو نافع ہی خاص کر سفیدی چشم اور پلکون کی سختی اور زیادتی گوشت کو اگر شراب مین ملاکر مستعمل کرین تو واسطے گرفتگی بول اور روانگی حیض کے سریع التاثیر ہی **شب** یعنے پھٹکری بہت طرح کی ہوتی ہی اسکو زاج بلور بھی کہتے ہین دسقوریدس کہتا ہی

کہ سب اقسام مین عمدہ قسم یمانی ہی ہو کہ سفید رنگ زردی مائل اور ترش مزہ ہوتی ہی کہتے ہین
کہ شب یمانی پہاڑ سے ٹپکتی ہی اور وہ پہاڑ سرزمین یمن مین واقع ہی اور وہ چکیدگی عرق
کی طرح ہوتی ہی جسوقت سیال ہوکر زمین پر گرتی ہی پھٹکری ہی ہو جاتی ہی خون کی روانی کو
مسدود کرتی ہی اگر سرکہ کی تلچھٹ کے ساتھ اسکو نوش کرین تو سخت جراحتون کو
مندمل کرے اگر سرکہ اور شہد مین ملاکر غرغرہ کرین ہلتے ہوے دانتون کو مستحکم کرتی ہی اور
پتہاے عنیفہ کو زائل کرتی ہی خصوص لڑکون کے واسطے اکسیر ہی ارسطو کے نزدیک یہ پتھر
سفید رنگ سرخی مائل ہی کہتے ہین کہ جب رنگریزی کرتے ہین تو صباغ لوگ اول کپڑے کو
اسکے عرق مین تر کرتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ اس عمل کرنے کے بعد جس رنگ پر کپڑے کو
تیار کرین اسکا رنگ مضبوط اور پائدار ہو جاتا ہی شیخ الرئیس کے نزدیک ہی کہ پھٹکری مفت تنکے
ہمراہ جہان کہین رکھین وہان کے مکھی اور مچھر دفع ہو جائینگے اور قتل جون کے واسطے بھی
مفید ہی اور دہن اور بغل کی بوے گندہ کو بھی دور کرتی ہی اور اسکا پانی نمک کے ساتھ
سوختگی آتش کو بہت مفید ہی اور اسکے جوشاندہ کا عرق مسکن درد دندان ہی اور اگر رانگے
کے خول مین پھٹکری کو رکھ کے ناف پر باندھین تو درد قولنج کبھی نہوگا **صدف**
مشہور ہی بعض انہون نے دریاے شیرین مین ہوتی ہی اور بعض دریاے شور مین اول
ثانی سے بہتر ہوتی ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ کانٹے وغیرہ کو عضو مین سے نکالتی ہی اگر
اسکو پیسکر ضماد کرین تو درد نقرس زائل ہو اور اگر سرکہ مین پیسکر ناک مین ٹپکا دین تو خون
نکسیر کا بند ہو اور پینے سے درد معدہ کی مزیل ہی اسکا گوشت سگ دیوانہ کے زخم کو نافع ہی
اور صدف سوختہ کا منجن مجلی دندان ہی اگر آنکھون مین بال بکثرت نمودہون تو کسی قدر گندہ
کرکے اگر اس مقام پر اسکا استعمال کرین تو وہان پر بال نمودار نہونگے سوختہ آتش کے
حق مین سودمند ہی زخم اور جراحت کو خشک کرتی ہی اگر پارۂ صدف کو صاف کپڑے مین
رکھ کر لڑکے کے گلے مین آویزان کرین تو وہ لڑکا بروقت برآمد ہونے دانتون کے اذیت
نہ پاوے گا **طار دالنوم** ارسطو کے اعتقاد مین یہ پتھر سفید رنگ سیاہی مائل ہوتا ہی
اور قلعی کے برابر وزنی ہوتا ہی اکثر رنگ اسکا شکل رنگ طحال کے ہوتا ہی کہتے ہین کہ اس
پتھر کے دس دانے یا کسی قدر کم لیکر کسی آدمی کی گردن مین بطور تعویذ کے باندھین تو دن
رات آنکھون مین خواب نہ آوے اور کچھ اس بیدار رہنے سے تکلیف بھی ظاہر نہو جیسا کہ ایک دن کے

جاتے سے انسان کو تکالیف نصیب ہوا کرتے ہین اور جب اس پتھر کے تعویذ کو علیحدہ کرین
تو بھی چند روز تک اسکا کسقدر اثر باقی رہیگا کہ کچھ دنون تک تھوڑی تھوڑی نیند آویگی صاحب
جذام کی ناک مین آبجو کے برابر اسکے قطرات ٹپکانا مرض کو زائل کرتا ہی **طالیقون**
یہ مس کی قسم سے ہی کہ ادویہ سے اسکو بناتے ہین فارسی زبان مین اسکا نام ہفت جوش ہی
کہتے ہین کہ اگر طالیقون سے پیکان بناوین اور جس کسی حیوان کو اُس سے مجروح کرین
وہ فوراً مرجائیگا ارسطو کے نزدیک یہ ہفت جوش بالکل مس کی قسم ہی اور ادویہ اسمین اسواسطے
ملاتے ہین تاقوت سمیہ اسمین زیادہ ہو جاوے اگر اسکے کانٹے بناکر دریا مین چھوڑین تو ممکن
نہین کہ کوئی مچھلی اُس سے رہائی پاوے ہان کانٹا منہ مین پہونچنا چاہیے پھر رہائی دشوار ہی
چاہے مچھلی کیسی ہی بڑی ہو کیونکہ اسکا کانٹا گوشت مین جاکے پھر نکلتا نہین ہی اور
جس کسی کو لقوہ کی بیماری ہو اُسے لازم ہی کہ ایسے حجرے مین جاوے جہان نام کے واسطے
بھی روشنی نہو اور طالیقون کا آئینہ اپنے مقابل موجود رکھے اس تدبیر سے یہ عارضہ دور ہو جاویگا
اگر طالیقون کو آگ مین تاؤ دے کر جس دریا کنارے پانی مین بجھاوین اُس گھاٹ پر کوئی
حیوان چارپایہ پانی کے واسطے توجہ نہ کریگا اگر طالیقون کو شہد مین ملاکر دھوپ مین رکھدین
مکھی تک اسکے گرد نہ جائیگی جو شخص طالیقون کا موچنہ بناکر اسکے ذریعہ سے بالون کو
چُنے ہرگز دوبارہ وہان پر بال نہ نکلین گے **طلق** یعنے ابرک ارسطو کے نزدیک سرخ اور سفید
دو قسم کا ہوتا ہی سفید سطبر اور صاف ہوتا ہی اور سرخ سبک ہوتا ہی اس پتھر کو نیک اختر شریف
لکھا ہی کہتے ہین کہ اگر اسکو نحاس یعنے تانبے اور رصاص یعنے قلعی اور حدید یعنے
آہن پر چھوڑین بحکم خدا چاندی بنجاویگی سکندر نے لکھا ہی کہ جسوقت مجھے یہ معلوم ہوا کہ
طلا براق رنگ کا محتاج ہی پس ہمنے طلا کو طلق سے رنگا اور وہ نہایت عمدہ ہو گیا یہ طلق اکثر
طلسم وغیرہ مین داخل ہوتا ہی ارسطو کے علاوہ اور صاحبون نے تحریر فرمایا ہی کہ اسکا نام
کوکب الارض ہی طلق کی عمدہ قسم یہ ہی کہ بہت تنک ہو اور آگ سے نہ جلے اور جلادینے مین
مادرہ روزگار ہو خون کو حبس کرے جس شخص کو طلق کا حمل کرنا منظور ہو لازم ہی کہ کسی
کپڑے مین باندھے اور اسمین چند سنگریزے بھی چھوڑ دیوے اور پانی مین رکھدے
تاکہ خیساندہ ہو کر اسکا جسم باریک ہو جاوے اسوقت گوند کے عرق مین اسکا استعمال کرے
طوسوطوس ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نقرہ اور مس کی کان مین پیدا ہوتا ہی

رنگ اسکا سبز ہوتا ہی دھنج اور طوطیا کے مانند اسکی کیفیت ہوتی ہی کہ طوطیا بجز معدن نقرہ
اور دھنج کے اور دھنج بجز معدن مس کے اور جگہ نہین ہوتا ہی خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر اسکا
پانی آنکھ مین چھوڑین تو سفیدی کہنہ دفع کرے اور اگر سفیدی کہنہ نہوگی تو آنکھ کو مضرت
ہوگی **عقیق** ارسطو نے اسکے اقسام مین کثرت کا خیال کیا ہی بہتر وہی ہی جو یمن سے آتا ہی
گاہ گاہ دریاے روم کے کنارے پر بھی ہاتھ آتا ہی عقیق سرخ اور شفاف عمدہ ہوتا ہی
اسکی انگوٹھی پہنکر خشمناک دشمن کے مقابلہ پر جاوے تو اسپر غالب آویگا خون کے جریان کو
نہایت مفید ہی خصوص عورات کے حق مین جنکا خون ہمیشہ جاری ہوتا ہی اگر اسکا منجن
بناوین تو دانتون کے رنگ کو دفع کرتا ہی اور گندیدگی دہن بھی زائل ہو جاے اور
بن دندان کے خون کے جریان کو دفع کرتا ہی حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ جو شخص عقیق کی انگشتری اپنے ہاتھ مین رکھیگا ہمیشہ برکت اور خوشحالی مین رہیگا
اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل لکھی ہی کہ پیغمبر نے فرمایا کہ عقیق کی انگشتری
پہنو کیونکہ اسکا خواص ہی کہ فقر کو دور کرتا ہی کہتے ہین کہ عقیق کی انگشتری چشم و دل
اور دافع خفقان ہی **عنبری** ارسطو نے کہا ہی کہ یہ پتھر خاکستری رنگ سبزی مائل ہوتا ہی
مگر سبزی نمود نہین ہوتی اور سیاہ و زرد اور سفید نقطہ اسمین ہوتے ہین عنبر کی ایسی
خوشبو اسمین پائی جاتی ہی پادشاہون کی نظر مین اسکا افتخار رہی اکثر اسکے آوند یعنے
پیالہ وغیرہ بناکر موجود رکھتے ہین فقط سونگھنے کے واسطے اول اول اس پتھر کو جسنے
نکالا ابلیس علیہ اللعنۃ تھا اس نظر سے جو شخص اسکے برتن مین کھانے پینے کا استعمال کرے
مرض ہاے سوداوی اس شخص مین پیدا ہونگے اور پھر سخت معالجہ کا محتاج ہو جائیگا جیساکہ
اکثر بادشاہون پر گذرا ہی اسلیے اسکے پیالون کے استعمال سے ممانعت ہی **عطاس** ارسطو نے
اسکے تعریف مین لکھا ہی کہ اگر اسکو آگ مین ڈالدین تو آگ ٹھنڈی ہو جاویگی اگر اسکو زبان کے نیچے
رکھکے شراب پینا شروع کرین ہرگز نشہ اور بیہوشی نہوگی کیونکہ خمر کے بخارات
دماغ تک نہ پہونچین گے **فادزہر** یعنے سنگ زہر یہ نام ہر ایک پتھر کو موزون ہوسکتا ہی
مگر شرط یہ ہی کہ وہ پتھر قوت روح کی نگاہ رکھے اور نقصان زہر کو دافع ہو کہتے ہین کہ زہر
دو قسم کا ہوتا ہی گرم اور سرد گرم زہر خون کو جلا دیتا ہی اور باعث فنا رطوبت حیوانی کا ہی
جو سبب زندگی ہی اور بدن مین پھیل جاتا ہی جیساکہ پانی مین زعفران کا رنگ پھیلتا ہی

اور زہر بارد وہ ہو کہ جو خون اور رطوبات لطیفہ کو بستہ کرے جیساکہ پنیر یا یہ اگر دودھ مین چھوڑین فوراً شیر بستہ ہو جاتا ہی اور فعل فاذزہر کا مانند فعل ترشی کے ہوتا ہی جیساکہ رنگ زعفران کو ترشی کاٹ دیتی ہی ویساہی یہ زہر کے اثر کو زائل کر دیتا ہی ارسطو کے نزدیک فاذزہر کئی قسم کا ہی بعض زرد اور بعض خاکستر رنگ اسکی کان چین اور ہندوستان اور خراسان مین ہوتی ہی شخص بقدر نیم دانگ کے سودہ کرکے نوش کرے فوراً زہر سے رہائی پاوے۔ کژدم یا کسی دیگر زہر دار جانورون کی جراحت پر اسکا استعمال کرین نفع پاوین اگر کاٹنے کے ساتھ ہی اسکا لیپ لگاوین تو بہت جلد صحت ہو جاویگی **فرساوس** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر کو ظلمات مین اسکندر نے حاصل کیا تھا اور اسکے خزانہ مین موجود تھا رنگ اسکا سیاہ اور وزنی ہوتا ہی آگ مین گرنے سے غائب ہو جاتا ہی اگر سیماب مین ڈالکر آگ پر رکھین تو پارہ کو بستہ کر دیتا ہی اور دونون ایک ہو جاتے ہین اور نقرہ نرم ہو جاتا ہی اگر آدمی اسکو تعویذ بنا وے تو بڑا حافظہ ہو جائیگا یاد خدا کبھی فراموش نہوگی اگر جماع کرے تو فرزند مبارک پیدا ہو اور چشم بد کا سپر رہے اگر اسکو شیر گاو مین گھسکر برص کے داغ پر لگاوین صحت ہو گی بحکم حق تعالیٰ **قرطاسیا** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر کو بڑے بڑے پہاڑون کے نیچے پاتے ہین رات کے وقت یہ پتھر مانند شعلۂ جوالہ کے چمکتا ہوا نظر آتا ہی اگر اسکو آب کرکے دھوین جمیع حیوانات کے حق مین زہر قاتل ہو جائیگا **قفوس** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مانند آگ کے ہوتا ہی اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ اگر اسکو گھسکر کسی زخم پر رکھین فوراً مندمل ہوگا **فیروزج** ارسطو کی تحریر ہی کہ یہ پتھر سبز رنگ کبود سی مائل ہی دیکھنے مین پر بہار ہی اسکی کان سرزمین خراسان مین ہوتی ہی صفاے ہوا کی تاثیر سے اسکا رنگ زرد ہوتا ہی اگر اسکو سرمہ مین ملاکر استعمال کرین نافع ہی اکثر بادشاہ اسکی انگوٹھی نہین پہنتے ہین اسواسطے کہ اسکے پہننے سے ہیبت کم ہو جاتی ہی امام جعفر بن محمد صادق علیہ السلام کا کلام ہی کہ اسکی انگوٹھی جسکے ہاتھ مین ہو وہ کبھی فقیر و محتاج نہوگا **فیلقوس** ارسطو کہا ہی کہ یہ کئی رنگ کا ہوتا ہی اور ایک دن مین کئی رنگ سے ظاہر ہوتا ہی کبھی سرخ کبھی زرد کبھی سبز غرض کہ ہر وقت ایک نیا رنگ لاتا ہی رات کے وقت آئینہ کی طرح چمکتا ہی سکندر رومی نے جسوقت اس پتھر کی کان پائی اپنے متعلقون سے حکم دیا کہ اسکو

بکثرت اُٹھا لیوین لوگون نے تعمیل کی رات کے وقت ہر ایک شخص پر چارون طرف سے
پتھر پڑنے لگے اور کوئی شخص معلوم نہوتا تھا اُسوقت یہ ظاہر ہوا کہ یہ پتھر جنات مارتے ہین اور
وہ نہین چاہتے ہین کہ اس پتھر کو کوئی یہان سے لیجاے پس وہان سے سکندر بجلدی تمام
چلا آیا اور اس پتھر کی حفاظت کا حکم صادر فرمایا اُسوقت سے یہ پتھر خزانہ سکندر مین رہتا تھا
اور ہنگام سفر مین سکندر اپنے پاس رکھتا تھا اُسکی تاثیر یہ تھی کہ جدھر سکندر پہونچتا تھا وہان سے
جن دیو گریز کرتے تھے اور اسی طرح سے گزندے اور درندے فرار کرتے تھے **قیہار** ارسطو کی
تقریر ہی کہ اس پتھر کو سرزمین مشرق مین پاتے ہین اور کان طلا مین ہوتا ہی رنگ اسکا مانند
یاقوت سرخ کے ہی اسکی خاصیت مین ہی کہ سحر کو دفع کرتا ہی اگر دو جو کے برابر اسکا سایدہ نوش
کرین تو بد ذہنی اور دیوانگی زائل ہو **قربا طیسون** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرزمین ہند
مین ہاتھ آتا ہی یہ خون کو بند کرتا ہی اگر اسکو منہ مین رکھ کر فصد کھولو اُمین تو ہرگز خون نہ نکلیگا **قوم**
ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر دریا سے نکالتے ہین سفید و سرخ و زرد و سبز ہوتا ہی اسکی خاصیت ہی
کہ جسکے پاس ہو وہ شخص راست گفتار ہوگا اور اُسکے پاس سے شیطان اور جنات
گریزندہ ہونگے اگر بمقدار ایک جو کے گھسکر کسی قدر عود کے ہمراہ نوش کرین اکثر درد کو مانند
درد تفاصل وغیرہ کے نافع ہوگا **قلقدیس** یہ ایک قسم پتھر کی سے ہی انتہا کی حرارت
اسمین ہی اور قلقطار اور قلقند کہ آگے مذکور ہین ان دونون سے اسکی خاصیت ہر امر مین
بہت زیادہ ہی **قلقطار** یہ بھی ایک قسم پتھر کی کی ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ یہ بھی قلقدیس ہی
لیکن حرارت مین اُس سے کم ہی اسکی تاثیر ہی کہ آماس کو دفع کرتا ہی اور گوشت زائد کو
دور کرتا ہی اور خون بہنی اور آماس بن دندان کے حق مین مفید ہی اور آنکھون کے مجلی کرنے
مین اکسیر ہی **قلقند** یہ بھی پتھر کی سوختہ کی اقسام مین سے ہی یہ بکثرت گوشت کو خشک
کرتا ہی اور ناسور بہنی اور رعاف کو مفید ہی اور کان اور پیٹ کے کیڑے کے حق مین ہر
قاتل ہی اگر اسکو پانی مین چھوڑین اور مکان مین اُسکی آبپاشی کرین تو اُسکی بو سے کھٹمل
اور مچھر دفع ہو جائینگے اگر اسمین گندھک اور کالا دانہ بھی کسی قدر ملا دین تو زیادہ تر اُس عمل
مین طاقت ہوگی چوہے بھی اسکی بو سے پراگندہ اور مقتول ہوتے ہین اگر حجام لوگ اپنے
اُسترہ کو اس پتھر پر تیز کرین تو صفائی بال مین نہایت تیزی دکھلاتا ہی اگر انسان کے نتھنون کو اس پتھر سے
مالش کرین جب تک کہ روغن زیتون نہ لگاوین خواب نہ آویگا **قلی** یہ وہ پتھر ہی جس سے

شنان ہاتھ آتا ہی اسکی خاکستر مچلی ہی اور نمک سے زیادہ قوی ہی بہتی اور خارش اور بدگوشت کو نافع ہی اگر لمس اور نفط مین ملاکر زخم کثر دم پر لگاوین در دساکن ہوگا **قیسو** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سبک اور متخلخل ہوتا ہی یہان تک کہ پانی پر تیرا کرتا ہی اسکی کانین اکثر صقلیہ اور ارمینیہ مین ہین اسکو حجر الدفاتر بھی کہتے ہین کیونکہ یہ پتھر یہ خاصیت رکھتا ہی کہ لکھے کو مٹاتا ہی اور خاصیت اسکی یہ ہی کہ دانتون کو جلا دیتا ہی اور سرمہ لگاتا ہی اور دواؤن کے آنکھ کے حق مین مفید ہی اور ماسرجویہ کہتا ہی کہ چاندی کو خاک بھی کرتا ہی اور موے بدن کی صفائی بھی کرتا ہی اور زخم کو بہت جلد بھرتا ہی **قیر ادیر** ارسطو نے کہا ہی کہ یہ مدور ہوتا ہی سنگریزہ کے مانند دریا سے نکلتا ہی اور مانند بندوق کی گولی کے ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ اسکا نوش کرنا سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کرکے باہر نکال دیتا ہی **کسدامی** ارسطو کی تقریر ہی کہ یہ پتھر دریا کنارے پایا جاتا ہی سبز رنگ سیاہی مائل ہی اور نہایت سخت اور سبک ہوتا ہی اسکو سوہان کے ذریعہ سے ریزہ ریزہ کرتے ہین اگر اسکو پیس کے قلعی پر ڈالین اور آگ مین رکھین تو نرمی اور گندہ بوئی اسکی جاتی رہتی ہی اور آگ پہ قائم ہو جاتی ہی مثل چاندی کے **کرسیاد** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرزمین ہند مین پایا جاتا ہی سیاہ رنگ ہوتا ہی اکثر مچھلیان اسپر ہجوم کرتی ہین اور نہایت سبک اور درشت اور سیاہ مانند رماد کے ہوتا ہی سوہن بھی اسمین اثر نہین کرسکتا ہی البتہ سات مرتبہ آنچ دینے سے گداز ہوتا ہی اسوقت رنگ سفید ظاہر کرتا ہی اگر اسکے گداختہ مین تھوڑا سا نوشادر ملاوین تو ایک خرپارہ کو بستہ مثل پتھر کے کر دیگا **کرسیان** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرزمین ہند مین پایا جاتا ہی سبز رنگ شفاف اور صاف اور سنگین مانند قلعی کے ہوتا ہی جسوقت اس پتھر کو آنچ دیتے ہین سفید ہو جاتا ہی بعد اسکے سرخ مانند شنجرف کے بن جاتا ہی پس جب اسکو حل کرکے اسی مقدار کے موافق مغنیسا اسمین ملاوین اور بلور کو بھی آگ پر تاب دے کے اس کرسیان ساختہ مین سے دس جو برابر لیکے دس اساتیر برابر بلور پر ڈالین فوراً وہ بلور یاقوت ہو جائیگا واضح ہو کہ اساتیر جمع استار کی ہی اور استار کا وزن ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہی اگر اس پتھر سے نیم دانگ بھی انسان کے گلے مین آویزان کرین حرارت سے محفوظ رہیگا **کرک** ارسطو نے لکھا ہی کہ سفید رنگ ہوتا ہی اور اسکا تراشہ دندان فیل کے مانند ہی دریاے سندھ کے کنارے دستیاب ہوا کرتا ہی آنکھون کی خارش کو اسکا سرمہ مفید ہی

مردمان ہندوستان اسکی انگشتری بناتے ہین اور چشم بد اور جادو اور آسیب شیاطین کے دفعیہ کے واسطے نہایت مجرب ہی حکمای گذشتہ اس پتھر کو اپنے پاس رکھا کرتے تھے تاکہ ارواح زشت اُنکے پاس نہ آوین **کرمانی** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سیاہ رنگ اور متغیر اللون ہی شیرون کے جنگل مین ہوتا ہی اکثر اسکا رنگ برنگ طحال ہوتا ہی اگر اسکو پھکری اور دودھ مین پیسکر جذام والے کی ناک مین پکاوین مفید ہوگا **کہربا** زرد رنگ سفیدی مائل ہی اکثر سرخ رنگ بھی ہوتا ہی اسکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ پرکاہ اور خشک لکڑی کو اپنی طرف کھینچتا ہی اور یہ پتھر درخت جوز رومی کا گوند ہی اگر کوئی اسکا تعویذ بناوے آماس اور خفقان کو نافع ہی اور عارضۂ قی کو بھی مفید ہی اور خون کی روانی اور اسقاط حمل کی حفاظت اور یرقان کو مفید ہی کہربا سندروس سے بہت کچھ مشابہ ہی البتہ یہ فرق ہی کہ سندروس سفید مائل ہوتا ہی۔

لاجورد ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نہایت معروف ومشہور ہی اسکی انگوٹھی جسکے پاس ہو وہ خلق اللہ کی نظرون مین صاحب اعتبار ہوگا اگر اسکا سرمہ آنکھ مین لگاوین نافع ہی شیخ بلیس نے لکھا ہی کہ لاجورد دستون کو دور کرتا ہی اور آوردن کا کلام ہی کہ بیخوابی کو بھی دفع کرتا ہی اور مالیخولیا کے واسطے سریع التاثیر ہی **لاقط الذہب** یعنے یہ پتھر سونے کو اپنی طرف کھینچتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ مغرب زمین کے بعض پہاڑون مین ہوتا ہی اور یہ پتھر زرآمیز ہوتا ہی اور اسقدر زر سے مشابہ ہوتا ہی کہ بادی النظر مین طلا معلوم ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ اگر سونے کا برادہ خاک مین آمیختہ ہوگیا ہو تو اس پتھر کو اُس خاک پر ملین پس جسقدر سونا ہوگا وہ اس پتھر مین لپٹ جائیگا اور خاک خالی رہ جائیگی **لاقط الرصاص** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بدرنگ گندہ ہوتا ہی اور کچھ سفیدی سی ملی ہوئی ہوتی ہی اور باوجود سنگینی قلعی کے اسکو اپنی طرف کھینچ لاتا ہی اگر آگ مین اسکو جلاکر مانند کوئلہ کے کرلین بعد اسکے پارہ مین ڈال کر آگ پر رکھین تو پارہ بستہ ہوجاتا ہی مانند چاندی کے **لاقط الشعر** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بال کو کھینچتا ہی اسکی صورت متخلخل الجسم ہوتی ہی اور از روے وزن کے جمیع اقسام سنگ سے سبک ہوتا ہی آدمی کے بدن مین لگانے سے نورہ کے مانند بال اُڑ جاتے ہین اگر بال زمین پر پریشان ہوے ہون اس پتھر کے ذریعہ سے ایک ایک کرکے انکو چن سکتے ہین اگر صفائی بالون کی کرکے اُس مقام پر اس پتھر کو مل دین دوبارہ ہرگز بال نہ نکلین گے اور اگر اسکی بوزر گداختہ کو پہونچے تو تمام سونا خراب ہوجائیگا اور مانند شیشہ کے

وہ سونا ٹوٹ جایا کریگا اور پھر کسی تدبیر سے وہ سونا حالت اصلی پر نہ آئیگا **لاقط الصوف** ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکا رنگ سبز ہی اور خطوط سبز اور زرد رنگ کے اکثر اسمین ہوتے ہین اور نہایت ہلکا ہی اور کسی قدر سفید سی مائل ہی اور مدور خرد و کلان ہوتا ہی جسوقت صوف اسکے برابر کرین فوراً لپٹ جاتا ہی اسکا ئہ مہ کہنہ سفیدی چشم کو زائل کرتا ہی اور اگر اسکو گلا کر زبد البحر اسمین ملاوین تو سیماب کو سخت بستہ کرتا ہی **لاقط الظفر** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سفید خاکی رنگ اور ہموار و نرم بلا نقطہ کے ہوتا ہی اور یہ پتھر ناخن کو اپنی طرف کھینچتا ہی جو ناخن زمین پر گرے ہون انکو چن کر اٹھا لیتا ہی اور الماس پر اگر رکھین تو الماس پارہ پارہ ہو جائیگا اگر اس پتھر پر نون حیض کا ڈالین تو یہ پتھر مانند ریگ کے ذرہ ذرہ ہو جائیگا اگر اسکو پانی مین چھوڑ کر نوشین کرین تو نوشندہ کا گوشت پوست علیحدہ ہو جاے اور شانہ اور جگر پارہ پارہ ہو جاے **لاقط العظم** ارسطو کی تحریر ہی کہ یہ سنگ زرد رنگ اور سخت بلاد بلخ سے آتا ہی اور ہڈیون کا جذب کرنے والا ہی **لاقط الفضہ** ارسطو نے کہا ہی کہ یہ پتھر سفید رنگ ہوتا ہی اگر اسکو نقرہ سے پانچ گز کے فاصلہ پر رکھین تو بھی چاندی کو اپنی طرف جذب کریگا اگر نقرہ کی میخ کسی چیز مین جڑی ہوگی اکھڑ کے اسکے پاس آجاویگی **لاقط القطن** ارسطو کا قول ہی کہ یہ پتھر دریا کے کنارہ ہوتا ہی سفید رنگ روئی کو جذب کرتا ہی خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر اسکو ریگ مین حل کر کے تانبہ پر چھوڑین تانبہ کو نقرہ بنا دیگا اگر کسی آدمی کے پاس ہو تو ڈھلکا آنکھ کا بند کر دیگا **لاقط المس** ارسطو کی تقریر ہی کہ یہ پتھر تانبہ کو کھینچتا ہی اور نیز کاسہ کو بھی اپنی طرف کھینچتا ہی اسکے رنگ مین کسی قدر گرد آمیزی ہوتی ہی اگر ایک دانگ کے برابر اسکو لیکر دس درم نقرہ حل کر کے گداختہ کرین اور قبل اسکے کہ وہ گداختہ ہو کر بستہ ہو اسکو ڈالدین تو وہ چاندی زرد مثل سونے کے ہو جائیگی اگر دوبارہ پھر یہی عمل کرین تو مدت تک اسکی زردی دفع نہوگی اگر ایک جو کے برابر یہ پتھر آب شیرین مین گھسین اور مرگی والے کی ناک مین ٹپکاوین فوراً یہ عارضہ دفع ہو جائیگا **لجا عیطوس** یہ پتھر سیاہ رنگ ہی اور کھیرے کی بواس سے آتی ہی نہایت خشک ہوتا ہی اور گہرے زخمون کا اندمال کرتا ہی اور مرگی والے کو نافع ہی اور گزندہ چھوٹے چھوٹے جانورون کو بھگاتا ہی **لونقر دیس** شیخ رئیس لکھتا ہی کہ یہ سنگ مصری ہی دھوبی لوگ اسکے ذریعہ سے کپڑے صاف کرتے ہین اور یہ پتھر نہایت صاف اور پانی مین چھوڑنے سے نہایت جلد حل ہو جاتا ہی اور روانی خون کو

نافع ہی **الماس** ارسطو کی تحریر ہی کہ اسکا رنگ نوشادر کے مانند صاف ہی اور کل پتھرون کو پاش پاش کرتا ہی اور اگر اسکو ہزار ٹکڑے کرین ہر ٹکڑہ اسکا سہ گوشہ ہوئے گا جسقدر ٹکڑہ اسکا بڑا ہوگا اسی قدر اسکا فعل زیادہ تر طاقت رکھیگا کاریگر لوگ اسکی نوک کا برمہ بناکر سخت سخت پتھرون کو اسکے ذریعہ سے سوراخ کرتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ سکندر اس پتھر کے خواص سے سخت حیرت مین تھا اور حیرت کا سبب یہ تھا کہ ایک ایسا آدمی سکندر کے حضور مین آیا جسکو پتھری کا عارضہ تھا اور اس سبب سے اسکا پیشاب بند تھا سکندر نے فوراً الماس لیکر کسی قدر مصطگی اسکے سرے مین لگاکر اسکے سوراخ ذکر مین داخل کیا پس فوراً الماس نے پتھری کو ریزہ ریزہ کردیا ارسطو نے لکھا ہی کہ جس جگہ الماس ہوتا ہی کوئی آدمی وہان نہین جاسکتا اور اسکی کان ہندوستان کے ایک جنگل مین ہی اور وہ اسقدر گہری ہی کہ آنکھون کی روشنی اسکی تہ تک نہین پہونچتی اور اسمین اژدہے کی کثرت ہی جسوقت سکندر اس جنگل مین پہونچا اور چاہا کہ الماس حاصل کرے کوئی متنفس وہان جانے کو راضی نہوا تب سکندر نے حکما سے مشورہ کیا تب انھون نے سکندر سے کہا کہ اس غار مین گوشت کے لوتھڑے ڈالے جائین اور جانوران پرندہ اسمین جھپٹ پڑے جائین تاکہ الماس ان پارچہ گوشت مین چسپان ہون اور مرغان طیور وہان جاکر ان ٹکڑون کو باہر نکالین پس سکندر نے ایسا ہی کیا اور لوگون کو حکم دیا کہ طیور کی منقار و پنجہ سے جو گوشت ادھر ادھر گرے اسکو چن کر حاضر کرین الماس کے عجائبات مین یہ ہی کہ اگر ہتھوڑے سے نہائی پر رکھ کے توڑین ہرگز شکست ہوگا بلکہ ہتھوڑہ مین یا نہائی مین ریزہ اسکا گھس جائیگا اور جسوقت سرب یعنے سیسہ سے توڑین فوراً ٹوٹ جائیگا اور اگر الماس کو بز نر کے خون مین ڈال کر آگ دکھلاوین فوراً پگھل جائیگا اور وہ بخشش اور فساد معدہ کو نہایت نافع ہوگا اکثر اسکے معدنیات کوہ سراندیپ مین ہین اور وہ جنگل نہایت عمیق اور کالے ناگون سے معمور ہی اور وہان پر جو الماس ہاتھ آتا ہی وہ مسور یا چنے کے برابر ہوتا ہی یا نیم باقلا کے برابر اور ہر چند اس سے زیادہ مقدار کے الماس وہان ہوتے ہین مگر طائرون کے ذریعہ سے زیادہ وزن کا الماس دستیاب نہین ہوسکتا لوگ گوشت کے لوتھڑے پھینک کر گرگس کے ذریعہ سے اٹھواتے ہین اور اس سے یہ ریزہ ریزہ چن لیا کرتے ہین غرض کہ اسمین کچھ خلاف نہین ہی کہ الماس دانتون کو توڑ دیتا ہی اگر اسکو سم مین رکھین زہر قاتل کا اثر دکھلاویگا **مانطس** ارسطو نے لکھا ہی کہ ہندوستانی پتھر ہی آہنی ضرب کا کچھ اثر نہین خیال مین لاتا جس مکان مین ہو وہان جادو جن اور عفریت کا عمل نہوگا جو شخص تعویذ بناکر رکھے

شہر سے جنون کے مخفوظ رہیگا سکندر بادشاہ کو جب اس پتھر کی خاصیت معلوم ہوئی تو اسنے اپنے
تمام لشکر کو حکم دیا کہ اسکا ہمراہ رکھین پس اسکی تمیل سے بہت جگہ سحر اور جنون کے خوف سے
حافیت رہی **مارون** ارسطو کا مذہب ہی کہ اگر سنگ سرمہ کو بریان کرکے اس پتھر کے ہمراہ
پیسین اور وہ سرمہ آنکھ مین لگائین تو درد چشم اور سفیدی چشم کو نہایت مفید ہی **ماہانی**
ارسطو نے کہا ہی کہ اسکا رنگ سفید و زرد ہوتا ہی سرزمین خراسان مین پایا جاتا ہی سکتہ کو نافع ہی خاکستر
اسکی بواسیر کو دور کرتی ہی جسکے پاس اسکی انگشتری ہو وہ ہر خوف سے بے خوف رہیگا **مراد**
یہ عجیب قسم پتھر ہی بلاد دکن مین پایا جاتا ہی اگر کان سے نکالتے وقت آفتاب ناحیہ جنوب مین ہو
تو اسکی طبیعت کا خواص گرم و خشک ہوتا ہی اور اسکا رنگ سرخ ہوتا ہی اور اگر آفتاب شمال مین ہو
تو اسکی طبیعت سرد و تر ہوتی ہی اور رنگ سبز ہوتا ہی یونانی زبان مین اسکو سرد طالیس کہتے ہین
یعنے اڑنے والا پتھر وجہ تسمیہ یہ ہی کہ یہ پتھر ہوا مین متولد ہوتا ہی جب بخارات لطیف زمین سے
اٹھتے ہین اور ہوا مین وہ بخارات گردش پاتے ہین تو یہ پتھر پیدا ہوتا ہی اور جب تک آفتاب
فوق الارض رہتا ہی تو یہ پتھر ہوا مین پھرا کرتا ہی اسوقت اسکا رنگ سبز و سیاہ ہوتا ہی جیسا کہ نیل کا
رنگ اور آفتاب غروب ہونے پر ساکن ہوجاتا ہی پس اسوقت اس پتھر کے ٹکڑے زمین پر
گرتے ہین اور لوگ اسکو پاتے ہین دن کو یہ پتھر اسی طرح ہوا پر جاتا ہی اور رات کو زمین پر گرتا ہی
کہتے ہین کہ یہ پتھر جسکے پاس ہو جملہ شیاطین اسکے مطیع ہونگے اور جو چاہے اسنے سیکھ لے **مرجان**
ارسطو کی تحریر ہی کہ اسکا رنگ سرخ ہوتا ہی اور دریا مین مثل گھاس کے اگتا ہی اسکے اخیر مین
بہتر اور عمدہ اسکی خاکستر ہو اگر اسکو حل کرکے عمل مین لاوین پارہ کو بستہ کردے اور رنگ اسکا
مثل سونے کے کردے اور یہ چشم مین داخل ہی ارسطو کے علاوہ دیگر صاحبان کا کلام ہی کہ مرجان
مرشی نام ایک مقام سے پیدا ہوتا ہی اور یہ مقام افریقیہ کے گرد و نواح مین واقع ہی سوداگر فراہم
ہوکر وہان کے باشندون کو مزدوری مین نوکر رکھتے ہین اور انھین سے نکلواتے ہین
وہان کا سلطان ان سوداگرون سے محصول نہین لیتا ہی پس جو لوگ کہ مرجان کے نکالنے مین
مصروف ہوتے ہین تو وہ ایک سخت لکڑی ایک گز کی طویل لیکر اسکو بطور صلیب کے بناتے ہین
اور اسمین بھاری پتھر باندھتے ہین اور کشتی پر بیٹھ کر دریا مین جاتے ہین کہتے ہین کہ کنارہ دریا سے تیس
فرسخ پر منبت مرجان ہی وہان جاکر اس صلیب کو پانی مین ڈالتے ہین تاکہ وہ تہ تک پہونچ جاے
اسوقت کشتی کو راست و چپ پھیرتے ہین تاکہ صلیب مین مرجان کی شاخین اٹک جائین پھر زور سے

اس صلیب کو اپنی طرف کھینچتے ہین پس اسمین مرجان بھی الجھ کر نکل آتا ہی مگر اسوقت اس مرجان کا
رنگ تیرہ ہوتا ہی جب اسکو تراشتے ہین تو اسکے اندر سے سرخ رنگ کا مرجان نکلتا ہی
بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ پتھر دریاے اندلس کے قعر مین ملتا ہی غواص اُدھر کو جاتے ہین
اور اسکو نکالتے ہین خواص اسکے سنگ بسد کے بیان مین سابق مذکور ہو چکے ہین حاجت اعادہ
نہین ہی کیونکہ بسد مرجان کو کہتے ہین **مردار سنج** فارسی مین اسکو مردار سنگ کہتے ہین ارسطو نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر قطعی کی خاک ہی اسکا مرہم تر زخمون کو خشک کرتا ہی اور پرانے زخمون کو اچھا کرتا ہی
اور گندہ بغل کا واقع ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ مردار سنگ بغل اور بدن کی بدبو دور کرتا ہی اور
کلف وغیرہ علامات سیاہ کو مع داغ آبلہ کے زائل کرتا ہی پیشاب کو بند کرتا ہی اور چشم کو منور
کرتا ہی اور دیگر خواص اسکا یہ ہی کہ اگر سرکہ مین چھوڑین سرکہ شیرین ہوگا اگر صحیح بدن مین
مالش کرین بدن سیاہ ہو جاے بغل مین لگانے سے گندہ بو دور ہوتی ہی مگر اسمین قباحت
یہ ہی کہ بغل کے مادہ کو دل کی طرف رجوع کر دیتا ہی تو اسکے واسطے یہ تدبیر ہی کہ اوّل اسکو
روغن گل مین آمیز کر لیوین **مرقشیشا** ارسطو نے اسکو چند قسم کا لکھا ہی بعض ذہبیہ اور بعض
فضیہ اور بعض نحاسیہ ہوتے ہین اور سب اقسام مین اسکی کبریت کی آمیزش ہوتی ہی اور جسوقت
جلاء مین آرد کے مانند ہوتا ہی اور کبریت دور ہوتی ہی اکثر عمل کیمیا مین داخل ہوتا ہی اگر کسی قدر
اسکو زر مغشوش گداختہ پر چھوڑین فوراً طلاے خالص بنا دیگا اگر خود اسکو گلا کر تانبے یا سیسہ پر
چھوڑین سفید اور خشک کر دیگا اور نزدیک بہ نقرہ کر دیگا اور انکی اقسام یہ ہین زری سیمی مسی
نقرئی ہر ایک قسم اسکی شابہ اُس جوہر سے ہوتی ہی کہ جس جوہر سے یہ پیدا ہوتا ہی فارسی مین اسکو
سنگ روشنائی کہتے ہین روشنائی چشم کی دوا مین مستعمل ہوتا ہی بہق اور برص اور نمش کے
حق مین نہایت مفید ہی اسکی مالش سے بالون کی صفائی ہوتی ہی اور گھونگھر والے ہو جاتے ہین
جس لڑکے کے گلے مین آویزان کرین اسکو بزرگی حاصل ہوگی **سن** ایک قسم کا پتھر ہی
جسپر چھوپری تلوار وغیرہ تیز کرتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ سن سبز رنگ کا ہوتا ہی اور تیل لگا کر
اسپر اوزار تیز کرتے ہین مخصوص سفیدی چشم کو مفید ہی اور مثل اسکے ایک پتھر مانند سنباوج کے
ہوتا ہی کنارے دریاے ہند کے پاتے ہین اور یہ دانتون کے حق مین بھی نافع ہی شیخ رئیس نے
لکھا ہی کہ برادہ سن کو زنان باکرہ کی پستان پر لگانا یا لڑکون کے خصیہ مین لیپ کرنا نہایت مفید ہی
خوف زیادہ کلان ہونے کا جاتا رہتا ہی **مسہل الولادت** ارسطو کے نزدیک یہ پتھر بھی ہند مین ہوتا ہی

اگر اسکو جنبش دین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید اسکے اندر اور بھی پارۂ سنگ ہی اسکی کان ہندوستان مین اُس پہاڑ مین ہی جو بحرین کے مابین مین واقع مدینہ قمار ہی ایک عجیب خاصیت یہ ہی کہ گرگس کی وضع حمل سے ظاہر ہوئی ہی کہتے ہین کہ وضع حمل کے وقت مادۂ گرگس قریب مرگ پہونچتی ہی اور اکثر مر بھی جاتی ہی پس اُسوقت گرگس نر اس پہاڑ کی راہ لیتا ہی اور وہان سے اس پتھر کو لیکر اپنی مادہ کے نیچے رکھتا ہی فوراً وضع حمل ہو جاتا ہی اہل ہند نے اسکی خاصیت گرگس سے پائی ہی دردزہ کی حالت مین اگر یہ پتھر موجود ہو تو ولادت کی تکلیف نہو گی **مقناطیس** فارسی مین اسے سنگ آہن ربا کہتے ہین یہ پتھر لوہے کو اپنی جانب کھینچتا ہی اور عمدہ اسمین سیاہ رنگ سرخی مائل ہوتا ہی اسکی کان دریاے ہند کے ساحل پر ہی اکثر کشتیان جو اُدھر گذرتی ہین کوہ مقناطیس کے برابر تو کشتیون کی کیلین وغیرہ جواز قسم آہن ہوتی ہین نکل کر پہاڑ سے چسپان ہو جاتی ہین اور تختے تباہ ہو جاتے ہین پس اسی خوف سے اُن کشتیون مین کیل آہنی کا لگانا ممنوع ہی یہ نئی عجیب بات ہی کہ اگر مقناطیس کو لہسن یا پیاز کی بو دیوین تو اُسکی یہ ساری خاصیت باطل ہو جاتی ہی اور پھر جب سرکہ یا بزر کے خون تازہ مین کھین اُسوقت پھر وہی تاثیر ہو جاتی ہی اگر کوئی شخص لوہے کا ریزہ پانی کے ہمراہ پیگیا ہو اور وہ مقناطیس کو دودھ مین گھسکر نوش کرے فوراً وہ ریزہ قی مین برآمد ہوگا۔ اگر کوئی شخص زہر سے بجھے ہوے ہتھیار کا زخم کھائے اور وہ مقناطیس کو دودھ مین گھسکر پیے فوراً زہر کا عمل باطل ہو جائیگا حق تعالیٰ نے اس پتھر کو ایسی قوت عطا کی ہی کہ اسمین اور لوہے مین عاشق و معشوق کی سی محبت معلوم ہوتی ہی ارسطو کے سوا اور لوگون نے لکھا ہی کہ اسکا پاس رکھنا وجع مفاصل کے حق مین مفید ہی اور نیز وضع حمل مین اکسیر ہی اگر اسپر روغن زیتون کی مالش کرین تو پھر لوہا اس سے گریزان ہوگا اور جب بزر کے خون تازہ مین غوطہ دین حالت اصلی کی تاثیر دکھلائیگا اگر کسی کے پیر مین درد نقرس ہو تو ہاتھ مین رکھنا اسکا نافع ہی اور گٹھیا کا عارضہ بھی مدافعت پاتا ہی **ملح** یہ اُس پانی سے متولد ہوتا ہی جو اجزاے خاکی سوختہ سے آمیز ہو مگر نہ سخت کیونکہ اگر سختی سے آمیزش ہوتی ہی تو تلخ ہوتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ بعض نمک کڑوے ہوتے ہین لکھا ہی کہ نمک بعد بارش کے فصل خریف مین پیدا ہوتا ہی کس واسطے کہ نازک و لطیف مادہ موسم گرما مین تحلیل ہو جایا کرتا ہی اور سخت مادہ رہجاتا ہی اُسوقت آفتاب کی تاثیر سے نمک بستہ ہوا کرتا ہی نمک دو طور پر ہوتا ہی آبی اور کوہی۔ نمک کی خاصیت ہی کہ کل بوسیدگی کو دافع ہی اور اسکو جلا کر منجن بنانا دانتون کو مصفا کرتا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی آغاز کھانے کا نمک پر کرو اور اُسی پر ختم کرو کیونکہ اسکے استعمال مین ستر عارضون سے شفا ہوتی ہی نمک کا استعمال اعتدال کے درجہ پر

اچھا ہوتا ہی زائد گوشت کو دور کرتا ہی اور خارش اور داد کو دافع ہی تخم کتان کے ہمراہ مرہم بنانا اور زخم کرۂ دم پر لگانا مفید ہی اور سرکہ اور شہد مین ملا کر اگر لگائین تو کلف چہرہ اور زنبور کے جراحت کو نافع ہی اور بلغمی خارش اور درد نقرس کو بھی مفید ہی چونکہ کہ سفید اور ترنگ ہوتا ہی اسکو ہندی مین اندرائی کہتے ہین رنگ مین بلور کے طور پر ہوتا ہی اسکا کھانا دہن کو تیز اور بن دندان کو محکم کرتا ہی ارسطو کے نزدیک نمک کئی قسم کا ہوتا ہی بعض تو متحجر یعنے مانند پتھر کے بعض مانند برف کے بعض شور اور یہ نمک شور کف دریا کے اقسام مین سے ہی اور دریا کنارے کے مقامات مین پیدا ہو کر ملتا ہی حق تعالیٰ نے کوئی چیز خالی از حکمت نہین پیدا کی اس قسم کو اکثر درخت اور فلے اور پتھرون مین سے حاصل کرتے ہین اور جس چیز مین ملاوین اسکا مصلح ہی حتیٰ کہ طلا کا رنگ صاف کرتا ہی اور اسکی زردی کو زیادہ کرتا ہی اکثر پتھرون کا میل صاف کرتا ہی **نطرون** ارسطو نے لکھا ہی کہ ہر چند یہ پتھر بورق کے اقسام سے ہی مگر اسکا فعل برخلاف اسکے ہی اجسام کو مصفے اور کج کو راست کرتا ہی اور رنگ رد کو مجلے کرتا ہی حمول اسکا عورات کے رحم کی تری کے حق مین نہایت مفید ہی صنائع کیمیا مین اسکے فوائد بہت ہین ارسطو کے علاوہ اورون کا کلام ہی کہ نطرون بورق ارمنی ہی سخت تر قوابخ کو نافع ہی اور آنکھ کی سفیدی کو زائل کرتا ہی اگر اسکو خمیر مین ملاوین روئی کو خوشرنگ کرتا ہی اگر دیگ مین چھوڑ دین گوشت بہت جلد گل جاتا ہی **نولی** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس نام کے معنی دور کنندۂ زہر ہین اور کل زہر کے واسطے نافع ہی مگر جگر اور دل کو مضر ہی اور رگون کے اندر خون کو فاسد کر دیتا ہی بضرورت دفع زہر اسکا استعمال کرتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ روح حیوانی کے مجاریون کو مسدود کرتا ہی اسوجہ سے آدمی بیہوش ہو جاتا ہی پس چاہیے کہ اسکا استعمال قبل تاثیر کرنے زہر کے کرے تاکہ اسکا اثر زہری پر ہو اگر بعد استعمال کیا تو یہ خود قاتل انسان ہی **نورہ** سنگ سوختہ کے اقسام مین سے ہی خون کی روانی بند کرتا ہی اور آگ کے جلے ہوے پر نہایت سریع التاثیر ہی واسطے دور کرنے بالون کے حمام مین اسکا استعمال بہت اچھا ہی مگر بعد ازان استعمال روغن بنفشہ اور گلاب کا بھی ضرور ہی یہ عمل جناب سے ظاہر ہوا ہی یعنے سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے جسوقت بلقیس سے نکاح کیا تو اُنکی صورت مین کوئی نقص نہ تھا بجز اسکے کہ ساق پا مین مانند موے ریش کے بالون کی کثرت تھی پس حضرت سلیمان نے جنون سے دریافت کیا کہ بالون کے دفعیہ مین کوئی تدبیر معلوم ہی پس جنون نے نورہ تیار کیا۔ یہ بھی لکھا ہی کہ نورہ کو جس جگہ چھڑک دین وہان مکھیون کی کثرت نہوگی

نوشادر اسکا پیدا ہونا مانند نمک کے لکھا ہی مگر اسقدر فرق ہی کہ اسمین اجزاے خاکی کم ہین اور اجزاے آتشی زیادہ ہوتے ہین اور اسی سبب سے جب اسکی تصعید چاہتے ہین یعنی آگ پر رکھتے ہین تو یہ بالکل اڑ جاتا ہی بعض نے لکھا ہی کہ اجزاے آبی اور ودی سے نہایت نزاکت کے ساتھ پیدا ہوتا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ حمام کے دھوؤن سے اسکو حاصل کرتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکی کانین بکثرت ہوتی ہین اور مختلف اللون ہی بعض خاکی رنگ بعض مانند بلور کے سفید ہوتا ہی سفیدی چشم کے حق مین مفید ہی اگر اسکو دیگر ادویہ کی ہمراہ پکا کر استعمال کرین تو خناق بلغمی کو نافع ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اگر نوشادر کو پانی مین حل کر کے چھڑکین حشرات الارض وہان سے دور ہو جاوینگے **ہادی** ارسطو لکھتا ہی کہ یہ پتھر حد ودجنوب وشمال مین ہوتا ہی اسکا رنگ مانند طحال کے ہوتا ہی اگر آدمی اپنے پاس رکھے کتے اسپر غوغا نہ کرینگے اگر اسکو گلا کر زاک ملاوین تو سیماب کو بستہ کر سکتا ہی اور پھر سیماب مین یہ طاقت نہوگی کہ آگ پر اڑ جاے **یاقوت** نہایت سخت اور خشک اور صاف شفاف مختلف رنگ یعنے سرخ زرد سبز کبود ہوتا ہی اسکی خلقت آب شیرین سے ہوتی ہی جو کہ کان مین درمیان پتھرون کے مدت تک رہتا ہی پس گاڑھا ہو کر صاف اور سنگین ہو جاتا ہی اور کان کی گرمی اس مدت مین پکا کر سخت سنگ بناتی ہی آگ سے نہین گلتا ہی اور کسی قدر دھنیت بھی رکھتا ہی اور تری اسکی ہر دم بڑھا کرتی ہی سوہان بھی اسمین موثر نہین ہوتا ہی مگر الماس اور سنباوج اسمین اثر کرتا ہی اسکی کان شہرہاے جنوبیہ مین خط استوا کے نزدیک بتاتے ہین اور قلیل الوجود ہونے کے باعث سے نہایت عزیز ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ در اصل یاقوت تین قسم کا ہوتا ہی سرخ زرد سبز سرخ ہر ایک قسم مین نہایت شریف اور نفیس ہی اور جسوقت آنچ دکھلاوین زیادہ تر سرخ اور لطیف ہو جاتا ہی اور جو اسمین سخت سخت نقطہ ہوتے ہین تو آگ مین رکھنے سے وہ نقطہ بالکل پتھر مین پھیل جاتے ہین اور اگر سیاہ نقطہ ہوتے ہین تو آنچ پاتے ہی انکا رنگ اور بھی چمک دمک لاتا ہی۔ یاقوت زرد بہ نسبت سرخ کے زیادہ تر آگ پر صابر اور مستحکم ہی اور یاقوت سبز آگ پر نہین ٹھہر سکتا سوا اسکے اور اقسام کے رنگ بھی ہین مگر چندان عمدگی نہین رکھتے ہین پس ان ہر سہ اقسام مذکورۂ بالا سے جو شخص اپنے پاس رکھے وہ درمیان خلق کے معزز و مکرم ہوگا اور اسپر امور معاش کی آسانی ہوگی ارسطو کے سوا اورون نے لکھا ہی کہ یاقوت پانی کو بستہ ہونے سے منع کرتا ہی **لیشب** یعنے **یشم** یہ سفید رنگ پتھر مشہور ہی معدہ کی بیماریون کا دافع ہی

جو شخص اپنے پاس رکھے اُسپر کوئی غالب نہو گا نہ لڑائی مین نہ بحث تقریر مین اور اسی نظر سے بادشاہ لوگ اِس پتھر کو اپنے کمربند مین رکھا کرتے ہین ایک تاثیر اسکی یہ بھی ہو کہ منہ مین رکھنا اسکا دافع تشنگی ہو **یقطان** ارسطو نے لکھا ہو کہ یہ پتھر ہمیشہ متحرک رہتا ہی اور ساکن نہین ہوتا جب تک کہ آدمی اُسپر ہاتھ نہ لگاوے خفقان دل اور رعشہ اور سستی اعضا کے حق مین مفید ہی اگر اسکا تعویذ بناوین کندی ذہن دفع ہو یادداشت بڑھ جاوے حکماے فلاسفہ نے اِس پتھر کے خواص عام لوگون سے پوشیدہ کیے ہین **القسم الثالث فی الاجسام المدینیۃ** کہتے ہین کہ جو رطوبت زیر زمین پنہان ہو زمستان مین گرم ہوتی ہی اور تابستان مین سرد اِس سبب سے کہ گرمی اور سردی ضد باہمی کے سبب سے ایک جا نہین ٹھہر سکتی پس جب موسم زمستان آیا اور ہوا سرد ہوئی گرمی معدوم ہو جاتی ہی اور غارون اور پہاڑون کے درمیان مین متمکن ہوتی ہی پس اُس مقامات مین جو بعض دہنیت دار ہوتے ہین جب وہان سردی اور ہوا پہونچتی ہی وہ دہنیت پھیلتی ہی اور پھیل کے سخت ہو جاتی ہی پس جب اُسپر ایک مدت گذرتی ہی تو وہ رطوبت اور دہنیت بسبب سردی کے بستہ ہو کے مانند کبریت یا سیماب یا قیر یا نفط کے ہو جاتی ہی اور یہ اختلاف اقسام بسبب اختلاف ہوا اور زمین کے ہوتا ہی کہتے ہین کہ اول اول یہ قوتین یعنے گرمی سردی تری خشکی یہ سب مل کے بشکل پارہ کے ہوتی ہین اسطرح پر کہ جو رطوبت اجسام خاکی مین پنہان ہوتی ہی اور نیز جو بخارات وہان چھپے ہین جب اُسمین کان اور گرما کی گرمی پہونچی تو وہ نازک اور سبک ہو کر اوپر کو مائل ہوتے ہین پس شگاف اور سوراخون اور غارون مین متمکن ہوتے ہین اور اُنکے بخارات وہان کسی قدر عرصہ تک ٹھہرے رہتے ہین جب زمستان کی سردی کا زور ہوا تو سخت اور بستہ ہو جاتے ہین اور اُنھین غارون اور مغاکون کی زمین سے غلط ہوتے ہین اور ایک زمانہ تک وہان پر رہتے ہین اور اِس عرصہ مین کانی حرارت اُسکو پکایا کرتی ہی اور مصفا کرتی ہی پس وہ رطوبت آبی یا خاکی جو اُس سے ملی ہوئی ہی مع اُس سنگینی اور سطبری کے جو تحصیل کی ہو اُسکو حرارت کی تپتگی سیماب سنگین بناتی ہی اور اجزاے خاکی جو نیچے کی طرف رہجاتے ہین وہ کبریت سوختہ ہو جاتی ہی پس جب سیماب اور کبریت باہم مخلوط ہوے تو جواہرات کانی گوناگون اور رنگ برنگ کے حاصل ہوتے ہین جنکا ذکر ہو چکا ہی **زیبق** اِسے فارسی مین سیماب کہتے ہین یہ اجزاے آبی سے پیدا ہوتا ہی جو کہ اجزاے لطیف خاکی کبریتیہ سے آمیز ہو کر سخت ہو جاتے ہین اسطرح سے کہ پانی اور خاک مین

نیز نہین ہوسکتی ہی نہ جدا کرنا اُسکا ممکن ہوتا ہی فقط ایک پردۂ خاکی اُسپر محیط رہتا ہی
پس جسوقت دونون باہمدگر ایک ہوے اور پردہ اُسپر محیط ہوا تو اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اُس قطرہ
کے پاس اور قطرہ فائز ہوتا ہی اور اُس غلاف کو شق کرتا ہی اور یہ قطرہ بھی اُسمین ملجاتا ہی اُسوقت
غلاف خاکی پھر محیط ہو جاتا ہی سیماب کی صفائی سبب صفائی آب کے ہوتی ہی اور
بمقتضاے خاک کبریتی کے ارسطو کہتا ہی کہ زیبق از قسم نقرہ ہی مگر ہان اسپہ آفات آتے ہین
کان کے اندر اور آفات وہی ہین جو کہ ارزیر کے بیان مین تحریر ہوے ہین جو شخص کشتہ سیماب کو
اپنے بدن مین لگاوے جون کو قتل کریگا اور اُسکی خاک کو اگر آٹے مین ملاکے دین چوہے مرجائینگے
اسی طرح اگر سیماب کی خاکستر آگ پر چھوڑین تو جو کوئی اُسکے قریب ہوگا اُسے انواع و اقسام کی
بیماریان مانند گندہ دہنی اور فالج و تاریکی چشم و شبکوری اور زرد رنگ اور رعشہ اور خشکی
دماغ وغیرہ کی ہونگی سیماب کے دھوین سے مارو کژدم وغیرہ گزندے بھاگتے ہین یا مرجاتے ہین
شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ زیبق کی کان سے اکثر زر و نقرہ کو نکالتے ہین کشتہ سیماب بھی جون کو دفع
کرتا ہی اور خارش اور بدزخمون کو نافع ہی دھوان اُسکا بخار و فالج اور رعشہ پیدا کرتا ہی اور آنکھون کو
تاریک کرتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ کیمیاگر لوگون کی آنکھون سے دھلکا جاری رہتا ہی اور بہرے بھی
ہوجاتے ہین اور بدبو دہن مین آجاتی ہی سیماب مصعد کشتہ دہوتا ہی اور اُسکے دھوین سے
گزندہ جانور بھاگتے ہین شیخ کے علاوہ اور لوگون کا کلام ہی کہ سیماب کا کان مین
پکانا موجب ضعف عقل ہی اور کیا تعجب ہی کہ سکتہ اور مرگی کا عارضہ ہوجاے اگر احیاناً
کسی کے کان مین پارہ گر پڑے تو اُسکے باہر نکالنے کا عمل اسطور پر ہی کہ ایک پانون سے
کھڑا ہوکر کودے اور اپنے سر کو اُس کان کی طرف مائل کرے جدھر سیماب گرا ہوا در مولف
اختیارات بدیعی نے لکھا ہی کہ سیماب کے خارج کرنے کا طریقہ یہ ہی کہ رانگہ کی سلائی اُس
کان مین ڈالین سیماب اُسمین چپکان ہوکر نکل آویگا اور اگر سیماب خام کوئی کھا جاے
تو نوشادر انگہ گھس کر پیچاے مضرت پارہ کی نہوگی تریاوست کے ہمراہ نکل جائیگا کبریت
یہ آبی اور ہوائی اور خاکی اجزا سے متولد ہوتی ہی جسوقت بسبب حرارت فعل کے ہر سہ
اجزاے مذکور کا اختلاط باہمی سخت ہوتا ہی تو مانند روغن کے ہوجاتے ہین اور پھر سردی
کے سبب سے منعقد ہوتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ کبریت کے رنگ بہت قسم کے ہین
بعضے احمر بعض سفید بعض زرد ہین کبریت احمر کی کان غروب آفتاب کے مقام پر ہی وہان پر

انسان کا نشان ہین نو[illegible] کے کنارے سے چند نرخ پر اسکی کان ہی
اور کبریت احمر اپنی کان مین رات کے وقت آگ کے مانند روشن رہتی ہی اور جسوقت کان سے
باہر نکالین یہ خاصیت جاتی رہتی ہی اسکا دھوان سکتہ اور مرگی اور درد شقیقہ کو نافع ہی اور
علم اکسیر مین سونا بنانے کے واسطے کارآمد ہی اور کبریت سفید اجسام سفید کو سیاہ کرتی ہی
کبھی کبریت کی کان آب روان کی ندیون مین پوشیدہ ہوتی ہی اور اس سبب سے اُن
ندیون کا پانی گندہ بو ہوتا ہی پس جو شخص ہوا معتدل کے موسم مین ایسے چشمہ پر نہائے تو ہر زخم
اور ورم اور خارش وغیرہ کو جو سوداوی غلبہ سے ہون آرام ہو جاتا ہی اور نیز باد شکم کے
حق مین نفع رسان ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ کبریت برص کے ادویہ مین سے ہی مگر جب تک کہ
اُنج نہ کھائی ہو اگر کبریت کو بطم یعنے حبۃ الخضرا کے گوند مین ملا کر ناخن بدرنگ پر لگائین تو
اُن نشانون کو زائل کرتا ہی سرکہ مین ملا کر جس پر مالش کرنا نافع ہی زہر کژدم کو بھی دفع کرتا ہی اور
کھانے اور لگانے سے جملہ زخم اور خارش اور داد کو نفع ہوتا ہی اور نطرون کی ہمراہ نقرس کے
حق مین مفید ہی اور عرق اسکا حیض کو جاری کرتا ہی اور دھونی اسکی زکام اور زنزلہ کو مفید ہی اگر اسکا
بُرادہ بدن پر ملین عرق کا نکلنا مسدود کر دیگا اگر حاملہ عورت کے زیر مقام مخصوص دھوان کرین
فوراً اسقاط ہو گا ارسطو کے سوا دیگر اصحاب کی تحریر ہی کہ کبریت زرد کو نیش زن جانورون کی جراحت پر
لگانا مفید ہی اسکا دھوان بالون کو سفید کرتا ہی اور اسکی بو سے سانپ بچھو بھاگتے ہین خاص کر
روغن دسم کی ہمراہ اور اگر درخت نرخ کے نیچے دھوان دین تو جملہ نرخ گر پڑینگے قیسر یہ بعض
پہاڑون مین جوش کھاتا ہی اور بعض دریاؤن مین مگر اس چشمہ کا پانی گرم گرم جوش کھاتا ہی
پس جب پانی کا اُتار ہوا تو نرم ہوتا ہی اور جسوقت آب گرم سے جدا ہوا سرد ہو کر خشک
ہوتا ہی اسوقت اسکو لیکر زمین پر رکھتے ہین اور پھر دیگ مین چھوڑتے ہین اور کسی قدر
ریگ بھی حل کر کے چھوڑتے ہین اور کنگیر سے ملاتے جاتے ہین پس جسوقت صورت
مناسب نظر آئے تو اسکے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ زمین پر ڈالتے ہین اسوقت وہ ننگلی پڑتے ہین
شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اگر قیر کو نوش کرین تو جو خون شکم کے اندر خشک ہو گیا ہو اُسکو
پگھلاتا ہی ناخن کی سفیدی کے حق مین مفید ہی خنازیر یعنے کنٹھ مالے پر لگانا بہت نافع ہی اور داد کو
مفید ہی اور درد نقرس پر ضماد کرنا نافع ہی اور عرق النسا اور کھانسی اور خناق کے عارضون مین
اسکا شربت پینا نافع ہی **نفط** بالائے آب آتا ہی دو قسم کا ہوتا ہی سفید اور سیاہ

کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ سیاہ نقطہ کو کدو کے عرق مین ڈال کر پکاتے ہین تو سفید ہو جاتا ہی پس
اسکو اگر لقوہ و فالج اور درد مفاصل پر لگاوے تو مفید ہوگا اور نیز سفیدی چشم اور نزول کے
پانی کو بھی نافع ہی اگر گرم پانی مین نیم مثقال نوشش کرین تو بیچش دور ہوگی اور مردہ بچہ تک
زہدان سے نکالتا ہی اور غلاف بچہ اگر زہدان مین رہگیا ہو تو اسکو بھی باہر نکال دیتا ہی اور گرم
اور دانہ آبلہ کے حق مین مفید ہی اور نیز جراحات نیش کو مفید ہی اکثر اندک سحق سے
بغیر آتش کے بھی جل اُٹھتا ہی صاحب اختیارات نے لکھا ہی کہ سرکہ کو کھولتا ہی اور درد سر مین کے
درد مین نافع ہی پرانی کھانسی کو دور کرتا ہی اور لفظ سیاہ رنگ درد کے فرو کرنے
اور سردی مثانہ کے حق مین نافع ہی اور اسکا بدل قطران ہی **مومیائی** یہ بھی
مانند زفت یا قیر کے ہی مگر یہ نہایت نوزائد الوجود ہی اسکے معادن سرزمین فارس اور موصل
مین پائے جاتے ہین استخوان شکستہ کو نفع کامل پہنچاتی ہی اور فالج و لقوہ کو مفید ہی بتحقیقہ
اور درد کہنہ اور مرگی کے حق مین بھی اکسیر ہی اگر مرغ خوشش کے عرق کے ساتھ تاک مین
پکا کر نیم دانگ کے برابر نوشش کرین گرانی زبان اور خفقان کو نفع رسان ہی
رطوبتون کے ہضم و اجرات نیش پر لگانا نافع ہی صاحب اختیارات بدیعی کا مقتضا اسی
کو معلوم ہوتا ہی کہ مومیائی کی منفعت رسانی نہایت درجہ کی ہی اسکی طبیعت
تیسرے درجہ مین گرم ہی اور نہایت لطیف اور محلل ہی شیخ رئیس کے نزدیک وجہ ہم
کے آخر مین گرم ہی اول مین خشک اور متوسط رو ہی ملغمی و دموی کو نفع اور سفید ابہ کو نافع ہی
ایک قیراط کے ساتھ شیر بز کے ہمراہ پینا دل و حلق اور خفقان کو نافع ہی اور دو قیراط کے برابر
زخم کرم کے واسطے نافع ہی شکستگی اعضا کے واسطے اسکا پینا نہایت مفید ہی اگر
بقدر نیم دانگ کے جوشاندہ دیگر مستقی کے پیٹ پر مالش کرین مفید ہوگا اور بول کیوا طلاق
روزمرہ کرفس کے پانی مین نوشش کرنا مفید ہی جذام اور برص اور داء الفیل کی ابتدا مین
سات روز تک انیمون کے ساتھ پکا کر مقدار نیم دانگ کے نوشش کرنا نہایت مفید ہی سردی
درد معدہ اور یرقان مزمن کے واسطے روزمرہ شراب مین نوشش کرنا مفید ہی اور نیز زہر گزدم
اور مار اور زہر کھائے ہوے کو نفع بخشتا ہی مگر پودینہ کو ہی اور انیسون کے جوشاندہ کے ہوے
پانی مین ملا کر یہ تاثیر ہوگی اور اگر رعشہ اعضا مین ہو تو ہر روز جوشاندہ صعتہ فارسی مین نوشش کرنا
مفید ہی اور نیز باہر اختناق رحم اور نیز جملہ عوارض عورات کے لیے جو سردی سے ہون آب ساذج

ہندی کے ہمراہ پینا عمدہ ہی اور تپ ربع کے عارضہ مین ہر روز اول بیش درم بادآورد کو
پانی مین جوش دین پھر اسی کے جوشاندہ مین مومیائی کو نوش کرین مفید ہوگا اسقدر خواص جو
تحریر ہوے مختصر طور پر ہین اور مومیائی کی بہت قسمین اور بھی ہین کہ پہاڑون اور دریاؤن سے
ملتی ہین اور اسکو فقر الیہود کہتے ہین اور انسان کی بھی مصنوعی مومیائی ہوتی ہی اسکے بھی خواص اس
مومیائی سے قریب قریب ہین اب یہان پر کلام صاحب اختیارات بدیعی کا ختم ہوا عنبر اسکی کان مین
اختلاف ہی بعض کے نزدیک یہ باران نرم ہی جو بعض مقامات کے پتھرون پر دریا کے اندر جمتا ہی
جیسا کہ زنجبین بھی باران نرم مثل اسکے ہی جو مخصوص خراسان کے خاردار درختون پر جمتی ہی
بعض کہتے ہین کہ گاو بحری کا سرگین ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ جو چیز کہ دریا مین اگتی ہی اور دریائی
حیوانات کی خورش مین آتی ہی یہی ہی اور اکثر کا مقولہ ہی کہ مچھلی کے شکم مین پایا جاتا ہی
کہ وہ اسکو کھا کر رجاتی ہی شیخ رئیس کہتا ہی کہ منبع چشمہ سے حاصل ہوتا ہی غرض کہ اکثر مقولات
اس بارہ مین لکھے ہین اختیارات بدیعی کا مؤلف لکھتا ہی کہ تحقیقات کی رو سے یہ امر ثابت ہی کہ
یہ ایک قسم کا موم ہی اور اس قسم مین نر و ماده شہد ہوتا ہی جسکو سپند کہتے ہین اور دیگر کبود رنگ
جس کو مشقی اور [illegible] سے زرد جسکو خشخاشی کہتے ہین اور اسکے دریا مین پیدا ہونے مین کچھ
اختلاف نہین ہی غرض کہ یہ دریا مین پیدا ہوتا ہی اور دریا اسکو کنارے پر پہونچاتا ہی کہتے ہین
کہ دریا سے [illegible] قسم مین اس قسم کو اسقدر اپنے کنارے پر پھینکتا ہی کہ ایک ٹیلہ سا
معلوم ہوتا ہی اکثر جو دیکھا گیا تو ہر ٹکڑا عنبر کا سات سر کے ہوتا ہی جسکا مقدار ہزار مثقال
ہوتا ہی اور اکثر مچھلی کے شکم سے بھی نکالتے ہین کہتے ہین کہ جب مچھلی اسکو کھاتی ہی تو امراض جاتی ہی
اور بیماری راجع آتی ہی اسوقت لوگ اسکا شکم چاک کرکے نکالتے ہین تجار لوگ اسکو بخوبی شناخت
کرتے ہین عنبر لطیف رقیق اور سبک ہوتا ہی اور اسکی طبیعت دوم درجہ مین گرم اور اول
درجہ مین خشک ہی بدنون کے نفع مین اکسیر ہی دماغ اور حواس کو فائدہ پہونچاتا ہی اور
مقوی دل ہی اور روح کے جوہرون کو طاقت دیتا ہی اور اعضاء رئیسہ اور دردسر مزمن کو
نافع ہی اور مادہ ہاے غلیظ جو امعاء وغیرہ مین حادث ہوتے ہین انکا مصلح ہی خلط ہاے سرد کے
ذریعہ سے جو درد شقیقہ اور صداع حادث ہوا سکا دھوان دینا مفید ہوگا اور جو رطوبات اور مادہ ہاے
فاسد کے ذریعہ سے درد مفاصل ہوا اسپر اسکا ضماد کرنا مفید رہوگا اگر روغن گرم مین مانند روغن
مرزنجوش یا بابونہ یا انجوان کے حل کرکے ناک مین ٹپکاوین تو بلغم غلیظ کی وجہ سے جو بیماری بدنون کے دماغ مین ہو

اور اس بات کی دلیل جو ہمنے درختون اور حیوانون کو باہمی نسبت دی ہی غذا کی وجہ سے ہی
جسطرح کہ حیوانات کے اجسام مین غذا ساری ہوتی ہی اور انکو تاب و توانائی اور طلب نسل کی
قوت پہونچاتی ہی اسی طرح درختون کو پانی کا پہونچانا ہی یعنے جب درختون کی جڑ مین پانی چھوڑتے ہین
اسکا خلاصہ ہر ایک رگ و ریشہ اور اندرونی مقامات پر پہونچتا ہی اور ہر برگ و بار مین
اپنا اثر نامیہ دکھلاتا ہی حق تعالی کی قسدرت دیکھیے کہ جس طرح پر حیوانات کو بال و پر پوست
وغیرہ عطا فرمایا درختون کو سبز تیون کے لباس سے عطا فرمایا اور جس طرح پر حیوانات
اپنے سینگ اور ہاتھ پیر سے اپنی حفاظت کرتے ہین درخت بھی تیون کی مراہی کے سبب سے
گرمی سردی سے محفوظ رہتے ہین اور نفع و نقصان انھین تیون کے عدم و وجود پر رکھا ہی
اگر زیادہ ہجوم ہوجاے تو بعض کا پوست سخت تر اور مضر ہوجاتا ہی اگر پتون کے اوپر سے
انکا سایہ دور ہو تو آفتاب کی گرمی سے جلکر باہر سے کھردرا اندر مین دیکھا جاتا ہی کہ
انکا ایک کنارہ کبھی کبھی سیاہ نظر آتا ہی اور جب میوہ کا وقت آتا ہی تو یہ حالت جاتی رہتی ہی
کیونکہ اسوقت قوت آبی درخت مین زیادہ ہوجاتی ہی اور درختون مین ایک صنعت
باری یہ ہی کہ جسکا ذکر خود حق تعالی نے فرمایا ہی [illegible] ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون یعنے ہم نے صاف صاف ہین کہ یہ [illegible] تجارت
پرورش ہوتی ہی اور پھر لذت مین ایک دوسرے پر فوقیت رکھتا ہی عقلمندون کے نزدیک بڑی
صنعت کی بات ہی غرض اس مقام پر فیروزی جنت انشروع کرتے ہین اور بعض درختون کا
بیان بقید ترتیب حروف تہجی لکھتے ہین اس لئے ہمنے اسکو مورد کہتے ہین مشہور ہی صاحب لغات

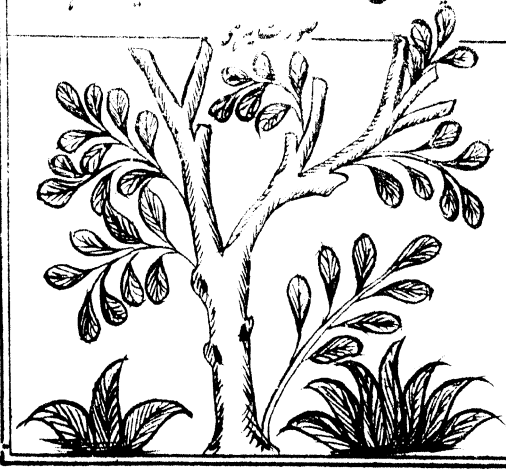
صورت یہ ہی

لکھتا ہی کہ جب اسس درخت کو لگانا منظور ہو تو اول اسکے تھالے مین جو بوین اسوجہ سے درخت کو استحکام ہوتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک اسکے برگ کو توتیا کے ساتھ کلف اور بہق پر ملنا مفید ہی اور ریتلا کے

زخم پر بھی اسکا ضماد نافع ہی (رسنیلا) ایک قسم کی زہردار مکڑی ہوتی ہی اور اسکا پھل پیسکر پینا
بچھو کے زہر کو دفع کرتا ہی اسکے پتون کو پیسکر بالون مین لگانا مقوی ہی اسکے پھل کو پانی مین
ابال کر غرغرہ کرانا دندان کا قاتل ہی (انفوس) یہ درخت ایک پہاڑ کے ٹکڑے کے مانند
سیاہ اور بڑا ہوتا ہی اور اسکی چوٹی پر سبز پتے ہوتے ہین لکڑی اسکی نہایت سخت بلکہ پتھر کے
برابر ہوتی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکے جلانے مین وہ شبو پیدا ہوتی ہی اگر اسکو پانی مین
گھسکر آنکھ مین لگاوین بینائی زائل ہو اور دھند بھی دور ہو جاے اور اسکا ضماد آگ کے
جلے ہوے اور نفخ شکم پر مفید ہی صورت یہ ہی

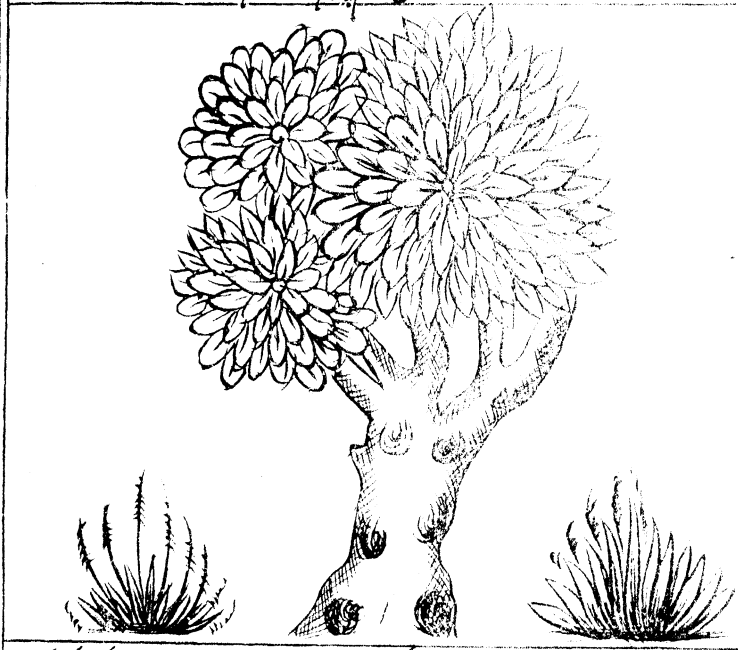

اترج یعنے ترنج کا درخت سرزمین گرم پر اگتا ہی صاحب الفلاحۃ کے نزدیک اگر برگ کدو
کی خاکستر اسکی جڑ مین ڈالین تو اسکا پھل بکثرت ہوگا اور پھل کو نہایت استحکام پہونچتا ہی
اگر اسکے پودھے کو کدو کے پتون سے چھپا دیوین تو قوی ہو اور پالا سے بھی محفوظ رہے صاحب فلاحہ
لکھتا ہی کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اترج کا درخت مقوی اور مضبوط و پائدار ہی تو کدو کے
درخت کے نیچے کی مٹی نون مین آلودہ کر کے اسکی جڑ مین چھوڑ دین جسکو یہ منظور ہو کہ اسکا پھل
دیر تک درخت پر قائم رہے تو اسپر جونا لگا دے اگر ترنج کا رنگ سرخ منظور ہو تو اسکے درخت کو

اسکو تحلیل کرتا ہی اگر اسکا لعوق بناوین تو فالج اور لقوہ کو مفید ہی اور روغن مین حل کرکے مالش کرنا درد پیہ کے واسطے مفید ہی کہتے ہین کہ اگر تھوڑا سا شراب مین نوش کرین فورًا انزال ہوگا ایک دانگ کے مقدار سے زیادہ نرا اسکا نوش کرنا موجب نقصان ہی اسکا مصلح کافور کا لعوق ہی

اس صفحہ اور صفحہ ماضی مین کچھ چند باتین اصل کتاب مین نہ تھین مترجم نے اپنی تحقیقات و تجربہ سے زیادہ کی ہین اب نباتات اور حیوانات کا بیان ہوتا ہی **نظر دوسری نباتات کے بیان مین**

نباتات درمیان حیوانات اور کانون کے متوسط درجہ پر ہی بیان اسکا یون ہی کہ نباتات جمادات سے عالی ہی کیونکہ نباتات مین نمو ہی اور جمادات مین نہین ہی نبات شریک حیوان ہی مگر بعض امور مین اور حق تعالی ہر ایک چیز کو بقدر احتیاج کے پیدا فرماتا ہی اور جب احتیاج سے زیادہ ہوتی ہی تو وہی زیادتی اسکی ذات پر بار گران ہوتی ہی غرض کہ نباتات کو حس و حرکت کی اصلا احتیاج نہین برخلاف حیوانات کے کہ وہ حس و حرکت کا محتاج ہی عجب قدرت باری ہی کہ جو دانہ کسی چیز کا زمین سے حاصل ہوتا ہی آفتاب کی گرمی سے دو پارہ ہوجاتا ہی اور یہ بھی اسی قوت کا عمل ہی جو حق تعالی نے اسمین پیدا کی ہی جزو خاکی خاک سے اور آبی آب سے موجود ہوتے ہین پس وہی اجزا بعض بعض کے اوپر جمع ہوتے ہین اور وہ دانہ تخم نباتی ہوکر پھل پھول سے بار ور ہوتا ہی واضح ہو کہ نباتات دو قسم ہین ایک شجر اور ایک نجم شجر وہ نبات ہی جسکی ساق ہو اور نجم وہ ہی کہ جسکے ساق نہو پس اشجار مثل حیوانات بزرگ کے ہین اور نجم مثل حیوان خرد کے اور جو قوتین حق تعالی نے ان نباتات مین پیدا فرمائی ہین وہ دو قوت ہین ایک خادمہ دوسری مخدومہ خادمہ کی چار قسم ہین **اوّل** جاذبہ یہ وہ قوت ہی جو کہ پانی کو پائین درخت مین کھینچتی ہی اور وہان سے اوپر درخت کے پہونچاتی ہی **دوم** قوت ماسکہ جو کہ پانی کی تری کو نگاہ رکھتی ہی تاکہ اس درخت مین مؤثر ہو اور یہ قوت حیوانی مین بہت ظاہر ہی مثلاً آدمی جب پانی پیتا ہی ہر چند اپنا سر نیچے کی طرف مائل کرے مگر وہ پانی باہر نہ نکلیگا کیونکہ قوت ماسکہ اسکو روکے ہوے ہی اور برخلاف اسکے جس گھڑے مین پانی بھر کر اوندھا کیجیے چونکہ قوت ماسکہ اسمین نہین ہی وہ فورًا گر جائیگا **سوم** قوت ہاضمہ ہی اور یہ تری کو صالح کرتی ہی تاکہ وہ تری درخت کی جزو ہوجاے **چوتھی** قوت دافعہ ہی جو تری کو دفع کرتی ہی یعنے جو تری کہ صالح نہین ہی یا درخت کے جزو ہونے کے لائق نہین ہی اسکو دفع کرتی ہی اور یہ قوت حیوانات مین بھی ظاہر ہی جو کہ بول و براز ہوا کرتا ہی اور مخدومہ بھی

چار قسم ہی **اوّل** غاذیہ وہ قوت ہی جو تحلیل شدہ کے قائم مقام ہوتی ہی **دوم** قوت نامیہ جو کہ جسم خاص مین افزائش لاتی ہی غذا کے پہونچانے سے جیسا کہ حیوانات مین زیادہ تر اظہر ہی کہ قوت نامیہ پہونچاتی ہی غذا سے دست راست کی جانب بعد ازان دست چپ کی جانب تاکہ نشوونما کامل حاصل ہووے **سوم** مولدہ یعنے مادہ صالح کی پیدا کرنے والی اور اُس سے ثمر لانے کی لیاقت جسم نباتی کو حاصل ہوتی ہی اور یہ قوت خلاصہ تری کی ہی جیسا کہ حیوانات مین خلاصہ منی ہی **چہارم** قوت مصورہ ہی یہ وہ قوت ہی جسکے ذریعہ سے شکل وصورت تیار ہوتی ہی اور یہ قوت کے عجائبات تصرف ہین مثل نباتی شکل برگ اور گل بوٹہ وشگوفہ اور میوہ جات رنگا رنگ کے اور قوت جاذبہ کے بھی تصرفات عجیب وغریب ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ کل غذا کو مغز مین صرف کرتی ہی اور جسم کے واسطے کچھ نہین چھوڑتی جیسا کہ جوز اور لوز اور فندق اور پستہ مین اور اُس مغز کے واسطے صندوق قوی حاصل کرتی ہی تاکہ اُس مغز کو ایک مدت تک محفوظ رکھ سکے اور کچھ فساد اُسمین نہ آسکے پس ذخیرہ کے صالح کرنے مین مصروف رہتی ہی اور مغز کو رہا نہین کرتی ہی ہان کسی قدر تخم کے حاصل ہونے کو چھوڑتی ہی جیسا کہ سیب اور امرود اور بہی مین دیکھا جاتا ہی کہ کھانے والا چھری سے سفیدی نکال کر کھا سکتا ہی پس یہ جملہ قوتین جو حق تعالیٰ نے پیدا کین خاص اُس نوع کی بقاے ذات کے واسطے ہین بذریعہ دانہ اور گٹھلی کے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی

ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی ذلکم اللہ فانی تؤفکون

فسبحان اللہ ما اعظم شانہ وارفع برہانہ یعنے اللہ نکالنے والا ہی دانہ اور گٹھلی کا پیدا کرتا ہی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے اس مقام پر مردہ سے مراد بیضہ ہی اور زندہ سے مراد مرغ ہی کہ ایک دوسرے سے نکلتے ہین غرض کہ نباتات دو قسم کی ہین تخم اور شجر انشاء اللہ ہر دو قسم کا بیان عنقریب شروع کیا جاتا ہی

قسم پہلی اشجار کے بیان مین شجر اُس درخت کو کہتے ہین جسمین استادگی ہو اور یہ بڑے درخت گویا بڑے حیوانات ہین اور جو زمین پر پھیلے ہوے ہوتے ہین انکا نام نجوم ہی اور یہ چھوٹے چھوٹے حیوان کے طور پر ہین بڑے بڑے درختون مین مانند ساج چنار۔ سرو۔ وغیرہ کے میوہ نہین ہوتا اور اسکا باعث یہی ہی کہ انکا مادہ صرف درختون مین صرف ہوتا ہی اور درختان بار دار بمقدار ان درختون کے چھوٹے ہوتے ہین اور انکا مادہ صرف درخت مین نہین بلکہ اُنکے پھولنے پھلنے مین بھی خرچ ہوتا ہی نباتات مین بھی حیوانات کے مانند نر و مادہ کی کیفیت پائی جاتی ہی درختون مین جو نر ہین اُنکا دور بہ نسبت مادہ کے بڑا ہوتا ہی

شہتوت یا انار کے درخت سے پیوند دیوین اگر ترنج کو جو مین دفن کرکے رکھین تو مدت تک سالم رہے اسکے پتون کو چبانا خوشبوے دہن پیدا کرتا ہی اور نیز لہسن پیاز کی بدبو کا دافع ہی بلیناس نے اسکی خاصیت مین لکھا ہی کہ اسکے پتون کو روغن بادام مین جوش دیکر جسکو کھلاوین وہ فریفتہ ہو جاے ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ بعض ملوک فارس کے حکمانے اسکا سونگھنا مفید سمجھا ہی اسکی سفیدی اور ترشی نان خورش مین صرف ہوتی ہی اور دانہ سے روغن نکلتا ہی اسکا پوست گندہ دہنی دور کرتا ہی اور فالج کے حق مین بھی نافع ہی اسکے پوست کو پیسکر پیناز ہر مار کو نافع اور اسکی خاکستر کا مرہم بناکے لگانا جھائین اور داد کو مفید ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکا پوست جن کپڑون کی تہ مین رکھین اسمین کیڑا نہ لگیگا اور اسکے پوست کی بو ہوا سے فاسد اور وبائی ہیضہ اور عورات کی ناپاکی کو دور کرتی ہی کہتے ہین ترنج ترش کا عرق اگر روشنائی مین حل کرین تو اسکا لکھا ہوا خط بہت جلد اڑ جاتا ہی اسکا تخم گھسکر زخم کے زہر پر لگانا مفید لکھا ہی اگر کپڑے کی پوٹلی مین رکھ کر جس عورت کے بائین بازو پر باندھین وہ کبھی حاملہ نہوگی جب تک کہ وہ تعویذ بندھا رہے عورت حمل

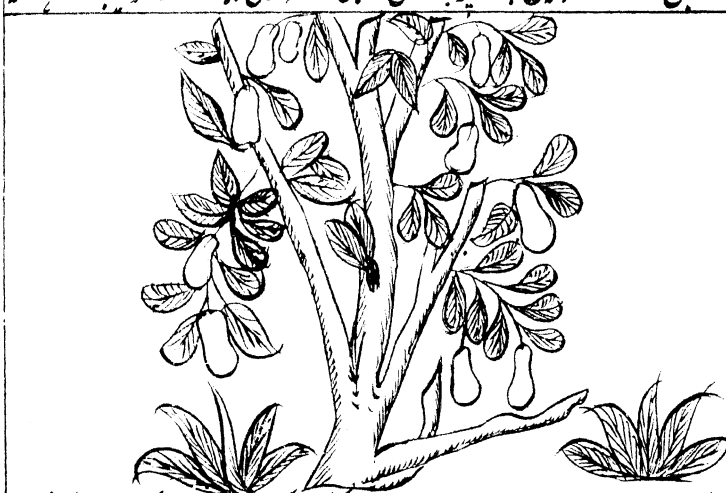

اجاص یعنے آلو بخارا صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ اگر آلو کے درخت کو آلو کے پانی سے سینچین تو اسکا پھل نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہی اگر اسکے درخت مین گاؤ کا پیشہ چھوڑین تو اسکے پھلون مین کیڑے نہونگے اسکا میوہ تشنگی اور حدت صفرا کو نافع ہی اگر یہ منظور رہو کہ دیر تک آلو کو رکھین تو چاہیے کہ کسی برتن مین رکھکر اوپر سے اسی کا پانی بھر دین اور پھر گل حکمت کر دین تو ہمیشہ

آلو نازک ہین گے اسکے پتون کو شراب مین ابال کر غرغرہ کرنا بن دندان کا درد دور کرتا ہی صورت یہ ہی

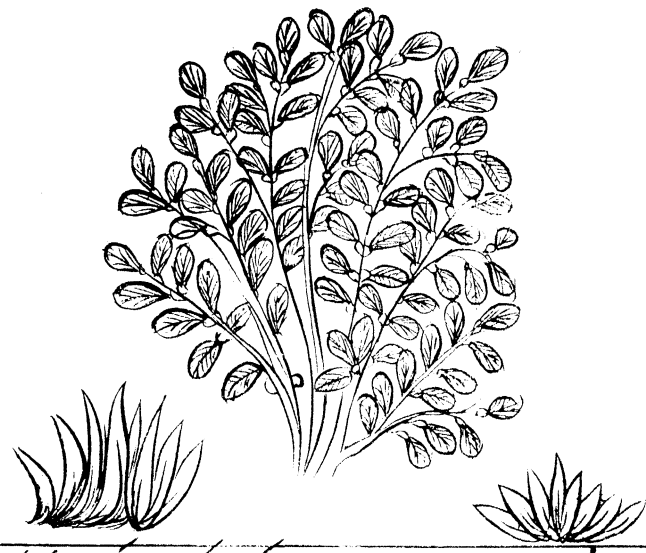

آزاد درخت سرزمین طبرستان مین ہوتا ہی جسکو طاحک بھی کہتے ہین اسکا میوہ کنار کے مانند ہوتا ہی کہتے ہین کہ زہردار ہی اسکے پتے کھانا چارپایون کے حق مین سم قاتل ہی اسکا شیرہ بالون مین مالش کرنا دراز ہی پیدا کرتا ہی اور جون مرجاتی ہی شہد مین ملا کر نوش کرنا زہر کو مفید اور قولنج کو نافع ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکا میوہ جو کھائے اسکو رنج و اندوہ بکثرت پیدا ہو کیا عجب ہی کہ وہ شخص مرجاے صورت یہ ہی

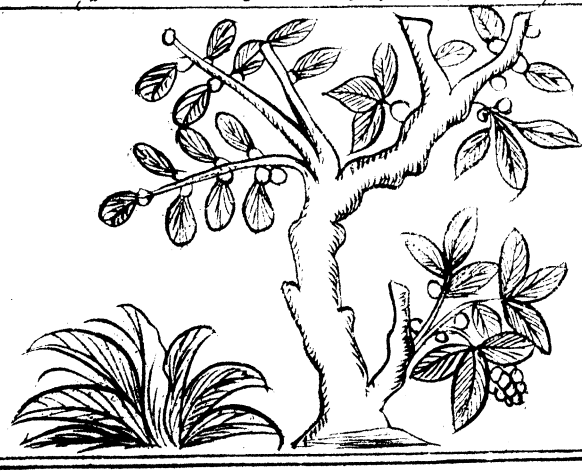

ام غیلان خار دار جنگلی درخت ہی اسکو درخت ضمغ بھی کہتے ہین شیخ رئیس کے نزدیک اسکی جڑ سے تکمید کرنا یا دھونی لینا بدن کو خوشبو دار کرتا ہی اور نورے کی بو کو دفع کرتا ہی صورت یہ ہی

بان مشہور ہی اسکے میوہ کا دانہ نخود سے بڑا سفید می مائل ہوتا ہی اسکے مغز کو جرب کہتے ہین شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکا مغز کلف اور بہق وغیرہ کے علامات کو دور کرتا ہی اور جوش دیکر غرغرہ کرنا بن دندان کا درد دفع کرتا ہی اکثرون کا قول ہی کہ بہ اپن بھی دور ہوتا ہی صورت یہ ہی

بطم اس مشہور پہاڑی درخت کا پھل اور تخم بہرے پن اور داد کو مفید ہی بعض کے نزدیک مہی بھی ہی شیخ کا قول ہی کہ اسکا روغن فالج اور لقوہ کو مفید اور گرسنگی کم کرتا ہی

اِسکا گوند اور ثمر شراب مین ملاکر رتیلا کی جراحت کو مفید ہی (رتیلا ایک قسم کی زہردار مکڑی ہوتی ہی)

صورت درخت کی یہ ہی

بلسان مصر کے خاص ایک موضع مین الشمس مین پایا جاتا ہی اِسکی بو اور پتے سداب یعنے تلی کے مانند ہوتے ہین الاکسی قسم رسفیدی مائل شیخ رئیس کے نزدیک اِسکا دانہ اور لکڑی درد سر اور درد پھیپھڑے اور عرق النسا اور مرگی کے لیے مفید ہی اور اکثر کہتے ہین کہ اِسکی دھونی بانجھ عورت کو مفید ہی اور زہردار جانورون مخصوص سانپ کے زخم کو نافع ہی جسوقت شعری ستارہ جو پس پشت جوزا کے ہوتا ہی اور جسکو عبور بھی کہتے ہین طلوع ہوتا ہی اِسکے درخت کو جا بجا لوہے سے گود کر اِسکا عرق روئی کے پہلون مین لیتے ہین یہ سال چند رطل یہ عرق حاصل ہو سکتا ہی مگر اِسکا پکانا اور روغن مصفے بنانا خاص ایک نصرانی کا کام ہی سوا اِسکے کوئی اور نہین جانتا ہی اور اِسی کے خاندان مین صدہا سال سے یہ کام چلا آتا ہی بہ نسبت تخم کے روغن اور بہ نسبت لکڑی کے دانہ زیادہ تر مقوی اور مفید ہی اِسکا روغن تمام دنیا کے تیلون سے بہتر ہی اور بہترین اِسکی لکڑیون مین وہ لکڑی ہی جو گندم گون اور ہموار ہو شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ یہ روغن پردۂ چشم کو روشن کرتا ہی اور بچہ کو شکم سے نکالتا اور شیمہ کو بھی نکالتا ہی شیمہ وہ جھلی ہی جسمین بچہ ہوتا ہی اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور شکستہ استخوان کو درست کر دیتا ہی اور مالش اِسکی لنگڑون کو صحیح کر دیتی ہی اور زخم فاسد اور فالج کو نافع ہی اور جب اِس تیل کو پکاتے ہین تو مانند موم روغن کے غلیظ ہو جاتا ہی صورت درخت

بلسان کی یہ ہی

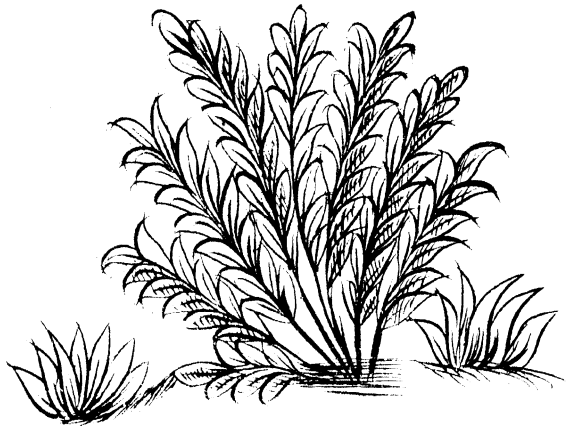

بلوط کہتے ہین کہ اس پیڑ ہی درخت کا پھل ایک سال بلوط اور دوسرے سال مازو ہوا کرتا ہی اگر یہ سچ ہی تو وہی بات ہوئی جیسے کہ چارپایون مین خرگوش اور پرندون مین کفتار اور زرغن جو ایک سال نر اور ایک سال مادہ رہتے ہین لکھا ہی کہ اسکے پتون کو اگر سانپ پر نچوڑین تو سانپ حرکت نہ کرسکے شیخ ہیس کے نزدیک اسکے پتون کو پیس کر زخم پر لگانا مندمل کرتا ہی اسکا پھل حشرات کے زہر اور [illegible] کو مسہوم کرتا ہی اکثر لوگ کہتے ہین کہ اسکی خاکستر اگر جنگلی چوہون کی

جماعت مین ڈالدین تو وہ حیوانات باہم جنگ وجدل کرنے لگینگے صورت اسکی یہ ہی

تفاح یعنے سیب صاحب الفلاحۃ لکھتا ہی کہ اس درخت کے پہلو مین جنگلی پیاز کا بونا مفید ہی پھر کیڑون کا آسیب اسکے پھل اور درخت کو نہ پہونچیگا اسکے تھالون مین اگر انسان یا سور کا سر گین چھوڑین تو ثمر بغایت مضبوط و مستحکم اور سرخ رنگ ہوگا اور سرخ کرنے کے واسطے اسکے گرداگرد سرخ پھولون کا لگانا بھی کافی ہی اور اگر شراب کی تلچھٹ اور بکری کی مینگنیان اسکی جڑ مین بھر دین تو اسکا پھل کبھی نہ گریگا شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ اسکا شیرہ پینا درد اعصاب کو مفید ہی اور درد نقرس والے کے پانؤن پر ملنا اور جمیع سیمات کو مفید ہی خصوص اسکے کچے پتون کا شیرہ زہر کو اکسیر ہی سیب کو مدت تک اگر انجیر کے پتون مین رکھ چھوڑین متعفن نہوگا اسکی بو سونگھنا مقوی دماغ ہی اور نیز آنکھ کو تراوت اور زبان کو حلاوت بخش ہی

تنوب یہ بڑا درخت کوہستان روم کی جڑون مین ہوتا ہی اسی سے قطران حاصل ہوتا ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اسکو تازہ تازہ زخم پر لگانا بہتر ہی زخم کو بگڑنے نہین دیتا اسکی لکڑی سرکہ مین گھسکر دردندان کو مفید ہی اسکا تخم نفث سینہ کو فائدہ دیتا ہی نفث بلغم کے طور پر ایک چیز ہی جو سینے مین جمع ہوتی ہی اسکا گوند کھانسی کو مفید ہی اسی درخت سے رفت نکلتا ہی جو ناخن کی سفیدی دور کرنے مین مؤثر ہی اور تیر پیرون کے شگافت یعنے بوائی پر اسکا ملنا مفید ہی اور دار الثعلب پر مرہم بنا کر لگانے سے بال نکلتے ہین اور اسکا دھوان پلکون کو مضبوط اور بصارت کو قوی کرتا ہی صورت یہ ہی

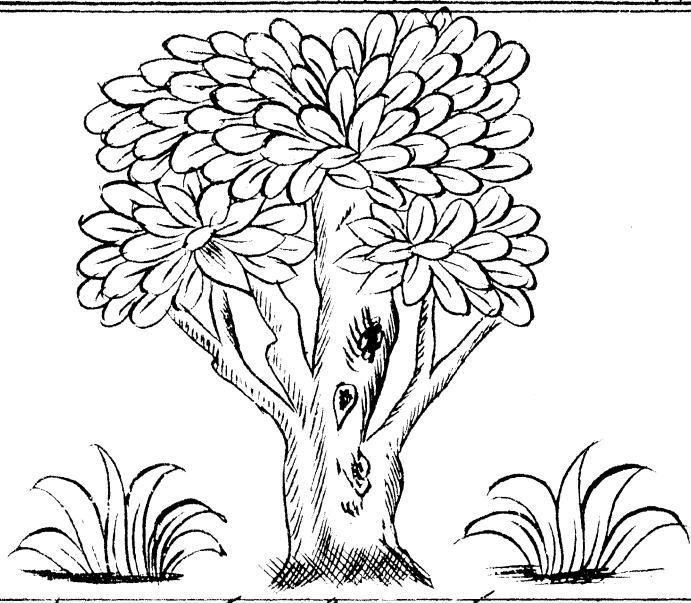

توت اِسے خرتوت بھی کہتے ہین اور اِسے لوگ عزیز رکھتے ہین اِس سبب سے کہ ابریسم کے کیڑے اِسی درخت سے پرورش پاتے ہین شیرین توت کو عرب دالے فرصاد کہتے ہین اور ترش کو نباتی صاحب الفلاحۃ کا اظہار ہی کہ اِسکے پہلو مین پیاز دشتی بونا مقوی توت ہی اور نیز توت کا شیرہ زیادہ ہوتا ہی کھٹے توت کا پتا شگاف انگشتان اور درد گلو اور خناق کو مفید ہی اور اِسکا شیرہ ریتلا کی گزیدگی کو نافع ہی شیخ رئیس کہتے ہین کہ ترش توت کا غرغرہ کرنا دافع درد دندان ہی اور کالا توت بچھو کے زخم پر رکھنا مسکن درد ہی اِسکا پوست شہد مین ملاکر اینٹنا کرنا میل صاف کرتا ہی اور نیز دانہاے

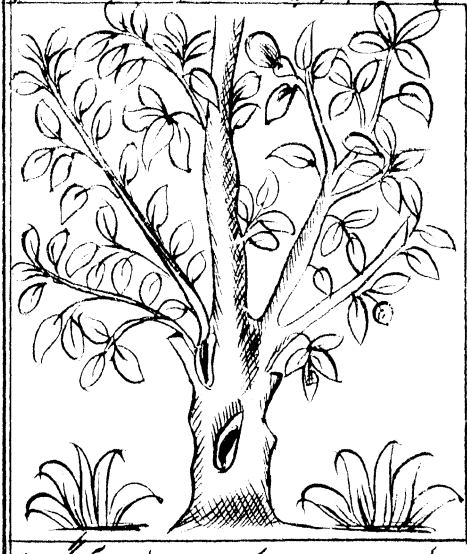

آبلہ کو دور کرتا ہی اگر سیاہ توت سے ہاتھ کالے ہو جائین تو سفید توت سے مل کر دھونے مین اصلی حالت آجائیگی صوت ہی

تین سیخ ابن بیطار صاحب الفلاحۃ لکھتا ہی کہ قبل اسکے کہ اسکا درخت اگاوین لازم ہی کہ اول اسکے پودہ کو نمک مین رکھین اور پھر گوبر تھالہ مین ڈال کر درخت جماوین تو اسکا پھل نہایت پُرمغز ہوگا اسکے درخت کے نیچے انڈہ کو دفن کرنا بہتر ہی پھل بکثرت پیدا ہوتے ہین اور اسکی جڑ مین اگر خرچنگ کو نمک آسمان گونی کے ہمراہ دفن کرین تو اسکا پھل کبھی نہ گریگا اور شیرین ہوگا رتیلا کے کاٹے ہوے پر اسکی لکڑی کا ضماد کرنا مفید ہی اور عارضہ فتق مین دھوئی لینا بہت عمدہ ہی اسکے کونپل کی دھوئی حشرات الارض کے زہر مین مفید ہی اور نیز درد دندان پر ضماد بہتر ہی اور تازہ پتے اور خام انجیر ملاکر زخم سگ دیوانہ پر لگانا نافع ہی اگر روئی مین رکھ کر اسوکے کاٹے ہوے زخم پر رکھین مفید ہوگا اسکا شیرہ پوست بدن کی گندگی دور کرتا ہی اور نیز وسمہ کے تازے نشانون کو دور کرتا ہی تازے پتے انجیر کے دودھ مین نچوڑنے سے دودھ جم جاتا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ یہ وہ میوہ ہی کہ جسکے حق مین حق تعالی نے کلام شریف مین قسم یاد فرمائی ہی بدین الفاظ کہ یہ میوہ بہشتی میوون کے مانند ہی ایک مرتبہ کوئی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو انجیر لایا آپ نے فرمایا کہ اسکا نام اگر انجیر کے عوض بہشتی میوہ رکھا جاتا تو نہایت مناسب تھا بواسیر اور نقرس کیواسطے نہایت مفید ہی شیخ نے لکھا ہی کہ انجیر خام کا ضماد مسون اور بہق وغیرہ پر لگانا مفید ہی اور عادت کرکے روزمرہ انجیر کھانا رنگ بدن کو بدرنگ کرتا ہی اور ایسی عارضی فربہی لاتا ہی جو جلد دفع ہوجاے اور نیز جوئین پیدا ہوجاتی ہین خشک یا تر جو انجیر کھاے مرگی دور ہوجاے اسکا دودھ لگانا پھوڑیکو پکا دیتا ہی اور فاسد گوشت کو دفع کرتا ہی اور اگر اسکا دودھ شیرہ گاو مین ملادین تو وہ سب دودھ مثل دہی کے جم جاتا ہی اور اگر اسکا دودھ شہد مین ملاکر آنکھ مین لگائین تو مرض تاریکی چشم ہی اور اسکا شیرہ نوش کرنا گرسنگی دفع کرتا ہی اور عارضہ حبس بول پیدا کرتا ہی نیش کژدم کو بھی نافع ہی محمد بن زکریا کا کلام ہی کہ انجیر کے دھوین سے پشہ بھاگتے ہین تصویر درخت تین کی یہ ہی۔

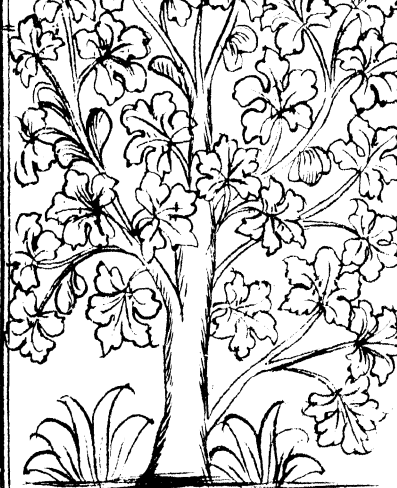

جمیز یہ بھی انجیر کے مانند ہوتا ہی اور پتا اسکا مانند توت کے سال مین تین مرتبہ پھلتا ہی
اسکا پھل برخلاف دیگر ثمردار درختون کی شاخون پر نہین ہوتا ہی بلکہ جڑ مین پھلتا ہی چند بار
اسکا عرق لیکر اگر دسم اور خنازیر پر لگاوین مفید ہی اور نیز پوش کرنا دافع سمیات جانوران
نیش زن ہی صورت یہ ہی

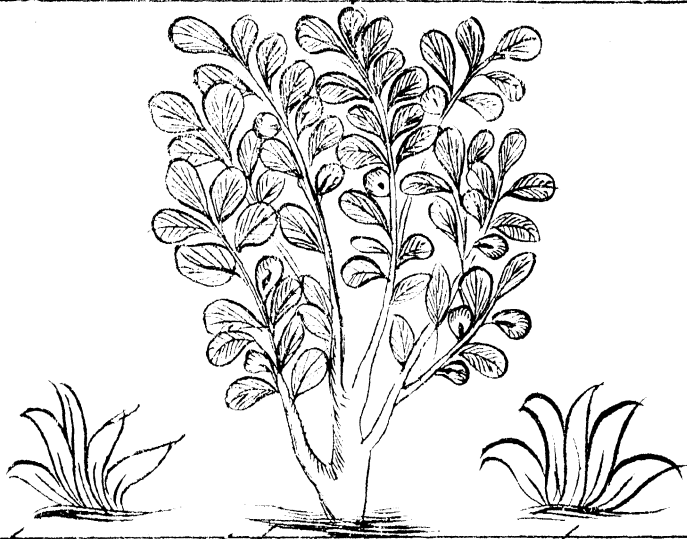

جوز یہ درخت سرد نکون مین ہوتا ہی صاحب الفلاحۃ نے لکھا ہی کہ جسکا یہ منظور ہو کہ اسکے
ثمر کا پوست ہاتھ سے بے تکلف دور ہو جاے تو اول جوز کو پانچ روز تک لڑکے کے پیشاب مین
تر کرے بعد اسکے اسکو بووے اور اسپر راکھ چھڑک دے جب اُس تخم سے درخت اگیگا اور جوز
اسمین بار ور ہوگا تو اسکا پوست ہاتھ سے جلد جدا ہو جایا کریگا اور اگر جوز کا پوست دور کرکے اسکے مغز کو
بووے تو اسکے درخت کے ثمر کا پوست مثل کاغذ کے باریک ہوگا اسکے بوتے وقت اگر کسی قدر
گلاب اسکی جڑ مین چھوڑین تو بکثرت ثمر لائیگا اسکا پیوند کسی درخت سے نہین ہوتا ہی مگر درخت
پستہ کے ساتھ پیوند ہوتا ہی اور اُس پیوند سے عجب خاصیت کا پھل نکلتا ہی کہ اگر اسکا پوست
دور کرکے ایسی دیگ مین جو شدین جوز نگ خوردہ ہو تو اسکی صفائی ہو جاے اگر اُس جوز کو
سال بھر تک رکھین تو متعفن نہوگا اور جسکو باولے کتے نے کاٹا ہو اُسکو کھلانا مفید ہی اور پیٹ
کی چوٹ مین جوز تر کو ضماد کرنا مسکن درد ہی اسکی جڑ کے استعمال سے درد سر پیدا ہوتا ہی
جنمفص اسکو عادت سے کھاتا ہی اُسکو دست کیڑون کے ساتھ آتے ہین اور اسکو جلاکر خضاب کرنا سفید بال کو سیاہ

کر دیتا ہی اور اسکی خاکستر اگر زخم پر چھڑکین خشکی آجاے اور تازہ آبلہ کو بھی مفید ہی صورت یہ ہی

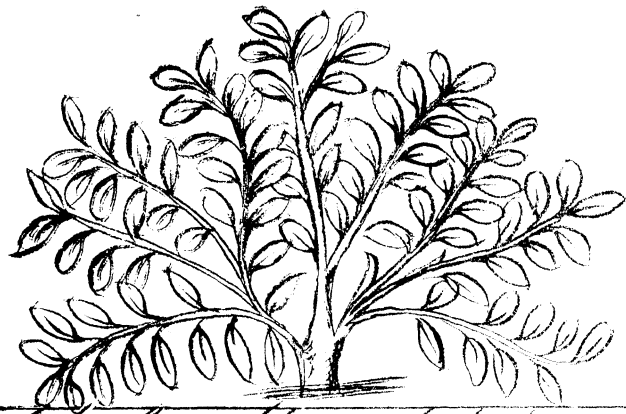

خسرو دار شیخ رئیس کے نزدیک مبہی اور فالج کو اکسیر ہی اور گندہ دہنی کو دور کرتا ہی صورت یہ ہی

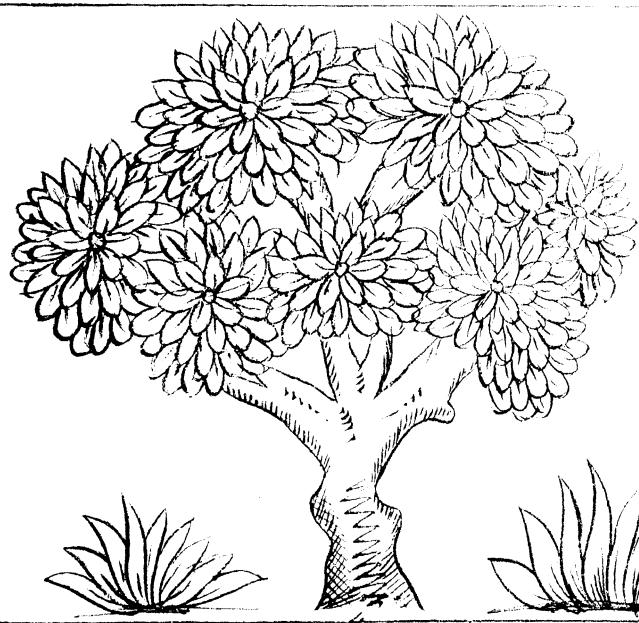

خروع یعنے بید انجیر اسکا دانہ خشک ہو کے شکوفہ ہی مین چبک جاتا ہی اسکا دانہ فالج اور قولنج اور لقوے کو مفید ہی اسکے روغن مین مرغ کی گردن ڈبو نا مرغ کو خاموش کر دیتا ہی اور پھر کبھی وہ بانگ نہین دیتا ہی صورت یہ ہی

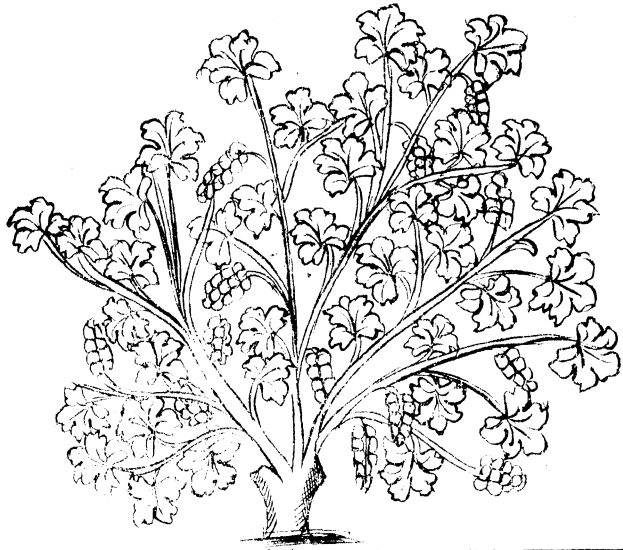

خلاف اِسکو فارسی مین بید کہتے ہین اُسکی لکڑی نہایت سبک اور اُسکے پتے حرف جیم سے مشابہ ہوتے ہین استعمالاً مقوی دل ہو اور جس شخص کو لون لگی ہو اُسکے بستر پر اُسکے پتے بچھا کے اُس شخص کو لٹا دین صحیح ہو جائیگا اُسکے پتے مین یہ خاصیت ہی کہ خون جاری کو مسدود کرتا ہو شگوفہ اُسکا خوشبودار اور مقوی دماغ ہو اور اُسکا عرق درد سر مین مفید ہی بید انجیر کی خاکستر سرکہ مین ملا کر بھوڑے پھنسی پر لگانا نافع ہو صورت یہ ہو

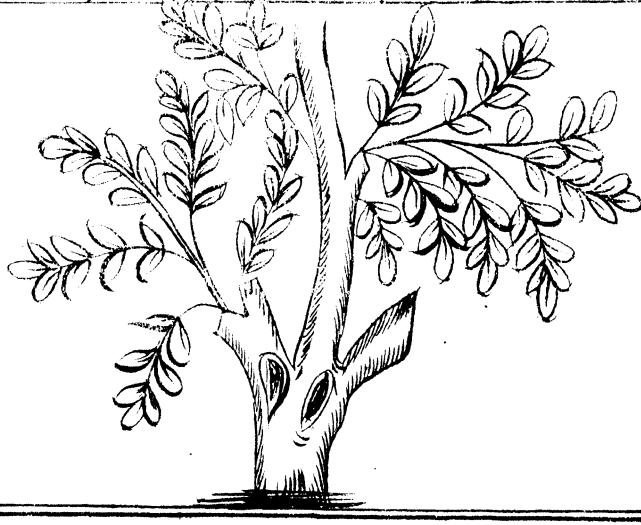

خوخ فارسی مین اسکو شفتالو کہتے ہین کہتے ہین کہ اگر چاہین کہ اسکا رنگ بہت سرخ ہو یہ تدبیر کرین کہ جو شفتالو درخت مین از خود شق ہوا ہو اسکو لیکر شجرت مین لپیٹین اور قدرے چربی اسپر لگا کر بوین تو اسکا پھل نہایت سرخ ہوگا اگر اسکی گٹھلی پر کوئی چیز نقش کردین یا کوئی عبارت لکھ دین اور اسکو بو دین تو اسکے تمام پھلون مین وہ عبارت لکھی ہوئی ہوگی اگر اسکے پودہ کو اکھاڑ کر اسکی جڑین زائدہ تراش ڈالین اور پھر بو دین تو اسکے پھلون مین گٹھلی نہوگی اسکے پتون کا ضماد نورہ کی بو کو دفع کرتا ہی اور زناں پر لیپ کرنے سے شکم کے کیڑے مرجاتے ہین پھل اسکا بھی ہی جس کیڑہ مین جوئین بہت ہون اسکو اسکے عصارہ مین دبو دین سب جوئین مرجاوینگی صورت یہ ہی

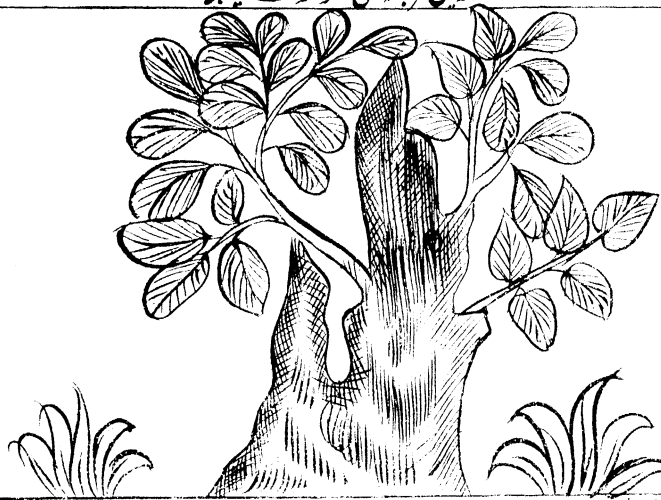

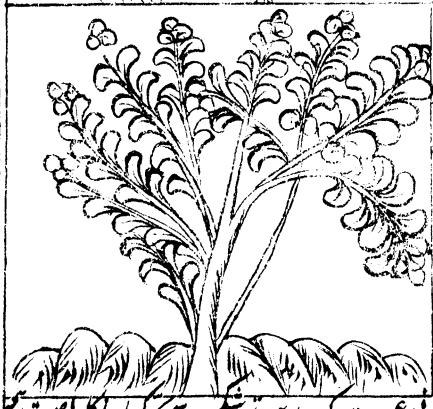

دارشیشعان یہ درخت خاردار ہی جس دریا مین گھڑیال بکثرت ہون اگر وہان اس درخت کی لکڑی کو چھوڑین تو گھڑیال وغیرہ اسکے ارد گرد جمع ہون شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکا فتیلہ ناک کے اندر کرنا بدبو دور کرتا ہی اسکا غرغرہ کرنا درد دندان کو نافع ہی اور جس البول کو مفید اگر اسکی دھوئی عورت کو دیوین تو شکم سے بچہ کو باہر نکالے صورت یہ ہی

وردار عرب اسکو شجرۃ البق یعنے درخت پشہ اور ہندی مین گولر کہتے ہین یہ بڑا درخت ہی
اسکا میوہ انار کے مانند ہی جسمین ایک ایسی قسم کی تری بندھی ہوئی ہوتی ہی کہ جب اسکو
توڑتے ہین تو اسمین مچھر وبھنگا اڑتے ہوے نظر آتے ہین مصنف کتاب عجائب المخلوقات نے
لکھا ہی کہ مین نے خود اس درخت کا میوہ اپنے ہاتھ سے توڑا اسکے اندر دانے ریحان کے
مانند سفید سے تھے اور یہ سفیدی وہی پشہ تھے جنکا شمار نہوسکا بعض انمین سے زندہ متحرک
اور بعض ایسے تھے کہ ہنوز انکے پر و بال نہ جمے تھے اس درخت کی کونپل کو اکثر بطور
ساگ کے پکاتے ہین اسکے پتہ کو سرکہ مین ملاکر برص پر لگانا مفید ہواور نیز زخم فاسد
اور شکستہ استخوان پر لگانا بہت نافع ہی تصویر اسکی یہ ہی

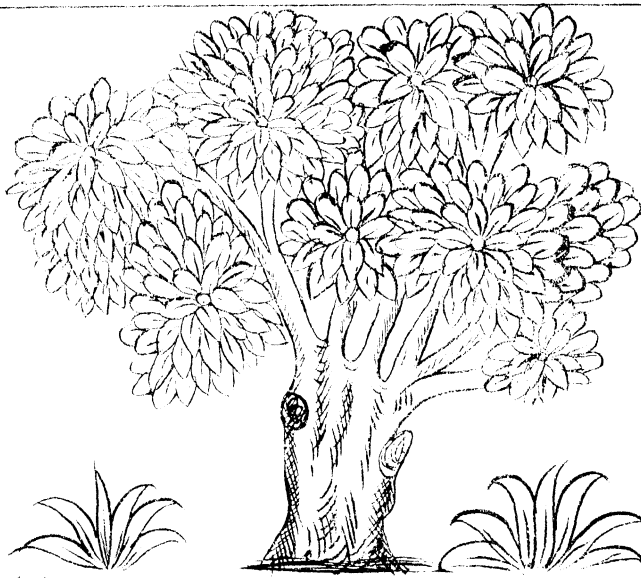

دلب یعنے چنار یہ درخت ہر ایک نباتات سے طویل اور کلان ہوتا ہی اور کہنگی کو
پہونچکر درمیان سے خالی ہو جاتا ہی اسکے پتون کی شکل انسان کے پنجہ کے مانند
ہوتی ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اسکے پتون کو جوش دیکر بطور مرہم آنکھ پر لگانا نزلہ کو مفید ہی
اور سرکہ مین غرغرہ کرنا درد دندان کو نافع اور نیز عضو سوختہ پر لگانا مفید ہی اسکے پھل کو
جوز السرو کہتے ہین اگر اسکو چربی مین ملاکر مرہم بنائین اور زخم گزیدۂ حشرات الارض پر
لگائین تو بہت نافع ہی صورت یہ ہی

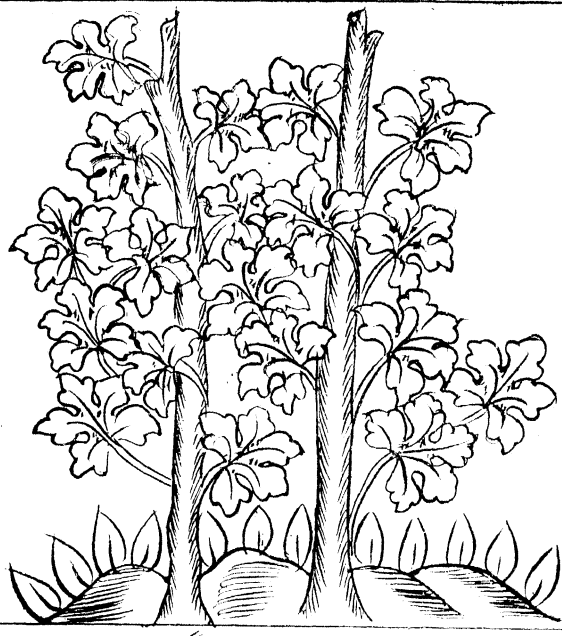

دہمست یہ بہت بڑا درخت ہی اسکا میوہ سرخ رنگ اور پتا اُس کے مانند ہوتا ہی یہ درخت کوہستان مین ہوتا ہی تخم اسکا مانند برق کے ہی اور اُسپر سیاہ پوست ہوتا ہی صاحب الفلاصہ کا عقیدہ ہی کہ اگر اس درخت کی کسی شاخ کو کسی سرزمین پر گراوین وہان کا بادشاہ کسی نہ کسی آفت مین ضرور مبتلا ہوا ور رعیت وہان کی صحیح وسالم رہے اسکا پتا فالج اور قولنج کو مفید ہی اگر اسکے پتے کو جو مین کچھ دنون رکھین بعد ازان اُس جو کو شراب مین بیکر بہق پر لگائین تو مفید ہی اسکے تخم کا اُبٹنا لگانا مکھیون سے

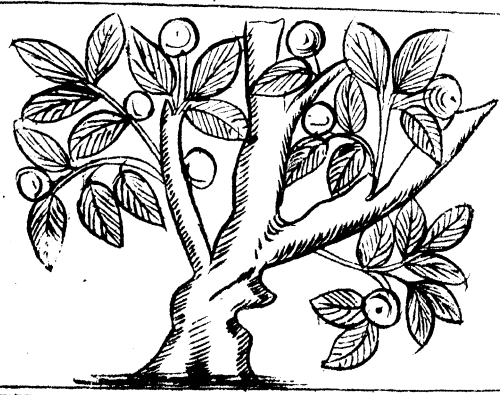

محفوظ کرتا ہی شراب مین اسکو نوش کرنا نیش کژدم کا زہر دفع کرتا ہی اسکے تازہ دانون کا مرہم زہر دار جانورون کی جراحت دفع کرنے مین موثر ہی اور نیز اسکا روغن درد سر اور کان کے سنسناہٹ مین موثر ہی صورت یہ ہی

رمان یعنے انار بجز گرم سرد زمین کے اور جگہ نہین ہوتا
درخت کے پاس بوتے وقت اسکا درخت ضرور چاہیے
اگر درخت لگاتے وقت تھوڑا سا شہد بھی تھالے مین چھوڑین تو بہت شیرین ہو
اور سرکہ چھوڑنے سے کھٹا اگر یہ منظور ہو کہ بلا ارادہ اسکا میوہ ڈال سے ملحدہ نہو
تو انار کی کسی ڈال پر درستر قشہ صحیحی (نامی) پتھر لٹکانا چاہیے یا کہ سیسہ کی کیل اسکی جڑ مین ٹھونک دین
اگر یہ چاہین کہ اسکے دانے مین گٹھلی نہو تو اسکی چھوٹی چھوٹی ڈالیون کو شگاف کرکے مغز
صاف کر دین اور پھر اُن شاخون کو آپسمین ملا کے گھاس سے باندھ دین اور پھر بو دین
تو اسکے انار مین گٹھلی نہوگی اگر منظور ہو کہ سرخ انار ہو تو حمام کی راکھ پانی مین گھول کر جڑ مین چھوڑنا
چاہیے کھٹے انار کو شیرین کرنا اس تدبیر سے ممکن ہی کہ اسکی جڑ کے ادھر اُدھر کی مٹی علحدہ
کرکے سؤر کے ناخن اور انسان کے پیشاب سے بھر دین بعدہ خاک برابر کر دین انشاء اللہ
ترشی دور ہوگی انار کے کنگرے کے شمار مین ایک یہ عجائب بات ہی کہ اگر اسکے کنگرہ طاق
ہون تو انار کے دانہ بھی طاق ہونگے اور جفت ہونے پر جفت شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ
اسکے پھل اور ڈالیان گزندہ جانورون کے بھگانے مین سریع التاثیر ہین انار کے
پھول سرخ یا سفید جو ہون جنبش دندان کو مستحکم کرتے ہین اور نیز نفث خون کو مسدود
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ انار قطرات آب بہشت سے پیدا ہوا ہی
اور جناب حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ انار کا ہر ایک دانہ دل کو روشن
کرتا ہی اور شیطان کے وسوسون سے امین کرتا ہی جس دن کھاے اُس روز سے
چالیس دن تک یہ اثر قائم رہتا ہی صاحب الفلاحہ انار کے تروتازہ رکھنے کی تدبیر
مین یہ لکھتے ہین کہ انار کو ہاتھ سے توڑ کر دونون کناروں کو گرم گرم رفت مین
ڈبو دین بعد ازان سرد مکان مین لٹکا دین انشاء اللہ مدت تک صحیح وسالم
رہیگا اور نیز اگر درخت پر لگا رہنا منظور ہو تو گھاس سے مضبوط باندھ کر اسکے
اوپر چونہ لگا دین اسکے پوست کو غلہ کے انبار مین رکھنا کیڑون سے حفاظت کرتا ہی
صورت اسکی صفحۂ آئندہ مین منقش ہوتی ہی۔

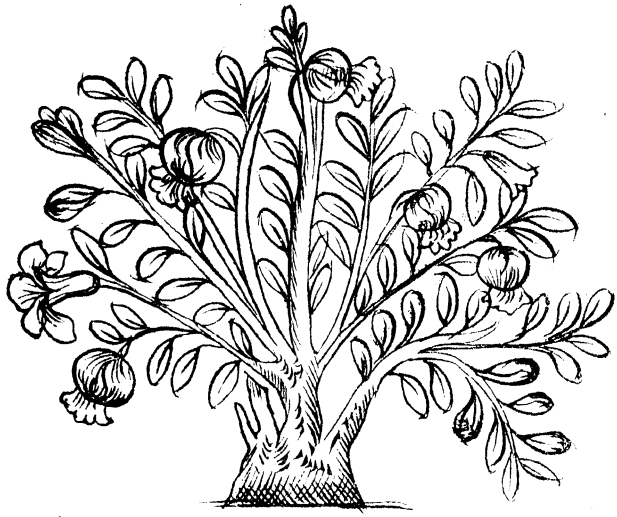

زیتون اس مفید درخت کے بارہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہو کہ اس درخت کی تمع اسکے پھل کے حق تعالی نے قرآن مین قسم یاد فرمائی ہی کہ عموماً نافع ہو اور حذیفہ بن یمان رض نے جناب رسالت مآب سے روایت کی ہو کہ حضرت فرماتے تھے کہ جب حضرت آدم بیمار ہوے اور خدا تعالی سے شکایت کی تب حضرت جبرئیل اسی درخت کو لیکر نازل ہوے اور حضرت آدم سے کہا کہ اسکو لگایئے اور اسکا میوہ جب ہو اسکو افشردہ کرکے اسکا عرق نوش کیجیے اور یہ الشفا ہی ہر مرض کی دوا ہی مگر موت سے ناچاری ہی اسکے عجائبات خاصیت مین سے یہ ہو کہ مدت تک پانی کا محتاج نہو اسکی لکڑی مین دھوان مطلق نہین ہوتا اسکا روغن بھی نہایت مفید ہی یہ درخت اپنی گٹھلی سے نہین اگتا ہی اور اگر اگتا ہی نفع نہین کرتا ہی صاحب الفلاحۃ کی تحریر ہو کہ اس درخت کے نیچے اکثر کنکر پتھر جمع ہوتے ہین اور جب غبار اسپر پہونچتا ہی تو اسکا پھل اور زیادہ عمدہ ہوتا ہی اور میوہ بھی متلذذ ہوتا ہی اگر یہ منظور ہو کہ اسکا پھل ہوا سے نہ گرے تو باقلہ کو اسکی جڑ مین بودین بلینیاس نے لکھا ہی کہ جسکو بچھو کاٹے اسکی جڑ دن کو تعویذ بنا دے درد زائل ہو شیخ اسکی تی کی خاصیت مین لکھتا ہی کہ اسکے سبز تون کو پانی مین جوش دیکے اگر گھر مین چھڑک دین تو مکھیان اس گھر سے بھاگ جائینگی اور اسکا ملنا بدن کی خشکی کو

دفع کرتا ہی اور اسکے پتے کی خاکستر توتیا کی خاصیت رکھتی ہی اور سرکہ مین پکا کر غرغرہ کرنا
درد دندان کو مفید ہی اگر شہد مین پکا کر لگاوین تو کرم خوردہ دانتون کو مفید ہی اسکا گوند بواسیر
اور نیز ہر جراحت کو نفع بخش ہی اسکے عرق مین روئی پکا کر چوہون کو دینا سنکھیا کی خاصیت
رکھتا ہی شیخ رئیس کا کلام ہی کہ اسکا گوند رتوندی اور آنکھ کی سفیدی اور داد اور خارش اور
دندان کرم خوردہ کو نافع ہی اور اگر کوئی اسکو پہلے توز ہر کشندہ ہی زیتون کا میوہ عمدہ ہوتا ہی
حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہی کہ بہترین نان خورش سرکہ
اور زیت ہی اسکے روغن سے روئی کھانا اچھا ہی مصفی زہرہ ہی اور بلغم کو دور کرتا ہی
اور مقوی عرق اور دافع سستی ہی اور بدن کے پٹھون کو مستحکم کرتا ہی اسکا کھانے والا
خوش خلق پاکیزہ نفس و بے رنج رہتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک جنگلی زیتون کا غرغرہ کرنا
درد سر اور درد دندان خونچکان کو نافع ہی اسکو پیس کر کے سرمہ لگانا تاریکی چشم کو دور کرتا ہی
اور دیگر اصحاب کا قول ہی کہ اسکا ضماد نقرس کو نافع ہی اور آنکھون مین لگانے سے روشنی
آتی ہی اور یہ دشتی زیتون خارشت اور قوبا اور درد سر اور درد دندان اور پھیپھڑے کی بیماری کو بحکم
خدائے تعالیٰ نافع ہی صورت یہ ہی

سرو وہ موزون درخت ہی جسکی راستی سے معشوقون کے قد کو تشبیہ دیتے ہین
بوستان اور زرستان مین سبز ہوتا ہی اسکی رونق زرستان کی سردی سے ہوتی ہی

اسکی دھونی سے پشہ بھاگتا ہی اگر اسکے برادہ کو میدہ مین چھوڑ دیوین تو مدت تک میدہ خراب نہوگا اگر اسکی پتی کو شراب مین چھوڑین تو جبکا پیشاب بند ہوگیا ہو اسکے واسطے نافع ہی اسکے پتون کو گلاب کی ڈالی کے ساتھ سرکہ مین جوش دیکر غرغرہ کرنا منھ صاف کرتا ہی اسکے ہرے پتے کو کوٹ کر زخم پر لگانا مفید ہی اسکی خاکستر عضو سوختہ پر چھڑکنا مفید ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا غرغرہ کرنا درد دندان کو نافع ہی صورت یہ ہی

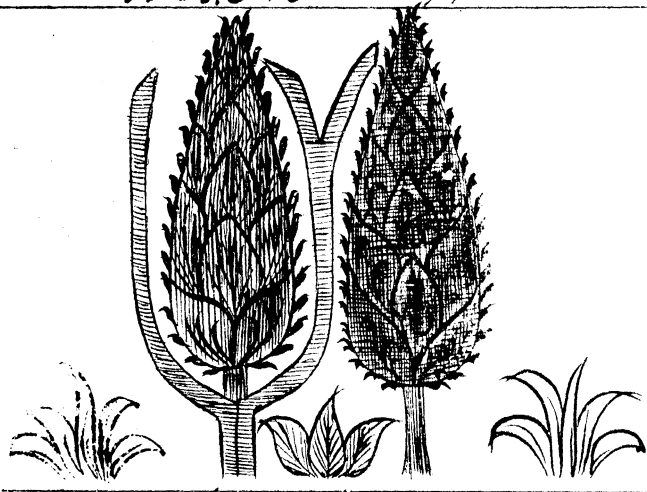

سفرجل درخت بھی مشہور ہی یحیٰی بن ابی طلحہؓ کا قول ہی کہ اسکے والد نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین بھی دیکھی اور اسکی طرف حضرت نے بھی کو دیکھا کر فرمایا کہ لو اسکو یہ دل کو پاک کرتی ہی اور یہ بھی روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو کر جعفر بن ابی طالبؓ کو دیکر فرمایا کہ اسکی خورش سے انسان کا رنگ صاف اور صاحب اولاد ہوتا ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ دافع تشنگی اور مقوی معدہ ہی اگر شراب کے ہمراہ گزک کرین خمار نہو اور دیگر لوگون کا مقولہ ہی کہ اگر عورت بھی انار کھانے کی مداومت کرے اسکی اولاد فہیم اور دلیر نیک خو نیک ذات ہوگی اور یہ بھی مداومت مین اثر ہی کہ دودھ چھاتی مین بند ہ جاتا ہی جس جگہ انگور ہون اگر وہان اسکو رکھین تو خراب ہو جاوے صاحب الفلاحۃ اسکے دیر تک درست رہنے کی تدبیر یون لکھتے ہین کہ اسکو ایسے گھر مین رکھین جہان سوائے اسکے دوسری قسم کا میوہ نہو صورت یہ ہی

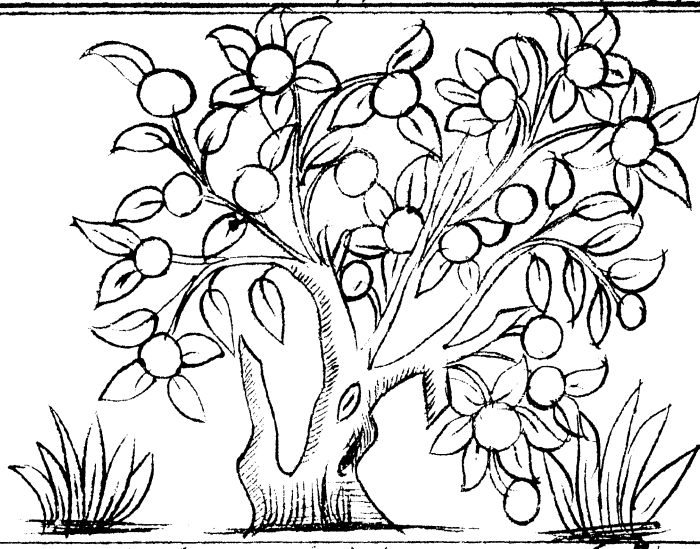

سماق یہ کوہی درخت خودرو ہوتا ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا میوہ مقوی معدہ اور مزیل صفرا ہی اور زخم اور ورم دور کرتا ہی اسکے میوہ کا اگر حقنہ کرین تو بواسیر کے واسطے سودمند ہی اور گوند درد دندان کو مفید ہی صورت اس درخت کی یہ ہی

سمرہ یہ جنگلی درخت ہی جسکا ذکر اکثر عرب کے اشعار مین پایا جاتا ہی اسکے درخت سے خون سا ٹپکتا ہی عرب لوگ کہتے ہین حاضت السمرۃ یعنے درخت سمرہ کو حیض ہوا ہی باقی کوئی خاصیت معلوم نہین صورت یہ ہی

سندروس یہ مشہور درخت روم مین ہی اسکا گوند گھر بابے طور پر ہوتا ہی
اور کاہ ربائی مین بھی مؤثر ہوا اسکے بمثل نہین ہی اسکی لکڑی مین روغن ہوتا ہی اسکی
خاصیت یہ ہی کہ خون کو بند کرے کشتی گیر لوگ اس روغن کا استعمال کرتے ہین تاکہ
بدن کی سُبکی ہو شیخ رئیس کا قول ہی کہ ہوا سیر کو خشک کرتا ہی جب اسکی دھونی لیوین
اور درد دندان اور خفقان کو اچھا کرتا ہی اور بہی بھی ہی صورت یہ ہی

شباب اس درخت کا پتا چھوٹی چھوٹی مچھلیون کے مانند انگلی کے برابر ہوتا ہی اسکا میوہ مانند بندق کے سیاہ رنگ اور اسمین تین تین دانہ ہوتے ہین اسکو ماہو دانہ اور حب السلاطین یعنے جمال گوٹہ کہتے ہین شیخ رئیس کا کلام ہی کہ نقرس اور درد مفاصل اور عرق النسا اور استسقا مین اسکا مسہل دینا بہت مفید ہی اسکے پتون کو مرغ کے گوشت مین پکاکر کھانا قولنج کو منفعت پہونچاتا ہی صورت یہ ہی

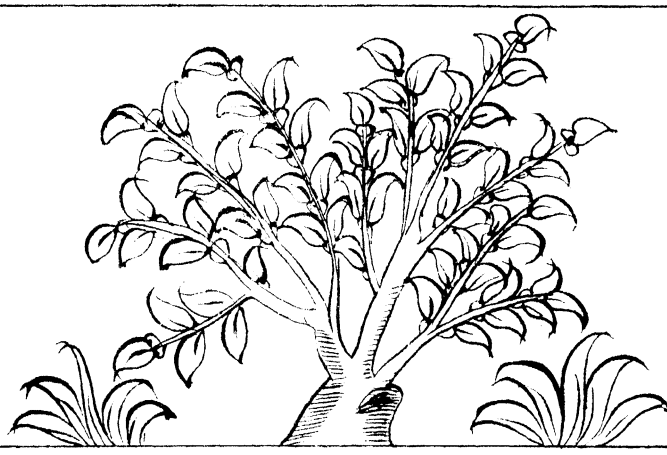

شاہ بلوط یہ درخت سرزمین شام مین ہی اسکا میوہ شیر مین صورت مین آدھے جوز کے برابر ہوتا ہی اور مزا اسکا فندق کے برابر ہوتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک اسکا میوہ دافع زہر ہی اور جسکے بدن سے خون جاری ہوا اُسے مفید ہی صورت یہ ہی

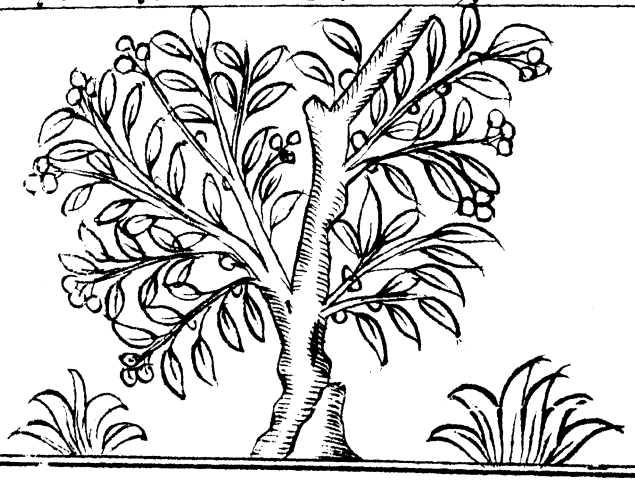

صندل یہ مشہور درخت ہندوستان مین سفید اور سرخ دو رنگ کا ہوتا ہی شیخ رئیس
کے نزدیک سفید صندل بہت کچھ نافع ہی خصوص گلاب مین پیسکر در دسر مین لگانا
اور زینہ خفقان کو جو تپ کے سبب سے عارض ہو اگر سرخ کو بھی در دسر مین
لگادین مفید ہو صورت یہ ہی

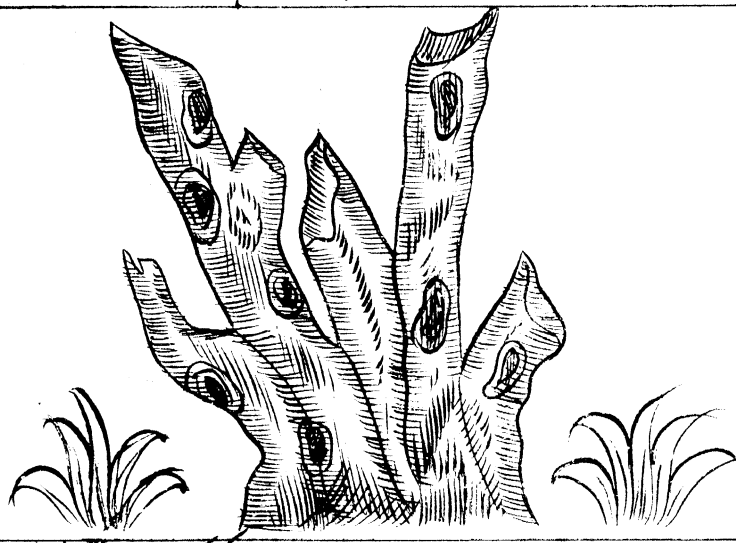

صنوبر یہ درخت اول اول سرزمین روم مین تھا اسکی لکڑی سے روغن نکلتا ہی
اور مثل شمع کے جلتی ہی اور اسی سے قطران حاصل ہوتا ہی اسطرح پر کہ اسکا چھلکا
آگ پر رکھین اس سے عرق نکلیگا وہی قطران ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اسکی
لکڑی کی دھونی دینا یا اسکی خاکستر چھڑکنا نیش زن جانورون کو دفع کرتا ہی خصوص
شراب کے ساتھ اور زینہ اسی کا قول ہی کہ اگر مجلس کے گرداگرد اسکی خاکستر کو چھڑک دین
وہان نیش زن جانورون کا گذر نہوگا اگر تلقید اور تلقدیس کو اسمین اضافہ کرین زیادہ تر ہوگا
گرم پانی کے جلے ہوے پر اسکا پوست سفید ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اسکے پوست کو سرکہ
مین جوش دیکر غرغرہ کرنا درد دندان دور کرتا ہی اسکے پتے زخم کو مندمل کرتے ہین
اگر ناف کے نیچے یا فوطون مین درد ہو تو اسکی کلیون کا مرہم بناکر لگانا مفید ہوگا اسکا
دانہ شیرین استرخاء اعصاب کو نافع ہی اور زہر کرذم کے دفیعہ کو بہتر ہی اگر انجیر یا جوز کے
ہمراہ تناول کرین تو صبی بھی ہی صورت یہ ہی

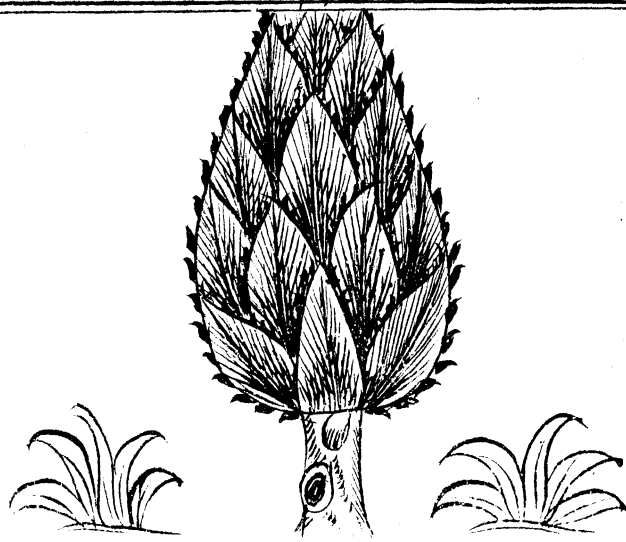

حرو یہ میوہ دار درخت مانند بلوط کے عظیم ہند کے پہاڑون مین نشو ونما پاتا ہی
اسکے پتے سرخی مائل ہین اگر اسکو پکا دین اور صاف کرکے نوش کرین تو کھانسی دور ہوجاویگی
اور درد دہن کو بھی مفید ہی اسکا گوند مکہ معظمہ کو لیجاتے ہین یہ قوت مین مانند لاون کے ہوتا ہی
اکثر عورات اسکی خوشبو کو پسند کرتی ہین صورت یہ ہی

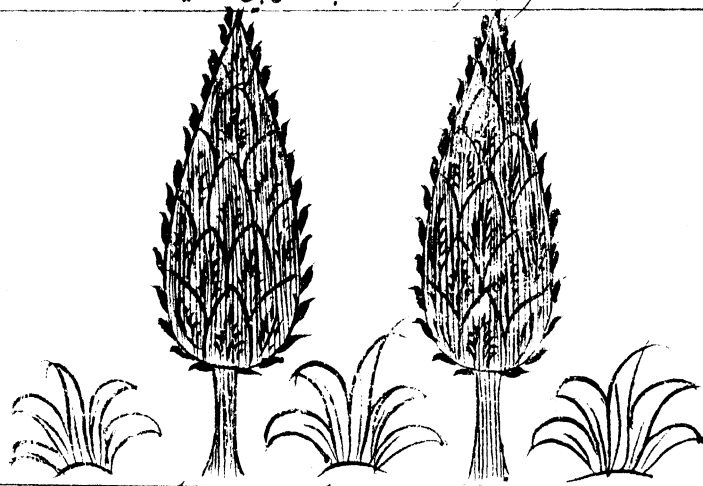

طرفہ یعنے درخت گز شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکی ڈالی سرکہ مین سیکریگا نا درد دنکی کو نافع ہی
اسکے پتون کا جوشاندہ درد دندان مین غرغرہ کرنا نہایت مفید ہی اگر موے سر مین مالش کرین

جون دور ہو جائین بعض مجربین کا قول ہی کہ اِسکی دھونی لینے سے تازہ زخم خشک ہو جاتے ہین
آنکھ کی بیماریون مین اِسکا میوہ مفید ہی اور رتیلا کے جراحت پر نفع بخشتا ہی شیخ رئیس کے
نزدیک اِسکے میوہ کو جلا کر اُسکی راکھ کو اگر زخم پر لگا دین فوراً جراحت خشک ہو جاوے

صورت اُسکی یہ ہی

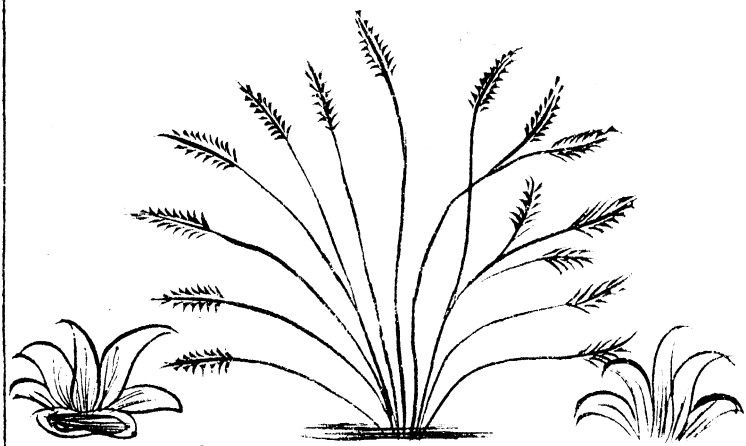

عرعر یہ بھی سرو کے مانند ہوتا ہی اسکو سرد کوہی کہتے ہین اِسکی دھونی سے زہردار
جانور بھاگتے ہین اسکا میوہ مشابہ عرعر کے ہوتا ہی مگر عرعر اِس سے سیاہ زیادہ ہوتا ہی اِسکی
لکڑی کو اہل کہتے ہین شیخ رئیس کی تحریر ہی کہ اِسکی لکڑی کو روغن اور سرکہ مین جوش

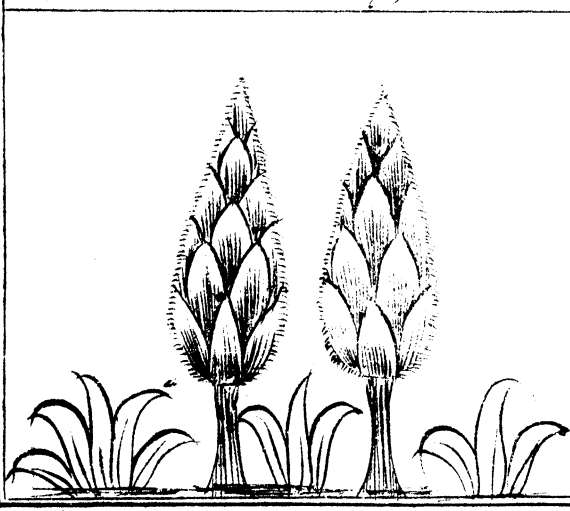

دیکر بہرے آدمی کے
کان مین چھوڑنا گرانی گوش
دفع کر دیتا ہی اگر عورت
اِسکا حمول کرے تو
فوراً اُسکا حمل
گر جاوے اور اِسکا
شافہ اور دھونی بھی
اِسقاط حمل کو
مجرب ہی صورت یہ ہی

عشر یہ درخت یمن مین ہوتا ہی فارسی مین اسکو کشیر کہتے ہین اکثر جہالت کے سبب سے عرب کے لوگ اسکا شگون اسطور پر لیا کرتے ہین کہ جب اُنکو سفر کا ارادہ ہوتا ہی اور کسی دوست سے خیانت کا شبہہ ہوتا ہی تو اس درخت کی ایک ڈالی کو دوسری ڈالی سے پیچیدہ کرکے روانہ ہوجاتے ہین اور واپس آنکر اُس پیچیدہ شاخ کو اگر اُسی صورت پر شاخ درشاخ پایا تو سمجھے کہ دوست نے امانت مین خیانت نہین کی ورنہ درصورت اختلاف کے قوی گمان کرلیتے ہین کہ ضرور اسکے مال مین خیانت ہوئی ہی کہتے ہین کہ یہ درخت زہردار ہوتا ہی بعض اسکی اقسام ایسی بھی ہوتی ہین کہ اگر کوئی اسکے سایہ مین جا بیٹھے تو موت آجاے اسکی خاکستر داد اور گنج سر پر ملنا مفید ہی صورت یہ ہی

عفص فارسی مین اسکو مازو کہتے ہین پہاڑ پر نشو ونما پاتا ہی کہتے ہین کہ اس درخت مین ایک سال مازو پھلتا ہی اور ایک سال بلوط جاحظ کی تحریر ہی کہ راقم نے مازو اور بلوط کو ایک ہی شاخ مین آویزان پایا پس اگر یہ امر صحیح ہی تو اس درخت کی شان مین ہم یہ کہ سکتے ہین کہ جسطرح حیوانات مین خرگوش ہوتا ہی کہ یہ بھی ایک سال نر ہوتا ہی اور ایک سال مادہ اسی طرح اسکی بھی کیفیت ہی اور جس درخت مین مازو اور بلوط دونون باہم ہون پس اسکی مثال مثل خنثی کے ہی

شیخ رئیس کے نزدیک خارش اور گوشت زائد کو دفع کرتا ہی اسکا خضاب بھی لگاتے ہین
اسکا مغز اگر سرکہ مین پیسکر لگائین خون کا جریان بند کرتا ہی صورت یہ ہی

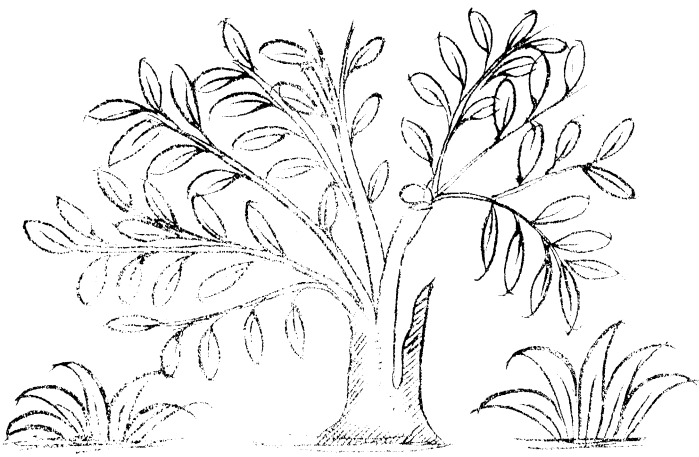

عناب یہ مشہور درخت ہی جو جبان کی سرزمین پر پیدا ہوتا ہی اسکے پتون کا مرہم لگانا اور چشم کو
مفید ہی کہتے ہین کہ یہ درخت خون کو چوستا ہی یہان تک کہ اگر کوئی ہاتھ اسکے درخت پر رکھ دے
تو کچھ دیر مین اُس ہاتھ کا خون کسی قدر چوس
لیتا ہی اسکا میوہ خون کا بہنا مسدود کرتا ہی
اگر یہ منظور ہو کہ اس درخت کو اس جگہ سے
اکھاڑ کر دوسرے شہر مین لیجائین
تو ہر روز چار پایہ چپڑا دے کے لیجائین
بدلا کرین کیونکہ اگر ایک ہی چار پایہ رہیگا
تو اسکی رطوبت خشک ہو جائیگی اور وہ مر جائیگا
جالینوس کی تحریر ہی کہ اسکی تاثیر خون کو
چوستی نہین ہی بلکہ گاڑھا کر دیتی ہی اگر
اسکی لکڑی سے مالش کرین تو رنگ کی
صفائی ہوتی ہی چہرہ پر اسکا غازہ بنا کر
لگانا رنگ و روغن زیادہ کرتا ہی صورت یہ ہی

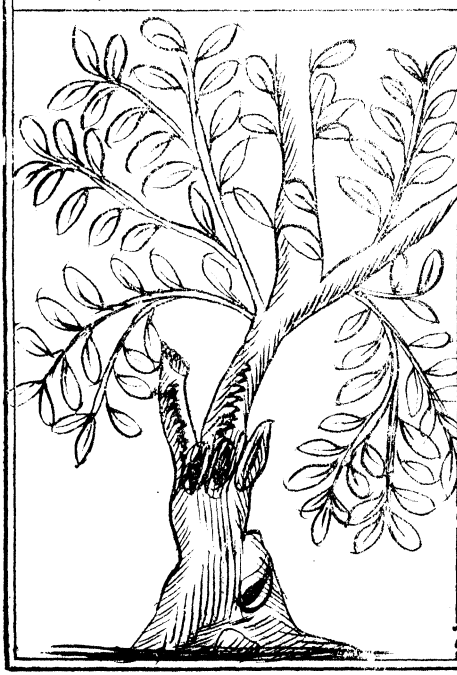

عود یہ ہند کے درباؤن مین ظاہر ہوتا ہی اسکی جڑکو اُکھاڑکر زمین کے نیچے دفن کرتے ہین جب وہ سڑجاتی ہی تو اُسکا پوست اُترکے عود خالص نکل آتا ہی شیخ رئیس کا تجربہ ہی کہ اُسکو دانتون سے کچلنا اور چبانا گندگی دور کرتا ہی اور دہن کو خوشبودار بناتا ہی اور دماغ کو نافع اور مقوی حواس اور مفرح دل ہی شکر ملاکر اُسکو آگ پر چھوڑنے سے خوشبودار دھوان اُٹھتا ہی اُسکی شراب مین یہ تاثیر ہی کہ دردیخ کو نافع ہی صورت یہ ہی

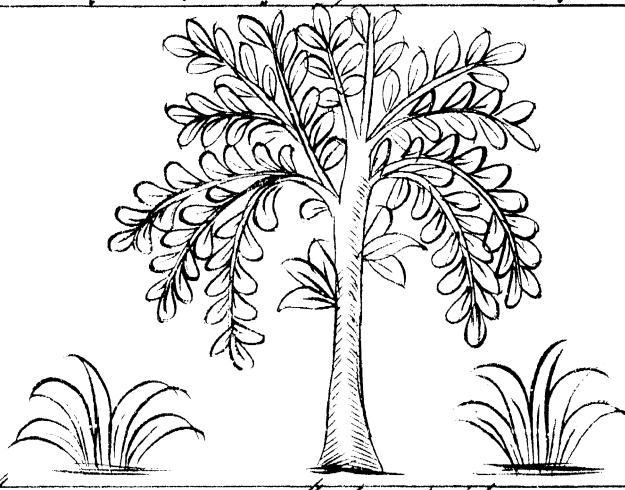

عبیر مشہور درخت ہی اسکی لکڑی کو مدتون تک اگر پانی مین چھوڑ دیوین تو بھی نہ سڑیگی اکثر حمام کے دروازون پر اُسکی لکڑی کو نصب کرتے ہین اُسکی شاخ جہان پر رکھدین مکھیون کا ہجوم ہوجاتا ہی اُسکے پھولون کی خوشبو سے عورات کو بکثرت شہوت پیدا ہوتی ہی اور اُسقدر بیتاب ہوجاتی ہین کہ صبر نہین رہتا ہی اور شرم جاتی رہتی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر شراب نوشی مین اُسکی گزک کھاوین تو

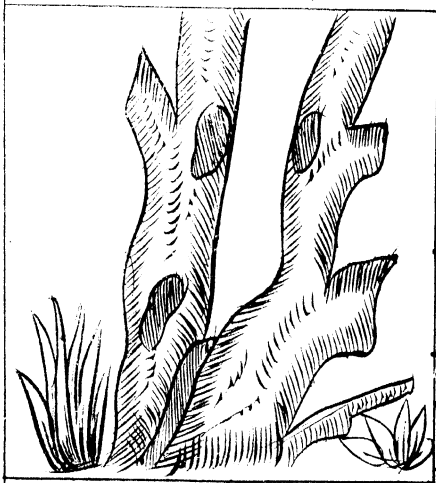

شراب کا نشہ جلد تر عروج نہ کریگا اور کثرت بول اور اسہال کو نافع بھی ہی صورت یہ ہی

غرب اِسکو فارسی مین سپیدار کہتے ہین شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ اِسکی لکڑی کو جلاکر سرکہ مین ملاکر لگانا پھنسیون مین مفید ہی اِسکا پوست خضاب مین جزو اعظم ہی اِسکی ہری ہری پتیان پیسکر زخمون پر لگانا اچھا ہی اِنکے سوا اور بھی اشخاص لکھتے ہین کہ اگر کسی کے حلق مین جونک چمٹ گئی ہو تو اِسکو چاہیے کہ اِسکا پتا کچلکر عرق نکالے اور نوش کرے فورًا جونک علیحدہ ہو جائیگی اِسکے پھول دُھند کے عارضہ کو مفید ہین اِسکے گوند سے بورق بنتا ہی اور وہ آنکھون کے دُھند کو مفید ہی صورت یہ ہی

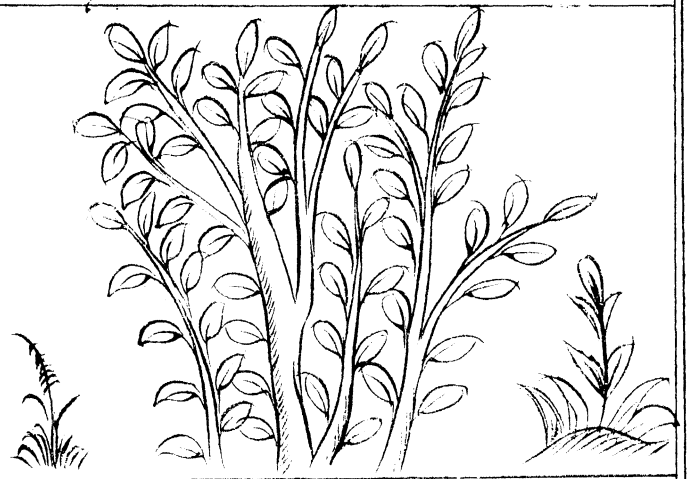

فادانیا یعنے درخت عود صلیب یہ درخت روم اور ہند مین ہوتا ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ اِسکی لکڑی کو اگر بدن کے کالے داغون پر ضماد کرین تو ضرور نفع ہوگا اگر اِسکو بطور تعویذ کے گلے مین حامل کرین تو قمس اور صرع کے عارضون کو نافع ہو اِسکا میوہ پندرہ دانہ اگر شراب کے ہمراہ گزک کرین تو دیوانگی اور مرگی کو نفع دیتا ہی صورت یہ ہی

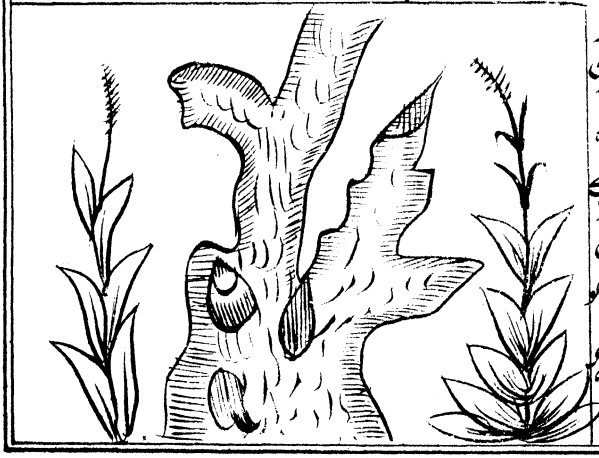

فستق یعنے پستہ اسکا درخت بادام اور انگور کی خاک سے پیدا ہوتا ہی اسکی لکڑی مین سمیت بھی ہوتی ہی شیخ رئیس کی تحریر ہی کہ نیش زن جانورون کے زہر پر اسکا ضماد کرنا مفید ہی اور انکے سوا اور تجربہ کارون نے لکھا ہی کہ مقوی اور مبہی ہی اور بلغمی کھانسی کو بھی مفید ہی اسکے روغن کے استعمال کرنے سے آنکھ کی زردی دور ہوجاتی ہی اور اسکی دھونی سے کپڑہ کی جوئین مرجاتی ہین تصویر یہ ہی

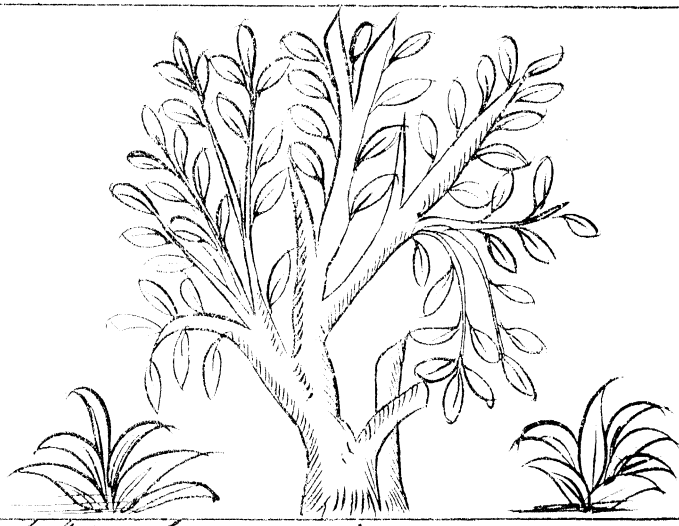

فلفل یہ درخت سرزمین ملیبار پر ہوتا ہی بڑا عظیم الشان ہی اسکے تھالے کے گرداگرد پانی بھرا رہتا ہی جسوقت ہوا چلتی ہی اسکے صدمہ سے مرچین جھڑتی ہین اور پانی پر تیرتی پھرتی ہین اسی وجہ سے فلفل کا پوست اکھڑا اور چکا ہوا ہوتا ہی یہ درخت کسی کی ملکیت مین نہین ہی خودرو گرمسیر مین ثمردار اور پھلا رہتا ہی فلفل بطور خوشہ کے گچھے گچھے ہوتے ہین جب آفتاب کی تیزی کا وقت آتا ہی پتیان چارون طرف سے خوشون پر سایہ کرتی ہین اور کچھ ایسے طرز سے جھکی ہوئی ہوتی ہین کہ آفتاب کی حرارت اُنپر اثر نہین کرتی ہی اور جب آفتاب کی حرارت کم ہوجاتی ہی تو پتیان اُن خوشون پر سے ہٹ جاتی ہین تاکہ ہوا اُنکو لگے اسکا درخت انار کے طور پر ہوتا ہی اسکے دو پتون کے درمیان دو شاخہ ہوتا ہی جسکی ہر ایک ڈالی برابر انگلیون کے ہوتی ہو اُسپر خوشہ فلفل کا ہوتا ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ جو کچھ اول اول میوہ درخت سے نکلتا ہی وہ فلفل ہی

بعد اسکے اسکا دانہ ایک ہوتا ہی جسکا نام دار فلفل ہی اور یہ دانہ نیش زن جانورون کے گزند کے واسطے ازحد نافع ہی اور مسی بھی ہی شیخ رئیس لکھتا ہی کہ اگر نطرون کے ساتھ فلفل کو ضماد کرین تو بہق کا داغ دور ہوجاویگا اور زفت مین ملاکر لگانا خنازیر کو نافع ہی اکثر یہ بھی کہتے ہین کہ دافع حبس بول اور آنکھ کے دُھند کو نفع بخش ہی اگر عورت بعد جماع کے فلفل کے سفوف کو باریک کپڑہ مین پوٹلی باندھ کے حمول کرے تو پھر حمل نہ رہیگا صورت یہ ہی

فندق اس مشہور درخت کی لکڑی سے اگر کژدم کے گرد اگرد ایک حلقہ سا کھینچ دین تو کژدم اُس حلقہ سے باہر نہین جاسکیگا بقراط حکیم کی تحریر ہی کہ اسکا میوہ قوی دماغ ہی اور شیخ رئیس کے نزدیک اگر اسکا روغن سلائی مین لیکر آنکھ مین لگائین تو آنکھ کی سبزی دفع ہوگی اور اگر اسکو تتلی کی پتی اور انجیر کی لکڑی کے ہمراہ پیسکر لگائین تو نیش زن جانورون کے حق مین اکسیر ہی جو کوئی اسکی لکڑی کو پاس رکھے اُسکو کژدم کے آزار سے حفاظت رہیگی اسکے عرق کو دار الثعلب پر لگانا مفید ہی بال نکل آتے ہین اگر کوٹ چھان کر شہد کے ساتھ نوش کرین کھانسی کو زائل کرے اسکی گزک کرنے سے مستی جاتی رہتی ہی اور فہم وذکا بڑھتا ہی اگر اسکو جلاکر خاکستر بناوین اور زیت مین ملاکر کنجی آنکھ والے لڑکون کے سر کے طور سے لگادین تو فوراً نافع ہو صورت یہ ہی

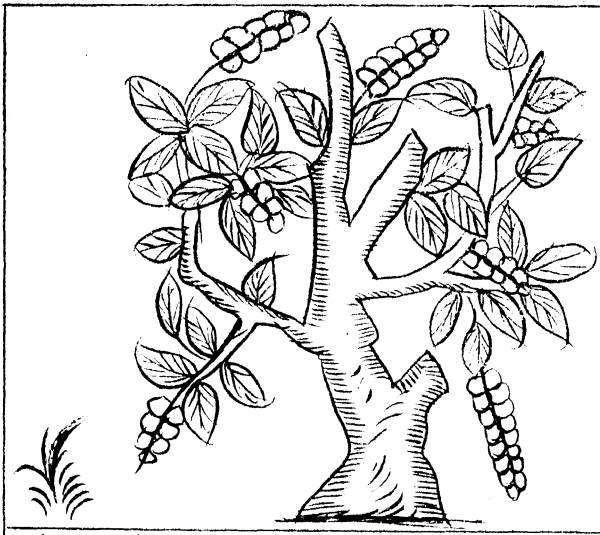

فیلز ہرج اس درخت کے بعض میوہ سے رسوت بناتے ہین یہ درخت بالکل فلفل کے درخت سے مشابہ ہوتا ہی شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ اسکی لکڑی کا خضاب بنانا اور بال ہین استعمال کرنا بالون کو مستحکم کرتا ہی اسکی جُرا گر سرکہ مین جوش دیکر نوش کرین دردِ قلبی کو دور کردے اسکے جس میوہ سے حمض بناتے ہین اگر اسکو پیسکر چھائین پر

اُبٹنا کرین نہایت نافع ہو اور بالون کو سُرخ رنگ کرتا ہی جس شخص کے بن دندان سے خون نکلتا ہو اگر اسکا استعمال کرے فوراً مسدود ہو جاوے اور آنکھون کے درد اور سفیدی کو دور کردیتا ہی اذنِ نیز آنکھ کی خارش اور بواسیر کے حق مین نافع ہی جسکو باولا کتا کاٹے اور وہ اسکا ضماد کرے تو نافع ہی صورت یہ ہی

قرنفل یہ درخت ہندوستان کے بعض جزائر مین ہوتا ہی اسکا میوہ یاسمین کے ہمرنگ ہی ہان اتنا فرق ہوتا ہی کہ اسکا مزہ تیز ہوتا ہی یہان کے جزیرے والے لونگ کو یون نہین توڑتے ہین مگر جب اچھی طرح سے پختہ ہوجاے اور یہ عمل انکا اس قطر سے ہی تاکہ بحر اُس جزیرہ کے دوسرے مقامات والے اسکی تخم ریزی نکر سکین اور یہ درخت جم نہ سکے شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ اسکا استعمال دہن کو خوشبودار اور آنکھون کی روشنی بڑھاتا ہی اور نیز اکثرون نے لکھا ہی کہ بیہوشی کو بھی نافع ہی اور مقوی دل ہی

صورت یہ ہی

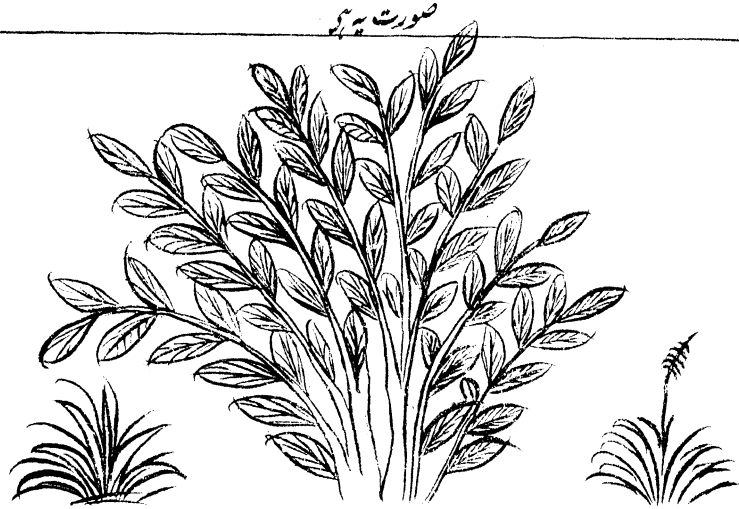

قصب یعنے نرکل اس مشہور درخت کے چند اقسام ہوتے ہین بعض قصب شکر ہوتا ہی مگر جو سرزمین مصر مین ہوتا ہی وہ سب سے عمدہ ہی سرفہ اور درد سینہ کو نافع ہی شیخ رئیس کہتا ہی کہ اسکا گوند بصارت افزا ہی اور اسکے پوست اور جڑ کا لگانا دار الشعلب کے عارضہ کو مفید ہی حرقع گل قصب کو کہتے ہین اگر کان مین پڑجاے انسان بہرا ہوجاوے اور پھر وہ کان سے باہر نہین نکل سکتا ہی اور قصب کا ضماد زخم گرزدم پر نافع ہی بعض قسم قصب الذریرہ ہی یہ ملک نہاوند مین ہوتا ہی اور جو فی ثنیۃ العرکاب یعنے پشتہ کوہ نہاوند پر نہین ہوتی ہی اسمین فائدہ مثل قصب الذریرہ کے نہین ہوتا ہی بلکہ عام نرکل کے مثل ہوتی ہی شیخ الرئیس کا قول ہی کہ بیکار رخون کا زائل کنندہ اور سرفہ کو نافع ہی اگر حلق مین اسکا دھوان پہونچاوین سرفہ کو مفید ہی اور تخم کرفس اور شہد کے ہمراہ استسقا کو نافع ہی

بعض نصب الفنا د ہوتا ہی یعنے زہرہ جو زمین ہند مین ہوتا ہو اُسی کا تیرہ بناتے ہین کہتے ہین
کہ یہ خود بخود جل اٹھتا ہی یعنے جسوقت ہوا تند ہوئی اور ایک دوسرے سے بھڑ گئے
تو فوراً احراق ہوتا ہی اُسکی خاکستر سے طباشیر ہاتھ آتا ہی یہ طباشیر خفقان اور آماس چشم کو
نافع ہو اور مقوی دل اور تپ کو مفید ہی بعض اُنمین سے مشہور قصب ہی جس سے ایک مرتبہ
اگر سانپ کو مارین تو پھر وہ حرکت نہین کر سکتا اور اگر دوبارہ مارین تو پھر سانپ صحیح ہو جائے
اِسکی جڑ اور پتے اگر پیاز کے ساتھ پیس کے جہان کاٹا گڑ کے رکھیا ہو وہان پر لگا دین تو
وہ کاٹا فوراً نکل آوے اور خون حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اگر کھانے مین نمک زیادہ
ہو گیا ہو تو نی کو پیسکر دیگ مین ڈال دین نمک اُسکا کم ہو جائیگا اِسکی جڑ مین قوت جاذبہ ہی
اگر اِسکو کوئی اور جس عضو مین لوہا گھس گیا ہو وہان مرہم لگا دین نکل جاویگا صورت یہ ہی

کافور یہ بڑا درخت ہی ایک جم غفیر کو اِسکے سایہ مین آرام ملتا ہی شیر ببر اِس درخت سے
مانوس ہی پس آدمی وہان پہونچ نہین سکتا اِسکی لکڑی سفید اور سبک اور نرم ہوتی ہی
اکثر اُسکے اندر کافور جما ہوا ہوتا ہی اور تیر اِسکا گوند بھی کافور ہوتا ہی اور درخت کی جڑ سے
نکلتا ہی محمد زکریا نے لکھا ہی کہ کافور اِس درخت کا اندرون درخت ہوتا ہی پس
اُس درخت مین سوراخ کر کے کافور نکالتے ہین شیخ رئیس کہتا ہی کہ کافور کی
مداومت بہت جلد بال سفید کرتی ہی اور گرمی کے دردِ سر کو نافع ہی اور خورش اُسکی مقوی دماغ

اور قاطع بادہ ہی صورت یہ ہی

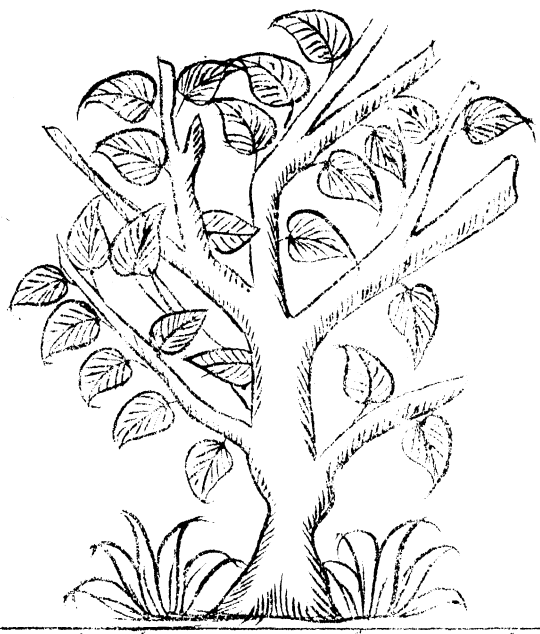

کرم یعنے انگور اسکو فارسی مین رز کہتے ہین صاحب الفلاحہ کہتا ہی کہ جسوقت اسکے
درخت کو لگاوین اول سال بکثرت خوشہ نکلینگے اگر یہ منظور ہو کہ یہ درخت رز بہت
نافع اور اسکی جڑ مستحکم اور جلد بزرگ ہو جاوے تو اسکے درخت کو کہنہ نہ لینا چاہیے اور
اول ماہ دے مین جانا چاہیے اور اسکے تھالے مین گوبر ڈالنا چاہیے اور بلوط وارغوان بھی
چھوڑ دیوین اور کسی قسم کا قلا بھی اگر یہ سب شرطین کیجیاوین مدعاے دل حاصل ہوا گر
اسکے پودہ کو دیوار سے شگاف کرین اور اسمین سقمونیا رکھ دین تو اسکا پھل سہل ہوگا
یعنے جو اسکا پھل کھائیگا اسکو اسہال شدید عارض ہوگا یہ بھی لکھا ہی کہ انگور سفید اور سرخ
اور سیاہ کے پودہ کو شگاف کرکے ایک دوسرے مین چسپان کرکے لگاوین تو ہر سہ
پودہ ایک درخت ہو جاوینگے اور میوہ انکا سرخ وسفید وسیاہ تین رنگ کا ظاہر ہوگا اگر
انگور سفید کے نیچے کی زمین کھود کر اسمین نفط چھوڑین تو اس انگو کا رنگ سیاہ ہوگا اگر منظور ہو کہ
رز کے درخت مین کیڑے نہ لگین پس ایک آلہ آہنی سے جسمین خروس یا مرغ کا خون لگا ہو اسمین
شگاف کرکے گوبر کی دھونی اس درخت کو دین آفت سرما سے محفوظ رہیگا جو پانی کہ درخت رز سے

ٹپکتا ہو اسکو دمع الکرم کہتے ہین یعنے اشک انگور اسکو جمع کرکے اگر شراب بنا کر پلا دین تو اسکی عادت نشہ خواری کی چھوٹ جائیگی شیخ رئیس نے لکھا ہو کہ اسکے استعمال سے خارش اور داد کی مدافعت ہوتی ہو جس شخص کو گرمی سے دردسر ہو اسکے پتے کو پیسکر ضماد کرے فوراً دفع ہو جاویگا اور اسکے پتے چبانے سے بن دندان بوسیدہ صحیح ہو جاتی ہو اسکا پھل کئی قسم کا ہوتا ہو سب سے عجیب تر عیون البقر ہو یعنے بیل کی آنکھین جسکا دانہ مانند جوز کے سیاہ اور بڑا ہوتا ہو ایک قسم اصابع العذاری ہو یعنے مثل انگشتان خوبان زن باکرہ کے یہ نہایت سرخ اور لمبے دانہ کا انگور ہوتا ہو اکثر اسکے خوشہ ایک گز تک کے ہوتے ہین ایک قسم دوالی یعنے مثل چرخی کے ہوتا ہو سیاہ رنگ اسکے خوشے مانند سر آدمی کے گول گول آویزان ہوتے ہین شیخ رئیس لکھتا ہو کہ جو کوئی اسکو بغیر پانی کے دھوئے ہوئے فوراً توڑ کر کھائے تو قراقر اور نفخ شکم ہوتا ہو اور شیخ کے سوا اور لوگون نے لکھا ہو کہ اسکی خاصیت یہی ہو اور اسکا استعمال بدن کو فربہ کرتا ہو انگور کو جلا کے اسکی خاک سانپ کے زہر مین نافع ہو اور اسکی خاکستر سرکہ مین ملا کر بواسیر پر لگانا عمدہ دوا ہو اسکی شراب پیدائش جمشید بادشاہ کے عہد مین بتاتے ہین تذکرہ ہو کہ بادشاہ مذکور شکار کھیلتا ہوا کسی پہاڑ کے نیچے پہونچا اور وہان انگور کے درخت مین خوشہ آویزان پائے تعجب سے فرمایا کہ ہمنے اس کوہستان مین زہر کا درخت سنا تھا شاید یہ وہی درخت ہو پس ان خوشون کو حفاظت سے رکھنا چاہیے اور کسی گردن زدنی شخص کو کھلا کے اسکا تجربہ کرنا چاہیے بموجب حکم لوگون نے خوشہ انگور کو افشردہ کرکے اسکا عرق برتن مین جمع کر لیا یہان تک کہ اپنے ملک مین پہونچا اور وہان پہونچکر ایک مجرم کو وہ شیرہ پلایا مجرم نے اسکے زہر مین خاصیت کا مزا تو سن لیا تھا اسکو جان شیرین تلخ ہوئی اور بڑی مایوسی اور سختی سے اسکو پیا سب نے یقین کیا کہ بیشک یہ زہر ہی تھوڑی دیر کے بعد نشہ نے گرمی کی بیہوشی چڑھ آئی سرور جو آیا ناخنا شروع کیا لوگون نے سمجھا کہ یہ موت کا سامان ہی کسی قدر اور زیادہ شیرہ پلا دیا کثرت نشہ مین آگر وہ بیچارہ سر گرم خواب ہوا اسے سوتا دیکھ کر لوگون نے خیال کیا بلکہ یقین ہو گیا کہ زہر نے سرایت کی اور یہ مر گیا جب وہ بیدار ہوا تو اٹھے اور بھی طلب کیا نوش کیا اور جو کچھ سرور اسکو حاصل ہوا تھا وہ لوگون سے بیان کیا یہ کیفیت جب حضرت بادشاہ نے سنی اور اسکی خوش فعلیان بھی دیکھین خود بھی تھوڑا سا شیرہ نوش فرمایا

اور اسکی لذت سے مسرور ہوا آخر کو حکم دیا کہ بادشاہی باغ مین اسکے درخت لگائے جاوین
بعض فقیہون نے کہا ہی کہ تمر کا پینا واسطے دوا کے جائز ہی پس اسی حکم پر کہتے ہین کہ
شراب محرک شہوت اور دافع شب کوری وانواع زہر و مقوی دماغ بھی ہی اور اسکا شرب دل کو غلاظت
فاسدہ سے پاک کرتا ہی خصوصًا مفاصل اعضا کو بہت نافع ہی مگر بطریق دوا کے استعمال کیا جاوے ورنہ
کثرت مین بُرا نقصان ہی فراموشی اور رعشہ اور ضعف عقل پیدا ہوتا ہی اور دہن گندہ ہو جاتا ہی قوت باہ باطل ہو جاتی ہی
آنکھون سے روشنی جاتی رہتی ہی اکثر سکتہ اور صرع اور فالج مین پڑکر مرگ مفاجات حاصل ہوتی ہی
اسکا سرکہ بموجب حدیث صلعم بہترین نان خورش ہی جس عضو سے خون جاری ہو اسپر اسکے سرکہ کا لگا دینا
خون کو بند کرتا ہی اور نیز خارش اور قوبا اور سوختۂ آتش کو مفید ہی اور نیز در دسر گرم کو نافع ہی اسکا
غرغرہ کرنا جنبش دندان کو مستحکم کرتا ہی اگر کسی کے حلق مین جونک رہگئی ہو سرکہ پینے سے فورًا
علیحدہ ہو جائیگی اور مقوی مبہی بھی ہی استسقا کو زائل کرتا ہی اور گزیدہ عضو کو نافع ہی اور خشک ہسکا
یعنے مویز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیاد بن ابی نے روایت کی ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ زبیب سب قسم کے کھانے سے بہتر ہی مستحکم کنندۂ عصبہا اور فرد کنندۂ غضب ہی
اور پروردگار کو خوشنود کرتا ہی اور بدبوے دہن دور کرتا ہی بلغم دفع کرے رنگ روصاف ہو
حکما کا قول ہی کہ مویز مقوی معدہ ہی اور مع تخم حابس اسہال اور بغیر تخم ملین طبع ہی صورت یہ ہی

مشتری یعنے امرود صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ اگر اسکے بیوہ کو چاہین کہ درخت سے زمین پر نہ گرے تو نمک تھیلی مین چھوڑکر امرودون پر باندھین جب تک وہ تھیلی بندھی رہیگی وہ پھل نہ گریگا اسکا پھول مقوی دماغ ہی اور تقویت معدہ مین بڑا موثر ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ دافع تشنگی ہی اور صفرا کو دفع کرتا ہی مگر قولنج پیدا کرتا ہی صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ امرود کو زفت مین آلودہ کرکے رکھنا مدتون تک سالم اور عمدہ رکھتا ہی اگر امرود کے منہ پر زفت لگاکر ظرف گل مین رکھین اور اُس برتن کے منہ پر بھی زفت لگادین تو مدتون تک امرود کو نقصان نہ پہونچیگا صدیرت ہی

لاعیسہ یہ درخت زہردار سمجھا جاتا ہی پہاڑون کے کنارے مین ہوتا ہی اسکے پتون کو کوٹ چھانکر پینا اسہال لاتا ہی اسکے شگوفہ مین بُری خوشبو ہوتی ہی شہد کی مکھی اسکو بہت رغبت سے کھاتی ہی مگر اسکا شہد مضر ہوتا ہی اگر اسکی لکڑی کسی حوض یا تالاب وغیرہ مین چھوڑدین تو اُس حوض کی ساری مچھلیان مردہ کی صورت پانی پر تیرنے لگینگی اُسوقت نہایت آسانی سے شکار ہوسکتی ہین صورت یہ ہی

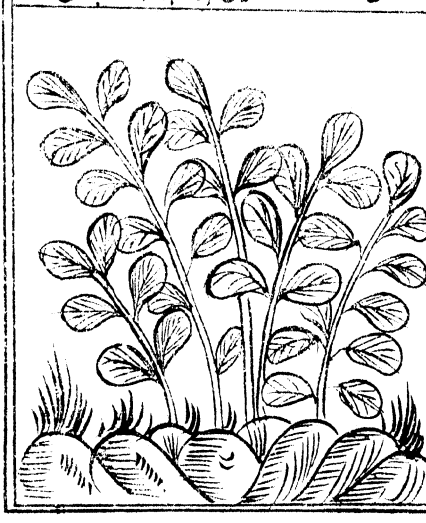

لبان یہ درخت کانٹے دار ہوتا ہی و وگزکے سوا اونچا نہین ہوتا ہی اکثر پہاڑون مین اُگتا ہی اور درخت عمان کے مانند ہوتا ہی اسکا پتہ مانند برگ آس کے ہوتا ہی اسکے گوند کو کندر کہتے ہین اسکے حاصل کرنے کا یہ قاعدہ ہی کہ اسکے نیچے چنگڑے بطور خم کے کھودتے ہین اسی مین یہ برکندر جمع ہوجاتا ہی جو شخص اسکو ہمیشہ دانتون سے چبا چبا کر چوسا کرے ذکاوت بڑھتی ہی حافظہ تیز ہوتا ہی بھولی ہوئی باتیں یاد آجاتی ہی علاوہ اسکے جراحت کے اندمال کو مفید ہی اگر کسی کے تو با سینے داد کا مارضہ ہو کندر کو ابط کی چربی مین ملاکر ضماد کرین ضرور زائل ہوجائیگا اور خون رعاف کو بھی جریان سے مسدود کرتا ہی صورت یہ ہی

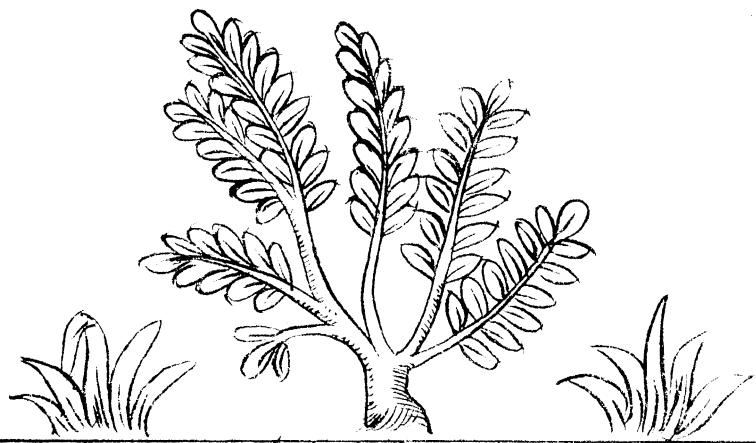

لوز یہ درخت مشہور ہی بادام کو کہتے ہین اسکی تخم ریزی کی ترکیب صاحب الفلاحۃ کیا عمدہ لکھتا ہی کہ اول بادام کو شہد مین تر رکھنا چاہیے تاکہ اسکا پھل شیرین ہو اگر یہ منظور ہو کہ بادام کا پوست ایسا ملائم رہے کہ ہاتھ سے بلا تکان دور ہوجاے تو وہی ترکیب جو جوز کے واسطے بتائی گئی ہی عمل مین لانا چاہیے علاوہ اسکے یہ بھی ایک تدبیر ہی کہ بادام کو کودک یا باکرہ عورت کے بول مین برابر پانچ روز تک تر کرکے بووے اسکی بھی خاصیت وہی ہی یعنے بادام کو کاغذی پوست بنا دیتی ہی بادام شیرین کھانسی کو مفید ہی اور اسکا تناول کرنا فربہی بھی لاتا ہی مخصوص اگر انجیر کے ہمراہ کھانے مین مداومت کیجاوے اور بادام کڑوے کے زہر کو بھی نافع ہی شیخ رئیس کے نزدیک بھی بادام شیرین کی خاصیت فربہی لاتی ہی اور آنکھون کو سقوی اور تولنج کی مزیل ہی اور بادام تلخ کی جڑ پکاکر دادا اور تولنج پر مالش کرنا مفید ہی اگر

شہد مین ملاکر اُبٹنا کرین تو چھوٹی چھوٹی پھنسیان جو اکثر بدن مین ظاہر ہوتی ہین دفع ہوجائینگی
جو شخص نہار منہ بادام کے ساتھ دانہ کھایا کرے اور نیز قبل شغل بادہ نوشی کے پانچ دانہ کھالیا کرے
تو چند ان بیہوشی ظاہر نہوگی اور نیز خارش کو مفید ہی واللہ اعلم بالصواب صورت یہ ہی

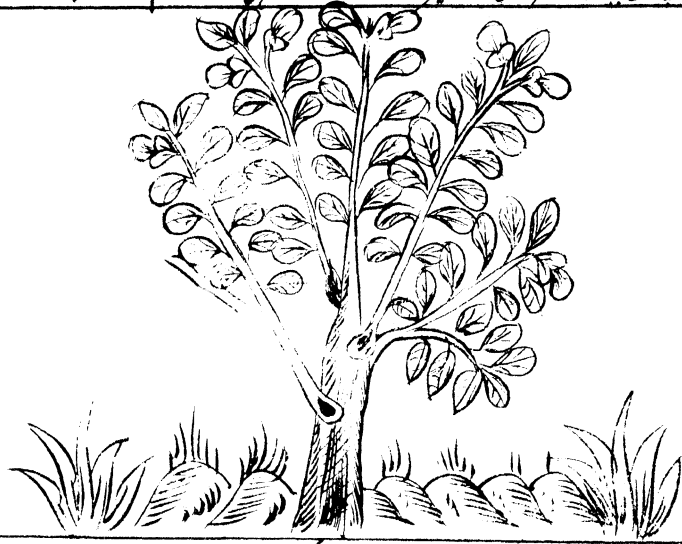

لیمو یہ درخت گرم سیر ملکون مین پیدا ہوتا ہی اسکی خاصیت اور ترشی ترنج کے ہمسر ہوتی ہی
خصوص زہر مار کے مدافعت مین تو اکسیر ہی ابو جعفر بن عبداللہ کی **حکایت** ہی کہ وہ جہان
رہتے تھے اُسی مکان کے زیر دیوار ایک باغ بھی شگفتہ تیار تھا اتفاقاً اُس باغ مین ایک
اژدھا مثل سیاہ مشک کے طویل و عریض ظاہر ہوا بہر چند اُسکی مدافعت مین بہت سی تدبیرین
کین اور اکثر اس فن کے ہوشیار اور افسونگر بلوائے مگر کوئی اُس اژدہے پر غالب نہ آیا ایک روز ایک
چابکدست افسونگر آیا اُس سے التجا کی اور سانپ کو دکھایا دیکھتے ہی اسکے وہ شخص کانپ اُٹھا
اژدہے نے لپک کر کام تمام کیا یہ خبر جو شہر مین ہوئی سب نے ہمت ہاری جب کوئی تدبیر نظر
نہ آئی ابو جعفر نے باغ کا رہنا ترک کیا ایک روز ایک شخص اُنکے پاس آیا اور اژدہے کی جاے سکونت
دریافت کی اُنھون نے سارا ماجراے گذشتہ بیان کر دیا افسونگر نے کہا کہ وہ تو ہمارا بھائی تھا
ہم اُسی کے انتقام لینے کو آئے ہین ذرا تکلیف کر کے رہبری کر دیجیے پھر ہم سمجھ لینگے
آخر اس درخواست کے بموجب ابو جعفر اُسکے ہمراہ ہولیا باغ مین لیجا کر دکھلا دیا اور خود چھت پر جا بیٹھا
اِس جادوگر نے کوئی روغن نکال کر اوّل اپنے بدن پر لگایا پھر اژدہے کی طرف جھپٹا اور

دوسرے ایک قسم کا روغن نکال کر دھوان کرنا شروع کیا پس وہ اژدہا پر زہر ظاہر ہوا اور اس شخص کو دیکھ کر بھاگا اسنے بڑھ کر پکڑ ہی لیا تب تو اُس موذی نے اُلٹکر اُسکے ہاتھ پر چھن مارا اور بیچارے کا کام تمام کیا یہ سانحہ دیکھ کر ابوجعفر کی امید اور بھی منقطع ہوگئی اور ہر طرف سے مایوس ہوکر گھر بیٹھا ایک روز دوسرا آدمی آیا اور جسطور سے پہلے شخص نے آکر سوال کیا تھا اُسنے بھی وہی کلمات بیان کیے ابوجعفر نے جواب دیا کہ اب مجھے یہ جرأت نہین ہی کہ تیرے بھی خون کا داغ اپنے دامن پر لگاؤن اُسنے جواب دیا کہ وہ دونون بیچارے میرے بھائی تھے بھائیون کے جوش محبت سے ناچار ہون جب بہت مصر ہوا ابوجعفر نے اُسکو بھی باغ مین پہونچا دیا اُسنے بھی وہان پہونچکر اُسی گذشتہ دستور العمل کے مانند روغن لگا کر دھوان کرنا شروع کیا اور اُدھر سے سانپ ظاہر ہوا اور ساتھ ہی پچھلے پانون بھاگنا شروع کیا افسونگر نے دوڑ کر اُسکا سر پکڑ لیا اور فوراً اپنے ٹپارہ مین رکھ لیا مگر اس پکڑ دھکڑ مین سانپ نے بھی اُسکی انگلی مین انت مارا اُسنے فوراً انگلی کو کاٹ ڈالا اور کوئی روغن نکال کر جوش دیا اور زخم پر لگایا ابوجعفر اُسکو ہمراہ لے اپنے گھر کو چلا اثنائے راہ مین کوئی شخص لیمو لیے ہوے چلا جاتا تھا افسونگر نے لیمو دیکھ کر اُسسے دریافت کیا کہ میوہ کیا تمھارے شہر مین مل سکتا ہی اگر ممکن ہو تو منگوا دو اُنھون نے حسب خواہش لیمو موجود کر دیے اُسنے کچھ تو چاک کرکے یونہین کھائے کچھ نچوڑ کر اُنکا عرق نوش کیا اور کہا کہ حق تعالیٰ نے تجکو اِن لیمونون کی برکت سے صحیح و تندرست کر دیا اگر ہمارے بھائی بھی اُس میوہ کو پاتے ہرگز جان سے نہ جاتے یہ لیمون ہمارے ملک عمان مین تریاک اعظم ہی غرض کہ بعد ازان

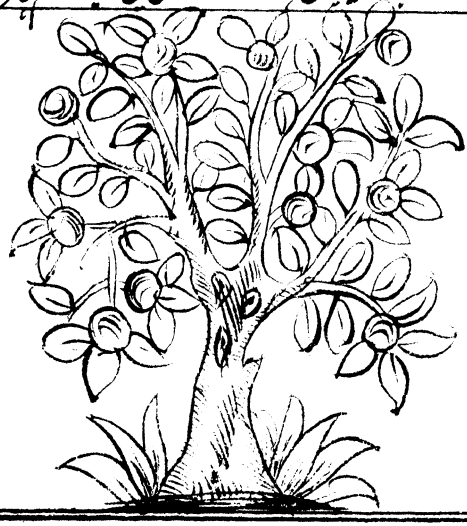

اژدہے کے سر پر دم کاٹی اور جوش دیکر اُسکا روغن نکالا اور ساتھ لیکر اپنی راہ چلا گیا صورت اُس درخت کی یہ ہی

مشمش یعنے زردالو یہ ایک درخت ہی کہ اسکا میوہ بخلاف اور میوون کے مع پوست
و مغز کھاتے ہین جناب حضرت مرتضی مشکلکشا علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانی یہ روایت سُنی
گئی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب حق تعالی نے
ایک پیغمبر کو نازل فرمایا اُسکی قوم اُسکی نبوت کی معتقد نہین ہوئی اور نہ بعیت کی آخر
سال بھر کے بعد اُس قوم کے بڑے عید کا دن آیا وہ لوگ زرد کپڑے پہن پہن کے وہان
جمع ہوے اور اُن پیغمبر نے بھی از سر نو پند و موعظت شروع کی اُسوقت انھون نے
جواب دیا کہ اگر درحقیقت تم فرستادہ حق تعالی ہو تو ہمارے کپڑون کے ہمرنگ کوئی میوہ اُگے
اِس چوب خشک مین پیدا ہو آخر کار پیغمبر نے دعا مانگی اور اُسی وقت اُس چوب خشک مین
پتے سبز نمودار ہوے اور اُسمین زردالو کا پھل لگا پس جس شخص نے اُس پھل کو بصدق دل
کھایا اُس پھل کا تخم تک شیرین نکلا اور جسنے دل مین ارادہ فاسد رکھا اُسکے پھل کا مزا تلخ نکلا
خاصیت مین حکما کے نزدیک پتا اسکا درد دندان کو زائل کرتا ہی اور نیز جسکے دانت کند
ہوگئے ہون وہ اسکے استعمال سے تیز ہو سکتے ہین شیخ الرئیس کا مقولہ ہی کہ خشک
مشمش سے تپ دور ہوتی ہی اور تر کے استعمال سے تپ پیدا ہوتی ہی کیونکہ
اُسمین عفونت ہوتی ہی ایک دن ایک طبیب ایک دہقان کی طرف گذرا کہ وہ دہقان
مشمش کا درخت بوتا تھا طبیب نے اُس سے کہا کہ کیا کرتا ہی اُسنے کہا کہ مین وہ کام
کرتا ہون کہ جس سے ہم اور تم دونون منتفع ہون یعنے ہم اسکا میوہ کھائینگے اور لذت اُٹھائینگے

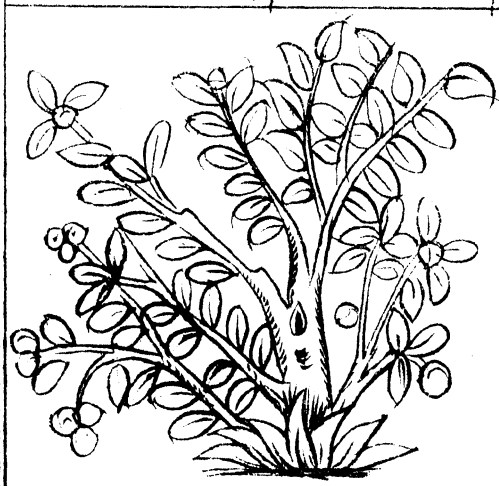

اور جب اُسکو
کھاکے بیمار پڑینگے
تو تمھارے پاس
آئینگے اور تم ہمارے
معالجہ سے فائدہ مند
ہوگے اُسکے تخم کا روغن بواسیر
کو بہت نافع ہی اور تخم تلخ اُسکا
ریاح کے دفع مین بہت
موثر ہی صورت یہ ہی

موز یعنے کیلہ یہ درخت گرم سرزمین پر اکثر خبر بروں میں ہوا کرتا ہی اسکے پتے مع مثل تیوار کے
خرما کے ہوتے ہین اور اس درخت کا طول انسان کے قد کے برابر ہوتا ہی اسکی جڑ سے
پھوٹ کر اور بھی ننھی ننھی شاخین ہمیشہ نکلتی ہین یہ درخت ایک مرتبہ پھلتا ہی اور بعد زمان جڑ ہی سے
شاخین کو پرورش کرتے ہین اور وہ بھی ایک ایک مرتبہ پھل لاکر سوکھ جاتی ہین اسکے میوہ کا مزہ انگور کے
ہوتا ہی شیخ رئیس کے نزدیک موز کے استعمال سے تبض البول دفع ہوتا ہی اور مرہی بھی ہوتا ہی
اگر کثرت سے مداومت کیجاوے تو سودہ پیدا کرتے ہین اسکے علاوہ دیگر اشخاص کی تحریر یہ
کہ اسکا پھل ملین طبع ہی اور حلق اور سینہ کی سوزش کو دفع کرتا ہی صورت یہ ہی

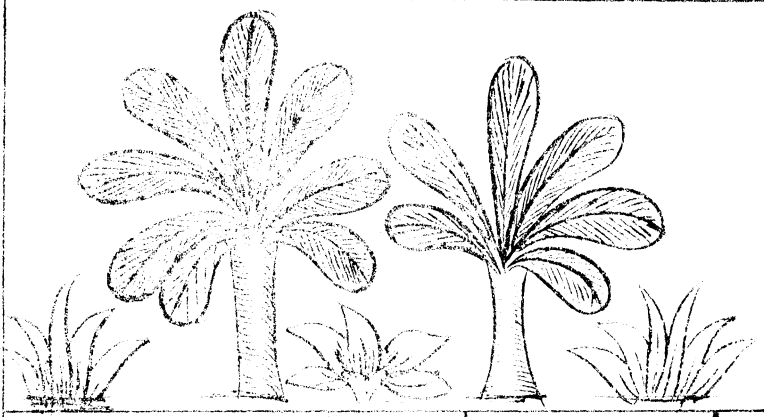

نارنج صاحب الفلاحۃ اس درخت
کے حق مین یون لکھتا ہی کہ اگر اس
درخت کے پاس نرگس کے درخت
لگائے جاوین تو اسکے پھلون کا
مزہ نہایت شیرین ہوگا اسکے چوسنے
سے منہ خوشبودار ہو جاتا ہی اور
مقوی دل ہی ترنج کی اور اسکی
خاصیت یکسان ہی اسکے تخم کو
خشک ہونے کے بعد اگر جلاوین تو
اسکے دھوین سے مورچہ بھاگ جاتے ہین صورت یہ ہی

نارجیل اہل حجاز کا مقولہ ہی کہ یہ درخت خرما کے درخت کے مانند ہوتا ہی ہان پھل اسکا نارجیل ہوتا ہی اسکے میوہ پر جٹائین ہوتی ہین جسکی رسیان بنائی جاتی ہین اور جہازون کو اسکے ذریعہ سے لنگر کرتے ہین اس رسہ کی ایک خاصیت یہ دیکھی گئی کہ مدتون پانی مین پڑا رہے مگر سڑتا نہین ہی اسکا مغز نہایت شیرین ہوتا ہی اسکے استعمال سے باہ بکثرت ہوتی ہی بلینیاس کا اعتقاد ہی کہ اسکے ریشہ کو اگر فتیلہ کی جگہ چراغ مین جلاوین اور اس چراغ کو درمیان لوگون کے رکھین ان لوگون کو جلد نیند آجائیگی شیخ رئیس کی تحریر ہی کہ نارجیل کا مغز مبہی اور مخصوص اسکا روغن کہنہ بواسیر کے عارضہ مین اکسیر ہی صورت یہ ہی

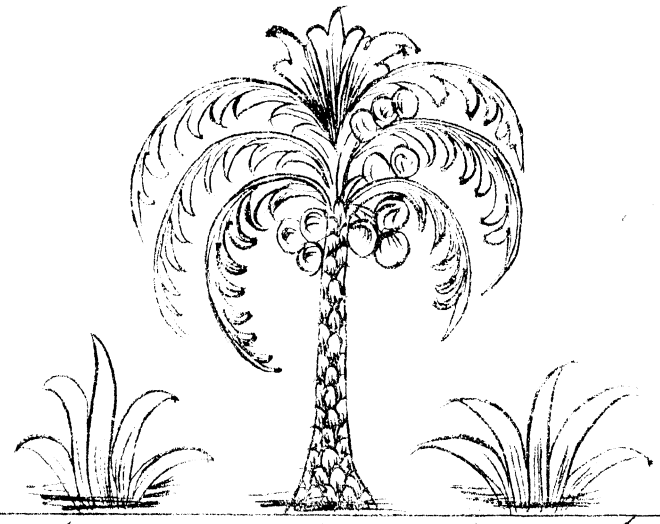

بنق اسکو فارسی مین کنار اور ہندی مین بیر کہتے ہین صاحب الفلاحہ کے نزدیک اسکا تخم گلاب مین ترکر کے بونا نہایت مفید ہوتا ہی کیونکہ اس درخت کے پھل ارزتر مین گلاب کی بو پیدا ہو جاتی ہی اسکا میوہ اگر شہد اور دودھ مین ترکرین اور خشک کرکے تخمریزی کرین تو اسکا ثمرہ نہایت لذیذ اور شیرین ہوگا اسکے پتون کو پیسکر اگر بالون مین لگاوین تو نہایت استحکام ہو جائیگا اور درازی ہو بھی اسکی تاثیر سے ظاہر ہوگی اگر اسکے گوند سے بالون کو دھوہین تو سرخ ہو جائینگے اسکے پھل کا مزہ کھٹ مٹھا ہوتا ہی اسکا پھل سوکھا ہوا خون کی روانی اور نیز ضعف معدہ سے جو اسہال ہو اسکو بند کرتا ہی

لیکن یہ شرط ہی کہ ایسی حالت مین پھل مع گٹھلی کے کوٹ کر کھائین صورت یہ ہی

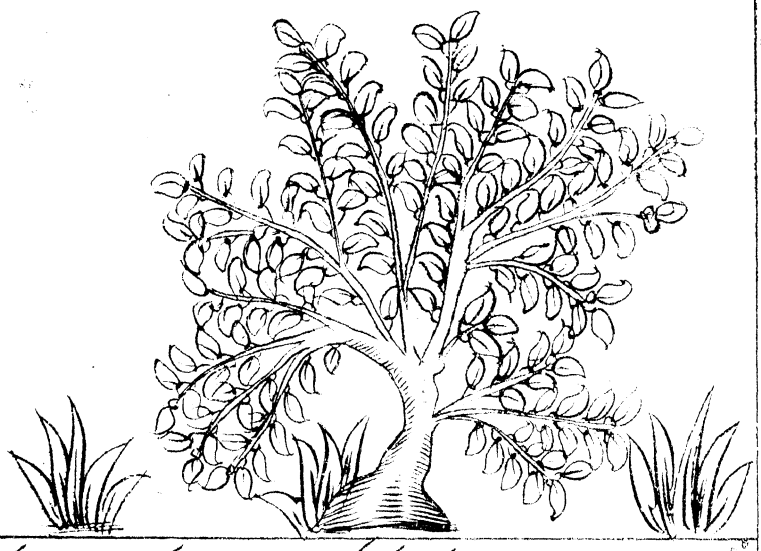

تحریر ہی یعنے درخت خرما اس درخت کو مبارک لکھا ہی اور یہ بھی تحریر ہی کہ بجز بلاد اسلام کے اور جگہ نہین ہوتا ہی یا وجودیکہ ملک ہند وحبش ونوبہ گرم سیر ہین لیکن یہان نہین ہوتا ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہی اکرموا عمتکم النخلۃ یعنے گرامی رکھو اپنے عمہ کو جو کہ نخلہ ہی غرض کہ حضرت رسالت مآب نے اس درخت کو عمہ فرمایا ہی اس جہت سے کہ حق تعالی نے اس درخت مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کی باقی ماندہ خاک سے پیدا کیا ہی اور کئی وجہ سے یہ درخت انسان کے مشکل ہوتا ہی اول یہ کہ مستقیم القد ہی یعنے کہین سے ٹیڑھا اور گول نہین ہی دوسرے یہ کہ اسکی نر و مادہ کی بھی تفریق ہی تیسرے یہ کہ اگر اسکے سر کو کاٹ ڈالین تو بجان یعنے خشک ہو جاے اور یہ درخت حاملہ ہوتا ہی بخلاف اور درختون کے اسکے اول اول پھل مین انسان کے نطفہ کی سی بو پیدا ہوتی ہی اور پوست مانند جلی کے ہوتا ہی اسکے سر پر چار ہوتا ہی اگر وہ کسی آفت سے تلف ہو جاے تو درخت مذکور خشک ہو جائیگا یہ بھی وہی صورت ہی جیسے کہ انسان کے سر کو عائد ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ اگر کوئی ڈالی اسکی کاٹین تو مانند اعضاے انسانی کے پھر دوسری بار وہ مقام سرسبز ہوگا اور جس انداز سے آدمی کے بال ہوتے ہین اس درخت مین بھی روئنگٹے

موجود ہین صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ اگر کوئی [illegible] کہ یہ تو کیا
کیا جاوے کہ ایک شخص بسولا لیکر اور ایک دوسرے آدمی کو ہمراہ لیکر اس درخت کے
پاس جاوے اور اسکے نیچے کھڑے ہوکر کہے کہ چونکہ یہ درخت پھلتا نہین ہی اسکو
کاٹنا چاہتا ہون یہ سنکر دوسرا شخص جواب دیوے کہ ابھی ایسا کام نکر یہ درخت بہت
عمدہ ہی امسال ضرور پھلیگا اسوقت وہ شخص جواب دیوے کہ یہ درخت نہین پھلیگا
اور میں کہ دو تین ضرب بسولا کی لگا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

ہرگز نہ کریگا اور درخت پر قائم رہیگا اسکی لکڑی کو لاکھ جلاوین مگر جیسے کہ انسان کی ہڈیون کا کوئلہ نہین ہوتا اسکا بھی کوئلہ نہین ہوسکتا اگر اسکی شاخ کو بطور کرسی کے مکان مین لگاوین تو وہ شاخ پارہ پارہ ہوجائیگی اور اگر شاخ کو درمیان مین سے چیر کے اُسا ملا کے یعنے ایک شق کی پشت کو دوسری شق کی پشت سے ملا کے چھت وغیرہ مین ڈالین تو پھر بہت مضبوط رہیگی اور کبھی نہ ٹوٹیگی اسکے پتون کو لہسن کھانے کے بعد اگر چبالیوے تو گندہ دہنی دور ہوجائیگی اسکا میوہ نہایت شیرین اور لذیذ ہوتا ہی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العجوۃ من الجنۃ وھی شفاء من السم ابو ہریرہ کا قول ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عجوہ بہشت سے نازل ہوا ہی اور یہ شفا ہی ہر زہر سے عجوہ چھوہارے کی ایک قسم ہے ہی جو ہمیشہ پھلتا نہین ہی مگر بعد چالیس برس کے اور یہی وجہ ہی کہ اہالیان شہر نے اسکا نصب کرنا باغات مین موقوف کردیا ہی شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ خرمائے خام کا کثرت سے استعمال کرنا تپ لرزہ اور دردسر پیدا کرتا ہی لیکن خرمائے خام سوختہ تک ملا کے منجن ملمائن دندان کو مضبوط کرتا ہی اور رطب یعنے خرمائے پختہ کے باب مین ربیع بن خثیم کا قول ہی کہ جس عورت کو خون نفاس بکثرت آتا ہو تو اُسکے کھانے سے فوراً بند ہوجائیگا اور مردون کو کھانے سے تولید منی بہت زیادہ ہوتی ہی اور ملین طبع ہی صورت یہ ہی

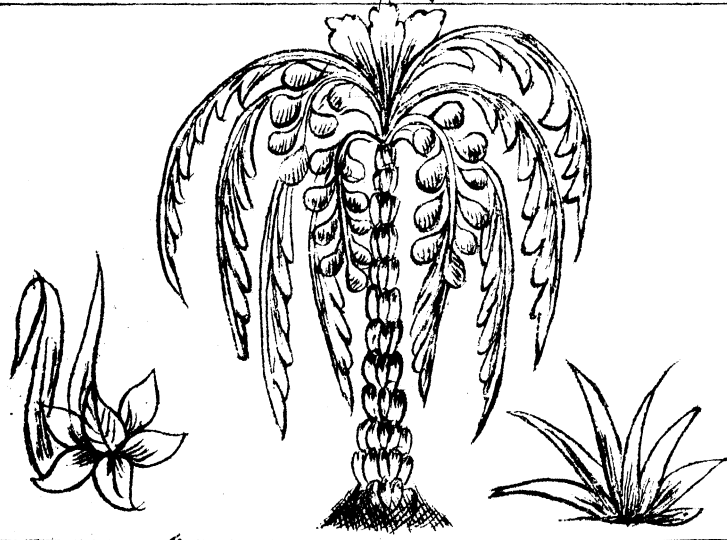

ورد یعنے گلاب یہ مشہور درخت ہی صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ اگر یہ منظور ہو کہ اسکا

میوہ جلد تر پوست سے نکلے تو گرم پانی سے سینچنا چاہیے اگر یہ چاہے کہ خوشبو ورد کی زیادہ ہو تو درخت لگانے کے وقت اسکی ڈالیون کے بیچ مین لہسن رکھ دے اسکی لکڑی سے سانپ بھاگتے ہین اگر سانپ کسی کو کاٹے اور وہ اسکے درخت پاس جاے تو نافع ہی اسکا پھول سارے پھولون مین خوشرنگ اور خوشبو دار ہوتا ہی اسکا زیرہ مانند طلا کے ہوتا ہی اسکی شبنم کو آنکھ مین لگانا آشفتگی چشم کو دفع اور روشنی زیادہ کرتا ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ جس شخص کا پسینا بدبو کرتا ہو اگر وہ اسکو حمام مین لگاوے خوشبو دار ہو اکثر عورتین اسکا استعمال کرتی ہین ایک گروہ کا اعتقاد ہی کہ ورد کے لگانے سے مسہ دور ہوتے ہین اگر کسی عضو مین کانٹا گڑگیا ہو اسکا ضماد کردین باہر نکل آویگا جعل ایک جانور ہی سرگین مین پیدا ہوتا ہی وہ جانور اسکی بو سے مرجاتا ہی اور اسی طرح جو جانور کہ بدبو سے پیدا ہوتا ہی اسکی بو سے مرجاتا ہی تر پھول دردسر کو نافع ہی مگر زکام مین مضر ہی اگر اسکے پھولون پر آرام کرین تو قاطع شہوت ہی اسکا عرق درد چشم کو مفید ہی اور نیز موتیا بند کو اگر بیہوش کے چہرہ پر اسکا عرق چھڑکین یا پلا دین تو ہوشیار ہو خون کی روانی کو اسکی کلیون کا استعمال مفید ہی اگر بلی کی ناک مین مالش کرین تو وہ بیمار ہو اور کیا عجب کہ مرجاے صورت یہ ہی

یاسمین یعنے چنبیلی مشہور ہی اسکا پھول سفید و زرد و ارغوانی ہوتا ہی اسکی بو سے دردسر پیدا ہوتا ہی لیکن ملغمی دردسر کو تحلیل کرتا ہی اور اسکے ضماد سے چھیپ دفع ہوتی ہی شیخ کے سوا اور لوگون کا اعتقاد ہی کہ اسکے بہت سونگھنے سے یرقان پیدا ہوتا ہی مگر دردالقوہ

اور فالج اور عرق النسا کو مفید ہی اگر اسکا روغن گرم مزاج والے سونگھین تو عارضہ رعاف یعنے نکسیر پیدا ہو اور اسکی مالش آلت پر کرنا پیشاب جاری کرتا ہی صورت اسکی یہ ہی

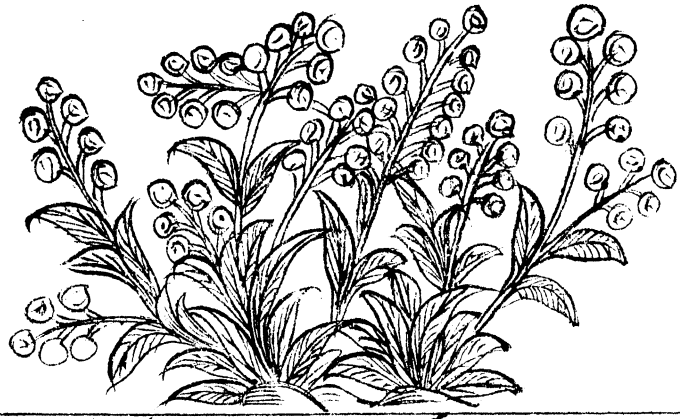

قسم دوم نباتات نجوم کے بیان مین نجم نباتی اسکو کہتے ہین جو درازدرخت نہو بلکہ مانند ساگ اور سبزہ کے ہو حق تعالی کی قدرت اسطرح جاری ہی کہ ہر سال زمین مردہ کو زندہ کرتا ہی اور پانی اسپر برساتا ہی اور نباتات پوسیدہ از سر نو تر و تازہ ہوتے ہین اور گل ہاے سرخ و زرد و غیرہ طرح طرح کے اُگنے لگتے ہین تاکہ ہر عقیل و فہیم اس سے استدلال کرے کہ اسی طرح حق تعالی مردون کو بھی زندہ کریگا اور اُنکے استخوان ہاے پوسیدہ کو پھر از سر نو کسوت حیات پہنائیگا اسکی طرف قرآن مین اشارہ ہی اس آیت سے کہ فانظر الی آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا ان ذلک لمحیی الموتی و ھو علی کل شئ قدیر خلاصہ معنی یہ ہی کہ دیکھو تم سبب رحمت خدا کی نشانیون کو کہ جسطرح اللہ زمین مردہ کو جلاتا ہی اسی طرح مردون کو بھی زندہ کریگا کیونکہ وہ ہر شی پر قادر ہی اور ایک اللہ کی قدرت یہ ہی کہ اُسنے ہر دانہ مین ایک قوت عطا کی ہی کہ جب وہ دانہ زمین مین بویا جاتا ہی تو اُس اپنی قوت سے زمین کی رطوبت صالح کو اپنی طرف کشش کرتا ہی اور اُسی سے نشو و نما پاتا ہی جیسا کہ شعلہ آگ کا بواسطہ فتیلہ کے چراغ مین تیل کو اپنی طرف کھینچتا ہی پس بحکم خدا وہ دانہ اسی طرح پرورش پاکے بار ور ہوتا ہی اور یہ چھوٹے درخت اسطرح پر ہین جیسے حشرات الارض جانوران بزرگ زمین ہوتے ہین پس جسطرح سے شدت سرما مین حشرات الارض مرجاتے ہین اسی طرح یہ بھی شدت

سرامین نابود ہو جاتے ہین پس ان درختون کے اتنے انواع ہین کہ اُنکے احصا سے
عقل بشر کی عاجز ہی اور کیونکر عاجز نہو کہ حق تعالیٰ نے الوان رنگا رنگ اُنکو
عطا کیے ہین کسی کا رنگ ارغوانی ہی مثل گل سوسن کے اور کسی کا مشبعہ مثل
شقائق النعمان کے اور مشبعہ برسبیل استعارہ کے کہا ہی یعنے شکم اُسکا دانہ سے
پُر ہی اور کسی کا رنگ ناری ہی مثل آذریون کوہی کے اور اِسکو فارسی مین خجستہ
کہتے ہین یہ بہ نسبت کلاب کے زیادہ ہلکا ہوتا ہی کہتے ہین کہ خارپشت یعنے کچھوا اور
راسو یعنے نیولا وغیرہ کو جب سانپ یا اژدہا کاٹتا ہی تو صعتر دشتی کھانا اُنکا علاج ہی
اور اگر اِسکو پکا کر کھادین تو اِسہال ہو جاے اگر شہد مین ملا کر چاٹین تو آماس کو
مفید ہی اگر اِسکو پکا کر آب گرم اِسکا نوش کرین کیڑے پیٹ کے مرجا وینگے
اور نہایت مشتہی بھی ہی اور ریح کا دافع ہی اور تاریکی چشم اور شب کوری جہ رطوبت سے
پیدا ہوا اِسکو زائل کرے پس بہرکیف جو کچھ ان درختون سے مشہور ہین وہ بطریق حرف تہجی کے
تحریر ہوتے ہین

طرخون اِسکو شیرازی زبان مین ترخونی کہتے ہین اگر اِسکو چبالین تو زبان کا حس باطل
ہو جاتا ہی اِسی واسطے اکثر لوگ اِسے پہلے چاکے تلخ اور بدمزہ دوا پیتے ہین اور اُسکی
تلخی نہین معلوم ہوتی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اِسکے کھانے سے درد حلق پیدا ہو اور باہ

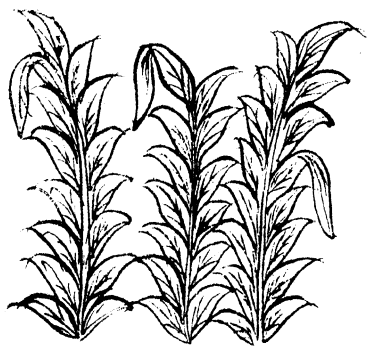

گھٹ جاے اور تشنگی پیدا ہو
اِسکی جڑ کو عاقرقرحا کہتے ہین
اگر اِسکو سرکہ مین پکا کر
غرغرہ کرین تو جنبش دندان کو
مفید ہو اگر قبل آجانے
تپ ولرزہ کے اِسکی مالش
بدن پر کرین بحکم خدا سے
مفید ہوگا صورت یہ ہی

عبران اُسکو فارسی مین کافور شبرم کہتے ہین شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ جو زکام سردی سے
ہوا ہو اِسکو مفید ہی اِسکا عرق بصارت چشم کو تیز کرتا ہی صورت یہ ہی

عدس

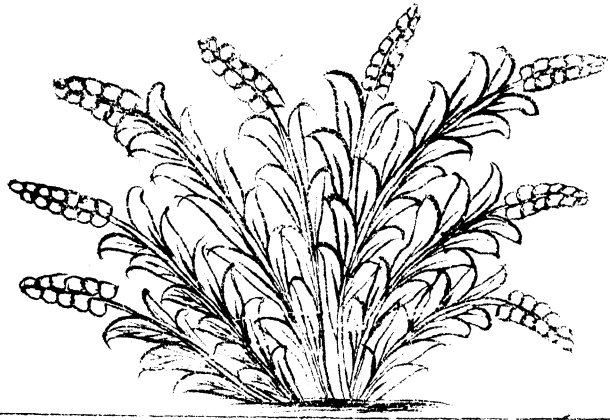

عارس اسکو یونانی زبان مین ماقوس کہتے ہین صاحب الفلاحۃ فرماتا ہو کہ اگر عدس کو جلد اُگانا منظور ہو تو گوبر ملا کر تخم ریزی کرین شیخ رئیس کا قول ہو کہ اسکو سویق یعنے آرد جو کے ساتھ پیسکر نقرس پر لگانا مفید ہو اسکی کثرت استعمال خورش سے جذام اور تاریکی چشم پیدا ہوتی ہو اسکے سوا اور لوگ کہتے ہین کہ سرکہ مین پکاکر پانون کی بوائی پر لگانا نافع ہو اسکا غرغرہ خناق کو نافع ہو مگر اسکا کھانے والا رات کو خواب ہولناک دیکھتا ہو صورت یہ ہو

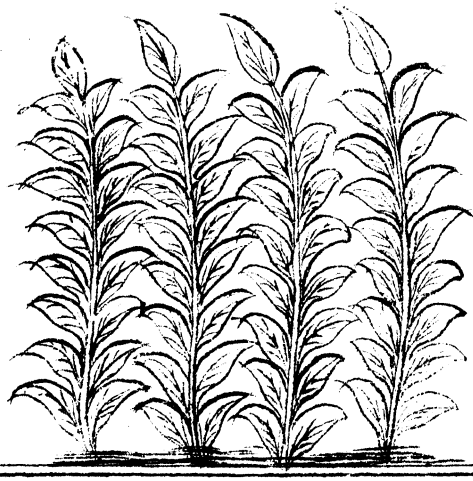

عظام یہ ایک قسم کی گھاس ہی جسکے عصارہ کا تیل بناتے ہین جو کلف اور رہق کو زایل کرتا ہی
اور اسکی گھاس دار الثعلب اور بوسیدہ جراحت کو مفید ہی اور کانٹا باہر نکالتی ہی
شکر کے ہمراہ لگون کی کھانسی دور کرتی ہی اور اسی طرح اسکا شیرہ بھی مفید ہی صورت یہ ہی

عنب الثعلب یعنے مکوے یہ چند قسم کی ہوتی ہی فارسی مین اسکو روباہ بروک اور
سگ انگور کہتے ہین بعض زہر قاتل ہوتی ہی بعض مرہم مین مستعمل ہی بعض نیند لانے والی
مانند افیون کے ہوتی ہی اسکا
پتا سبز اور میوہ زرد ہوتا ہی اگر
نیند لانے والی قسم مین سے
کوئی شخص اسکے بارہ دانے
کھائے دیوانگی اور ہچکی کی بیماری پیدا ہو
اور رنگ بدن بد رنگ ہوجاے
اور کشندہ مکو بھی چار درم کھانا دیوانہ
کرتی ہی اگر اسکی جڑ کے پوست کو
ایک مثقال شراب مین نوش
کرین گران خوابی ہو اور اسکے ہر قسم کا شیرہ در چشم مین لگانا نافع ہی تصویر یہ ہی

فجل اسکو فارسی مین ترب اور ہندی مین مولی کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ جسقدر ترب لمبی اور بھاری منظور ہو اُسی کے موافق ایک لکڑی زمین مین بالکل گاڑ کے نکال لے گویا وہ زمین مجوف مثل سانچہ کے ہوگئی پس اُس خول مین تخم ترب کو مع خشک گھاس کے ڈال دے اور اُسکے نیچے کسی قسم کو برابھی ڈالنا چاہیے پس اُسی مقدار چوب کے برابر ترب ہوگی اور نبیر یہ بھی کہا ہی کہ اگر تخم ترب کو شہد مین ملاکر تخم ریزی کرین تو شیرین ہو اسکے کھانے سے بڑی ڈکار آتی ہی اس سبب سے کہ ترب جسوقت معدہ مین گئی فضلات معدہ کو جذب کرکے ابھارتی ہی یہ ہو اُن فضلات کی ہوتی ہی نہ کہ مولی کی لیکن یحول ابن الفرج طبیب کا ہی اگر لہسن کی خورش کے بعد اسکو کھاوین تو بدبو دور ہو جاے جن عورتون کے بچہ ہوے ہون اگر وہ ترب کا استعمال کرین دودھ زیادہ پیدا ہوگا اور مرد اگر اسکو کھائے تو قوت باہ زیادہ ہو لیکن آواز بیٹھ جاتی ہی اور اسکے ہمیشہ کھانے سے معدہ بہت صاف رہتا ہی اگر ترب کو پیسکر بچھو پر رکھ دین فوراً مرجاے جسنے ترب کھائی ہو اور اسکو بچھو کاٹے تو زہر مؤثر نہو گا اگر اسکو شیلم یعنے شلغم کی ہمراہ پیسکر دار الثعلب یا دار الحیہ پر ضماد کرین بال جم آوین لیکن جو کین سر مین پر جاوینگی اور سستی بدن مین پیدا ہوگی اور سر اور آنکھ اور دانت کو بھی مضر ہی شہد مین پیسکر مالش کرنا عارضہ کلف کے آثار دور کرتی ہی اگر اسکا شیرہ شراب مین ڈالین فاسد ہو جاے اور زہر کژدم کو نافع ہی اگر گرمی سے درد سر ہو تو اسکے پانی سے سر دھووے فوراً زائل ہو جاے اور بالخورہ پر ملنا بہت مفید ہی اگر سانپ والون کے پٹارہ مین مولی اور نوشادر ملدین اُسکے سارے سانپ مرجاوین یرقان مین اسکا شیرہ پانچ روز پینا زردی دور کرتا ہی اسکا شیرہ ملنا گرے ہوے بالون کو جماتا ہی اور آنکھ مین لگانا بصارت زیادہ کرتا ہی اور نیز مولی کو خشک کرکے پیسکر آنکھ مین لگانا تیزی نگاہ

زیادہ کرتا ہی جس گھر مین اسکی خاکستر چھڑک دین کژدم نہ آوینگے اسکو خشک پیسکر کلف پر لگانا اسکا مزیل ہی اسکے تخم کھانے مین باہ کی افزایش ہی اور سرشیج کو مفید ہی ابن ماسویہ کا قول ہی کہ مولی کے پتون مین بصارت افزائی ہی اور سانپ کے زہر کو مفید اور دودھ زیادہ ہوتا ہی صورت یہ ہی

فرفخ اسکو بقلۃ الحمقا اسوجہ سے کہتے ہین کہ جہان کہین تری ہوتی ہی وہان یہ اگتا ہی اگر اسکے پتون کو بچھاکر اسپر سووین احتلام نہوگا اور جراحت بدنی پر لگانا مفید اور رینہ مبہی ہی اگر اسکو شہد اور بورق مین پیسکر ناف کے گرد اور ذکر کے سوراخ اور پیرو پر مالش کرین ذکر تیز اور تند ہو شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر اس سے مسون کو کامین تو پھر پیدا نہون اور نیز درد چشم اور درد دندان کو نافع ہی اگر چھو بارے کے درختون پر کوئی آفت پہونچے اسکے پتون کو مع شیرہ اسپر ملنا اس آفت کو دور کرتا ہی اگر انسان اسکے تخم کو سرکہ مین کوٹ پیسکر نوش کرے دیر تک تشنہ نہو اکثر مسافر اسکا استعمال بروقت نہ ملنے پانی کرتے ہین اور نیز گرم تپ کو نافع ہی مگر اسکا کثرت سے کھانا قاطع باہ ہی صورت یہ ہی

فنجنگشت یہ ایسی بڑی گھاس ہی کہ درخت سے مشابہ ہی ترائیون مین اگتی ہی اسکا پتا زیتون کے پتے سے مشابہ ہوتا ہی اور اسمین پھول اور میوہ ہوتا ہی مگر میوہ کا استعمال نہین کرتے ہین شیخ رئیس کا قول ہی کہ یہ گھاس بدن کا رنگ اچھا کرتی ہی اور اسکا مرہم سستی اور درد سر کو نافع ہی اور خوش خوابی لاتا ہی اور دو دم کی کثرت پیدا کرتا ہی مگر منی کی قلت ہو جاتی ہی اگر اسکو بچھاکر خواب کرین محتلم نہون اور نعوظ نہو عورت کو اسکی دھونی سے شہوت دونی ہوتی ہی اسکا پتا واقع زہر مار ہی

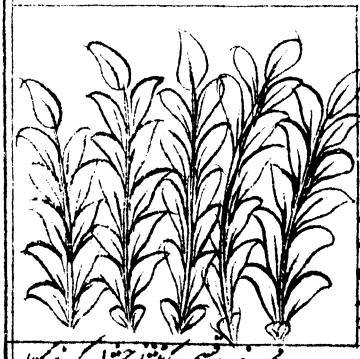

اسکا مرہم باولے کتے کے جراحت کو مفید ہی اسکے پتون کا دھوان مچھر وغیرہ موذی جانورون کو دفع کرتا ہی

فوتنج اس خوشبودار گھاس کا تنا چھوٹا ہوتا ہی اور یہ دو قسم ہوتی ہی نہری اور جبلی
تو وہ ہی جو دریا کنارے جمے اسکی بو سے بیہوشی دور ہوتی ہی اور مانع احتلام ہی اور اسکا
مرہم گزندحشرات کا نافع ہی اور اسکے پتون کا دھوان بھی مفید ہی اسکے پتون کو دانتون سے چبانا
بوے شراب کو گم کرتا ہی اور قاطع باہ ہی کیونکہ گردہ کو مضر ہی اور جبلی وہ جو پہاڑون پر اُگے
اسکا غازہ کرنا بدن کا رنگ سرخ وسفید کرتا ہی مخصوص اگر شراب مین پکا کر حمام مین
مالش کرین خارش کو مفید ہی اور نیز جذام اور پچکی اور شکاف بدن کو اور نیز مستسقی یعنے
جلندھر والے اور یرقان والے کو نافع ہی اور بچھو کے زہر کی بہت عمدہ دوا ہی صورت یہ ہی

قاتل الذئب اسکو اگر کوٹ کر کچے گوشت پر چھڑک کر بھیڑیے کو کھلاوین وہ فوراً مرجاوے
صورت یہ ہی

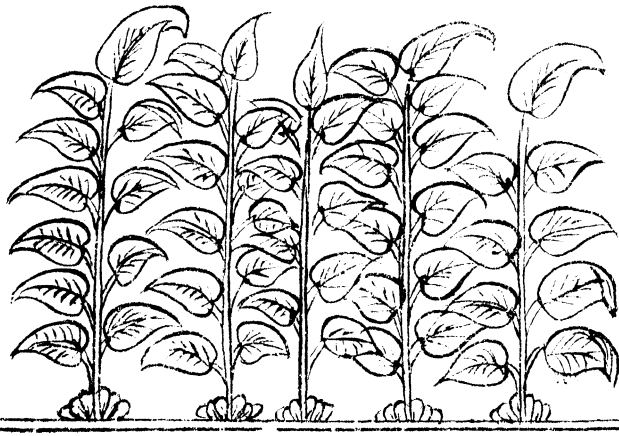

قاتل الکلاب اِسکے کھانے سے کتا فوراً مرجاتا ہی کہتے ہین کہ یہ گھاس ہندوستان مین ہوتی ہی جسکو کچلہ کہتے ہین صورت یہ ہی

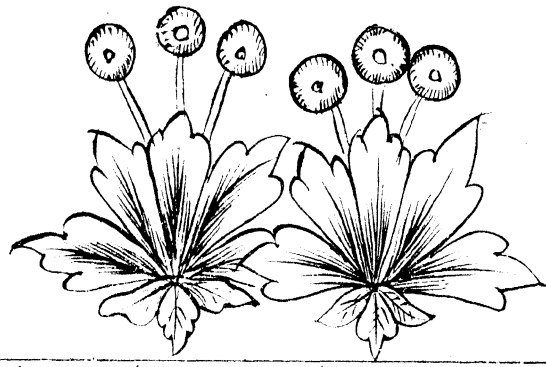

قتادیہ ایک طرح کا خاردار درخت ہی جسمین گوند بکثرت ہوتا ہی اسکو شیرازی ایرکم کہتے ہین اسکے کانٹون کو جلاکر اسکی لکڑی گاؤشتر کو کھلاتے ہین اسکے کانٹے سخت اور دراز ہوتے ہین حتیٰ کہ اہل عرب سخت کامون پر مثال دیتے ہین کہ دونہا خرط القتاد یعنے اُس کام سے کم درخت قتاد کا کانٹا ہی اسکا گوند کھانسی اور پھیپھڑے کے زخم کو نافع ہی اور صورت کو صاف کرتا ہی تصویر یہ ہی

قثا فارسی مین خیارزہ اور خیارزار کہتے ہین صاحب الفلاحہ کا قول ہی کہ اگر یہ منظور ہو کہ اسکا ثمر بشکل انسان یا حیوان یا مرغ کے ہو تو جس صورت پر منظور ہو اسکا سانچہ طیار کرکے اسمین قثا کو ڈالدین اور اُسکا مہرہ بند کردین مگر مضبوط کہ اسمین غبار یا ہوا نہ جاوے اور یہ بھی خیال رہے کہ قثا اپنی بیت سے جدا نہونے پائے پس جب وہ بڑھیگا اُسی سانچہ کے موافق ہوجائیگا اور تیر یہ بھی لکھا ہی کہ جو عورت کہ حیض سے ہو

اور اسکے درختون مین جاوے تو اُنکے پتے خشک اور درخت بے جان ہو جاوینگے اور اُنکا میوہ تلخ ہو جائیگا اسی طرح اگر اسکے تخم کو روغن کی بو پہونچے یہان تک کہ جس ظرف مین روغن ہو یا کپڑہ مین لگا ہو اور اُسپر اسکے تخم پڑہ جاوین تو اُنکے ثمر کا ثمرہ تلخ ہو جائیگا اگر خیارزہ کی درازی منظور ہو تو ایک برتن مین پانی بھر کر سر کشادہ چار انگل کے فرق سے اسکے پاس رکھدین جسوقت خیارزہ اسکے قریب پہونچے تھوڑا ہٹاوے اسی طرح وہ خوب دراز ہو جائیگی اگر اسکے دانہ کو اُلٹا بوئین پتا اور میوہ بکثرت پیدا ہوا گر اسکے تخم کو شہد اور دودھ مین بھگو کر بوویں میوہ شیرین ہوگا شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا میوہ کھانا سگ گزیدہ کے حق مین مفید ہی اور نیز دافع تشنگی ہی اور اسکا سونگھنا حرارت کی زیادتی کا دافع ہی اسکا تخم پیشاب جاری کرتا ہی اور رنگ رو کو صاف اور صفرا وسی حرارت کو دور کرتا ہی صورت یہ ہی

قرطم بیضے کرہ اسکا پھول کسم ہی شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ اسکا تخم مصفی سینہ اور رنگ بدن اور نافع قولنج ہی اگر انجیر یا سرکہ مین ملا کر استعمال کرین مبہی ہی اور کلف اور ریق اور داد کو زائل کرتا ہی اور ابن ماسویہ سے صاحب اختیارات نے **حکایت** لکھی ہی کہ اُنکے نزدیک مغز قرطم مسہل بلغم کا ہی اسطور پر کہ اسکا تخم پانی مین جوشش دیکر اور زیت مین ملا کر صاف کر کے دس درم شکر سرخ اضافہ کرین اور دس درم سے بیس درم تک نوش کرین صورت یہ ہی

قطن یعنے روئی یہ مشہور ہی اسکے پتون کا شیرہ لڑکون کو اسہال کی حالت مین پلاتے ہین
اسکی خاکستر بن دندان اور اسکی بوسیدگی کو نافع ہی اور یہ مجرب ہی اسکا پھل اگر سخت ہوتا ہی
تو اسکا بنا ہوا کپڑہ بدن کو سخت کرتا ہی اور اگر نرم ہوتا ہی تو اسکی پوشاک بدن کو نرم کرتی ہی
روئی دار کپڑے مشایخ یعنے بوڑھون اور سرد مزاج والون کو مفید ہین صورت اسکی یہ ہی

قنابری اسکو فارسی مین برغت اور شیرازی مین شورد کہتے ہین اسکا نہار کلف کو زائل
کرتا ہی اور اکلاستی کو بکثرت نافع ہی اگر چھاتیون کے زخم پر اسکے پتون کا ضماد کرین تو مفید ہی
اور نیز سینہ اور کیموس کی بستگی کو کھولتا ہی ہوا سیر پر دگانا نہایت مفید ہی ورازی کہتا ہی کہ یہ معدہ
اور جگر کو نافع ہی صورت یہ ہی

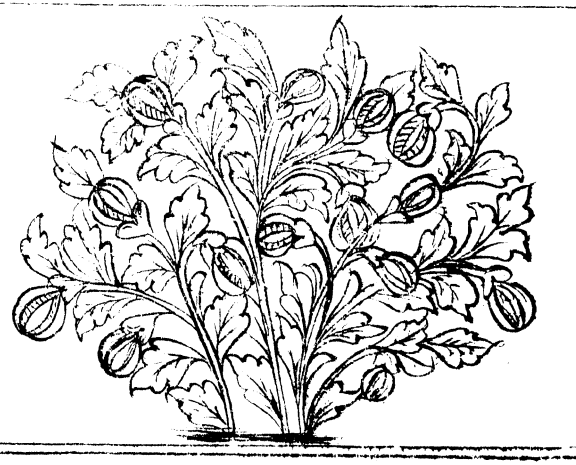

قسم یہ درخت بعض بری اور بعض بستانی ہوتا ہی حسین کا قول ہی کہ بری ایک گز کے برابر جنگل مین ہوتا ہی اسکا پتا سفیدی مائل اور اسکا پھل مانند تفل کے ہوتا ہی جسکا روغن نکالتے ہین جو گرم آماس کو نافع ہی اسکی جڑ کا شیرہ درد گوش کو مفید ہی اور بوستانی کے تخم کو شہد انج کہتے ہین اور اسکے برگ کو بنگ جو کہ مفسد اور مخدر ہوتی ہی اسکو ذرا سا نوش کرنا بے عقل اور فکر کو باطل کر دیتا ہی اسکی حرارت بڑی ہی اکثر خناق اور دیوانگی پیدا کر دیتی ہی اور چوٹ کے درد کو نافع ہی اور خون کو بند کرتی ہی درد نقرس کو بھی مفید ہی شیخ رئیس کے نزدیک اسکا شیرہ درد چشم کو نفیع ہی لیکن درد سر اور تاریکی چشم پیدا کرتا ہی اور اسکا استعمال خوش بنی کو خشک کرتا ہی انکے علاوہ اورون کا قول ہی کہ اسکا شیرہ ریح کو نافع اور اسکا روغن درد چشم کو جو سردی سے ہو دور کرتا ہی صورت یہ ہی

قنبیط اسکو فارسی مین کرنب رومی کہتے ہین صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ اگر اسکو زمین شور پر لگاوین اسکا جرم بزرگ ہوا ور نیک مزہ اور کیڑے نہ لگین اسکو درمیان مین لگانے سے انگور کے درخت کی قوت کم ہو جاتی ہی اور پھر اس انگور کی شراب مین نشہ نہین رہتا ہی اسکے پتون کو مع دال کے پیسکر اندوہگین لوگون کی پیشانی پر لگانا دفع رنج کرتا ہی اسکا میوہ کھانا یا اسکا بستر بنا کر اسپر سونا برے خواب دہشت ناک دکھلاتا ہی اسی وجہ سے جنے اسکا میوہ کھایا ہو اسکے خواب کی تعبیر نہین کہتے اسکو اتحادیہ کی ہمراہ اگر ایسی عورت

نوش کرے جسکا حیض بند ہوگیا ہو تو حیض اسکا جاری ہوجاے اور پرانی کھانسی کو
نافع ہی اگر لڑکے اسکی خورش کی عادت کرین جلد بزرگ ہون اور بدآواز خوش آواز ہوجاے
اور درشتی چہرہ کی دفع ہوجاے شیخ رئیس کا قول ہی کہ یہ نبات اکثر دردون کو نافع ہی اور
گرمی اور رعشہ کو مفید ہی اور نیند لاتی ہی مگر آنکھون کو تاریک کرتی ہی اسکے تخم کی دھونی سے
باغ کے کیڑے مرجاتے ہین اگر عورت قربت کے بعد اسکا شیافہ بناوے اور حمول کرے
حمل رہجاے اسکے تخم کو مع پتے کے سرکہ مین پیسکر باولے کتے کے زخم پر لگانا نافع ہی
اسکا تخم تشنگی کو نافع اور مادہ منی کو بڑھاتا ہی صورت یہ ہی

قیطلوم اسکی بابت عجائب قزوینی مین فارسی مین اسکو بوے ماران لکھتے ہین کہ مکڑا مکھی سے
سانپ بھاگتے ہین اسکے تخم کو
جس گاؤن کے گرد بوے مین وہان سانپ
نہونگے اور جو ہون وہ مرجاوین
شیخ رئیس کا قول ہی کہ بال نکلنے کے
حق مین مفید ہی اگر اسکو کسی روغن مین
پکاکر جسکی داڑھی پر بال نہ جمتے ہون
لگاوین فورًا بال نکل آوین اور حیض
جاری کرتا ہی اور مردہ بچہ کو شکم سے
باہر نکالتا ہی اور پیشاب کو کھولتا ہی

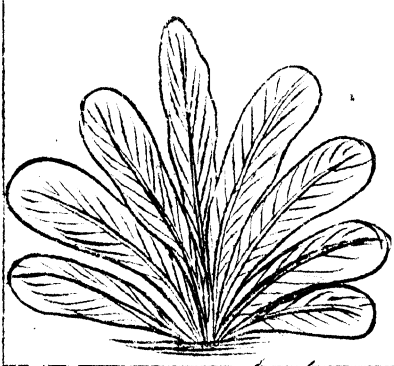

اسکا روغن ملنا تپ لرزہ مین مفید ہی اگر شراب مین ملاکر نوش کرین دافع زہر ہی صورت یہ ہی

گاوزبان عربی مین لسان الثور کہتے ہین بلغم اور قرحہ کو مفید ہی شیخ رئیس کا اعتقاد ہی
کہ دافع غم ہی اور مقوی دل صورت یہ ہی

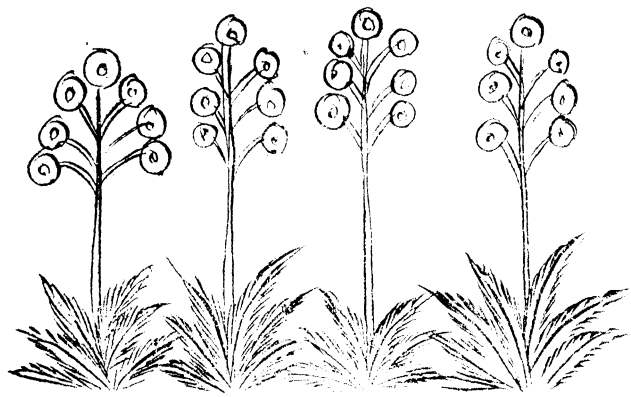

کتان یعنے السی اسکے کپڑے بناتے ہین کہتے ہین کہ اسکے جامہ سے بدن ملائم رہتا ہی
خصوصی ہی سرد گرما مین گرم مزاجون کو اسکا جامہ اور ذکام کو مفید ہی اسکا تخم بہت قسم کے
دردون کو موثر ہی نظرون اور انجیر کے ہمراہ کہتے ہین کہ زہر کو مفید ہی اور موم کے ہمراہ
ناخن کے امراض کو نافع ہی اور شہد اور طفل مین ڈالکر کھانا مقوی باہ ہی صورت یہ ہی

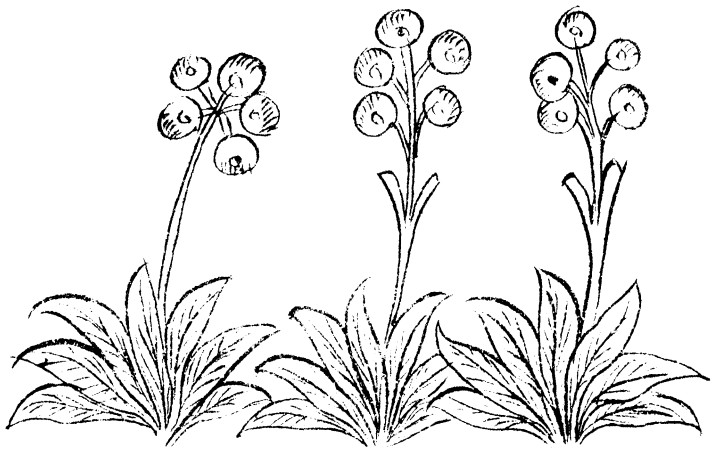

کراث یعنے گندنا یہ شامی اور بصلی ہوتا ہی صاحب الفلاحہ کہتا ہی کہ اسکی تخم ریزی کرکے

تین دن کے بعد پانی دیتے ہین اور اسکی جڑ مضبوط ہونے کے واسطے مکریون کی مینگنیان ڈالتے ہین اگر گندنا کو بچھو کے زخم پر لگاوین فوراً درد دور ہو اور نیز زنبور کے زخم کو بھی نافع ہی اسکی مداومت تاریکی چشم پیدا کرتی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ شامی گندنا لگانا مسنون کو دفع کرتا ہی اور قاطع خون رعاف ہی مگر کھانا اسکا دردسر پیدا کرتا ہی اور برے خواب دکھلاتا ہی اور دانتون مین درد پیدا کرتا ہی اور آنکھ کو مضر ہی اور بنطی گندنا بواسیر کو مفید ہی بشرطیکہ اسکے پوست کی دھوئی لیوین اور نیز نوش کرین اور مہی بھی ہی دیگر اشخاص کا قول ہی کہ گندنا کو چبا کر جہان پر زخم سے خون جاری ہو لگانا مفید ہی جس عورت کا حیض بند ہو گیا ہو وہ اگر دس درم اسکا شیرہ بقدر دم شہد کے ساتھ نوش کرے حیض جاری ہو کہتے ہین کہ گرفتگی آواز کو مفید ہی اور اسوجہ سے گویئے لوگ اسکا استعمال کیا کرتے ہین کیونکہ درشتی آواز رطوبات دماغی سے ہوتی ہی اور یہ رطوبات کو خشک کرتا ہی صورت یہ ہی

کرسنہ یعنے سٹر دلیسقوریدوس کا مقولہ ہی کہ یہ گھاس باریک باریک پتے ہوتے ہین اور اسکا تخم غلاف مین ہوتا ہی دانہ اسکا مانند دانہ عدس یعنے مسور کے مگر یہ چوڑا نہین ہوتا بلکہ پہلو دار اور سیاہی مائل البتہ مقشر ہونے پر عدس کے مانند ہوتا ہی یہ دانہ بیلون کے فربہ کرنے مین عدیم النظیر ہی اسکا فرہ ماش اور مسور کے درمیان مین ہوتا ہی

را مجرد اور کاشغر کی ولایت مین بکثرت ہوتا ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ بق اور کلف پر لگانا مفید ہی رنگ روشن کرتا ہی اور نیز لاغری دور کرتا ہی اگر شراب مین پیسکر افعی یا انسان صائم یا بادلے کتے کے جراحت پر لگا دین مفید ہو صورت یہ ہی

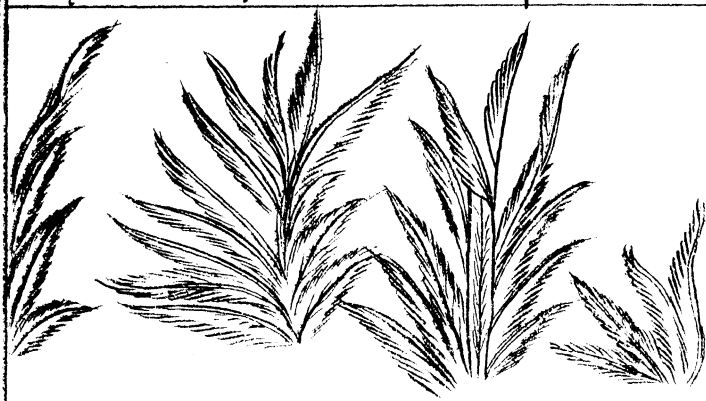

کرفس یہ گھاس مشہور ہی اور برسی اور بستانی ہوتی ہی اسکی بو دہن کو خوش کرتی ہی اسی وجہ سے جو شخص امیرون اور بادشاہون سے سرگوشی کرتا ہی وہ اسکا استعمال کرتا ہی اور عورت مرد کی شہوت کو حرکت دیتی ہی عضو عشہ دار پر اسکا لگانا مفید ہی شیخ رئیس کے نزدیک ذکی کرفس دار الثعلب اور سون کو مفید ہی اور بستانی بھی کندہ دہنی اور خارش داد کو دفع کرتا ہی کرفس کھائے ہوے شخص کو اگر گزدم کاٹ کھائے یقین ہو کہ وہ آدمی مرجائے پس جہان کہین بچھو بہت ہون اسکے کھانے سے پرہیز بہتر ہی اسکا شیرہ آنکھ مین لگانا تاریکی دور کرتا ہی اسکی جڑ گردن مین حمائل کرنی درد دندان دور کرتی ہی اسکا تخم جلندھر اور بند پیشاب کو نافع ہی اور بچہ کے غلاف کو شکم سے باہر نکالتا ہی جس گروہ کے درمیان مین اسکا دھوان کرین خواب غفلت مین بیہوش ہوجاوین سوء ہضم کی ہچکی کو مفید ہی

صورت اسکی یہ ہی

کرویا شیخ رئیس کا اعتقاد ہی کہ یہ گھاس خفقان اور ریح کو نافع اور کرم کو کشندہ
اور حبس بول اور پیچش کو مفید ہی صورت یہ ہی

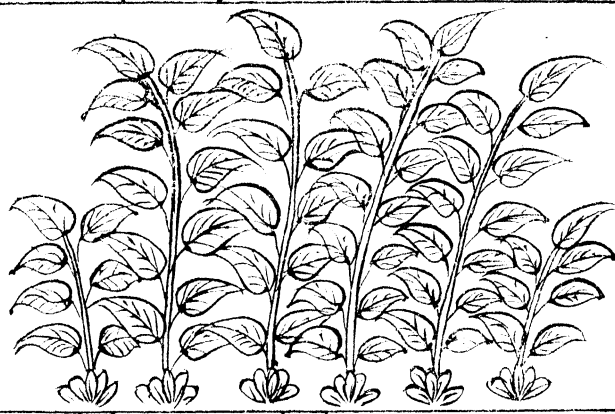

کربرہ یعنے دھنیا۔ بلینیاس کا قول ہی کہ اگر اسکو مع جڑ زمین سے اکھاڑ کر دزدہ مین
عورت کی ران پر آویزان کرین فوراً بچہ پیدا ہو۔ شیخ رئیس کا قول ہی کہ کشنیز تر کا کھانا
خواب زیادہ لاتا ہی اور تاریکی چشم پیدا کرتا ہی اور کشنیز تر اور خشک دونون قسم کا
قاطع باہ ہی اور منی کو خشک کرتا ہی اسکا شیرہ دودھ مین پیکر لگانا درد پاے سخت کو نافع ہی
اسکی کثرت خورش ذہن اور فہم کو ناقص کرتی ہی اسکا تخم زنبور کے نیش پر لگانا مفید ہی
اور تین کفدست اسکا سفوف کھانا بھی نافع ہی بلینیاس کا قول ہی کہ اسکے دانہ کے دھوئین سے
کژدم اور سانپ بھاگتے ہین اسکا کھانا بوے لہسن اور پیاز کو زائل کرتا ہی صورت یہ ہی

کلواسہ یہ مشہور گھاس ہی اگر اسکو بستر مین رکھ دین تو کھٹمل بیحس ہوجاتے ہین اور کچھ آزار رسانی
کی طاقت انمین نہین رہتی ہی صورت یہ ہی

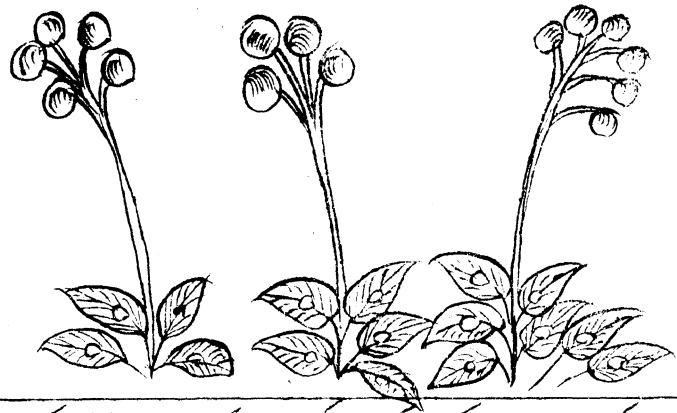

کمون اسکو فارسی مین زیرہ کہتے ہین کبوتر اسکی خواہش کرتا ہی جہان چھٹکا دین کبوتر جمع
ہونگے اور جس خانہ مین والدین کبوتر اسکو نہ چھوڑینگے اسکی بو سے مورچہ بھاگتا ہی
شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکے عرق سے منہ دھونا صفی ہی اسکا کثرت سے کھانا
رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہی سرکہ مین زیرہ بھیگکر اسکا لخلخہ کرنا رعاف دور کرتا ہی اور نیم
فتیلہ بناکر اگر ناک مین رکھین تو بھی رعاف کو مفید ہی اسکا شیرہ چشم کی روشنی بڑھاتا ہی
اگر زیرہ اور نمک برابر لیکر پانی مین بھیگکر بطور قرص بناکے اور خشک کرکے آرد میدہ کے
انبار مین رکھ دین وہ میدہ مدت تک خراب نہوگا صورت یہ ہی

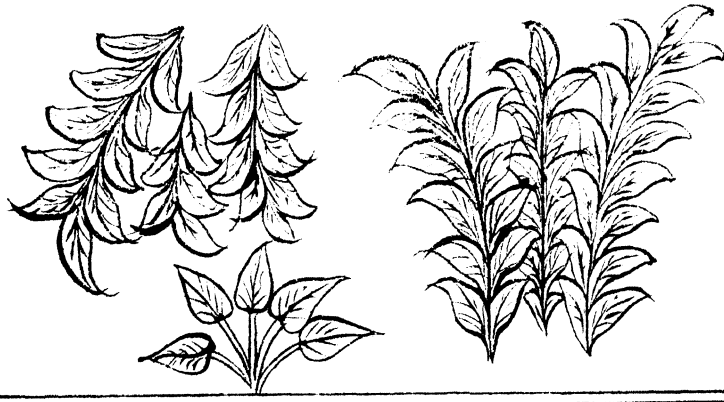

گوزگندم فارسی مین اسکو جوزگندم کہتے ہین اسکی خاصیت یہ ہی کہ اگر ایک دانہ اسکا لیکر دس رطل شہد اور تیس رطل پانی ملاکر پکاوین اور دیگ کا منہ گل حکمت کردین بہت عمدہ شراب فورًا ایک گھڑی مین تیار ہوجاوے اور افزایش منی کے واسطے مفید ہی صورت یہ ہی

کماۃ یہ وہ گھاس ہی جو زمین کے نیچے چاند کی تاثیر سے پیدا ہوتی ہی یہ تخم سے نہین جمتی اور نہ اسکی جڑ ہوتی ہی بلکہ حاصل ہوتی ہی قوت ہاے مجموعہ سے استحالہ کے طور پر جسطرح کہ جوہر زمین سے پیدا ہوتا ہی حدیث نبوی مین واقع ہی اِنَّ الکماۃَ کالمَنِّ یعنے کماۃ مانند ترنجبین کے ہی اس نظر سے کہ بغیر تعب اور مشقت کے زمین اسکو اگاتی ہی عرب کہتے ہین کہ اگر زمین کے نیچے کماۃ ریزہ ریزہ ہو اور موسم گرما کا آب باران اسکو پہونچے تو وہ سب ریزہ سانپ ورافعی ہوجاتے ہین اسکی ایک قسم درخت زیتون کے سایہ مین ہوتی ہی جسکو قطر کہتے ہین وہ خالص زہر ہی اسی طرح جو کماۃ کسی درخت کے

سایہ مین جمے وہ بھی زہر ہی شیخ رئیس نے کہا ہی کہ فالج اور سکتہ اسکی خورش سے پیدا ہوتا ہی اور کماۃ آنکھ کو روشن کرتا ہی جیسا کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہی کہ طبیب حاذق اسکی خاصیت کو خوب جانتا ہی اور شیخ کے علاوہ اورون کا یہ اعتقاد ہی کہ اسکا استعمال پیشاب کی بندش اور فالج پیدا کرتا ہی بعض کمات ایسے ہین جنکے کھانے ہی آدمی فورًا مرجاتا ہی اور یہ زہر دار جانورون کے ہمسایگی مین پیدا ہوتا ہی صورت یہ ہی

لبلاب اِسکو حبل المساکین اور عشقہ اور طموس بھی کہتے ہین اور شیرازی مین مرشہ کہتے ہین
اِسکی کیفیت یہ ہی کہ جو درخت اِسکے پاس ہوتا ہی اُسپر یہ پیچیدہ ہوتی ہی اور مثل ریسمان
باریک کے دراز ہوتی جاتی ہی اِسکی پتی دراز ہوتی ہی کہنہ درد سر کو مفید ہی اور
سر کہ مین پیسکر اِسکا ضماد درد سر زکو نافع ہی اِسکا عرق مسہل صفرا ہی شیخ رئیس کے نزدیک
اِسکا شیرہ بالون کو مثل نورہ کے گرا دیتا ہی اور جون کے دفع کرنے مین مؤثر ہی صورت یہ ہی

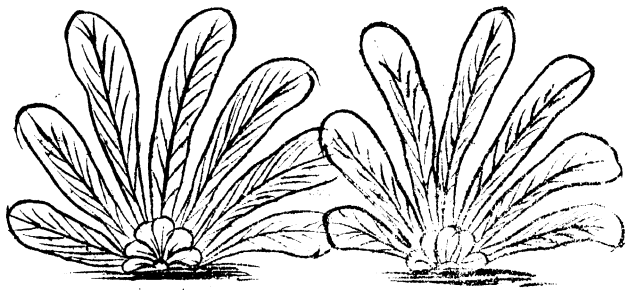

لسان الحمل یہ گھاس بکری کی زبان کے مانند ہوتی ہی شیرازی مین اِسکو بازنگ کہتے ہین
اور یہ دو قسم ہوتی ہی بزرگ اور
خرد شیخ رئیس نے کہا ہی کہ خنازیر
والے کی گردن مین حمائل کرنا مفید ہی
اگر اِسکی جڑ کو جوش دیکر غرغرہ
کرین درد دندان کو نافع ہی اگر اِسکو
عدس کے طور پر پکا کر نان خورش
کرین مرگی کو مفید ہو اور نیز
تپ ربع دور ہو صورت یہ ہی

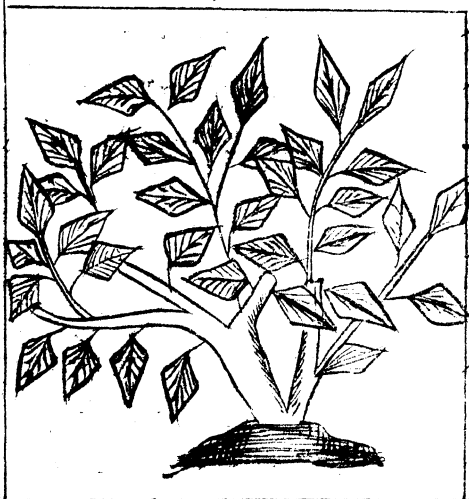

لسان العصافیر یہ اس درخت کا میوہ ہی جسکو فارسی مین سرو کہتے ہین تیزی مین اسکے تخم کو اہرکہتے ہین اور فارسی مین زبان گنجشک اسکے پتے زخم کو مندمل کرتے ہین شیخ رئیس کے نزدیک خفقان کو مفید اور مبہی اور مقوی قضیب ہی صورت یہ ہی

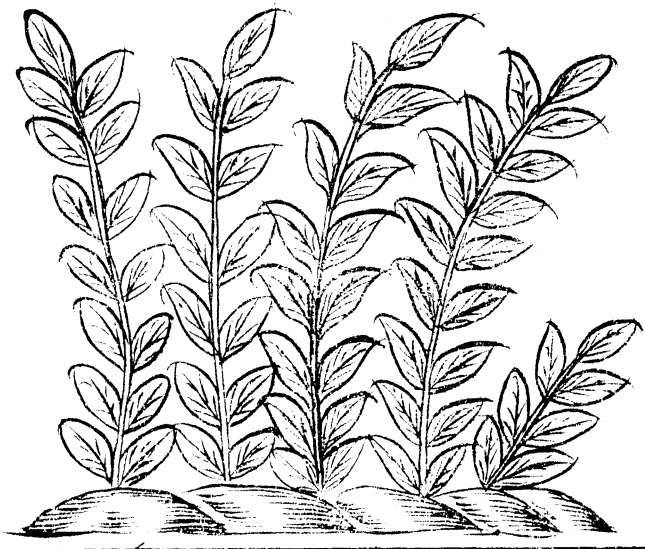

لصف اسے فارسی مین کبر کہتے ہین یہ خراب زمین پر اگتی ہی صاحب الفلاحہ کا قول ہی کہ جب دہقان اسکی زمین کو درست کرتا ہی تو یہ گھاس معدوم ہو جاتی ہی اسکے میوہ کی پرورش نمک سے کرتے ہین تو خوب پختہ ہوتا ہی اسکی جڑ مین مانند خیار کے ایک دوسرا میوہ ہوتا ہی اور وہ نہایت تیز ہوتا ہی اسکو شیرہ کے قوام مین ڈالتے ہین تاکہ اسمین جوش نہ آوے اسکی جڑ کا پوست عرق النسا اور فالج اور آبلہ کو مفید ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ اسکی جڑ کا ترچھا کا درد دندان مین مفید ہوتا ہی اسکے پتے بواسیر کو نافع ہین اور مبہی بھی ہین اور یہ ایک قسم کا تریاک ہی خاص کر جسکے کان مین کوئی جانور موذی گھسا ہو اسکو قسمہ اگر اسکا عرق کان مین ٹپکاوین وہ جانور مرجائیگا اور بہق پر بھی لگانا نافع ہی صورت یہ ہی

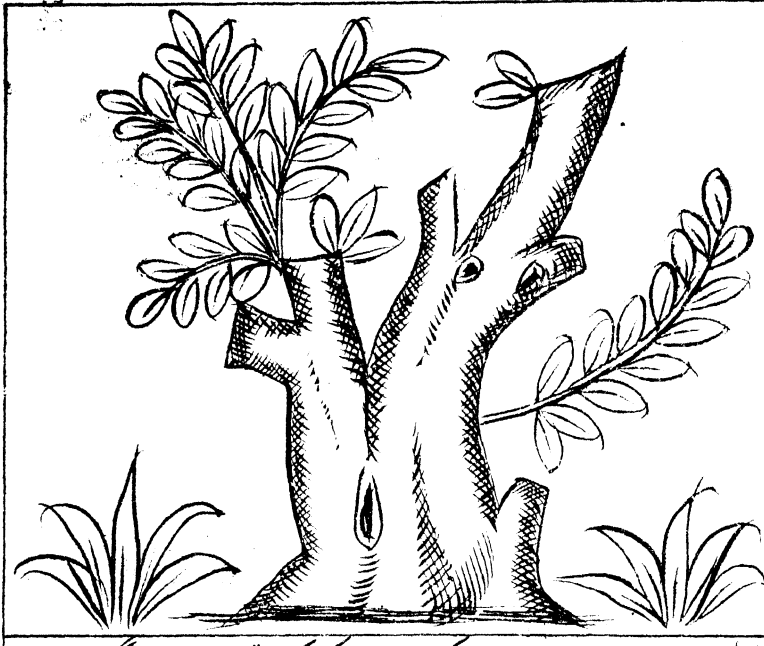

لفاح فارسی مین شاہترج کہتے ہین اسکی ایک قسم سفید برگ ہوتی ہی
جسکی ساق نہین ہوتی کہتے ہین کہ وہ نر ہی اسکا کثرت سے سونگھنا سکتہ کا عارضہ پیدا کرتا ہی
اگر ایک ہفتہ اسکی مالش برص پر کرین سفید ہوجاتا ہی اسکا سونگھنا درد سر دور کرتا ہی
اور نیند لاتا ہی لیکن کندی حواس پیدا کرتا ہی اسکا تخم اگر کرنب کے ساتھ ملاکر آگ مین
رکھین نہ جلیگا اگر عورت اسکا شافہ شہد مین ملاکر لے خون کا جریان بند ہو اور گرفتگی کو
بھی نافع ہی لفاح دشتی جسکو بیروج بھی کہتے ہین اور اسکی آدمی کی سی صورت ہوتی ہی
اور اسکا درخت نر مانند نر انسان کے ہوتا ہی اور مادہ کی صورت عورت کی سی
ہوتی ہی اگر اسکی ثمر انسان کے سخت آماس پر لگاوین سفید ہو اور نیز عارضہ خنازیر اور
رسولی اور درد مفاصل پر اسکا مرہم لگانا بہت نافع ہی اسکی ثمر شراب مین نوش کرنا
بیہوش کرتی ہی اسکے کھانے سے بیداری جاتی رہتی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ
اگر اسکو شراب مین پیسکر تین گلاس نوش کرین ایسا بیہوش ہو کہ جو عضو چاہین کاٹین
اسکو خبر نہوگی اگر مچھ گھڑی تک ہاتھی دانت کو اسکے ہمراہ پکاوین نرم و ملائم ہوجاتا ہی اسطرح پر
کہ پھر جو شی اسکی چاہین ہاتھ سے بنالین صورت یہ ہی

لوبیا شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا کھانے والا بُرے خواب دیکھتا ہی اور دن کا قول ہی کہ رنگ بدن پیدا کرتا ہی اور مردہ بچہ کو مع اسکی آنول کے باہر نکالتا ہی اور خون حیض اور خون نفاس کو جاری کرتا ہی صورت یہ ہی

لوق فارسی مین اسکو فیلگوش کہتے ہین اسکا پتا جراحت بد کو مفید ہی اور کہنہ ربو کو بھی نافع ہی اسکی جڑ شہد مین پیسکر لگانا کلف اور ربق اور نمش کو زائل کرتی ہی اور شراب مین پیسکر شکاف [illegible] ہی اور اگر اسکی جڑ پیسکر بدن پر ملش کرین تو سانپ وزنبور اس شخص سے بھاگینگے صورت یہ ہی

نیلوفر یہ اکثر جنگلون کے تالابون مین اگتا ہی اسکے شگوفے پانی پر نمودار رہتے ہین اور رات کو غائب اور دن کو ظاہر ہوتے ہین لیناس کا مقولہ ہی کہ اگر اسکو سایہ مین خشک کرکے آگ پر ڈالین تو جلیگا شیخ رئیس کا مذہب ہی کہ نیلوفر کے استعمال سے نیند بہت آتی ہی اور گرمی کے درد سر کو نافع مگر قاطع شہوت ہی اور منی کو گاڑھا کرتا ہی احتلام کو موقوف کر دیتا ہی اسکا تخم پانی مین پیسکر لگانا بھی کو زائل کرتا ہی اور زفت کے ساتھ داڑھی پر لگانا بال نکالتا ہی صورت یہ ہی

ماش شیرازی مین اسکو سوماس کہتے ہین شیخ رئیس کے اعتقاد مین اسکا کھانا باہ کو مضر ہی اور لوگون نے لکھا ہی کہ درد اعضا مین اسکا ضماد کرنا مفید ہی مگر دانتون پر اسکا استعمال مضعف دندان ہی صورت یہ ہی

مازریون یہ مشہور ہی بعض بڑی بعض چھوٹی ہوتی ہی بڑی کے پتے مانند برگ زیتون کے ہوتے ہین بعض جو سیاہ رنگ ہی وہ زہر قاتل ہی لیکن بہت ادرکلف ورنش کے واسطے ہر ایک قسم کا مازریون نافع ہی اگر کرنب کو ملاکر استعمال کرین نہایت درجہ مفید ہی شراب کے ہمراہ پینا جانورون کی گزندگی سے بیخوف کرتا ہی اگر آئے مین پکا کر کتہ یا خوک کو کھلاوین فوراً مرجاوے خاص کر انسان کو تو دو درم زہر قاتل ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ پانی مین مچھلی کو مار ڈالتا ہی اور دانہ ہاے بدن کو اسکا ضماد مفید ہی اور زخم کے کرم کو باہر نکالتا ہی دو درم اسکو نوش کرنا جلندھر کو مفید ہی کیونکہ کھانے کے ساتھ ہی اسہال شروع ہوجاتا ہی اور اسی سے عارضہ دفع ہوجاتا ہی لیکن اس سے علاج کرنا خطرناک ہوتا ہی قاضی ابوعلی السیوخی نے کہا ہی کہ ایک شخص جلندھر کے عارضہ مین مبتلا ہوا حجام طبیب اسکے معالجہ سے عاجز ہوے پس بیمار نے جب زندگی سے عاجز ہوا مطلق العنانی اختیار کی اور جو اسکے دل مین آتا وہ کھاتا اور جو چیز عجیب دیکھتا اسکو خرید کر کے کھالیتا ایک روز بھونی ہوئی مڈیان یعنے ملخ مول لیکر نوش کین جسکے کھاتے ہی تھوڑی دیر بعد دست آنا شروع ہوے یہان تک کہ تین دن کے عرصہ مین تین سو سے زیادہ دست آئے اور انجام کو آرام ہوگیا اسوقت بعض حکما نے اس ماجرے کو دریافت کرکے اس ملخ والے کے متلاشی ہوے اور اسکے ہمراہ اسکے مقام کو روان ہوے اس موضع کے گرد نواح مین مازریون نظر پڑی پس طبیب سمجھ گئے کہ ملخ نے جب مازریون کھایا تو اصلی قوت مازریون کی اور وہ حدت اسکی شکم ملخ مین ضعیف ہوگئی اور اعتدال پر آکر

بیمار کو صحت بخشی سبحان اللہ دیکھدہ جب طبیبون کے دست قدرت کوتاہ ہوے مشیت ایزدی نے
اُس بیمار کا علاج ایسی لمخ سے پیدا کردیا صورت یہ ہی

ماہی دانہ اسکو حب الملوک بھی کہتے ہین اسکا پتا یہ اندازہ ایک انگشت چھوٹی مچھلی کے مانند ہوتا ہی
اسکا ثمر تین تین دانہ کا خوشہ ہوتا ہی اور ہر ثمر مین تین دانہ سیاہ ہوتے ہین جلندھر اور گھیا اور
عرق النسا اور قولنج اور نقرس کو مفید ہی اگر اسکے پتون کو گوشت مرغ کے ہمراہ مع چھ سات
دانون کے شوربا پکاوین بلغم کا مسہل ہوگا لیکن اُسپر سرد پانی پینا ضرور چاہیے صورت یہ ہی

ماہی زرج اسکے معنی مچھلی کا زہر ہی ایک قسم کی گھاس ہوتی ہی جسکے پتے طرخون کے
مانند ہوتے ہین اور اسکا درخت شبرم کے درخت کے مانند ہوتا ہی اور اُسکی شاخ پتلی اور سیدھی ہوتی ہی اور
رنگ زردی مائل ہوتا ہی اگر اسکو مچھلیون کے حوض مین ڈال دین تو اُسکی مچھلیان مست ہوکر اوپر نکل آوین

اور درد مفاصل اور عرق النسا اور درد پشت اور نقرس کو نافع ہی صورت یہ ہی

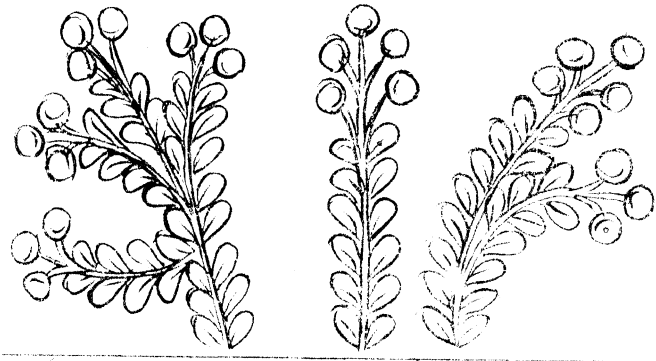

مرزنجوش ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ درد سر کو نافع ہی اگر اسکو پکا کر اسکا عرق نوش کریں جلنہ دھر کو دفع اور بند پیشاب کو جاری کرتا ہی سرکہ مین پیسکر ضرسہ کرہ دم پر لگانا نافع ہی اسکا تخم ایک درم پانی مین پیسکر نوش کرنا زخم زنبور کا درد ساکن کرتا ہی اسکا روغن فالج کے حق مین بہتر ہی مرزنجوش خشک شہد مین ملاکر چوٹ کی ملاہٹ پر لگانا مژہ کو خاص کر اگر آنکھ کے نیچے ہو صورت یہ ہی

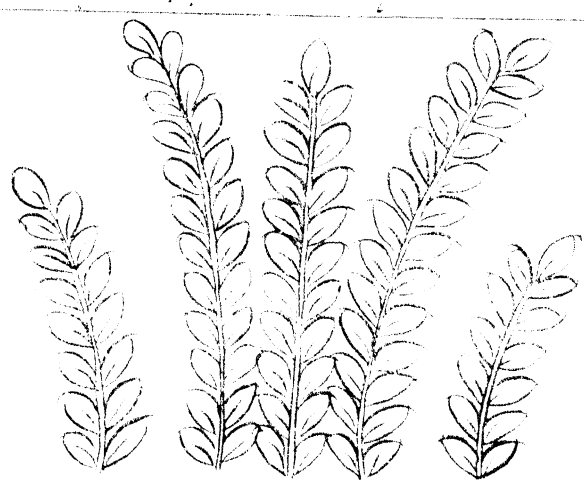

نارد مین سنبل رومی ہی اسکے پتے مانند برگ گندم کے ہوتے ہین اور ڈال ہموار اور زرد ہوتی ہی اس مین پھول اور میوہ نہین ہوتا آنکھون کی پلکین اگاتا ہی اسکا نوش کرنا بول اور حیض کو جاری کرتا ہی ایک درم وزن اسکے فالج و لقوہ کے مفید ہی اور عشق کے نزدیک پیچھڑے کے فضلہ ہی

صورت یہ ہے

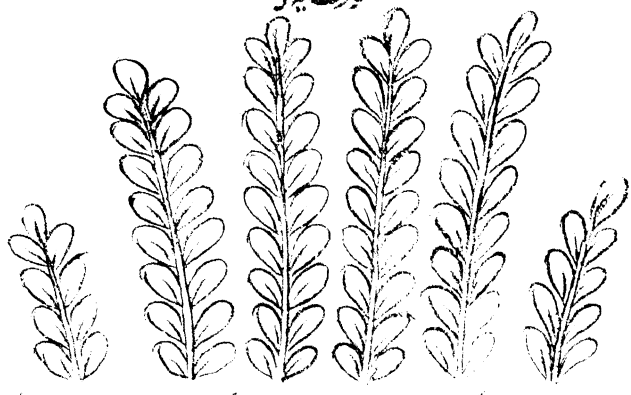

نان خواہ یعنے اجوائن اسکو شیرازی زبان مین زتیان کہتے ہین صاحب الفاخہ کہتا ہے کہ آٹھ مہینے تازہ اور چار مہینے خشک رہتی ہے جو شخص اسکی مداومت کرے خون کثرت سے پیدا ہوا گر جاڑے کے موسم مین گوسفندان نر اسکو کھاوین انکا نطفہ زیادہ ہو اور بکریان بہت بچے کا بھی ہون اور انکی پشم اور دودھ مین کثرت ہو اور اسی طرح اگر خرما کے درخت کے نیچے لائخواہ کو بو دین تو درخت خرما کو بار ور کرے اور ہر جراحت جانوران گزندہ کو مفید ہے بلینیاس کا قول ہے کہ جو کوئی ہمیشہ نانخواہ کو دیکھا کرے اسکے چہرہ کا رنگ زرد ہو اکثر ہیضہ اور برص کی دواؤن مین شامل کیا جاتا ہے جس جگہ سے خون ٹپکتا ہو شہد ملکر لگاوین بند ہو جاے اگر اسکو چوش دیکر اسکا عرق کرم کے زخم پر لگاوین درد موقوف ہو جاے صورت یہ ہے

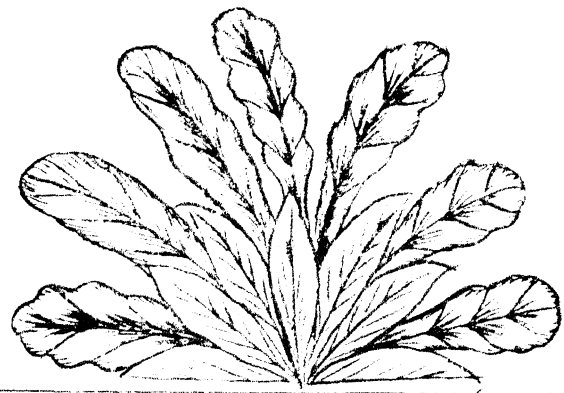

نرجس یعنے نرگس حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کے دل مین

برص یا جذام یا دیوانگی کی ایک شاخ ہوتی ہی پس اُس شاخ کو سوائے سونگھنے نرگس کے اور کوئی شے دفع نہین کرتی ہی اگرچہ سال بھر مین ایک مرتبہ بھی نرگس کو سونگھے جالینوس کا قول ہی کہ جسکے پاس فقط دو روٹیان ہون اُسکو چاہیے کہ ایک کھاے اور ایک کے عوض نرگس خریدے کیونکہ روٹی صرف غذاے تن ہی اور نرگس روح کی غذا ہی صاحب الفلاحۃ کا قول ہی کہ اگر اسکے کچے پھل کو توڑین اور دو کانٹے اُسمین چبھو دین اور پھر اُسکو خشک کرکے بو دین تو اُس سے دو چندان نرگس پیدا ہونگے کہتے ہین کہ جماع کے وقت جسکی نظر نرگس پر پڑجاے اُسکی شہوت بستہ ہو جاے جبکا کشادہ ہونا پھر ممکن نہین اگر پیازی نرگس کے دو ٹکڑے کسی کپڑے مین مع چشم مینڈک کے باندھ کر کسی سوتی ہوئی عورت کی چھاتی پر رکھ دین تو وہ عورت اپنا دلی راز کہدیگی اور اسکا زخم پر لگانا زخم کو مندمل کرتا ہی اگر سر مین مالش کرین گنج کا عارضہ اچھا ہو جاے شیخ رئیس کا قول ہی کہ یہی پیازی نرگس جو کانٹا کسی چیز کا عضو مین گڑجاے ضماد کرنے سے کانٹا باہر نکال دیتی ہی اور شہد اور آرد نمنہ کے ساتھ اور بھی سریع التاثیر ہی اسکا پھول درد سر اور بہق اور کلف کو نافع ہی اگر چار درم شہد مین ملاکر نوش کرین مردہ بچہ شکم سے باہر نکالے صورت یہ ہی

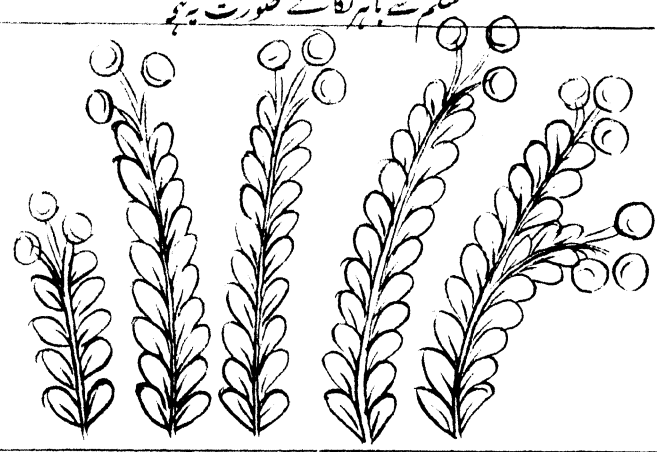

نسرین فارسی مین اسکو نسترن کہتے ہین اور یہ دو قسم جنگلی اور باغی ہوتی ہی شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ نسرین باغی کرم کو مارتی ہی اور کان کی جھنجھناہٹ کو دفع کرتی ہی اور نسرین جنگلی کا ضماد پیشانی پر کرنا درد سر کو دفع کرتا ہی اور نوش کرنے سے قے اور پچکی زائل ہوتی ہی صاحب اختیارات کا قول ہی کہ اگر کلف پر ضماد کرین مفید ہو اسکو خشک کرکے نیم مثقال روز مرہ کھانا

جوانی کا عالم باقی رہتا ہی اور بڑھاپا نہیں آنے پاتا ہی صورت یہ ہی

نعناع یعنے پودینہ شیخ رئیس کہتے ہین کہ مقوی معدہ اور سکن فواق اور مبہی ہی اور شکم کے کیڑے مارتا ہی اگر قبل مجامعت کے عورت اسکو کھاکے حاملہ نہو پیشانی پر لگانا دافع درد سر ہی اسکا شیرہ سرکہ کے ساتھ خون کی روانگی کو بند کرتا ہی اور شہوت جماع کی تحریک کرتا ہی اور استلا کو نافع ہی صورت یہ ہی

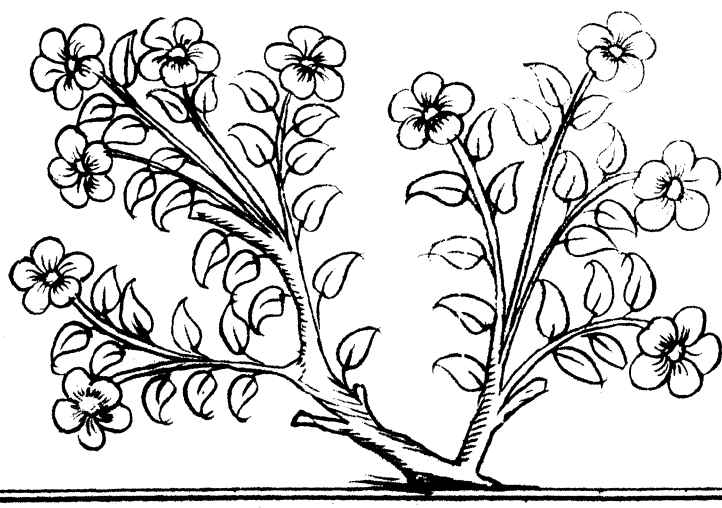

ہلیون اِس گھاس کے تخم اور غلاف نہین ہوتا اور چند قسم کی ہوتی ہی بعض جنگلی پہاڑون پر
بعض سبزہ زمین نرم پر پیدا ہوتی ہی شیخ رئیس کا مقولہ ہی کہ اسکے پتون کو جوش دیکر نوش کرنا
ورد پشت اور عرق النسا اور قولنج ریحی کو نافع ہی اسکی جڑ پکاکر کھانا بند پیشاب کو جاری اور
وضع حمل کرتا ہی اور افرایشن منی مین مؤثر ہی کتون کے حق مین زہر قاتل ہی اسکی جڑ شراب مین
پکاکر ریتلا کے زخم پر لگانا مفید ہی درد دندان کے واسطے اسکا تخم مفید ہی اگر عورت اسکو
شافہ بناکے حمول کرے حیض جاری ہو لیکن معدہ کے حق مین مضر ہی مصنف
عجائب المخلوقات نے لکھا ہی کہ میرے ایک دوست نے مجھسے یہ **حکایت**
بیان کی کہ بعض اربل کے کوہستان مین ہلیون بکثرت ہوتا ہی وہان کا عامل ہر سال اسکی
شراب بناکر شاہ اربل کو ہدیہ بھیجا کرتا تھا ایک مرتبہ لوگ اس شراب کو لیے جاتے تھے
ناگاہ رہزنی ہوئی اور بدمعاشون نے وہ سب ظروف اپنے قبضہ مین کیے جب انکا منھ
کھولا شہد سمجھکر بکثرت نوش کر گئے فوراً دست جاری ہوے یہان تک کہ ضعیف ہوکر
اسی جگہ گر پڑے مسافرون نے یہ کیفیت دیکھ کر شہر اربل مین خبر کی پس وہان کے
بادشاہ مظفرالدین نے چند لوگون کو بھیجا انھون نے چار پانیون پر لادکر انکو حافظہ پہنچایا
رستہ مین لوگ ان چورون پر ہنستے تھے کہ ہلیون کے بیہوش جانتے ہین آخر دارالشفا بھیجے گئے
چند لوگ صحیح ہوے باقی مرگئے بادشاہ نے ان باقی ماندون کو آزاد فرمایا کہ استغفار فضیحت اور
تکلیف انکو کافی ہوگئی ہی صورت یہ ہی

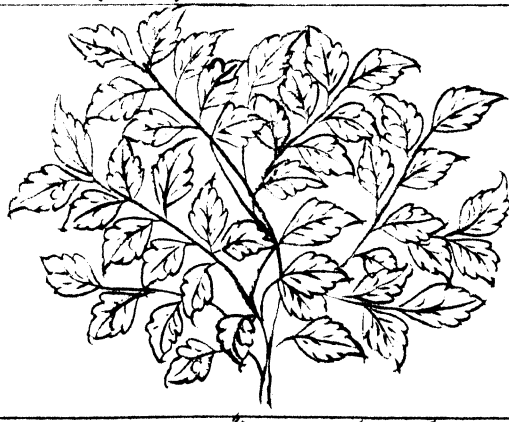

ہندی با فارسی مین اِسکو کاسنی کہتے ہین بعض جنگلی اور بعض باغی ہوتی ہی باغی بہت باریک

اور پتا چوڑا اور تلخ ہوتا ہی جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہی فی کل ورقة من اوراق الهند باذن حبة من ماء الجنة یعنے اسکی ہر ایک پتی مین بہشت کے پانی کا ایک ایک قطرہ ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا مرہم نقرس کو مفید ہی اسکی جڑ اور پتی کا مرہم سانپ اور بچھو اور زنبور اور بلی اور کتے کے کاٹے ہوے زخم کو مفید ہی اور تپ ربع کو بھی نافع ہی کہتے ہین جسکے دانت درد کرتے ہون وہ شخص اُس مہینے مین جسکی اول شب شب یکشنبہ ہو اور اُسی شب کو ماہ نو دیکھا ہو پس ایک پتا اسکا لیکر وہ شخص چاند کے مقابل استادہ ہوکر قسم کھائے کہ اس مہینے مین ہرگز گھوڑے کا گوشت ہندبا کے ہمراہ نہ کھاؤنگا پس درد دندان زائل ہوگا اور اس ٹوٹکے کے سبب دوبارہ درد نہو گا صورت اسکی یہ ہی

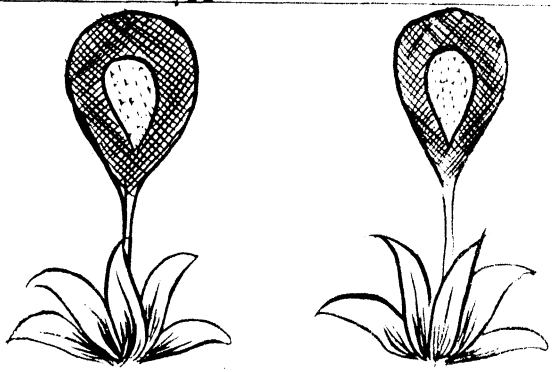

درس اسکا تخم مانند تل کے ہوتا ہی اور بویا جاتا ہی خوشہ اسکا جسوقت خشک ہوکر پھٹتا ہی درس باہر نکل آتا ہی کہتے ہین ایک سال کا بویا ہوا دس برس تک پھلتا ہی اگر اسکی مالش کرین کلف اور نمش کو مفید ہو اسکا ایک دم نوش کرنا سنگریزہ اور درد گردہ و درد مثانہ کو جو سردی سے ہو دفع کرتا ہی اسحاق کے نزدیک شش یعنے پھیپھڑے کے حق مین مضر ہی اور اسکا مصلح شہد ہی جالینوس نے لکھا ہی کہ دیوانہ کتے کے جراحت کو نافع ہی صورت یہ ہی

یقطین یعنے کدو صاحب الفلاحۃ کہتا ہی کہ اگر اسکی کلانی منظور ہو اسکے تخم کو زمین مین الٹا بونا چاہیے اگر اسکو شہد اور دودھ مین ترکر کے تخم ریزی کرین میوہ اسکا شیرین ہوگا جناب امیر المومنین کا قول ہی اذا اطبختم فاکثروا القرع فیہ فانہ تسکین قلب الحزین یعنے جس چیز کو پکاؤ اسمین کدو کثرت سے چھوڑو کیونکہ دل غمگین کو تسکین بخشتی ہی اسکا خواص یہ ہی کہ اسکے درخت پر مکھی نہین بیٹھتی اسی سبب سے جسوقت حق تعالی نے حضرت یونس کو ماہی کے شکم سے نکالا کدو کے درخت کا اُنپر سایہ کیا تاکہ حضرت یونس علیہ السلام کے بدن پر مکھی نہ بیٹھے اور حضرت کی جلد بدن مستحکم ہو صورت یہ ہی

الحمد للہ کہ قسم نباتات و نجوم تمام ہوئی

تیسری نظر حیوان کے بیان مین اور وہ چند نوع پر ہی۔ نوع اوّل آدمی کے بیان مین

جملہ کائنات تین قسم ہی لیکن حیوان تیسرے قسم پر ہی اوّل درجہ معدنیات کا ہی دوسرا درجہ نباتات کا کیونکہ اشجار معادن اور حیوانات کے درجہ مین اوسط ہی انمین حس و حرکت نہین ہی لیکن نشو و نما مثل حیوان کے ہی تیسرے درجہ پر حیوانات ہین جنمین نشو و نما اور حس و حرکت کی قوت عطا کی گئی ہی اور اس قوت کو حق تعالی نے ہر ایک مین جمع فرمایا ہی یہان تک کہ مکھی اور مچھر مین بھی ہی لیکن بحکم خدا وہ ساری حس و حرکت موت کے وقت باطل ہو جاتی ہی چونکہ حیوانات کے لیے ایسے آفات ہین کہ انسے ہلاک ہون حکمت الٰہی نے انکو قوت احساس کی ایسی عطا فرمائی جسکے زور سے اپنے

موذی کا ادراک کرسکتے ہین اور اپنے بدن کی حفاظت مین دست اندازیان کرتے ہین
اگر یہ قوت حس کی نہوتی اور انسان گرسنگی کو معلوم نہ کرسکتا تو بھوک سے مرجاتا یا جب سوتا
اور اپنے عضو کو آگ سے جلنے کی احساس نہ کرسکتا تو بھی ضائع ہو جاتا پس اسی ضرورت سے
یہ قوت احساس عطا فرمائی ہی رہی قوت حرکت پس جب حیوان غذا کا محتاج ہوتا اور اسکو
حرکت مانند درخت کے جز زمین پر لگا ہوا ہی نہوتی تو غذا کی طرف نہ پہونچ سکتا پس خدا تعالی نے
قوت حرکت عطا فرمائی کہ جسد حرکت سے متحرک ہو اگر یہ قوت نہوتی تو روش اور خورش سے
سدور ہو کر مانند اس درخت کے کہ جو پانی سے محروم ہو کر کملا جاتا ہی یہ بھی مرجاتا حسقوت
حیوانات ایک دوسرے کے دشمن ہوے اسوقت انکو آلات عطا ہوے بعضون کو شاخ
اور دانت وغیرہ عطا فرمائے تاکہ اپنے دشمن کو دفع کرسکین مانند فیل و شیر و گاؤ وغیرہ کے
اور بعض ایسے ہین کہ جو بھاگ کر اپنی جان بچا سکین انکو طاقت گریز کی دی گئی مانند آہو و خرگوش و
جانوران پرند وغیرہ کے اور بعض ایسے ہین جو اپنے اوزار سے اپنے وجود کو محفوظ رکھتے ہین
مانند خارپشت اور سنگ پشت وغیرہ کے اور بعض ایسے ہین جو اپنے تئین عمدہ مضبوط حصار مین رکھتے ہین
مانند موش اور مار وغیرہ کے حق تعالی نے ہر حیوان کو اسکی بقاے ذات کے واسطے علی الحدہ اعضا اور
قوی سے ظاہر فرمایا اور اسی وجہ سے ہر ایک اپنے اپنے رنگ و روپ پر جلوہ گر ہوا حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہین ان اللہ تعالی خلق فی
الارض الف امة ستمائة منها فی البر واربعمائة منها فی البر یعنے حق تعالی نے زمین مین ایک ہزار فرقہ
پیدا کیا جسمین تین سو دریا مین اور چار سو خشکی مین ہین اور بعض مفسرون کا قول ہی کہ جو شخص اس
آیت فیض اشاعت کے معنے سمجھنا چاہے (ویخلق ما لا تعلمون) لازم ہی کہ رات کے وقت
کسی جنگل مین روشنی کرے اور اس طرف نگاہ کرے جدھر آگ روشن ہو اور ملاحظہ کرے کہ
کتنی بوقلمون عجیب عجیب صورتین نظر آتی ہین کہ کبھی کسی کے وہم مین نہون اب ہم کسی قدر اس
مقام پر بعض حیوانات کا ذکر مع عجائب اور انکے خواص کے بیان کرتے ہین **نوع اول**
بیان انسان مین اس گروہ کی جانب چند طور پر نگاہ کرنا چاہیے اول شرافت ہی واضح ہو
کہ انسان اشرف حیوانات ہی حق تعالی نے صورت اور مزاج مختلف سے اسکو پیدا فرمایا ہی
اور اسکے جوہر کو روح و تن سے تقسیم فرمایا اور فہم و عقل ظاہری و باطنی عطا فرمائی اور نقش طبقہ
دماغ مین جگہ دی اور اسکے گرد قواے فکر و ذکر و حفظ کو ترتیب بخشی اور اسپر جوہر عقل کو مسلط کیا پس

نفس ناطقہ بطور امیر اور عقل وزیر اور اسکے قوائے لشکر اور حس مشترک پیک اور بدن دار الحکومۃ اور اعضا نوکر چاکر اور حواس مسافر ہین یہ مسافر اپنے اوقات سفر مین خبر موافق اور مخالف سے مطلع ہوکر اسکا حال حس مشترک سے ظاہر کرتا ہی اور حس مشترک درمیان حواس اور نفس ناطقہ کے واسطہ ہی اور وہی اُن خبرون کی اطلاع ناطقہ کے حضور مین کرتا ہی اسوقت قوت عقلیہ و امر کا خیال فرماتی ہی اسی سبب سے انسان کو عالم صغیر کہتے ہین اور اس حیثیت سے کہ بوسیلہ غذا بزرگ ہوتا ہی داخل نبات سے اور حس و حرکت کے ذریعہ سے حیوان اور حقیقت اشیا کے دریافت کرنے سے فرشتہ ہی پس انسان ان ہر سہ مراتب کا مجموعہ ہی اگر آدمی حیوانی حرکات کی رجوع ہوا مانند درندہ کے ہی اگر جماع پر حریص ہوا بکرا ہی اگر خورش کا شائق ہوا بیل ہی اگر حریص ہی کتا ہی اگر دل مین کپٹ رکھتا ہوا ونٹ ہی اگر متکبر ہوا پلنگ کہینگے اگر مکار ہی روباہ سے مشابہ ہی اگر ان سب خصائل کا مجموعہ ہی شیطان کا مرید کہا جاویگا پس اگر انسان اپنی ہمت کو صفات ملکی کے حصول کرنے مین خرچ کرے تو سبحان اللہ پھر اسکا دل کبھی وجہ اسفل پر مائل نہوگا اور اسی طرف حق تعالی کا قرآن شریف مین اشارہ ہی کہ فضلنا بعضھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا پس جس شخص کا دل چاہے عالم سفلی سے تصفیہ باطن عالم علیا کی طرف رجوع کرسکتا ہی

نظر اول مین حقیقت انسان کا بیان

جسوقت انسان کو سخت اہتمام ہوتا ہی کہتا ہی کفتم یا کردم اس حالت مین وہ شخص اپنی ذات کا تو عالم ہی لیکن اپنے ظاہری و باطنی اعضا سے غافل ہی اور اس حالت مین ہر نفس جمیع مدرکات کا عالم ہی اور ہر قسم افعال سے غافل ہی مگر حقیقت نفس کے دریافت مین کسی شخص کو طمع کرنا نہ چاہیے کیونکہ وہ انسانی فہم سے خارج ہی اور اسی واسطے حق تعالی نے فرمایا ہی قل الروح من امر ربی اس روح سے مراد نفس ہی اور نفس عہدۂ تکلیف کی تقلید کرتا ہی یعنے اپنی گردن مین تکلیف کی رسیان ڈالے ہوے ہی اور بعد مرگ کے عذاب و ثواب کا امیدوار رہتا ہی بالنعیم و سعادت مین جیسا کہ حق سبحانہ نے فرمایا ہی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ ظاہر معنی آیہ یہ ہین کہ جو لوگ راہ خدا مین قتل ہوے ہین انکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہین اور نزد خدا سے رزق پاتے ہین اور فضل خدا سے جو اشیا انکو ملے ہین اُس سے وہ خوش ہین یا جہنم اور کمبختی مین جیسا کہ فرمودۂ خدا تعالی ہی النار یعرضون علیھا غدوا و عشیا و یوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب ظاہر معنی آیہ یہ ہین کہ آتش جہنم قوم فرعون کے سامنے صبح و شام

پیش کی جاتی ہو اور بروز قیامت فرشتون کو حکم ہوگا کہ انکو عذاب سخت مین داخل کرو واضح ہو کہ
یہ نفس بدن مین مانند پادشاہ کے ہوتا ہی اور دارالملک اُسکا دل ہی اور عضو بجاے خادم اور قوت
عقلیہ بجاے وزیر ناصح اور مشیر کامل کے ہی اور اشتہا اُسکے خدام کے رزق کی جستجو کرتی ہی
اور حشم مانند ایک بندۂ کمینہ مکار بدکردار کے ہی کہ اگر کوئی اسکو لاکھ نصیحت کرے
مگر اسکی نصیحت اسے زہر قاتل معلوم ہو اور ہمیشہ قوت عقلیہ سے جو وزیر ناصح ہی ہمیشہ مین
منازعت کرتی ہی اور دماغ مین قوت محسوسہ بجاے پیغامبر کے ہی جو خبر محسوسات کی
لیا کرتی ہی اور قوت حافظہ جسکا مقام دماغ کے آخر مین ہی خزانچی ہی اور زبان مترجم
اور حواس خمسہ جاسوس جو کہ ہر ایک طرف تعین ہین مثلاً آنکھ رنگ کی طرف اور کان
آواز پر اسطرح ہر ایک اپنی اپنی خدمت کا ماجرا خیال کو سناتے ہین اور خیال اسکو خزانچی کی
تحویل مین دیتا ہی تاکہ نفس جن خزون کی احتیاج دیکھے اسکی تدبیر مین مصروف ہو واسطے
انتظام مملکت اپنی کے سبحان من اظهر على الانسان نعمته ظاهرة وباطنة یعنے پاک ہی وہ خدا
جسنے نعمت ظاہرہ و باطنہ انسان کو مرحمت فرمائی نفس ہمیشہ کے واسطے ہی مگر ایک حال سے
دوسری حالت مین جاتا ہی جیسا کہ کبھی باپ کی پشت مین ہی اور کبھی مادر کے شکم مین حضرت
امیرالمومنین جناب علی مشکلکشا علیہ السلام نے اپنے خطبہ مین فرمایا ہی کہ اے لوگو حق تعالیٰ نے تمکو ہمیشہ کے
واسطے پیدا فرمایا ہی یعنے ہمیشہ رہوگے مگر ایک گھر سے دوسرے گھر کو انتقال ضروری ہی یعنے
پشت پدر سے شکم مادر مین اور وہان سے دنیا مین اور یہان سے برزخ مین اور برزخ سے
بہشت یا دوزخ کو پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم
تارة اخرى ظاہر معنی یہ ہی کہ زمین سے تمکو پیدا کیا ہمنے اور اسمین تمکو لیجائینگے اور اسی سے پھر تمکو
نکالینگے شیخ رئیس نے در باب تعلق نفس کے ساتھ بدن کے اور جدا ہونے روح کے
بدن سے ابیات عربیہ کہے ہین اور وہ اس مقام پر بجنسہ لکھے جاتے ہین لیکن چونکہ ترجمہ لفظی ان
ابیات کا بیکار اور بیموقع ہی اسوجہ سے نہین لکھا گیا مگر خلاصہ ان سب کا یہ ہی کہ روح درجہ علی سے
اتر کے عالم اسفل مین آئی کہ اسکی عزت و توقیر ہوگی یہان آکے قید بدن مین پھنسی اب چاہتی ہی کہ
مین اپنے مقام کو سفر کرون اور بدن نہین چاہتا ہی کہ وہ اس سے جدا ہو اور جب وہ ارادہ
جانیکا کرتی ہی تو وہ بسبب محبت کے درد فراق مین روتا ہی لیکن جب وقت ناگزیر آویگا تو کسی کا
بس نہ چلیگا اور کوئی روک نہ سکیگا اور سب دنیا کے مزے بیکار رہجائینگے اور کوئی عیش دنیا کا

ہمراہ نہ جائیگا اور کسی کی محبت کام نہ آئیگی **ابیات** هبطت اليك من المحل الارفع ؛ ورقاء ذات تعزز وترفع ؛ محجوبة عن كل مقلة ناظر ؛ وهي التي سفرت ولم يترفع ؛ وصلت على كره اليك وربما ؛ كرهت فراقك وهي ذات تفجع ؛ الفت وما سكنت فلما استانست ؛ الفت تجاورها الخراب لم تقنع ؛ حتى اذا اتصلت بها هبوطها ؛ من مبرم كرها بذات الاجرع ؛ علقت بها ماء النقيل فاصبحت ؛ بين العالم والطول الخضع ؛ تبكي اذ ذكرت عهود بالحمى ؛ بمدامع تهمي ولما يقطع ؛ اذ اعاقها شرك الكثيف وصدها ؛ فقصرن الاوج السريع المرتع ؛ حتى اذا قرب المسير الى الحمى ؛ وبالرحيل الى الفضاء الاوسع وعدت مفارقة لكل تحلف ؛ عنها حليف الترب غير مشيع ؛ تتجعت وتكاشف الغطاء فابصرت ؛ ما ليس مدرك بالعيون الهجع ؛ وعدت تغرفوق وزوة شاهق ؛ والعلم يرفع كل من لم يرفع ؛ فالاي شيء اهبطت من شاهق ؛ سام الى قعر الحضيض الاوضع ؛ ان كان اهبطها الاله لحكمة ؛ طويت عن القر اللبيب الاروع ؛ فهبوطها ان كان ضربة لازب ؛ لتكون سامعة بما لم تسمع ؛ وتكون عالية بكل حقيقة ؛ في العالمين وحرفها لم يرفع ؛ وهي التي قطع الزمان طريقها ؛ حتى لقد عربت بغير المطلع ؛ فانها يروق نالف بالحمى ؛ نم الطفي فكانه لم يلمع ؛ کہتے ہین کہ ان نفوس کا اس عالم جسمانی اور اسکے متعلقات مین قید ہونا ایسا ہی جیسے کہ کوئی حکیم کسی شہر مین کسی فاجرہ عورت کے عشق مین مبتلا ہو اور وہ بدکارہ اکثر اس بیچارے حکیم کو خورد ونوش اور پوشش کے مطالبہ سے ایذا پہونچاے اور حکیم بسبب اسکے عشق کے اسکی اطاعت کی محنت اپنے اوپر اختیار کرے اور اپنے اصلاح اور اپنے شہ کے دوست آشنا ونازونعم کو بھول جاے اور بجز اسکی رضامندی کے اور کوئی کام نہ کرے اور اسکے دردمفارقت کی برداشت اور تحمل نہ کرسکے بلکہ یہ سمجھے کہ اگر اسکی اطاعت نہ کرونگا اور یہ مجھسے خفا ہوجائیگی تو مین مرجاؤنگا پس اسی طرح سے دنیا کا حال ہو کہ شخص اسکے عشق مین گرفتار ہو پوشیدہ نہ رہے کہ نفوس جو ہر روحانی ہین اور کبھی یہ کھانے پینے جماع کرنے کی آرزو نہین رکھتے ہین برخلاف اسکے بدن ہمیشہ ادھر متوجہ رہتا ہو نفس جب تک کہ بدن کی ہمراہی مین رہتا ہو ہمیشہ اندوہناک رہتا ہو اور اس بدن کی اصلاح مین سختی کا تحمل کرتا ہو اور کارہاے شاقہ مین واسطے تحصیل مال واسباب دنیوی کے کوشش کرتا ہو اور جب بدن سے جدا ہوجاتا ہو آسائش پاتا ہو جیساکہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہو کہ ایک حکیم فاجرہ کے عشق مین مبتلا ہوا اب اسکو راحت بجز اسکی مہاجرت اور ترک عشق کے ممکن نہین ہو **نظر دوسری اخلاق انسان مین** نفس کے واسطے خلق ایک ہیئت راسخہ ہو جس سے نہایت آسانی کے ساتھ بے فکر واندیشہ افعال صادر ہوتے ہین اور خلق کی تعریف مین واسطے قید رسوخ داخل کیا گیا ہو

کہ جس کسی سے مال کی بخشش کسی وجہ عارضی سے صادر ہو تو ہرگز نہین کہینگے کہ اسکی سخاوت
خلقی ہو جب تک کہ اسکے نفس مین ثابت اور راسخ نہو اور افعال بہ آسانی صادر ہونے کی قید
اسوجہ سے لگائی گئی ہو کہ اگر کوئی تکلیف پہونچنے سے اپنا رمال کرے یا غصہ کے وقت کسی
اندیشہ کی وجہ سے خاموش ہو رہے تو نہین کہہ سکتے کہ اسکی خلقی سخاوت ہو یا حلم ہے پس
اگر وہ ہیئت ایسی ہو کہ اسکے عمدہ افعال از روے شرع اور عقل کے صادر ہون اسکو خلق نیک
کہینگے بہ کیف خلق خواہ بد ہو خواہ نیک کبھی تو ذاتی ہو یعنے بے اسکے حاصل کرنے کے
انسان مین پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی اکتسابی کہ وہ اپنے کو افعال نیک پر عادی کرے اور
اسپر آدمی کو اختیار ہے کہ اگر نیک خلق نہو تو اپنے نفس کے واسطے محنت گوارا کرکے اسکی تحصیل کرے
اخلاق کا فائدہ دنیا اور عقبیٰ مین بڑا ہے روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انقل ما یوضع
فی المیزان الخلق الحسن جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بھاری زیادہ اشیا کا جو میزان حساب مین رکھینگے خلق نیک ہوگا عبداللہ بن سمرہ نے کہا ہے کہ
ایک مرتبہ ہم پیغمبر خدا کے پاس حاضر ہوے حضرت نے فرمایا فی رایت البارحۃ عجیبا رایت رجلا
من امتی جاثیا علی رکبتیہ وبینہ وبین اللہ حجاب فجاء حسن خلقہ وادخلہ علی اللہ یعنے مین نے
کل شب کو یہ خواب دیکھا ہے کہ ایک مرد ہماری امت سے اپنے گھٹنون کے بل پڑا ہوا ہے اور اسکے اور خدا تعالے
کے درمیان ہم ایک حجاب ہے پس اسکے خلق نیک نے آکر اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکو اللہ کے پاس پہونچایا غرض اس سے یہ ہے
کہ جو کوئی اکثر فضائل کو جمع کرے وہ شخص اسکے شایان ہے کہ بادشاہ کے روبرو حاضر ہو اور خلائق اسکے پیرو بنین
اور برخلاف اسکے جو افعال قبیحہ اپنے مین جمع کرے وہ مردود ہو کہ شیطان ہو پس جیسا کہ صاحب فضائل سے
اتفاق اکثر لازم ہوا اسی طرح صاحب ضلالت سے پرہیز کرنا واجب ہے پس اسی وجہ سے مین نے
اخلاق کو بیان کیا تا ہر شخص اسکا فائدہ اٹھائے **نظر تیسری لطفہ سے آدمی کا**
پیدا ہونا عمدہ چیز آدمی مین عفت ہے یعنی اسکے اپنے تئین نگاہ رکھنا ممنوعات
شرع سے ہین مجامعت اور خورد و نوش سے اہل عفت پر کلام مجید مین مکرر آفرین ہوئی ہے
ازانجملہ یہ آیت فیض اشاعت ہے والذین ہم لفروجہم حافظون یعنے جنتی وہ لوگ ہین کہ جو اپنی
شرمگاہون کو حرام سے بچاتے ہین **حکایت** ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جوان نہایت خوبصورت
بزاز پیشہ تھے ایک روز کسی بادشاہزادی کی نگاہ اُنپر جو پڑی وہ عاشق ہوگئی کپڑے کی خریداری کے
حیلہ سے طلب کیا جب محل مین پہونچے اُسنے خواہش وصال کا اظہار کیا محمد نے جواب دیا

حاضر ہوں مگر مجکو پائخانہ کی حاجت ہو پس پائخانہ جاکے دہان کے غلیظ کو اپنے منہ اور تمام
بدن مین ملکر شہزادی کے روبرو آئے اُسنے اُنکو اس حالت مین دیکھکر گریز کیا اور کہا کہ یہ آدمی
دیوانہ ہو اسکو میرے محل سے نکال دو پس اُنھون نے اس حیلہ سے نجات پائی اور اسکی
عوض مین حق تعالیٰ نے اُنکو علم اور ورع اور تاویل خواب کی عطا فرمائی اور اُنکا حال مثل حضرت
یوسف علیہ السلام کے ہوگیا منجملہ اُن اخلاق کے سخاوت ہو یعنے جو کچھ اپنی
ملکیت مین ہو اُسکا صرف کرنا اپنے محتاج ہمجنسون مین ایسی سخاوت اصل سخاوت ہو
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت ہو کہ حضرتؐ نے چند نفر بنی النضیر کے قید مین
گرفتار کیے تھے ایک شخص کو علیحدہ کرکے باقی کی گردن مارنے کو حکم فرمایا اسوقت جناب
امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پروردگار واحد ہو اور قصور ایک سا پس اس
شخص کی رہائی کس طریق پر جائز ٹھہری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس
حکم خدا لائے کہ اس شخص کو بسبب اُسکی سخاوت کے اللہ تعالیٰ نے عفو فرمایا ہو اور یہ بھی مشہور ہو
کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ سامری کو قتل نہ کیجیو کیونکہ وہ
سخی ہو عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب کی حکایت ہو کہ اُنکو جناب امام حسن اور امام حسین
علیہما السلام نے مال کے اسراف کرنے سے منع فرمایا عبداللہ نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ نے
مجھپر فضل واحسان کیا ہو اور مین نے فضل واحسان اُسکے بندون پر کرنے کی عادت اختیار کی ہو
پس ڈرتا ہون کہ اگر اپنی عادت قطع کرون کہین حق تعالیٰ بھی اپنا فضل واحسان مجھسے قطع نہ فرمائے
اُنکی سخاوت کی یہ حکایت ہو کہ عبدالرحمن بن ابی عمار کسی کنیزک پر فریفتہ ہوا اور عشق اُسکا مشہور رہوا
یہان تک کہ طاؤس اور مجاہد اور عطا نے اُسکے پاس جاکر ملامت فرمائی مگر اُسنے عذر مین یہ شعر
پڑھا اور عشق سے ہاتھ نہ اُٹھایا ؎ یلومونی فیک اقوام اجالسهم ۞ ولا ابالی اطال اللوم ام وقعا
یعنے تم لوگ مجھے ملامت کرتے ہو اور مجکو بسبب عشق کے کچھ ملامت کی پروا نہین ہو واضح ہو
کہ عبدالرحمن کو بسبب تنگدستی کے اُس کنیزک پر دسترس نہ تھا پس اس عشق کی عبداللہ نے
بھی جسوقت عازم حج تھے خبر پائی اور وہ اُس کنیزک کو چالیس ہزار درم کو خرید کرکے حج کو چلے گئے
جب وہان سے واپس آئے اُس کنیزک کو زر وزیور سے آراستہ فرماکر جسوقت کہ عبدالرحمن
اُنکی ملاقات کو آئے بعد دریافت حقیقت عشق کنیزک کو اُنکے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ تیری امانت ہی
اور مین نے فقط تمھارے واسطے اس کنیزک کو خرید کیا ہو اب یہ تمکو مبارک ہو اور تم اُسے لیجاؤ

اور قسم ہی خدا کی کہ مین نے اس سے نزدیکی نہین کی بعد اسکے ایک ہزار درم نقد بھی اسکے مکان پر بھجوا دیا عبدالرحمن نہایت مسرت سے گریہ کر کے کہنے لگا کہ اہل بیت حق تعالی نے آپ لوگون کو ایسے شرف سے معزز فرمایا ہی جو کسی دوسرے فرد بشر مین ممکن نہین حکایت ابن دارہ نامے کوئی شخص عدی بن حاتم کے پاس جاکر کہنے لگا کہ مین تیری مداحی کرتا ہون یہ سنکر عدی نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جا ہم اپنا مال تجھکو دینگے اسوقت اسکے موافق میری مدح کیجیو کیونکہ مجھکو ناگوار ہی کہ میری مدح کا صلہ نہ دیا جاوے پس ہزار گوسپند اور ہزار درم اور تین غلام اور تین لونڈیان عطا فرمائین اور دارہ نے مداحی مین یہ شعر پڑھا ؎ ابوك جواد یشق غباره ٭ وانت جواد لست تعذر بالعلل ٭ فان فعلوا اشرف فعلك ذا تقی ٭ وان فعلوا خیرا فمثلك من فعل ٭ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ باپ تیرا سخی تھا اور تو اس سے بھی زیادہ سخی ہی پس مثل تمہارے سخاوت مین کوئی شخص نہین ہی پس عدی نے فرمایا کہ اب زیادہ معاف کیجیے کیونکہ مال میرا اس سے زیادہ مدح کی لیاقت نہین رکھتا ہی حکایت حاتم ایک قیدیون کی جماعت مین گذرا جسمین ایک قیدی اسکو پہچانتا تھا اسنے حاتم کی طرف پناہ چاہی حاتم نے اس جماعت سے التماس کیا کہ اس قیدی کو قرض پر فروخت کرتے ہوا نھون نے کہا کہ نہین مگر نقد قیمت پر البتہ فروخت کرینگے حاتم اسوقت اسکو رہا کر کے اسکے قائم مقام خود قید ہو کر بیٹھا اور جب اپنے مکان سے روپیہ منگا کر داخل کر دیا تب اپنے گھر آیا گھر مین جو آیا تو لڑکون کو ایک کتیا کو مارنے اور ایذا دینے مین مصروف پایا انکو منع فرمایا اور کہا کہ ای عزیزو یہ کتیا ایسی خو رکھتی ہی جسکی ہم تعریف کرتے ہین یعنے تاریکی شب مین مہمان کے مقدم سے آگاہ کرتی ہی جسوقت کہ فروزندۂ آتش یعنے دربان ہمارا سوتا ہوتا ہی حکایت کسی وقت مین یزید بن مہلب حجاز کے محبس مین تھا حجاج اس محبوس سے روزانہ دس ہزار درم جرمانہ لیا کرتا تھا ایک روز فرزدق نامے شاعر نے اس بیچارہ محبوس کی مدح مین اشعار آکر سنائے یزید نے کہا کہ تم میری مدح کرتے ہو اور ہم اس حالت مین قید ہین فرزدق نے جواب دیا مجھے آپ کے سوا کوئی سخی نظر نہین آتا ہی پس یزید نے اپنے غلام سے کہا کہ دس ہزار درم آج اسکو دیدے آج حجاج کی مین سختی اٹھاؤنگا اسی وجہ سے ہشام بن حسان کا کلام تھا کہ یزید بن مہلب کی کشتی سخاوت قید مین بھی روان ہتی ہی حکایت جن دنون مین کہ معن بن زائدہ عراق کا حاکم تھا اور بصرہ مین مقیم تھا ایک شاعر

حاضر ہوکر چاہتا تھا کہ دربار مین بار پائے مگر معذور رہا کیونکہ معن باغ مین دریا کنارے
سیر مین مصروف تھا پس شاعر نے ایک عربی شعر اسکی تعریف مین لکڑی پر لکھکر نہر مین ڈال دیا
اور وہ لکڑی بہتے بہتے حاکم کی نظر سے گذری اور اسکو طلب فرماکر ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ اسکا
مصنف کون ہی قابل اسکے ہو کہ دس توڑہ اسکو انعام دیے جاوین اس روز اُس تختہ کو
اپنے بالین پر رکھ کر سو گیا دم سحر بیدار ہوکر اُس شعر کو ملاحظہ فرمایا اور شاعر کو
طلب فرماکر ایک ہزار درم اور دلوائے تیسرے روز پھر طلب کیا لوگون نے عرض کیا
کہ وہ سفر کر گیا معن نے فرمایا کہ سزاوار ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اپنا کل مال اسکو عطا کرون اور وہ
شعر یہ تھا ؎ انت جواد معن ناج معنا لحاجتی ٭ فما لی الی معن سواک شفیع یعنے تو ایسا
سخی ہی تیرے سوا اور کوئی ہمارا خبر گیران نہین ہی اور نہ کوئی ہماری حاجت کا روا کرنے والا ہی
معن ہی نقل ہی کہ ایک مرتبہ منصور بااللہ نے غصہ ہوکر مجھے تردد مین ڈالا یہان تک کہ مین ناچار
ہوکر ایک گدڑی پہنکے اونٹ پر سوار ہوکر جنگل کو نکل بھاگا اور نگہبانون کی نظر سے پوشیدہ ہوگیا
اُسوقت ایک حبشی شمشیر بکف نے میرے اونٹ کے پاس آکر مہار پکڑلی اور اونٹ کو بٹھایا
مین نے اُس سے کہا کہ تجھے اس تعرض سے کیا فائدہ ہوا اُسنے کہا کہ تجھلو امیرالمومنین منصور باللہ نے
طلب فرمایا ہی مین نے جواب دیا کہ میری کیا ہستی ہی کہ مجھے امیرالمومنین منصور باللہ
یاد فرمائین اُسنے جواب دیا کہ تو معن زائدہ کا بیٹا ہی مین نے کہا کہ خدا سے ڈر مین
کہان اور معن کہان ناحق کسی بندۂ خدا پر بہتان نہ کر اُسنے کہا کہ یہ حیلہ بیہودہ ہم تجھے
خوب طرح سے جانتے ہین اُسوقت مین نے کہا کہ اگر فی الحقیقت ایسا ہی تو یہ گوہر
مجھسے لے کہ جسکی قیمت خلیفہ کے انعام سے جو میری گرفتاری کی عوض مین تجھے دیگا
دونی ہوگی اور میری خونریزی سے درگذر اُسنے کہا کہ وہ گوہر کہان ہی مین نے دکھلادیا
اُسوقت اُسنے کہا کہ درحقیقت قیمت اُسکی زیادہ ہی مگر ہرگز نہ لونگا جب تک تم مجھے ایک بات کا
جواب نہ دوگے مین نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری بخشش کی بڑی تعریف
سُنی ہی پس یہ بتاؤ کہ کبھی آپ نے سارا مال اپنا کسی کو عطا فرمایا ہی مین نے جواب دیا نہین
اُسنے کہا کہ آدھا مال دیا ہی مین نے کہا نہین اُسنے کہا کہ چوتھائی مال دیا ہی مین نے کہا نہین
اُسنے کہا پانچوان حصہ دیا ہی مین نے کہا نہین اُسنے کہا دسوان حصہ کبھی خیرات کیا ہی اُسوقت
مین نے کہا البتہ شاید ایسی حرکت ہوگئی ہوگی تب اُسنے کہا کہ مین نے ہمیشہ ایسا فعل کیا ہی

اور مین وہ شخص ہون جسے اللہ تعالیٰ نے بیس دینار روزی کیے ہین اور اس گوہر کی قیمت
ایک ہزار دینار ہین اسے تجکو دیتا ہون تاکہ تجھے معلوم ہو کہ دنیا مین مجھسے بھی زیادہ بخودو بخشش والے
موجود ہین پس اُنسے وہ گوہر مجھے واپس دیکر مہار چھوڑ دی مین نے کہا کہ یہ اپنا گوہر لے کیونکہ
مجھے اسکی پروا نہین ہی اُسنے کہا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ مجھے ہی مقام پر دروغ گو ٹھہرائے اب ہرگز اسکو
نہ لونگا یہ کہکر چلا گیا جب مجھے خوف سے رہائی ملی اور چین سے آکر رہنے لگا ہر چند اسکی جستجو
بطمع انعام بھی کرائی مگر پتا نہ لگا **منجملہ اُنکے قناعت ہی** یعنے ضبط کرنا قوت کا
ایسی چیز کے اشتغال سے جو مقدار کفایت سے زیادہ ہو اور حرص نہونا ان چیزون پر جو اسکے
پاس نہون حدیث نبوی مین آیا ہی القناعۃ کنز لا یفنی یعنے گنج قناعت کبھی فانی نہوگا
داؤد طائی کی حکایت ہی کہ انھون نے اپنے والد کے ترکہ مین بیس دینار پائے اور اُنکو
دس برس کے نان ونفقہ مین بتدریج صرف کیا **منجملہ اُنکے پھر شجاعت ہی**
یعنے اقدام کرنا واجب الاقدام پر جس سے کہ اپنے نفس کے مکارہ کو دفع کرتے ہین اور یہ شجاعت
درمیان جبن اور تہور کے متوسط ہی جبن نامردی کو کہتے ہین اور تہور بیفائدہ جان دینے کو کہتے ہین
حکایت عمرو بن العاص نے معاویہؓ سے کہا کہ کبھی مین تجکو مرد پاتا ہون اور کبھی نامرد
پس تو اپنی دلیری اور نامردی سے خبر دے انھون نے جواب دیا کہ بروقت
امکان فرصت وقت کے دلیر ہون اور بخلاف اسکے ہراسان اور نامرد حکایت
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ہر فرد دم سحر کل کر جنگ صفین مین دونون صفون کے
بیچ مین کھڑے ہوکر فرماتے تھے کہ ای معاویہ کب تک بندگان خدا کا ناحق خون کریگا تو خود
میرے روبرو آکر گرم جنگ ہو تاکہ جو غالب ہو اسکی حکومت رہے لیکن معاویہ بسبب خوف کے
سامنے نہ آتا تھا حکایت جنگ صفین مین ابن الاعرابی موجود تھا وہ روایت کرتا ہی
کہ جسوقت حضرت عباس بن ربیعہ بتمام مسلح ہوکر شمشیر در دست سر میدان واسطے کارزار کے
آئے ناگاہ اہل شام کی طرف سے عرار بن ادہم نے پکارا کہ ای عباس مجھسے مقابل ہو
عباس نے فرمایا کہ ای عرار نیچے اتر معلوم ہوا زندگی سے ناامید ہوا ہی پس دونون مقابل
ہوے گھوڑے کی باگین چھوڑکر شمشیر زنی پر آمادہ ہوے مگر کسی کا وار کام نہ کرتا تھا کیونکہ
طرفین کے بدن مین زرہ تھی تا آنکہ عباس نے عرار کی زرہ مین ہاتھ ڈال کر زرہ کو پھاڑ ڈالا
بعد اسکے تلوار جو ماری کاری پڑی اور پہلوے سینہ مجروح ہوا عرار سرنگون گرا لوگون نے

تکبیر کا شور اٹھایا پس عباس پھر اُن لوگون پر جھپٹے ناگاہ کسی نے پکار کر یہ آیہ پڑھا قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مؤمنین حضرت علیؑ نے لوگون سے پوچھا کہ ہماری طرف سے کون ہمارے اعدا سے مبارز ہی لوگون نے عرض کیا عباسؓ بن ربیعہ حضرت نے عباس کو فرمایا کہ ہمنے تمھین نہین منع کیا تھا کیون لڑتے ہو عباسؓ نے جواب دیا کہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ دشمن ہمارا مبارز طلب کرے اور ہم جواب نہ دین امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دشمن کے جواب دینے سے اپنے امام کا حکم ماننا بہتر ہی اُدھر معاویہ کو سخت رنج ہوا کہ عرار سا جرار کب پیدا ہو سکتا ہی پس عباس کے قاتل کے واسطے ایک سو اوقیہ طلا و نقرہ دینے کا وعدہ کیا اُسوقت دو شخصون نے منافقون سے سر میدان آنکر حضرت عباسؓ کو پکارا حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض حال کیا جناب امیر عباسؓ کے گھوڑے پر سوار ہوے اور انھین کے ہتھیار ہاتھ مین لیکر مقابل ہوے دشمنون کو کچھ بھی علم نہوا اور مارے گئے بعد ازان حضرت نے عباسؓ سے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی تمھین طلب کرے ہلو مطلع کیجیو جب یہ خبر معویہ کو پہونچی نہایت پریشان ہو کے کہنے لگے فیہ اللہ للحاج مارکتہ الاخرات یعنے خدا کے نزدیک لڑائی ایک بُری چیز ہی جو شخص لڑنے جائیگا وہ بے نصرت ہوگا منجملہ اُنکے **صبر** ہی یعنے قوت نفس کو ضبط فرمانا اور اشیاے مقہورہ سے باز رکھنا **حکایت** عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے پیر مین ایک عارضہ پیدا ہوا لوگون نے صلاح دی کہ اس پانون کو کٹوا ڈالو نہین تو تمام بدن سڑ جائیگا پس جراح نے آکر پانون کاٹا اور یہ تسبیح خدا مین مشغول تھے ذرا فریاد نہ کی اور اُسی وقت اُنکا ایک بیٹا کوٹھے پر سے گر کے مر گیا اُنھون نے کچھ اعتنا نہین کی لوگون نے دونون حادثون کی تعزیت کی اُنھون نے بکمال تحمل فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا حکم خدا پر راضی رہنا چاہیے اگر ایک عضو کا گیا دوسرا عضو موجود ہی اور اگر ایک بیٹا مر گیا دوسرا لڑکا سلامت ہی منجملہ اُنکے **حلم** ہی یعنے قضاے حاجت مین شتابی نہ کرنا اور غصہ کو فرو کرنا حق تعالی فرماتا ہی للکاظمین الغیظ والعافین عن الناس یعنے کیا اچھے وہ لوگ ہین جو غصہ کو کھاتے ہین اور جرم لوگون کا معاف کرتے ہین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن جب ساری خلق جمع ہو جائیگی منادی ہوگی کہ صاحبان فضل کدھر ہین پس وہ علیحدہ ہو کر بہشت کو روانہ ہونگے اُسوقت فرشتے اُنسے دریافت کرینگے کہ تم لوگون نے کیا فضل کیا ہی وہ جواب دینگے کہ ہمپر جب کوئی

ظلم کرتا تھا تو نے صبر کیا ہو اور جو ہماری جانب بدی کرتا تھا اسکو ہم عفو کرتے تھے پس ملائک
اسکو بہشت مین پہونچاوینگے **حکایت** حضرت عیسی علیہ السلام گروہ جہود کی طرف گذرے
انھون نے حضرت کو کچھ بُرا کہا حضرت نے اسکے عوض اچھا کلمہ فرمایا لوگون نے آپسے
پوچھا کہ کیون حضرت جہودون نے آپ کو بد کہا اور آپ نے نیک کیا وجہ ہی حضرت نے فرمایا
جسکو جسقدر مایہ ہی وہ اسی کو خرچ کرسکتا ہی **حکایت** کسی نے ابن عباس کو گالی دی آپنے
فرمایا کہ شاید اسکو کوئی حاجت ہی اسے برلا یا چاہیے یہ سُنکر اُسنے سر جھکا لیا اور شرمندہ ہوا
حکایت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے کسی شخص کو دیکھا جو آپ کو برائی سے
یاد کر رہا تھا پس آپ کے غلامون نے چاہا کہ اسکو آزار دین آپ نے منع فرمایا اور
خود اسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ میری برائیان اس سے زیادہ ہین کہ جسقدر تو بیان کرتا ہی
اگر تجھے دریافت کرنا منظور ہو بیان کرون وہ شخص اس کلام لطف انضمام سے شرمندہ
ہوکر خاموش ہوا حضرت نے اپنی قبا اسے اڑھا کر غلام کو حکم دیا کہ ایک ہزار درم اسکو دے
پس وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا کہ بیشک یہ شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد مین سے ہی اور یہ بھی
روایت کرتے ہین کہ کسی نے حضرت زین العابدین علیہ السلام کو برا کہا آپ نے اسکو فرمایا
کہ اے شخص تو اس سے زیادہ میرے عیوب ہین پس مجھے کچھ خوف نہین شاید تیری ہدایت سے انھین
ترک کردون **حکایت** ایک شخص نے شعبی کو گالی دی شعبی نے جواب دیا جیسا کہ تو نے کہا
اگر مین ویسا نہین ہون تو خدا مجھکو عفو فرمائے **حکایت** ایک شخص نے اقلیدس سے کہا کہ
جب تک یہ اسر تن سے ملحدہ نہو مجھے آرام نہین ہی اقلیدس نے درجواب کہا کہ جب تک تیرا
یہ غصہ تیرے دل سے باہر نہو تب تک مجھے بھی آرام نہین **حکایت** احنف نے جسکے
حلم کے لوگ متقر ہین فرمایا کہ مین نے حاتم کو عاصم المنقری سے سیکھا ہی کہ ایک روز مین نے
قیس بن عاصم المنقری کو دیکھا کہ اپنے گھر مین شمشیر حمائل کیے بیٹھا ہوا جماعت مین حدیث
بیان کر رہا تھا ناگاہ کچھ لوگ ایک شخص کی مشکین باندھے ہوئے اور ایک مرد کی لاش کو روبرو
لاکر ملتمس ہوئے کہ یہ تیرا لڑکا ہی جو مارا گیا اور یہ تیرا بھتیجا ہی جو دست بستہ کھڑا ہی پس قیس نے
اپنے بھتیجے کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے پسر تو اپنے خدا کا گنہگار ہوا یہ کہکر دوسرے اپنے
لڑکے سے فرمایا کہ اسکے ہاتھ کھولدے اور اپنے بھائی کی لاش کو دفن کر اور اپنی والدہ کی
خدمت مین ایک سو ہمار شتر پہونچا دے کہ یہ خون بہا اسکے بیٹے کا ہی از انجملہ کرم ہی یہ ہی اس شخص کے

ساتھ احسان کرنا جسنے بدی کی ہو حکایت جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام ہر صبح کو جنگ
صفین مین درمیان ہر دو صف کے برآمد ہوتے اور کھڑے رہتے اور یہ آواز فرماتے تھے کہ
اے معاویہ بندگان خدا کو کب تک ہلاک کریگا تو خود ہمارے مقابل ہو تاکہ غالب و مغلوب کا
حال کھلجاے اور ریاست ایک طرف ہوجاے پس عمرو بن العاص سے کہا کہ حضرت نے
انصاف فرمایا ہی اس کلمہ سے معاویہ نے عمرو سے کہا کہ واللہ جب تک تو مقابل نہو گا مین راضی
نہونگا پس دوسری صبح کو عمرو جناب مشکلکشا کے مقابلہ پر آیا اور حملہ آور ہوا حضرت نے اُسکا
حملہ رد کر کے شمشیر کا وار کرنا چاہا عمرو نے خوف سے اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا
اور کشف عورتین اپنا کر دیا حضرت نے اپنی چشم مبارک کو بند کرلیا اور گھوڑے کی باگ پھیر کے
اُسکے پاس سے ہٹ آئے ایک روز معاویہ بیٹھا تھا ناگاہ عمرو کو دیکھ کر ہنسا عمرو نے سبب
دریافت کیا معاویہ نے کہا مجھے اُس روز کا معرکہ یاد آیا جو تو نے لڑائی کے وقت حضرت امیرالمومنین کے
روبرو اپنا کشف عورتین کر کے اپنی جان بچائی لیکن یہ تو بتا کہ تجکو کیونکر یقین ہوا کہ مین اس تدبیر سے
بچ جاؤنگا اُسنے قسم کھا کے کہا کہ مین اوّل سے جانتا تھا کہ وہ حضرت نہایت کریم النفس اور
غیرت دار ہین اس تدبیر سے ضرور بچ جاؤنگا اور آخر وہی ہوا از انجملہ عفو ہی یعنے کسی کی عقوبت سے
درگذر کرنا جسکا وہ مستحق ہو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ درگذر کرنا کسی کے گناہ سے
بڑا ثواب عظیم ہی اور معاف کرنے والا دارین مین بزرگی پاتا ہی پس عفو بہتر ہی کہ حق تعالیٰ عزیز رکھتا ہی
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بندگان خدا میدان قیامت مین استادہ
ہونگے منادی ندا کریگا کہ وہ شخص علیحدہ ہون جنکا اجر خدا پر ہی تاکہ بہشت مین وہ داخل ہون
اُسوقت لوگ دریافت کرینگے کہ ایسے لوگ کون ہین جواب ملیگا کہ جن لوگون نے عفو فرمایا ہی
گناہان مردم کو پس چند ہزار آدمی اسی بزرگی کے سبب سے بلاحساب و کتاب بہشت
مین چلے جاوینگے حکایت کہتے ہین کہ ایک چور عمار بن یاسر کے خیمہ مین گھسا اور چوری کی
لوگون نے عمار سے کہا کہ چوری کی سزا مین اسکے ہاتھ کاٹنا چاہیے آپ نے جواب دیا کہ ہم معاف
کرتے ہین شاید کہ حق تعالیٰ ہمکو بھی معاف فرمائے از انجملہ رجب الذرع ہی یعنے فراخ دست
پس جسوقت سخت معرکہ درپیش ہو اپنی دلیری ظاہر کرے اور گھبرائے نہین بلکہ جو مقتضاے عقل ہو
اُسپر عمل کرے حکایت کہتے ہین کہ حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام یزید بن معاویہ
کی عیادت کے واسطے تشریف لے گئے جب اُسکے دروازہ پر پہونچے یزید نے شیطنت کی راہ سے

اپنے اظہار دلیری کے واسطے یہ شعر ابی ذویب ہزلی شاعر کا پڑھا شعر وتجلدی للشامتین ارید بہ
الی الریب الدھر الاتضعضع حاصل اُسکا یہ ہو کہ بسبب مکر زمانہ کے جب مین بُرے لوگون کو دیکھتا ہون
تو جوانمردی اور دلیری میری بُرمجاتی ہو حضرت نے اُسکے جواب مین اُسی شاعر کا شعر پڑھا شعر
واذا المنیۃ انشبت اظفارھا الفیت کل تمیمۃ لا تنفع حاصل اُسکا یہ ہو کہ جب ہم جان لیتے ہین کہ موت
ہماری آپہونچی اُسوقت ہم تعویذ ہاے عافیت کھول ڈالتے ہین یعنے ہم اپنی موت کو اپنے سے
جدا نہین سمجھتے اور جب ہم اپنی زندگی سے سیر ہین اور سربکف ہین تو تیری جوانمردی اور دلیری سے
ہمکو کچھ خوف نہین ہوا از انجملہ اسبال ستر ہی یعنے قوت سخن کو اظہار ہونے سے پردہ مین
رکھنا درحالیکہ اُسکے اظہار سے کسی کی مضرت ہو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہو کہ اگر کوئی اپنے ابناے جنس کے عیوب پر آگاہ ہو جاے تو اُسکو پوشیدہ کرے
تاکہ بہشت پاے حکایت کہتے ہین کہ جسوقت حضرت یعقوب علیہ السلام کے وفات کے
تھوڑے دن رہے اپنے لڑکون کو وصیت فرمائی کہ لوگون کی عیب پوشی کیجیو اور یہ بھی فرمایا
کہ اے عزیزو ہمنے اپنی مدت العمر مین جس چیز مین زیادہ خوبی دیکھی اُسکو بیان کیا اور جو
بُری بات دیکھی اُسکو چھپا رکھا اور کسی پر غصہ نہین کیا خدا کی خوشنودی کے واسطے حکایت
کسی بادشاہ نے اپنے دشمن کو معرکہ مین قید کر پایا اُسکا ایک دوسرا بھائی تھا بادشاہ نے
چاہا کہ وہ بھی آجاوے تو بہتر ہو پس اُس قیدی سے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کو اس مضمون سے
خط لکھو کہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو کہ یہان میری بُری قدر و منزلت ہوئی تم بھی چلے آؤ
لاجرم اُس مقید بیچارہ نے اس مضمون کا خط لکھا مگر آخر خط مین لفظ انشاء اللہ تحریر کر دیا اور
انشاء اللہ کے نون پر تشدید لگا دیا جب یہ خط اُسکے بھائی کے پاس پہونچا اور اُسکی نظر سے
انشاء اللہ کا نون مشدد گذرا نہایت متعجب ہوا کہ یہ کچھ بھید ہو آخر سمجھا کہ اِسکے معنی یہ ہین کہ
ان الملاء یاتمرون بک لیقتلوک یعنے بتحقیق کہ سردار مشورہ کرتے ہین واسطے تیرے
تاکہ تجھے قتل کرین از انجملہ صدق ہی یعنے دل سے زبان کا موافق ہونا کہتے ہین کہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اول سال فرمایا کہ سچائی کو دوست رکھو کیونکہ راستی اور نیکوئی دونون بہشت مین جاوینگی
حکایت کہتے ہین کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اپنے صومعہ کے دروازہ پر کھڑے تھے ناگاہ
ایک شخص بھاگتا ہوا آیا اور اُسنے کہا کہ اے شیخ مین تیری پناہ اور خدا کی پناہ مین آیا ہون پس

شیخ نے فرمایا اندر آ اور وہ اندر صومعہ کے جا چھپا تھوڑی دیر مین ایک شخص شمشیر برہنہ
شیخ کے پاس آکر اپنے مفرور کی خبر دریافت کرنے لگا شیخ نے جواب دیا کہ صومعہ کے اندر ہی اُسنے
جواب دیا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ مین اس عبادت خانہ مین اُسکو تلاش کرون اور وہ اتنی دیر مین دور
نکل جاے جب وہ یہ کہکے چلا گیا اُسوقت وہ بیچارہ جنید کے پاس آکر کہنے لگا کہ اچھا میرا پتا
دیا تھا اگر صومعہ کے اندر وہ آجاتا تو میرا خون کرڈالتا جنید نے فرمایا کہ میری راستی سے خدا
راضی ہوا کیونکر وہ شخص تجکو پاتا بلکہ میری راستی تیرے نجات کی باعث ہوئی **از انجملہ وفا ہی**
یعنے گذشتہ وعدہ پر ثابت رہنا خدا فرماتا ہی واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا یعنے عہد کو
وفا کرو کیونکہ حشر مین اُسکی پرسش ہوگی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہی کہ مومن اپنے
قول پر ثابت رہتے ہین **حکایت** کہتے ہین کہ عبداللہ بن مبارک ایک سال حج کرتے تھے
اور دوسرے سال جہاد مین شریک ہوتے تھے اُنکا قول ہی کہ ایک مرتبہ ہم جہاد کو گئے تھے
وہان پر ایک کافر نے مجھسے مبارزطلبی کی مین اُسکے مقابلہ پر آیا اور معاً اُسکے دوبرو جانے کے
نماز کا وقت آگیا مین نے اُس کافر سے نماز پڑھنے کی اجازت چاہی اُس کافر نے کہا کہ مین نے
اجازت دی پڑھ لو اور خود دور جاکر کھڑا ہوا پس جب مین نماز پڑھ چکا کافر نے اپنی نماز پڑھنے کے
واسطے مہلت مانگی اور مین نے بھی خوشی سے دی اُسوقت اُسنے آفتاب کو سجدہ کرنا شروع کیا
اُسوقت مین نے تلوار لیکر چاہا کہ اُسکو ہلاک کرون ناگاہ کسی کی آواز آئی کہ وہ کہتا ہی واوفوا بالعھد
ان العھد کان مسئولا اُسکے سنتے ہی مین نے ارادہ اپنا فسخ کیا جسوقت وہ کافر اپنی نماز سے فارغ ہوا
مجھسے دریافت کرنے لگا کہ تو نے کیا ارادہ کیا تھا اور کیون باز رہا مین نے جواب دیا کہ تیرے قتل کا
ارادہ تھا مگر حکم خدا سے باز رہا یہ سنکر اُسنے کہا کہ اُس خدا نے تجھے بھی دین اسلام مین آنے کا حکم دیا ہی کیونکر
مسلمان ہوگیا **از انجملہ رحمت ہی** یعنے نرم ہونا دل کا کسی کی مصیبت دیکھکے حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو انسان کسی پر رحم نہ کرے اُسپر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہ کریگا حدیث مین آیا ہی
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے لڑکے کے پاس گذرے جسکی کمر پر پانی کی بھری ہوئی مشک تھی
اور وہ اُسکے بوجھ سے روتا تھا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے کا سبب دریافت فرمایا لڑکے نے
جواب دیا کہ بوجھ اس مشک کا بہت بھاری ہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مشک اپنے دوش اقدس پر
لیکر اُسکے ہمراہ اُسکے گھر پہونچائی وہ قوم کا یہودی تھا اُسکے باپ نے لڑکے سے دریافت کیا کہ یہ دوسرا شخص وارد
کون ہی اُسنے سب ماجرا بیان کیا یہودی نے باہر نکل کر آپکو دیکھا اور پہچانا اور کہا کہ یہ مہر و شفقت مخصوص پیغمبران ہی

یہ کہکر مسلمان ہوا **حکایت** ابراہیم بن ادہم نے کعبۂ شریف مین کسی شیخ کی زبانی سنا کہ بنی اسرائیل کے قبیلہ مین کسی شخص نے اپنی والدہ کی تعظیم کے واسطے ایک بچھڑا ذبح کیا اُسکا ہاتھ خشک ہوگیا آخر کسی وقت اُسکی نگاہ مین ایک جانور کا بچہ نظر آیا جو اپنے آشیانہ سے گر پڑا تھا اور تڑپ رہا تھا اُس شخص نے اُسکو اُٹھاکر اُسکے آشیانہ مین رکھ دیا اِس رحم کے عوض مین حق تعالی نے اُسکے ہاتھ کو ازسرِنو اصلی صورت پر کردیا **ازانجملہ حسن البیان ہی** یعنے ایسی عبارت سے تقریر کیجاوے جسکو سنکر لوگون کے دل خوش ہوجائین **حکایت** زیاد بن امیہ نے کسی شخص کو طلب کیا اور وہ مفرور ہوا اُسوقت اُسکا بھائی قید ہوا اُس سے ارشاد فرمایا کہ اگر اپنے بھائی کو پیدا کرتو رہائی ملے ورنہ تیری گردن ماری جائیگی اُسنے درجواب اُسکے کہا کہ اگر امیرالمومنین کی کتاب تیرے روبرو لاؤن تو رہائی پاؤنگا اُسنے کہا بیشک اُسنے عرض کی کہ کتاب خدا حاضر کرتا ہون اور اُسپر موسی اور ابراہیم علیہما السلام کی دو گواہی بھی دیتا ہون کہ اُس کتاب مین قول خدا ہے ام لم ینبا بما فی صحف موسی وابراهیم الذی وفی الا تزر وازرة وزر اخری یعنے حق تعالی فرماتا ہے کہ کیا نہین خبر دیا گیا ساتھ اُس حکم کے جو صحیفون موسی اور ابراہیم مین ہے کہ کوئی شخص بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا یعنے سزاے گناہ مین ایک دوسرے کا بدلہ نہین ہوسکتا ہے پس اِس طرح میرا کیا قصور ہے زیاد نے اُسکو رہا کردیا **حکایت** حجاج نے کسی سے فرمایا کہ تو ہمکتا ہے کہ حسنین بن علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد مین سے ہین اسپر دلیل بیان کر ورنہ تیری گردن ماری جائیگی اُس شخص نے جواب دیا کہ اگر کلام اللہ سے اُسکی تصدیق بیان کرون تو رہائی ملیگی اُسنے کہا ہان اُس شخص نے اِس آیہ کو پڑھا ومن ذریته داود وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وهرون وکذلك نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وعیسی پس اے حجاج جس طرح سے حضرت عیسیٰ بن باپ کے پیدا ہوے اور وہ پھر اولاد ابراہیم مین داخل ہوئے اسی طرح حسنین علیہما السلام بھی اپنی والدہ ماجدہ کی جہت سے اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ خدا کارہاے بزرگ کو دوست رکھتا ہے اور کارہاے حقیر کو دوست نہین رکھتا ہے پس یہ کون سا بڑا مراہم ہے جو تو مجھسے پوچھتا ہے غرض حجاج نے اُسکو رہا کیا **حکایت** ایک روز عمارہ بنت حمزہ مجلس منصور مین حاضر تھین پس کسی شخص نے کھڑے ہوکر کہا ای امیرالمومنین مین مظلوم ہون عمارہ بنت حمزہ نے میرا مال ومتاع بزور چھین لیا ہے منصور نے عمارہ سے کہا کہ تو اپنے مخالف اور مخاصم کے پاس کھڑی ہو پس عمارہ نے کہا کہ میرے

امیرالمومنین مین نے وہ مال اسکو دیدیا اگر اسکا ہی تو اسے مبارک ہو اور اگر میرا ہی
تو مین نے اسکو ہبہ کیا مین نہین چاہتی ہون کہ مین اپنے مرتبہ کو جو تیرے حضور مین ہے بخش
مال کے بیچ ڈالون اور اسکے مقابل کھڑی ہون ازانجملہ حسن العہد ہی یعنے
جن لوگون سے شناسا ہو اور جو اسکے اقربا ہون اُنکے مصالح اُمور مین متوجہ ہونا حکایت
کسی وقت مین امیرالمومنین مہدی نے کسی مفرور کوفی کی سراغ رسانی کے واسطے
ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا اور وہ کوفی معن بن زائدہ کا دوست تھا پس وہ مجرم پوشیدہ
ہوگیا آخر ایک مرتبہ کسی شخص نے اسکو دیکھ لیا اور دامن پکڑ کے امیرالمومنین کے پاس
لیچلا اتفاقاً ایک طرف سے معن بن زائدہ کی سواری آتی تھی اس مجرم نے کہا کہ
اے معن مین تیری پناہ مین آیا ہون پس معن نے اسکے گرفتار کنندہ سے کہا کہ اسکو چھوڑ دے
اُسنے کہا کہ حضرت یہ شخص امیرالمومنین کا مجرم ہی مگر معن نے نہ مانا اسکو سوار کرا کر
اپنے گھر لیگیا وہ بیچارہ واویلا کرتا ہوا مہدی کے در دولت پر جاکر کیفیت
گذشتہ کا مظہر ہوا اس دریافت حال سے مہدی نہایت غضبناک ہوا اور حکم
فرمایا کہ اسے قید کرو اور معن کو حاضر لاؤ جسوقت معن در دولت پر ہونچا اسکا سلام قبول نہ کیا
اور فرمایا کہ تو نے میرے حکم مین رخنہ ڈالا یہ سنکر معن نے عرض کیا کہ اے حضرت اس
فدوی نے آپ کے حکم ہوجب ایک روز پندرہ ہزار خراسے جنگ کی اور مدتون
مشقت کھینچتا رہا امیدوار ہون کہ ایک شخص کا جرم میری خاطر سے معاف فرمایا جاوے
اُسوقت خلیفہ نے سر برگریبان ہوکر فرمایا کہ خیر اسکا جرم معاف کیا گیا اُسوقت معن نے
خلعت کی بھی درخواست کی اور خلیفہ نے پانچ ہزار درم اُس مجرم کو دلوائے اور اُسنے
لاکر اسکو عطا کردیے ازانجملہ تواضع ہی یعنے اپنے نفس کو حقیر رکھنا اور دوسرے کے
نفس کو اپنے نفس پر فزونی دینا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تواضع بندہ کو
سربلند کرتی ہی چاہیے کہ باہمدگر تواضع کرو تاکہ حق تعالی تمکو سربلند فرمائے ابن کثیر جو
علمائے مشہورین مین ہی اسکا کلام تواضع کی فضیلت پر گواہ ہی کہ اُسنے اپنے کلام مین بڑی
فضیلت تواضع کی بیان کی ہی اسی سے اللہ نے اُس عالم کو دنیا و آخرت مین بزرگی
اور نیکنامی عطا فرمائی الحمد للہ کہ بیان اخلاق فاضلہ کا تمام ہوا اور ہر چند کہ امساک کے بیان کی
حاجت نہین ہی کیونکہ یہ خصلت مذموم ہی اور بہت لوگ اس بلا مین گرفتار ہین لیکن اس جگہ پر

چیتے لوگون کا ذکر جو شعوبہ یہ بخل پایا جاتا ہی بخل یعنے ایسی چیز کو جمع کرنا جسکا محتاج
کوئی دوسرا ہو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بخل ایک آگ کا درخت ہو
جسکی ڈالین دنیا کی طرف جھکی آتی ہین پس جو شخص اسکی ڈالون پر ہاتھ بڑھائیگا وہ آگ کا پھل
پائیگا **حکایت** کہتے ہین کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ شریف کا طواف
فرماتے تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ در کعبہ مین لٹکا کہہ رہا تھا کہ اسی خانہ پاک کی سوگند تو میرے
قصور معاف فرماوے پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا قصور کس قسم کا ہی بیان کر
اسنے جواب دیا کہ میرا جرم میرے بیان سے باہر ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تیرا گناہ بڑا ہی یا پہاڑ اسنے کہا میرا جرم بڑا ہی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ دریا سے کم ہی اسنے کہا نہین بلکہ زیادہ تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
عرش سے بھی زیادہ اسنے کہا ہان تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تیرے گناہ
بزرگ ہین یا حق تعالی اسنے کہا خدا تعالی بزرگ اور بالاتر ہی تب آپ نے حکم دیا کہ خیر اپنی
تقصیر کا اظہار کر اسنے عرض کیا کہ اے حضرت مین مالدار اور تونگر ہون مگر جو کوئی مجھسے کچھ سوال
کرتا ہی تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سائل گویا آگ کے شعلے سے مجھے ایذا پہونچاتا ہی پس حضرت نے
فرمایا کہ میرے روبرو سے ہٹ جا ایسا نہو کہ تیری آگ مجھپر اثر کرے قسم ہی اس خدا کی
جسنے مجھے پیغمبر بنایا ہی مین سچ کہتا ہون کہ اگر دو ہزار برس بھی تو مقام ابراہیم اور رکن کعبہ کے
درمیان مین گریہ وزاری اور نماز ادا کرے تو بھی جب تو مریگا آگ نصیب ہوگی تو نہین جانتا ہی
کہ بخل کفر ہی اور کافر جہنم مین داخل ہوگا **حکایت** ایک اعرابی ابن الزبیر کے پاس آیا
اور کہا کہ میرا اونٹ بیمار ہو گیا ہی آپ کوئی دوسرا اونٹ عطا فرمایئے ابن الزبیر نے جواب دیا
کہ تو اپنے اونٹ کی نگہبانی کرے اور اسکی گردن مین رسی ڈال کر صبح و شام چہل قدمی کرایا کر
پس اعرابی نے کہا کہ ہم واسطے عنایت ہونے اونٹ کے آئے تھے نہ کہ تدبیر پوچھنے
اسنے اپنے نوکرون سے کہا کہ اسے میرے دربار سے نکال دو **حکایت** کوئی اعرابی
ابن الزبیر کے پاس آکر سائل ہوا کہ مجھے کچھ عطا فرما کہ مین تمھارے دشمن سے جاکر کارزار کرون
اسنے جواب دیا کہ اچھا پہلے جاکر لڑو اگر اچھی لڑائی لڑوگے کوئی چیز دونگا اعرابی نے کہا کہ معلوم ہوا کہ
حضرت میری زندگی کے عدو ہوے ہین **حکایت** ابوالاسود دولی اپنے لڑکون کو کہا کرتا تھا کہ
ہرگز غریبون کو نہ دو کیونکہ کبھی یہ لوگ خوش نہونگے جب تک کہ تم بھی انکے مانند غریب و مفلس نہو جاوگے

پس جو مال کہ اپنے پاس موجود ہی اُسکے واسطے بخل بہتر ہی **حکایت** ایک اعرابی انھین صاحب مقدم الذکر کے پاس گیا اُسوقت اُسکے پاس طبق خرما سے تر کا رکھا ہوا تھا اور وہ کھا رہا تھا پس اعرابی نے کہا السلام علیک پس ابوالاسود نے کہا کہ یہ بات تو ہر ایک کہتا ہی پس اعرابی نے کہا کہ ہم خیمہ مین آوین انھون نے جواب دیا کہ خیمہ کے باہر طرف بہت زمین ہی اعرابی نے کہا کہ دھوپ سے میرے پاؤن جلے جاتے ہین اُسنے کہا کہ پانی چھڑک لو اعرابی نے کہا کہ ہمکو بھی خرما عنایت فرمایئے گا اُسنے جواب دیا کہ جو تیری قسمت مین ہی اُسی پر صبر کر اعرابی نے کہا تجھسے بڑھ کر کوئی لئیم دیکھنے مین نہین آیا اس اثنا مین ایک چھوہارا ابوالاسود کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا اعرابی نے اُٹھالیا اور اپنی چادر سے اُسکو جھاڑ کر صاف کیا پس ابوالاسود نے کہا کہ تو بڑا لئیم ہی کہ تو نے میرا دانۂ خرما اُٹھالیا اعرابی نے کہا کہ مجھے افسوس ہوا کہ تیرا دانۂ خرما شیطان کی خورش ہو کیونکہ گری ہوئی چیز شیطان کھاتا ہی اُسنے جواب دیا کہ واللہ ہم اس دانہ کو اپنے ہاتھ سے جبرئیل و میکائیل کو بھی نہ دیتے **حکایت** قبیلۂ بنی مروان سے ایک شیخ اپنی مجلس مین بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی اُسکے پاس آیا اُسوقت اُنکے پاس لوگون کا مجمع تھا اُسنے کہا کہ قحط سالی سے ناچار ہو کر تیرے پاس آیا ہون ورنہ میرے مال و اسباب غنیمین مین موجود ہی شیخ نے جواب دیا کہ مجھے یہ قحط سالی منظور ہی بلکہ مین بہت خوش ہون اگر آسمان اور زمین کے بیچ مین ایک تختۂ آہن حائل ہو جاوے اور ایک پانی کی بوند نہ برسے اور بلکہ تیرے ہاتھ پانون بھی کٹ جاین تاکہ تو اپنے پانون سے چل کر زمین کی گھاس بھی نہ کھا سکے پس اعرابی نے شیخ کی طرف غصہ سے نگاہ کر کے کہا کہ او تو کیا کہون مگر تجھسے بدرد شیخ پر اللہ تعالی خشمگین ہو **حکایت** موصل مین ایک مدرس تھا جو روز مرہ اپنے معمولی ظرف مین بازار سے کھانا منگوایا کرتا تھا ایک روز غلام کے ہاتھ سے وہ برتن ٹوٹ گیا خوف کے مارے وہ غلام نیا برتن مول لیکر کھانا لایا جسوقت مدرس صاحب کی نظر پڑی فرمایا کہ گو تو نے ہمارے برتن کی عوض مین نیا مول لیا مگر وہ برتن ہمارا کہنہ اور روغنی ہو گیا تھا اس نئے برتن مین ہمارے کھانے کا روغن خشک ہو جایا کریگا اسکا افسوس اسقدر ہی جسکا بیان نہین کر سکتا ہون **حکایت** کسی ظریف نے ایک بخیل سے کہا کہ کیون جی اپنی خورش مین مجھے کیون نہین شریک کرتے ہو اُسنے جواب دیا اسوجہ سے کہ تم بہت کھاتے ہو حتی کہ لقمے کے لقمے نگل جاتے ہو اور چاتے تک نہین ظریف نے کہا

کہ آپ شریک طعام کیجیے اقرار کرتا ہون کہ اب ہر لقمہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھا کرونگا

نفس ناطقہ اور نفوس مختلفۂ انسانی کے بیان مین اہل حق کے

نزدیک نفوس مختلف ہین بعض نورانی جنکو عالم ارواح سے آگاہی ہوتی ہو اور عالم ارواح سے فائدہ پاتے ہین اور بعض نفوس تیرہ ہوتے ہین جو شہوات جسمانی مین پھنسے رہتے ہین اس مقام پر بعض حکما کا قول ہو کہ نفس ناطقہ ایک ایسی جنس ہو جسکے چند اقسام ہین اور ہر قسم مین چند افراد ہوتے ہین جو ایک دوسرے کے مخالف نہین ہوتے مگر شمار کی حالت مین اور یہ ہر نوع روح آسمانی کے بجائے فرزند کے ہوتے ہین اور اصحاب طلسمات ان ارواحون کو طبائع تام کہتے ہین لکھا ہی کہ وہی روح متولی اس نفس کی ہوتی ہی کبھی بمناجات اور کبھی بالہامات اور کبھی بخواب اور کبھی ساتھ تعب ریاضت کے اب ہم اس مقام پر بعض نفوس فاضلہ کا بیان کرتے ہین

بعضے نفوس انبیا کے ہین جسوقت حق تعالی نے اس فرقۂ بزرگ کو خلق کا رہبر بنانا چاہا انکے نفوس مین قسم قسم کے فضائل جمع فرمائے اور انسے انواع رذائل کو دور رکھا اکثر معجزات ظاہر فرمائے جسکو دیکھکر اہل دنیا انکے مطیع اور فرمان بردار ہوے

بعض نفوس اولیا کے ہین کہ جسوقت انکے نفوس انبیا کے نفوس کے تابع ہوے انسے اکثر عجائب عجائب امور ظاہر ہوے جیساکہ عابدا ور زاہدون کے بیان مین لکھا گیا کہ انکی دعا کی برکت سے بیمارون کی صحت اور قحط سالی کا دور ہونا وغیرہ ظہور مین آیا

بعض نفوس ارباب فضیلت کے ہین جو احوال ظاہر و باطن پر ادراک کرتے ہین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے مؤمن کی فراست سے ڈرو جو اللہ تعالی کے نور مین فکر کو دخل دیتا ہی

حکایت ابو سعید جرار کہتا ہی کہ ایک فقیر کو کعبہ مین دیکھا کہ صرف ایک لنگوٹا باندھے تھا جسکو دیکھ کر میری طبیعت کو نفرت ہوئی اس فقیر نے اپنی فراست سے میری کراہت کو دریافت کرلیا اور کہا کہ حق تعالی تمھارے دل کے خیالات کو جانتا ہی پس تمکو ڈرنا چاہیے اس کلام سے مجکو ندامت ہوئی اور توبہ کی اس توبہ کرنے کا حال بھی اسکو معلوم ہوگیا اور اسنے کہا وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات یعنے خدا ایسا ہی جو بندون کی توبہ کو قبول فرماتا ہی اور معاف کرتا ہی گناہون کو

بعض نفوس ارباب قیافہ کے ہین قیافہ دو طرح پر ہی ایک قیافہ بشر۔ دوسرا قیافہ اثر قیافۂ بشر اس علم کو کہتے ہین جو انسان کے اعضاے جسمانی کی صورت سے دریافت حال کرلین اور یہ عمل مخصوص

قوم عرب سے ہی جسکو بنو مدلج کہتے ہین اور انکے صغیر بچے تک کا یہ حال ہی کہ اگر اُسکو
بنیں عورتون مین چھوڑ دین جنمین اُسکی مان ہو تو وہ دریافت کرے **حکایت** ایک تاجر
کہتا ہی کہ مین نے اپنے باپ کی میراث سے ایک بوڈھا حبشی غلام پایا ایک مرتبہ سفر کا
اتفاق ہوا مین اونٹ پر سوار تھا اور وہ غلام اُسکی مہار لیے چلا جاتا تھا ناگاہ ایک شخص
بنی مدلج قوم کا ہمسے دوچار ہوا اور دفعتہً ایک نگاہ کر کے کہنے لگا کہ غلام سے آقا کتنا
ہمصورت ہی یہ بات میرے دل مین نقش ہوگئی جب مین اپنے گھر پھر کر آیا مین نے
اپنی والدہ سے وہ ماجرا بیان کیا اُسوقت اُسنے جواب دیا کہ درحقیقت حال یہ ہی کہ جب
باوجود مال و دولت کے تیرے والد سے مجھے اولاد نہ ہوئی تب مین نے اُس غلام سے
قربت کی اور اُسکے حمل سے تو پیدا ہوا اور اگر مین جانتی کہ تجکو قیامت مین بھی یہ حال معلوم
نہوگا تو مین تجھسے کبھی بیان نہ کرتی **قیافہ** اثر وہ ہی جسکے سبب سے انسان کے پانون اور دوسرے
کے سمون اور موزون کے نشانون کو لوگ دریافت کرجاتے ہین اور اسکے عالم لوگ اکثر ریگستانی
زمین پر ہوتے ہین پس جب کوئی انمین سے بھاگ جاتا ہی یا کوئی چور انکے مال کی چوری کر کے
چلا جاتا ہی تو یہ لوگ اُسکے نقش قدم کی علامات سے اُسکا پتا لگا لیتے ہین اور سب سے
بڑا تعجب یہ ہی کہ وہ لوگ عورت اور مرد اور جوان اور لڑکے اور نر اور ہموطن اور مسافر کے
قدم کے نشان بھی پہچان لیتے ہین **بعض نفوس کا ہنان ہین** جسکے زور سے
روحانیون کی ملاقات کر سکتے ہین اور انھین سے کائنات کا احوال دریافت کر لیتے ہین
حکایت ربیع بن منصر اللخمی الحمیری بادشاہ نے ایک ہولناک خواب دیکھا اُسکی تعبیر کے
واسطے سطیح کاہن کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ مین نے حالت خواب مین ایسا دیکھا کہ
تاریکی سے ایک انگلی ظاہر ہوئی اور زمین پر گر کر اُس سرزمین کے بادشاہ کے کاسہ سر کو
کھا گئی۔ سطیح نے جواب دیا کہ کوئی بادشاہ مع لشکر تمہاری سرزمین پر آئیگا اور اُس سرزمین کا
جو کہ درمیان امین اور حرس کے ہی بادشاہ ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اگر سچ ہی تو کب تک ہوگا اور
میرے روبرو یا میرے بعد اور وہ کون ہو اور اُسکی بادشاہت ہمیشہ رہیگی یا منقطع ہوجائیگی
اور بعد ازان کون بادشاہ ہوگا سطیح نے جواب دیا کہ تیرے مرنے کے ساٹھ یا ستر برس کے بعد یہ
واقعہ ہوگا بعد اُسکے اُس بادشاہ کا بھی لشکر بعض مارا جائیگا اور بعض فرار ہوجائیگا بادشاہ نے کہا کہ
اُسکے لشکر کو کون قتل کریگا اُسنے کہا کہ برن ذی یزن ملک عدن سے آکر ان سب کو قتل کریگا

بادشاہ نے پوچھا کہ اسکی بادشاہی ہمیشہ رہیگی یا نہین سطیح نے کہا ایک پیغمبر پاک کے ہاتھ سے اسکی سلطنت تباہ ہوگی بادشاہ نے کہا وہ پیغمبر کون ہوگا سطیح نے کہا وہ پیغمبر غالب بن فہر بن مالک بن نضر کی اولاد مین سے ہونگے اور انکی سلطنت آخر زمانہ تک رہیگی بادشاہ نے کہا آیا زمانہ کا انجام بھی ہی سطیح نے کہا ہان اُس روز کہ جب اولین و آخرین کل لوگ ایک جگہ جمع ہون اور نیکون کو نیکی اور بدون کو بدی کی جزا ملے پس جو کچھ مین نے کہا اسمین سرمو تفاوت نہوگا **بعض نقوس اصحاب عرافہ کے ہین** اور وہ لوگ استدلال کرتے ہین بعض حوادث سے بعض حوادث پر بسبب مناسبت کے یا بوجہ مشابہت خفیہ کے **حکایت** کہتے ہین کہ سکندر رومی کسی شہر مین پہونچا وہان کے بتخانہ مین ایک عورت کو دیکھا کہ کپڑا بُن رہی تھی اُس عورت نے کہا اے بادشاہ تجکو ایک اور بہت بڑا ملک عطا ہونے والا ہی اسی اثنا مین اُس شہر کا حاکم اُس بتکدہ مین آیا اس عورت نے اُس سے کہا کہ تیرا ملک سکندر کے قبضہ مین آگیا حاکم نے عورت سے اسکی دلیل استفسار کی اُسنے جواب دیا کہ حضرت سلامت جسوقت سکندر آیا تھا مین اپنے کپڑے کو زیادہ چوڑا لمبا کر رہی تھی اس فال کے قیاس سے مین نے ویسا کہا اور اب حضرت جو آئے تو اُس کپڑے کو میرا پارہ پارہ کرنے کا قصد تھا لہذا دریافت ہوا کہ آپ سے حکومت ملک کنارہ کیا چاہتی ہی **حکایت** جسوقت جناب فیض مآب علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام تخت خلافت پر رونق افزا ہوے اول اول جسنے بیعت کی طلحہ بن عبداللہ تھے جسوقت حضرت نے اُنکے ہاتھ کو پکڑا طلحہ کی ایک اُنگلی کو دیکھا کہ خشک تھی حضرت نے اس شگون سے دریافت کیا کہ یہ خلافت ہمکو سزاوار نہوگی آخر یہی حال ہوا کہ تا وقت شہادت حضرت کو صفائی خلافت حاصل نہوئی **حکایت** ایک روز سفاح خلیفہ آئینہ لیکر کہنے لگے کہ پروردگار مین یہ نہین کہتا کہ جیسا سلیمان بن عبدالملک نے آئینہ کو دیکھ کر کہا تھا کہ مین بادشاہ جوان ہون بلکہ میری یہ آرزو ہی کہ میری عمر کو دراز کر تاکہ تیری طاعت کرون ہنوز یہ فقرہ تمام نہوا تھا کہ آپ نے سُنا کہ کوئی شخص دوسرے سے کہہ رہا ہی کہ میرے اور تیرے درمیان مین اجل کو دو مہینے پانچ روز کی دیری ہی آپ نے یہ سُنکر فرمایا حسبی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ علیہ توکلت وبہ استعین پس چند روز تک تپ عارضہ مین بکلیف اُٹھا کر دو مہینے پانچ روز کے بعد قرب حق نصیب ہوا **حکایت** طاہر بن حسین ملک ری سے عیسی بن ہامان سے لڑائی کرنے کو باہر نکلا اور اپنی آستین مین

چند روپیہ واسطے تصدق کے رکھ لیے مگر اُنکو تصدق کرنا بھول گیا جسوقت کپڑے بدن سے علیحدہ کیے وہ روپیہ پراگندہ ہوگئے پس اُسوقت حاضرین مین سے کسی شخص شاعر نے کہا

ھذا لبدر جمعھم لا غیرہ + و ذھابہ منھم اذھاب الھم + شتی لکون الھم نصفحروفہ لا خیر فی امساکہ فی الکم +

تاویل اِسکی یہ ہو کہ تو عیسی بن ہامان پر ظفریاب ہوگا پس ویسا ہی ہوا کہ طاہر نے عیسیٰ کو قتل کیا اور وہان سے بغداد مین آکر امین کو بھی قتل کیا **نظر چوتھی اعضاے انسانی کی تشریح مین** انسان کے بدن مین اسقدر عجائب ہین کہ جنکے دریافت سے عقل و تمیز کو تاہی ہی ثبوت اِسکا خالق بیچون کے فرمانے سے ظاہر ہی وفی انفسکم افلا تبصرون حکما اور علما کا قول ہی کہ جو شخص اپنی بنیاد عجیبہ کو شناخت کرے اور اُسکے اِستحکام صنعت اور اُسکی مقدار خردی مین اور نیز اجماع ضدین مانند آب آتش خاک و باد وغیرہ کے غور کرے تو وہ شخص دریافت کریگا کہ اِس مجموعہ کا پیدا کرنے والا کیسا حکیم مطلق اور قادر ہو اور اُسوقت اِسکا شکر و سپاس اُسپر فرض ہوگا - اب یہ بیان کرنا لازم ہی کہ یہ اجزاے جسمی جنطرح کے ہین جو کہ اوّل مزاج اخلاط سے متولد ہوے اور یہ دو قسم ہین اوّل منفردہ - دوم مرکبہ

نوع اوّل عظام کے بیان مین یعنے استخوان جو کہ ایک سخت جسم ہی اور بدن کی عمارت مین بجاے ستون کے ہی اور اُنسے چند رباط نکلتے ہین جو ایک عضو کو دوسرے عضو سے باہم وصل دیتے ہین جب کہ بدن کا اِستحکام صرف گوشت وغیرہ ملائم اجزا سے نہو سکا تب حق تعالیٰ نے یہ استخوان پیدا فرمائے - اِن ہڈیون مین بعض تو واسطے بنیاد بدن کے ہین مثل استخوان پشت کے کیونکہ بدن کا قیام اسی کی بنیاد پر ہی جسطرح کہ کشتی کی بنیاد ایک لکڑی پر ہوتی ہی بعد ازان اور چھوٹی چھوٹی لکڑیان اُس لکڑی پر بطور سوند کے لگاتے ہین بعض سر کی شکل ہی جیسے کہ کاسۂ سر کی ہڈی جو مغز کی نگہبانی کرتی ہی بعض ایسے استخوان ہین جنسے باہمی ہڈیون کا مفاصلہ ملا رہتا ہی بعض استخوان ایسے ہین جنسے اُسکے ملحق عضو محتاج ہین مثلاً زبان اور حنجرہ بعض استخوان واسطے نگاہداشت جسم کے ہین وہ سخت ہین بعض ہڈیان مجوف اِسوجہ سے ہین کہ اُنکی غذا اُنکے جوف مین رہتی ہی یعنے گودا اُنکا اور اُسے اُنمین تری رہتی ہی اور اِسی وجہ سے وہ تری علیحدہ نہین ہوجاتی پس یہ ہڈیان جو بعض سے باہم ملحق ہین دو قسم پر ہین ایک اتصالی جس سے مفصل کی حرکت حاصل ہوتی ہی دوسری انفصالی جس سے حصول حرکت نہین ہوتا ہی انکا نام لحام ہی مفصل اُسکو

کہتے ہین جسمین حرکت ظاہری ہو جیسے ہاتھ پانون کی حرکت اور لحام اُسکو کہتے ہین جسمین حرکت ظاہری
مثل اُسکے نہو جیسے کاسۂ سر پس جسمین حرکت ظاہری ہوتی ہو وہ ہڈیان تین قسم ہین **نوع اول دو**
ہڈیان ہین جنمین ایک ہڈی کے سرے مین نوک ہوتی ہو اور دوسرے مین اسکے مطابق گڑھا
ہوتا ہو تاکہ وہ دونون مثل چول کے جم بیٹھین اور اُسکے ذریعہ سے حرکت ظاہری مین آسانی ہو
نوع دوسری وہ دو ہڈیان ہین جنکی ہر ہڈی کے سرے پر نوک ہوتی ہو اور اُنکا اتصال اور
استحکام پٹھون کے وسیلہ سے ہوتا ہو **نوع تیسری** وہ ہڈیان کہ باہم ایک دوسرے مین
تھوڑی تھوڑی داخل اور پیوستہ ہون بغیر چول کے جیسے استخوان پشت ہو اور جن ہڈیون مین کہ حرکت
ظاہری نہین ہوتی ہو وہ بھی تین قسم ہین **اول قسم** کو شان کہتے ہین اور وہ مانند ترکیب دانتون کے ہو
مثل دوارہ کے کہ ایک دوسرے مین پیوست ہو **دوسری قسم** وہ ہو جسکا قرار خط مستقیم پر ہو
مانند قبائل سر کے کان کے اور **تیسری قسم** وہ ہو کہ ان دونون ہڈیون مین سے ایک
دوسری مین پیوست ہو مانند ترکیب دندان کے درزون مین اور یہ کل ہڈیان دو سو اڑتالیس ہین
سوائے اُن ہڈیون کے جو سمسانیات ہین اور سمسانیات اُن چھوٹی چھوٹی ہڈیون کو کہتے ہین جو
خلل مفاصل مین بھری ہوتی ہین اور جو ہڈیان لام کی صورت پر ہین وہ خنجرہ کی ترکیب مین صرف
ہوئی ہین حکمت خدا نے ایک ایک قسم کی ہڈی جدا پیدا کی ہو تاکہ بروقت کسی آفت پہونچنے کے
ایک دوسرے کی قائم مقام ہو سکے اور اگر ایسا نہوتا تو بروقت ضرورت کے مشکل ہوتی
نوع دوسری عضروف کے بیان مین یہ عضو درمیان گوشت اور ہڈی کے نرمی
اور سختی مین متوسط درجہ رکھتا ہی اور ہڈیون کے کنارہ پر پیدا ہوتا ہی اور جہان کہین گوشت کو نرم ہڈی کی حفاظت
ہوتی ہو وہان اسی کے ساتھ گوشت ترکیب پاتا ہی عضروف ہڈیون مین اسواسطے پیدا ہوا ہو تاکہ انمین سبب
حرکت کے سوراخ نہو جاے اور ایسے دو عضو کے درمیان مین عضروف ہوتا ہی جو کہ درمیان
مفاصل یعنے گرہون کے متجاوز رہون کیونکہ یہ اجزا متحرک ہین اور حرکت مین احتکاک ضرور ہوتا ہی پس اگر
وہ شی یابس ہوتی تو ٹوٹ جاتی اور اگر رطب ہوتی تو یہ جاتی اسواسطے ایسی چیز کی خواہش ہوئی
جو ان دونون صفتون کے درمیان مین ہو پس وہ سوائے عضروف کے اور کوئی شی نہین ہی
نوع سوم پٹھا ہی یہ عضو نرم اور چرب دماغ اور حرام مغز سے پیدا ہوتا ہی اسکا فائدہ حس و حرکت
دینا ہی تمام اعضا کو اور سخت کرنا گوشت کو اور قوت دینا اور جب دماغ متحمل نہوا کل اعصاب کا
تو حق تعالیٰ نے اعصاب کو دماغ سے نخاع کی طرف جاری کیا اور نخاع سے شاخین جاری فرمائین

تمام بدن پر کہ کل اعضاے بدنی پر اُنکی رسائی ہوے پس جو عصب کہ دماغ سے نکلے ہین وہ کل اعضاے سر کو متحرک کرتے ہین اور وہان سے گذر کے اعضاے باطنہ پر پہونچتے ہین اور تمام اعضاے باقی ظاہرہ اعصاب نخاع سے استفادہ لیتے ہین پس اگرچہ اعصاب نخاع بھی اعضاے باطنی کے نزدیک ہی مگر اُس سے نرم نرم اعصاب ایسے نہین پیدا ہوتے جو اعضاے باطنی کو متحرک کرین واللہ اعلم بالصواب **نوع چوتھی رباط** یہ جسم بالکل ہمرنگ عصب کے ہی مگر بہ نسبت اُسکے خشکی زیادہ ہی اور بعض منتہی ہوتے ہین بعض پر اور سخت باہمدگر مخلوط اور مربوط کرتا ہی اعضا کو اور اسی سے نہایت فائدہ پہونچتا ہی استحکام حرکات کو اور جب تک کہ اعضا کی حرکت ارادی تمام نہین ہوتی ہی تو عصب یعنے پٹھے کی یہ قدرت نہین ہوتی کہ ہڈیون سے متصل ہو جاوے کیونکہ ہڈیان سخت ہین اور عصب لطیف پس حق تعالی نے ہڈی سے ایک ایسا جسم اگایا جو پٹھے کی صورت پر ہی لیکن عصب سے سخت اور ہڈی سے نرم ہی اور وہ رباط ہی اور رباط کو عصب کے ہمراہ اکٹھا کیا ہی اور مانند ایک جز کے دونون کو ربط دیا ہی اور اسی کے باعث عصب اور ہڈیان باہم یکجا ہوتی ہین **نوع پانچوین لحم** یہ معتدل جسم گرم وتر ہی اسکے جمیع فائدہ مین سے ایک یہ ہی کہ عصب اور شرائین اور اورده کی اعانت کرتا ہی کیونکہ یہ اجسام سرد و خشک ہین پس اگر گوشت کی حرارت نہوتی تو خارج سے ہوا پہونچکر انکو فاسد کر دیتی اور چونکہ اورده اور شرائین اور عصب روح اور غذا کے حامل ہین اور مضمہ غذا کے اپنے نفس مین محتاج ہین حق تعالی نے گوشت سے جو اپنے محیط ہی انکی مدد پہونچائی تاکہ مضمہ خوب شائستہ ہو دوسرا فائدہ یہ ہی کہ ہڈیون کو شکل عضو کی بناتا ہی اگر گوشت نہوتا تو خالی ہڈیان بیکار تھین پس گوشت کی مثال مثل مٹی کے ہی کہ اُس سے بھی تصویر بنتی ہی **نوع چھٹی شحم** یعنے چربی یہ جسم حار اور لطیف ہوائی ہی اور پیدا کیا گیا ہی عضل اور عصب کے اطراف مین کہ یہ دونون حس و حرکت کے آلہ ہین پس فعل و انفعال مین یہ دونون حرارت کے محتاج ہوے اور حال یہ ہی کہ فعل اور انفعال تمام نہین ہوتا ہی مگر گرم وتر ہین چونکہ عصب بارد اور یابس ہی تو شحم لحق فرمایا تاکہ اُسکو گرم کرکے اسکی اعانت کرے ہضم غذا اور نرم کرنے اور پکانے مین اور یہ چربی گوشت سے پوشیدہ نہین ہوئی مثل رگون کے کیونکہ غرض لحم سے اُس چیز کے ہضم ہونے کی ہی جو کہ رگون کے داخل مین ہی اور شحم سے یہ غرض ہی کہ عصب کو فقط گرم کرے اور اسکے اندر نہ جاسکے سرعت حرکت سے پس اگر کسی جسم غلیظ یعنے گاڑھے سے ملحق ہوتی تو اُسکی حرکت جاتی رہتی

اور جیسے کہ ہمنے گوشت اور استخوان کے مثال مین بیان کیا ہی کہ گوشت مثل مٹی کے ہی پس اسی طرح شحم کی مثال یہ ہی کہ اُس بنا کی استرکاری کرتی ہی اور سفید کرتی ہی اور وہ غذا جو اعضا کے واسطے ہوتی ہی پس اُسکو ممتاز کرتی ہی اعضا سے نزدیک حاجت غذا کے اور بھی چربی اعضا کی محافظت کرتی ہی سردی اور گرمی کے مصائب سے جسطرح کہ کپڑا ظاہر بدن کی حفاظت کرتا ہی **نوع ساتوین شرائین ہی** یہ چند رگین ظرف روح کی ہین اور دل سے اُگے ہین اور پیدا ہوئی ہین روح حیوانی سے اور روح حیوانی کا مادہ خون لطیف ہی جو روح کی غذا ہوتا ہی جیسا کہ روغن زیت چراغ کا باعث روشنی ہی اور شرائین کے پیدا ہونے سے یہ حکمت ہی کہ روح کی نگاہداشت اُنسے ہوتی ہی اور روح اُنمین رہتی ہی اور شرائین جسوقت دل سے نکلتی ہی دو شعبہ ہوجاتی ہی ایک شعبہ پھیپھڑہ کی طرف جاتا ہی اور وہان پر استنشاق ہوا کا کام کرتا ہی اور یہ شرائین کا شعبہ صرف ایک طبقہ ہوتا ہی کیونکہ یہ نرم تر اور مطیع تر اور ساکن تر ہی انقباض اور انبساط کے حق مین یعنے ہوا کی کشید مین بند عنا اور کھلنا اسکے اختیار مین ہی اور دوسرا شعبہ دو گونہ منقسم ہوتا ہی ایک اوپر کو جاتا ہی اور وہ چھوٹا ہی کیونکہ ماخذ اسکے اعضاے بالاے دل ہین اور وہ بہ نسبت اعضاے زیرین دل کے کمتر ہین اور دوسری قسم زیرین دل کیجانب متوجہ ہوتی ہی اور اُس سے بہت سی جدولین تمام بدن کی طرف جاری ہوتی ہین **نوع آٹھوین ورید ہی** یہ چند جدولین مانند شرائین کے ہین اور کچھ فرق نہین بجز اسکے کہ یہ ایک طبقہ مین اور انکے بیچ مین خون غلیظ رہتا ہی بخلاف شرائین کے کہ انمین خون لطیف رہتا ہی اور یہ جدولین نکلتی ہین جانب زیرین جگر سے منفعت انکی یہ ہی کہ جگر کی جانب غذا کو کھینچتی ہین اور کچھ اور وہ محدب جگر یعنے بالاے جگر سے نکلتے ہین انکا کام غذا کا پہونچانا ہی جمیع اعضا کو انکا نام جوف ہی اور ورید کا جسم بہت رقیق ہی بہ نسبت شرائین کے اور یہ اس سبب سے ہی کہ ورید مین خون غلیظ محصور ہی پس اگر اسکا جرم رقیق نہوتا تو خون اُنسے بسہولت مترشح نہوتا **نوع نوین شرب ہی** یہ جسم تہی ہی اور معدہ کو ڈھانکے ہوے ہی یعنے پوششِ معدہ سے مخصوص ہی اور نیز آلات جوف سے تاکہ آلات جوف کو حرارت پہونچائے جسوقت کہ معدہ غذا سے پر ہو **نوع دسوین غشا ہی** یہ ایک جسم ہی کہ اسکی تالیف عصباتی سے ہی مانند بناوٹ کپڑہ کے اور یہ منبسط ہی اعضا کی سطح پر وہ اعضا جو متحرک نہین ہین اور یہ اُنپر اسطرح حاوی ہی جیسے چھال درخت پر ہوتی ہی اور اُن اعضا کی نگہداشت کرتی ہی انکے جو برابر اور انکی شکل اور انکی ہیئت پر

جو انکو حاصل ہو اور نیز حفاظت کرتی ہو اُن اعضا کی عارضون سے **نوع گیارھوین جلد** ہی یہ جسم عصب اور رباط سے مرکب ہو اور اسمین بال اُگے ہوئے ہین واسطے اخراج اور تحلیل حرارت بدن کے اور پوست مین سختی اور نرمی دونون ملی ہوئی ہو تاکہ اپنے نفع وضرر کے حفظ مین مستعد رہے اور کھینچنا ہی نافع کو اور بھگانا ہی مضر اور موذی کو اور فضلات اعضاے ظاہری دفع کرتا ہی مانند میل اور چرک اور عرق وغیرہ کے مسامات سے **نوع بارھوین مخ** ہی یعنے مغز استخوان جو کہ استخوان کی طبیعت سے موافق ہو اور جوف استخوان مین پیدا کیا گیا ہی تاکہ استخوان کی غذا ہو چونکہ مناسب تھا طبیعت خون سے لہذا اُسکی غذا خون سے مقرر ہوئی لیکن بعد استحالہ کے تاکہ مناسب استخوان کے ہو جاے غذاے صالح بنکر پس جب رطوبت مخ کی اور حرارت خون کی ممزوج ہو جاتی ہی تو اسمین کیفیت برودت اور یبوست کی پیدا ہو جاتی ہی اُسوقت یہ مخ غذاے عظم ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب **قسم دوسری اعضاے مرکبہ کا بیان** یہ دو قسم ہی ایک ظاہری دوسری باطنی پس ظاہری کے بہت انواع ہین منجملہ اُنکے **نوع اوّل** سر ہی چونکہ سر مین سمع اور بصارت کا مکان ہی اور یہ اعلیٰ منزل کی خواہان ہین کیونکہ دیکھنا اونچائی سے متعلق ہی تاکہ دور کی اشیا صاف نظر آئین پس حکمت الہی نے اقتضا فرمایا کہ بدن کے اعلیٰ منزل پر سر بنایا جاوے اور سر جو مستدیر پیدا ہوا ہی اسوجہ سے ہی کہ شکل مستدیر مصادمات انفعال اشکال صاحب زوایا کا نہین کر سکتی ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ گردی شکل سب شکلون سے عمدہ ہوتی ہی اور باوجود مستدیر ہونے کے دراز بھی ہی اسوجہ سے کہ دماغی اعصاب کی مناسبت کے واسطے موضوع ہی بعد ازان کہ گول اور کسی قدر طویل پیدا کیا ایک کھوپری کے اندر دماغ کو رکھ دیا تاکہ آفات سے دماغ کی حافظ رہے اسطرح پر جیسے کہ بیضہ کی حفاظت اُسکا پوست کرتا ہی ورنہ بہت جلد فساد اثر کرتا اگر ذرا بھی کوئی صدمہ پہونچتا اور نیز یہی دماغ جاے شروع جملہ حس وحرکت اعضاے بدنی کا ہی اور سر کو بہت سے استخوانون سے مرکب بنایا ہی واسطے کہ اگر کوئی ہڈی کسی صدمہ سے چور ہو تو دوسری ہڈی سالم اور اُسکے قائم مقام ہو سکے اور اس کھوپری مین مانند دندانہ آرہ کے دندانہ ہین بعض اُن دندانون مین سے بعض مین پیوست ہین اور بعض مقدم مین پائے جاتے ہین پیشانی کے پاس اور اسکو کلیلی کہتے ہین بدین نظر کہ وہی مقام کلاہ پہننے کا ہی اور دوسرے طرف کے دندانہ سے استخوان پشت پھنسا ہوا ہی

اور وہ دال کی صورت پر ہی جو کہ عربی خط سے لکھی جاتی ہی اور ستون کہ جانب راست اکلیل کے واقع ہی اُسکا نام مستقیم ہی صورت اُسکی یہ ہی

فصل دوسری چشم کے بیان مین آنکھ ایسی چیز ہی جسکی محتاج تمام دنیا ہی

پس خداوند تعالی نے نہایت صفائی اور رقت اور نرمی سے آنکھ کو پیدا کیا اور اُسکی حفاظت بھی ضرور سمجھی لہذا جوف چشم استخوان سے بنائی اور اُسکے حوالی مین سخت ہڈیان لگائین اور اجفان یعنے پلکون سے آنکھ کو پوشیدہ کیا اور اُسکے نور کو محفوظ کیا آفات سے بد دشمرگان اور یہ دو پلک اسواسطے مقرر کین تاکہ اگر ایک کو کچھ آفت پہونچے تو دوسری اُسکے قائم مقام ہو کر حفظ کا کام دیوے اور صاحب چشم کو بینائی سے معذور نہو جاوے اور اسکا مقام سر پر مقرر کیا کیونکہ اسمین باصرہ کی روح موجود ہی اور دماغ ہی سے آنکھون مین نازل ہوتی ہی اور چونکہ نرم اور لطیف پیدا کیا لہذا رقیق اسقدر بنایا تاکہ مسافت بعیدہ کے لحاظ کرنے مین دقت نہ پڑے اور چونکہ مقام بصارت کا بدن مین بجاے دیدبان کے ہی پس جسقدر کہ دیدبان کا مقام بلند ہو روشنی زیادہ پہونچے گی پس اللہ تعالی نے اُسی ڈھنگ سے آفرینش کی تاکہ اعضاے شریفہ کی نگہبان رہے یعنے وہ اعضا جسکی غطا ضعیف ہو مانند نظر وغیرہ کے اور جو کہ عمل اعضاے خارجہ کا مانند دونون ہاتھ اور دونون پیر کے عقب سے واقع ہی آنکھ اسی سبب سے آگے کو موضوع ہوئی تاکہ مشاہدہ کرے جو کچھ اُسنے صادر ہو آنکھ کے سات طبقہ ہین اور ترکیب اسکی ایسی ہی کہ ایک مجوف عصبہ کھوپری کے نیچے سے دماغ سے ناشی ہو کر قعر عین مین ہو پچکر منتہی ہوتا ہی آنکھ مین دو غشا ہین ایک غلیظ اور ایک رقیق پس جسوقت وہ عصبہ مجوفہ آنکھ کی ہڈی کے پاس پہونچتا ہی اسوقت عصبہ غشا اُس سے جدا ہوتا ہی اور غشا استخوان جسم کے واسطے بجاے فرش کے ہی لیکن نہ تمام آنکھ پر اسکو طبقہ مشیمیہ کہتے ہین کیونکہ اسکی شباہت مشیمہ سے ہی اور عصبہ مجوفہ اپنی نفس کو ظاہر کرتا ہی تاکہ غشا ہو اور اعانت کرے غشائین مذکورین کی اور اسکا نام شبکی ہی بعد ازان اُسکے وسط مین ایک جسم رطب لین زجاج کے رنگ پر قائم ہوتا ہی جسکا نام رطوبت زجاجیہ ہی اور اس جسم کے اندر ایک جسم اور مستدیر حائل ہوتا ہی اور یہ اپنی صفائی مین جلیدیہ سے مشابہ ہی پس اسکا نام رطوبت جلیدیہ ہی اور جسم زجاجیہ نصف جسم جلیدیہ مین محیط ہوتا ہی اور نصف بالا مانند جال عنکبوت کے ہی جو نہایت صاف اور چمکتا ہوا ہی جسکا نام طبقہ عنکبوتیہ ہی

پس اسکے اوپر اور ایک جسم سیال ہی سفید رنگ جسکا نام بیضیہ ہی پھر اسکے اوپر ایک جسم مختلف
رنگ کا پتلی مین عائد ہوتا ہی اور نہایت سیاہ ہوتا ہی ازانجاکہ جلیدیہ کے روبرو واقع ہی ایک
نقش ہی اور معلوم ہوتا ہی بکثرت اور کبھی ایک خاص حالت مین تنگ ہو جاتا ہی اور ظلمت کے
قریب فراوانی دکھلاتا ہی بروقت روشنی شدید کے تنگ ہو جاتا ہی اور بروقت ظلمت
شدید کے فراوان ہو جاتا ہی اور یہ ثقب خود حدقہ ہی اور یہ غشا طبقہ عنبیہ کا عالی ہوتا ہی
انپر اور مغشی کرتا ہی اپنے ایک جسم کثیف صاف ہمرنگ صفحہ رقیقہ کے قرن ابیض سے جسکا نام
طبقہ قرنیہ ہی سوائے اسکے کہ یہ طبقہ قرنیہ متلون ہوتا ہی اس طبقہ کے رنگ سے جو اسکے نیچے
واقع ہی جسکا نام طبقہ عنبیہ ہی اور اس طبقہ پر آتا ہی اور اسکے موضع سواد کو چھپاتا ہی یہ ایک
جسم سفید رنگ ہی سخت اسکا نام ملتہم ہی اور وہ بیاض عین ہی اور نسبت اسکا جلیدیہ سے ہی
جو تجویف کے خارج پر واقع ہی اور نسبت قرنیہ کا طبقہ صلبیہ ہی اور نسبت عنبیہ کا مشیمہ ہی اور
نسبت عنکبوتیہ کا شبکیہ ہی **روح باصرہ** کے اسکے جوف مین وہ عصبیہ ہین جو کہ
غور بطنین سے نکلتے ہین اور دماغ سے مقدم و ست راست کی طرف جاتے ہین وہ
عصبتین کہ دراصل اگے ہین انکا مقام جانب چپ ہی اور وہ عصبتین کہ دراصل روئیدہ
ہوئے ہین مقام انکا جانب راست ہی اور جانب دست چپ جاتے ہین اور عصبتین کے تقاطع پر
باہم ملاقی ہوتے ہین بعدہ جو جانب راست سے اگے ہین وہ حدقہ راست پر نافذ ہوتے ہین
اور یسار والے حدقہ یسار پر پہونچتے ہین بعد ازان شائع ہوتی ہی روح باصرہ کے قوی مین تاکہ
اس رطوبت سے شامل ہو جسکا نام زجاجیہ ہی اس تقاطع کے واقع ہونے مین منافع بیشمار ہین
انمین سے یہ ہی کہ جو روح سائل ہی ایک پر ان دونون حدقون سے وہ محجوب نہین ہوتی
دوسرے سے جسوقت کہ عارض ہو کسی ایک کو آفت اور اسی واسطے انکہ دیکھا ہی کہ یک چشم کو
قوت باصرہ زیادہ ہوتی ہی کیونکہ روح باصرہ اس انکھ کی بھی اس کھلی ہوئی انکھ کی طرف چلی آتی ہی
لیکن منافع طبقات اور رطوبات کے جسکا بیان اوپر ہو چکا پس اب مین اسکی تشریح
لکھتا ہون تحقیقاً ثابت ہی کہ جو عصبہ مجوفہ دماغ سے باہر نکلتے ہین اسپر دو غشا ہین
ایک پتلی - دوسری گاڑھی جسوقت کہ جمجمہ چشم کے قریب پہونچتی ہی گاڑھی غشا فرش
بنجاتی ہی بعد اسکے اسپر پتلی غشا کا فرش ہوتا ہی اور یہ بدین نظر ہی کہ عصبہ اس شبیہ پر جاوی ہو
اور اس شبیہ کو حیات اور غذا پہونچاتا ہی اور اسکے دو شرائین ہین اور جو کچھ

اس عصبہ مین ہی بعینہ مانند چشم کے ہی جیسا کہ شیمہ مسکن عنبین ہی بعد ازان عصبہ کا فرش
ہوتا ہی اسلیے کہ مبسوط بلکہ قسمت کرے شعب باریک کو بالاے شیمہ ہمرنگ شبکہ کے پس
اس شبکہ کی گہرائی مین ایک شفاف سا جسم ہی جو کوئی رنگ نہین رکھتا ہی اور سخت قوام ہی
اور شکل مین مستدیر ہی مگر قدرے پہن ہی مثل قطعہ حمدیہ کے اور اس جسم کا درمیان شفاف ہی
اور اس شبکہ کے اندر ایک طور کی رطوبت شفاف بے رنگ پیدا کی گئی ہی اور اسی طرح ہی
اسکے روبرو خارج کی جانب تک بخراسکے کہ یہ رطوبت نہایت رقیق ہی بہ نسبت اول کے
کیونکہ قوام مین ابیض واقع ہی اور اول قوام مین زجاج گداز ندہ کے طور پر ہی اور یہ تینون جسم
ایک جوہر کا حکم رکھتے ہین صفائی اور شفافی اور بے رنگ ہوتے ہین قطعہ حمدیہ کو حق تعالی نے
یہ رنگ پیدا کیا ہی بدین نظر تاکہ جس چیز کو دیکھے اُسے قبول کرے پس آتا ہی اسپر ایک
شعبہ دماغ جو کہ ہمرنگ شبکہ کے واقع ہی اور وہ صلب القوام ہی تاکہ ٹھہرا رہے پس
اسمین کوئی ترجرح و نفع نہین ہوتا ہی اگر برخلاف ہوتا تو قرار نہوتا اسمین صورت منطبعہ کا بلکہ
ممسوح ہوتا پس حاصل نہین ہوتا ہی ادراک اسکا اور وہ پیدا کیا گیا ہی مدور اس واسطے
کہ مقابلہ کرے اپنے حدبہ سے جہات بیشمار کو اور خداے تعالی نے اسکو پہنا اور بنایا ہی
تاکہ دیکھے اکثر چیزون کو اور جسم زجاجی اسکے پیچھے اور جسم بیضی روبرو واقع ہی اور چونکہ
اسکی غذا پانی ہی اسلیے خون اسکی غذا نہین ہوتا ہی بغیر واسطہ غذا بدینوجہ کہ صلاحیت اسکی نہین رکھتا ہی
کہ خون غذا اسکی ہو بے واسطہ اور تقویت پاتا ہی اپنے شفافی سے اور نیز اُسنے طلب
نور کرتا ہی لیکن اسکی جنس سے ہی پس اسطرح پر ہی کہ گویا اسکی نسبت اسکی طرف
ذاتی ہی اور اسکی نسبت اسکی طرف جامدی اور ہمیشہ اسمین رطوبت رہتی ہی بہ نسبت
اخون کے بنابران یہ خشک نہین ہوتا ہی اور اجسام صلبیہ جو اسکے اطراف مین ہوتے ہین
بہ نسبت اخون کے آبی نہین ہین اور پیدا کیا گیا ہی شعبہ دماغ شبکہ تاکہ زجاجی
تحلیس کرے اسکو بدین نظر کہ وہ حائل ہی خاص کر اسکی غذا پیدا کی گئی ہی بیضی
موافق ذات اپنی کے قوام مین رقیق تر اور صاف تر زجاجی سے کیونکہ وہ روبرو قطعہ
حمدیہ کے ہی اور جسقدر کہ یہ رقیق تر اور صاف تر ہی معاونت زیادہ کرتا ہی مبصرات کے
دیکھنے مین لیکن نصف اُس شبکہ کا جو محیط ہی بیضی پر پیدا کیا گیا ہی موافق خیوط
کے نہایت دقیق یا آنکہ مانند نسج عنکبوت کے ہی کسواسطے کہ وہ وہان واسطے ادراک کے

نہین ہو بلکہ واسطے ضبط کرنے بیضئی کے ہو اور اگرچہ بہت شفاف نہین ہی تاہم نفع دیتا ہی
بعدہ مشیمہ سے ایک جسم پیدا ہوا ہی جو اُسکا احاطہ کرتا ہی روبرو سے اور مانند پوست
انگور کے ہی سیاہ اور ازرق اور سُرخ تاکہ نگاہ رکھے جسم شفاف کو جو اُسکے علاوہ ہی اور
وہ کبھی کشادہ نہین ہوتا ہی اور چونکہ حاصل ہوتا ہی اُسمین صورت ہاے منطبعہ سے اسواسطے
وہ ابلغ اور اقوی ہی کیونکہ بیضئی جسوقت کہ جمع ہوتا ہی کمدار اور سیاہ کے ہمراہ صفائی اُسکی زیادہ
ہوتی ہی اور نورانی ہوجاتا ہی اور پیدا کیا گیا ہی مثقوب الوسط اُس جگہ جہان مقابل ہوتا ہی وسط
جمدیہ سے تاکہ مانع نہو عبور کو جو کہ وصول صور کا باعث ہی بیچ جمدیہ کے اسوجہ سے کہ جو کچھ موضوع ہی
روبرو جمدیہ کے چاہیئے کہ وہ مشف ہو یا مثقوب حکما کا قول ہی کہ یہ ثقب اُس حیثیت سے ہی کہ
اجسوقت مجتمع ہوتنگ ہوجاتا ہی اور جب منبسط یعنے کشادہ ہو فراوان اور فراخ ہوجاتا ہی بموجب
مقدار ضوء خارج کے اور نیز بسیاری اس نظر سے کہ اُسکا ضوء جسوقت کہ قوی اور سخت ہو خارج
متفرق سے تو روح باصرہ ہوتی ہی اور تحلیل دیتی ہی روح باصرہ کو پس تنگ ثقب عینی مقاومت
کرتا ہی شدت ضوء کی خارج سے مگر جسوقت کہ ضوء معتدل ہوتی ہی اور جسوقت کہ ضوء ضعیف ہوتی ہی
کشادہ ہوجاتا ہی تاکہ خارج سے ضوء بہت داخل ہو اور موجود فرمایا ہی حق تعالی نے عشاے
صلب سے جو بیچ چشم کے ہی ایک جسم صلیب قوی شفاف کرنے والا کہ متلون ہوتا ہی لون
عینی سے لیکن پیدایش اُسکی عشاے صلب سے ہی اسوجہ سے کہ پوشیدہ کرے
ثقب عینی کو اور صلابت کی وجہ یہ ہی کہ نگاہ رکھے جمیع آنکھ کو اور شفافی کی وجہ یہ ہی کہ نہ روکے
کرے ثقب عینی کو جب یہ سب سامان اندرونی درست ہوچکا تو حق تعالی نے مرتب فرمایا
ایک پوست جو خارج تجویف اور عشا کے جانب راست ہی اور اُسمین حکمت یہ رکھی ہی کہ وہ باہر
نکالے ہوے ہی آنکھ کو جمیع اطراف خانہ سے قریب وسط تک پس چونکہ وہ شفاف تھا
اس سبب سے ممتد ہوا اوپر عین کے اور اگر ایسا نہوتا تو مانع ہوتا ابصارتون کو پس استعمال
کیا گیا اُس سے اور اسی قدر کہ رباط عین کو کافی ہو اور واگذاشت کیا موضع بصارتون کو
مکشوف اور ترکیب دیا اُسمین آلات بصارت کو طبقات اور رطوبات سے اور رطوبون کی کیفیت ہی کہ
پیدایش اُسکی ایک پوست سے ہی جو جانب راست کے ظاہر تجویف پر ہی اُسمین تین عضلات ہین
دو عضلہ موقعین کی طرف سے ہین جو جذب کرتے ہین جفن کو اسفل جذب متشابہ کی طرف
اور کشادہ کیا جفن کو پس کافی ہی اُسکو ایک عضلہ جو جفن کے وسط سے نکلتا ہی

اور مبسوط کرتا ہی وتر کی طرف جفن کے کو پس جسوقت گرم ہوکشادہ ہو عین لیکن جفن اسفل مین
کوئی عضلہ نہین ہی اور جفن اسفل بہ نسبت جفن اعلیٰ کے چھوٹا ہی بنا برآن کہ اعلیٰ چپتا ہی حدقہ کو
ایک مرتبہ اور کھول دیتا ہی دوسرے بار اپنی تحریک سے اور جفن اسفل بذات خود
متحرک نہین ہی پس اس مقدار موجودہ سے اگر جفن اسفل زیادہ ہوتا تو کسی قدر حدقۂ چشم
ہمیشہ پوشیدہ رہتا اور آسین چند طرح کے میل اور چرک جمع ہوجاتے پس اسواسطے حکیم حقیقی نے
اس جفن کو چھوٹا بنایا اور نفع اسکا یہ ہی کہ اُس پانی کو منع کرتا ہی جو خارج سے حدقہ کا ملاقی ہو
اور دوسرا نفع یہ ہی کہ جب دونون جفن باہم متفق ہوتے ہین تو مانند غبار و دود و شعاع
وغیرہ کے داخل چشم نہین ہونے پاتا ہی اور روشن رکھتا ہی حدقۂ چشم کو اور نیز
باتفاق دونون پلکون کے دور ہوتا ہی آنکھ سے جو کچھ اجفان کے کشادگی کی حالت مین
اسپر پہونچتا ہی خاک اور چرک وغیرہ زیان کار چیزون سے پس یہ پلکین بجاے نسیج کے ہین
جو کہ بطور حجاب کے ہوتا ہی اور مانند رکھتے ہین بعض چیزون کو حدقہ مین داخل ہونے سے
باوجودیکہ کسی قدر آنکھ کھلی ہوئی بھی ہو جیسا کہ دیکھنے مین آتا ہی جسوقت کہ آندھی چلتی ہی اور
اسکا خاک اور غبار آنکھون پر پڑتا ہی تو اُسوقت انسان اپنی آنکھون کو تھوڑا تھوڑا کھولتا ہی
اور دونون طرف کے شرہ کو باہم متصل رکھتا ہی اُسوقت ان پلکون کی صورت باہم متصل ہوکر
مانند شبکہ کے ہوجاتی ہی جسکے وسیلہ سے انسان برابر ہر چیز کو دیکھتا ہی اور گرد و غبار بھی
کسی طرح کا نقصان نہین پہونچتا ہی واللہ اعلم بالصواب **تیسری فصل**
گوش کے بیان مین قوت سامعہ کچھ فائدہ نہین دیتی مگر تصادم ہوا سے
جب کہ وہ دماغ مین پہونچتی ہو پس حکمت ایزدی نے مجراے سماعت کو استخوان
سخت مین بنایا بدنہایت پیچ در پیچ واقع ہوا اور منتہی ہوتی ہی دو عصبہ پر جو کہ دونون
ناصی مین دماغ سے اور اگر یہ ہڈی کھلی ہوئی ہوتی تو البتہ ہواے بارد آسمین داخل
ہوکر قوت سمع کو باہر کردیتی حد اعتدال سے اگرچہ ادنیٰ بھی ہواے بارد ہوتی کیونکہ
طبیعت اسکی بھی بارد ہی پس اس سبب سے پوشیدہ ہوئی قوت سامعہ دماغ مین
اور پیدا کیا حکیم ازلی نے مجراے قوت سامعہ کو کشادہ تاکہ آسمین ہوا پہونچکر قرع کرے اور باہر کی
آوازون کی قوت سمع کو خبر دے برخلاف قوت بصر کے کہ وہ دریافت نہین کرسکتی مگر جس چیز کو کہ
دیکھتی اور اگر مجراے قوت سامعہ مین کشایش ہوتی تو بسبب سرما اور تصادم ہواے مجرا تہ تند تند

رعد اور آوازہائے سخت و ہولناک وغیرہ کے قوت سمع کو نہایت ضرر پہونچتا پس حق تعالیٰ نے
اسکی شکل پر پیچ بنائی مانند کوکب کے تاکہ ہوا ایک مرتبہ نہ پہونچے بلکہ ٹھہرتی ہوئی بتدریج
پہونچے پس ساکن ہوتی ہے شدت اسکی اُن پیچوں مین جو مجرے سمع کی راہ مین ہین پس جب
وہ ٹھہر جاتی ہے اُسوقت خبر کرتی ہے قوت سامعہ کو **چوتھی فصل ناک کے بیان مین**
حق تعالیٰ نے جو اس عضو کو بنایا اول تو خوبی یہ ہے کہ صفحۂ جمال کی زیب و زینت اسی پر منحصر ہے
اور اسکو آلۂ استنشاق ہوا کا بنایا اور اسکے مجرے کو کشادہ بنایا کہ انسان کو استنشاق
کی حاجت ہر وقت ہوتی ہے اور احتیاطاً دو مجرے بنائے تاکہ اگر ایک مین کوئی فساد عارض ہو
تو دوسرا اپنے کام پر مستعد رہے اور حکمت کاملہ سے اسکے قصبی اور سخت پیدا کیا تاکہ صدمات
واردہ کا تحمل کرے اور پیدا کیا اسکو لین یعنے نرم تاکہ حاصل ہو کھولنے اور بند کرنے مین
جذب ہوا جیساکہ دیکھا جاتا ہے دھونکنی آہنگران سے اور مجرے بینی جو بلند ہے پس منقسم ہے
دو قسم پر ایک اسمین سے منتہی ہوتا ہے فضاے دہن کی طرف اور دوسرا بلند ہو کر متوجہ ہوتا ہے
اُس استخوان مصفا کی طرف جو فضاے دہن مین محل احساس ہے پس ایک مجرے سے
سونگھنے کا کام حاصل ہوتا ہے اور دوسرے سے سانس لینے کا اور سوراخ بینی کی بہ بیان
جو مصفا کے ہمرنگ بنائی گئین یہ وجہ ہے کہ تا پہونچے ان دونون سوراخون مین ہر چیز کی بو اور
تیز نفع ہے کہ انکے رستہ سے دماغ کے فضول دفع ہون اور جو کہ ان منفذون کو مستقیم
نہ کیا بلکہ معوج فرمایا تو یہ وجہ ہے کہ اگر یہ مجرے مستقیم ہوتا تو ہر آئینہ ہوا براہ راست جاکر
دماغ مین پہونچ جاتی اور دماغ کو فاسد کر دیتی پس معوج بنایا تاکہ ہوا پیچ و تاب کھاتی ہوئی
اوپر کو صعود کرے پس اسی درمیان مین اسکی تھوڑی برودت شکستہ ہو جاتی ہے بعد ازان
معتدل ہو کر دماغ مین پہونچتی ہے اور اسکے دونون منخرون کے سوراخ حلق کے آخر تک منتہی
ہوے ہین بدین نظر کہ تنفس مین آسانی ہو پس اگر ایسا نہوتا ہر آئینہ ایک گھڑی بھی منہ کا بند کرنا
ممکن نہوتا اور اگر تنفس فقط دہان سے مخصوص ہوتا تو ادراک طعم کا زبان کو حاصل نہوتا اور زبان
حرکت بھی نہ کر سکتی اور غذا نہ چبا سکتی اور نہ نگلی جا سکتی اور سانس بہت کھنچ کے آیا جایا کرتی **فصل پانچوین**
لب کے بیان مین منہ کے روبرو دو ہونٹھ پیدا کیے ہین تاکہ انکے باعث سے دانتون کا گوشت پوشیدہ
رہے اور خورندہ کو بر وقت خورش کے مدد دین بلکہ لقمہ لینے اور چبانے اور چوسنے کے آلات ہون
اور سخن کرنا اور نیز جو کچھ دہن مین لیجانا منظور ہو انہین کے وسیلہ سے ہو سکتا ہے اور یہ دونون ہونٹھ

اُس گوشت سے پیدا ہین جو ممتزج ہو پوست کی طبیعت سے اور دونون رخسارون کے عضلات اوپر کی طرف سے دونون ہونٹھ سے متصل ہوے ہین اور زنخدان کے عضلات نیچے کی طرف سے ملے ہین اور فکین کے عضلات دو جانب یمین و یسار سے متصل ہوے ہین اور اسی واسطے حق تعالیٰ نے دونون ہونٹھون کو گوشت سے پیدا کیا تاکہ حرکت اور حبس اور بند و کشاد وغیرہ انسان کو سہل ہو اور انکی طبیعت بہت نرم اور تھوڑی سخت ہو اسواسطے کہ جو عضلات انکے قریب واقع ہون اُنکے مطیع رہین **فصل جھٹی دہن کے بیان مین** چونکہ انسان غذا کھانے کا محتاج ہو لہذا اللہ جل شانہ نے غذا کا مدخل دہن کو بنایا اور ایسی کیسہ رکھی ہو کہ ایک مرتبہ کشادہ ہو اور ایک مرتبہ بند ہو جاے برخلاف ہر دو سوراخ بینی کے کہ یہ دونون دراصل کشادہ پیدا کیے گئے ہین تاکہ ہمیشہ کشادہ رہکر انجذاب ہوا کیا کرین اور پیدا کیا حق تعالیٰ نے دہن کو مستقیم التجویف مانند عصبہ ریہ کے ایسی حیثیت سے کہ صلاحیت نہ رکھتا ہو کسی امر کی بجز مدخل طعام کے بلکہ اس طریق سے صورت ظاہر کی ہو کہ اسکو طعام کے جمع ہونے کا مکان بنایا ہو تاکہ نکلنے کا عازم ہو اور ذوق طعام کے آلہ کا جذب کرے اور اگر وہ کھانا آٹا ہو جانے کی ضرورت رکھتا ہو تو دانت اسکو چبا کر آٹا بنا دین اور دونون ہونٹھون کو تراور مطبق کیا یعنے کھلنے اور بند ہونے کی قدرت دی اور اسی نظر سے بوسیلہ دونون ہونٹھون کے منہ کے بند ہونے کی ضرورت ہوئی تاکہ خشک نہو دہن کی تری ہوا سے جو بسبب آواز کے خارج سے دہن مین داخل ہوتی ہو جیسا کہ تمام اعضا مین کیونکہ دہن کی تری یاری دیتی ہو لقمہ کے نگلنے اور زبان کی جنبش مین بروقت تکلم کے اور تری دہن کی بھی منفعت ہو کہ ہوا کو قصبۂ ریہ مین داخل کرتی ہو اور چونکہ بقاے انسانی تنفس پر منحصر ہو لہذا حق تعالیٰ نے دو راستہ بنائے ایک سوراخ بینی اور دوسرا سوراخ دہن تاکہ اگر نہین سے کوئی بلا مین مبتلا ہو کر معطل ہو جاے دوسرا کام دے اور انسان کی زندگی دشوار نہو اور زبان مرکب ہو نرم اور سست گوشت سے اور اپنی کھینچتی ہو دونون تالو زیر و بالا کو اور ان دونون سے ایک قسم کا لعاب حاصل کرتی ہو اور اُس لعاب کو خرچ کرتی ہو اُس غذا مین جو اسکو خارج سے حاصل ہوتی ہو تاکہ اُس سے مختلف مزہ مانند ترشی اور شیرینی اور شوریت وغیرہ کے پہچانے اور نیز اسکی منفعت بروقت سخن کے بھی ہو اور طعام کو دہن مین جنبش دیتی ہو حکمت حقیقی نے کیا خوب ترکیب رکھی ہو کہ زبان ہر طرف کو گھوم سکتی ہو اور اسکی اصل کو

بزرگتر بنایا تاکہ ثابت رہے اور نوک زبان کو ایسا بنایا کہ وہ متحرک ہو سکے اور ہر طرف رجوع کرے اور مسوڑھون سے میل وغیرہ کی صفائی کرے - دندان عجیب جو ہر استخوان سے بنائے ہین جو کہ جملہ استخوان کے برخلاف ہین اور جوہر کی نسبت خیال اسطرح کرنا چاہیے جیسا کہ اقسام آہن مین تیزاب دیا ہوا لوہا - آگے کے دانت چوڑے اور تیز پارہ کرنے والے بنائے اور دندان ہائے نیش مین نوکین نکالین واسطے توڑنے چیزون کے اور دندان آسیا کا سر چوڑا بنایا اور سخت کیا تاکہ خورش کو سودہ کرین اگر انکا سر ہموار اور چکنا ہوتا تو غذا کبھی نہ پستی اور اگر انکے سرے چوڑے نہوتے تو غذا اُنپر بکھرتی اور اوپر کے دانت شمار مین زیادہ بنائے بہ نسبت دندان زیرین کے کیونکہ اوپر کے دانت معلق ہین اور اسوجہ سے اپنے ثبات کے واسطے ایسی چیز کے محتاج ہین جو انکی بہ نسبت زیادہ ہو اور نیچے کے دانت اپنی جاے قرار پر ہین پس انکا کمتر ہونا کافی ہو یعنے بہ شمار مین اسوجہ سے کم ہین کہ یہ معلق نہین ہین **فصل ساتوین فک کے بیان مین** فک یعنے مسوڑھ جسپر دانتون کا قیام ہو اور یہ دو ہین ایک بالائی اور ایک زیرین جب خدا نے چاہا کہ دہن ہمیشہ متحرک رہے غذا کھانے اور بات کرنے اور استنشاق ہوا مین پس فک زیرین کا بھی حرکت کرنا واجب آیا کیونکہ فک زیرین کی حرکت بہ نسبت فک بالا کے نہایت سودمند اور آسان ہو اور اس آسانی کی دلیل ہو کہ وہ بہ سبب چھوٹے ہونے کے جلد متحرک ہو سکتا ہو اور سودمند ہونے کی دلیل یہ ہو کہ فک اعلی سر سے نزدیک ہو اور حواس کے مقامات سے قربت رکھتا ہو پس برین تقدیر اگر فک بالا کو جنبش ہوتی تو دماغ و حواس مین بھی برابر حرکت ہوتی اور اسوجہ سے ہمیشہ فساد کچھ نہ کچھ ظاہر ہوا کرتا جیسا کہ عقلا کے نزدیک ظاہر ہو پس حق تعالی نے فک بالا کو ثابت پیدا کیا اور نیچے والے کو متحرک اور ایک استخوان صدغ کے نزدیک پیدا کیا اور اُسمین سوراخ بنائے اور متعلق کیا اُسکے ہر سوراخ سے فک زیرین کو ایک تعلیق ہموار سے تاکہ بند و کشاد مین آسانی ہو اور صدغ کان کے نزدیک رخسار کی جانب ہو **فصل آٹھوین بالون کے بیان مین** حکما کا مقولہ ہو کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہ جاتا ہو جسوقت حرارت آہین اثر کرتی ہو اسکو ٹکڑے کر کے پوست سے باہر نکلتی ہو پس جو کچھ اُسمین سے لطیف ہو خفیف سا تحلیل ہو جاتا ہو حس و حرکت مین اور جو غلیظ ہو وہ مسام کی راہ سے باہر آتا ہو مسام اُسکو کہتے ہین جہان سے بال نکلتے ہین پس اُسی سے بال حاصل ہوتے ہین

ہوتے ہین پس انہین سے بعض بنا بر زینت و آرایش و نگہبانی نے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ
موے سر کہ سر کی برودت اور حرارت کے دفعیہ کے واسطے بجاے پوشش اور جامہ کے ہین
اور زینت اور محافظت کے واسطے ابرو کے بال ہین کہ آنکھ مین گرنے والی اشیا کی روک کرین
اور آنکھ تک نہ پہونچنے دین گویا آنکھون کے واسطے ایک حصار ہین اور زیب و زینت انکی محتاج
بیان نہین ہی خود ظاہر ہی اور نیز موے مژگان کہ آنکھون کو گھیرے ہوے ہین اور بطور شبکہ کے ہین
کہ انسان بروقت گرد و غبار کے اُنکے وسیلہ سے برابر نگاہ دوڑا سکتا ہی اور اُنکے ذریعہ سے
کوئی نقصان یا کدورت آنکھون کو نہین پہونچ سکتی ہی گویا مژگان گرد و غبار کا راستہ مسدود
کیے ہوے ہین بعض بال ایسے ہین جو مخصوص زینت کے واسطے پیدا ہوے ہین مانند
ڈاڑھی مونچھ کے پس یہ دونون چہرہ کی رونق اور بہار ہین حتی کہ اگر ریش و بروت پیدا
نہوتی تو مرد کے چہرہ کی زیب و زینت بھی نہوتی اور بعض بال ایسے ہین کہ جنسے کوئی
زینت متصور نہین ہی اور مقامات حارہ رطبہ مین نکلتے ہین مانند بغل اور زہار کے اور
ان بالون کی مناسبت اُس گھاس سے ہی جو شبنم افتادہ مقامات پر اُگتی ہی اور یہ قسم
بجاے فضلہ کے ہی برخلاف حیوانات کے کہ اُنکے کل جسم کے بال موجب زینت اور
بجاے لباس کے ہین **نوع ثانی آفرینش سخن کے بیان مین** جب
حکمت الٰہی نے سر کو مقام حواس کا بنایا اور چونکہ بعض حواس بصر اور سمع کے محتاج ہین کہ
اُونچے مقام پر ہون لہذا سر کو بہ نسبت کل بدن کے اُونچا بنایا اور وہ اُونچا مقام گردن ہی اور
اُسکو جنبندہ بنایا بذریعہ تفاصل کے کہ شش جہت کی طرف متحرک ہوسکے اور نیز اس عضو کو مدور
بنایا تاکہ عموماً فائدہ حواس پر مشتمل ہو پس رہتا ہی ایک جہت پر اور معلوم ہوتا ہی کہ گویا جمیع جہات پر ہی
اور قصبۂ ریہ یعنے نشش اور نرخرہ دونون کو اُس سے ملحق کیا اور گردن کے سات فقرہ ہین اور
جو فقرات گردن کو محمول فرمایا اُسپر جو کہ اُسکے ماتحت ہی پس واجب ہوا کہ بہ نسبت حامل کے
کوچک تر ہو اور چونکہ فقرۂ زیرین کا مخرج حرام مغز ہی اسواسطے حق تعالیٰ نے اس فقرۂ زیرین کو
پس پشت اُن دونون فقرۂ بالا کے پیدا کیا اُس فقرۂ زیرین سے نصف ثقب ہی اور یہ ثقب
کچھ وسط مین نہین ہی بلکہ اطراف مین واقع ہی اس نظر سے کہ نخاع اور نیز جو کچھ اُسکا محیط ہی
غشا اور استخوان سے محتاج غذا ہی پس داخل کیا ہر فقرہ مین ایک جوڑ کو اُس ثقب سے اور ثقب کا
مخرج عصب اور شریان اور ورید ہی تاکہ داخل ہو ہر ثقبہ مین ثقبہاے عصب اور ورید

اور شریان سے اور اللہ تعالیٰ نے ان شرائین اور ورید ون کی مقدار اتنی ہی خلق فرمائی ہی جتنی کہ
مقدار ثقب کی فقرات مین ہی تاکہ قاصر نہو کفایت سے واسطے مقدار ان شرائین اور ورید ون کے
کیونکہ اسکی کوتاہی موجب خلل ہوگی اور زیادہ بھی نہو اُنسے کیونکہ زیادتی اُنکی بیکار ہو جاتی اور
حق تعالیٰ نے حکمت کاملہ سے جوف گردن مین نرخرہ کو واسطے ازدراد طعام اور شراب کے
اور قصبۂ ریہ کو واسطے داخل ہونے ہوا کے ریہ مین اور ایک پردہ خلق فرمایا تاوہ چھپادے
ریہ کو بروقت ازدراد طعام و شراب کے یعنے گذرنے طعام و شراب کے تاکہ مخرج تنفس مین
نہ جا پڑے اور پھر بروقت تنفس وہ قائم ہو جائے اور پیدا کیا اس غطا کو مثل غضروف کے تاکہ
قائم ہو اپنے نفس پر اور راست ایستادہ رہے اور جسوقت غذا نرخرہ سے اُترنے لگے اسوقت وہ
گر پڑے اس غطا کے فوائد مین سے یہ ہو کہ ہوا کی سردی کو شکست کرے جسوقت کہ اُس تک
پہونچے اور اُسکی کیفیت کو گرم کرے اور اس غطا کو صالح بنایا واسطے ترویح قلب کے اور ایک
فائدہ یہ ہو کہ اس غطا مین ایک غبار سا رہتا ہی جو مانع ہوتا ہی دماغ سے نزلہ اُترنے کو اور پھیپھڑے کو
اُس نزلہ کو گرنے نہین دیتا ورنہ اُسکے نزول سے کھانسی اور بیماری سل کی حادث ہو جایا کرتی
اور اس غطا کی شکل مثل نیزہ کے دراز و طویل ہو اور حنجرہ جو مادہ آواز کا ہو اسمین تین غضروف ہین
اور مختلف ہو ہر ایک اُن تینون غضروفون سے بموجب اپنی شکل اور مقدار کے کہ تمام
ہوتا ہی اسمین ہم برآنا اور کھل جانا اور اس حنجرہ مین عضلات بکثرت واقع ہین کہ معین ہین اُن
حرکات پر اور طرح طرح کے اصوات اُنکے سبب سے صادر ہوتے ہین **نوع ثالث**
سینہ ہی چونکہ سینہ دل کا محافظ ہی اسلیے حق تعالیٰ نے اُسکو سخت بنایا اور گیارہ فقرہ سے
مرتب کیا دندانہ دار اور مانند پر کے اضلاع اُسکے اُس سے متصل ہین اور عضلے تنفس پر
حاوی ہو اور دل نگاہدارندہ کامل حیات انسان کا ہی اور سات فقرہ عالیہ اُسکے بطور دندانہ
اور پرہاے بزرگ کے پیدا کیے اور اُن ساتون کو عریض پیدا کیا تاکہ دل کی محافظت کرین یعنے
دل کے حصار ہون اور نیز املس یعنے نرم اور چکنے ہین تاکہ جو نسیم کہ اُن تک پہونچتی ہو اعضاے
تنفس سے انقباض و انبساط مین وہ دل تک بخوبی پہونچ جاے اور تحقیق کہ سینہ اس بات کا
محتاج ہوا کہ اُسکا درمیان جوف دار اور خالی نہو اور چسپیدہ نہو تا آنکہ متمکن ہو اسمین دل اور گشش اور
ممکن ہو اُنکو انقباض اور انبساط کیونکہ یہ انقباض اور انبساط تا وقت مرگ برطرف نہین ہوتا اور
پیدا کیے گئے ہین یہ فقرے استخوان سے تاکہ دل کی سپر ہون آفات خارجہ سے جو صادر ہون

دل پر اور مانع ہوتے ہین روح اور حرارت غریزی کو تحلیل ہونے سے **فصل دوسری**
پستان مین پستان مرکب ہی شرائین وعروق وعصب بسیار سے اور رگین بہت
اقسام کی ہین اور بہت باریک باریک ہین اور اُنپر لیفین بہت لپٹی ہوئی ہین اور پُر ہی پستان کے اندر
گوشت سفید مثل غدود کے اور اس سفید گوشت کی خاصیت یہ ہی کہ پستان کی رگون مین خون
پہونچکر دودھ بنجاتا ہی اور حق تعالیٰ نے رحم اور پستان کے درمیان مین باہمہ گرہلی ہوئی رگین
پیدا فرمائین کہ انھین رگون سے اوپر کو چڑھتا ہی وہ خون جسکو بچہ رحم مین کھاتا تھا کیونکہ مولود یعنے
بچہ کو یہ قدرت نتھی کہ غذاے غلیظ خورش کرسکتا اور دودھ ہر ایک غذا کی نسبت لطیف ہی
اور رحم عورت کا بہ نسبت خون کے گویا ایک حوض کے مثل ہی پس حکمت الٰہی ایسی ہوئی کہ جب
جنین کی تکمیل ہوجاتی ہی تو وہ خون اوپر چڑھتا ہی اور تھوڑا تھوڑا ہوکر طبیعت دودھ کی حاصل کرتا ہی
پس اس طور پر پستانون مین شیر کی غذا بنا بر مولود کے تیار ہورہتی ہی جیسا کہ قبل ورود مہمان کے
میزبان کھانے کی تیاری کرتا ہی پس یہ وہی خون ہی کہ بروقت ایام حیض کے باہر دفع ہوتا تھا
عجائبات حکمت ایزدی سے یہ ہی کہ جس فضلہ کو طبیعت باہر کی طرف دفع کرتی تھی یعنے حیض
اُسی کو حق تعالیٰ نے غذاے مولود شکم مادر مین قرار دیا اور بعدہ اُسی حیض کو پستانون مین دودھ بنایا
نوع چوتھی ہاتھ مین چونکہ حکمت الٰہی مقتضی ہوئی کہ حواس ظاہرہ سے اشیاے ظاہری دریافت
کیے جاوین پس بعض انمین سے نافع ہین اور بعض مضر اسکے بعد واجب ہوا کہ ان حواس ظاہرہ مین
کوئی ایسا آلہ مقرر کیا جاوے جسکے وسیلہ سے نافع کو قبول اور مضر کو رد کرے پس پیدا کیا
حق تعالیٰ نے ہاتھ کو تین جزو بزرگ سے اول بازو دوم کہنی سوم ہتیلی - اول بازو کو ایک استخوان
سخت قوی سے بنایا جو کتف کے نزدیک ہی اور اُسکا ایک مفصل ہوتاکہ حرکت اسکی ہر طرف کو
ممکن ہو اور وہ ایسا ہی کہ حق تعالیٰ نے بنایا ہی استخوان بازو کے سرے کو مستدیر اور مرکب کیا ہی کتف کے
سرے پر ہموار آفرینش سے اسوجہ سے کہ اسکی حرکت بھی ہر طرف ہموار ہی بعد ازان رگ وپی سے اسکو مستحکم کیا
اور ربط دیا ایک ہڈی کو دوسری ہڈی سے ساتھ بندش سخت کے چونکہ ہاتھ سے مختلف عمل سرزد
ہوتے ہین پس مختلف بنایا اللہ نے دونون شانون کو علحدہ علحدہ اسطرح پر کہ ایک دوسرے
پر چسپان نہون اور دونون ہاتھ کشادہ ہون دہنے اور بائین کمال استقامت مین اور ملجاتے ہین
دونون ہاتھ آپسمین آگے پیچھے سے پس ممکن ہی دونون ہاتھ کا پہونچنا جمیع اطراف سے نہایت سہولیت
اور آسانی کے ساتھ اور پیدا کیا حق تعالیٰ نے کہنی سے نیچے کلائی تک دو استخوان سے جو طولانی ہم چسپیدہ ہین

اور دو استخوان اوپر کی طرف جو انگوٹھے سے ملحق ہین انکا نام اوتق ہی اور زند اعلی بھی کہتے ہین
اور جو انگلیان نیچے کی طرف خنصر سے ملحق ہین انکو اغلظ کہتے ہین اور زند اسفل بھی کہتے ہین
اور زند اعلی کی منفعت یہ ہی کہ اسکی وجہ سے تمام بازو حرکت کرتا ہی یعنے سیدھا اور ٹیڑھا ہونا اور
زند اسفل کی مدد گاری سے ساعد انقباض اور انبساط کرتا ہی یعنے بست وکشاد ہوتا ہی انکا وسط
باریک ہی واسطے سعی کرنے کے جو کہ انکا حق ہی بہ نسبت بازو کے اور دونون طرف انکے موٹے
بنائے کیونکہ اکثر روابط سے انکو احتیاج ہی بیشتر احتیاج تو یہ ہی کہ لاحق ہوتے ہین ان دونون طرفون کو
صدمات حرکات مفاصل کے وقت زند اعلی معوج یعنے پیچدار ہی اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ گرہ سے
خم کھا جاوین اور زند اسفل راست ہی اسواسطے کہ کھلنے بند ہنے کی صلاحیت بکثرت رکھے خدا نے
ہتیلی کو چار استخوان متباعدہ سے بنایا ہی یعنے ایک دوسرے سے دور تفاوت سے کیونکہ
چار انگلیان اسمین مرکب ہوئی ہین اور اسکے استخوان سخت قوی ترنبائے اسواسطے کہ ترکیب
شانہ کی اور اصابع کی اسی سے ہی پس یہ مثل عمود کے ہی گویا تمام ہاتھ کا اعتماد اسی پر ہی اور حق تعالی نے
انگلیون کی وضع ایک ہی صف مین بنا رکھی اور وضع ابہام یعنے انگشت نر کی ایک صف مین
تاکہ مدغم کرے اصابع کو باہم اور انگوٹھے کو قوی اور موٹا بنایا اور قوت مین مساوی باقی
اور انگلیون کو بحسب قدرت اور زینت کے کوئی چھوٹی کوئی لمبی کوئی موٹی کوئی پتلی تاکہ جب مٹھی باندھے
تو ہر ایک انکی کا سرابر آجاے اور اسواسطے تاکہ مٹھی باندھنا ممکن ہو اس کیفیت سے کہ اندر سے
خالی اور باہر سے مسدود رہے اسلیے جڑ انگلیون کی موٹی بنائی اور وہ مٹھی مانند ایک صندوق کے
ہو جاتی ہی اور انگوٹھا بجاے قفل صندوق کے ظاہر رہتا ہی حق تعالی نے انگلیون کو چند استخوان سے
بنایا جنکا نام سلامیات ہی اور یہ ہڈیان اندر سے خالی ہین اور کسی طرح کا گوشت نہین ہی اسواسطے
کہ بروقت کام کے فراہم ہو کر ایک دوسرے کی مددگار ہون اور نیز انکے فعل سست نہون اور
ایک ہڈی سے بھی انکو پیدا نہین فرمایا تاکہ بروقت مٹھی بند کرنے کے پریشانی نہو اور نیز ہر انگلی
مین تین ہڈیون سے زیادہ خلق نہین فرمایا کیونکہ اگر زیادہ جوڑ ہوتے تو بھی مٹھی مضبوط نہ بند ہو سکتی
اور اگر دو استخوان ہر انگلی مین ہوتے تو اگرچہ اسکا ثبات بیشک بہت مضبوط ہوتا لیکن اسکے حرکات
ناقص ہوتے اور پیدا کیا ہی خدا نے کف دست کو چوڑے چوڑے استخوان سے اور سرے انکے
یعنے انگلیان باریک کہین تاکہ بہ نسبت حامل کے محمول کے ساتھ اچھی رہے اور ان ہڈیون کو متدیر اسواسطے
بنایا تاکہ آفات سے محفوظ رہین درسختی اور میان تہی اسواسطے بنایا تاکہ ثبات پر مستقل رہین اور خدا نے

باطن دست کو مقعر یعنے پشت اور پشت دست کو محدب یعنے بلند پیدا فرمایا کہ جس چیز کی گرفت کا
ارادہ کرے فوراً قبضہ مین لاوے اور ہتیلی کے اندر گوشت پیدا کیا گیا ہی تاکہ بروقت گرفت کسی
چیز کے خوب بہم ملجاے **فصل دوم کتف یعنے شانہ کے بیان مین**
پیدا کیا خدا نے اسکے سر کو دو فائدون کے واسطے ایک یہ کہ اس سے بازو لٹکا رہے اور اگر سینہ سے
چسپان ہوتا تو اسکے اطراف کشادہ نہوتے اور اسطرح کی حرکت متعسر ہوتی اور دوسری منفعت یہ ہی کہ
جو اعضا کہ سینہ مین محصور ہین انکا حصار ہو اور شانہ مین بھی فقرات ہین پس گویا یہ بازو سینہ کے واسطے مثل
پرون کے ہین اور بہت سے فوائد اسمین ہین مثل دفع کرنے صدمات وغیرہ کے اور کتف کی ہڈی دو حصے
طرف سے یعنے باہر کی طرف سے باریک ہوتی ہی اور اندر کی طرف سے غلیظ پس حادث ہوتا ہی
جانب وحشی کے فقرہ عائرہ کہ داخل ہوتا ہی بیچ اس طرف کے عضد مدور اور کتف کے دو زائدہ ہین
ایک اوپر کی طرف اور ایک پس پشت اور اس زائدہ کو منقار غراب کہتے ہین اور کتف کا ربط ترقوہ سے ہی
اور ترقوہ ایک ہڈی کا نام ہی اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ مانع ہی بازو کے نکلنے کو اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف بھی
نکلنے کو مانع ہی اور اسکی پشت پر ایک زائدہ ہی مانند مثلث کے قاعدہ اسکا باہر کی طرف مائل ہی اور زاویہ
اسکا اندر کی جانب مائل ہی اور قاعدہ اصل دنیا کو کہتے ہین اور زاویہ گوشہ کو اور اسلیے اسکا قاعدہ اور زاویہ
جس طور پر کہ مذکور ہوا وحشی اور انسی ہی تاکہ پشت کی ہموار ی کی طرف مائل نہو اور یہ زاویہ جو کتف مین ہی
جملہ فقرات کے واسطے بمنزلہ نچرہ کے ہی اور یہ زاویہ کتف سے علاوہ ہی اور یہ چوڑا ہی اور اسمین غضروف بھی
چوڑے متصل ہین ہی سبب سے یہ نرم بھی ہی **تیسری فصل ناخون مین** حق تعالی نے انسان کے
ناخون اسطرح بنائے ہین جیسے پرند جانورون کے چنگل اور بہائم کے سم ہوتے ہین اور نیز انکے انگلیون کا
استحکام ہی کیونکہ اگر ناخون نہوتے تو بروقت گرفت کسی چیز کے انگلیان متاذی ہوتین اور چھوٹی چھوٹی اور
نیز ریزہ ریزہ اشیا کا اٹھانا بہت محال ہوتا پس یہ ناخن بجاے خود ایک آلہ ہی بنا بر کھجلانے اور زخمی کرنے
اور بال اکھیڑنے اور نیز ایسی ہی ایسی حرکات کے واسطے اور خدا نے انھین سخت نرمی میز بنایا ہی سختی سے تو یہ
فائدہ ہی کہ آفات سخت سے محفوظ رہے اور نرمی سے یہ فائدہ ہی کہ ٹوٹ نہ جاے اور جو پشت انگشت پر انکو
مبسوط بنایا اور گوشت کو گرد نواح مین جگہ دی تو غرض اس سے یہ ہی کہ جلد تر کسی آفت مین نہ آجاوے
اور حق تعالی نے اسکو دائم النمو یعنے ہمیشہ اگنے کی قوت بخشی ہی تاکہ بحسب استعمال فرسودہ ہوا کرے
نوع پانچوین بطن کے بیان مین بطن شکم کو کہتے ہین یہ ایک غشا ہی مستدیر سینے
استین تک تاکہ پوشیدہ کرے آلات اندرونی کو پس گویا یہ ایک حصار ہی حق تعالی نے اسکی

آفرینش ہین دو لحاظ فرمائے ہین اوّل یہ کہ اسکے روبرو حاسہ ہو پس حفاظت کرتا ہی اسکی آفات سے
برخلاف پشت و دماغ کے اور دوسرا یہ ہی کہ جسوقت شکم پر ہو طعام وغیرہ سے ازروے انبساط
کشیدہ ہوتا ہی اور جسوقت خلا ہو بحالت اصلی آجاتا ہی بصورت انقباض کے اور یہ حاسہ پس پشت
معدہ اور رودون کی بھی حفاظت کرتا ہی اپنی وضع پر حق تعالیٰ نے پیدا کیا شکم کو نرم و نازک و تنک
مگر اسپر بھی کسی قدر سختی ہی اسکو مقوی بنایا ہی اسواسطے کہ کشادہ نہو اور رودہ کو بھی نرم و تنگ نہین بنایا
بلکہ سہولیت اور نزاکت سے ہموار کیا ہی مانند تابع کے پس اعانت کرتا ہی قوت ماسکہ کی مندین
بروقت پہونچنے غذا کے **نوع چھٹی پشت** چونکہ پشت مین حاسہ نہین ہی اسواسطے خدائے
تعالیٰ نے اسکو مستحکم اور استوار بنایا چند ایسی ہڈیون سے جو دندانہ دار ہین تاکہ آلات شریف کی
محافظ اور سپر رہے مانند آلات تنفس اور دل اور غذا کے اور پیدا کیا فقار پشت کو مانند قاعدہ کے واسطے
ہڈیون کے اور قیاس ہی فقار کا بہ نسبت کل ہڈیون کے اسطور پر ہی جیسا کہ جب کشتی کو بنانا چاہتے ہین
تو اول ایک لکڑی کا تختہ باندھتے ہین بعد ازان اور چھوٹے چھوٹے تختے اسمین نصب کرتے ہین پس
اسی طرح سے اس قاعدہ مین پہلوؤن اور سر اور دونون ہاتھ اور دونون پیر کی ہڈیان اسپر مرکب ہین
اور اسی فقار پشت سے بدن قوی ہوتا ہی اپنے استادگی اور قیام پر اور زیر پشت کے فقرات مین استخوان
مہرہ دار ہین تاکہ خم اور راست بخوبی ہوسکین پس اگر ایک ہی قطعہ استخوان کا ہوتا تو خمیدگی دشوار ہوتی پس
چونکہ پشت اصل قیام بدن کی باعث ہو حکمت الٰہی نے اقتضا فرمایا کہ پشت کی نگاہداشت فرمائے
ہر فقرہ خار دار روئیدہ جانب وحشی سے اور دو طرف مثل پیر کے اسکو عطا فرمائے جانب
یمین و یسار سے اور پوشیدہ کیا ان خارون کو جو ہر غضروف سے پس پشت اور انپر رباط اور پٹھے
چوڑے چوڑے بھی مندھے ہوے ہین اور ان خارون کو سناسن بھی کہتے ہین کیونکہ یہ ایک سیتن ہین
اُن آفات سے جو کہ خارج سے صدمات فقار پشت کو حادث ہوتے ہین اور پشت اُس شر سے
خلاصی پاتی ہو اور چھپا ناجو ہر غضروف کا اسکو اسواسطے ہو تاکہ مربوط کرے بعض کو بعض سے طور پر
کہ گویا ایک قطعہ ہی اور دو پر عطا ہونے کی مصلحت یہ ہی تاکہ فقرات کے اطراف و جوانب کو
استحکام کے ساتھ فراہم کیے رہے اور پشت کی ہڈیان جو مختلف اور متعدد پیدا ہوئی ہین اسکی مصلحت
یہ ہو کہ اگر کسی فقرہ پر آفت نازل ہو تو باقی فقرات پشت کے نگہبان رہین اور چونکہ انسان کو آگے جھکنے کی
حاجت زیادہ ہی بہ نسبت خم ہونے جانب پشت کے پس اسی وجہ سے حق تعالیٰ نے رباط اور
عصب کو باہر کی طرف سے مندھا اور داخل کی طرف خالی رکھا تاکہ حرکت اور آگے جھکنے مین سہولت اور سلامتی رہے

پس اس تعریف کے بموجب جملہ پشت بطور ایک قطعہ صلب کے واقع ہی اور اسکی شکل مستدیر ہی
کیونکہ وہ ابعد ہی قبول کرنے اثنات سے اور اوپر والے سرے مہرہ ہاے فقار کے نیچے کی جانب مائل ہین
اور نیچے والے اوپر کی طرف اور یہ سب فقار جمع ہوے ہین واسطۂ عاشرہ مین اور یہ واسطہ عاشرہ سب
مہرون کے بیچ مین واقع ہی اور چونکہ پشت تحاج ہی خم ہونے مین اور وہ اسطرح پر ہی کہ میل
کرتا ہی واسطہ عاشرہ سب طرف اور مافوق اور ماتحت واسطہ یعنے ہر دو طرف پشت کے میل
نہین کرتے ہین کسی طرف لیکن چونکہ طرف بالا و پائین تابع واسطہ ہی پس جسطرف واسطہ جھکتا ہی
اسی طرف یہ اطراف بھی میل کرتے ہین مانند مقبض کمان کے اور پیدا نہ کیا گیا واسطہ مین تقسیم بلکہ
خلق ہوے فقرہ اور بنائے گئے بقعہ ہا سے بالائی اور زیرین حکمت ازلی سے اُن فقرون مین
لیکن بقعہ ہاے بالائی متوجہ ہین جانب اعلیٰ اور انکا نام صاعدات ہی پس جذب کرتے ہین فوقانیات
اسفل مین اور سفلیات بالا کو چونکہ حکمت ایزدی نے چاہا کہ ہموار ہو تمام بدن پس ضرور ہوا کہ
بدن مین نافذ ہون عصب کے شعبہ اس حیثیت سے کہ عام ہو وصول اُنکا جمیع بدن مین اور ممکن نہین ہی
عصب دماغ کا وصول ہونا اُنمین اسوجہ سے کہ درمیان دماغ کے بعد ہی کیونکہ جسم دماغ کا
متحمل نہین ہوتا قوی اعصاب کا جو ان اعصاب کے اطراف مین پہونچتے ہین لہذا حکمت ایزدی
یہ ہوئی کہ شعبہ غلیظ کو موخر دماغ سے نکال کر طول بدن مین پہونچایا اور وہ شعبہ نخاعی ہی اور محیط کیا
اُنمین استخوان فقرات کو اسواسطے کہ نگاہدشت نخاع کی کرے اپنی صلابت سے اور حرکت
دیوے اُسکے مفاصل کو اور حکمت خداوندی نے ہر ایک موضع پر نخاع پہونچایا جو موضع کہ تحاج
ہو احرکت یا حس عصبی کا جو اُس سے متصل ہو اور پشت مین پیدا کیے انتیس ۲۹ زوج دو دو زوج
ہر ہر فقرہ کے پاس ایک دہنے پہلو مین اور ایک بائین پہلو مین اور خدا تعالیٰ نے قطن مین
پانچ فقرہ پیدا کیے اور ہر ایک فقرہ مین پر اور باز دطویل اور عریض پیدا فرمائے اور قطن
رد بر و عجز کے حکم قاعدہ کا رکھتا ہی اور وہ ستون ہی جو استخوان عانہ یعنے زہارہ کو اُٹھائے
ہوے ہی اور اُس سے پیرون کے اعصاب آگے ہین **نوع ساتوین بیان پہلو مین**
یہ پہلو کئی ضلعون سے مرکب ہی اور سخت ہی درمیان ضلعون کا گوشت رقیق سے واسطے محافظت
اُسکی کے کہ جو اُنمین محیط ہی آلات تنفس اور آلات غذا سے اور اسی واسطے ایک استخوان سے نہین
پیدا کیا تاکہ سنگین نہو اور نیز اسواسطے کہ حاصل ہو انبساط جسوقت کہ پُر ہون احشا غذا سے اور ہر ایک
ان اضلاع مین سے ایک استخوان ہی خمیدہ مانند کمان کے جو دو زائدہ سے داخل ہوتی ہی

دو فقروں مین بیچ ہر خاج کے اجمۂ فقرات پشت سے پس پشت مانند حائرہ کے ہو اور اضلاع مانند حدوع کے ہین اور اضلاع کے درمیان کا گوشت مانند عوارض کے ہو اور چونکہ پہلو محیط ہی دل اور شش پر اسواسطے واجب ہوا پہلو پر کہ دل اور شش کی نگہبانی کرے پس پیدا کیا ایزد تعالی نے اوپر کے ہفتگانہ اضلاع کو شامل اُسپر جو محیط ہی کل اطراف سے اور ملا ہوا قص اور خاج فقرات مین لیکن جو کچھ کہ مشتمل ہو اوپر آلات غذا کے پس پیدا کیا گیا فقرات کے پس پشت سے اسی واسطے کہ حراست نہین کرتے اُنکی حواس اور نہین ہوتے متصل رو برو سے بلکہ اُنکے باہم تھوڑا تھوڑا انقطاع ہی پس بلندی اُنکی نزدیک تر ہی بحسب مسافت اُس سے جو کہ درمیان اطراف بازو اُنکے کے ہو اور اسفل اُسکا بحسب مسافت کے دور تر ہی اور اسی واسطے ترتیب رکھی ہو کہ جگر اور سپرز وغیرہ کی محافظت کرے اور وہ مشتمل ہی آلات غذا پر کشادہ ہوتا ہی واسطے جاے معدہ کے پس اسواسطے تنگی نہین ہی بروقت پُر ہونے معدہ کے اور نیز پانچ ضلع کوتاہ پیدا کیے اور سرے اُنکے غضروف سے متصل ہین تاکہ ٹوٹنے سے امین رہین جسوقت کہ کوئی صدمہ پہونچے اور نیز ملاقی نہوا عضاے لینہ سے مانند جلد بطن کے اور نیز ملاقی نہو مجاب مین سختی سے بلکہ ملاقی ہو اُن اجسام سے جو نرمی اور سختی مین اوسط ہون نوع آٹھوین قدم کے بیان مین چونکہ پانون سے چلنا پھرنا مراد ہو اور نیز بیٹھنا اُٹھنا اور مختلف صورتون سے ظاہر ہونا مانند سونے اور خمیدگی اور چسپیدگی وغیرہ کے پس پیدا فرمایا حق تعالی نے قدم کو اس صورت پر کہ ان سب صورتون سے موافق ہو سکے اور پیدا فرمائین خلقت قدم مین ہاتھون کے مانند انگلیان اور ہتیلی تاکہ افعال قدم کے مانند بعض افعال ہاتھ کے ہون اور پیدا کی ہی خدا نے جاے قرار ہڈیون کی ہڈیون اور رگون پر اور استخوان ساق کی ترکیب استخوان ران پر ہی تاکہ اتمام پاوے مضبوطی قدم کی بہرحال خواہ رونده ہو خواہ ایستادہ اور بیٹھنا اور تکیہ کرنا اور متحرک ہونا اور ٹھہرنا اور نیز دیگر صفات مین اور صفات مذکورہ مین بہت سی شکل اور ہیئت سی مراد ہی اور پیدا کیا پیر مین کف اور رسغ اور درازی قدم کی اسوجہ سے ہو تاکہ ثبات اور قرار کا فائدہ ظاہر ہو کہ جسوقت ٹھہرے تو آلہ استقرار متمکن ہو اور پیدا کیا خدا نے انگشتان قدم کو دوسری صورت پر بہ نسبت انگشتان دست کے کیونکہ کل انگلیان ایک سطر مین واقع ہین اسواسطے کہ تمام اُن انگلیون مین پیرون کے استقرار ہی مختلفہ اشیا پر مانند محدب و مقعر و صعود کے یعنے کف پا زمین پر رکھنا اور بلندی زینہ پر چڑھنا پس پیدا کیا

پاشنہ کو استخوان سخت مثلث چپیدہ سے پس سختی اسکی اسواسطے ہو کہ حامل بدن ہو لیکن قوت کشش اسکی اور واقع ہونا اسکا پس پا اس نظر سے ہو کہ بدن بجانب پس نہ گرپڑے پس چھپایا حق تعالی نے پاشنہ کو سخت ترچرم سے جو کہ سب جگہ کے چمڑون سے سخت تر ہو تاکہ سختی کا متحمل ہو کیونکہ بہت سا اعتماد قوت کا اسی پر ہو اور آگے پاشنہ کے ایک ہڈی کشتی کی صورت پر ہو تاکہ مستقر ہو مقام محدب پر اور ملاقی ہو زمین سے اپنے جوانب مین کسواسطے کہ شکم کف پا کا زمین سے ملاقی نہین ہو اور پیدا کیا کعب کو درمیان ساق اور پاشنہ کے تاکہ یاری دیوے قدم کو بند وکشاد مین زمین وغیرہ پر بروقت حرکت کے **ضرب دوم اعضاے باطنی کے بیان مین** اور وہ چند نوع پر ہی **نوع اول** دماغ یہ جسم متوسط ہی سختی اور نرمی اور چربی مین جو دو غشا کے درمیان ہی اور نیز یہ چشمہ روح نفسانی ہی اور روح نفسانی ظہور کرتی ہو دماغ سے مانند آب دریا کے اور دماغ سے نکلکر اعصاب مین جاری ہوتی ہی تا آنکہ کل بدن پر محیط ہو جاتی ہی اور چونکہ دماغ کا جوہر بہت نرم ہی یہان تک کہ مائل بہ سیلان ہی پس حق تعالی نے حکمت کی کہ غشا کے پردہ مین رہے پس اس پردہ کو نہایت تنگی سے بنایا تاکہ دماغ ہمین سما جاے اور وہ ضبط کرے دماغ کو اور اسکا محافظ رہے بطور حصار کے بعد ازان پیدا فرمایا قحف اور دماغ سے ایک موئی غشا جو قحف سے ملی ہو داخل کی طرف اور دماغ کے قق مین استر کے مانند ہی تاکہ جسوقت دماغ حالت انبساط مین کشادہ ہووے اور اس استخوان قحف سے میانہ دماغ جا ملے اسوقت پر دۂ غلیظ یعنے غشا سے تصادم کرے اور وہ صدمہ قحف تک نہ پہونچے پس وہ غشا دماغ کی محافظ ہی چیزہاے غریبہ سے اور اسکا نام مرحانی ہی اور چونکہ دماغ مین نرمی اور سیالی فعل بہت ہو اسلیے پیدا کیا خدا نے ہڈیون سے دماغ کے واسطے ایک سخت حصار جسکا نام قحف ہی اور اس حصار کو دماغ سے دور کیا اسواسطے کہ دور ہی سے آفات کو دماغ سے باز رکھے اور اپنی سختی سے دماغ کو زیان نہ پہونچاوے کیونکہ قحف ایک سخت ہڈی ہی اور دماغ لطیف ہی اگر وہ غشا غلیظ واقع نہوتی درمیان دماغ اور قحف کے تو تحقیق کہ دونون ملجاتے اور قحف کی سختی سے ضرور دماغ کو صدمہ پہونچتا اور ہمیشہ دماغ کو ایک نہ ایک اذیت اور تکلیف پہونچا کرتی پس ظاہر کیے پروردگار نے چند ربط ایسے جو کہ داخل ہین دماغ کے شکم سے قحف کے بالا تک تاکہ اٹھاوین ان اخراج کو جو اٹھاتے ہین بطون دماغ کو اور نہ گرنے دے ان اخراج کو بسبب لینت کے جو اسکے نیچے ہین پس اس قاعدہ سے دماغ محفوظ رہا ہمیشہ کو آفات سے دماغ کے طول مین تین شکم ہین اور یہ تینون اپنی اپنی حد مین عرض رکھتے ہین اور وہ عرض شکم دماغ کا دو جزو رکھتا ہی پس ان دو جزون مین سے اول جزو محسوس الانفعال ہی

دو جزو بزرگ سے اور یہ جزو یاری دیتا ہی پانی کے اوپر کھینچنے مین ناک کی راہ سے اور نیز ہوا و بخارات وغیرہ کے استنشاق پر اور پہنچنے کے اور تیسرا افعال قوت مصورہ پر یعنے اُن افعال پر جو قوت سے صورت پکڑتے ہین رہا بطن موخر یہ بھی بزرگ ہی کیونکہ یہ پرکرتا ہی بُرے اعضا کی تمیگاہون کو اور چونکہ سبھی سے ہی جاے ابتداے نخاع کی اور اسی سے پیدا ہوتی ہی اکثر روح محرک اور اسی سے ہین افعال قوت حافظ کے لیکن وہ جزو کو چک تر ہی بطن مقدم سے بہ نسبت ہر ایک کے دونون جزون سے اور جو بطن کہ جزو مقدم رکھتا ہی وہ بطن بہ نسبت اُسکے کو چک تر ہوتا ہی اسواسطے کہ اندراج اُسکا نخاع مین ہوتا ہی اور بطن اوسط دماغ کا مانند ایک منفذ کے ہی جزو مقدم سے جزو موخر کی جانب مانند ایک ہیر کے کہ درمیان بطن اوّل و آخر کے بنی ہی اور اسواسطے طویل ہی کہ پہونچتی ہی ایک ہڈی سے دوسری ہڈی کیجانب اور اُس سے متصل ہوتی ہی روح مقدم بہ نسبت روح موخر کے اور برابر ہوتے ہین اُسمین خیال اشیا اور یہ بطور حفظ کے ہی اور اسی وجہ سے یہ محفوظ ہی تمام آفات سے اور نیز بوجہ مادہ رطوبت اپنی کے بھی محفوظ ہی اور یہ منفذ جسکا ذکر ہوا اُسکی حد نفس مین بطن ہی اور جب مودی ہوتا ہی صور سے جانب حفظ امر دماغ کے پس ہوتا ہی بہت عمدہ موضع خاصکر فکر اور خیال کو پس حکمت ایزدی نے بنایا کہ مقدم دماغ نہایت نرمی مین ہو اسواسطے کہ اُسکا ظاہر یعنے باطن مقدم منشا شعبہاے کلان کا ہی جو کہ مراد نخاع سے ہی اور اسکا باطن موضع حفاظت کا ہی بہرحال مناسب تر ہی اُسکو واسطے احتیاج محافظت کے دوسری نوع انواع ضرب ثانی سے ربہ کے بیان مین اسے فارسی مین ششش کہتے ہین یہ پہلوے جگر مین واقع ہی اور یہ ایک جسم ہی نرم متخلخل گویا کہ ایک تھیلی ساجم گیا ہی اور اسی واسطے حق تعالیٰ نے اس عضو شریف کو اس صفت سے خلق فرمایا کہ آسایش دل کا موجب ہو گویا یہ دل کا پنکھا ہی کیونکہ دل کو زیادہ تر بسط و کشاد کی حاجت رہتی ہی پس اُسکو مخلوط بنایا گوشت سست کمال سستی مین اس وجہ سے کہ یہ سستی یاری دیتی ہی اُسکو حالات مذکورہ بالا پر اور ترویح کے معنی یہ ہین کہ ہواے صاف بارد وجود دہن مین گذرے اُسکا جذب کرے اور دل تک پہونچاے بعد اُسکے ہواے گرم کو دل سے کشش کرکے اپنی طرف جذب کرے اور باہر کو دفع کرے اور شش آواز کا بھی آلہ ہی اور پیدا کیا ہی ایک مجری کشادہ جو لپٹا ہوا ہی غضروف سے اور مربوط ہی اُنمین سے بعض ساتھ بعض کے بذریعہ رباط غشاے اور اسی واسطے حق تعالیٰ نے غضروف سے اُسکو پیدا کیا تاکہ ہمیشہ مفتوح ہو پس محتاج نہو کسی دوسرے آلے کا جو کہ اسکو مفتوح کرے کیونکہ ہمیشہ احتیاج تنفس کی ہی اور اسی وجہ سے پیدا کیا گیا ہی قصبہ ریہ یعنے شش کا کہ کشادہ ہوتا ہی ایک حالت مین اور تنگ ہوتا ہی دوسری حالت مین بحسب حاجت کے اور ریہ کی خلقت ناقص

یعنے بڑھنے والی نہین ہی پس اسی وجہ سے تین ربع اسکے غضروف سے پیدا ہوے اور باقی غشائے
اور بنایا اسکی جانب کو ایک غشا تاکہ تنازع کرے آوازمین اور اسکی طرف ایک غضروف سخت ہی
خارج مین اسوجہ سے وہ آفات خارجیہ کی برداشت کرتا ہی پس بعدازین قصبہ ریہ نے جسوقت
کہ تجاوز کیا بنا برقوت کے اور اقتضا کیا میدان صدر مین منقسم ہوا اقسام مختلفہ پر موافق انقسام اورد
اور شرائین کے جنکا منفذان عصبات پر ہی تاکہ داخل ہو ہوا شرائین مین ریہ سے انبساط قلب کے
نزدیک اور دفع ہو اُس سے دخان گرم بروقت انقباض کے اور جو ریہ کہ خدمت ہوا کی کرتا
بذات خود صلاحیت ترویح قلب نہین رکھتا تھا کہ ہوتی ہوا معتدل موافق اسکے اسی وجہ سے
پیدا کیا حق تعالیٰ نے اُن قصبات کو کہ وہ خزانہ ہوا کے ہین تاکہ نگاہ رکھین اسکے جوہر کو کہ محصور ہی انمین
اور درازی واعداد اُنکے موافق ہین قلب کو اور دل کی صلاحیت انھین سے ہی اس نظر سے کہ
ٹھہرتی ہی انمین روح جسطرح کہ جوہر کیلوس محصور ہی کبد مین اور کبد کرتا ہی اسکو صالح تا آنکہ اُس سے
بنتا ہی بدل اسکا کو کہ تحلیل پاتا ہی اعضا سے ولیکن نفس ریہ پس منکشف ہوتا ہی دل اُس سے اور
وہ دو قسم پر تقسیم ہوتا ہی ایک قسم تجویف صدر مین جو کہ جانب راست دل ہی تاکہ حاصل ہو زندگی کی منفعت جنبش
کہ ریہ سلیم ہو اور جسوقت کہ واقع ہو کسی ایک مین منجملہ دونون جانب کے کوئی صدمہ پس جانب دیگر
ترویح قلب مین مستعد ہو جاتا ہی اور اسوجہ سے فساد بدن مین نہین ہونے پاتا ہی **نوع تیسری**
قلب کے بیان مین اور یہ جسم بطور صنوبر کے ہی جو حامی جوہر ہوتا ہی اور اسکے جوف مین خون
اور روح حیوانی ہی اور دل سے ریزش کرتا ہی بدن کے شرائین مین اور گوشت اسکا قوی ہی تاکہ
منفعل نہو مواد یات مین اور اعلاے دل غلیظ ہی اسواسطے کہ مبنت شرائین ہی اور اسفل دل گون ہی
مانند برتیخ کے تاکہ دور کرے استخوان ہاے سینہ کو اپنی جہات سے اور اسپر ایک ہلکا سا غلاف ہی
جو اسکی محافظت کرتا ہی اور اسکا نام شیاف ہوا اور یہی روح حیوانی کا منبع ہی اور اسی واسطے وسط
بدن مین موضوع ہوا ہی اور اسکا مکان بطور قلعہ کے ہی دو حزر کے درمیان مین کہ مبنی ہی دل کے حوالی
مین اور اطراف ریہ مین جو اسکا حزر اولی ہوا اور یہ حزر بنایا گیا ہی استخوان سینہ اور پہلوا اور استخوان ہاے فقرات
پشت سے اور بنایا خدا نے اس عرض کو اسکے دو تون طرف سے اور اسکے درمیان مین ایک فضاے
جو قلب و ریہ وغیرہ کو فائدہ پہونچاتی ہی بدرستی کہ اس حصن مین قلب اور ریہ دونون متحرک ہین انقباض اور
انبساط کی حرکات مین پس نگاہداشت قلب اور ریہ کی حصن کی شان مین سے ہی کیونکہ یہ حصن ان سب کو
نگاہ رکھتا ہی گرمی اور سردی کی آفات سے اور حرارت غریزی بھی اسی وجہ سے محفوظ اور باقی

رہتی ہو اور ہر گاہ خون آسایش اور قوت دل کا موجب ہو حق تعالیٰ نے اسکو رقیق اور لطیف اور گرم
بنایا تاکہ دل اور حرارت عزیزی کو فائدہ بخشے اور دل مین ایک تہیگاہ ہو کہ جگر سے خون آتا ہو اور
اُسمین قرار پاتا ہو تاکہ وہ غذا بناوے اُس خون کو اور رون کے واسطے صالح کرکے اور اُس تجویف کو
جانب راست مین کیا ہو تاکہ روبروے جگر کے رہے تا آنکہ پہونچے بسبب اُسکے خون اور رگون سے
جو اُسکی طرف منہ کیے ہوے ہین بہ آسانی اور چونکہ بدن محتاج ہو اس بات کا کہ اُسکے پاس پہونچے
دل سے قوت حیوانی اور حرارت عزیزی ہمیشہ اور یہ امر بسبب توسط روح کے ہو اسوجہ سے قلب مین
جانب چپ ایک بطن پیدا کیا گیا ہو کہ اُس بطن سے ہمیشہ روح اٹھتی ہو اور یہ بطن بہ نسبت بطن راست کے
بزرگتر ہو کیونکہ بدن کو روح حیوانی کی زیادہ تر حاجت ہو بہ نسبت خون حیوانی کے بنابرآن قبول کرنا
روح کا قوت حیات کو زیادہ فائدہ پہونچاتا ہو اور دونون بطن کے درمیان مین ایک منفذ ہو کہ اُس
منفذ مین خون جاری ہوتا ہو جانب یمین سے یسار کے بطن کی طرف اور روح گذرتی ہو بطن یسار سے
جانب بطن یمین کے پس پیدا کیا شارع کو بطن یسار کی طرف سے تاکہ روح حیوانی کو نافذ
کرے تمام بدن پر اور ہر ایک منفذ کی منفعت یہ ہو کہ دو امر اُس سے سرزد ہون ایک تو یہ ہو کہ آلات
ہر چند کہ کمتر ہون اُنکو مدد دے اور دوسرے یہ کہ روح حیوانی اور خون حیوانی اُسکی وجہ سے
باہم ہون پس قوی ہو ہر ایک اُنمین سے ہمدگر کی تقویت سے پس روح ہو جاتی ہو مانند نفس خون کے
اور ہوتا ہو خون زائد روح مین اور باقی رہتا ہو ہر ایک اُنمین سے دوسرے مین واسطے شبکہ
اُنکی حرارت عزیزی اور قوت حیوانی کے اور چونکہ دل محتاج ہو احساس کا پس حق تعالیٰ نے ایک
باریک شعبہ پیدا کیا جو متصل ہو غشاے دل سے اور یہ شعبہ دماغ سے آگا ہو اور اُسکے دو فائدہ ہین
ایک تو یہ کہ احساس کرتا ہو یہ شعبہ بواسطہ اُس غشا کے جو اُسپر ہو اور پیدا کیا طرف عصبہ کو اُسکے متصل تاکہ
اظہار کرے دل کے حضور مین پس پہچان مین آتی ہو قوت دافعہ اُسکی مدافعت کے واسطے اور دوسرا
فائدہ یہ ہو کہ دل تو قوت حیوانی کو غذا دہندہ ہو اور یہ وہ قوت ہو کہ جو افعال نفسانی کے ہمراہ فعل مین
آتی ہو مانند غضب اور خوف اور سرور کے اور خشم و دہشت و شادی و غم وغیرہ کے اور یہ افعال
حادث ہوتے ہین اُن چیزون سے جو واقع ہوتی ہین خارج بدن سے اور اثر کرتی ہین اُنمین پس پہچانا جاتا ہو
اُنمین سے ہر ایک جسوقت کہ واقع ہوتا ہو انسان کی طرف غم یا شادی بعد ازان پہونچتے ہین یا اخبار
قلب مین پس واجب ہوئی یہ بات کہ یہ افعال متعلق ہون دماغ سے کیونکہ وہ مبدا احساس ہو
پس حق تعالیٰ نے بنایا شعبہ واصلہ کو دماغ سے کہ وہ ثابت کرے قلب کے جرم مین جمیع جوانب سے

ان افعال

ان افعال کو تاکہ حاصل ہون چند فوائد جنکا ذکر کیا ہمنے اوپر اور حق تعالیٰ نے جو دل کو صدر مین
بائین جانب مائل پیدا کیا ہی یہ وجہ ہی کہ کشادہ ہو مکان جگر کا اور جمیع نہون دو گرم شی ایک طرف مین
بلکہ معتدل رہے پس اسواسطے وضع فرمایا جگر کو داہنی طرف اور دل کو بائین طرف رہا سپرز
یعنے تاکی اگرچہ بہت سی شق اسمین واقع ہین مگر وہ بنفس خود گرنہین ہی **نوع چوتھی جگر کے**
بیان مین یہ عضو نرم گوشت سے بنا ہی بہ نسبت دل کے اور رطوبت بکثرت رکھتا ہی اور روح طبیعی کا
محل و جاے قیام ہی اور خون غذا دینے والے کا حامی ہی جو ناقد ہوتا ہی رگون کی راہ سے تمام
اعضا مین اور یہ موضوع ہی داہنی طرف اضلاع عالیہ کے تحت مین اضلاع خلف کے اور شکل اسکی مائل ہی
گہائی کی طرف اور ایک سمت اسکے معدہ سے ملی ہی اور جذبہ اُسکا حجاب ہی اور وہ مربوط ہی اُس رباط سے
کہ متصل ہوتی ہی اُس غشا سے جو اُسپر ہی اور اگتی ہی اُسکی تہ سے ایک چیز جسکی صورت رگ کے مانند ہی
لیکن وہ چیز خون کی حامی نہین ہی اور کئی طور پر منقسم ہوتی ہی اور بعد ازان ہر ایک قسم اسکی منقسم
ہوتی ہی اور قسمتون پر پس آتے ہین چند اقسام اسکے قعر معدہ مین اور کچھ معاء دوازدہ انگشت
اور کچھ معاء صائم مین اور بعد ازان کل معا یعنے آنتون کی جانب گذرتے ہین یہان تک کہ معاء
مستقیم تک پہونچتے ہین اور ان قوتون مین حادث ہوتی ہی غذا جگر مین اسطرح کہ چند قوت جذب
کرتی ہی مگر نکلجاتی ہی غذا تنگی سے کشادگی کی طرف تا آنکہ جمع ہوتی ہی عروق مین اور یہ عروق داخل
جگر مین نہایت باریک حصون پر منقسم ہین جسوقت کہ انمین غذا پہونچ جاتی ہی تو انمین خون ہو جاتی ہی
پس بوساطت دیگر عروق متفرق ہوتی ہی تمام بدن مین و رحائل ہوتی ہی بدن مین تمامی اور وہ پر اور
پیدا کیا حق تعالیٰ نے جرم جگر کا خون بستہ کے مانند تاکہ جسوقت غذا جاے کیلوس ہوے تو شبیہ اسکی
جو ہر کے خون بستہ ہو جاے **نوع پانچوین پتہ کے بیان مین** زہرہ مرہ صفرا کا نام ہی اسکا
مقام تقعر کبد کے علی جانب ہی اور اسکے دو مجری ہین ایک امعاء علیا اور اسفل معدہ سے متصل ہی
پس مرارہ جذب کرتا ہی مقعر جگر سے مرہ صفرا کو بوسیلہ اپنے ایک مجری کے اور دوسرے مجری کی راہ سے
آنتون پر گراتا ہی اسکا جذب کرنا تصفیہ خون کے واسطے ہی خلط روی سے اور آنتون پر گرانا اسکا خاص
اسکی صفائی کے لیے ہی فضلہ سے اور بطور ذخیرہ بقدر حاجت کے نگاہداشت بھی کرتا ہی چونکہ معدہ اور امعا
محتاج ہین تقیہ کے اُس فضلہ سے جو انمین باقی رہجاتا ہی اور بوجہ تنگی منفذ کے نکل نہین سکتا پس گرتا ہی
اسمین مرہ صفرا بروقت ضرورت کے پس خالی کرتا ہی اسکو اور دھوتا ہی اسکو خلط بلغمی سے جو کہ ہمیشہ اسمین
رہ جاتی ہی اور نیز جب کہ معدہ غذا سے خالی ہوتا ہی اور سخت گرسنگی ہوتی ہی اسوقت معدہ مین گرتا ہی اور غذا کا

بدل ہوتا ہی تاکہ معدہ کی حرارت کا ضرر زیادہ نہو جاے اور بروقت امتلاء معدہ کے نہین گرتا کیونکہ اگر اُسوقت گرے تو غذا مین مختلط ہوکر غذا کو فاسد کردے اور پیدا کیا حق تعالی نے اُسکے دوسرے طرف امعا مین ایک مجری تاکہ سہین گرے اور خالی کرے اُسکو فضلات سے اور صاف کرے اُسکو چکنے والی چیز اور چرک اور میل سے **طحال** یہ ایک طویل الشکل گوشت ہی خون سوداوی کا حامل ہی اور جانب یسار موضوع ہی اور ایک غشا سے مربوط ہی اور اس سے دو قنا نکلی ہین ایک قنا تو جگر سے متصل ہی اور دوسری معدہ کے دہانہ پر ہی اور یہ قنا جذب کرتی ہی اُسکے دونون مجری مین سے غلظ سوداوی کلیجہ سے تاکہ جذب نہ کرے جگر خون سیاہ کو بلکہ جذب کرے خون صافی کو جو خلط سوداوی رومی سے صاف ہو اور دوسرے مجری سے سودا کو دفع کرتی ہی وہان معدہ پر واسطے پیدا کرنے خواہش بھوک کے تاوقتیکہ غذا معدہ مین پہونچے اور وہان معدہ سودا کو بسبب اُسکے تُرشی کے محسوس کرتا ہی اور چونکہ طحال تپہ کے مقابل ہی اسوجہ سے اُسکے مزاج اور افعال بھی باہم مقابل ہین اور مرارہ مین ہی اور طحال یسار مین اور مرارہ کا ایک مجری مقعر جگر کی جانب اعلی ہی اور ایک مجری جانب اسفل ہی بدین نظر کہ سودا غلیظ تر ہی بہ نسبت صفرا اور جمیع اخلاط کے پس مائل ہوتا ہی جانب اسفل کے اور جسطرح کہ صفرا آنتون کو صاف کرتا ہی فضلہ سے اسی طرح سودا وہان معدہ پر گرتا ہی اور اُسکو خواہش غذا کی جانب رجوع کرتا ہی کیا حکمت ایزدی ہی کہ تصفیہ خون کی تدبیر صفرا و سودا سے فرمائی تاکہ اُسکی صلاحیت پیدا کرے کہ اُسکو غذاے صالح حاصل ہو پس ان دونون سے دو فائدہ ہین ایک سے خواہش غذا اور دوسرے سے دفع کرنا فضلات کا **نوع ساتوین معدہ کے بیان مین**

یہ جسم گردن کے قرعۂ دراز کی صورت پر ہی تین طبقات سے مرکب ہی اور یہ بابہ یک لیفون سے جو شبیہ بہ عصب ہین مرکب ہی اور لیف ایک تو طویل ہی اور دوسرا چوڑا پس لمبی لیف سے جذب غذا کرتا ہی اور چوڑی سے اُسکو دفع کرتا ہی مگر پہلے غذا کی نگاہداشت کرتا ہی تاکہ اثر کرے سہین حرارت اور اُسکو پکادے اور بنایا موضع جگر کو نفس کے ماتحت تاکہ مزاحم نہو اُسپر امتلا اور اسی واسطے موضوع کیا تحت قلب مین اور درمیان جگر کا جانب یمین سے اور طحال جانب یسار سے نزدیک پشت واسطے اُسکے کہ پہونچے اُسکو حرارت ان اعضا سے پس مضمحل کرتا ہی اعین غذا اور بنائی اُسکی شکل مستدیر اسواسطے تاکہ سہین غذا بہ کثرت سمائے اور نیز اسواسطے کہ دور تر ہو قبول آفات سے اور اُسکے قعر کو کشادہ تر بنایا بہ نسبت اُسکے بالا کے اور چونکہ انسان کا قد و قامت ایستادہ ہیئت پر ہی اور جو کچھ تناول کرتا ہی طعام و شراب ثقیل ہے اور حرکت ہر ایک کی قعر معدہ کی جانب ہی اسواسطے خدا کی حکمت نے چاہا کہ بہ نسبت وہان معدہ کے

قعر معدہ

قعر معدہ زیادہ تر وسیع ہو اور وہان معدہ ہمیشہ کشادہ نہو اسواسطے کہ وضع اسکی بالا واقع ہوئی
پس باہر نہ آسکیگا جو کچھ اسکے قعر مین ہی اور اسکے مجری کو رودہ سے پیدا فرمایا اس جہت سے کہ کبھی
کشادہ اور کبھی بستہ ہو جاوے کیونکہ اسکی وضع اسفل ہی اور محتاج غذا ہوتا ہی پس وہ چاہتا ہی کہ غذا
اتنی دیر رہے تاکہ ہضم ہو جاے پس اگر کشادہ ہوتا تو البتہ زائل ہو جاتی غذا اس سے بغیر کسی قدر مدت کے
پس پیدا کیا اس مجری کو اس حیثیت سے کہ باندھے رہے اسکو قوت ماسکہ اسوقت سے کہ حاصل ہو
غذا معدہ مین اسوقت تک کہ ہضم ہو پس اسوقت مین نگاہ رکھتا ہی ماسکہ کو اپنے فعل سے اور کھولتا ہی
مجری رودہ کو اور وہان سے قوت دافعہ اسکے فضلہ کو واسطے دفع کے لیتی ہی امعا مین اور اللہ تعالی نے
خارج معدہ سے پیدا کیا اسپرغشا اور ثرب پس غشا اسواسطے ہی کہ اسکی نگاہبان ہو اور باندھے اسکو ان
اعضا سے جو اسکے گرداگرد ہین اور ثرب واسطے گرم کرنے معدہ کے ہی اپنے جوہر سے کیونکہ یہ جوہر
فی نفسہ گرم ہی اور پیدا کیا حکیم ازلی نے فم معدہ پر ثرب کو زیادہ تر اسواسطے کہ وقوع سردی کا زیادہ تر
اسی طرف ہی اور نیز دہن معدہ پر عصب بہت ہی اسواسطے کہ قوی احساس کی حاجت بدن مین ہی غذا
کے واسطے مثل معلوم ہونے اشتہا کے اور قعر معدہ مین گوشت بکثرت ہی تاکہ اسکی حرارت سے غذا پختہ
ہو جاے **نوع آٹھوین آنتون کا بیان** معاردہ کو کہتے ہین اور یہ جسم جو ہر معدہ سے
مجوف ہی اور اسکی تجویف کشادہ ہی اور اسکے عرض وطول مین شظایا ہین اور ان شظایا مین جاتی ہی غذا بعد ہضم
ہونے معدہ کے اور یہ جسم منعطف ہوتا ہی اور پیچیدہ ہوتا ہی اور مرور امعا مین چند پیچ ہین اور اسمین جگر سے
چند جدولین بہت باریک ہین اور اسوجہ سے حق تعالی نے رودہ کو جوہر معدہ سے پیدا کیا اسواسطے
تاکہ تمام ہو پیچ اسکے ہضم جو کچھ رہ جاے ہضم معدہ سے یعنے جو غذا کہ معدہ سے ہضم نہو سکے وہ اسمین
ہضم ہو اور اسی نظر سے اللہ تعالی نے اسکے جوف کو کشادہ نہین فرمایا تاکہ ممکن ہو جو کچھ اسمین گذر کرے
ایک زمانہ دراز تک در حاصل ہو اسمین ہضم غذا اور ممکن ہو اسکی جدولون کو اس غذا مین سے کچھ
تھوڑی سی غذا بطور چوسنے کے لیکن درازی اسکی اسواسطے ہی کہ ہر جدول کو اول سے آخر تک
اسی طرح غذا پہونچ جاے تاکہ نہ رہے فضلہ مین کچھ غذائیت لیکن اسکے شظایا جو طولا موضوع ہین
اسواسطے ہین کہ غذا کو جذب کرین اور عرض والے شظایا واسطے دفع کرنے غذا کے ہین اور شظایا
موضوعہ بوارب اسکے امساک کے واسطے ہین اور رودے کل چھ عدد ہین تین سے تین بہت باریک ہین
اور وہ اوپر کی جانب ہین اور باقی تین جو غلیظ یعنے موٹے ہین وہ مائل بزیرین ہین پس رودہ اول منجملہ ان
تین رودون باریک کے متصل ہی ضم معدہ سے اور اسکا نام معاردوازدہ انگشت ہی کیونکہ وہ رودہ

پیمایش مین ۱۲- انگشت کا ہی بعدہ دوسرا رودہ ہی جسکو معا رصائم کہتے ہین یعنے روزہ دار کیونکہ
اکثر اوقات یہ رودہ خالی رہا کرتا ہی اور اسکے بعد تیسرا رودہ ہی جسکا نام معا دقیق ہی یعنے یہ رودہ
باریک بہ نسبت ان دونون کے ہی اور یہ رودہ نہایت پر پیچ ہی رہے رودہاے سفلی اسکے اوّل کو
اعور کہتے ہین یہ سب سے زیادہ ترکشادہ ہی اور اسمین کسی کا منفذ نہین ہی بلکہ یہ خود بطوریکہ تھیلی کے
واقع ہی کبھی داخل اور کبھی خارج ہوا کرتا ہی اسی منفذ سے جو داہنی طرف واقع ہی اور اسکے بعد
دوسرا رودہ مسمے بہ قولون ہی اور اسکی ابتدا داہنے جانب سے ہی اور پہونچتا ہی عرض شکم مین جانب
چپ تک قولون کے بعد تیسرا رودہ ہی جسے معا مستقیم کہتے ہین یعنے سیدھا ہی کوئی پیچ نہین
اور اس رودہ کا جوف کھلا ہوا ہی کہ جمع ہوتا ہی بول مثانہ مین اور اسکے کنارہ پر ایک عضلہ ہی جو
خروج فضلہ کا مانع ہوتا ہی جب تک کہ اسکے اخراج کا انسان ارادہ نہ کرے **نوع نوین**
گردہ کا بیان یہ جسم گوشت سخت سے مرکب ہی صاف کرتا ہی اپنے جذب سے خون کو پانی
اور بھیجتا ہی اس پانی کو اسطور پر مثانہ مین کہ جسکا پھرنا ممکن نہین ہی گردے دو ہین اور دونون مہرہ
پشت کے پہلو مین واقع ہین جگر سے نزدیک داہنے طرف کا گردہ کسی قدر اونچا ہی ان دونون
گردون کی دو گردنین ہین ایک بڑی رگون سے متصل ہی جو جگر سے نکلی ہین اور دوسری بطور
مستقل مثانہ سے متصل ہوئی ہی اور غذا پختہ نہین ہوتی مگر جوہر آبی کے توسط سے اور نفوذ نہین کرتی
باریک جدولون مین مگر اسی جوہر آبی کی مدد سے پس کچھ پانی صرف ہوتا ہی اور باقی جو بچتا ہی وہ
نکلجانے کی خواہش کرتا ہی پس بذریعہ ان گردون کے وہ پانی جذب ہو کے مثانہ کی طرف
دفع ہوتا ہی کیونکہ جسوقت بکثرت پانی ہوتا ہی تو کشش پیدا کرتا ہی مثانہ اور دوسرے مجرے بند
ہوتے ہین نہایت سخت اور چونکہ فضلہ آبی بکثرت ہی اسواسطے حق تعالیٰ نے دو گردون کو پیدا کیا کیونکہ
اگر ایک ہوتا تو لازم ہوتا کہ وہ بڑا ہوتا پس اگر یہ ایک بڑا سا ہوتا اور ایک ہی طرف ہوتا تو فقرات پشت
مین تاثیر دیتا پس حکمت الٰہی نے تقاضا فرمایا کہ دو بنائے جاوین اور ہر ایک دونون طرف کو مائل رہے
تا سنگینی معتدل رہے **نوع دسوین مثانہ کا بیان** یہ جسم عصباتی ہی بنایا گیا ہی دو طبقہ سے
جسمین بول آتا ہی اور یہین جمع رہتا ہی اور باہر نکلنے کا مانع ہی جب تک کہ ارادہ نہو مثانہ
اعصاب سے بنا ہی تا کہ خوبی بول کا احساس کر سکے اور پھٹنے لگتا ہی جسوقت کہ پیشاب یہین بہت
پر ہو جاتا ہی اسکے دخل مین تین لیفین ہین ایک لمبی واسطے امساک کے تا کہ بول کو جمع کرے اور یکبارگی
اسکی مدافعت کرے کیونکہ فضلہ آبی بکثرت ہی اور مثانہ کی طبیعت مین فی نفسہ استفراغ نہین پیدا ہوا ہی

کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو بے اختیار اسمین سے بول جاری رہتا بلکہ قوت اختیاری سے اُسکے
استفراغ کا وقت مقرر کر دیا گیا ہو اور مثانہ مین ایک عضلہ ہو جو شانہ کو حسب حاجت کھولتا اور
بند کرتا ہو **نوع گیارھوین آلات تولید کا بیان** یعنے لڑکا پیدا کرنے کے آلات اور
یہ آلات عورت و مرد مین برابر ہین بجز اسکے کہ قوت مدورہ نے مردون کے آلت بسبب کثرت
حرارت کے باہر کو ظاہر کر دیے اور آلت عورتون کے اندر کی جانب ہین بوجہ کم ہونے حرارت کے
چنانچہ اسکے مثل اگر جانوران بری کا شکم چاک کر کے دیکھو تو ثابت ہو جاے پس عورتون کی
طبیعت نے اُس جسم کو جذب کر لیا ہو اندر کی طرف پس وہ جسم باہر کی طرف نکلنے کو قاصر ہو البتہ جو اُسپر
پوست ہوتا ہو وہ صدمہ آلت مرد کی وجہ سے شق ہو جاتا ہو لیکن باہر نہین نکل سکتا پس جسوقت
ذکر کو داخل فرج کرتے ہین پس وہ داخل صفن ہوتا ہو اور وہ ایک قسم کا کیسہ ہو جسمین موضع رحم کے پاس
دونون جنبہ ہوتے ہین اور رحم کی گردن مثل آلت کے ہو پس جسطرح سے مردون کے خصیہ داخل صفن ہین
اسکے بالعکس عورتون کے خصیہ خارج صفن ہین رحم کے دونون پہلو مین رحم بچہ دان کو کہتے ہین
اور اسی وجہ سے عورت کے خصیہ اندرونی واقع ہوے خارج رحم کے پہلو مین تاکہ بچہ کے رہنے کا
مکان اندرونی کشادہ ہو غرض کہ آلات تولید بکثرت ہین انمین سے چند گدیں ہین جنپر گوشت از قسم
غدد مرکب ہو جسکی طرف غذاے پشت کے فضلہ گرتے ہین پس غذا کرتا ہو اُن فضلہ کو تاکہ وہ منی ہو جاوین
اسی واسطے اسکو ظرف منی نام رکھتے ہین یعنے جاے منی اور انمین سے ایک ایسی قوت ہو جو اس مادہ کو
قوت منبع ہونے کی دیتی ہو مانند ہر دو خایہ زن و مرد کے اور انکی پیدایش بھی گوشت غدودی سے ہو
مردون کے خصیہ صفاقین مین بنائے ہین جنکی صورت بھی مانند کیسہ کے ہو اور اُسکو بھی صفن کہتے ہین
اور عورتون کے خارج رحم کے پہلو مین واقع ہین اور عورات کے خصیہ بہ نسبت مردون کے چھوٹے ہین
مگر بہ نسبت خصیہ مردون کے چوڑے زیادہ ہین اور انمین دونون خصیون سے منی نکلتی ہو عورتون کی
منی اُنسے نکل کر جوف رحم مین جو مقام معلوم ہو گرتی ہو اور مردون کی منی انھین خصیون سے نکل کر
سوراخ ذکر مین ہو کر گرتی ہو انمین سے ایک آلہ تولید کا قضیب ہو اور یہ جسم عصبی ہو اور مجوف ہو
اور شریان اسمین ہو اور بکثرت رگین ہین اور اسمین جانب ہر دو خایہ سے دو منفذ ہین جن سے کہ
منی خلیل یعنے دہن ذکر مین آتی ہو اور خلیل مردون کے حق مین بجاے گردن رحم زنان کے ہو اور
جب خداوند تعالی نے چاہا کہ قضیب مین کشیدگی اور استادگی کسی وقت ہو اور کبھی وہ سست ہو کر
سو جایا کرے اور استادگی اور کشیدگی تولید کے اوقات مین ہوا کرے تاکہ دہانہ رحم تک پہونچ کر منی کو گرایا کرے

اور فراخ ہو کر قوت دافعہ دفع کرے سنی کو اور سستی اور خبیدگی دوسرے اوقات مین ہو جسوقت
کہ تولید فرزند کا انسان قصد نہین کرتا ہو پس پیدا فرمایا اسکی آفرینش کو جو ہر سخت سے جسکا اندرون
خالی ہو تاکہ ہوا سے جسوقت اسکا اندرون پر ہو تو اسکے اعصاب سخت اور قائم ہون اور جب
ہوا سے خالی ہو جائین تو سست ہو جاوے اور نہین پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آلت کو جو ہر استخوان
ورنہ ہمیشہ استادگی رہتی اور سستی نہ آتی بلکہ اوسط درجہ پر اسکی آفرینش ہوئی جو ہر رباط اور اعصاب سے
عصب تو اسواسطے ہین کہ تمدد یعنے کشش قبول کرے اور رباط اسواسطے ہین کہ بروقت باہ کے
درازی قبول کرے اور اسی واسطے مقام زہار پر استخوان ہو اور نہایت سخت ہو تاکہ اپنے فعل کی
خوبی مین موافق رہے اور جسوقت استادگی ہو تو آلت کو اسکی حد سے نہ گذرنے دے اور بجز
راستی کے اور کسی طرف کو مائل نہونے دے اور اللہ تعالیٰ نے اسکو مخرج براز سے بلند بنایا تاکہ مخرج سے
دور رہے اور اُس سے ملوث نہو اور نہ عظم عانہ سے بلند بنایا کیونکہ عانہ سے اوپر ہڈی نہین ہی اور ہڈی
اسکی سختی کے واسطے ضرور تھی اور قضیب کو دیگر مقامات بدن پر نہ بنایا کیونکہ جو عضو جس عضو کا
محتاج علیہ ہو وہ اُسی کے مقابل پر خوب ہوتا ہی یعنے فرج عورت کے مقابلہ پر یہ بھی ہوا اور اعضا مفردہ کو
حق تعالیٰ نے درمیان مین پیدا کیا جیسا کہ ناک اور منہ اور دل معدہ وغیرہ جملہ آلات تولید کے رحم بھی ہی
اور یہ جو ہر عصب سے بنا ہی تاکہ لذت بخشنے کے قابل ہو اور اسکی کشیدگی اور کشادگی ممکن ہو جسوقت
کہ شکم سے بچہ باہر نکلے تنگ اور بستہ ہو جاے جسوقت کہ بچہ سے شکم خالی ہو اور درمیان مثانہ اور رودہ
مستقیم کے رحم موضوع کیا گیا ہی کیونکہ یہ مقام اعضاے رفیق مین ہی واسطے حصول بچہ اور اسکے نمود
اور اسکی پیدایش کے اور وجود پکڑنے بچون کے واسطے ضرور ہی کہ اسکے رہنے کی جگہ بہت نرم ہو اور اسمین
گرمی بھی ہو اور اعضاے ظاہری اور باطنی یعنے فرج داخلی اور خارجی مین ہمیشہ رطوبت رہے رہا نمود
بچہ اسی واسطے یہ موضع مخصوص ہی کہ کشش اسکی بموجب تمدد جنین کے موافق ہی بسبب اپنی نرمی اور
رطوبت کے اور بچہ کا پیدا ہونا بھی جانب اسفل سے ہوتا کہ عضلات بطن مدد پہونچائین جب کہ بچہ
باہر نکلنے کو متوجہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے رحم کے واسطے داہنے بائین سے دو بطن پیدا فرمائے
پس بطن راست کے مزاج مین گرمی و تری کو زیادہ فرمایا اور نیز اسکی قوت کو قوی تر بنایا اور یہ قوت
بسبب خون اور روح کے ہی جو کہ دونون سمین گذر کرتے ہین قلب سے پس اس بطن کی قوت سے
لڑکا پیدا ہوتا ہی اور برخلاف اسکے بطن الیسر ہی یعنے اسکی قوت سے لڑکی پیدا ہوتی ہی رحم مین دو
زائدہ نکلے ہین اور دونون خصیہ رحم سے متصل ہین اور دونون کے نام قرن رحم ہین یعنے دونون

شاخ رحم ہین تاکہ کھینچے رحم اُس شاخ سے منی کو جو خصیہ اندرونی زنان سے نکلتی ہو رحم کی ایک گردن ہو جو خرج خارجی تک دراز ہو اور وہ بمنزلہ اخلیل ذکر مردان کے ہو اخلیل سوراخ ذکر کو کہتے ہین اور منی رحم کا بکمر سے فراہم رہتا ہو بعد ازالہ بکارت کھل جاتا ہو واسطے قبول کرنے نطفہ کے اور بہت سے اسمین پٹھے ہین اور چربی بھی ہو اور گویا بنا گیا ہو درمیان اُن اعصاب کے باریک رگون سے جو کہ بروقت ازالہ بکارت کے پارہ ہوتی ہین اور بروقت حاملہ ہونے عورت کے دبانہ رحم کا آماس کرتا ہو یہان تک کہ داخل رحم نہین ہوسکتا اور جب وضع حمل کے دن آتے ہین یا شکم کے اندر بچہ پر کوئی آفت پہونچتی ہو تو وہان رحم بقدر فراخ ہوجاتا ہو کہ بچہ نکل جاوے اور رحم اپنی جانب کو مرد کی منی کھینچتا ہو اپنی گردن کے واسطہ سے اور اپنی طرف کھینچتا ہو اپنی منی کو انھین دونون شاخ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے رحم مین رباطات ہموار بنائے ہین جو کہ نقار پشت سے اعضاے محیط کے باہم پیوند دیے ہین اسکا باندھنا اس فائدہ سے ہو کہ رحم اپنے مکان پر باقی رہے اور اُسکا بول اور طرف سے جاری فرمایا تاکہ ممکن ہو رحم کو کشش جب تک کہ بچہ شکم کے اندر ہو اور اگر اسی راہ سے بول آتا تو قرار بچہ کا دشوار ہوجاتا اور ملتا ہو رحم اُسوقت کہ جسوقت بچہ سے شکم خالی ہوتا ہو اسقدر تشریح صاحبان واقفکار نے فرمائی ہو باقی اللہ عالم الغیب ہو **نظر بانچوین قوہ** ہین قوی ایک قسم ہو فرشتہ کی حق تعالیٰ نے اِن فرشتون کو واسطے تدبیر بدن اور قوام اعضا اور دیگر منافع کے واسطے پیدا فرمایا ہو اسکی مثال اسطرح پر ہو کہ گویا ایک شہر معمور ہو اور اسمین لوگ آباد ہین اور بازار اسکے کشادہ ہین اور رعایا اِدھر اُدھر آتی جاتی ہو اور ہر پیشہ ور اپنے کام مین مصروف پائے جاتے ہین بدن کا احوال بروقت خواب یا بے حس وحرکت ہونے کے ایسا معلوم ہوتا ہو جیسا کہ شب کے وقت شہر کی دوکانین بند ہوجاتی ہین اہل حرفہ سو جاتے ہین کہتے ہین کہ بدن مانند نقش دار مکانات کے ہو جو کہ نقش ونگار سے آراستہ ہو پس قوے بدن مین مانند نقش ونگار کے ہو اور نقش بجاے چراغ ہو جو گھر کے ہر گوشہ مین اُسکی روشنی پھیلی ہوئی ہو اور اُسکی روشنی سے تمام مکان کی چیزین دکھلائی دیتی ہین اور قواے ظاہری وباطنی اور حسن وجمال وغیرہ پس جسوقت کہ نفس جدا ہوا یہ سب باتین باطل ہوجاتی ہین گویا چراغ گل ہوگیا اور مکان مین اندھیرا ہوگیا پس کچھ دکھلائی نہین دیتا اور یہ قوے چار ہین پہلا قوی ظاہرہ ہو اور اسکا نام حواس خمسہ ہو یعنے یہ پانچ ہین اوّل لمس یہ قوت انسان وحیوان مین ہو کہ حرارت آتش یا جراحت پہونچانے والے اسباب سے گریز کرتا ہو ممکن نہین کہ کوئی ایسا مخلوق ہو جسمین حس نہو پس اگر ایک سوئی بدن مین

چبھجاتی ہی تو فوراً معلوم ہوجاتا ہی برخلاف اسکے نباتات ہین کہ چاہو جسقدر پارہ پارہ کردو جیس
وینجر ہین پس اگر حیوان مین یہ قوت نہوتی تو اپنے ضرر سے بچ نہ سکتا بعدازان وہ محتاج تھا کہ غذا کو
کیونکر دریافت کرے جسوقت کہ غذا دور ہو پس حضرت آفریدگار نے دوسری قوت شم کی
پیدا فرمائی جسکے ذریعہ سے بو پائی جاتی ہی مگر پھر نہین جانتا کہ کدھر سے بوآتی ہی اور اسکو یہ حس
تحصیل غذا پر کوئی فائدہ نہین دیتی پس اللہ نے بصر کو پیدا کیا تا یہ دور و نزدیک کی اشیا ملاحظہ کرے
اور اسکی سمت کو دریافت کرے مگر پھر بھی ناقص تھا کیونکہ بصارت سے معلوم نہین ہوتا ہی جو کچھ
کہ حجاب مین ہی اور محجوب چیزین نہین معلوم ہوسکتین الا بات کرنے سے پس اسی وجہ سے خدا نے
سماعت عطا فرمائی اور جمیع یہ حواس فائدہ مند نہوتے جب تک کہ حس ذوق نہوتا اسواسطے کہ بعض
وقت پہونچتی اسکو غذا اور وہ بسبب نہونے ذائقہ کے معلوم نہ کرسکتا کہ میرے موافق ہی یا مخالف

خاتمہ اس قوی کے حقیقت حال مین اول لمس یہ قوت جمیع بدن مین ہی
پس جو چیز بدن مین ملاقی ہو یہ قوت اسکو فوراً دریافت کرجاتی ہی مانند گرم سرد تر و خشک نرم و سخت
سبک و سنگین وغیرہ کے **دوم شم** یہ قوت مقدم دماغ مین ہی اور یہ قوت دریافت کرتی ہی
چند رائحہ کو جو اوپر کو پہونچتے ہین بذریعہ ہوا کے **سوم بصر** یہ قوت عصبہ مجوفہ چشم مین مرتب ہی
اور یہ اشیا کی صورت بحجت ضوء اور لون کے دریافت کرتی ہی جسوقت ضوء سرایت کرتی ہی جسم مائے
شفاف مین اور لون پیدا کرتی ہی پس وہ ضوء متصل ہوتی ہی حدقہ چشم حیوان مین اور سرایت کرتی ہی
اسمین **چہارم سمع** یہ قوت عصب داخل گوش مین ہی اور یہ قوت جو ہوا کی آواز ہو اسکو دریافت
کرتی ہی اور اس آواز کی ہوا کا حال ایسا ہی جیساکہ تموج ہوتا ہی پانی مین فی الحقیقت ہوا
سخت ہی بہ نسبت آب کے لطافت مین اور اسکی جوہر اور سرعت حرکات مین پس جسوقت
صدمہ کیا کسی جسم نے کسی جسم پر تو پیدا ہوتی ہی اسکے درمیان مین ہوا واسطے دفع اور تموج کے
مثلاً جسوقت کوئی چیز پانی مین گرتی ہی پس حادث ہوتی ہی اسمین حرکت اور پہونچتی ہی دور تک وہ
جسقدر کشادہ ہوتی ہی اسکی حرکت یعنے لہر ضعیف ہوتی ہی اسکی حرکت اور تموج تا آنکہ مضمحل
ہوجاتی ہی پس جو کچھ حاصل ہو بات کرنے سے آدمی کے تموج ہو پس اسکا احساس کرنا سمع کے
تعلق ہی **پنجم ذائقہ** یہ قوت جرم زبان مین ہی پس یہ دریافت کرتی ہی حال مزہ وغیرہ کا
اس ذریعہ سے کہ جو رطوبت شیرین زیر زبان موجود ہی پس یہ رطوبت مخلوط ہوتی ہی اس جسم سے
جسمین قوت ذائقہ ہی اور اسکی کیفیت کو معلوم کرتی ہی یا مخالط ہوتی ہی بعض اجزاے اس جسم سے

اور پیدا کرتی ہی قوت دافعہ کو پس حاصل ہوتا ہی احساس مزہ کا **نوع دوم قوائے باطنی کے بیان مین** اور یہ چند قسم ہین **اوّل قوت جاذبہ ہی** اور یہ چار قسم ہی جاذبہ - ماسکہ - ہاضمہ - دافعہ - جاذبہ وہ چیز ہی کہ نافع غذا کو جذب کرتی ہی اور وہ تمام اعضا مین موجود ہی لیکن قوت جاذبہ جو معدہ مین ہی وہ نہایت قوی ہی حتی کہ اگر آدمی اُلٹا ہو یہان تک کہ اسکا سر زمین پر پہونچے اور دونون پاؤن ہوا پر معلق ہون اُسوقت بھی ممکن ہی کہ غذا معدہ مین ہضم ہو اور باہر نہ گرے بسبب قوت جاذبہ کے اور ہر عضو کو اپنی اپنی حاجت کے موافق قوت جاذبہ ہی کیونکہ اکثر ایک عضو کی غذا دوسرے اعضا کے مخالف ہی **دوسری قوت ماسکہ** یہ وہ قوت ہی جو قوت جاذبہ کے جذب کی ہوئی شی کو نگاہ رکھتی ہی تاکہ اسمین تصرف کرے قوت ہاضمہ **تیسری قوت ہاضمہ** ہی اور یہ اسطرح ہی کہ کرتی ہی عضو کو پیچیدہ غذا پر تاکہ مس کرے ہر طرف سے غذا کو اور نہین چھوڑتی ہی اسمین فرحہ اور نگاہ رکھتی ہی اُس مزاج کو جو صلاح استحالہ کی کرے غذاے لائق سے واسطے استحالہ اعضا کے یہان تک کہ وہ غذا جزو جسم خورندہ ہوتی ہی اور باقیماندہ فضلہ بچاتا ہی **چوتھی قوت دافعہ** ہی اور یہ فضلہ غذا کو جو صلاحیت مضم نہین رکھتا ہی ہمیشہ دفع کرتی ہی **دوسری نوع قوت غاذیہ** ہی اور یہ بھی چار قسم ہی غاذیہ - نامیہ - مولدہ - مصورہ - **غاذیہ** وہ قوت ہی کہ غذا کو کھانے والے کی صورت پر بناتی ہی تاکہ جو کچھ تحلیل ہو گیا ہو اسکا بدل قائم ہو جاوے **قوت نامیہ** وہ ہی کہ زیادہ کرتی ہی اطراف جسم کو مناسبات طبعی پر یعنے غذا کو بحسب ضرورت ہر عضو پر برابر تقسیم کرتی ہی درفرق درمیان اسکے اور قوت غاذیہ کی یہ ہی کہ قوت غاذیہ کو وارد کرتی ہی ہر اعضا پر بغیر خیال موقع و مناسب اور نامیہ وارد نہین کرتی مگر جہان تحلیل کی وجہ سے احتیاج ہوتی ہی بخیال موقع و مناسب **قوت مولدہ** وہ ہی جس سے متولد ہوتی ہی اصلاح مناسب مثلاً حیوان مین نطفہ اور نبات مین دانہ اور چھوہارے مین گٹھلی **قوت مصورہ** وہ ہی کہ جس سے سختی اور نرمی رنگ روپ صورت شکل ہر شی کی درست ہو جاتی ہی **خاتمہ چند عجیب قاعدون کے بیان مین** یہ قوتین برقوت تغذیہ کے غذا کو عجیب رنگ سے ظاہر کرتی ہین مثلاً معدہ مین مانند آش جو کے غذا ہو جاتی ہی بعد ازان جذب کرتی ہین اسکو کلیجہ مین پس ہو جاتی ہی غذا خون اور پھر جگر اسکو تقسیم کرتا ہی تمام بدن مین اور وہ کے ذریعہ سے اور اُسوقت ہر ایک عضو مین اُسکا حصہ پہونچتا ہی پس وہ ہوتا ہی خون اور گوشت کثرت تصرفات کے بعد جیسا کہ گندم آرد ہوتا ہی اور کیسی کیسی صناعی کے بعد روٹی پکتی ہی اسی طرح باطنی کاریگر بھی

قوتین ہین کہ مانند ظاہری صناعون کے باطن مین تصرف کیا کرتی مین اب ہم لکھتے ہین کہ جب قوت
جاذبہ نقط جذب کرتی ہی تو یہ ضرور ہوا کہ کوئی قوت اور بھی ہو سوائے اسکے کہ وہ غذا کو مدیون اور
گوشت مین واسطے پکنے کے ٹھہرائے رکھے کیونکہ غذا بنفس خود اس لائق نہین ہی پس ضرور ہوا کہ
قوت ماسکہ بھی ہو تاکہ نگاہ رکھے غذا کو اسکی مقدار تک اور یہ فائدہ ہی قوت ہاضمہ سے تاکہ پیدا کرے غذا سے
صورت خون کی اور یہ فائدہ ہی قوت دافعہ سے تاکہ جو کچھ حاجت سے زیادہ ہی اسکے فضلات کو خارج
کرے سوائے اُنکے اور چار قوتین انکے توابع مین سے ہین ایک قوت وہ ہی کہ غذا کو استخوان سے
چسپیدہ کرتی ہی جو کچھ کہ حاصل کیا ہو استخوان کے واسطے اور دوسری قوت وہ ہی کہ رعایت مقادیر کی
کرتی ہی التصاق مین پس لاحق ہوتی ہی مستدیر مین اسواسطے کہ اسکی استدارت باطل نہو اور لاحق ہوتی ہی
عریض مین اسواسطے کہ زائل نہو اسکا عرض اور مجوف مین بھی لاحق ہوتی ہی اسواسطے کہ اسکی تجویف
باطل نہو پس ہر ایک کی بقدر حاجت نگاہداشت کرتی ہی پس اگر ناک پر بقدر گوشت آجاے جسقدر کہ
ران پر ہی تو جسمہ اسکا بڑا ہو کر بدنما ہو جاے اور آدمی کی ہیئت بدلجاے پس لازم ہوا موجب احتیاج
ہر ایک عضو تقسیم ہوا اور تیسری قوت وہ ہی کہ تصرف کرتی ہی آلہ تناسل مین یعنے جو کچھ کہ عمدہ غذا سے
فاضل بچے اسکا نطفہ بنے واسطے بقاے نوع انسانی کے کیونکہ ہر فرد انسان ضرور ایک روز فانی
ہوگا پس اسکی بقا متصور نہین ہوتی الا ببقاے نوع سے کہ ارمے کے بالون سے مراد ہی چوتھی قوت
وہ ہی کہ امتزاج مختلفہ سے صادر ہوتی ہی مانند اعضا کے تا آنکہ حاصل ہوا ایک نطفہ سے صورتین مختلف
اعضا کی یعنے طویل عضو دراز ہو اور عریض چوڑا ہو اور مستدیر گول ہو اور مجوف کا پیٹ خالی ہو اور مصمت کا
اندر ٹھوس ہو اور دقیق نازک ہو اور غلیظ درشت اور سخت ہو اور یہ قوت مصورہ نام رکھتی ہی ہمین نظر کر
احشا کی تاریکی مین شکلہاے عجیب و غریب بنایا کرتی ہی اور ان سب سے عجیب تر اجفان یعنے
پلکین ہین جو کہ آنکھون کے نیچے اور اوپر ہین اور حدقہ یعنے روشنائی چشم اور اسکا مقام یعنے سیاہی چشم
اور جبہہ یعنے پیشانی اور منی یعنے تاک اور لب یعنے ہونٹھ پس ان شکلون سے ظاہر ہوتی ہی ایک کے بعد
دوسری چیز حسب تدریج اور حالانکہ تفاوت اصلا ان چیزون مین نظر نہین آتا نہ اصل مین نہ خارج مین اور
ان نقوش صورت سے مان کو خبر ہی کہ باپ کو پس شکر ہو ایسے خداوند تعالی کا کہ اسنے اپنے دوستون کی
آنکھ کو بینا فرمایا ہو تاکہ انھون نے مشاہدہ کیا ہو ان اشیا کے سبب سے اسکی ذات کو اور اپنے دشمنون کے
دلون کو اندھا بنایا اور پردہ انکار و ضلالت مین محجوب کر دیا **صنف سوم** تو اے مدرکہ ہین جو اندرونی قوت
انسان کے پیدا ہوے ہین اور یہ پانچ ہین **اول** حس مشترکہ **دوسرے** خیال **تیسرے** ہم چوتھے حافظ

پانچوین متفکرہ حس مشترک مقدم دماغ مین ہی اور وہ قوت ایسی ہی کہ محسوسات کی صورتون کو بر سبیل مشاہدہ کے دریافت کرلیتی ہی اور یہ قوت علاوہ قوت بصر کے ہی کیونکہ ہم بارش کے قطرہ کو دیکھتے ہین مانند خط مستقیم کے اور نقطہ جو خاصکر اس خط مستقیم پر دائرہ ہی مگر یہ دیکھنا بینش کے علاوہ ہی اسوجہ سے کہ قوت باصرہ نہین دیکھتی مگر جو کچھ اسکے روبرو ہوا اور حالانکہ بجز قطرہ اور نقطہ کے دوسری ہیئت باصرہ مین نہین پائی جاتی ہی پس چونکہ خط مستقیم اور دائرہ نظر آتا ہی تو اس مشاہدہ کی قوت قوت باصرہ سے علاوہ ہی پس چند صورتین کہ اس قوت پر وارد ہین کبھی خارج سے آتی ہین بذریعہ حواس کے اور کبھی داخل سے بنابران اکثر ایسا ہوتا ہی کہ قوت متخیلہ مرکب بناتی ہی اس صورت کو جو حس مشترک پر وارد ہوتی ہی پس ہوتا ہی مشاہدہ بیکا اشتہ چند صورتون کے جو بیمار اور خوفناک لوگ دیکھا کرتے ہین دوسرے خیال ہی کہ حس مشترک کے پیچھے دماغ کے مقدم مین ہی پس جو صورتین کہ حس مشترک نے دریافت کی ہین اسکے بیان مین کوشش رکھتا ہی **تیسرے** وہم ہی اور یہ خیال کے پیچھے وسط دماغ مین ہی جو معانی جزئیہ متعلقات محسوسات کو دریافت کرتا ہی مانند دوستی زید اور دشمنی عمرو کے اور یہ وہی قوت ہی جو بکریون مین ہی کہ گرگ کو ضرر رکھتی ہین اور گرگ یعنے بھیڑیے سے گریزان ہوتی ہین **چوتھے** حافظہ یہ قوت موخر دماغ مین ہی اور جو بات اسکے سمجھ مین آوے اسکی نگاہداشت کرتی ہی پس وہم گویا حافظہ کا خزانچی ہی **پانچوین** متفکرہ یہ قوت بھی وسط دماغ مین ہی اور یہ موجد وہ خیال کی صورتون کا تصرف کرتی ہی اور نیز جو معانی کہ حاصل ہوے ہین حافظہ کو تفصیل و ترکیب پس اگر عقل کے زیر حکم ہو تو اسکا نام متفکرہ ہی اور اگر برخلاف ہی تو متخیلہ اسکا نام ہی اور متخیلہ کی تعریف یہ ہی کہ وہ خیال کرتی ہی کہ فلان شخص کے دھڑ پر سر نہین ہی یا فلان شخص کے دو سر ہین **نوع سوم** کو قواے محرکہ کہتے ہین اور یہ دو قسم ہی **اول باعثہ** اور یہ دو ضرب ہی **ضرب اول** قواے شہوانیہ ہین اور یہ وہ قوت ہی کہ اپنے فائدہ کی طلب مین طبیعت کو برانگیختہ کرتی ہی منجملہ انکے ایک شہوت ماکول ہی یعنے خوردنی کیونکہ خورش مادہ سب قوتون کا ہی اور ماکول سے سب قوتون کو قوت پہونچتی ہی اور جیسا کہ انسان مین پیدا ہوئی ہین قواے ظاہری و باطنی وغیرہ اگر ایسا ہی انسان کی طبیعت مین قوت میل اور شہوت نہوتی تو سب بیکار تھی اور ہر ایک قوت ساقط ہو جاتی جیسا کہ اکثر بیمارون کو دیکھا جاتا ہی کہ طعام مرغوب انکے روبرو ہی مگر قوت شہوت انکو نہین ہی لہذا خواہش نہین کرتے پس اسی لحاظ سے انکے قوے سب ساقط اور بیکار رہتے ہین پس حق تعالی نے شہوت غذا پیدا کی تاکہ سلامتی قوی باقی رہے اور منجملہ ان قوے کے ایک قوت باہ کی ہی جو حیوانات پر موکل ہی جیسے کہ انسان کو مجامعت پر رجوع کرتی ہی بنابر تحفظ نسل کے **دوسری ضرب** اسکا نام

قوت غضبیہ یہ وہ قوت ہی جو حیوان کو غالبیت پر لاتی ہی اگر یہ نہو تو حیوان اپنے دشمن پر ظفر نہ پاتے
اور ہمیشہ معرض ہلاکت مین پڑے رہتے اور اپنی جان و مال اور غذا کو شمنون سے نہ بچا سکتے
مگر نوع انسان بہ نسبت حیوان کے زیادہ تر محتاج ہین کیونکہ انکے عدو بکثرت ہین نفس و مال و
زندگانی و حرم وغیرہ کے حق مین پس انسان کو قوت دافعہ ضرور ہوئی **صنف دوم** کا قوائے فاعلہ
نام ہی اور اس سے عضو کو متحرک کرتے ہین افعال کی طرف واسطے اطاعت قوت شوق کے جیسا کہ
کوئی شخص تار کو مُنتا ہی پس اسکے بموجب اپنے عضو کو متحرک کرتا ہی پس اگر یہ قوت نہوتی تو تمام جسم
انسان کا مانند ہاتھ شل شدہ کے بیکار رہتا اور نیز بند و کشاد وغیرہ کچھ ممکن نہوتا اگر حیوان کو طلب
کرنے اور بھاگنے کی طاقت نہوتی تو بیکار تھا نہ اپنے مطلب کی چیز کی طرف جا سکتا اور نہ خوف کے
مقامون سے بھاگ سکتا پس اسی نظر سے اللہ تعالی نے شوق اور گریز کی دو قوتین عطا فرمائین
نوع چہارم قوائے عقلیہ کے بیان مین اور یہ چار ہین **اول** قوت وہ ہی کہ اسی کی وجہ سے
انسان بہ نسبت بہائم کے ممتاز ہین اور یہ وہ قوت ہی جسکی بدولت انسان تحصیل علم کرتا ہی اسکا
نام عزیزیہ ہی اور حکما اسکو ہیولانی کہتے ہین یہ قوت مادہ سے مجرد ہی اسلیے کہ خاص آدمی کے وجود
مین موجود ہی اور حیوانون مین نہین ہی **دوسری** وہ قوت ہی کہ خروج کرتی ہی تمیز دار
لڑکون کے وجود مین جیسا کہ ممیز لڑکے کو معلوم ہوتا ہی کہ دو زیادہ ہین ایک سے اور ایک
آدمی دو مکان مین نہین رہ سکتا اور ایک چیز ایک وقت مین موجود و معدوم نہین ہوتی حکما نے
اسکا نام عقل بالملکہ رکھا ہی **تیسری** قوت وہ ہی کہ حاصل ہوتے ہین اس قوت سے چند معانی
جو جمع ہوتے ہون ذہن مین بالعرض بطریق تجربہ کے اور اسکا نام عقل مستفاد ہی **چوتھی** وہ
قوت ہی جسکے ذریعہ سے ہر ایک اثر کی حقیقت پہچانی جاتی ہی پس یہ قوت شہوت عاجلہ کو دفع کرتی ہی جسوقت
کہ وہ شہوت عاجلہ اثر کرتی ہی مکروہات مین اسکا نام عقل بالفعل ہی پس جب آدمی کو حاصل ہو یہ عقل تو اسکو
عاقل کہتے ہین کیونکہ خلل کرنا کسی کام مین یا اس سے دور رہنا صاحب عقل کو حسب مصلحت وقت معلوم ہو جائیگا
اور عاقبت اندیشی سے ہر امر مین اقدام کریگا نہ یہ کہ جو کچھ شہوت عاجلہ پیش قدمی کرے اسطرف فوراً رجوع کر جائے
اور صاحب عقل دو قسم ہی اول تو لازم ہی بموجب طبیعت کے اور دوسرے حاصل ہوتی ہی تحصیل سے
جناب غیض مآب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہمنے عقل کو دو طور پر دیکھا ایک مطبوع دوم مسموع
عقل مسموع کچھ مفید نہین ہوتی ہی جب تک کہ مطبوع نہو جیسا کہ اندھے کو آفتاب کی روشنی سے کچھ فائدہ
نہین پہونچتا ہی یہ تو ترجمہ ہی کلام فیض انضمام امام ممدوح کا اور اصل حدیث یہ ہی روایت

رایت العقل عقلین مطبوع و مسموع ولا ینفع مسموع اذا لم یکن مطبوع کما لا ینفع ضوء الشمس وضوء العین مصنوع
حقیقت مین کیا خوب فرمان دی جناب ولی اللہ نے **فصل تفاوت بنی آدم کے**
بیان مین عقل ایک نور ہے جو بنی آدم پر روشن ہوتا ہی اور ابتدا تجلی اس نور کی ایام تمیز
کے مین یعنے ساتوین برس مین بعد ازان جسطور پر نمو زیادہ ہو عقل بھی ترقی پکڑتی ہی انتہا چالیس سال تک
اور چونکہ تفاوت انسانی اس باب مین بہت کچھ ظاہر ہی پس اس امر مین انکار نہین کر سکتے الا عقل و
فہم مین اختلاف ہی بعض لوگون مین کہ اپنی ذکا اور قوت عقل کی بدولت جوابات اشارہ سے کہی جاے
فورا سمجھ جاتے ہین و بعض بلید یعنے کند ایسے ہین کہ اگر ہزار سختی سے کہا جاوے نہین سمجھتے ہین بعض
فطن ہین کہ جو انکے دل مین خطرہ کرتا ہی وہ اکثر صواب پر ہوتا ہی اور بعض مغفل ہین یعنے جو کچھ منصوبہ
کرتے ہین بسبب نافہمی اور کوتہ عقلی کے اکثر وہ خطا پر ہوتا ہی اور تفاوت عقول انسان دریافت ہوا ہی
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابن سلام کے سوال و جواب مین جنکا ذکر حدیث شریف
مین نہایت طول کے ساتھ وارد ہوا اور اسی حدیث کے آخر مین صفت عرش کے بیان مین یون منقول ہی
ان الملائکۃ قالوا یا رب ھل خلقت شیئا اعظم من العرش قال جل جلالہ نعم العقل قالوا و بالغ من قدرہ
قال اللہ عز شانہ ھیھات لا یحاط بہ علما اھل لکم علما بعدد الرمل قالوا لا قال فانی خلقت العقل اصنافا فاشتق بعدد
الرمل فمنھم من اعطی حبۃ و منھم من اعطی حبتین و منھم الثلث و الاربع و منھم من اعطی فرقا و منھم
من اعطی وسقا و منھم من اعطی اکثر من ذلک معنی اسکے یون ہین کہ فرشتون نے کہا پروردگار سے
کہ آیا تو نے کوئی چیز بزرگ پیدا فرمائی ہی عرش سے خدا نے ارشاد فرمایا کہ عرش سے بزرگ تر عقل کو
پیدا کیا ہی فرشتون نے کہا خداوندا عقل کی تعریف اور زیادہ فرما تاکہ ہم بخوبی اسے سمجھین
حق تعالی نے ارشاد کیا کہ عقل کی تعریف تم دریافت نہ کر سکوگے کیا تمکو برابر ذرہ ہاے ریگ کے علم ہی
فرشتون نے عرض کی نہین بعد ازان حق تعالی نے فرمایا کہ اگر تمکو بعد ذرہ ہاے ریگ دنیا بھی علم ہوتا تب بھی
تعریف عقل کی کما حقہ تمھارے ذہن مین نہ آتی پس بنی آدم مین سے بعض ایسے ہین جنکو عقل ایک حبہ
ریگ کے برابر مین نے عطا کی ہی اور کسی کو دو حبہ اور کسی کو تین حبہ کسی کو چار حبہ بعض کو بقدر ایک فرق کے
اور بعض کو بقدر ایک وسق کے اور بعض کو اس سے زیادہ عقل عطا کی ہی اور اسکی دلالت پر حکایت عجیب و
غریب واقع ہین **حکایت** ایک طبیب کسی مریض کے دیکھنے کو گیا اور بعد نبض و ریشہ دیکھنے کے کہا
کہ شاید تو نے میوہ کھایا ہی اسنے اقرار کیا اسوقت حکیم نے فرمایا کہ اب نہ کھانا پر ہیز ضرور چاہیے دوسرے
روز جب پھر مریض کے پاس گیا تو بعد دیکھنے نبض کے فرمایا کہ تو نے آج مرغ کا سالن کھایا ہی اسنے کہا

ہیشک طبیب نے اسکے کھانے کی بھی ممانعت فرمائی لوگون کو بڑا تعجب ہوا اور حکیم کی حذاقت کا یقین ہوا حکیم صاحب کا ایک صاحبزادہ تھا اُسنے اپنے والد بزرگوار سے کہا کہ آپ نے کیونکر یہ دونون باتین دریافت کین طبیب نے کہا کہ اے جان پدر یہ باتین کچھ علم طب کے ذریعہ سے نہین معلوم ہوتین بلکہ عقل کے زور سے جب مین اول روز اسکے گھر پہونچا تو اکثر میوون کے چھلکے پڑے ہوے مین نے دیکھے تو مجھے یقین ہوا کہ ضرور اس مریض نے بھی کھائے ہونگے اور نیز اسکے چہرہ سے ہیجہ کے آثار پیدا تھے اور اسکی نبض مین تری تھی پھر بھی باوجود صادق ہونے ان امور کے مین نے کہا تھا کہ شاید تمنے میوہ کھایا ہی اور دوسرے روز مرغ کے پروبال اسکے گھر کے دروازہ پر پڑے تھے اور نیز اسکی نبض مین ابتلا تھی پس عقل نے گواہی دی کہ گوشت مرغ ضرور اسنے کھایا ہوگا اس نظر سے مین نے اسکو بھی کہا اور بفضلہ تعالی دونون باتون کا اقرار مریض نے بخوبی کیا پس لڑکے نے بھی یہ حال سنکر دل مین کہا کہ یہی روش ہم بھی کہا کرینگے پس ایک بیمار کے دیکھنے کو گیا اور اسکی نبض اور بشرہ کو ملاحظہ فرما کے بولا کہ شاید تونے گدھے کا گوشت کھایا ہو مریض نے ہنس کے جواب دیا کہ جناب کوئی گدھے کا گوشت کھاتا ہی طبیب نادان شرمندہ ہوکر گھر پر آیا نہ اسکے پدر بزرگوار کو یہ بھی اسنے بھی فرزند سے کہا کہ اے جان عزیز تو نے کیونکر معلوم کیا کہ مریض نے گدھے کا گوشت کھایا ہو اسنے جواب دیا کہ اسکے گھر مین پالان خر نظر آئی مین نے جانا کہ گدھا بیچ ہوا ہی اور پالان خیال کیا ہو کیونکہ اگر گدھا زندہ ہوتا تو پالان پیٹھ پر ہوتا طبیب نے کہا کہ اگر تمھاری طبیعت صحیح ہوتی تو البتہ جو کچھ تمنے کہا نہایت صحیح ہوتا۔ کیا خوب جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہی ولا ینفع مسموع اذا لم یکن مطبوع یعنے جسوقت کہ عقل مطبوع نہو انسان کو تہ عقل مسموع کچھ فائدہ مند نہین ہوتی ہی **حکایت** امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس مین درس دیتے شاگردون کو ناگاہ دور سے ایک شخص ظاہر ہوا عالمانہ روش اور ریش دراز سے جسوقت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اسپر پڑی لوگون سے فرمایا کہ اپنی گفتگو مین ہوشیار رہو ایسا نہو کہ یہ شخص عالم جو آیا ہی کسی طرح پر مقرض ہو پس وہ مرد آنکر بیٹھا اسوقت ابو حنیفہ اوقات نماز کا ذکر کرتے تھے حتی کہ نماز صبح کے بارہ میں اون نے کہا کہ اسکا وقت داخل ہوتا ہی بروقت طلوع فجر ثانی کے اور باقی رہتا ہی وقت نماز صبح کا طلوع آفتاب تک پس اس مرد نے کہا کہ اگر آفتاب قبل فجر کے طلوع کرے تو اسکا کیا حکم ہی ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے لوگون سے کہا کہ اب کچھ تم اس شخص کا خیال نہ کرو کیونکہ یہ گمان غلط نکلا **حکایت** والی شام کے پاس ایک باز تھا اتفاقا وہ اڑا والی شام نے حکم دیا کہ شہر کے دروازے بند کرو تاکہ باہر نکلنے نہ پاوے وہی حاکم ایک روز ایک پنچکی کے پاس سے گذرا وہان پر دیکھا کہ ایک گدھے کو جوتے ہوے گھوما رہے ہین اور ایک گھنٹا اسکے گلے مین لٹکتا ہو پس والی شام نے آسیابان سے کہا کہ اس گدھے کی گردن مین گھنٹہ کیلیے

لگا یا ہی آیا بان نے جواب دیا کہ جب میں کسی اور کام میں ہوتا ہوں یا مجھکو غنودگی آجاتی ہی تو
جب تک گھنٹے کی آواز آتی ہی میں جانتا ہوں کہ گدھا گھوم رہا ہی اور جب اسکی آواز نہیں آتی ہی تو میں
معلوم کرتا ہوں کہ گدھا کھڑا ہوگیا ہی میں اسکے پاس جاکے لکڑی سے ہانک دیتا ہوں امیر نے کہا کہ اگر یہ
گدھا مارک رہے اور اپنا سر ہلا دے تو کیا کروگے اسنے جواب دیا کہ جس دن میرا گدھا ایسا عقلمند ہوجائیگا
اسدن میں آپ سے کوئی اور ملازمت حاصل کرلونگا **حکایت** لکھا ہی کہ وزیر ذات السعادات کے
گھوڑے نے ایک دن عین سواری میں خطا کی آپ نے حکم دیا کہ اسکا جو کا دانہ موقوف کردو تاکہ
ادب سیکھے چند خاقون کے جب وہ لاغر ہوگیا تو لوگون نے اسکی سفارش کی آپ نے جواب دیا کہ اچھا اسکو
دانہ دیا جاے لیکن اسکو یہ معلوم نہو نے پائے کہ امیر نے میری خطا معاف کی **حکایت** جب ابوالہندیل کی
بی بی کے وضع حمل کا دن قریب ہوا ابوالہندیل کسی دایہ کے پاس جاکر بولا کہ میرے گھر چلو میری بی بی کے یہاں
فرزند ہونے والا ہی لیکن اگر لڑکا تو جنا دے گی تو تجھے ایک دینار انعام دونگا **حکایت** لکھا ہی کہ خلیفہ
مامون کے عہد میں ایک مرتبہ جالیہ بغداد میں طغیانی ہوئی پس مامون نے منصور بن نعمان سے کہا کہ اسکی
تدبیر کرو اسنے عرض کیا کہ سقون کو حکم دیا جاے کہ مشکین سمین سے بھر بھر کے زمین پر پھینکیں خلیفہ نے
ہنسا **حکایت** قاضی حضرت یحیی ابن اکثم کے پاس ایک باپ بیٹے حاضر ہوے باپ نے کہا کہ اے
قاضی میرا لڑکا نشہ اب خوار ہی اور نماز نہیں پڑھتا ہی اور قرآن تک اسکو یاد نہیں ہی اسے سنگسار کرو لڑکے نے
عذر کیا اور کہا کہ باپ میرا غلط کہتا ہی آپ نے قاضی سے کہا کہ خدا آپ کو سلامت رکھے کیا ممکن ہوسکتا ہی
کہ نماز بے قرات قرآن کے ہو قاضی نے کہا سچ ہی پس باپ نے قاضی سے کہا کہ لڑکے سے کسی جگہ سے
قرآن پڑھوایئے پس قاضی نے حکم دیا لڑکے نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم علی القلب دیا یا عیما شب
وشابا ان حکم اللہ لا اری فیہ ارتیابا پس باپ نے کہا یہ آیت شاید اسنے کل یاد کی ہو دوسری آیت
پڑھوایئے قاضی نے جواب دیا کہ دور ہو حق تعالی نے تم ایسے دونون باپ بیٹون کے حق میں حکم
سنگسار ہی کا فرمایا ہی کیونکہ تو خود بھی قرآن نہیں جانتا ہی ورنہ اپنے بیٹے کی پڑھی ہوئی آیت کو آیت
قرآن تسلیم نہ کرتا **نظر چھٹی خواص انسان میں** انسان کے خواص بہت سے ہیں
انمیں سے ایک نطق ہی جسکی بدولت انسان اپنے دل کی بات کو زبان پر لاسکتا ہی از انجملہ قوت
ضحک کی ہی جو خندہ کو واجب کرتی ہی بروقت خوشی کے اور ایک قوت گریہ ہی جو غم کے وقت
گریہ لاتی ہی ایک قوت بالون کی ہی پس سر کے بال موجب زینت ہیں اگر سر پر بال نہوتے تو بیہودہ صورت معلوم
ہوتی اور فائدہ قوت ملمس کا بیکار ہوجاتا اور سائر حیوانات کے بال بمنزلہ جامہ اور پوشش کے ہیں اور چونکہ

آدمی کی پوشاک خارج سے ہی اسلیے اُسکے سر پر بال پیدا ہوے تاکہ دماغ کی محافظت بھی ہوا ہو
آدمی کی زینت بھی ہو اور جو بال سفید ہوجاتے ہین یہ امر بخز انسان کے اور کسی آفریدہ مین نہین ہی
اور یہ واقعہ ایام پیری مین ہوتا ہی کیونکہ اسوقت حرارت کم ہوجاتی ہی اور اخلاط پختہ ہوتے ہین بدن مین
رطوبت متعفنہ حادث ہوتی ہی اور اُس سے ایک طرح کا بخار متعفن نکلتا ہی جسکے سبب سے بال سفید
ہوجاتے ہین اور جب آدمی کسی عضو دردناک کو اپنے کف دست سے مس کرتا ہی تو وہ درد کم ہوجاتا ہی
کتب حکمت مین تحریر ہی کہ شخص پرآشوب آنکھ کو دیکھے اُسکی آنکھ بھی بیمار ہوجاتی ہی اسی طرح اگر کسی کا
جھوٹا پانی نوش کرے اُسکا عارضہ اُسکو اثر کرجاویگا مانند جذام اور خارش اور برص اور سرسام
وغیرہ امراض کے ابرص آدمی برہنہ پا جدھر سے نکلجاوے اُدھر کو گھاس ہرگز نہ جمے گی نہ کم
نہ بہت اور برخلاف دیگر حیوانات کے انسان کے خصیہ اگر کاٹ ڈالین تو ضعیف ہوجاتا ہی
بدن اُسکا اور پسینہ اُسکا بدبو ہوجاتا ہی اور رائے اُسکی فاسد ہوجاتی ہی اور خورش کی خواہش غالب
ہوتی ہی ہڈیان طول پکڑتی ہین انگلیان چھوٹی ہوجاتی ہین اور مجامعت کی شہوت قوی ہوجاتی ہی
اور اکثر محتلم ہوا کرتا ہی اور عمر دراز ہوتی ہی بال کم ہوجاتے ہین بسبب زیادتی رطوبت کے ساق پا
کج ہوجاتی ہین بسبب ضعف قوت اور سنگینی بدن کے اور بسبب کثرت رطوبت کے نشیمن
تنگ ہوجاتا ہی اور اسی سبب سے آواز باریک کھنچی ہوجاتی ہی اور جس جانور کی بوے گندہ ہو
تو وہ خصی کرنے سے خوشبودار ہوجاتا ہی بخلاف آدمی کے کہ جسان خصیہ کاٹ ڈالا جاوے
گندہ بو زیادہ ہوگی اور زیادہ تر تعجب یہ ہی کہ بسوقت انسان کے خایہ نکالڈالے جاوین تو ذرا سی
بات مین راضی اور ذرا سی بات مین ناراض ہوجاتا ہی اور رازداری اُس سے ہوسکتی ہی آواز تغیر
کرجاتی ہی بجاے کہ بمجرد آواز کے پہچان لیا جاتا ہی اور شطرنج وغیرہ کھیل کی اُسکو خواہش ہوجاتی ہی اور
انسان کو مجامعت کی زیادہ خواہش ہوتی ہی جسطرح سے کہ خصیہ برابر کو بینائی کی قوت زیادہ ہوتی ہی
بہ نسبت خایہ دار کے پس اُسکی وجہ یہ ہی کہ جب بینائی دور ہوں تو جماع کی قوت زیادہ ہوئی اور جب
خایہ نکالے گئے قوت بینائی زیادہ ہوجاتی ہی کیونکہ اِدھر کی قوت اُدھر چلی جاتی ہی لکھا ہی کہ
قتادہ سے پوچھا کہ اندھون کے حق مین کیا کہتے ہو کہ انکی ذکاوت اور قوت حافظہ بہ نسبت بینا
زیادہ ہوتی ہی فرمایا کہ انکے بینائی کی قوت نے باطن مین ظہور کیا ہی اسی واسطے اندھون کے دل مین بہت سے
خیالات گذرا کرتے ہین اسی سبب سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی ان تاخذ اللہ من عینی
نورهما ففی فوادی وقلبی منهما نور ۔ قلبی ذکی وعقلی غیر ذی دخل ۔ وفی فمی صارم کالسیف مشهور

خلاصہ اسکا یہ ہو کہ اگر خدا میری آنکھون کا نور زائل کر دیگا تو میرے دل اور عقل مین اُنکا نور بھی آجائیگا اور اُسکے سبب سے وعظ و نصیحت مین میری زبان مثل تلوار کے ہوجائیگی جو عورت حیض سے ہو اگر وہ آگے پیچھے سے برہنہ ہوکر آسمان کے مقابل استادہ ہو تو ابر جاتا رہیگا اور حکماے یہ بھی لکھا ہی کہ جس زمین پر حیض کے کپڑے پڑے ہونگے اُس زمین پر آسمان سے پالا نہ پڑیگا اور اگر زن حائضہ برہنہ ہوکر جنگل مین کھڑی ہوگی تو درندہ جانور اُس عورت کے گرد جمع نہونگے اور اگر ایسی عورت کسی نہر مین نہاوے گی تو اُسکا پانی تلخ ہوجائیگا اگر آئینہ مجلی پر نگاہ کرے تو اُسکی جلا کم ہوجائیگی ایسی عورت کے ساتھ مجامعت کرنے سے مرد کا عیش و نشاط ناز کی حسن و جمال سب کم ہوجائیگا مرگی نے جسپر زور کیا ہو اگر ایسی عورت اُسکے بدن پر ہاتھ مارے صحیح ہوجاوے اگر زن حائضہ جس سانپ کے جسم پر ہاتھ لگا دے وہ سانپ مرجاویگا ایسی عورت اگر کمریان چرانے کو جاوے تو اُس گلہ پر گرگ کبھی حملہ آور نہوگا اگر حیانا گذر کرے تو اُسکے شکم مین ورد حادث ہوگا اگر حیض کے پارچہ کو کشتی پر لنگا وین ثوبا دہا مخالف سے امن رہیگا تپ ربع یعنے چوتھے روز کی تپ جسکو آتی ہو وہ شخص اگر وہ کپڑہ جو عورت بروقت وضع حمل کے پہنے ہو پوشش کرے فوراً تندرست ہوجاوے

فصل جزوہاے انسان کے فوائد مین

حکما کہتے ہین کہ اگر عورت کا پورا بال آب شور مین گرے اور وہ وقت کسوف آفتاب یعنے سورج گہن کا ہو تو جب آفتاب صاف ہوکر روشن ہوگا تو وہ بال سانپ ہوجائیگا اگر موے انسان کی دھونی لیوین تو نسیان دفع ہوجاے اگر اُسکی خاکستر کا ضماد نقرس پر لگاوین زائل ہو آدمی کے کلہ کو اگر کسی زمین پر دفن کرین تو وہان پر کبوتر بکثرت جمع ہونگے جہان آدمی کے کلہ پڑے ہونگے وہان سے پلنگ فرار کریگا جیسے سانپ نے کاٹا ہو وہ اگر آدمی کا دماغ خورش کرے یا جراحت پر رکھے تو فوراً زہر دفع ہوگا آدمی کے جو آنسو خوشی کی حالت مین نکلتے ہین اگر کوئی نوش کرے تو اُسکا غم دور ہوجائیگا اور اسی سے مرگی بھی دور ہوتی ہو اور غمگین آدمی کا اگر آنسو پیوین تو سخت گریہ طاری ہو اور لعاب آدمی کا مخصوص عقرب کے حق مین زہر ہو جالینوس نے لکھا ہی کہ ایک شخص بچھو کا منتر جانتا تھا پس وہ شخص اول افسون پڑھتا تھا بعد اُسکے اپنا لعاب دہن اُسپر پھینکتا تھا اور پکڑ لیتا تھا مگر یہ نہار منہ بچھو پکڑا کرتا تھا آخر جالینوس نے اُس شخص کو بلا کر اول کھانا کھلایا بعدہ عقرب منگوا کر پیش کیا اُسوقت اُسنے ہر چند افسون پڑھ پڑھ کر لعاب دہن ڈالا مگر وہ عقرب نہ مرا پس جالینوس سمجھ گیا کہ یہ تاثیر جادو نہین ہو بلکہ صرف لعاب کی خاصیت ہو لکھا ہی کہ اگر مقناطیس پر لگاوین اُسکی تاثیر جذب آہن زائل ہوجاویگی جس لڑکے کا دانت دودھ کا ٹوٹے مگر اُسکو زمین پر نہ گرا ہوا اور کسی عورت کے بطور تعویذ

آویزان کرین وہ ہمیشہ بانجھ رہیگی مردہ آدمی کے دانت درد دندان کے وقت پاس رکھنا نافع ہے
اسی طرح مردہ کی استخوان صاحب تپ ربع کو مفید ہو اور خاکستر استخوان آدمی کی کھانا مرگی دور
کرتی ہے جالینوس نے لکھا ہے کہ ایک شخص علاج صرع مین بہت مشہور تھا آخر بعد تفحص بسیار معلوم ہوا
کہ خاکستر استخوان مردہ کھلاتا تھا جو آنسان کی آنول کائی جاتی ہے اگر اسکا ایک ٹکڑا زبرجد کے نگینہ کے
نیچے رکھکر انگشتری بناوین پس جو شخص اس انگشتری کو پہنے گا قولنج کا عارضہ اسکو نہوگا لڑکے کے
قاقلہ یعنے ذکر کی سیاہی کو خشک کرکے تھوڑا مشک ملاکر کھلاوین آغاز جذام مین تو نہایت
منفعت رکھتا ہے کبھی عارضہ طول نہ کھڑیگا اگر لڑکے کے خایہ کو کسی لکڑی مین لٹکا کر کشت زار مین
آویزان کرین وہان مکھی نہ آوے گی اگر خایہ طفل کو کتے یا بلی کھاوین دیوانہ ہو جاوین اگر اسکو
خشک کرکے سرمہ لگاوین مرض چشم زائل ہو انسان کے ناخن تراش کے اسکی خاکستہ جسکو
کھلاوین وہ دوست ہو جاوے لیکن شرط یہ ہو کہ وہ شخص اس طلسم سے واقف نہو آدمی کے خون کو
پانی مین ملاکر درد شکم پر طلا کرنا درد کو دفع کرتا ہے جس شخص کی ناک سے خون نکلتا ہو اگر اسی خون سے
اس شخص کا نام کپڑے پر لکھ کر اس کپڑے کو اسکی آنکھون کے سامنے رکھ دین تو خون بند ہو جائیگا
دیوانہ کتے کے زخم پر حیض کا خون لگانا مفید ہو اور نیز بہق اور برص کو بھی مفید ہے اور جو آنکھ درد
کرتی ہو اگر حوالی چشم پر خون حیض کا ضماد کرین درد دور ہو جاوے اگر باکرہ عورت کا خون حیض آنکھ مین
لگاوین سفیدی چشم دور ہوگی اگر عورت اپنے ازالہ بکارت کا خون لیکر اپنی چھاتیون پر مل لے تو
چھاتیان چھوٹی اور سخت رہینگی اگر خون بواسیر کتے کو کھلاوین دیوانہ ہو جاوے اگر حیض کی منی کو
برص یا بہق یا داد پر طلا کرین زائل ہو اور اگر منی کو روغن غیبرا کے ساتھ ملاکر کسی عورت کو
کھلاوین وہ عاشق ہو جاوے جو پسینا کہ انسان کا حمام مین نکلتا ہے اسکو لیکر اگر دمل پر لگاوین
وہ دمل جلد پختہ ہو جاوے اگر صاحب صرع کا پسینا عورت اپنی چھاتیون پر لگاوے تو دودھ جما ہوا
جاری ہوگا انسان کے پیشاب کو جوش دیکر دنفرس پر طلا کرنا مفید ہے نابالغ لڑکے کا پیشاب ظرف
مسی مین پکاکر شہد ڈال کر لگانا سفیدی چشم کو نافع ہے اور صاحب یرقان کو نوش کرنا مفید لیکن شرط یہ ہو کہ
مریض کو معلوم نہو بیس برس کی عمر والے کا پیشاب برص والے کو پلانا نافع ہے اور اگر ایسے پیشاب کو خارش
اور داد پر لگاوین مفید ہوگا لکھا ہے کہ زمانہ سابق مین ایک شخص بعارضہ بطحال علیل ہوا تھا اسنے خواب مین
دیکھا کہ کسی بزرگ نے ہدایت کی کہ اپنے پیشاب کے تین جلو تین روز تک پیے پس اسنے ایسا ہی کیا اور
شفا پائی اور نیز اسکی کیفیت سنکر اور لوگون نے بھی تجربہ کیا پس عمل صحیح نکلا حکما نے لکھا ہے کہ برز اطفال

آنکھ مین لگانا سفیدی کو زائل کرتا ہو اگر خشک کرکے خاکستہ بناکر ناسور پر لگاوین تو اُسکا گوشت فاسد نکال کر ہموار کر دیتا ہو جسکو رتلانے کاٹا ہوا اُسے سرگین آدمی کھلاوین اور گرم تنور مین بھلاوین کہ اُسکے عرق نکلے گا اور شفا پائیگا سرگین انسان اور زنبور دونون جلاکر تین روز تک خارش پر طلا کرین مگر انار روغن حمام انشاء اللہ تعالیٰ عارضہ دور ہوگا اگر آنکھ مین لگاوین تو آنکھ کا رمد اور خارش دفع ہوگی جو کیڑے انسان کے براز مین نکلتے ہین اگر انکو جمع کرکے پیسے اور سلائی سے آنکھ مین دیوے تو سفیدی چشم زائل ہوگی **نوع ثانی چارپایون کے بیان مین** یہ نوع سارے بہائم مین عمدہ تر ہوتی ہو از روے خوبصورتی کے اور نیز از روے نفع کے - از انجا کہ آدمی نازک بدن اور نازک رنگ اور نازک رفتار ہو اور اکثر اپنے دشمن ہم جنس اور غیر جنس کو رکھتا ہو پس خدا نے حکمتہً نوع حیوان کو انسان کے واسطے پیدا کیا تاکہ انسان اُنسے اپنا کام دل حاصل کرے اور اس قسم کے حیوانات انسان کے واسطے بال و پر کی جگہ پر ہین حق تعالیٰ فرماتا ہو والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ یعنے گھوڑے اور خچر اور گدھے اسواسطے ہین تاتم اُنپر سوار ہو اور تمھاری زینت ہو مثلاً گھوڑا پس اسکی عقل بہ نسبت گدھے کے زیادہ تر ہی اور کان چھوٹے اور دم لمبی اور ذہن اسکا صاف ہی بہ نسبت خر کے اور دم کے دراز ہونے کی منفعت کیڑون کا دفع کرنا ہی جسوقت کہ دواب سے تیزی رفتار کی خواہش ہوئی تو ضرور ہوا کہ اُسکے سم کو استحکام ہوتا اُنکے سبب سے رفتار کی اذیت کم ہو اور واسطے دفع دشمن اپنے کے سلاح قوی ہون اور یہ امر قرار پایا کہ جس حیوان کے سم ہون اُسکے سینگ نہین ہوتے اور جسکے سینگ ہون اُسکے سم نہین الا ناخن ہوتے ہین جنکو کھر کہتے ہین اور یہ اسواسطے ہوتے ہین کہ وہ دفع دشمن اس سے کرے کیونکہ مادہ تولید ان دونون کا ایک ہی ہو کسی حیوان کے تولید شاخ مین صرف ہوا اور کسی کے تولید سم مین فسبحان من اعطی کل شئ مایفتقر الیہ دون الزیادۃ و النقصان یعنے حمد اس خدا کی جسنے ہر شی کو وہ چیز عطا کی جو اُسکو درکار تھی اب یہان پر بعض دواب کا بیان ہوتا ہی **فرس** یعنے گھوڑا یہ کل حیوانات سے بہتر ہوتا ہی حتیٰ کہ آدمی کے بعد صورت مین یہی اچھا ہی اور جملہ دواب سے سختی اور دوڑنے مین اور نیز دیگر خصلتین عمدہ ہوتی ہین اُنمین سے ایک خوبصورتی اور تناسب اعضا اور صفائی رنگ اور سرعت قدم اور اطاعت سوار وغیرہم - گھوڑون کی اقسام مین ایک چوگانی ہوتا ہی جسکے پیٹھ پر چوگان کھیلتے ہین یعنے اُسکا سوار اس امر کا محتاج نہین ہوتا کہ اُسکو عطف عنان کرے بلکہ خود گھوڑے کی نگاہ گیند کی طرف رہتی ہی جدھر دیکھتا ہی رخ کرتا ہی بعض گھوڑا ایسا ہوتا ہی کہ اپنے مالک کو پہچانتا ہو غیر کی مجال نہین کہ اُسپر سوار ہو بعض گھوڑا ایسا ہوتا ہی کہ آہو کے سر پر پہونچتا ہی

تاکہ اُسکا سوار آہو پر تلوار کا وار کرے محمد بن سائب کلبی کہتا ہی کہ عمدہ عمدہ گھوڑے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دکھلائے گئے یہ سب ہزار گھوڑے تھے کہ میراث پدر سے اُنکو ملے تھے پس جب یہ گھوڑے حضرت کو دکھائے گئے اس عرصہ مین نماز عصر آپ کی قضا ہوگئی اور آفتاب غروب ہوا اُسوقت حضرت نے اُن سب گھوڑون کو ذبح فرمایا صرف چند گھوڑے جو دکھانے سے رہ گئے تھے بچ رہے بعد مدت حضرت کے سسرون کی جماعت وارد ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ اے حضرت ہمارا مقام دور دراز ہی کچھ توشہ چاہیے کہ پہونچ جاوین حضرت نے انھین باقیماندہ گھوڑون مین سے ایک گھوڑا عطا کرکے فرمایا کہ اس گھوڑے مین یہ خاصیت ہی کہ جب تم لوگ منزل پر پہونچو گے اور کھانا پکانے کی فکر کروگے پس جتنی دیر مین کہ تم آگ سلگاؤ گے اُتنی دیر مین یہ گھوڑا تم سبھون کے واسطے کھانا کہین سے لاد یا کریگا پس ایسا ہی ہوا اور اُس گھوڑے کا نام توشہ سوار اُس دن سے رکھا گیا کہتے ہین کہ عرب کے گھوڑے اُسی کی نسل مین سے ہین **اعضاے گھوڑے کے خواص کا بیان** گھوڑے کے دانت اگر کسی لڑکے کے باندھین اُسکو دانت نکلنے مین تکلیف نہوگی اور اگر ایسے آدمی کے سر کے نیچے رکھین جو خواب مین دانت پیستا ہو تو دفع ہوجاوے گوشت اُسکا ہر قسم کی ریح کو دور کرتا ہی اگر دارچینی کے ساتھ کھائے قوت افزایش کرے اگر پرانے گھوڑے کے خایہ کو نمک کے ساتھ سودہ کرکے گرم پانی مین تر کرین اور نقرس پر مالش کرین نافع ہو اگر اُسکی دم کا بال لیکر مکان کے دروازہ پر تان دین اُس مکان مین مچھر نہ آوینگے اگر سم کو جلاوین اور اُسکا دھوان عورت کی فرج کو دین پیٹ سے بچہ مردہ اور اُسکی آلایش وغیرہ نکل جائیگی اگر اُسپ سرکش کے سم کو گھر مین دفن کرین چوہے اُس مکان مین نہ رہینگے جسوقت طیور کے بچہ انڈہ سے باہر ہون اگر اُون اُنکو دواب کے سم مین پانی پلایا جاوے تو شاہین وغیرہ مرغان شکاری سے اُنکو ضرر نہ پہونچیگا اگر گھوڑے کا پسینا لڑکے کی بغل اور ران مین ملدین بال نہ نکلینگے اگر بواسیر مین ملین فائدہ دے گا نسی بھی اسمین تر کرنے سے زہر دار ہوجاتی ہی اور اُسکے جراحت کا علاج غیر ممکن ہو سرگین کے دھوئین سے زیر فرج ولادت کی آسانی ہوتی ہی اور زخم کا جاری خون بھی اُسکے رکھنے سے بند ہوتا ہی اگر سرگین کا عرق ناک مین ٹپکاوین نکسیر کو سود مند ہو اور کان مین ٹپکانے سے درد گوش جاتا ہی اگر سرگین اسپ اور آدمی ایک درم لیکر اور شراب ایک درم ملاکر آبلون کے نشان سیاہ پر بطور مرہم لگاوین فوراً زائل ہوجائین اور اگر شہد و نمک اور نوشادر کو بھی اسمین اضافہ کرین تو زخم سوزان یعنے گدنے کی علامت مٹادے صورت گھوڑے کی یہ ہی

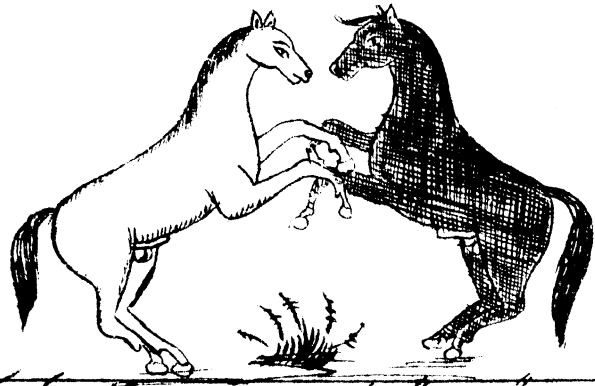

بغل یعنے خچر یہ جانور گھوڑے اور گدھے کی قربت سے پیدا ہوتا ہی فارسی مین اسکو استر کہتے ہین اگر گل حامل ہو تو اسکی صورت گھوڑے سے بہت ملتی ہی اگر گھوڑا نر ہو تو گدھے سے مشابہ ہوتا ہی زیادہ تعجب یہ ہی کہ اس جانور کا ہر ایک عضو گدھے اور گھوڑے دونون مین ملتا ہی اسی طرح پستان اور آواز مگر اسکے دہن مین نہ تو گھوڑے کی سی تیز فہمی ہوتی ہی نہ گدھے کی سی کند ذہنی مادہ استر کی عمر بہت دراز ہوتی ہی لیکن بیشک جفتی نہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے شکم مین بچہ نہین رہتا بعض کا قول ہی کہ شکم مین بچہ رہتا ہی مگر باہر نہین نکلتا کیونکہ اسکے نکلنے کا راستہ نہایت تنگ ہوتا ہی پس اپنی ماں کو مار ڈالتا ہی اسی سبب سے اگر اتفاقاً اسکی مادہ جفتی کھاتی ہی تو فوراً اسکو دوڑاتے ہین تاکہ نطفہ نکل جاے کیونکہ اگر حامل ہو گی تو بوقت زایدن اپنے بچہ کے سبب سے مر جاہگی **خواص اعضاے استر کا بیان**

اگر برمۂ گوش اسکا عورت کھالے بانجھ ہو جاے اور یہی خاصیت اسکے کان کے میل مین ہی اگر استخوان اسکے آدمی کھاوے تو مدہوش ہو جاے جیسا کہ عالم خواب مین ہوتا ہی اگر یہی مغز استخوان حاملہ عورت کی خورش ہو بچہ اسکا خبیث و بے عقل ہو اسکے دل کا کھانا بھی عورت کو بانجھ کرتا ہی اگر اسکے سم کو پانچ درم روغن آس ملا کر گنجہ سر مین لگاوین بال نکل آوین اور دار الثعلب کو بھی مفید جس مکان مین اسکے سم یا سرگین یا بال کا دھوان کرین وہان سے چوہے فرار ہوین اگر اسکے خایہ کو خشک کر کے ریشم مین باندھ کر چار پایون کے باندھین کبھی رفتار سے عاجز نہون اگر اسکا خون عورت فتیلہ مین لگا کر فرزجہ کرے بانجھ ہو جاے اگر اسکا پیشاب حاملہ نوش کرے مردہ بچہ گر جاے اگر عورت دو روزہ مین گرفتار ہو اور پیشاب نوش کرے فوراً بچہ پیدا ہو اگر اسکے زہر کو جو بچھو کی طرف ہوتا ہی خشک کر کے بواسیر مین دھوان دین صحت ہو جاے اگر اسکے پیشانی کا چمڑہ کسی جگہ پر جلاوین

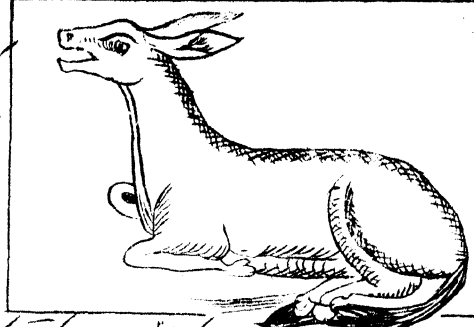

وہان کوئی نہ پہونچے اگر پوست مین برگ پودینہ کو ہی کے بازو مین نہ گریگا صورت

کام انجام کو کسی قدر اسکے صعفر یعنے باندھکر حاملہ باندھین حمل اسکی یہ ہی

حمار یعنے گدھا سیاہ اعضا نہایت سرد مزاج تاریک عقل ہوتا ہی کہتے ہین کہ اگر اسکی آواز سنے کتے کی پشت مین درد ہوتا ہی اگر کوئی بچھو کے زہر سے بیتاب ہو چاہیے کہ خر پر سوار ہو اور دم کی طرف منھ کرے جسوقت وہ گرم رفتار ہو وہ زہر اس آدمی سے گدھے کی طرف انتقال کرتا ہی کہتے ہین کہ اگر پارہ سنگ وزنی بیس مثقال کا اسکے دم مین آویزان کرین ہرگز فریاد نہ کرے بلینیاس لکھتا ہی کہ ایک خلق اسکا یہ ہی کہ شیر کو دیکھ کر اسکی طرف دوڑتا ہی اس خیال سے کہ اسکی تیزی سے اسکا عزم شکار سست ہو جاوے جیسا کہ بکری چیتے کے روبرو پیش آتی ہی خواص حمار اگر اسکے نغر استخوان کو روغن زیتون مین جوش کرکے سر مین مالش کرین موے سر دراز مین اسکا مغز اگر کھا دین فراموشی کا غلبہ ہو اگر حاملہ کھائے بچہ احمق پیدا ہو اگر اسکے دانت ایسے شخص کے بالین پر کہین جسکو نیند نہ آتی ہو فوراً سو جاوے اسکے جگر کو خشک کرکے اور پیسکر جسکو تپ ربع آتی ہو اسکا تعویذ بانہ مین فوراً صحت پائے اگر اسکی تلی خشک کرکے عورت کی چھاتی پر لین دودھ کی کثرت ہو اسکا سم اگر پانی مین گھسکر مرگی والے کو پلاوین نافع ہی اگر روغن مالا کر خنازیر پر ملین نافع ہی بلینیاس کہتا ہی کہ اسکے سم کو گھسکر اگر برانی کوڑھ پر لگاوین صحت ہو جاوے اگر سم کا دخان حاملہ عورت لیوے جلد بچہ پیدا ہو اگر اسکو جلاکر اور روغن خیری مین ملاکر ناسور پر طلا کرین نافع ہو اسکے دم کے تین بال عورت کے صحبت کرنے کے وقت اگر کوئی مرد اپنے ساق مین باندھے فوراً نفوظ ہو جاوے اسکا گوشت کھائے زہر کی آفات سے امین رہے اور صاحب جذام کو نافع ہی اگر اسکے گوشت اور جربی کو روغن زیتون مین پکاکر لگاوین درد مفاصل کو دفع کرے اگر اسکی جربی کو جسم پر لگاوین سود مند ہو اور اسکے نشان ہاے سیاہ کو زایل کردے اگر اسکے پوست پیشانی کو جلاکر پانی مین ملاکر کسی گمردہ کو پلاوین اُنکے پسینہ نا اتفاقی ہو گی اگر اسکے دست چپ کے استخوان کی انگوٹھی بناکر مرگی والے کے گلے مین حمائل کرین نافع ہو اسکا خون بواسیر کو نافع ہی اسکا دودھ لڑکے کے رونے کو مفید ہی اگر اسکے دودھ کو گرم کرکے کلی کرین درد دندان رفع ہو اسکا پینا زہر ہاے چرندان اور زخم ہاے روده

اور شکم اور پھیپھڑے کے زخم اور لڑکون کی کھانسی کو نافع ہی جس شخص کو تازیانہ سے مارا ہو یا اسکو
سستی نے ستایا ہو یا بدگوشت ہوگیا ہو یا ہڈی پھٹ گئی ہو اگر اسکو تازہ پوست خر کا اڑھائے
سولاوین تو بعد بیداری کے درد اسکا زائل ہوسکتا ہی اور اسکے پیشانی کا چمڑہ اگر مرگی والے کو
بطور تعویذ پہناوین نافع ہی اگر اسکے دم کے بال شراب مین ڈال کر کسی کو پلاوین وہ لڑنے لگے
جا نمط کا عقیدہ ہی کہ عصارہ سرگین خر اگر گرم گرم پیوین بچھو کا عارضہ دفع ہو اور تب
دندان کرم خوردہ کو مفید ہی اور نیز نکسیر والے کی ناک مین ڈالنا مفید ہی صورت اسکی یہ ہی

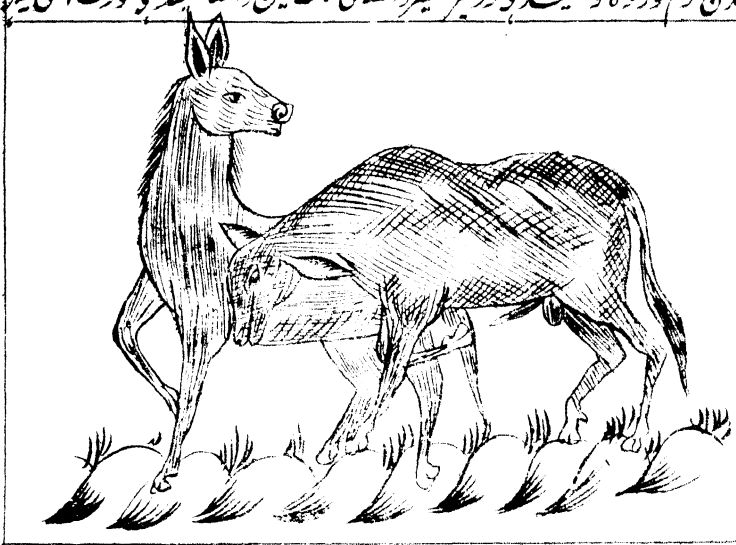

حمار الوحشی یعنے گورخر جانور نسبت دیگر حیوانات کے سخت ہوتا ہی اور شیر مین سب ایک سے
ہوتے ہین یہان تک کہ انسان کو ایک کی دوسرے سے تمیز نہین ہوسکتی مادہ اس فرقہ کی بچہ دینے کی
حالت مین ایسے مقام پر چلی جاتی ہی جہان کسی کو پہونچا ممکن نہو اور نیز اپنے بچہ کو جنگل مین جب تک کہ اسکا
سم سخت نہو لے اور دوڑنے کی طاقت نہ آلے نہین لاتی ہی اسواسطے کہ نر انکے اگر بچہ نر دیکھتے ہین تو اسکے خایہ
نکال ڈالتے ہین دوسرے ان جانورون کی یہ بھی عادت ہی کہ متفرق نہین چلتے اگرچہ ہزارہا ہون گر
ملحق رہینگے اسی نظر سے انکا شکار آسان ہوتا ہی یعنے صیاد ایسے تنگ مقام پر کمین کرکے مقیم ہوتے ہین
جہان سے یہ برآمد ہون اور جب وہ نکلین شکار کرتے ہین پس اور اگر واپس جاوین تو سلامت رہین لاجیلی عادت
یہ ہی کہ وہ بھی چاہتے ہین کہ جہان پہلا گورخر گیا ہی وہین ہم بھی جائین ایک قسم انمین جدریہ ہوتے ہین اجدر نام
ایک گھوڑا آرد شیر کسرے کے پاس تھا اتفاقاً وہ وحشی ہوکر جنگل کو چلا گیا اور گورخرون مین جا ملا

پس اُس سے جو نسل بڑھی وہ اجدریہ کہلائی اور قسم نہایت عمدہ ہوتی ہی خواص اسکے نفر
اُستخوان کو روغن سیماب مین گھسکر جھائین پر مالش کرین مفید ہو زیادہ تر اسکو مفید ہی چوپھو نے پر
پیشاب کرنا ہی اسکا پتہ صاحب نوبہ یعنے باری کی تپ والا اگر اپنے بدن پر لے صحت پائے
شیخ الرئیس کا عقیدہ ہو کہ اسکا گوشت نقرس کو مفید ہی جب روغن گل کے ہمراہ مالش کرین اور
چربی اُسکی کلف پر ملنا مفید ہی خایہ اسکا چیرین اور نمک اور زعفران مین ملا کر مغص یعنے حبس شکم مین
کھائین مفید ہو اگر اُسکے سم کی انگوٹھی بنا کر مجنون اور مرگی والے کے گلے مین آویزان کرین اول تاریخ
ماہ مین تو عارضہ مذکور سے شفا ہو اگر سم جلا کر سرمہ بنا وین تاریکی اور رتوندھی کو نافع ہو اگر اسکی لید کو
تنور مین ڈالین تو رو میان تنور سے چھٹکر آگ مین گرتی ہی اور جب اسکو خشک کر کے سفیدی بیضہ کے
ساتھ ملا وین اور ناک مین لگا وین تو خون کا نکلنا بند ہو جاے صورت اسکی یہ ہی

النعم نعم اُن جانورون کو کہتے ہین جنکو چراتے ہین یہ حیوان بکثرت ہین اور فائدہ بھی انکا بڑا ہوتا ہی
فرقہ انسان سے انکو اُنس ہوتا ہی اس نوع حیوانات مین بدخوئی نہین ہوتی اور نہ مانند دیگر درندون کے
بھاگتے ہین اور انکے دانت اور پنجہ اور سم مانند دیگر جانورون کے ہتھیار کے طور پر نہین ہوتے اسواسطے
اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو ایسی صفات کے ساتھ موصوف پیدا کیا تاکہ اُسے منفعت اُٹھانا آسان ہو چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہی اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مالکون وذللناھا لھم فمنھا
رکوبھم ومنھا یاکلون حاصل معنی اس آیہ کا یہ ہی آیا نہین دیکھا اُن لوگون نے کہ پیدا کیا ہمنے اُنکے واسطے اُن اشیا سے
جنکو ہمنے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا چارپاے اور اُن جانورون کو تمھارا مطیع کیا پس بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو
کھاتے ہو اور نہ مثل جانوران سواری کے اُنکے سم ہوتے ہین بلکہ جا بجا سم اُنکے کھر ہوتے ہین اور سر پر اُنکے شاخ ہوتی ہی تاکہ

جو کام سم سے ہوسکتا ہو یہ اپنی شاخ سے لین پس شاخ اور سم دونون ایک جانور مین نہین ہوتے
الا گینڈہ مین اور شاخ سر پر ہوتی ہو کیونکہ اگر اور جگہ ہوتی تو دفعہ عدو کا نہوسکتا چنانچہ گاؤ کو شاخ
دی پس یہ امر ظاہر ہوا کہ حیوانات کو تین طرح کے ہتھیار عطا فرمائے شاخ یا سم یا دندان ہے
جب ایک قدرت زائل ہوتی ہو تو دوسرے اسکے قائم مقام ہوجاتی ہو اور چونکہ چارہ انکا گھاس ہو
اسواسطے دہن انکا فراخ بنایا اور تیز دندان اور سخت جبڑا عطا فرمایا تاکہ جو کچھ دانہ پوست تخم سخت
پیش آوے اسکو چبا دین اور چونکہ ان حیوانات کو زیادتی قوت مطلوب ہوئی حق تعالی نے
انکا شکم فراخ بنایا تاکہ غذا کثرت سے سماوے اور ایک تعجب یہ ہو کہ اگر یہ جانور جلدی مین بے چبی ہوئی
غذا کھا لیتے ہین تو بہ فراغت اسکو شکم سے پھر منہ مین کھینچ لاتے ہین اور پھر خوب چبا کے نگلتے ہین
تاکہ حرارت طبعی کو اسکے پکانے مین وقت نہو اسی کو جگالی کہتے ہین اونٹ کے دانتون مین یہی طاقت ہو
کہ رات دن چبتے ہین مگر گھستے نہین اور حرارت ایسی ہو کہ خشک گھاس کو خون اور گوشت بناتی ہو **ابل**
اشتر حیوانات مین عجیب تھا مگر عجب اسکا انسان کی نظر سے گر گیا اور یہ اس وجہ سے ہو کہ بکثرت
دیکھنے مین آتے ہین البتہ جنکو نہ دیکھا اور نہ سنا ہو اس سے کہہ سکتے ہین کہ اونٹ ایک بڑا جانور اور بہت
فرمانبردار ہوتا ہو اور بوجھ اسپر لادتے ہین اور ماہو دو اس بوجھ لادنے کے اٹھتا بیٹھتا ہو اگر کبھی چاہو
اسکی مہار کھینچے تو جہاں چاہے لیجاوے اور اونٹ کی پیٹھ پر گھر ایسا بناتے ہین اور اسپر بہت سے لوگ
سوار ہوتے اور کھاتے اور پیتے کی چیزین بار کرتے ہین اسکو کجاوہ کہتے ہین اسپر سوار ہوکر اہل صنعت
اپنی صناعی مین مصروف رہتے ہین اور اسمین ایسے بیٹھے رہتے ہین جیسے کشتی مین چنانچہ آیت فیض بیت
گواہی ہو افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت یعنے آیا وہ لوگ اونٹ کو نہین دیکھتے ہین کہ اسکی
پیدائش کسطرح کی گئی ہو یہ جانور دس روز تک اگر پانی نہ پیوے تو صبر کرسکتا ہو اور تین روز تک بے غذا
کے بھی بسر کرسکتا ہو خدا نے اسکی گردن لمبی کی ہو تاکہ اسکے ہاتھ پیر کے مناسب ہو اور جب کہ کھڑے ہوکر
چرنے مین مصروف ہو تو اسکو تکلیف نہو اور نیز واسطے اسکے کہ اسکے ہونٹ بدن کے کھجلانے کو جہان چاہے
پہونچ جاوین کہتے ہین کہ یہ جانور پرکینہ ہوتا ہو اگر شتربان اسکو مارے تو وہ اسکا بدلا لیوے گا اگرچہ کسی قدر
عرصہ بھی گذرا ہو اور یہ جانور ماہ شباط مین جو روم کا مہینے کا نام ہو اور ماہ چاگن سے مراد ہو شہوت خیز ہوکر زیادہ
خورش شروع کرتا ہو اور ان دنون مین اسکو سخت مار کا بھی خیال نہین ہوتا ان دنون مین تین اونٹ کا بوجھ
ایک اونٹ اٹھا سکتا ہو اسوقت مناسب ہو کہ شیرہ نوشخ یعنے پودینہ کوہی کا اسکے ہر دو سوراخ
بینی مین ڈالین تاکہ اسکی مستی شہوت دور ہو اور جب اونٹ جنگل مین چرتا ہوتا ہو تو بلوط کا برگ و بار

کھانے سے آرام پاتا ہی اور اگر سانپ کاٹتا ہی تو کیکڑہ کھانے سے اچھا ہوجاتا ہی بلینیاس کہتا ہی کہ
فرچنگ یعنے کیکڑہ سانپ کے دفعیہ زہر کو نہایت عمدہ ہوتا ہی کہتے ہین کہ اونٹ کے پیتا
نہین ہوتا اور شقشقہ یعنے بلبلانے کے وقت مین جو اونٹ کے گلے مین آجاتا ہی اسکو
نہین معلوم کیا کہتے ہین خواص اگر اسکے مغز استخوان کو گدھنا کے ساتھ حاملہ کے شکم پر
ملین فوراً بچہ پیدا ہو کہتے ہین کہ اونٹ کے زہرہ نہین ہوتا لیکن اسکی جگہہ پر ایک اور چیز
مانند پوست کے ہوتی ہی اور اس پوست مین لعاب ہوتا ہی اگر اس لعاب کو آنکھون مین
لگاوین رتوندھی کو مفید ہو اور سر پر لگانے سے بال جم آئین اور لمبے اور سیاہ ہون اگر کوا
اور گلو پر ملین درد گلو دور ہو اگر آدھے دانگ لعاب کو مع مشک کے مرگی والے کی ناک مین
ٹپکاوین نہایت مفید ہی اگر کوئی ہمیشہ اونٹ کا جگر کھائے ڈھلا انکھ کا نہ ہو اگر تین مرتبہ کھائے
تاریکی چشم دور ہوجاے چربی اسکی جہان پر رکھین وہان سانپ نہ رینگے اگر اسکو لوہان پر جلاکر
پانی کے ساتھ بواسیر پر ملین نافع ہو اور صرف دھوان بھی بلینیاس نے لکھا ہی کہ بستہ کے کان مین
ایک غدہ مانند پتھر کے ہوتا ہی جسکو باہر نکالین بالکل اچھا ہوجاتا ہو جب سر کے سانپ اسکو
پیتے ہین تو سفید ہوجاتا ہی پس یہ دفعیہ زہر قاتل کے واسطے نافع ہو اسکے استخوان کو روغن زیتون مین
سودہ کرکے مرگی والے کے سر پر ملین مفید ہو کاسنی البول مین اگر اسکے بال کو ران چپ مین
آویزان کرین مفید ہی یا کوہ کی ران چپ پر جو چھونے پر پیشاب خطا کرتا ہو یا ناخنین تو دہ بی
دفع ہوجاے اگر اسکے بال کو زمین مین دفن کرین اور اسپر کوئی لڑکا پیشاب کرے پس
اسکی خاکستہ کو اگر ناک مین ڈالین تو خون کا نکلنا بند ہوجاے اسکا دودھ زہر کی مدافعت کو
بہت نافع ہی اگر کسی کے دانتون مین کیڑے پڑ گئے ہون اور بسبب ان کیڑون کے اسکے دانت
درد کرتے ہین تو اسکے دودھ کا غرغرہ کرے نفع بخشے گا اگر اسکا پیشاب دھوپ مین رکھین یہانتک
کہ بسبب حرارت آفتاب کے اسکی مائیت خشک ہوجاے اور وہ بستہ ہوجاے اسوقت
بذریعہ سلائی وغیرہ کے ناسور پر ملین بھر دین تو نافع ہوگا اور اگر اسکے پیشاب کو سر پر ملین تو سبوس
یعنے بفا کو دفع کریگا اور اگر کوئی اسکا پیشاب پیلے تو درد جگر اور زردی چہرہ دفع ہو اور کان
مین ٹپکانے سے درد گوش کو نفع ہوتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ جس شخص کو عارضہ نکسیر کا ہو اور
اسکی ناک سے بکثرت خون آتا ہو تو وہ اسکا سرگین اپنے سر پر بطور لیپ لگاے انشاء اللہ تعالے
مرض دور ہوجائیگا اور نیز ضماد اسکا آثار زخم کو بھی دور کرتا ہی صورت اونٹ کی یہ ہی

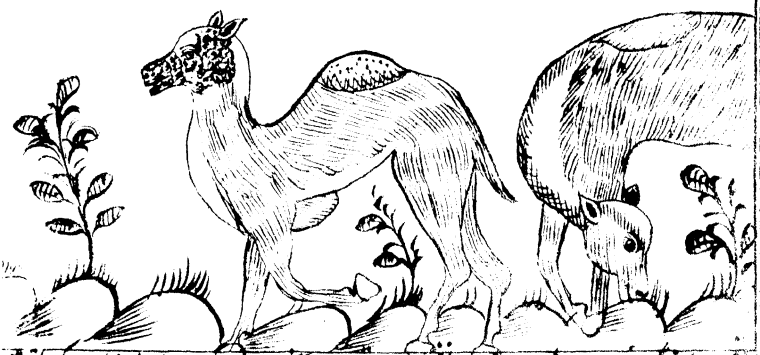

بھر بیٹھے گاؤ اس سے بڑے بڑے نفع ہوتے ہین اور محنت زور اور ہوتا ہی انسان کے ہاتھ بہت
تھا رہ اور فرمانبردار ہی چونکہ گاؤ انسان کی حفاظت مین ہی لہذا اللہ تعالی نے اُسکے واسطے سلاح مثل
سینگون کے نہین پیدا فرمائے وہی اس جانور کا زیادہ تر محتاج ہی پس اگر اُسکے پاس متھیار ہوتے تو کیونکر
انسان اپنا ضابطہ رکھتا لیکن کبھی کبھی اپنے سینگون سے بروقت حاجت رفع ضرورت کرتے ہین اللہ تعالی نے
گائے کے اوپر والے دانت نہین پیدا کیے یہ جانور نیچے کے دانتون سے چارہ کھاتا ہی اگر اس جانور کو خصی کرین
تو بہت فائدہ دیتا ہی اس سبب سے کہ جلد بوڑھا ہوجاتا ہی اور جسوقت اسکو شہوت نہ ہوتی ہی تو تلوار کی ضرب سے بھی
نہ ڈرے گا اگر دشمن اسکے سوار ہی پر حملہ کرین تو یہ جانور بھی کود کر حملہ کرین اور اگر اسکے گلہ پر حملہ کرین تو
اگر اسکے ساتھی پرواہی کرین تو نافع ہوگا دشمن کی رفتار اچھی ہوتی ہی جسکی رفتار سے رفتار ان
کی تشبیہ دیتے ہین جو وقت یہ بیمار ہو دندان فیل اسکے سینگ پر لگا مین تو مفید ہوتا ہی خواص اسکے سینگون کی
خالصہ اگر صاحب تپ ربع کو جلاوین آرام ہو اگر شراب مین جلا کوئی نوش کرے قوت باہ زیادہ اور
ناک مین ڈالنے سے خون کا بہنا بند ہوجاتی ہی دونون شاخ کی دھونی سے مُدیان بھاگتی ہین یا مرجاتی ہین
اگر ہر دو سینگ خاکستر کرکے سرکہ مین ملا کر کوڑھ مین لگاوین اور دھوپ مین بیٹھین نافع ہی اسکے مغز استخوان کو
روغن تازہ مین حل کرکے کان مین ڈالنا مسکن درد ہی اسکا زہر اگرچہ اور تخم مولی مین ملا کر پانی مین
جوش دیوین اور کلف پر ملین اور تھوڑی دیر صبر کرین مرض زائل ہوگا اگر اسکو برگ غیر مین ملا کر
اور روئی مین اٹھا کے حمول کرے عورت حاملہ ہوگا گاؤ کے زہر مین ایک چمچی سورکے
برابر ہوتی ہی اگر اس دانہ کو آب شاہدانہ اور آب خرفہ مین ملا کر صاحب صرع کی ناک مین ٹپکاوین
مفید ہی اگر اسکے زہرہ کو درخت مین لگاوین اُس درخت مین کیڑے ہونگے اگر گاؤ سیاہ کی زبان
خشک کرین اور لیموں کے عرق مین ملاوین اور دس درم چیہ چھڑک دین اسکے دشمن ہمیشہ مغلوب رہین

اگر چوہے کی مینگنی اسکے زہرہ سے ملاکر صاحب قولنج استعمال کرے بطور شیاف تو صحت پاوے اگر
اسکے زہرہ کو خشک کرین اور اسی کے برابر کبریت زرد اور جاوشیر لیکر دھوان دیوین تو فوراً وضع حمل ہو اگرچہ
بچہ مردہ بھی ہو اگر گاؤ نر کے پتے کو شہد مین ملاکر تالو پر ملین آواز بستہ کو کھول دے اگر کالے بیل کا پتا آنکھ مین
لگاوین روشنی زیادہ ہو اگر تعجب انگیز تماشا کرنا منظور ہو ایک سبو کو گردن تک زمین مین دفن کرین اوس
اسکے اندر جرمی گاؤ کی ملین تو تمام گھر کے مچھر اُس گھڑے مین جاکر جمع ہو جائین اگر گاؤ کے گردہ کو
خنازیر دوانے کی گردن مین لٹکاوین عارضہ زائل ہو گا گاؤ کا گوشت نہایت مضر ہو سخت بیماریان لاتا ہے
مانند جھائین اور سرطان اور خارش اور داد اور جذام اور وسواس اور فیل پا وغیرہ کے قوت باہ کو کوسالہ کا
خایہ اگر خشک کرکے نوش کرین تو بہت بہتر ہو اگر گوسالہ کے قضیب کو خشک کرین اور باریک کرکے بقدر نیم شربت
چوک کر نوش کرین باہ کی افزایش ہو گا گاؤ کے ناخن کو جلاوین اور اسکی خاکستر کو دانتون پر ملین نہایت تک
جلاوین یہ اعتقاد بلینیاس کا ہو اگر اسکے سم کو شہد اور سرکہ اور روغن مین مخلوط کرکے مالش کرین تو جھائین
وغیرہ زائل ہو اگر اسکا خاکستر شبت ج کے ساتھ لگاوین اور عارضہ خنازیر پر مرہم لگاوین عجائب ہو جائگا
اسکی دم کو جس جگہ جلاوین اُس جگہ کے رہنے والون کے درمیان مین ناموافقت ظاہر ہو گی اگر گائی کا دودھ
دودھ اور دہی مین ملاوین اور ناسور پر اسکا لیپ کرین درد فوراً ساکن ہو جائیگا قال علیہ السلام
علیکم بالبان البقر فانها تقع من کل شجر و یعنے تم پر شیر گاؤ لازم ہے اسلئے کہ وہ ہر درخت کو چرتی ہے اور اسکے دودھ مین اسوجہ سے بڑی منفعت آجاتی ہے
دودھ ہر دہی اور بوسیہ مین نافع ہو خون کو آماس کے تحلیل مین نافع ہو اور زخم گزندہ پر اسکا دودھ ملنا
نہایت مفید ہو بلینیاس کہتا ہو کہ آدمی کے پیشاب مین اسکا پیشاب ملاکر اگر تپ ربع والے کے
چارون ہاتھ پیر کی انگلیون مین لگاوین فوراً تپ ربع رفع ہو اور شاذ ناد ایسا ہو کہ تین مرتبہ مین نہ جائے
سرگین گاؤ کہ بہ انگوری مین ملاوین اور سخت سخت آبلون پر ملین فوراً ملائم کردے اور لگاوے
جسوقت مکان مین سرگین گاؤ اور مازد کا دھوان کرین تو کل گزندہ جانور فرار ہو جاوین سرگین گاؤ
اور روغن گندم اور سرکہ تم کو آگ پر جوش دین جب آدھا رہ جاے بعد ازین تھوڑا سا
سرگین خشک ملاوین اور جس جگہ کہ زخم مین گانسی رہ گئی ہو وہان لگاوین تین روز مین
آہن کو باہر نکالیگا اگر خشک سرگین کا دھوان زیر فرج دین فوراً حاملہ کے بچہ پیدا ہو جاے
اگر اسکے سرگین کو چوب بلوط کے ساتھ جلاکر اسکی خاکستر کو خون گاؤ مین ملاوین اور جسکے سر پر
بال نہون اسکے سر پر ایک مہینے تک برابر ملین بال نکل آوینگے صورت یہ ہو

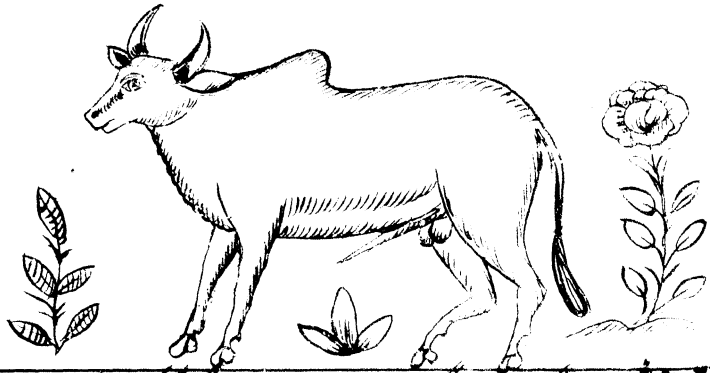

بقر الوحش یعنے گورن بارہ سنگھا یہ جانور ہر سال پرانے سینگ گرا کر نئے نکالتا ہی جب پرانے سینگ گرانے کا وقت نزدیک آتا ہی خلوت مین جاتا ہی اور جب تک نئے سینگ نہین نکلتے چھپا رہتا ہی تاکہ کوئی اسکو منڈا نہ دیکھے اور وہ وسالہ عمر ہونے پر یہ طور شروع ہوتا ہی اسکے سینگ اندر سے ٹھوس ہوتے ہین برخلاف دیگر کل حیوان کے یہ جانور گانے بجانے کی آواز پر اکثر کان لگاتا اور مستلذ ہوتا ہی بیماری کے حال مین سانپون کو کھاکر آرام پاتا ہی اور سانپ کو دم کی طرف سے کھاتا ہی اور اسکے سر کو چھوڑ دیتا ہی بعد کھانے کے پانی پیتا ہی بلکہ کیکڑہ کو کھاتا ہی تاکہ زہر سارے بدن مین سرایت نکرے جسوقت سانپ اسکو دیکھتا ہی اپنے سوراخ مین چھپتا ہی پس یہ جانور لب سوراخ پہونچکر بزور تنفس سانپ کو نکال کر کھاتا ہی کہتے ہین کہ چند سوار مع کتون کے اسکے پیچھے دوڑے یہ جانور بھاگا ناگاہ اثنائے راہ مین سانپ دیکھا اول اسکو مار کر کھایا بعدہ پھر دوڑنے لگا یعنے سانپ کی خوشی مین اپنی جان کا بھی خوف نہ کیا **خواص** مغز استخوان فالج کو مفید ہی اسکا سینگ جسکے پاس ہو اسکے پاس زندہ نہ آوین اسی طرح جس گھر مین ہو وہان پر ورزندہ نہ جاوین اسکے دھوین سے سانپ بھاگ جاتے ہین درد دندان کو اسکی خاکستر نافع ہی اگر اسکی خاکستر کو دندان مین ملکر چار بالون کے چھٹے ہوے ہاتھ پاؤن مین لگاوین نافع ہی اگر اسکے سینگ کو جامہ کے باندھین تو آسانی سے پیدا ہوا اسکے دود نافع زہر کے لیے اکسیر ہین اسکا گوشت درد شکم کو نافع ہوتا ہی کہتے ہین کہ اسکے دل مین ایک استخوان ہوتی ہی اسکے دل کا خون اگر دردسر مین لگاوین مفید ہو دل اسکا اگر گاؤ کے حامل زرین دودھ زیادہ ہو اسکا خون دافع زہر اور قولنج کو نافع ہی اور اگر مشاب بندھوا اسکا حقنہ کرنا مفید ہی اسکا پوست گھر مین جلانا سانپون کو دور کرتا ہی اگر اسکے بالون کو جلاوین چوہے بھاگ جاوین اگر اسکے ناخن کو بازو پر باندھین جملہ گزندون سے پناہ ملے اسکا سم جلانا سانپون کو دور کرتا ہی اور یہی فائدہ اسکے سرگین کے دھوین مین بھی ہی صورت یہ ہی

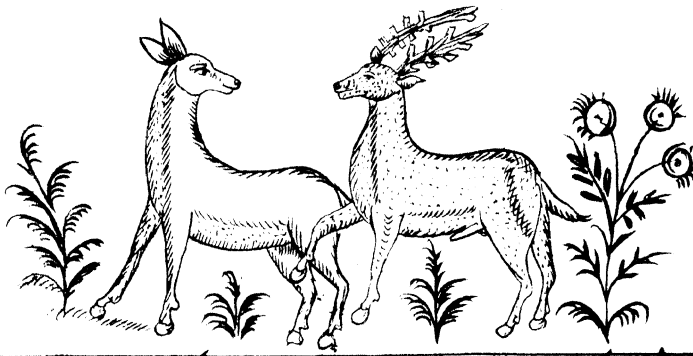

جاموش اسکو فارسی مین گاومیش کہتے ہین یہ بڑا تنا ور جانور ہوتا ہی یہ کبھی خواب نہین کرتا بعض اوقات آنکھ بند کرلیتا ہی کہتے ہین کہ اسکے دماغ مین گرمی ہمیشہ حرکت کرتی ہی اور اسی سبب سے خواب نہین کرتا اور سب درندون کو اپنی جانب سے دفع کرتا ہی اور نہنگ کا دشمن ہی باوجود اسقدر جسیم ہونے نہنگ کے اسکو مارتا ہی اسی باعث سے اس جانور کو رود نیل مصر کے کنارون پر چھوڑ دیتے ہین تاکہ گھڑیالون کا شکار کرے شیر سے نہین ڈرتا بلکہ اسکے روبرو جاتا ہی اسکے سینگ چندان نوک دار نہین ہوتے بلکہ ہلیون کے تیز اور نوک دار ہوتے ہین عجب یہ ہی کہ شیر زالب آتا ہی اور شہ باوجودیکہ آلۂ جنگ رکھتا ہی مغلوب ہوتا ہی کیا قدرت خدا ہی کہ شیر سے ہمیشہ بھاگتا ہی اور پانی مین پناہ لیتا ہی کہتے ہین اگر اسکو درخت انجیر مین باندھین بے خنیار اور مسکین ہوجاوے **خواص** یہ جانور اپنی مان سے جفتی نہین کرتا اسکے دماغ مین اگر انکو زندہ کرین اسکو اسکے گوشت جون پڑجاتی ہین نمک سفید مین ملاکر اور خارش پر زائل ہو

جو کیڑے ہوتے ہین کسی پر آویزان نہ بندھے آوے کھانے سے اگر اسکی چربی کلف اور برص مالش کرین صورت یہ ہی

زرافہ اشتر گاؤ پلنگ اسکا سر اونٹ کے سر سے مشابہ ہوتا ہی اور گاؤ کی طرح سینگ اور پلنگ کی ہم صورت پوست اور گاؤ کے مانند سم گردن نہایت طویل ہوتی ہی اور دونون ہاتھ بہ نسبت دونون پیرون کے

لمبے اور دُم مانند اُونٹ کے کہتے ہین کہ اُسکی نسل ناقہ حبشیہ اور گاو وحشی سے ہوتی ہی گفتار حبشی و ہندی مین ہندار کہتے ہین وہ اونٹنی سے جفت ہوتا ہی پس اُسکا بچہ اگر اشتر نر ہوا اور گاو وحشی سے جفت ہوا اُس سے جو بچہ ہوا اُسکو زرافہ کہتے ہین طیماسب حکیم کہتا ہی کہ خط استوا کے نزدیک جنوب کی طرف موسم تابستان مین قسم قسم کے حیوانات لب دریا فراہم ہوتے ہین کثرت تشنگی مین ہمجنس کا خیال جاتا رہتا ہی وہان پر جفتی کھانے سے زرافہ پیدا ہوتا ہی اور سمع اور عبار بھی وہین پیدا ہوتا ہی سمع وہ ہی جو گرگ کا بچہ کفتار سے ہو اور عبار جو کفتار کا بچہ گرگ سے ہو زرافہ اور دیگر جانورون سے عجیب عجیب اقسام کی نسل ظاہر ہوتی ہی مین کے والی نے ایک مرتبہ خلیفہ کی نذر کو زرافہ بھیجا تھا مگر جاڑہ مین اُسکی احتیاط نہوئی اور وہ مرگیا یہ جانور عجیب و غریب ہی کچھ خواص اُسکے معلوم نہین اسوجہ سے بیان خواص نہوا صورت اُسکی یہ ہی

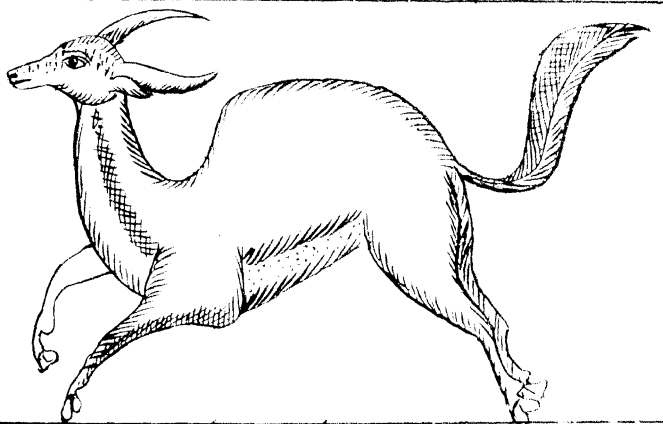

ضمان یعنے بھیڑ اسمین عجب برکت ہی کہ سال مین ایک یا دو مرتبہ ایک بچہ جنتی ہی اور ہمیشہ نر بچہ ہوتی اور بھیڑ کی کثرت رہتی ہی بخلاف دیگر کہ چھ چھ سات سات بچہ جنتے ہین اور انکا نشان کہین کہین ایک دو نظر آتا ہی یہ جانور غریب ہوتا ہی یہان تک کہ آدمی کی تعریف مین کہتے ہین کہ فلان مثل بھیڑ کے ہی مثین جب ہاتھی اور اشتر اور بھینس کو دیکھتی ہی باوجود اُنکی تناوری کے خوف نہین کرتی برخلاف ملاحظہ گرگ کے جسکو دیکھتے ہی روح خائف ہوجاتی ہی حالانکہ کسی قدر عضو اس جانور سے گرگ کا طویل اور دراز نہین مگر یہ خوف جبلی ہی جو خدا کی طرف سے ہی سنا ہی کہ گلۂ گوسفند جسوقت گرگ کو دریاے بغداد کے کنارہ پر دیکھتے ہین پانی مین غوطہ لگاتے ہین جب گرگ کا خوف فرو ہوتا ہی تو نکلتے ہین عجب تر یہ ہی کہ اکثر شب کو چنگل گوسفندون کے یہان بچے ہوتے ہین اور صبح کو جب اُنکو مع اُنکی ماؤن کے چراگاہ لیجاکر شام کو واپس لاتے ہین

ہر ایک بچہ اپنی ماں کو پہچان لیتا ہی بخلاف انسان کے کہ چند مہینے کے بعد یہ قوت حاصل ہوتی ہی
ہندوستان مین ایک قسم کی میش ہوتی ہی جسکے چھ چکتیان چربی کی ہوتی ہین سینہ پر ایک چکتی اور دونون
کندھون پر دو چکتیان اور دونون رانون پر دو چکتیان اور دُم پر ایک چکتی خواص اسکے
سینگ کو اگر درخت کے نیچے رکھین قبل از موسم بارور ہو اور پھل شیرین ہون اگر اسکے پتے کو
شہد مین ملاکر آنکھون مین لگاوین دُھلکا دفع ہو اور سفیدی بھی زائل کرے بہرے کے کان مین ٹپکا نابینا
سفید ہی اسکا گوشت ہمیشہ کھانا مورث آبلہ ہی اور پینہ بھی غالب ہوتی ہی مرگی والے کو زیادہ تر
مضر ہی اسکے استخوان اگر درخت گز کی لکڑی مین جلاکر روغن گل سے آمیز کرکے عضو استخوان
شکستہ پر مالش کرین ہڈی جڑجائیگی اور گوشت بھی بھر آئیگا اگر اسکی پشم کی نہاکستہ درخت آس کے
پتہ مین ملاکر زخمہاے فاسد پر لگاوین سفید ہو بلینیاس نے لکھا ہی کہ اگر اسکی پشم کو عورت
حمول کرے کبھی حاملہ نہو اگر شہد کے برتن کو اسکی پشم سفید سے ڈھانکے مورچہ نہ آویگی صوت اسکی

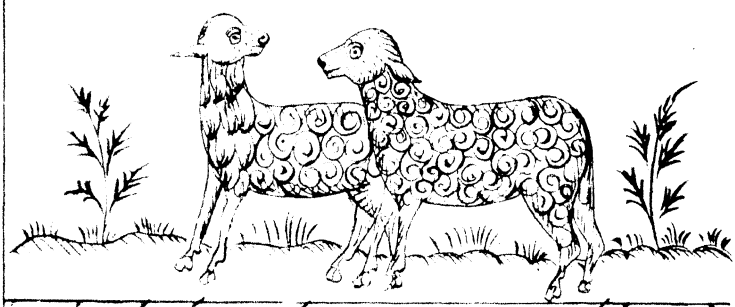

معرّ فارسی مین بز کہتے ہین یہ جانور احمق ہوتا ہی یعنے انسان کے ابلہ ہونے پر کہتے ہین کہ فلان بز ہی جانور
بہ نسبت میش کے کثرت شیر اور سطبر اور سخی پوست مین افضل ہی اور اسکے چکتی نہین ہوتی اسکے
حوض مین اسکے داخل مین چربی ہی حق تعالی کی حکمت دیکھیے کہ میش کا چمڑا تنگ یعنے باریک پیدا کیا
اسواسطے اسکا پشم کثیف ہو تاکہ اسکو گرم رکھے اور بز کا پوست از بسکہ ستبر ہی اسکے فقط روئین
جماے کہتے ہین کہ جب بز غالہ شہر کے بچہ کو دیکھتا ہی تھوڑا تھوڑا اسکی طرف چلتا ہی اور اسکی بو کے
پاتے ہی بیہوش ہوکر مردہ کی طرح گرجاتا ہی اور جب وہ بچہ شیر دہان سے دور ہوجاتا ہی بیہوش مین
آجاتا ہی ایک قسم کی عنکبوت جسکو ریتلا کہتے ہین جسوقت آدمی کے بدن پر اُسکا لعاب گرتا ہی تو نہایت سخت درد
پیدا ہوتا ہی بکثرت لوگ مرجاتے ہین اس مکڑی کو بز غالہ بکثرت کھاتا ہی اور بجاے نقصان کے نفع اُٹھاتا ہی یعنے
فربہ ہوتا ہی بلینیاس کہتا ہی کہ اگر بز نر کے سینگ کو گھسکر کپڑے مین چھپا رکھ کر کے جسکے بالین پر سوئین

جب تک اسکے علیحدہ نہ کرین وہ شخص بیدار نہو گا اسکے پتہ کو اگر گاو کے پتہ مین ملاکر فتیلہ بنا کر کان مین رکھین بہرے کو مفید ہو اگر بلیون کے بال جسکو پر بال کہتے ہین انکو نکال کر نر نر کا پتہ اس جگہ پر لگاوین پھر بال نہ جمینگے کان کے درد مین اسکا پتہ پانی مین ملاکر ٹپکانا مفید ہو اور نیز ضعف بصر اور شب کوری کو نافع ہو نر نر کی داڑھی کا باندھنا چھاتی کے پھیپھڑے والے کو مفید ہو اسکا جگر کھانا عورت کی شہوت زائل کرتا ہو یہان تک کہ مرد کی خواہش نر ہو اگر اسکا سپرز یعنے تلی جو کہ اندرون شکم کے ایک قسم کا عضو ہی سپرز کی بیماری مین کھاوین نافع ہو بلکہ اگر صاحب طحال اسکی تلی کو اپنے ہاتھ سے مکان مین لٹکاوے تو جب وہ تلی خشک ہو جاویگی اسکے تلی کا عارضہ جاتا رہیگا اور اگر درخت جھاؤ کی شاخ مین لٹکاوین تو تاثیر قوی ہو گی ہمیشہ اسکا گوشت کھانا اندوہ اور فراموشی لاتا اور سودا بڑھاتا ہی اگر سوئی کو نر نر کے خون سے تر کر کے کان چھپیدین وہ سوراخ مندمل نہو گا اگر لکڑی کی چوٹ لگی ہو نر کی تازی کھال وہان پر باندھ دے تو درد جاتا رہے اسکے کھر کو بجبین مین گھسکر کھانا عارضہ سپرز کو مفید ہو اور بہ زیادہ کرتا ہی اگر اسکا ناخن جلا کر سرکہ مین ملا کر بال خورہ پر لگاوین تو زائل ہو بال نکل آوین اسکا دودھ نزلہ کو مفید ہو اور زخم کا نشان مٹاتا ہو اور رنگ صاف کرتا ہی خصوصاً عورتون کو اسکا دودھ پینا شکر ڈال کر مفید ہو اندوہ کو رفع اور شہوت کی افزایش کرتا ہو لیکن آنکھون مین تاریکی آتی ہو اور دانتون کو بھی نقصان ہوتا ہی اسکا پنیہ یا پیکان جو زخم کے اندر رہے نکالتا ہی اگر اسکا پیشاب جوش دیکر ہر اہر شہد مین ملا کر لگاوین عضو سوختہ کو مفید ہو اگر خارش پر تین مرتبہ حمام مین مالش کرین مفید ہو اسکی مینگنی چند عدد لیکر جو لڑکا بہت روتا ہو اسکے سرہانے رکھین چپ ہو جاویگا شیخ الرئیس کا قول ہی کہ اسکا سرگین خنازیر کو مفید ہی اگر عورت اسکے سرگین کو جلے ہوے بالون مین ملا کر حمول کرے خون استحاضہ مسدود ہو اسکے سرگین مین یہ تاثیر ہی کہ زنبور کا زہر دفع کرتا ہو اور سوختہ عضو کو نفع دیتا ہی صورت یہ ہی

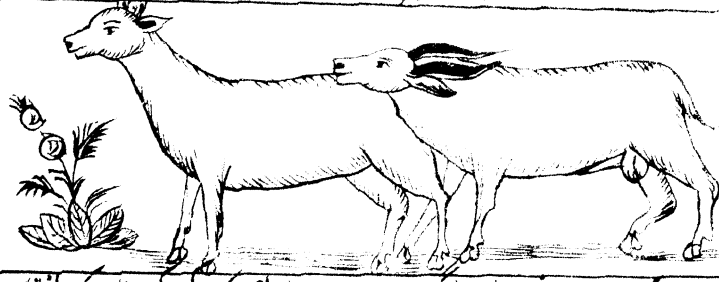

ظبی یعنے آہو یہ جانور تیز فہم اور بڑا بھاگنے والا ہوتا ہی عرب والے صبح کو اسکا دیکھنا فال نیک جانتے ہین اسکی شکل کا یہ ذکر ہی کہ جب اپنے مسکن مین آنا چاہتا ہی اپنے عقب مین دیکھتا ہی اور یہ طرف نگاہ دوڑاتا ہی

کیونکہ اپنے اور اپنے بچون کا خوف کھاتا ہی پس اگر یہ بات جانے کہ کسی نے اسکو دیکھ لیا تو گھر مین نہین جاتا عجب یہ کہ تازہ اندرائن کا پھل اسکے پانی کو اپنے دہن کے دونون طرف کنارون سے نکال کر کھاتا ہی اسکے کھانے سے لذت پاتا ہی اسی طرح دریاے شور اور تلخ کا پانی پیتا ہی اور انکی تلخیون کی پروا نہین کرتا جن ہرنون کے مشک ہوتا ہی وہ بھی اسی طرح کے ہوتے ہین لیکن انکے مانند ہاتھی کے دو دانت بالشت بھر کے باہر نکلے ہوے ہوتے ہین انکی چراگاہ چین اور تبت اور جرجیر کے شہرون مین ہوتی ہی اور وہان پر سنبل اور بہمنین اور خوشبودار گھاس چرتے ہین عمدہ مشک وہ ہی کہ خود بخود نافہ سے باہر گرے اور یہ اسوقت ہوسکتا ہی کہ جب مادہ کی طبیعت خون کو نافہ کی طرف دفع کرے پس جب خون نافہ مین پختہ ہوتا ہی آہو کو بڑی خارش معلوم ہوتی ہی پس تیز پتھرون پر نافہ کو رگڑتا ہی اور نافہ نکل کر پتھر مین چسپان ہوجاتا ہی جیسے لوگون کے زخم اور پنبہ سے ریم جاری ہوتی ہی لوگ اُن چراگاہون مین جاتے ہین اور اُس خون کو پتھرون سے حاصل کرتے ہین **خواص** اگر اسکے سینگ کا دھوان کرین گزندہ جانور دفع ہون اگر اسکی زبان سایہ مین خشک کرکے عورت کو کھلا دین تو زبان درازی رفع ہو اور جو اسکی ناف مین خون پیدا ہوتا ہی وہ مشک ہی پس اگر اسکو شکار کرین اور خون پختہ نہوا ہو ناقص مشک ہی اگر اسکا پتہ پکا دین کان کا درد دور ہو اسکے بال عسر البول کو نافع ہین اسکا پوست دماغ کے واسطے مقوی ہی اور خفقان کو نافع اور زہر کے واسطے تریاک ہی الائم کو زرد کرتا ہی اور کھانے مین استعمال کرنا موجب کندذہنی ہی صورت یہ ہی

ایل یہ پہاڑی بز ہی انکی حالت مانند گوزن کے ہوتی ہی ہر سال سینگ گراتے اور جماتے اور افعی کھاتے ہین اور جب پہاڑ پر صیاد اُنکی طرف جاتا ہی اور وہ دیکھ لیتا ہی پہاڑ سے نیچے کود پڑتا ہی گو کسی قدر بلندی سے ہو ہزار ذرع تک اور سینگ کے بل گرتا ہی اور چوٹ سے محفوظ رہتا ہی کہتے ہین کہ اسکے سینگون مین دو سوراخ ہوتے ہین جن سے سانس لیتا ہی اگر وہ سوراخ بند ہوجائین جس دم ہو کر تلف ہوجاے اسکی زندگی کے حال جب سینگ کے زبون کے ہوتے ہین کیونکہ ایک ایک گرہ ہر سال زیادہ ہوتی ہی اگر سانپ اسکو کاٹے تو یہ گیاہ کھاتا ہی

اور پانی سے پرہیز کرتا ہو گو کتنی ہی گرمی ہو عین تابستان مین تین رات دن تک جب بھیڑیا اسکے پیچھے
دوڑتا ہو تو یہ اپنے بچہ کو چھوڑ کر دریا مین چلا جاتا ہو مچھلی سے نہایت دوستی رکھتا ہو ہر دم لب دریا جاتا ہو
اور مچھلی کو دیکھتا ہو اور مچھلی بھی اسکے دیکھنے کو پانی پر آتی ہو صیاد لوگ اسی وجہ سے اسکا پوست
پہن کر لب دریا جاتے ہین تاکہ مچھلیان لکل آئین **خواص** اگر اسکے سینگ کا برادہ ایک مثقال
مع شکر پانی مین گھول کر مرگی والے کو پلاوین نافع ہو اگر گھسکر بہق اور برص پر لگاوین مفید ہو اگر کبریت کے
ساتھ بخور کرین مکان سے سانپ کافور ہون اگر حاملہ کے حمل کرین آسانی سے ولادت ہو شیخ رئیس کا
قول ہو کہ اگر بزاباں اور بزکوہی دونون کے سینگ جلا کر دانتون مین بطور منجن ملین محکم ہون اور درد بھی دور ہو
بزکوہی کا زہرہ اگر آنکھون مین لگاوین شب کوری دور ہو شیخ کا کلام ہو کہ تمام گزندہ جانورون کے
زہرون کے واسطے بزکوہی کا پتہ پینا تریاک ہو اگر اسکا جگر بریان کرکے آنکھ مین سرمہ لگاوین پردۂ چشم کو
سفید اور تاریکی کو نافع ہو اسکا گوشت کھانا تپ ربع پیدا کرتا ہو کژدم اور زنبور کے زخم پر اگر اسکی چربی
ملین مفید ہو اور کژدم اسکے پتہ کی بو سے مرجاتا ہو سانپ کا کاٹا ہوا اگر اسکے قضیب کو نام خشک کرکے
کھائے نافع ہو اور باہ کو بھی تحریک کرتا ہو اور اسی قضیب خشک کو بول بستہ کے واسطے بھی مفید لکھا ہو اگر
اسکو پانی مین دھوکر پانی پیوے در دقولنج دور ہو اگر اسکے خایہ کو خشک کرین اور پانی مین دھوکے پانی پیوین
قضیب کو سخت اور حاق بکثرت کرتا ہو پوست اسکا اگر بطور دسترخوان کے بنا دین اسکے گرد موس و مار اور کھی
اور مچھر وغیرہ نہ آوینگے اسکی دم اور سینگ کی خاکستہ روغن میں کرکے اگر تلوے مین ملین تھاہ مین ماندگی نہو بلکہ دشت
زیادہ ہو اسکے بال جلانے سے چوہے وغیرہ بھاگتے ہین اسکی دم کا بال زہر قاتل ہی جوکو کی اسکو پانی مین تون کرکے

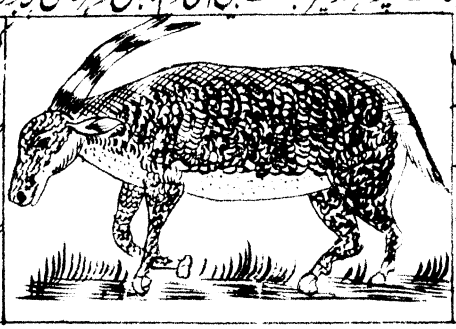

فورا مر جاتے شیخ رئیس
گفتہ ہین اس موضع پر
لکھا ہین فورا یہ ہو
کرے اور بکری
مرجاوے لیکین
اسکو نقصان

گفتا ہو کہ اگر برادہ کوہی کا
جہان سے خون جاری ہو
اگر اسکی مینگنی پانی مین
اسکو پیوے تو فورا
اگر بھیڑ پیلیوے تو
نہین ہوتا ہو صورت یہ ہو

السباع یعنے جانوران درندہ اس قسم کا حیوان نمونہ شیطان ہوتا ہو کیونکہ اس قسم کے طبائع بکرور غصہ اور بادخوئی
اور فساد اور دلیری اور خونریزی پر دلیر ہوتے ہین چہارپایون کی نوع سے انکے افعال اور
اخلاق مخالف ہین چونکہ انسان کی توجہ اس قسم کی پرورش پر نہوئی جیساکہ دیگر حیوان پر ہو پس حق تعالی نے

اُنکے وجود مین خورش حاصل کرنے کو ہتھیار بھی عطا فرمائے چنانچہ دندان اور چنگال اور قوت اور دلیری اور صورت ہیبت ناک اور کشادگی دہن اور سطبری گردن اور فراخی سینہ اور باریک کمر اور بدن کے پھرتی سب اُنکو عطا کیے اگر ایسا نہوتا تو اپنے رزق کے حاصل کرنے مین عاجز ہوتے اور اگرچہ یہ فرقہ ایک حمل مین چھ سات بچہ دیتے ہین اور سال مین دو مرتبہ تک جنتے ہین مگر بخرقلت کے کہ وہ بھی اطراف زمین کے کنارون مین پائے جاتے ہین کثرت نہین ہے یہ بھی حکمت باریتعالی ہے اگر ایسا نہوتا تو سارے زمین اِنھین سے بھر جاتی اور یہ بُرا فتنہ و فساد کرتے فسبحان من اقتضی حکمته تکثیر النافع وتقلیل الضار الله علی کل شئی قدیر یعنے کیا حکمت خدا ہے کہ اُسنے منفعت دار چیزون کو بہت پیدا کیا اور ضرر پہونچانے والی چیزون کو کم ہر آئینہ وہ سب شے پر قادر ہے اب ہم اُنکو لکھتے ہین جو افراد درندون سے متعلق ہین حروف تہجی کی ترتیب سے

ابن آوے یعنے شغال بُرا مفسد ہوتا ہے زرد رنگ میسو دل کا دشمن ہے بعض کو کھاتا ہے اور بعض کو خراب کرتا ہے مرغ خانگی کی نگاہ جب اسپر جاتی ہے تو اُسکے پاس آتا ہے اگرچہ کسی قدر اونچے لوٹھے پر ہو اور اپنے تئین شغال کی خورش بناتا ہے جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ حمار اسد کے پاس چلا جاتا ہے عجب تر یہ ہے کہ مرغ خانگی اگر روباہ یا بلی یا کتے کی بو پاوے اپنے تئین اُنکے روبرو سے علیحدہ کرتا ہے اور ساکت کھڑا ہوتا ہے اور جب شغال کو دیکھتا ہے تو اُسکے پاس چلا جاتا ہے حتی کہ اگر سو مرغ بھی ہون وہ سب اُسکے نزدیک چلے جاتے ہین اور شغال اُنکو تلف کرتا ہے جب شغال چاہتا ہے کہ مرغ آبی کو شکار کرے دستہ گیاہ پانی مین چھوڑتا ہے جب مرغ اُس گھاس پر آکر بیٹھتے ہین اُسوقت عقب سے پہونچکر اُنکا شکار کرتا ہے خواص اُسکی زبان

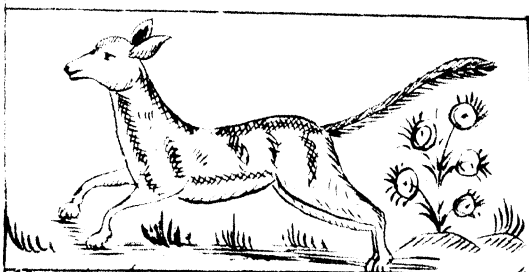

جس گھر مین ہو باہمد گر
نفاق ہو اگر اُسکا زہرہ
نیم دم آب گرم کے ساتھ
تین روز نوش کرین درد سپر
دور ہو اور گوشت اُسکا بقدر ایک
شغال کھانا دیوانگی اور شروع مرگی کو نافع ہے اور اُسکا مغز استخوان بوقت کے ساتھ سنا رہے کو زائل کرتا ہے

ابن عرس یعنے نیولا یہ جانور لمبا اور دبلا ہوتا ہو چوہے کا دشمن ہو چوہے کے سوراخ مین جاکر شکار کرتا ہو اور زیور اور جواہرات کو بہت پیار کرتا ہو سنگ کا دشمن ہو اسکا پیٹ پھاڑ ڈالتا ہو کہتے ہین کہ سنگ ہمیشہ منھ کھولے رہتا ہو راسو اسکے منھ کی راہ سے پیٹ مین جاکر اسکی انتڑیون کو چبا چبا کر کھاتا ہو جب سنگ مرجاتا ہو اسکے پیٹ سے باہر نکلتا ہو اور نیز سانپ کا بھی عدو ہو اور جب سانپ سے لڑنے جاتا ہو تو اول تلی جو ایک قسم کی گھاس ہوتی ہو کھالیتا ہو اس باعث سے مار کا زہر موثر نہین ہوتا اور سانپ جب اس گھاس کی بو پاتا ہو ضعیف ہو جاتا ہو اور راسو اسپر غالب آتا ہو کہتے ہین کہ ایک چوہا راسو کے روبرو سے بھاگا اور درخت پر چڑھ گیا راسو نے بھی اسکا تعاقب کیا تاکہ چوہا درخت کی پھنگ پر پہونچا اور بیچارہ کو جب کوئی مقام بالا روی کا نہ ملا ایک پتہ پر لٹک کر اور دانتون مین دبا کر رہ گیا آخر جب نیولا اس پتے پر پہونچ گیا اور عاجز ہوا تو سلگایا اسوقت اسکا زہر آپہونچا تب اس راسو نے اس پتے کو جسپر چوہا تھا کاٹ ڈالا اور وہ چوہا مع پتہ گر پڑا پس نیچے سے دوسرے راسو نے اسکا شکار کیا **خواص** اسکا دماغ آنکھ مین لگاتا ہے تو دور کرتا ہو شیخ رئیس کہتا ہو کہ اسکا گوشت باہ بڑھاتا ہو مفاصل کو نافع ہو اور شراب کے ساتھ نوش کرنا مصروع کو مفید ہو اسکی چربی اگر دانتون مین ملی جاوے سب دانت گر جائین اور اگر کسی لکڑی مین اسکو ملین یہان تک کہ وہ چربی اس لکڑی مین جذب ہو جاوے بعد اسکے اس لکڑی سے آہستہ آہستہ مسواک کرین سب دانت بسہولت گر جائینگے اگر کوئی کے مسوڑھون مین اسکی چربی ملین تو دانت بہت جلد بے تکلیف ہموار اور کشادہ نکلینگے اگر اسکی استخوان بشت حالت جماع مین عورت اپنے پاس رکھے ہرگز حاملہ نہوا اور

اسکے خایہ مین بھی یہی تاثیر ہو اگر دونون چیزین رکھے تو اور بہتر ہو عمل قوی ہوگا اسکا خون جلل خنازیر ہو اور سرگین اسکا زخم کے خون جاری کو بند کرتا ہو صورت یہ ہو

ارنب یعنے خرگوش اسکے اولاد بہت ہوتی ہو کہتے ہین کہ خرگوش ایک سال نر اور ایک سال مادہ رہتا ہو اور مثل عورتون کے اسکو حیض بھی لاحق ہوتا ہو اسکے دونون ہاتھ بہ نسبت پیر کے کوتاہ ہوتے ہین اوپر سے نیچے آنے مین بڑی تکلیف پاتا ہو بخلاف اوپر جانے کے بروقت سونے کے اسکی آنکھین کھلی رہتی ہین جب بیمار ہوتا ہو نرکل سبز کھاکر آرام پاجاتا ہو عقلمند یہان تک ہو کہ ملائم زمین پر بھی نہایت بک جاتا ہو تاکہ نقش پا نمودار نہو اور دشمن کے تعاقب سے بچے **خواص** اسکے سر کی استخوان سوختہ کا منجن مجلی دندان ہو

اسکا مغز دماغ کھانا عورت کو باجھ کرتا ہی اور اگر شاذ حمل رہیگا تو دوسری مرتبہ سے حمل نہ رہا کریگا
اگر گوشت اسکا بچون کے مسوڑھون مین لگا دین نہایت آسانی سے دانت برآمد ہون کہتے ہین اگر
دندان خرگوش دندان دد رسیدہ پر باندھین صحت ہو شربطیکہ جسطرف کا جون سا دانت ہو اسی طرف کا وہی
دانت خرگوش کا بھی ہو اسکا زہرہ پینا غلبہ خواب لاتا ہی یہان تک کہ بغیر سرکہ پیے بیداری نہو اسکی تلی
مصری کے ساتھ کھانا کھانسی کو دفع کرتی ہی بلینیاس نے لکھا ہو کہ اسکا خون پینا عورت کو باجھ
کرتا ہی اور نیز اسکی مالش سے کلف اور بہق دور ہوتا ہی اگر اسکے گوشت کے شوربا مین جو تخصص اعضا تشنجی اور درد
قولنج اور درد نقرس مین مبتلا ہو مبتلے مفید پڑے اگر اسکو سرکہ کے ساتھ نوش کرین تریاک کہ کل زہرون کا مانع
اسکے استخوان جلا کر موم مین ملا کر گلے ہوے گوشت پر لگا ہین اندمال و صلاح پذیر ہو جاوے اور اسکا پیشاب پانی مین
ملا کر پیا صاحب قولنج کو مفید ہی بلینیاس کا مذہب ہو کہ ہر نیر یا یہ قولنج کو مفید ہی بلینیاس خرگوش کا پیشاب یہ بہت قوی ہی اسکا

پاؤن وجع مفاصل مین بامتیاز راست چپ کے
کے باندھنا نافع ہو اگر اسکا اندام نہانی
پکا کر عورت کھاوے بجیر و قربت مرد کے
بار دار ہو اہل عرب کا قول ہو کہ اسکی
شتالنگ کو باندھنا جادو سے محفوظ
رکھتا ہو اسکا دھوان پھیپھڑے کے
درد کو نافع ہو جس عورت کا حیض بند ہو ہو وہ چند بال اسکے قبیلہ بنا کر فرج مین رکھے تو فوراً خون بند ہو جاوے
اور اسکے سرگین رکھنے سے حاملہ موصورت یہ ہو

اسد یعنے شیر یہ حیلہ درندون سے قوت اور دلیری اور بزرگی مین فرد اور دیگر جانورون کو خوف دلانے والا ہوتا ہو خدا نے
اسکو سر اور گردن کی کلانی اور گول چہرہ گوشہ دہن کی فراخی دانت اور چنگل کی تیزی سینہ کی کشادگی ہاتھ پاؤن کی فربہی کم
پتلی آواز بلند عطا کی کہ کسی سے نہ ڈرے اور کوئی حیوان اس سے برابری نہ کرسکے کہتے ہین دوسرے کا مارا ہوا شکار نہین کھاتا
البتہ اپنا کیا ہوا شکار دل اور جگر کھانے کے بعد دوسرون کی خورش کو چھوڑ دیتا ہو رات کے وقت دف کی
آواز سے نہایت خوش ہوتا ہی تاریک راتون مین آگ کی روشنی جدھر دیکھے اسطرف جاوے سوقت نہایت تواضع سے
اسکی تندی فرو ہو جاتی ہی کہتے ہین کہ جو کوئی اسکے ساتھ نہایت خواری اور عاجزی سے پیش آوے اسکا دشمن نہین ہوتا گو کہ
کتنا ہی گرسنہ ہو اور جب شکار کھاتا ہی نمک کی خواہش کرتا ہی اور جب بیمار ہوتا ہی تو لنگور کا گوشت کھا کر آرام
پاتا ہو لیکن جب تپ اسکو آتی ہی تو بہت کم صحت پاتا ہو اور جب پیکان تیر اسکے جسم مین رہ جاتا ہو

توسعہ جو ایک قسم کی گھاس ہوتی ہو اسکے کھانے سے باہر نکلجاتا ہو اور یہ تاثیر فقط شیر کو حاصل ہو اگر کوئی خرش یا زخم پہونچے مکھیاں اسقدر فراہم ہوتی ہین کہ اسکے مرجانے تک دور نہین ہوتی ہین اور طاؤس اور خروس سفید سے بھاگتا ہو اور شیر کی شورش سے کل حیوانات بھاگتے ہین مگر گدھا کہ اسکو مجرد آواز طاقت رفتار نہین رہتی ہو یہ جانور جب گرسنہ ہوتا ہو تو خاموش رہتا ہو جب تک شکار نہ حاصل کرلے تاکہ آواز سے کوئی جانور نہ بھاگ جاوے بروقت حمل کے بچہ اسکا مان کے پیٹ مین اپنے ناخن سے اسکے رحم کو مجروح کرتا ہو اور اس نظر سے جب مادہ اسکی قریب ہلاکت ہوتی ہو تو شیر اسکی خورش کے واسطے سوسمار لاتا ہو تاکہ مادہ اسکی کھانے سے صحیح اور تندرست ہو اور تسہیل ولادت ہو اس حیوان کی مادہ وضع حمل کے وقت زمین تراور شور دھوندھتی ہو تاکہ چونٹی سے اسکے بچہ کو آزار نہ پہونچے اور جب بچہ کے پاس سے جاتی ہو تو اپنے پنجون کے نشان مٹاتی ہو تاکہ کوئی اسکا سراغ نہ پاوے جب شیر واسطے شکار کے نکلتا ہو اسکا بچہ بھی ہمراہ دوڑتا ہو اور جب کوئی آواز سنتا ہو تو بھاگتا ہو بیشتر اسکو اپنے پیٹ کے نیچے کرکے اسکے کانون مین رعد کی طرح گونجتا ہو تاکہ اسکے دل سے ہر ایک کی آواز کی ہیبت جاتی رہے کہتے ہین کہ حیوانات مین شیر کے برابر اور کوئی گندہ دہن نہین ہوتا اسکی آنکھ تاریکی مین مانند شعلہ کے روشن ہوتی ہو جیسے کہ پلنگ اور گربہ اور مار کی آنکھین کہتے ہین کہ شیر بھری ہوئی مشک سے بھاگتا ہو اور حائضہ عورت کا بھی تعرض نہین کرتا الا خون سے **حکایت** ہو کہتے ہین کہ ایک شیر نے ایک لنگرگاہ مین آکر دیکھا کہ کشتی کی رسی ایک درخت سے بندھی ہو اور وہ وقت شب کا تھا پس یہ سمجھا کہ کوئی نہ کوئی شخص اس رسی کے کھولنے کے واسطے ضرور آویگا پس شیر اپنی آنکھین بند کیے چپکا اس درخت کے نیچے لیٹ رہا اور آنکھون کو اسواسطے بند کیا کہ شب کو مثل شعلہ کے چمکین گی تو لوگ پہچان جائینگے پس وہ ہی ہوا کہ جو شخص اس رسی کے کھولنے کے واسطے آتا تھا اسکو مار ڈالتا تھا بعد کئی آدمیون کے مرنے کے معلوم ہوا **خواص** اگر اسکا دماغ روغن زیتون مین ملکر عضو رعشہ دار پر چھڑکے ہوے پر بہت مفید ہو اگر اسکے دانت رکے کے گلے مین آویزان کرین بلا درد و تکلیف کے دانت نکلین جو کوئی اسکے دانت اپنے پاس رکھے درد دندان سے بخوف ہو اگر اسکا زہرہ نوش کرے دلیری ہو اور مرگی اور فیل پا کا عارضہ دور ہو اسکا آنکھ مین لگانا روانی خون کو بند کرتا ہو اگر خنازیر یعنے کنٹھ مالا پر ملین مفید ہو اور چربی اسکی بواسیر اور آماس گرم کو بھی نافع ہو اور زیر بھائین اور پھوڑون کو اگر اپنے چہرہ پر ملین بے خوف ہوجاوین اور کوئی درندہ اسکے پاس نہ آوے اگر اسکی دونون آنکھون کے درمیان کی چربی روغن گل کے ہمراہ چہرہ پر غازہ کرین جو کوئی اسکو دیکھے خوف کھاوے اسکا گوشت فالج اور استرخا والے کو نافع ہو اسکے خون کی مالش سے سرطان جو ایک عارضہ ہوتا ہو دور ہوجاتا ہو

اگر سینگ مین ملاکر برص پر لگاوین زائل ہو جاے اسکا خایہ منی کا مادہ قطع کرتا ہو اگر اسکو گلاب مین گھسکر مرد نوش کرے تو اُس سے کوئی عورت حاملہ نہو اسکا پنجہ جس آدمی کے پاس ہو اُسکے گرد کوئی درندہ نہ آئے اگر اسکا پنجہ جس پانی مین گرے اور اُسکا پانی جو چارپایہ پیوے ایسا لاغر ہو کہ کبھی فربہی نہ آوے اسکے پوست پر بیٹھنے سے صاحب بواسیر کو منفعت ہو اسی طرح اگر تپ ربع والے بھی دن مین دو مرتبہ اُسپر آرام کرین صحت پاوین اور نیز قولنج کو بھی مفید ہو اگر اسکے چمڑے سے دُہل یا نقارہ مُدھین اُسکی آواز جس گھوڑے کے کان مین پہونچے بیمار ہو جو کوئی اسکے پیشانی کا چمڑہ پگڑی یا ٹوپی کے نیچے پیشانی کے پاس چھپاوے تو لوگ اُس سے ہیبت کھاوین اور بادشاہون کی نظر مین عزیز ہو اگر اسکا چمڑہ دوسرے درندون کی کھال مین پیچیدہ کرین اُسکا رویان آپ سے آپ جھڑ جاے اور اگر بال اسکے جلاکر اُسکی خاکستر موم رد غن مین ملاکر آبلہ پر لگاوین فوراً اچھا ہو جاے اگر اسکے سرگین کو شراب مین ملاکر کسی شرابی کو پلاوین دوبارہ اسکو خواہش شراب کی نہو گی بلکہ شراب کا دشمن ہو جائیگا صورت یہ ہے

ببر یہ جانور شیر سے بھی زیادہ قوی ہوتا ہے اور شیر و پلنگ کا دشمن جب یہ جانور پلنگ کے شکار کرنے کا عزم کرتا ہے تو شیر اُسکو مدد دیتا ہے کتے کے گوشت کھانے سے اسکی بیماری دور ہوتی ہے حالت پیری مین اگرچہ گرسنہ ہو مگر بخلاف گرگ کے آدمی کا متعرض نہین ہوتا ہے اسکی مادہ وضع حمل کے ایام مین درخت فنجانشت کے نیچے جاکر جنتی ہے اور تین دن مین ایک مرتبہ بچہ کو دودھ پلاتی ہے اور سوسمار کا کھانا بچون کو سکھلاتی ہے **خواص** اسکا پوست نہایت دلدار ہوتا ہے جسکے آبلہ ہو وہ اگر اسکی کھال کا بچھونا بناوے مفید ہو اگر اسکا زہرہ پانی مین ملاکر صاحب سرسام کے سر مین لگاوین مفید ہے اور عورت اگر اسکو حمول کرے بانجھ ہو جاے یہان تک کہ اگر حمل ہو گرا دے اگر اسکی شتالنگ یعنے پانون کی

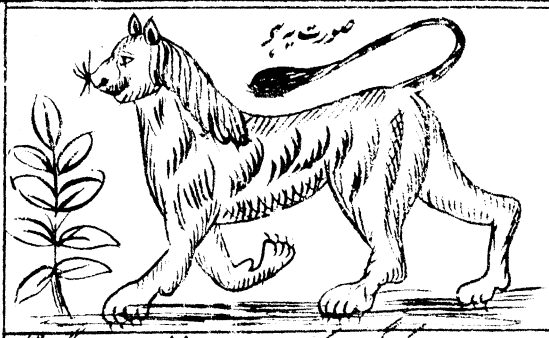

ہڈی کو فاصد کے پیر مین
نا رہین اگر دیا تھ
کو اس چیلے تکلیف نہ پاوے
اگر اسکی کھال کا دھوان
صاحب تپ رابع کے زیر دہن
دیا جاوے نافع ہو اسکے پیشاب کے
دھوین کی بو سے مور حیہ پیدا ہوتے ہین اور اسکے سہ گھین کے دھوین سے جانور شش دار جانور بھاگ جاتے ہین

ثعلب یعنے روباہ اگرچہ دیکھنے مین ضعیف ہی مگر حیلہ گری سے بڑے جانورون سے مسخر ہوتی ہی
یہ جانور اپنے گھر مین باہر نکلنے کے دو سوراخ رکھتا ہو تاکہ اگر کوئی دشمن گھس آوے دوسرے دروازہ سے
نکل کر وہ دروازہ بند کر دے ہر سال اسکے دانتے گر جاتے ہین اسی سبب سے عارضہ بانخورہ کو
ذات الثعلب کہتے ہین پس جب وہ مکوے کھاتی ہو بال جم آتے ہین اسی سے مکوے کو عنب الثعلب کہتے ہین
اپنے مکان کے گرد مین پیاز دشتی ڈالدیتی ہو اور ذرا فت سے آرام کرتی ہو اور گرگ سے نہین ڈرتی
کیونکہ اگر گرگ پیاز دشتی پر پانون رکھ دے فوراً مر جاوے جب یہ گرسنہ ہو اور کوئی خورش نہ ملے
جنگل مین مردہ کے مانند پیٹ پھلا کر رہ جاتی ہو اسطرح کہ چند روز کی مری ہوئی لاش کا گمان ہو تا ہو تب
پرندہ اسکے بدن پر آکر جمع ہوتے ہین اسوقت انکا شکار کرتی ہو اور جانور شکاری کو اپنے ہاتھ پر سے
زخمی کرتی ہو اور اگر وہ جانور اس سے زبردست ہوتا ہو تو اسکو دیکھتے ہی مردہ بنجاتی ہو ساہی کے
شکار مین عجب مکاری کرتی ہو یعنے جہان ساہی نے اسے دیکھا فوراً اپنے سر کو شکم مین ڈال کر اپنے
کانٹون کو دراز کرتی ہو اسوقت روباہ اسپر پیشاب کرتی ہو اور اسکے پیشاب سے اسکو نہایت
اذیت ہوتی ہو چار اپنے منہ کو اٹھا کر جسم کو کشادہ کرتی ہو پس فوراً روباہ اسکے پیٹ کو پاڑ کر
کھا جاتی ہو بیماری کی حالت مین دشتی پیاز کھانے سے صحت پاتی ہو جب اسکے بدن مین جوئین
پڑتی ہین تو ایک کپڑا اپنے منہ مین پکڑ کے پانی مین کھڑی ہوتی ہو اور اندک اندک پانی کی گہرائی
کی طرف متوجہ ہوتی ہو اور جوئین سب طرف سے اسکے سر کی طرف جمع ہوتی جاتی ہین بعد اسکے
تھوڑا تھوڑا اپنے سر کو بھی پانی مین ڈبوتی ہو تا اینکہ وہ جوئین اس کپڑہ پر آجاتی ہین اسوقت اس
کپڑہ کو پھینک کر اور غوطہ لگا کر نکل آتی ہو اور انکے آزار سے نجات پاتی ہو ایک شخص کہتا تھا کہ مین نے
راستہ مین دیکھا کہ ایک روباہ دم چرائے ہوئے ایسی پڑی تھی کہ مین مردہ سمجھا جب کتے اسکی طرف

دوڑے اور وہ سمجھی کہ کتون کو میرا مکر معلوم ہو گیا فوراً اٹھ کر بھاگی اور درختون مین چھپ گئی خواص جس برج یا مکان مین کبوتر بہت رہتے ہون اگر اسکا سر وہان لٹکا دین تو سب کبوتر اڑجائین اڑکون کا عارضہ ام الصبیان اسکے دانت باندھنے سے دور ہوتا ہی اور نیز جو نکلنا اور سوتے مین خوف کھانا بھی دور ہوتا ہی اگر کسی کے داہنے طرف کے دانت مین درد ہو اسکا داہنا دانت باندھنے سے دفع ہو جائیگا اسی طرح سے بائین طرف بایان دانت اسکا موثر ہی اسکا زہرہ اگر سر مین ملا کر لگا دین دھلکا بند ہو اسکا گوشت پکا کر چند روز کھانا جذام و فالج اور لقوہ کو نافع ہی اگر اسکی چربی دن نقرس پر ملین فوراً درد دور ہو اگر اسکی چربی انار کی لکڑی مین لگا کر گھر مین رکھ دین تمام کھٹمل اسپر جمع ہون اسکا گردہ اگر خنازیر پر لگا دین نفع پہونچاوے اسکا خایہ لڑکون کی گردن پر باندھنا دندان آسانی سے نکالتا ہی اگر اسکا قضیب درد سر کے عارضہ مین پاس رکھین مفید ہی اسکی کھال بہ نسبت اور پوستون کے عمدہ ہوتی ہی شیخ رئیس نے کہا ہی کہ اسکی کھال سرد اور تلغمی اور صفراوی مزاج کو مفید ہی خون اسکا لڑکون کے سر پر لگانا اگرچہ گنجہ ہو بال جما دین جسکے پاس اسکا خون ہو اسپر مکر و حیلہ کسی کا نہ چلیگا صورت اسکی یہ ہی

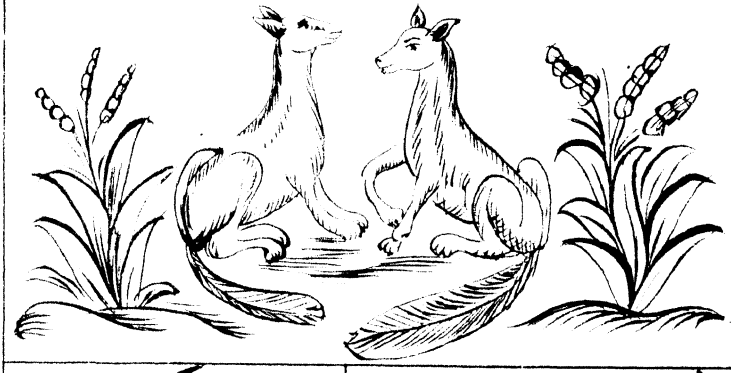

صورت حریش

حریش ایک قسم کا حیوان ہی مانند بز غالہ کے اسکو دوڑنے کی طاقت خوب ہوتی ہی اسکے سر پر ایک سینگ ہوتا ہی یہ جانور دونون سر سے دوڑتا ہی اور کوئی اسکے برابر دوڑ نہین سکتا کیونکہ بڑا سخت دوڑنے والا ہی لکھا ہی کہ یہ جانور ملک سجستان اور بلغار مین ہوتا ہی

خواص جسکا گلا پڑ گیا ہو یا خناق کا عارضہ ہو

توا کا خون گرم پانی مین ملاکے غرغرہ کرے فورًا صحت پاوے اسکا گوشت فنظوریون مین پکاکر کھانا قولنج کو مفید ہی اسکی چربی اسی کے شتالنگ کی راکھ مین ملاکر درد عرق مدنی پر ملنا نافع ہی

خنزیر یعنے خوک یہ جانور سخت اور بدشکل ہوتا ہی ہاتھی کی طرح اسکے بھی دو دانت ہوتے ہین اور گاؤمیش کی صورت پر سر اور گاؤ کے مانند اسکے سم ہوتے ہین بروقت تحریک غصہ کے سر نیچے کرکے آواز بدلتا ہی اسکی لڑائی سخت ہوتی ہی جب کہ مادہ پر لڑتے ہین خوک نر اپنے بدن کو درختون پر رگڑتے ہین تاکہ کھال قوی اور سخت ہوجاوے اور اسی سبب سے پھر اسپر دانت کسی جانور کا موثر نہین ہوتا اور زمین کو یہ حیوان اپنے دانت کے وسیلہ سے کھودتا ہی یہ جانور بڑی کثرت سے چلنے والا ہوتا ہی ایک مرتبہ مین بیس بچے تک ہوتے ہین اور سانپ کو نہین کھاتا اور نہ سانپ کا زہر اسپر اثر کرتا ہی دور رواہ سے زیادہ حیلہ ساز ہوتا ہی اکثر سوار کے روبرو سے بھاگتا ہی یہان تک کہ سوار جب اسکے تعاقب سے تھک جاتا ہی اوسوقت سوار اور اسکے گھوڑے کو اپنے دانتون کی ضرب سے مار ڈالتا ہی جب کوئی اس حیوان کو فربہ کرنا چاہے لازم ہی کہ اول اسکو تین روز گرسنہ رکھے بعدہ غذا بہ کثرت کھلاوے دو روز مین اس تدبیر سے فربہ ہوجائیگا نصاریٰ روم کی سرزمین پر ایسا ہی کرتے ہین جب یہ بیمار ہوتا ہی خرچنگ کے کھانے سے آرام پاتا ہی اسکے خواص عجیبہ سے یہ ہی کہ اگر خوک کو کدھے کی پیٹھ پر باندھین اسطرح پر کہ حرکت نہ کرسکے پس حسبوقت گدھا پیشاب کرے فورًا خوک مرجائیگا اگر کتے کو اپنے دانتون سے کاٹے تو تمام اسکے بال گرجائین اور جب اسکی آواز ہاتھی سنتا ہی فورًا مرجاتا ہی **خواص** اسکے دانت ہمراہ رکھنا لوگون کی نظر مین عزیز کرتا ہی اور چشم بد کا اثر نہین ہوتا اسکا زہر خشک کرکے بواسیر پر لگانا نافع ہی اسکا گوشت ہر قسم کے گوشت سے ناپاک تر ہی اگر چند روز رکھین کیڑے پڑجاوین لیکن ان کیڑون کا کھانا جانوران گزندہ کے زہر کو نافع ہی زخمی عضو پر اسکی چربی لگانا مفید ہی اگر کبوتر کے انڈے مین اسکا سرگین ملاکر خنازیر پر لگاوین مفید ہی اور دملون کو بھی پکاتا ہی اسکی تازہ چربی بواسیر کو بھی نافع ہی اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو اسکی ہڈی بسیر باندھ دین فورًا درست ہوجاوے اور عضو نہایت مضبوط ہوجاوے یہ خاصیت دوسرے حیوانات کی ہڈی مین نہین ہی اگر اسکو کتان کے کپڑے مین چپیڑہ کرکے چوتھیا والے کے حمائل کرین صحت ہو اگر اسکو جلاکر تھیلی مین باندھ کر اس رہگذر پر ڈالدین جہان سے پانی دھانون کے کھیت مین جاتا ہو تو غلہ کثرت سے ہوگا اور خوک سے کچھ زیان نہ پاویگا اگر اسکی ہڈی جلاکر ناسور پر لگاوین مفید ہی اسکا پوست جہان رکھین مچھر نہونگے اسکا سم جلاکر شکر مین ملاکر جوش کرکے جو بچھو نے پر پیشاب خطا کرتا ہو اگر پیوے تو یہ عارضہ دفع ہوجاوے اگر اسکے پشت پا کی ہڈی کو اسقدر جلاوین کہ سفید ہوجاوے پس وہ خاکستر قولنج والے کو پینا مفید ہی

شیخ رئیس نے کہا ہی کہ برص پر اسکا ملنا مفید ہی اگر اسکا پیشاب انگوری شراب مین پیہین سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کردے سیب کے درخت مین اسکا سرگین لگانا میوہ کو سرخ رنگ کرتا ہی اور بہت بار ور کرتا ہی اگر عورت اسکے پیشاب کا شیافہ کرے نفاس کی بیماری دور ہو اور بچہ کی جھلی دور ہو جاے اور دل کو تحلیل کرے صورت اسکی یہ ہی

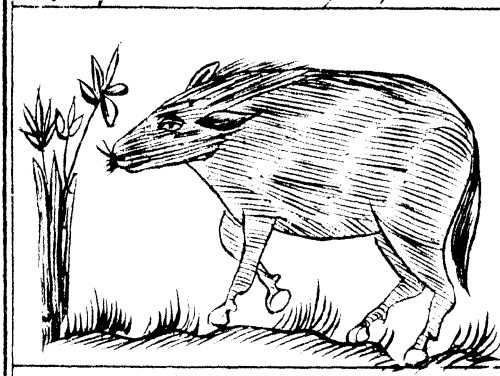

دب یعنے ریچھ بڑا تنا ور اور فربہ اور تنہائی پسند ہوتا ہی ایام سرما مین گوشہ گیر رہتا ہی اور موسم بہار تک باہر نہین نکلتا اور وہان پر اپنے ہاتھ پاؤن چاٹ چاٹ کر گرسنگی دفع کرتا ہی موسم بہار مین باہر نکلتا ہی اور فربہ ہوتا ہی گاو کا دشمن ہی جب بیل چاہتا ہی کہ اپنے سینگ سے اسکو زخمی کرے تو یہ اسکی پشت پر سے آکر اپنے دونون ہاتھون سے اسکے سینگ پکڑ کر کاٹتا ہی اور اسکو زخمی کرتا ہی اسکی مادہ وضع حمل کے وقت کالا پتھر جسپر بجلی گری ہو ڈھونڈھتی ہی تاکہ اسپر بیٹھے اور وضع حمل آسانی سے ہو اور جب ایسا پتھر نہین پاتی ہی تو اس ستارہ کے روبرو کھڑی ہوتی ہی جسکا نام بنات النعش صغرے ہی تب اسکے آسانی ہوتی ہی اور اسی سبب سے اس ستارہ کو ذب الاصغر بھی کہتے ہین ظہاسپ حکیم کا قول ہی کہ اسکی مادہ گوشت کا ایک لوتھڑا جنتی ہی جس سے کوئی صورت ظاہر نہین ہوتی ہی پس وہ مادہ چاٹ چاٹ کے اعضا نکالتی ہی اور اپنے بچون کو چھوڑ کر کفتار کے بچون کو دودھ پلاتی ہی اس سبب سے عرب کہتے ہین کہ فلان احمق من جبیر یعنے فلان شخص مادہ ریچھ سے بھی زیادہ احمق ہی اسپر کوئی درندہ غالب نہین آتا الا شیر ایک آدمی **حکایت** کرتا تھا کہ شیر نے اسکا غزم کیا وہ درخت پر چڑھ گیا مجھے درخت پر دیکھ کر شیر نیچے کھڑا ہو گیا اور اوپر ایک ڈال پر ریچھ بیٹھا تھا مین نہایت متحیر تھا کہ ان دونون بلاؤن سے کیونکر نجات پاؤنگا یکایک ریچھ نے انگلیون کے اشارہ سے منع کیا کہ کوئی بات نہ کرنا کہ شیر مجھسے واقف ہو اتفاقاً میرے پاس ایک چھری تھی مین نے اس سے اس ڈال کو جسپر ریچھ تھا آہستہ آہستہ کاٹنا شروع کیا اور ریچھ میری طرف دیکھا کیا آخر ریچھ مع ڈال کے زمین پر جا گرا اور شیر سے لڑائی شروع ہوئی آخر کو شیر غالب ہوا ریچھ کو پارہ پارہ کر دیا اور کھا پی کر اپنی راہ لی اور مین نے سلامتی سے اپنی راہ لی **خواص** اسکے دانت

اگر عورت کے دودھ مین گھسکر لڑکے کو پلاوین اسکے دانت آسانی سے برآمد ہونگے اگر اسکی آنکھ کتان کے کپڑے مین باندھ کر صاحب تپ ربع کے باندھین نافع ہو اسکا زہر فلفل گرد یعنے سیاہ مرچ مین ملاکر گنج پر ملنا مفید ہی اگر کسی قدر اسکا پتا دندان کرم خوردہ پر ضماد کرین مفید ہو آنکھ مین لگانا تاریکی دور کرتا ہی شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اگر اسکا کوئی عضو صاحب صرع اپنے پاس رکھے صحت پاوے اگر اسکی چربی کالے کوے کی چربی کے ساتھ بالون مین لگاوین جلد سفید ہونگے اگر اسکی چربی پانون کی بوائی مین بھر دی جاے آرام ہوجاے اور برص پر ملنا مفید ہی اگر اسکا خون قصب الزریرہ کے ساتھ پیسکر جس عضو پر لگاوین ہرگز بال نہ جمینگے اگر آنکھوا مین اسکا خون لگاوین پر بال دور ہون اسکا جگر اگر بد اخلاق آدمی پر باندھین نیک اخلاق ہوتا ہی صورت اسکی یہ ہی

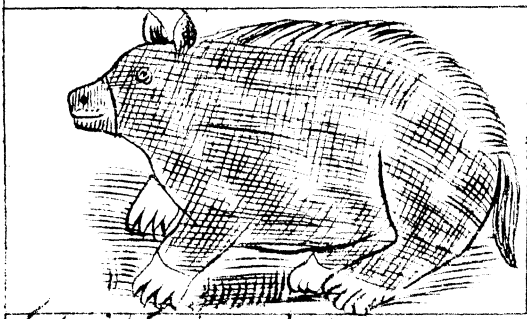

دلق یعنے دلہ یہ جانور کالی بلی سے زیادہ تر مشابہ ہوتا ہی اور بسبب وحشت کے پالو نہین ہوسکتا کبوتر کا دشمن ہی چونکہ کبوترون کی گرگل مین آوے اگرچہ سو کبوتر ہون سب کو ہلاک کر ڈالے اژدہے کا بھی دشمن ہی کہتے ہین کہ اژدہا اسکی آواز سے مرجاتا ہی کہتے ہین کہ سرزمین جسمین اژدہا کی کثرت ہی اگر وہان یہ جانور نہوتا تو کوئی بود و باش نہ کرسکتا **خواص** اسکی داہنی آنکھ تپ والے پر باندھنا مفید ہی اگر اسی آنکھ کو پارچہ کتان مین باندھ کے صاحب تپ ربع کے باندھین مفید ہو اگر اسکی بائین آنکھ باندھین پھر تپ ربع عود کرے اسکا خون ناک کی راہ سے دماغ پر کھینچنا مرگی کو مفید ہی اسکے بالون کے دھوین سے کبوتر فرار ہوتے ہین اور نیز سانپ اور بچھو بھی بھاگتے ہین اسکے پوست کا بستر بنا بواسیر کو دفع کرتا ہی اسکے خایہ کے دھوین سے گھر کے چوہے کافور ہوجاوینگے صورت یہ ہی

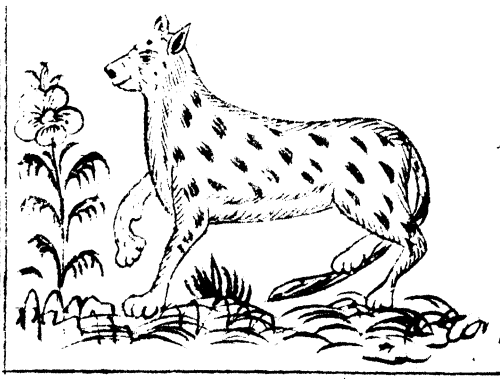

ذیب یعنے گرگ یہ جانور بڑا پلید اور غارتگر اور دشمن اور سرکش اور مکار ہوتا ہی اور جس طرحی سبعت کرتا ہی بہت کم اسکی جست خطا کرتی ہی اور آپسمین باہمدگر اعتماد نہین رکھتے ہین جب ایک جاہوتے ہین ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتے ہین کیونکہ یہ فرقہ اپنے نفس سے بھی امین نہین ہی اگر اس فرقہ مین کسی کے زخم ہوچکے یا بیمار ہوجاے تو اور بھیڑیے اسکو ناتوان سمجھکر ہجوم کرکے کھاجاتے ہین عجز السلوسی شاعر کہتا ہی

حتی یسلی بن العم کالذیب + یری لصاحبہ ما فوقہ کلہ یعنے جوان مرد کو چاہیے کہ اپنے برادر کی مدد کرے نہ مثل بھیڑیے کے جیسا کہ وہ اپنے ہمجنس کو زخمی دیکھ کر کھالیتا ہی اسکے درپی آزار ہوا اور یہ فرقہ بسبب اپنے خوف باہمی کے جب سوتا ہی تو گروہ اگر دو ایک دوسرے کے ہوکر ایک آنکھ بند کرکے سوتا ہی اور دوسری آنکھ سے دیکھا کرتا ہی حسان بن ثور ہلالی کا قول ہی ینام باحدی مقلتہ ویتقی + باخری للمنایا فھو یقظان ھاجع یعنے شخص ایک آنکھ بند اور ایک آنکھ کھول کر سوتا ہی پس گویا وہ بسبب خوف کے جاگتا رہتا ہی اسکی مادہ بہ نسبت نر کے زیادہ تر مفسد ہوتی ہی کیونکہ اسکو اپنے بچون کی فکر ہی جسوقت بھیڑیا دوسرے حیوانات کے مقابلہ مین عاجز ہوتا ہی تو فریاد کرکے اپنے ہمجنسون کو فراہم کرلیتا ہی تاکہ وہ آکر مدد کرین جسوقت یہ جانور بیمار ہوتا ہی تو اپنے گروہ سے جدا ہوجاتا ہی اس خوف سے کہ اگر ہمجنس اسکی بیماری سے خبردار ہونگے تو کھا لینگے تلوار اور تیر سے خوف نہین کرتا ہی مگر لاٹھی اور پتھر سے کہ اسکے مقابل نہین آتا بخلاف اسکے کہ جو کوئی اسپہ تیر یا تلوار لگائے فوراً اسکے مقابلہ پر آکر حملہ کرتا ہی بیماری کی حالت مین ایک قسم کی گھاس کھاتا ہی جسکو جعدہ کہتے ہین اور اسکی خورش سے آرام پاتا ہی جب بکریون کے نزدیک پہونچتا ہی دور سے آواز کرتا ہی تاکہ شکاری کتے ادھر متوجہ ہون اور خود دوسری طرف جاتا ہی اور بکریون کو اٹھا لیجاتا ہی اور اکثر بکری کی گردن پکڑکے دم مارتا ہی اور اسکی دم مین یہ تاثیر ہوتی ہی کہ بکری خود بخود اسکے ساتھ چلی جاتی ہی اور یہ فعل قبل طلوع آفتاب کے کیا کرتا ہی کیونکہ جانتا ہی کہ تمام رات کتے نگہبانی کرتے ہین اور صبح کو سوجاتے ہین کہتے ہین کہ اگر بھیڑیا آدمی کے بائین طرف سے آوے تو اسکو سانح کہتے ہین آدمی اسپہ غالب ہوتا ہی اگر جانب راست سے آوے تو اسکو بارح کہتے ہین پس آدمی مغلوب ہوتا ہی اور یہ امر اکثر تجربہ مین آچکا ہی اور باعتبار شکار ہونے یا نہونے کے سانح اور بارح تیرون مین بھی ہوتا ہی کہتے ہین کہ بھیڑیے کے پیچھے گھوڑا نہین دوڑتا ہی اگر گرگ گھوڑے کو کاٹتا ہی تو اسکی طاقت رفتار زیادہ ہوتی ہی اور اگر گرگ کو سفندکو کاٹے تو اسکا لوشت عمدہ ہوجاتا ہی کہتے ہین کہ برخلاف شیر اور ببر کے جو ضعیفی مین انسان سے تعرض نہین کرتے ہین بھیڑیا بڑھاپے مین بھی آدمی پر چوٹ کرتا ہی بلنیاس نے خواص کی کتاب مین لکھا ہی

ر جب اول بھیڑیے کی آنکھ آدمی پر پڑتی ہو تو انسان سست اور وہ قوی ہوتا ہو اور اگر انسان اول دیکھ لے تو انسان قوی اور گرگ مغلوب ہو جاوے **خواص** اگر اسکا سر کبوتر خانہ مین رکھین بی وہان نہ جاوینگی اگر اسکا سر بکریون کے رہنے کے مکان مین دفن کر دین سب بکریان بیمار ہو کر مر جاوین اگر اسکا سر جلا کر اسکی خاکستر لگاوین درد دندان رفع ہو اسکی داہنی آنکھ جسکے پاس ہو وہ رات کو نہ دیکھیگا اور اسکی بائین آنکھ دافعہ خواب ہو اسکے دانت جسکے پاس ہون اسپر کوئی بھیڑیا غالب نہ ہوگا اگر گھوڑے پر حمائل کرین تیز رو ہو جاوے اگر اسکی خاکستر دانتون مین منجن کرین درد دور ہو اگر اسکا زہرہ شک کے ہمراہ مرگی والے کو پلاوین مفید ہو اور عورت اسکے شیاف لینے سے حاملہ ہوتی ہو اور آنکھ مین لگانے سے دھلکا دور ہوتا ہو اسکا خون روغن خر مین ملا کر کان مین ڈالنا بہرے کو مفید ہوتا ہو اگر عورت نوش کرے بانجھ ہو جاوے اسکا خایہ بریان کر کے کھانا باہ زیادہ کرتا ہو جو کوئی اسکو اپنے پاس رکھے وہ بہت سی عورات پر متصرف ہو سکتا ہو اسکا کعب یعنے استخوان پا جو کوئی اپنے پانون مین باندھے چلنے سے ماندہ نہوگا جو شخص کعب رہت اسکا اپنے پاس رکھے تو مردون سے خصومت مین غالب رہیگا اور کعب چپ کے پاس رکھنے سے عورتون سے خصومت مین غالب آویگا اسکے چمڑے کا بستر بنانا قولنج کو دفع کرتا ہو اسکی دم جس گانون مین دفن کرین وہان مکھیان نہ آوینگی کہتے ہین اگر عورت بھیڑیے پر پیشاب کرے

بانجھ ہو جاوے اگر
ہاب قولنج اسکا کرین
خوڑ کر نوش کرے
د قولنج دور ہو بلینا س
کتا ہو کہ اگر قولنج والے
کی ران مین اسکے
سر گلین کو باندھین
تو بھی نافع ہو صورت یہ ہی

سنا دیہ حیوان ہاتھی کی صورت ہوتا ہو مگر اُس سے عاجز قامت مین چھوٹا اور بیل سے بڑا جسوقت اسکی مادہ بچنے کو ہوتی ہو اسکا بچہ سر باہر نکال کر چارہ کھاتا ہو اور جہان بچہ زمین پر گرا فوراً اس خوف سے بھاگتا ہو کہ اسکی مان اسکو چاٹ چاٹ کر مار ڈالے گی کیونکہ اسکی زبان مین کانٹے ہوتے ہین ابو ریحان خوارزمی کا قول ہو کہ ہند کی سرزمین پر ایک حیوان ہوتا ہو جو مان کے پیٹ سے سر نکال کر چارہ

کھاتا ہو اور پھر اندر چلا جاتا ہی درجب قوی ہو جاتا ہی تب شکم سے باہر نکلتا ہی اور بسبب خوف جان کے دور رہتے

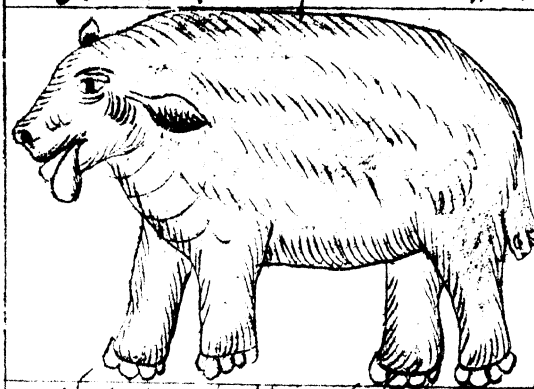

ہین اپنی ماں سے سبقت لیجاتا ہی کیونکہ اسکی ماں اسکو بسبب محبت کے چاہتی ہی اور بہ سبب اسکی خاردار زبان کے اسکا کام تمام ہو جاتا ہی صورت یہ ہی

سنجاب چوہے کی صورت یہ ہوتا ہی لیکن اس سے بڑا ہوتا ہی اور بال اسکے نہایت

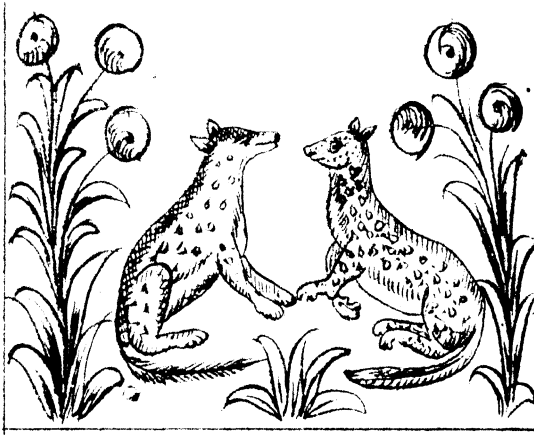

نرم ہوتے ہین اسکی کھال کا پوستین بناتے ہین جسکو امیر لوگ گرمی مین پہنتے ہین کیونکہ نہایت سرد ہوتا ہی اسکا گوشت دیوانہ کو مفید ہی اور سودا وی بیماریون کو بھی نافع ہی صورت یہ ہی

سنور یعنے گربہ یہ حیوان بہ کثرت ہی آدمیون سے مانوس ہی اور چاپلوسی کرتی ہی خدا نے چوہے کے دفعیہ کو اسے پیدا کیا جب نوح علیہ السلام نے شیر کی پیشانی پر اپنا ہاتھ ملا تو شیر کے دونون سوراخ بینی سے بلی کا جوڑا پیدا ہوا اسی سبب سے بلی کا سر مانند شیر کے ہوتا ہی یہ جانور پاکی کو عزیز رکھتا ہی اور اپنے منھ کو بلی ہر وقت اپنے لعاب دہن سے پاک کرتی ہی اور بمجرد برازکرنے کے اپنے تئین پاک کرتی ہی اور اسکو زیر خاک پنہان کر دیتی ہی شہوت کے وقت نر کو بہت تکلیف ہوتی ہی کیونکہ مادہ اسکے آلت کو دانت سے کاٹتی ہی لیکن جب ایام سرما مین اسکو نہایت سخت شہوت ہوتی ہی تب ناچار ہو کے مادہ کے واسطے چلاتا ہی اور وہ اسکی آواز سنکر آتی ہی اور جفتی کھاتی ہی مادہ کو بروقت وضع حمل بھوک زیادہ ہوتی ہی اسوقت اگر کچھ نہ پاوے

تو اپنے بچون کو کھاتی ہی اور اپنے سرگین کو لوگون کی نظر سے خس پوش کرتی ہی بعض کہتے ہین کہ یہ فعل اسواسطے ہی تاکہ چوہون کو اسکی بو نہ ملے اور بھاگ نہ جاوین اور بعد چھپانے اپنے سرگین کے خود سونگھ لیتی ہی جب یہ نہین آتی ہی تب بیطابن ہو جاتی ہی اور جب چوہے کو چھت مین دیکھتی ہی تو اپنے ہاتھ پیر ہلاتی ہی تاکہ چوہا اسکی دہشت سے نیچے گر پڑے اور جب چوہے کو پکڑتی ہی اسطرح پیش آتی ہی کہ اسکو تھوڑا سا دبا کر چھوڑ دیتی ہی اور جب وہ حرکت کرتا ہی اسپر کود کر منھ مارتی ہی غرض کہ بڑی دیر مین اس سے کھیل کھیل کر اسکا کام تمام کرتی ہی اور اسکے عذاب مین اپنی لذت حاصل کرتی ہی خدا نے ہاتھی کے دل مین یہ خوف پیدا کیا ہی کہ بلی سے بھاگتا ہی خواص اعضا سیاہ بلی کے دانت جسکے پاس ہون رات کو خوف نہ کھائے اگر اسکا زہرہ آنکھ مین لگائے رات کو بھی بخوبی دن کی طرح ہر شی مشاہدہ کر سکے اگر اسکا زہرہ بمقدار روغن مین ملا کر لقوہ والے کی ناک مین ڈالین نافع ہی اگر مکھون اور نمک مین سودہ کر کے پرانے زخم پر لگاوین مفید ہی اگر سیاہ بلی کی تلی کو مستحاضہ عورت جسکے خون ہمیشہ جاری ہو تعویز بنا وے فوراً خون بند ہو جاوے اسکا گوشت پکا کر نقرس پر باندھنا مفید ہی جو کالی بلی کا گوشت کھائے اسپر جادو موثر نہو جذامی کو اسکا خون پینا نافع ہی اگر اسکا سرگین روغن گل مین خلوط کر کے لگاوین تپ زائل ہو اگر اسکا سرگین پانی مین گھول کر نقرس پر طلا کرین مفید ہی صورت یہ ہی

سنوار البر یعنے جنگلی بلی یہ کسی قدر خانگی بلی سے بزرگ ہوتی ہی یہ نوع اپنے ہمجنسون کی نگہبانی مین مبالغہ کرتی ہی یہان تک کہ دن مین ایک دوسرے کی نگہبان رہتی ہی اور رات کو سب ایک جگہ رہتی ہین اور سب کا ایک پاسبان ہوتا ہی اگر وہ پاسبان سو جاتا ہی تو سب مل کر اسکو مار ڈالتی ہین اسکا مغز اگر جرجیر کے پانی مین گرم گرم ناشتا کرین درد گردہ کو مفید ہو اور پیشاب کو کھولتا ہی اگر اسکے سرگین کا دھوان لین نطفہ شکم سے گر پڑے صورت یہ ہی

شیر انس یہ جانور کابل اور زابل کے جنگل مین ہوتا ہی اسکی ناک مین بارہ سوراخ ہوتے ہین اسکی سانس مین بانسری کی آواز پائی جاتی ہی کہتے ہین کہ اسکی ناک کی آواز سے بانسری کا باجہ اختراع ہوا ہی بروقت اسکے تنفس کے کل حیوانات کیا مرغ کیا وحشی اسکی آواز سنکر اسکے پاس جمع ہوتے ہین اور غایت فرحناکی سے بیہوش ہو جاتے ہین اسوقت یہ جانور حسب خواہش شکار کرتا ہی اگر اسکو شکار منظور نہو تو ہولناک آواز مین کرتا ہی جسکی ہیبت سے یہ سب جانور بھاگ جاتے ہین صورت اسکی یہ ہی

شادہ وار یہ جانور شہرہاے روم کی اطراف مین ہوتا ہی اسکے سر پر ایک سینگ ہوتا ہی جسکے شعبہ بیالیس ہوتے ہین اور وہ سب درمیان سے تہی ہوتے ہین جب ہوا انمین بھرتی ہی تو خوش آیند آوازین نکلتی ہین جسکے سننے کو جمیع حیوانات جمع ہو جاتے ہین کہتے ہین کہ اس جانور کی شاخ بطور ہدیہ کے ایک بادشاہ کے پاس لوگ لیگئے جب ہوا انمین بھری تو ایسی دلخوش الحان

آہین سے نکلی کہ قریب تھا سب حضار مع بادشاہ بیہوش ہو جائین اور جب اس شاخ کو اُلٹا کر دیا تو ایسی آواز دردناک نکلی کہ قریب تھا سب رونے لگین صورت اسکی یہ ہی

ضبع یعنے کفتار یہ جانور بہ مشکل قلیل العدد ہوتا ہے یعنے اسکی خلقت کم ہوتی ہے قبرون کو کھود کر مردہ نکال لیجاتا ہے عرب کا قول ہے کہ کفتار دلیرون کے گوشت کھانے سے بھی باز نہین رہتا عبداللہ ابن سیر کہتا ہے شعر

جذ یلنی وحرتنی جعار والبشری بلحم ابرلم یشعرہ الیوم ناصرہ یعنے دشبارت ہو جعار یعنے کفتار کو کہ بعد مرنے کے وہ میرا گوشت کھائے کیونکہ میرا کوئی مددگار نہین ہے اور شنفری کہتا ہے شعر فلا تقربونی ان قبری محرم علیکم ولکن البشری ام عامر یعنے سب لوگ میری قبر کے پاس آنے کو گویا حرام سمجھتے ہین بس ام عامر کو بشارت ہو کہ وہ بلاخوف میرا گوشت کھائے ام عامر کنیت کفتار کی ہے کہتے ہین کہ یہ جانور ایک سال مرد اور ایک سال عورت رہتا ہے اس جانور اور کتے سے عداوت ہے اگر اسکا سایہ کتے پر پڑجاے کفتار سے عاجز ہو جاتا ہے کفتار اسکو مار ڈالتا ہے جب بیمار ہوتا ہے کتے کا گوشت کھاکر صحت پاتا ہے کفتار اور گرگ مین دوستی ہے باہم مجامعت کرتے ہین جب کفتار گرگ کی مادہ سے جفتی کھاتا ہے تو اسکا بچہ سمع کے نام سے مشہور ہوتا ہے اسکی شکل مان باپ کے درمیان مین مشترک ہوتی ہے اور جب گرگ مادہ کفتار سے جفتی کھاتا ہے تو اسکے بچہ کو عبار کہتے ہین کہتے ہین کہ یہ جانور اپنی موت سے نہین مرتا جیسا کہ سانپ اپنی موت سے نہین مرتا ہے بلکہ موت بسبب کسی صدمہ کے ہوتی ہے کہتے ہین کہ یہ جانور جب مرجاتا ہے تو گرگ اسکے بچون کی پرورش کرتا ہے عرب مین ایک قوم ضبعون نامے ہوتی ہے جس جماعت مین اس قوم کا ایک آدمی ہو اگرچہ وہ جماعت ہزار آدمی کی ہو تو کفتار سوا اس شخص کے کسی کا قصد نہ کریگا کفتار کا شور بالکل سردی کی بیماریون کو نافع ہے۔

خواص اگر اسکا سر کبوترون کی چھتر پر رکھین وہان بہت کبوتر جمع ہونگے اسکی زبان جسکے پاس ہو اسکی حجت قوی اور اپنے دشمن پر غالب رہے اور بات کرنے مین اسکی زبان تراق پراق ہو اسکے دانت کا پاس رکھنا موجب ایزا دہی ذہن ہے اسکا جلا کر سرمہ بنا نا تیزدہی کو مفید ہے اسکا زہرہ ڈھلکا کو نافع ہے بلیناس نے لکھا ہے کہ اسکا زہرہ کنجشک کے خون سے مخلوط کر کے آنکھون پر طلا کرنا ڈھلکا بند کرتا ہے اسکا مغز اگر آدمی کے باندھین خواب کا غلبہ ہو اسکا دل اگر کودک کے لیے تعویذ بناوین تیز ذہن ہو اسکی چربی ابر و پر ملنا لوگون کی نگاہ مین اسکو محبوب کرتی ہے خصوص عورات مین اسکا چگال جس درخت پر لٹکا دین کوئی جانور اس درخت کو خراب نہ کریگا ہرمس حکیم کا کلام ہے کہ اسکا قضیب خشک کر کے جو کوئی بقدر دورتی کے کھاے شہوت نہایت درجہ کی ہوتی کہ بیل عورت پر فائز ہو اگر کسی کو کسی بدکار عورت کو بلا اطلاع کھلا دے اسکی شہوت بالکل منقطع ہو جاے اور چہر مرد کی خواہش نہ کرے اگر اس جانور کی فرج جسکو تپ آتی ہو اسپر باندھین زائل ہو جاے بلیناس کہتا ہے کہ اسکی فرج اور پوست ناف کا باندھنا بھی تپ کو مفید ہے اور زیر جو کوئی عورت دیکھے اس کو دوست رکھے اگر عورت باندھے مرد اسکے خواستگار ہون جس زمین پر اسکی کھال ڈالدی جاوے وہان

سردی اور تاڑہی کی آفت نہو اسکی کھال کی اگر چلنی بناوین اور اسمین غلہ گیہون کو چھانکر یہ مین جملہ
آفات سے محفوظ ہو شیخ رئیس اعتقاد رکھتا ہی کہ جسکو کتے نے کاٹا ہو وہ اس جانور کی کھال کا پیالہ بنا کر اسمین
پانی پیوے فوراً صحت پائے اسکا چمڑا خرگوش کی گردن مین باندھین کتے اسکے پاس سے مفرور ہون اسکے
بال مقام براز کے اکھاڑکر
جلاکر زیت مین ملاکر اگر مخنث
کے بدن مین مالش کرین
اسکی علت دور ہو اسکا
سرگین روغن اس مین
ملاکر سر مین لگائین بال
نکلین صورت یہ ہی

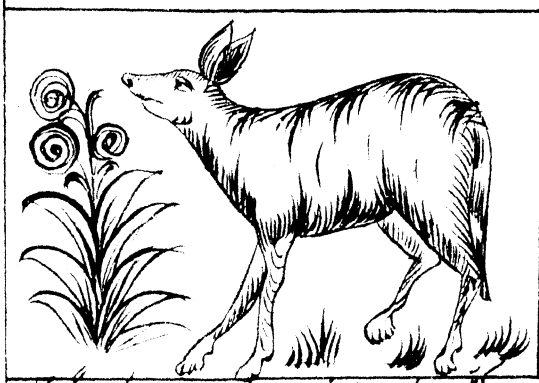

عناق سیاہ گوش کو کہتے ہین یہ کتے سے بڑا ہوتا ہی خوبصورت لال اونٹ کا سا رنگ کان
سیاہ اسکا شکار مانند
شکار چیتہ کے ہوتا ہی
جب راہ چلتا ہی تو اپنے
ناخنون کے نشان بناتا ہی
اور کلنگ کا شکار کرتا ہی
اگر وہ بھاگتا ہی تو یہ دوڑ کے
اسکا قدم پکڑ لیتا ہی صورت یہ ہی

عقرہ ایک حیوان جنگل مین
ہوتا ہی اسکی ناک باریک ہوتی ہی
یہ جانور اونٹ کے پیچھے آکر
اسکو پکڑ کر مار ڈالتا ہی کہتے ہین کہ
یہ جانور شیطان کی طرح ہوتا ہی لوگ اسکو
دیکھتے ہین مگر اونٹ نہین دیکھتا ہی اسی
سے وہ اسکا شکار ہو جاتا ہی صورت یہ ہی

فلاشیخ رئیس کہتا ہی کہ یہ جانور مادۂ شیر سے چیتا اور خاکی رنگ ہوتا ہی اور عمدہ لطیف کشادہ دہن

جسوقت کسی جانور کو دیکھتا ہی اسکی طرف دوڑتا ہی یہ حیوان جسوقت کسی کو کاٹے سخت درد پیدا ہوتا ہی جسکی دوا مشکل ہی خواص اسکے گوشت کے شوربا مین تو لنج اور نقرس والون کو بیحد نافع ہی

صورت اسکی یہ ہی

فہد یعنے چیتا یہ بڑا غصہ ور اور دوڑنے والا اور رنگ خلق ہوتا ہی اور برخلاف پلنگ کے دست آموز بھی ہوتا ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ اس جانور کے تولد مین شیر اور پلنگ کا اتفاق ہی جیسا کہ خچر گھوڑے اور گدھے سے متولد ہوتا ہی اور کل درندہ فہد کی بو کو پسند کرتے ہین یہ جانور اپنے شکار کو شیر کی نذر کرتا ہی جب شیر کھاکر سیر ہو جاتا ہی تب اسکا پس ماندہ خود کھاتا ہی جا حظ لکھتا ہی کہ جب فہد فربہ ہو یہ جانتا ہی کہ ہر ایک درندہ اسکے مارنے کی فکر مین ہی پس اپنے تئین پوشیدہ کرتا ہی اسوقت تک کہ جب کل فہد فربہ ہون اسوقت اپنے محل مین رہتا ہی اور حملہ درندون سے علیحدہ رہتا ہی تاکہ ہوا سے اسکی بو درندون مین نہ پہونچے ہماری مین کتے کا گوشت کھاکر آرام پاتا ہی اچھی آواز کو مرغوب رکھتا ہی اور کان لگاکر سنتا ہی اس جانور سے جب ریچھ سے جفتی ہوتی ہی تو عجب طرح کا ایک جانور پیدا ہوتا ہی جسکا نام کوسال ہی

خواص جس زخم سے خون جاری ہو اسکا پسا شہد و نمک مین مخلوط کرکے اگا دین بند ہو جاے اسکا گوشت کثرت سے کھانا تپ [illegible] اگر اسکے ناخن مکان مین رکھین چوہے بھاگ جائین صورت یہ ہی

فیل کل حیوانات سے مست اور بھاری اور فربہ ہوتا ہی اور سونڈ کو زمین پر جھکائے رہتا ہی بعض کے

دانت تین سو من کے ہوتے ہین اور ہاتھی باوجود ان سب باتون کے ملیح اور ظریف معلوم ہوتا ہی
خدا تعالیٰ کو اس جانور کی آفرینش مین عجب صنعت ہی چونکہ اسکی گردن کوتاہ ہوئی خرطوم دراز
پیدا کی جو انسان کے ہاتھون کے قائم مقام ہی جسکے وسیلہ سے چارہ اور پانی اپنے منھ مین پہونچاتا ہی
اور وہ سارے بدن مین پہونچ سکتی ہی اور دو کان بڑے بڑے مثل سپر کے ہوتے ہین جس سے
مکھی اور پشہ کو دفع کرتا ہی کیونکہ اسکا منھ ہمیشہ کھلا رہتا ہی اگر مکھی یا مچھر کوئی اسکے کان یا منھ مین جاوے
تو فوراً مر جاوے اسی سبب سے اسکے کانون کو ہمیشہ حرکت رہتی ہی اسکے دو بڑے دانت ہوتے ہین
جسکا مقدار دو ہو من تک ہی اسکے مفاصل نہین ہین مگر کتف اور ران اور کعب اس جانور مین پچاس
برس کے بعد شہوت ہوتی ہی اور رسات برس بعد وضع حمل ہوتا ہی کیونکہ اسقدر مدت مین اسکے بچہ کے
جملہ عضو مضبوط ہوتے ہین اور یہ جانور سانپ کا دشمن ہوتا ہی سانپ کو دیکھتے ہی پیر تلے کچلتا ہی اور
سانپ بھی اسکے بچہ کو کاٹ کر مار ڈالتا ہی اسکی بیماری سانپ کھانے سے دور ہوتی ہی جب مشقت
کرنے سے یہ جانور درماندہ ہو دونون کندھے اسکے روغن اور گرم پانی سے مالش کرین پھر توانا
ہو جاے اگر اپنے پہلو پر گرے اٹھنا دشوار ہوتا ہی پس اور ہاتھی جمع ہو کر مدد دیکر اٹھاتے ہین جب
کوئی درخت اکھاڑنا چاہتا ہی اسکی جڑ مین خرطوم کو لپیٹ کر زور سے اکھاڑ لیتا ہی نسل جنکی ایک قلعہ
روان کے مانند ہوتا ہی جسپر بہت سے آدمی سوار ہوتے ہین اور اسکی سونڈ مین ایک لوہے کا آلہ نوکدار
پہناتے ہین جسکو اہل عرب قرطل کہتے ہین اور اسی حربہ سے گھوڑے اور شتر کو دو پارہ کرتا ہی اسکے گرد
پانسو آدمی پیدل نگہبانی پر رہتے ہین اور اسکی پشت پر پہلوان لوگ سوار ہوتے ہین اس موقت پانچ ہزار سوار پر غالب
آسکتے ہین اکثر اسکی زندگی چار سو برس تک ہوتی ہی زنادمی کہتا ہی کہ سلطان منصور کے عہد مین ایک
ہاتھی دیکھنے مین آیا جسکو لوگ کہتے تھے کہ اسنے بہت سی لڑائیان فتح کی ہین اور فیل زمین
عراق مین جلد مرجاتا ہی خصوص نرمادہ سے بہت جلد مرتا ہی فیلبان اسکے سر پر بیٹھتا ہی اور انکس مارتا ہی
جسکے اشارہ پر فیل سے ہر ایک حرکت کا عمل وقوع مین آتا ہی اور سخت کینہ ور ہوتا ہی حکایت ہی کہ
کسی فیلبان نے ہاتھی کے پہ درخت مین باندھے اور آپ دور جاکر سو رہا فیلبان کے سر مین بال بہت
لمبے تھے ہاتھی نے اپنے فیلبان کو غافل پاکر ایک ڈال توڑی اور اسکو خرطوم مین پکڑ کر فیلبان کے بالون کو لپیٹ کر
اپنے روبرو کھینچ لیا اور پانون کے نیچے دبا کر مار ڈالا خواص بلینیاس نے لکھا ہی کہ اگر اسکے کان کا میل نوش کرے
ایک ہفتہ تک نہ نیند آئیگی اگر اسکا زہرہ تین روز تک برص پر لگاوین رام ہو جاے اگر اسکی چربی کا دھوان کسی کے بدن پر
پہونچے خدام پیدا ہو اسکی ہڈی مرگی والے کی گردن مین باندھنا مفید ہی اگر اسکے دانت کا دھوان درخت مین پہونچاوین اسکا

پھل کھٹا نہوگا اور اسکے کرم دور ہو جائینگے اگر اسکے دانتون کا برادہ شہد کے ساتھ جھائین پر مالش کرین جلد زائل ہو اگر اسکے دانت درخت پر لٹکا دین اس سال نہ پھلیگا اگر گھر مین دھونی دین مچھر جاوینگے اگر اسکے دانت کا برادہ زخم فاسد پر چھڑکین وہ زخم اچھا ہو جاے اور زخم جلے ہوے عضو کو بھی مفید ہو اسکا چمڑہ ہر علت ناقص کو باذنہٖ مفید ہو کتے ہین جسکے عضو خشک اور پوست مین جھریان پڑ گئی ہون اسکو اسکی کھال پر سونا مفید ہو اسکی کھال کا دھوان بواسیر کھوتا ہی اسکا پیشاب جس گھر مین چھڑکین چوہے نہ آوینگے اسکے سرگین کا دھوان تپ کو مفید ہو اگر قولنج والا اسکے سرگین کو نوش کرے مفید ہو اور پھر تمام عمر اسکو یہ عارضہ نہو اگر اسمین کسی سانپ کی مالا کر سرمہ بنا دین واسطے پر مال اور دھکا اور بدگوشت چشم کے نافع ہو جسکے پاس اسکا سرگین ہو اسپر بد نظر موثر نہوگی اگر عورت اسکے سرگین کو اپنی فرج مین حمول کرے حاملہ نہوگی

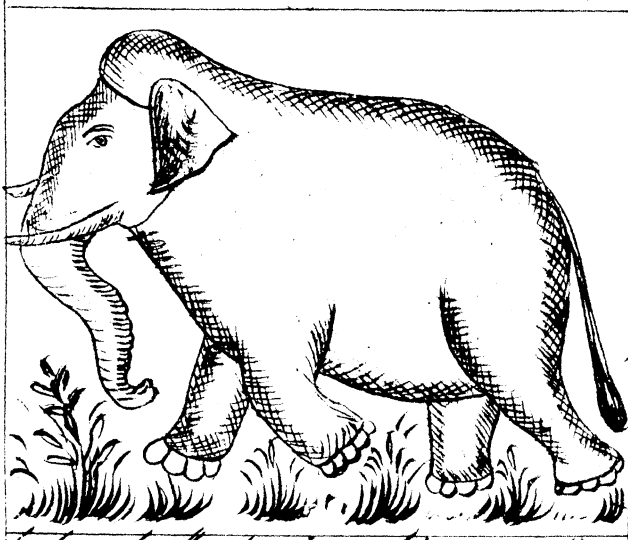

اکثر ہندوستان کی باکارہ عورتین ایسا کرتی ہین تاکہ جوانی کی رونق باقی رہے ورنہ چند بار کے لڑکا ہونے اور دودھ پلانے سے وہ حسن و جمال نہین رہتا ہی صورت یہ ہی

قد یعنے لنگور ایک حیوان بشکل ہوتا ہی ہمیشہ سر نیچے رکھتا ہی اور جلد فہم اور باریک کاریگریان سیکھتا ہی عریض کپڑون کو جسکے دونون طرف جولاہے کا ہاتھ نہین پہونچتا ہی یہ کپڑہ اسی کی مدد سے جولاہہ بنتا ہی ملک نوبہ نے دو لنگور ہدیہ کے طور پر متوکل خلیفہ کو بھیجے جو ایک خیاط اور دوسرا زرگر تھا ہل مین نے انکو یہان تک تعلیم کیا کہ جب بقال اور قصاب کہین جاوین یہ حیوان دوکان کے حافظ ہون اور سودا بیچین اسکی مادہ بارہ بچہ تک جنتی ہی اسکو مانند انسان کے اپنی مادہ سے بڑی شرم ہوتی ہی ایک شخص باشندہ صفاے مین کا بیان ہی کہ ایک روز مین کسی پہاڑ پر گیا وہان ایک لنگور کو دیکھا کہ اپنی مادہ کے زانو پر سر رکھے سو رہا ہی ناگاہ دوسرا لنگور آیا اس مادہ نے اپنے شوہر کا سر آہستہ سے ہٹا کے اس لنگور سے گوشہ مین جا کر زنا کیا یہ جب بیدار ہوا اسکی تلاش کی

جب مادہ کو پایا تو سونگھنے سے سمجھا اور فریاد کی اسکے چیخنے کے ساتھ ہی بہت سے لنگور جمع ہو گئے اور بعد دریافت حقیقت حال کے اس مادہ کو ایک گڑھے مین بٹھا کر سنگسار کر کے مار ڈالا **خواص** اگر اسکے کسی عضو کو آدمی اپنے پاس رکھے جو شخص اسکو دیکھے اسکا دوست ہو جائیگا اور اگر اسکے دانت کو گھسکر آنکھ مین لگائے سفیدی زائل ہو اسکا گوشت پکا کر کھانا کوڑھ کو مفید ہے یہ خاصیت شیر سے معلوم ہوئی ہے کیونکہ شیر کو

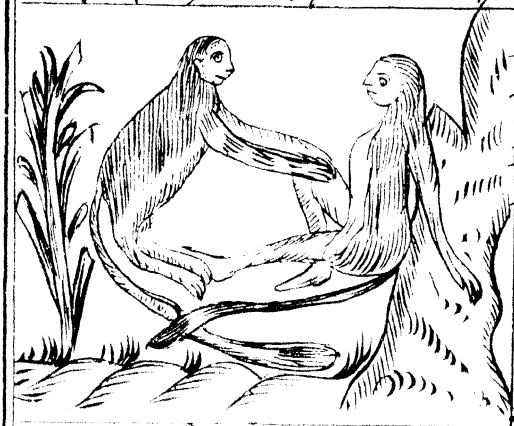

جب جذام ہوتا ہے تو اسکا گوشت کھانے سے اچھا ہو جاتا ہے اگر اسکا خون انسان پیوے گونگا ہو اور زیر لوگون کی نظر مین قبیح ہو اگر اسکے پوست کی غربال مین کوئی تخم چھانکر بوو ین تو وہ زراعت مڈی وغیرہ کی آفات سے محفوظ رہیگی صورت یہ ہے

کرگدن یعنے گینڈہ یہ حیوان ڈیل ڈول مین ہاتھی کے طور پر ہوتا ہے اور صورت شکل مین بیل سے مشابہ ہوتا ہے مگر اتنا فرق ہے کہ بیل سے بڑا ہوتا ہے اور اسکے سم بھی ہوتے ہین اور خشکی مین ہوتا ہے یہ جانور چیرہ مار کرتا ہے خطا نہین کرتا اور تمام حیوانات ہی سے ڈرتے ہین ملک ہند مین ہوتا ہے اسکے سر پر ایک سینگ ہوتا ہے نہایت سخت و سطبر اور نوک اسکی نہایت تیز اور ٹھوس اسکی موٹی اور رخ نوک کا پشت کی طرف ہوتا ہے اور تمام اسکا شکم کی جانب تعجب یہ ہے کہ اسکے سم اور شاخ دونون ہین برخلاف اسکے کہ سم والے جانور کے سینگ نہین ہوتا یہ جانور شمار مین کم ہوتا ہے اسکی زندگانی ستر سو برس کی ہے پچاس برس کے بعد اسکی شہوت نہ ہوتی ہے اور تین سال کے بعد وضع حمل ہوتا ہے اہل ہند کہتے ہین کہ جس زمین پر کرگدن ہو وہان دوسرے حیوانات نہین رہتے ہاتھی کو جب دیکھتا ہے تو اسکے پیچھے سے آکر پیٹ مین سینگ مارتا ہے اور اپنے دونون پانون پر کھڑا ہو جاتا ہے اور ہاتھی کو اٹھا لیتا ہے مگر جب وہ چاہتا ہے کہ ہاتھی کو اپنے سینگ سے جا کر ے ممکن نہین ہوتا آخر کو دونون گر کے مر جاتے ہین کہتے ہین کہ اس جانور پر کوئی ہتھیار اثر نہین کرتا اور کوئی حیوان اسکا مقابلہ نہین کر سکتا فاختہ سے اسکو انس ہے جس درخت پر فاختہ کا آشیانہ ہو اسکے نیچے کھڑا ہو کر اسکی آواز سنتا ہے اور خوش ہوتا ہے **خواص** کہتے ہین کہ بعض کرگدن کے سینگ مین ایک شعبہ ہوتا ہے اور اس شعبہ مین سوار کی تصویر ہوتی ہے شاذنا دبادشاہان ہند کے

پاس وہ سینگ ہوتا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ قولنج والے کو ہاتھ مین لیتے ہی آرام ہوجاتا ہی اگر اسکو گھسکر پوین مرگی دور ہوتی ہی اور پھیر کنے اعضا کا عارضہ جلد دفع ہوا ابن الخیر استرآبادی کہتا ہی کہ ایک دن قافلہ غزنین کو جاتا تھا اسمین اسکا باپ تھا ناگاہ خبر آئی کہ راستہ مین رہزن لوگ لوٹ مار کرتے ہین یہ سنکر ہر ایک مضطرب ہوا ہمارے قافلہ مین ایک شخص نے کہا کہ مت ڈرو مین انکو دفع کرتا ہون بشرطیکہ مجھے اپنے پاس پہونچا دو پس ایک شخص نے اسکو چورون کے مقام پر پہونچا دیا جسوقت قزاق پہاڑ کے درہ سے باہر نکلے اُسنے کوئی چیز اپنے پاس سے نکال اور زمین پر گھسکر وہان کی خاک انکی طرف اڑا دی خاک اڑاتے ہی ایسی ہوا سخت چلی کہ تمام چور گر گرے اور کسی سے کچھ نہ ہوسکا پس تمام قافلہ اُس جگہ سے سلامت نکل گیا اور کسی کو اُسنے گزند نہ پہونچا جب ہم غزنین پہونچے شیخ علی ابن سینا کی ملاقات کو مع اُس شخص کے گئے اور اثنائے کلام مین اُسکی تدبیر کا حال بیان کیا شیخ نے جواب دیا کہ یہ شخص میرے دوستون مین ہی اور اسکے پاس گرگدن کا سینگ ہی جس سے ایسے عجائبات بہت ہوتے ہین اسنے مجھے جو تحفہ دیے ہین ازانجملہ ایک گرہ شاخ گرگدن اور ایک چھری جسکا دستہ اُسی سینگ کا ہی اسکی خاصیت یہ ہی کہ وہ چھری اگر ایسے کھانے یا شراب کے پاس رکھی ہو جو زہر آلودہ ہو تو اسکے زہر کی قوت کو توڑتی ہی اگر انسان اسکی دہنی آنکھ کا تعویذ بناوے تمام

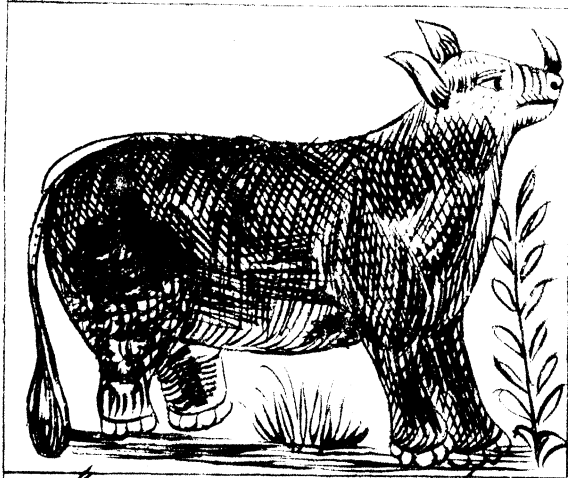

درد دور کرے دہنی
سانپ کوئی اسکے گرد
نہ آئے اگر بائین آنکھ
بیماری کو دفع کرے
اگر اسکی کھال کا
جوشاندہ بناوین
کوئی ہتھیار کارگر نہو
صورت اسکی یہ ہی

کلب یعنے کتا یہ حیوان بڑا محنتی اور جفاکش اور انسان دوست اور وفادار ہوتا ہی اور ہمیشہ گرسنہ اور بیدار رہتا ہی ذرا سی رعایت مین بڑی خدمت کرتا ہی اور چوکیداری اور چوروں سے نگہبانی مخصوص اسی سے ہی جاحظ کا قول ہی کہ یہ ایسا عقلمند ہوتا ہی کہ اگر اسکو ہرن کے حلقہ پر چھوڑیں تو مادہ کو چھوڑ کر نر کا مزاحم ہوتا ہی اس سبب سے کہ اگرچہ بہ نسبت مادہ کے نر آہو زیادہ دوڑتا ہی لیکن امید رکھتا ہی کہ یہ خوف کھاکر جسمین پیشاب کریگا

اسوقت اسکو ٹھہرنے کی حاجت ہوگی اور مین پلٹونگا بخلاف مادہ کے جسکو پیشاب کرنیکے وقت مین ٹھہرنے کی کچھ ضرورت نہین ہوتی ہو زیادہ تعجب یہ ہو کہ برف کے دنون مین جب زمین برف سے چھپ جاتی ہو تو صیاد کو باوصف عقل کے شناخت شکار کی نہین رہتی ہر پس یہ صیاد کو جاے شکار سے آگاہ کرتا ہو مگر یہ امر مخصوص سگ شکاری سے ہو یہ جانور برف سے تکلیف پاتا ہو اور یہی وجہ ہو کہ ابر کو دیکھکر فریاد کرتا ہو عرب مثل کہتے ہین کہ لا یصر السحاب بناح الکلب یعنے کتے کی فریاد سے ابر کو کچھ نقصان نہین پہنچتا ہو یہ جانور کو جب کسی آدمی کو دیکھتا ہو تو بھونکتا ہو اور جب تک وہ آدمی پیچھے نہین جاتا ہو تب تک یہ بھی چپ نہین ہوتا اور جب وہ پیچھے جاتا ہو تو یہ چپ ہو رہتا ہو اس خیال سے کہ اب مین اس آدمی پر غالب آیا اور اسکو خوار و زبون کر دیا اگر گرمی کے دنون مین اس جانور کو دیوانگی کا مرض ہو جاتا ہو اسکا مزاج گرم بشک ہوتا ہو جون جون گرمی زیادہ ہوتی ہو اسکا مرض بڑھتا جاتا ہو لعاب اسکا زہر قاتل ہو جسکا علاج نہین اسکی دیوانگی کی علامت یہ ہو کہ ہمیشہ زبان باہر نکالے رہے آنکھین سرخ ہون گردن کج کیے رہے کہ کسیکو نہ دیکھے دم کو رانون مین دبائے رہے اور ست کی طرح ہر ایک پر حملہ کرے جو نظر کرے اسکو کاٹے گو وہ دیوار ہو یا درخت یہان تک کہ اسکے ہمجنس اس سے ڈر اور دونے مین اگر کسی کو کاٹے علاج نہ ہو وہ بھی کتے کے طور پر بھونکنے لگے گا ریاں مین جب اپنی شکل دیکھتے کتے کی سی صورت معلوم ہو اور سر اپنی نوش کرنے حتی کہ کثرت پیاس سے مرجاے بطلیموس کہتا ہو کہ ایک دیوانہ کتے نے گھوڑے کو کاٹا اسکا سوار بھی دیوانہ ہوگیا کتے کی بیماری گیہون کی بالیان کھانے سے دفع ہوتی ہو ازگوش کی آواز اسکے حق مین دوا پیدا کرتی ہو اگر کسی نے معدہ ری لگائی ہو اور اسوقت سفید یا زرد رنگ کا کتا فریاد کرے ہرگز شوخ رنگ کا کتے کا مزاج بسبب حرارت اور یبوست کے لزج ہوتا ہو پس یبوست اسکی جلیل مین جمع ہوکر گرہ کے طور پر ہو جاتی ہو اور اگر کوئی پتھر کسی کتے پر مارے اور کتا اسکو کاٹکر پھینک دے پس اگر شراب مین اس پتھر کو چھوکر کوئی نوش کرے جنگ جوئی آغاز کرے اگر کبوتر دن کی چھتری مین رکھدین کل کبوتر پریشان ہون اصفہان مین ایک شخص نے ایک آدمی کو مار ڈالا اور کنوئین مین ڈال کر اسکا منہ بند کر دیا متوفی کے پاس ایک کتا رہا کرتا تھا اسنے دیکھ لیا وہ جب آتا اس کنوئین کی خاک اڑاتا اور قاتل کو جب دیکھتا بھونکتا لوگون نے کنوئین کا منہ کھول کر لاش نکالی اور قاتل کو بھی اسی علامت سے پکڑکر نزد اوسی خرکوس کے اقرار کیا اور قصاص مین قتل کیا گیا کہتے ہین کہ ایک شخص کے پاس کتا تھا اتفاقاً اس شخص نے چاہا کہ دریا مین در آئے کتے نے اسکا دامن پکڑا اور اسکو دریا کی طرف جانے سے منع کیا مرد نے غصہ مین آکر تلوار سے اسکو ہلاک کرکے دریا مین پھینکدیا ایک گھڑیال پانی کے نیچے گھات مین تھا وہ کتے کی لاش کھینچ لے گیا اسوقت شخص سمجھا کہ اسی واسطے

یہ مانع ہوتا تھا اور بہت تاسف کیا تھا اخیر جس مکان کی دیوار کے نیچے کالے کتے کی آنکھ دفن کریں وہ مکان ویران ہو جاوے اگر کسی کے پاس ہوا سیہ کتے نہ بھونکینگے اسکے دانت اگر گزندہ کتوں کے باندھیں ہرگز نہ کاٹینگے اگر کوڑک کے تعویذ کریں دانت آسانی سے برآمد ہوں اور صاحب برقان کو بھی مفید ہے اور خواب میں برائے کو بھی مفید ہے اگر دیوانہ کتے کے دانت اپنے پاس رکھے پھر کوئی دیوانہ کتا اسکو نہ کاٹیگا اگر اس زبان کسی کے موزہ میں دوختہ کریں اسپہ کتا نہ بھونکے گا اکثر جو یہ عمل کرتے ہیں اسکا تیتا اگر بطور سرمہ لگائیں تاریکی چشم کو مفید ہے اسکا کلیجہ کھانا بھی ہی تاثیر رکھتا ہے مردہ کتے کی چربی خنازیر کو تحلیل کرتی ہے خصوصاً جب داد حلق یا منہ میں ہو بلیناس کہتا ہے کہ اگر کتے کا کاٹا ہوا شخص پانی نہ موے کتے کا داہنا پیر اسکو دیکا کر کھلاوے تو وہ پانی کا خواستگار ہوگا اسکا فضیب خشک کرکے ران پر باندھنا قوت جماع کثرت سے پیدا کرتا ہے کالے کتے کے بال مرگی والے کو نافع ہیں کتے کا پیشاب ملانا قاطع موسوں کا ہے سہلی چربی کھانا قولنج والے کو مفید ہے اسکے دودھ کو اگر شراب کے ساتھ کھاوے تو مردہ بچہ برائے اسکا گرے صاحب

خناق کو سود مند ہے اور حمول اسکا سقوط حمل کا مانع ہے صورت یہ ہے

نمر یعنے پلنگ ہندی میں اسکو تیندوا کہتے ہیں یہ جانور قوی اور غضبناک اور بڑا غصہ والا اور بصورت اوند خو ہوتا ہے اسکی دہشت کسی طرح دفع نہیں ہوتی ہے یہ دیگر حیوانات کا دشمن ہوتا ہے اور کسی سے نہیں ڈرتا ہے حتی کہ اگر ایک لشکر پر حملہ کرے تو بھی نہ بھاگے یہ جانور خواہ سیر ہو خواہ گرسنہ ہر جانور پر کرتا ہے برخلاف شیر کے وہ سیری کے وقت تعرض نہیں کرتا اسکی پشت کا حصہ بڑا کمزور ہوتا ہے حتی کہ اگر ہاتھی کا سا صدمہ کمر کو پہنچے شکستہ ہو جاوے برقت بیدار ہونے کے اسکے خرخرہ سے حیوان فرار کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قصد شکار کا رکھتا ہے کہتے ہیں کہ اسکے منہ میں خوشبو ہوتی ہے برخلاف دہن شیر کے کہتے ہیں کہ اگر کسی کے ہاتھ زخم ہو گیا ہو تو اسپہ جو ہے خاک ڈالتے ہیں تاکہ زخم متعفن ہو کر مجروح مر جاوے اور اسی وجہ سے ایسے زخمی کی محافظت اچھے طور پر کرتے ہیں اور چوہوں کے ڈر سے بلیوں کو پاس رکھتے ہیں یہ جانور ہماری میں چوہے کھا کر آرام پاتا ہے اور سانپ سے دوستی ہے جب یہ بچہ دیتا ہے تو افعی اسکے بچہ کے گرد حلقہ باندھ کر پاسبانی کرتا ہے خواص کہتے ہیں کہ اسکے کل اعضاء ہر قاتل ہیں جس جگہ اسکا سر دفن کریں چوہے کثرت سے وہاں جمع ہوں اسکے تیتا کا سرمہ آنکھ کی روشنی زیادہ کرتا ہے اگر گوشت اسکا پانچ درم روغن بلسان کے ساتھ کھائے سانپ کا زہر اثر نہ کرے اسکی چربی لگانا پرانے زخموں کو صاف کرتا ہے اسکی ہڈی لڑکوں کے واسطے تعویذ کرنا دافع کھانسی ہے

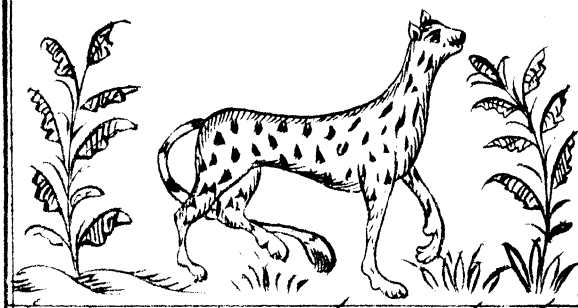

صاحب بوا سیر اگر
اسکی کھال کا بستر
بناوے مفید ہوا سکا
پوست جسکے پاس ہو
مہیب نظر آئے
صورت اسکی یہ ہو

یا مور ایک وحشی جانور ہی اسکے دو سینگ ہوتے ہین اسکی حالت بقر الوحش سے ملتی ہوئی ہی اکثر پانی کے کنارہ پر رہتا ہی اور جھاڑیون مین گھسکر بازی کرتا ہی اسکے سینگ جب جھاڑیون مین پھنس جاتے ہین اور چھوٹ نہین سکتے ہین تو عاجز ہوکر فریاد کرتا ہی اسوقت لوگ پہونچکر گرفتار کرتے ہین **خواص** اسکا گوشت شراب مین پکاکر لڑکون کو کھلانا کند ذہنی سے صحیح کرتا ہی اسکی کھال کا بستر بواسیر کو نافع ہی اسکے پانون کی ہڈی اگر پیر مین باندھین چلنے مین درماندہ نہو صورت یہ ہو

نوع ششم طیور کے بیان مین خدا نے اس نوع کو ہلکا اور قلیل الاعضا بنایا ہی جب بسبب ضعف کے اپنے دشمن سے مقابلہ نہین کرسکتا تھا تو پرون سے بھاگنے کی طاقت عطا فرمائی اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ اڑجانا بسبب ہلکا ہونے کے ہی ورنہ گران ہو کر کیونکر پرسکتا بلکہ جو ہوا پر بکثرت ٹھہرتے ہین وہ زیادہ تر خفیف ہین عجب قدرت خدا ہی کہ باوجودیکہ ہوا بہ نسبت طائر کے ہلکی ہی مگر طائر اسپر ٹھہرا رہتا ہی اور نیچے نہین گرتا گویا ہوا اسکی بمنزلہ کشتی ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی الم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السماء ما یمسکھن الا اللہ خلاصہ یہ ہی آیا نہین دیکھتے ہو طائرون کی طرف کہ کیونکر وہ زیر آسمان مسخر ہین پس سوائے اللہ کے کون انکو ہوا پر ٹھہرا سکتا ہی اگر اعضا انکے بوجہ سبکی طیران کے نہین ہین مانند کان دانت شانہ وغیرہ کے در انکے عوض مین خفیف اعضا پیدا کیے جیسا کہ معدہ کی عوض مین پوٹہ اور دانت کی عوض چونچ اور کان کی جگہ قابضہ اور بالون کی جگہ پر اور علی ہذا القیاس ہر عضو ثقیل کی جگہ عضو خفیف پیدا کیے اور بعض عضو کو انمین سے بالکل ساقط کردیا جسکی گردن لمبی ہوگی اسکے پانون بھی طویل ہونگے جسکی گردن کوتاہ ہی اسکے پانون بھی چھوٹے ہین اگر دم انکی کاٹ ڈالین تو اڑنے کی طاقت کم ہوجاتی ہی جاحظ کا قول ہی کہ جو پرندہ تیز اڑنے والا ہو

وہ ضعیف ہاشی ہی مانند کبوتر اور چمگادڑ اور گنجشک کے اگر اُنکے پیر نہون تو اُڑ نہ سکین جیسا کہ آدمی کے اگر پانون نہون تو چل نہین سکتا جس جانور کے کان باہر نہین ہوتے وہ بیضہ دیتا ہی جسکے کان باہر ہوتے ہین وہ بچہ دیتا ہی اور اپنے بچہ کو دودھ بھی پلاتا ہی بعض طیور مختلف الرنگ ہوتے ہین مانند طاؤس کے اور بعض خوش خوان مانند کبوتر کے اور بعض نغمہ سرا مانند بلبل اور قمری کے اور عجیب الوضع مانند کرکی اور لقلق اور قنبرہ کے اب بیان ہر دو لیف وارمع خاصیت بیان ہوتے ہین **ابو براقش** ایک مرغ ہوتا ہی خوبصورت خوش رنگ

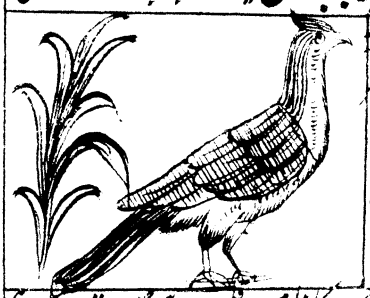

اسکی گردن لمبی اور پانون بھی طویل اور منقار سرخ اور دراز اور ہر وقت رنگ بدلتا ہی کبھی سرخ کبھی زرد کبھی سبز کبھی ازرق شاعر کہتا ہی مصرعہ کانی براقش کل لون لونہ یخیل یعنے مین مثل براقش کے ہون کہ ہر وقت ایک رنگ بدلتا ہون اس مرغ کے رنگون پر رد وم مین کیسر اُبٹتے ہین جسکا نام بوقلمون ہی صورت اسکی یہ ہی

ابو ہرون یہ مرغ خوش آواز ہی کہ اسکا مقابلہ کوئی گویا نہین کرسکتا تمام رات صبح تک چہکتا ہی اور اکثر چڑیان اسکی آواز سُننے کو جمع ہوتی ہین عاشق لوگ زیادہ تر شریفتہ ہوکر وہان پر ٹھہر جاتے ہین صورت اسکی یہ ہی

اوز یعنے بط یہ جانور مسافرت پسند ہوتا ہی جسوقت اسکا بچہ انڈہ سے نکلتا ہی فوراً دریا مین در آتا ہی اور شناور ہوتا ہی اسکی خاصیت ہی کہ اسکا نر انڈے کی نگہبانی نہین کرتا اور اسکے انڈے نو یا گیارہ ہوتے ہین جسکہ مادہ انڈون کی حفاظت کرتی ہی تو نر کھڑا ہوکر چوکیداری کرتا ہی اور بچہ انیسویں دن نکلتا ہی یا ایک مہینے کے بعد کہتے ہین کہ انکے پیٹ مین ایک پتھر ہوتا ہی اگر اسکو گھس کر گونگے کو پلاوین نافع ہو اسکا دماغ راز یانج کے ساتھ جوشاندہ کرکے بواسیر والے کو پینا مفید ہی اور نیز دردِ شکم کو بھی اسکی زبان سلسل البول کو نافع ہی اگر اسکا مرارہ یعنے پتہ روغن بنفشہ کے ساتھ ناک مین ڈالین درد شقیقہ کو نافع ہی اسکی چربی بوائی کو مفید ہی شیخ الرئیس کہتا ہی کہ اسکا گوشت کھانا صورت کو روشن اور باہ کو زیادہ کرتا ہی اسکی چربی رنگ رو عمدہ کرتی ہی اسکا خون نمک اور آب شور کے ساتھ پینا دردِ شانہ کو مفید ہی اسکا بایان بازو تپ ربع والے کے اگر داہنے طرف باندھین عارضہ

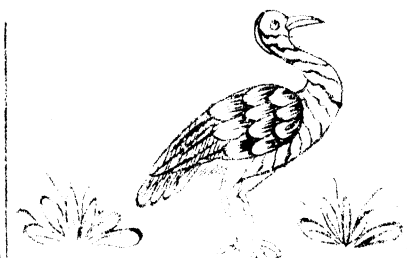

زائل ہوا اسکی استخوان جلاکر جملہ اعضا
کے ورد پر مالش کرنا مفید ہی اسکے بیضہ کا
کھانا قوت باہ زیادہ کرتا ہی اسکے انڈے
کی سفیدی خشک کرکے پانی کے ساتھ
پینا خشک کھانسی کو دفع کرتی ہی صورت یہ ہی

باز یہ جانور سب طائرون سے متکبر اور باخونخوار ستان مین ہوتا ہی کہتے ہین کہ یہ نر نہین ہوتا اسکا نر
چیل یا کوئی اور پرندہ ہوا اسی سبب سے اسکی شکل وصورت مختلف ہوتی ہی بارہ ہی کہ سفیدی
اسمین غالب ہو اور فربہ اور دلیر اور خوشخو ہو لیکن اشہب رنگ کا نر سب سے عمدہ اور حرز کے
دوسری جگہ نہین ہوتا ہی ہارون رشید کے اخبار مین لکھا ہو کہ ایک روز اشہب رنگ باز جھپٹا وہ ہوا پر
جاکر پاپید ہوا لوگون کو یاوسی ہوئی کہ دفعتاً وہ آسمان سے ایک نجچل یا سانپ کو لیے ہوے آیا اور موجب جلم
شاہی عقلا سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا امر ہی مقاتل نامے ایک شخص نے جواب دیا کہ آپ کے اخبار مین جیسا
روایت ہی کہ ہوا ایک خلقت سے آباد ہوا اور وہان ایک جانور مثل سانپ کے پیدا ہوتا ہوا اس کا باز اشہب
دشمن ہی خلیفہ نے طشت منگوا کر اس جانور کو باز سے چھڑایا اور ویسا ہی بالا پر مقاتل کو بہت سا انعام دیا
یہ جانور گھونسلا اپنا اونچے درخت پر بناتا ہی جسکی شاخین کنجان ہوتی ہین اور اپنے آشیانہ مین جیت رہتا ہی تاکہ باد
باران سے محفوظ رہے بیماری کی حالت مین کنجشک کھاکر آرام پاتا ہی پر جھاڑنے کے وقت چوسے کو کھاتا ہی تاکہ برجلہ
نکل آوین اور ایک گھاس مارزہ نام ہوتی ہی اسکو اپنے آشیانہ مین رکھتا ہی تاکہ سمن سے محفوظ رہے
پتہ کا سرمہ لگانا اوائل موتیابند مین مفید ہی اور اسکی پہچان یہ ہی کہ اسکے اوائل مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نقطون کی
یا دھوان اڑتا نظر آتا ہی اگر اسی کا ایک قطرہ بھی صاحب لقوہ کی ناک مین ٹپکاوین مفید ہی سفید باز کا پتہ
آنکھون کی سفیدی اور تاریکی اور نزول آب کو نافع ہی شیخ رئیس کا مقولہ ہی کہ تمام طیارون کا پتہ دافع
تاریکی جسم ہی اگر اسکا ناخن

جس درخت پر آویزان کرین
چڑیون کے ضرر سے محفوظ رہے اسکی
بیٹون کی راکھ خضوصۂ سوختہ پر
چھڑکنا مفید ہی صورت یہ ہی

باشق یعنے باشہ یہ سب شکاری جانورون سے چھوٹا ہی یہ کنجشک کا دشمن ہی اور جو مرغ کنجشک کے برابر ہوا اور

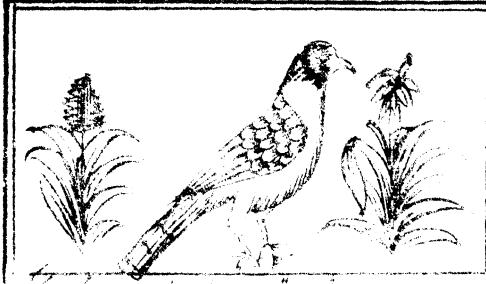

تیز فاختہ کو بھی عید کرتا ہی اسکا
دماغ اگر ایک درم بادرنجبویہ کے
ساتھ نوش کریں خفقان کو
نافع ہی صورت اسکی یہ ہی

ہُدہُد یعنے ہُدہُد طایر خوبصورت خوشرنگ

سرخ زرد و سبز و سفید ہوتا ہی مگر اکثر سفید ہوتا ہی منقار موئی ہوتی ہی اور زبان چوڑی جو بات سنے اسکو
دوبارہ فوراً صحیح ادا کرے ہاں اسکے معنی سے ناواقف رہے اسکے تعلیم کرنے کی کیفیت یون ہی کہ اسکے
قفص مین آئینہ رکھ کر اسکے نیچے سے کوئی بات کرے وہ اپنی صورت کو گویا سمجھکر اسی کے کلام سے جواب دیتا ہی کہتا ہی
اسکے عجایب مین سے یہ ہی کہ پانی نہین پیتا بلکہ آبنوسی سے ہلاک ہو جاتا ہی **خواص** اسکی زبان کا
کھانا فصیح کرتا ہی جو کوئی اسکا پتہ کھائے

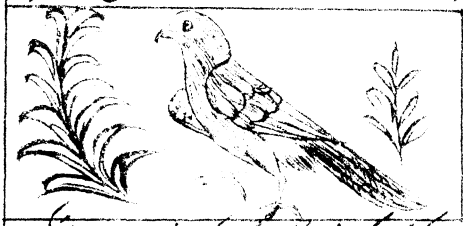

اسکی زبان ثقیل ہو جاے اسکا
خون بعد خشک کرنے کے جس دواکی
کے درمیان مین ڈالکر کھین باہم خصومت
ہو جاے اسکی جھلی سانگ کے پانی مین پیس کر سر مہ کرنا دھلکا اور دھندکو نافع ہی صورت اسکی یہ ہی

بلبل اسکو فارسی مین ہزار داستان کہتے ہین یہ ایک چھوٹا طایر اور تیز پرنے والا اور فصیح زبان اور
گویا ہوتا ہی باغ مین آشیانہ کرتا ہی اور موسم بہار مین وہ بہت کرتا ہی گل کا عاشق ہی جب کسی کو گل

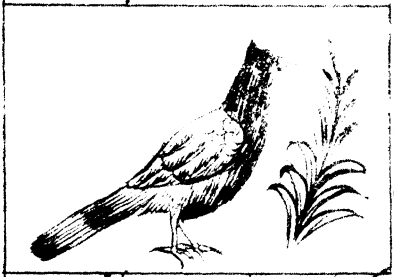

توڑتے دیکھتا ہی فریاد کرتا ہی چونکہ اسکا
مزاج گرمی ہی سوائے پانی مین کھیلنا نہاتا ہی اور بہت
پیار کرتا ہی اسی کے وقت آشیانہ سے نہین نکلتا
اسکا یہ خواص عجب ہی کہ گھر مین قفص مین جفتی
نہین کرتا ہی سوائے باغچون کے اسکا گوشت
اگر یرقان کی چشم کے ہمراہ بکری کے چمڑے مین دوخت کرین اور بازو پر باندھین تو جاوہ مؤثر نو صورت یہ ہی
پیر شیشہ رنگ اور دانے ہین منقار نہین نکلتا کیونکہ ضعف بصارت رکھتا ہی ہمیشہ تنہا رہتا ہی مکان مین رہتا ہی
فرقہ انسان اسکو منحوس جانتے ہین بیان اسکا کہ یہ بیمی محوستین ضرب المثل ہی اصلی وارث سانپ
اور افاعی بھاگتے ہین اسکو کوے سے دشمنی ہی رات کو اسکے مقابل کوئی چڑیا نہین رہ سکتی کیونکہ

اور دن کو رات کے وقت ضعف بصارت ہوتا ہی جیسا اسکو دن کو تیرگی چشم ہوتی ہی یہی وجہ ہی کہ جب الوکو اور سب جانورون کو دیکھ لیتے ہین تو اسکے گرد جمع ہوکر اسکو ستاتے ہین **خواص** اسکا مغز دماغ آنکھ مین لگانا ظلمت چشم کو مفید ہی اگر روغن مین ملاکر ناک مین ٹپکاوین ورد شقیقہ دور ہو کہتے ہین کہ یہ ایک آنکھ سے خواب کرتا ہی یعنے ایک آنکھ بند اور ایک کھلی رکھتی ہی پہچان اسکی یہ ہی کہ دونون کو پانی مین ڈالین جو پانی مین سیدھی رہے وہ خواب کرتی ہی اور جو معکوس ہوجاے وہ بیدار رہتی ہی پس اگر سیدھی آنکھ کو کسی کے سرہانے رکھدین تو وہ بیدار نہوگا اور الٹی آنکھ کو انگوٹھی کے نگینہ کے نیچے نصب کرکے اگر کوئی پہنے تو اسکو نیند نہ آویگی اگر اسکی آنکھ مشک مین ملاکر جسکو سونگھاوین وہ اسکا دوست ہوجائیگا اسکا دل بریان کرکے کھانا لقوہ اور فالج کو مفید ہی اسکا پتہ بلوط کی لکڑی مین چسپان کرکے جسکو سنگ مثانہ ہو وہ اگر باندھے تو فوراً پتھری نکلجاے مگر اسکا پتہ طرفا کی لکڑی مین لگاکر جسکا پیشاب بند خطا ہو باندھے مفید ہی اسکا کلیجہ رہزن قاتل ہی اور قولنج پیدا کرتا ہی جسکی وانمین اسکا گوشت غثیان پیدا کرتا ہی اور اگر

خشک کرکے جس جماعت کی خورش مین دیوین انکے باہم دشمنی پیدا ہو اسکا تازہ خون لقوہ والے کے چہرہ پر لگانا مفید ہی اسکا معدہ خشک کرکے جسکو کھلاوین قولنج شدید پیدا کرے صورت یہ ہی

تدرج یعنے چکور اسکو فارسی مین تدرو کہتے ہین خوش آواز باغ کا آشنا ہی جب باد شمال ہوتو فرہی لاتا ہی اور باد جنوبی مین لاغر ہوتا ہی انڈا دیتے وقت مٹی کا دائرہ بناتا ہی اسمین انڈا دیتا ہی تا آفات سے محفوظ رہے جسوقت اسکا

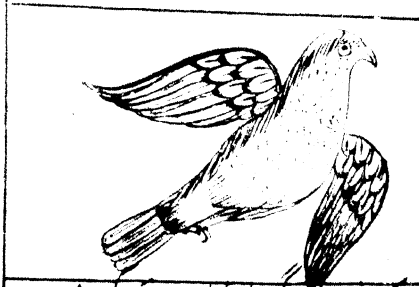

بچہ نکلتا ہی اسی وقت دانہ کھاتا ہی کہتے ہین کہ زلزلہ آنے سے پیشتر یہ جانور جمع ہوکر فریاد کرتے ہین صورت اسکی یہ ہی

تنوط فارسی مین اسکو کبتو کہتے ہین یہ عجب مرغ ہوتا ہی یعنے درختون کی چھال کے ریشون سے گھونسلا بناتا ہی اور اسکو درخت سے آویزان کرتا ہی اور بچہ کو امین رکھتا ہی **خواص** اسکو شیشہ کے ٹکڑے سے اگر ذبح کرین اور اسکا خون پی لیوین تو کسی شی کی مستی مین یا نشہ مین بفائدہ جنبجوئی سے نجات پاوین اسکا مرارہ

شکرے کے ساتھ لڑکون کو کھلانا انسان کی آنکھون مین
خیز کرتا ہی شروع مہینہ مین جب کہ قمر زائد النور ہو اگر
اُسکی مُدی لڑکے پر باندھین تو چشم خلائق مین
محبوب ہو اگرچہ کتنا ہی کریہ منظر ہو صورت اُسکی یہ ہی

خاصۃ الافعی جسکو دابہ فعی بھی کہتے ہین مرغان ہوا مین سے ہی جب یہ انڈا دیتا ہی سانپ انکو کھا جاتا ہی
اور اپنا انڈا اُسکی جگہ پر رکھ دیتا ہی جب مرغ مذکور
آتا ہی تو اپنا بیضہ سمجھکر اُسکی حفاظت کرتا ہی اور
بروقت نکلنے بچہ کے برخلاف اپنی شکل کے دیکھکر اُسے
ذبح کرتا ہی ہمیشہ افعی ایسا ہی اس مرغ کے ساتھ کیا کرتا ہی صورت یہ ہی

جاری اسکو فارسی مین چرز کہتے ہین یہ مرغ خوبصورت ہی مگر بیوقوف ہی جسوقت دوسرے طائر کا
انڈا دیکھتا ہی اپنے بیضہ کو چھوڑ کر اُسکو سیتا ہی اگر اسکا سرگین اور طائرون پر پڑے اُنکے
پر باہم ملصق ہو جاتے ہین اور اڑ نہین سکتے ہین چنانچہ قول عرب ہی الجاری سلاحہ سلاحہ یعنے
جاری کا سلاح اُسکا سرگین ہی چنانچہ اسکا جب چرغ مرغ شکاری کا مقابلہ ہوتا ہی تو جاری موقع
پا کے اپنا سرگین اُسکے پرون پر ڈالدیتا ہی پس اُسکے تمام پر بیکار ہو جاتے ہین
اور یہ بھاگ جاتا ہی اور اپنے ہمجنسون کو جمع کر کے چرغ کے پرون کو نوچ کر اُسکو ہلاک
کر دیتا ہی اور یہی ترکیب جس جانور سے خصومت ہوتی ہی اُسکے ساتھ کرتا ہی

خواص اگر اسکے شکم کو خشک کر کے نمک اندرانی اور
زاج سوختہ ہمورن کے ساتھ آنکھون مین لگاوین
سفیدۂ چشم کی زائل ہو اُسکی خشک چربی سنبل اور قرطم کے ساتھ
ہمورن کھانا نافع اسہال ہی شیخ میس کہتا ہی کہ جاری کے بیضہ کا
خضاب عمدہ ہی اور اسکو سفید دورہ پر امتحان کرنا چاہیے صورت یہ ہی

حداۃ یعنے چیل نہایت خبیس ہی اکثر طائر اُسپر غالب رہتے ہین کہتے ہین کہ ایک سال نر اور ایک سال مادہ رہتا ہی
کوا اسکا دشمن ہی یہان تک کہ اپنا انڈا اسکے انڈے کو کھا کر اُسکی جگہ پر رکھ دیتا ہی اور زرغن اُسکو اپنا انڈا
سمجھکر سیتی ہی جب بچہ نکلتا ہی تو وہ زاغ ہوتا ہی پس نر کو بڑا تعجب ہوتا ہی اور اپنے ہمجنسون کو جمع کر کے بچہ کو
دکھلاتا ہی اور اپنی مادہ کو بوجہ بدگمانی اسقدر مارتا ہی کہ وہ مرجاتی ہی بیماری مین یہ جانور اپنے پر کھا کر صحت پاتا ہی

اگر مرغ رنگ کی چیز دیکھتا ہی تو گوشت کے خیال سے اُسپر جھپٹہ مارتا ہی صاحب الفلاحہ کہتا ہی کہ کبھی عقاب زغن اور کبھی زغن عقاب ہوجاتا ہی خواص اگر تتہ اسکا خشک کرکے سانپ کی رہگذر پر ڈالدین جو

سانپ اُسپر سے گذریگا مرجایگا جسکو بچھو کاٹے اُسی طرف کی آنکھ مین اسکا پتہ بطور سرمہ کے لگادین مفید ہوا سکا مخ یعنے مغز دماغ کراث یعنے گندنا اور شہد کے ہمراہ جوش دیکر سال اور بواسیر مین نوش کرنا مفید ہی خون اسکا پینا دافع زہرہاے قاتل ہی اسکی ہڈی جلاکر جراحت پر لگانا مصلح ہی اور ضماد اسکا سخت ورمون اور پھوڑون کو پکا دیتا ہی صورت اسکی یہ ہی

حمام یعنے کبوتر بڑا ذکی اور دور دور منزلون سے اپنے پہلے مکان مین آسکتا ہی اور اپنے شہر کی علامتون کو بخوبی پہچانتا ہی اگر اسکو کسی مقام بعید سے چھوڑین تو وہ اول آسمان مین چھپ جاتا ہی بعد ازان بلندی سے اپنے راستہ کی علامات یاد کرتا جاتا ہی حتی کہ اپنے مکان اصلی مین آجاتا ہی اکثر اسقدر اونچا اڑتا ہی کہ ابر اسکے نیچے حائل ہوجاتا ہی جس سے بعجلت اپنے اصلی مکان پر آنے سے معذور ہوتا ہی یا کوئی عضو اسکا بوجہ مرغ شکاری کے مجروح ہوجاے یا کوئی اسکو پکڑ رکھے ان وجھون سے البتہ وہ اصلی مکان پر آنے سے معذور ہوجاتا ہی باہم اپنی الفت تامہ انسان کے ہی ہر طرح پر بوس وکنار وغیرہ سے زبیر بن المشتی کہتا ہی کہ یہ طائر مانند مرد وزن کے برتاو کرتا ہی مین نے دیکھا کبوتر کہ نر و مادہ کے درمیان مین کہ اسکی مادہ دوسرے نر کی طرف خیال نہین کرتی ہی مانند زنان عفیفہ کے اور بعض مادہ دوسرے نر سے بھی جفتی کھاتی ہی مانند زنان فاجرہ کے اور بعض مادہ نر کی اطاعت نہین کرتی ہی اور ہرچند نر بلاتا ہی وہ اسکی اطاعت نہین کرتی ہی اور ایک نر کی دو مادہ بھی ہوتی ہین اور نر دونون سے برابر الفت کرتا ہی اسکی مادہ باہم مادہ سے جفتی کھاکر چار انڈے دیتی ہی لیکن ان انڈون سے بچے نہین نکلتے عجائب یہ ہی کہ مادہ جب بیضہ دینے کو ہوتی ہی تو نر کو خبر ہوجاتی اور تنکے جمع کرکے بقدر آسایش اپنے اور انڈون کے آشیانہ بناتا ہی اور نر و مادہ دونون باہم بیضہ کی حفاظت کرتے ہین اور انڈون کو تنہا نہین چھوڑتے ہین اگرچہ قریب آشیانہ کے آگ بھی لگ جاے اور وہان پر ایک مدت معہودہ تک مقیم رہتے ہین مادہ اکثر حفاظت کرتی ہی جب وہ اٹھتی ہی نر قائم مقام ہوتا ہی تاکہ بیضہ کی حرارت دفع نہو اور جب بچہ نکلتا ہی تو نر و مادہ باہم اسکو بھراتے ہین اول اپنے بچہ کے حلق مین ہوا پھونکتا ہی تاکہ راہ غذا کشادہ ہو بعد ازان اپنے لعاب کی غذا پہونچاتا ہی جب معلوم ہوجاتا ہی کہ غذا کی راہ کھل گئی اسوقت کھاری غذا دیوارون کی لونی وغیرہ بھراتا ہی تاکہ پوٹہ اسکا مضبوط ہو جو کوئی یہ چاہے کہ کبوتر کا بچہ رنگ برنگ کا پیدا ہو پس چاہیے کہ کپڑہ کا کبوتر بنا کے الوان مطلوبہ سے اسکو رنگ دے اور جان کبوتر پانی پیتے ہون وہان رکھ دے تاکہ نظر کبوترون کی اس کبوتر مصنوعی پر پڑے پس جب

بچے پیدا ہونگے تو وہی رنگ انکا ہوگا حمام بروقت بیماری کے ہُدہُد کو کھاکر آرام پاتا ہی اور حمام دشتی حالت بیماری مین نرکل کی پتی کھانے سے صحت پاتا ہی اس فرقہ مین عجب تر یہ ہی کہ اسکا بچہ قبل جوانی کے درمیان نسر اور عقاب کے امتیاز کرتا ہی یعنے نسر سے نہ ڈرے اور عقاب سے بھاگ جاے اور شاہین کو دیکھنا زیرہ قاتل سمجھے جس طرح سے کہ شات یعنے بکری ہاتھی اونٹ بھینس سے نہین ڈرتی اور گرگ سے خوف کھاتی ہی حاظ کہتا ہی حمام ہر ایک جانور سے عمدہ ہوتا ہی لیکن جب وہ اپنے دشمنون کو دیکھے مخوف ہوتا ہی جیسا کہ درانگوش شیر کو دیکھکر دم بخود ہوتا ہی یا کہ بکری بھیڑیے سے اور چوہا بلی سے خوف کرتا ہی خواص اسکا پتہ رتوندھی اور دھوندلے کو مفید ہی اور اینٹھے ہوے عضا پر طلا کرنا عمدہ ہوتا ہی کبوتر کا انڈا گر زخم پر رکھین مندمل ہو اور زیرچوٹ اور ضرب اور کہنہ زخم کو زائل اور دور کرتا ہی اور آنکھ مین لگانا شب کوری دور کرتا ہی اسکے گوشت کی مداومت ذکاء ذہن زیادہ کرتی ہی اسکی ہڈی کی خاکستر زخم فاسد کو مصلح ہی اسکا سگین اگر زن حاملہ حمول کرے وضع حمل نہایت سہولت سے ہو اگر وا گوشت پرچھ کین سکی جراحت دور کردے اگر اسکو نار فارسی یعنے آہنگ پر طلا کرین نافع ہو اگر سرخ حمام کے سرگین کو حقنہ مین شامل کرین قولنج کو نافع ہوگا اور تیرعسہ البول کو مفید اسکے پانون اور اصطرک و رجب النیل برابر ذرن سودہ کرکے روغن جوزہ مین ملا کر اگر برص پر طلا کرین اسکا رنگ زائل ہو جائیگا صورت یہ ہی

خطاف یعنے ابابیل اسکو فارسی مین بالو ایہ کہتے ہین اسکی بہت قسم ہین یہ جانور اکثر سرد سیر زمین سے گرم سیر کو جاتا ہی اور محصوص بہار کا فریفتہ ہی اوائل بہار مین گھوسلا بناتا اور انڈے دیتا ہی تاکہ ہوا گرم ہونے تک اسکا بچہ قوی ہو جاے اسکے آشیانے ہر ملک مین ہوتے ہین اور جس ملک کے آشیانے کو غرم کرے وہان جاکر بچے آشیانہ بناتے وقت پرون کو مٹی مین ملا کر کام مین لاتا ہی اکثر دیوارون اور چھتون کی درارون مین بناتا ہی اور ایسی تدبیر کرتا ہی کہ دونون طرف سے اسکا آشیانہ چھت مین ملحق اور مستحکم ہو یہ عجب ہی کہ تھوڑا آشیانہ بنا کے چھوڑ دیتا ہی تاکہ خشک ہو جاے بعد اسکے پھر باقیماندہ بناتا ہی اس خیال سے کہ ایک ہی مرتبہ بنانے سے گر نہ پڑے اور بروقت اسکے آشیانہ بنانے کے بہت ابابیلین مددگار ہوتی ہین اور جب آشیانہ بن چکتا ہی تو اسکے ہموار کرنے کے واسطے اپنی چونچ مین پانی لاکر آشیانہ کو چکناتا ہی اور آشیانہ مین واسطے دفع کرنے مکھی اور مچھر اور سانپ کے سداب یعنے تلی کی پتی رکھتا ہی مشہور ہی کہ اگر پرستک یعنے ابابیل کا آشیانہ پانی مین گھول اور چھانکر بروقت دردزہ کے عورت کو پلادین وضع حمل مین آسانی ہو

خواص اسکا دماغ روغن مین مخلوط کرکے سر مین لگانا جون دفع کرتا ہی اسکی آنکھ پوٹلی مین باندھ کر جسکے بستر مین رکھ دین اسکو نیند نہ آویگی اسکا دل خشک کرکے شراب کے ساتھ کھانا بہی ہی اسکا گوشت کھانا آنکھ کو مضبوط اور نیر کرتا ہی اگر عورت کو کھلا دین اسکی شہوت ایسی دور ہو کہ کبھی مرد کی خواہش نہ کرے اسکے سرگین کے مرہم سے پھوڑے پک جاتے ہین اور نیز اُنکا میل دور ہو جاتا ہی صورت یہ ہی

خفاش یعنے چمگادڑ یہ مشہور جانور شعاع آفتاب مین بینائی سے معذور ہوتا ہی مگر تاریکی یا شام کو بینا ہوتا ہی اسکے پر نہین ہوتے لیکن اڑتا ہی اپنے بازو سے جو کہ چوڑے مثل پوست کے ہوتے ہین پیدائش مکی مثل چوہے کے ہوتی ہی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ سے معجزہ طلب کیا کہ ایک ایسا طائر آپ بنائے کہ جو بر خلاف اور طائرون کے گوشت ظاہری و دانت رکھتا ہو اور اپنے بچے کو دودھ پلائے پس آپ نے مٹی سے یہ جانور بنا کے اسمین ہوا دم کی اور بحکم خدا یہ جانور ذی روح ہو گیا اور اڑنے لگا اور یہ سب صفات اسمین موجود ہین اسی کا ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی وادتخلق من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فتکون طیرا باذنی خلاصہ معنی یہ ہی کہ حضرت عیسیٰ کو ہمنے یہی معجزہ دیا کہ انھون نے ایک مٹی کا جانور بنا کر ہوا پھونکی اور وہ میرے حکم سے طائر ہو گیا غرض کہ یہ جانور مکھی اور مچھر وغیرہ کا شکار کرتا ہی اکثر اڑتے وقت اپنے بچہ کو منھ مین رکھتا ہوا دودھ پلاتا ہوا نار کو کھاتا ہوا درپوست کو خال چھوڑ دیتا ہی جب اسکے عوض برگ چنار دیوین بھاگتا ہی کہتے ہین کہ اگر کسی گاؤن مین اس چڑیا کو درخت پر آویزان کرین اس جگہ مکڑی نہ آویگی **خواص** اسکا سر کبوتر دن کی چھتری پر رکھنے سے کبوتر دن کو اس چھتری سے زیادہ تر مانوس کرتا ہی اسکا سر انسان کے بالین پر اگر رکھین تو نیند اسکو نہ آویگی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر اوائل عارضہ دھڑکا مین اسکا دماغ سرمہ بنا کر لگاوین نافع ہو اور نیز اسکی خاکستر بھی مفید ہی اگر انسان تعویذ بنا دے شہوت زیادہ ہو اسکا خون آنکھون مین لگانا رتوندی کو مفید ہی اگر بغل کے بال دور کرکے اسکا خون لگاوین دوبارہ بال نہ جمینگے اسکے سرگین کا سرمہ لگانا سفیدی چشم زائل کرتا ہی اگر چیونٹی کے سوراخ مین رکھ دین چیونٹیان بھاگ جاینگی اگر چونا اور ہرتال مین اسکا سرگین ملا کر موے زہار پر لگا مین مدت تک بال نہ نکلینگے

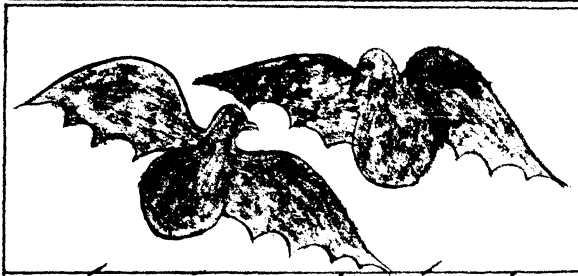

اور چندبار اس عمل کے کرنے سے بال کبھی نہ نکلینگے

صورت یہ ہی

وراج یعنے تیتر مشہور جانور مبارک ہی اسکی پیٹھ اونچی اور بہت جنے والا اور اسکی آواز سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا کہتا ہی الشکر یدوم النعم یعنے نعمت شکر سے ہمیشہ قائم رہتی ہی اور آمد بہار سے مژدہ دیتا ہی شمال کی ہوا سے شاد ہوتا ہی اور دکھنی ہوا سے ناراض ہوتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ یہ وہ جانور ہی کہ گھروں مین مادہ سے جفتی نہین کرتا سوائے باغ کے اور قدیم بھی ہوتا ہی ابوطالب التیوحی کی روایت ہی کہ کسی نے وراج پر باز کو چھوڑا پس وراج اپنے گھونسلہ مین گیا اور اپنے دونون پیرون مین دو کانٹے لیکر

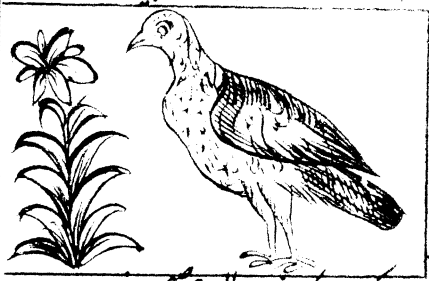

اپنے تین پشت کے بل الٹا کر دیا آخر اس ترکیب سے باز شکار اسکا نہ کرسکا شیخ رئیس کہتا ہی کہ اسکا گوشت قوی دماغ اور فہم کو زیادہ کرتا ہی اور منی بھی بڑھاتا ہی صورت یہ ہی

دیک یعنے خروس شہوت اور خود بینی مین ہر ایک مرغ کا پیشرو ہی طلوع صبح سے خبر دہندہ ہی عجب تر یہ ہی کہ رات کی گھڑیان اور وقت کا اندازہ پہچانتا ہی مثلاً جب رات پندرہ ساعت کی ہوتی ہی اپنی آواز کو پندرہ پر تقسیم کرتا ہی اور جب رات نو ساعت کی ہوتی ہی تو نو پر تقسیم کرتا ہی روی عن النبی صلعم ان اللہ تعالی خلق دیکا تحت العرش لہ جناحان لو نشرھما جاوزتا المشرق والمغرب فاذا کان اخر الوقت نشر جناحیہ وخفق بھما وصرخ بتسبیح یقول سبحان الملک القدوس یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدا نے عرش کے نیچے ایک خروس پیدا کیا جسکے دو بازو ہین اگر دونون پھیلا دے مشرق سے مغرب تک جا پہنچین آخر شب مین اپنے بازو کھول کر آواز فصیح سے تسبیح کرتا ہی سبحان الملک القدوس اسوقت زمین کے خروس بھی اسکی تسبیح کا جواب دیتے ہین کہتے ہین کہ بانگ دینے والا مرغ جسکی ڈاڑھی اور تاج کنگرہ دار ہو باغیرت ہوتا ہی اور سخی اور رعایت اپنی مادہ کی بکثرت کرتا ہی کہتے ہین جو مرغ کی آواز سے بیدار ہوا اسکو خواب کی گرانی معلوم نہوگی خروس سفید سے شیر بھاگتا ہی اور خروس

جنگی بہتر ہوتا ہی علامت اسکی یہ ہی کہ اسکی چونچ سرخ اور بھاری گردن اور تنگ چشم و سفید چوڑا اور تیز خنگال بلند آواز ہوتا ہی اور یہ خروس مرغ خانگی کو جب دیکھتا ہی تو اپنے منقار مین دانہ لیکر اسکے روبرو ڈالتا ہی کہتے ہین کہ یہ فعل غلبۂ شہوت اور جوانی مین کرتا ہی بڑھاپے مین نہین اور مرغ خانگی کو دشمن سے بچاتا ہی اور خود حامی ہوتا ہی کہتے ہین کہ خروس نر تمام عمر مین ایک انڈہ دیتا ہی جسکو بیضۃ العصر کہتے ہین اور وہ نہایت چھوٹا ہوتا ہی کہتے ہین کہ جب مرد سفید خروس کو ذبح کرتا ہی اسکے مال اور اہل و عیال مین نقصان پہونچتا ہی جس گھر مین خروس سفید ہو وہان شیطان نہین آتا ہی **خواص** مرغ سفید کے عرق یعنے ڈاڑھی کو پیسکر جس لڑکے کو کہ بچھو نے پر پیشاب ہوتا ہو پلاوین نافع ہو و نیز اسکا دہوان پیوانا مفید ہی اسکا زہرہ آنکھ مین لگانا تو نور دہی اور سفید ہی چشم کو مفید ہی بلینیاس کا قول ہی کہ اسکا زہرہ نہار کے وقت کھانے مین ملاکے کھانا حافظہ بڑھاتا ہی اسکا زہرہ چاندی کے برتن مین کھرل کرکے سرمہ بناوین سفیدی چشم زائل ہو اسکا بازو باندھنا تپ ہر روزہ کو مفید ہی اگر سوار اپنی کمر مین باندھے سواری پر چلنے سے عاجز نہوگا اسکا خون بھی لگانا سفید چشم دور کرتا ہی اس جانور کا لرزتے وقت خون جاری ہو وہ اگر طعام مین کسی قوم کو کھلاوین انکے باہم خصومت ہوجاوے اگر اسکو شہد مین حل کرکے ملمع قضیب پر مالش کرین مقوی اور مہمیز ہی اسکا گوشت خشک کرکے مازو اور سماق سب برابر ملاکر نخود کے برابر کھانا اسہال والے کو نافع ہی کہتے ہین کہ اسکے پیٹ مین ایک پتھری بجنس گندم رنگ اور بعض بلور کے طور پر ہوتی ہی اسکا تعویذ بنانا دیوانہ کو مفید ہی اور نیز شہوت زیادہ ہوتی ہی صورت یہ ہی

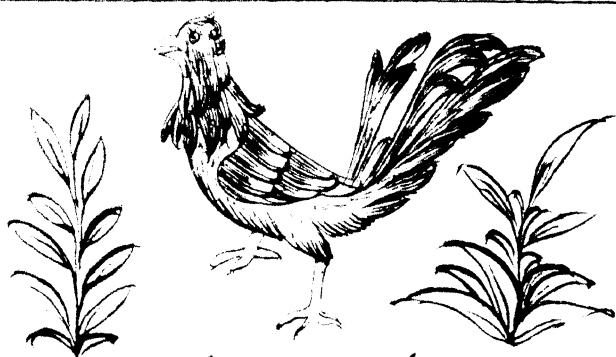

دجاج یعنے مرغی شاذونادر مرغی بھی بانگ دیتی ہی اور نر سے لڑتی ہی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ یہ بلاغفتی کھائے زکے سبب لوٹنے مٹی یا تاثیر مادجنوب کے انڈا دیتی ہی لیکن اس انڈے سے بچہ نہین نکلتا ہی اور خورش مین بھی بے مزہ ہوتا ہی اور جب مادہ کے پیٹ مین اسطرح کے انڈے بہت سے جمع ہوجاتے ہین اور قبل انڈا دینے کے

ایک مرتبہ بھی نر سے جفتی کھالے تو شکم کے بہت انڈے درست ہوجاتے ہین اگر انڈے سیتے وقت دل گرجاوے اور اُسنے سُنا تو وہ سب انڈے فاسد ہوجاتے ہین اور باد جنوب مین بھی یہی تاثیر ہی مرغ نرخانگی کی ضعیفی مین جو انڈا ہو وہ تہی مغز ہوتا ہی اُس سے بچہ نہین ہوتا کیونکہ بچہ انڈے کی سفیدی سے پیدا ہوتا ہی اور زردی اُسکی غذا ہوتی ہی اور ایسے مرغ کے انڈے مین زردی نہین ہوتی ہی اور جب اُسکی مادہ زردی لاتی ہی انڈہ نہین دیتی جسطرح کہ بہت موٹی عورتین حاملہ نہین ہوتین خواص مرغ سفید کو دس عدد پیاز اور ایک کف دست تل کے ساتھ پکاکر اُسکا شوربا مع گوشت کھائین قوت باہ زیادہ ہو اگر اسکے گوشت و گوشت کبک کے کھانے کی مداومت کرے بواسیر اور نقرس کا عارضہ پیدا ہو اُسکی چربی کے غازہ سے سرخ جھائین چہرہ کی جاتی رہتی ہی اور زیر پیرون کی بوائی دور ہوتی ہی دھلکے کو اُسکا پتا آنکھ مین لگانا مفید ہی بلیناس کہتا ہی اُسکا سنگدان کھانا بستر پر پیشاب کرنے والے کو مفید ہی مین انڈے لیکر سرکہ مین تین روز تک رکھین اور پھر دھوپ مین رکھکر خشک کرین بعد ازان پیسکر جنس ضماد کرین تو مفید ہی اسکا انڈا نیم پخت بھی ہو اگر

اسکا انڈا جاڑے مین گھاس کے اندر اور گرما مین بھوسے کے اندر رکھین دیر تک خراب نہو اُسکے انڈے کا روغن درد نقرس پر لگانا درد کو دفع کرتا ہی اُسکی میث سہ کہ یا شراب مین پینا قولنج کو دور کرتی ہی اور زیر پتھری کے عارضہ مین بھی نافع ہی بلیناس کا کلام ہی کہ مرغ سیاہ رنگ کی پیٹ جس کان کے دروازہ پر چکا دین وہان خصومت پیدا ہو صورت یہ ہی زخم یعنے کرگس یا اپنے انڈا دینے کو پہاڑون کے کنارے اور درہ تلاش کرتا ہی تاکہ کوئی نقصان نہ پہونچے جب انڈا دینے کا وقت آتا ہی زمین ہند مین جاکر ایک پتھر (ابو طاقون) نامے لاکر اُسپر بیٹھتا ہی اور انڈا دیتا ہی یہ ایک پتھر مدور مجوف ہوتا ہی اور ہالے مین اُسکی شکم سے یعنے سطح برابر کی طرف سے آواز کھڑکھڑاہٹ کی مانند ناریل خشک کے آتی ہی یہ مرغ ہمیشہ لشکر کے پیچھے اڑتا ہی کیونکہ اُسکی غذا مار ہی اور زیر حاجی لوگون کے پیچھے بھی اڑتا چلا جاتا ہی تاکہ جا رپائے اُنکے جب مرجائین تو کھالے اور بروقت بچہ دینے گوسفند کے بھی منتظر رہتا ہی کہ اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو کھالون اُسکا زہرہ کان مین پکانا بہرے کو مفید ہی اور آنکھون مین لگانا سفیدی چشم زائل کرتا ہی اور زیر درد چشم کو اگر صاحب تپ ربع کو ملاوین نافع ہی اگر روغن سیماب مین ملاکر چہرہ پر غازہ کرین پس جس حاکم کے روبرو جاوین سرخرو آوین بلیناس لکھتا ہی کہ اُسکے داہنے بازو کی جو لمبی ہڈی ہوتی ہی اُسکو جلاکر جسکو کھلاوین وہ اُسکا فریفتہ ہو اور

بائین کی ہڈی دشمنی کے واسطے اسی طور پر کھلانا مفید ہی اسکا سرگین اگر عورت فرزجہ بنا کر رکھے پیٹ گر جائے صورت یہ ہی

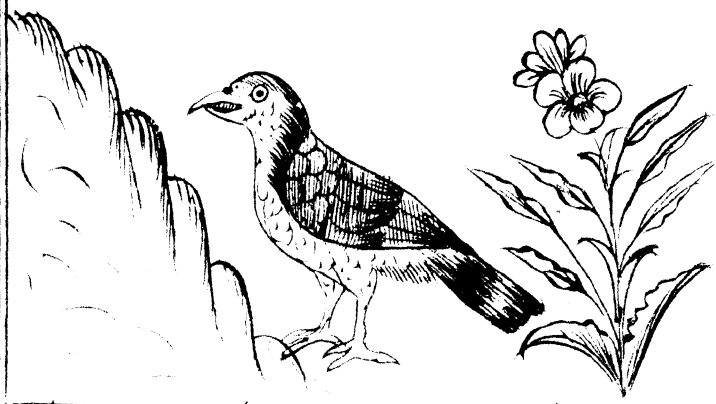

زاغ یہ جانور مشہور سیاہ رنگ ہزار سال کی عمر کا ہوتا ہی اور بوم کا دشمن مار مغلوب ہی جاحظ کہتا ہی کہ کل مرغ اپنے بچہ کو اُسکے بڑے ہونے پر نہین پہچانتے مگر زاغ اگر اسکے پر جلا کر جس جگہ چاہین لگا دین بال نکل آوینگے اگر دو آدمی کے درمیان مین کوے اور بوم کی آنکھ کا دھوان کرین تو دونون مین دشمنی ہو جاے اگر اسکا دل خشک کر کے پیکر رکھ چھوڑین اور گرمی کے موسم مین جب سفر کرین پانی مین گھول کر پیلین پیاس نہو گی کیونکہ گو اگرمی مین پانی نہین پیتا بعض کہتے ہین کہ اسکا دل پاس رکھنا دافع تشنگی ہی اگر اسکا اور خروس کا زہرہ شہد مین ملا کر آنکھ مین لگا دین سفیدی زائل کرے اور بالون مین خضاب کرنے سے سیاہ کرے اسکا گوشت اور پوٹہ خشک کر کے شہد کے ساتھ تین دن بہق والون کو کھلا دین سفید جسکی آنکھون کے روبرو مکھی اُڑتی ہوئی معلوم ہو دیکھی زائل ہو اور یہ شروع عارضہ نزول کا ہوتا ہی یمینا اس کہتا ہی کہ اسکی چربی روغن گل مین بدن پر مل کر بادشاہ کے پاس جانا بامراد کرتا ہی اگر اسکو خشک کر کے ناسور پر لگا دین بہتر ہوگا اسکا انڈا بواسیر پر ضماد کرین مفید ہی اگر شراب مین پیوین تو شراب خواری کی علت دفع ہو جاے اسکی بیٹ موضع

طحال پر لگانا نافع ہی اگر کھانسی والے کے حلق مین چھڑکین سر فہ زائل ہو صورت اسکی یہ ہی

زرزور اسکو فارسی مین سار کہتے ہین یہ اکثر ہوا پسند کرتا ہی ہندوستان سے عراق کو جاتا ہی اکثر مرغ دیا
تین ضائع ہوتا ہی اور بعد مرجانے کے خشک ہوکر جو بہکر کنارے آتا ہی اسکو وہان کے لوگ لکڑی کی جگہ
جلاتے ہین بقراط حکیم کا قول ہی کہ اسکے بچون کو لیکر زعفران مین رنگین کرکے انکے آشیانون مین چھوڑ دیتے ہین
جب اسکی مان اسکو دیکھتی ہی بیمار سمجھتی ہی

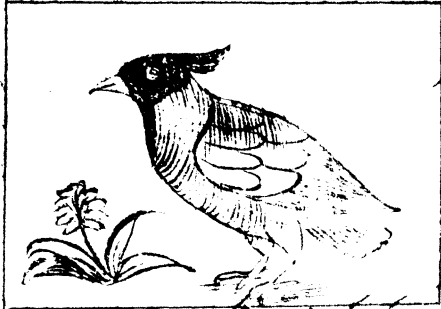

پس واسطے معالجہ کے ایک زرد پتھر
لاتی ہی پس وہ لوگ اسکے گھونسلہ سے وہ
پتھر اٹھا لاتے ہین اور پانی مین گھسکر یرقان
والے کو پلاتے ہین وہ شفا پاتے ہین اسکا
گوشت بینائی زیادہ کرتا ہی اگر اسکے گوشت کو
سکھلا کر گلے کے درد مین نہار کھاوین مفید ہو اور اسکی خاکستر زخمون پر چھڑکنا مفید ہی صورت یہ ہی

زرمخ اسکو فارسی مین زرک کہتے ہین اسکا پتا انکھ مین لگانا رتوندھی کو زائل کرتا ہی اور تاریکی کے
دور کرنے مین عجب ہی صورت یہ ہی

سمانی اسکو فارسی مین سمانہ کہتے ہین یہ وہ مرغ ہی جسکو حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واسطے عطا
فرمایا تھا سلوی اسی کا نام ہی

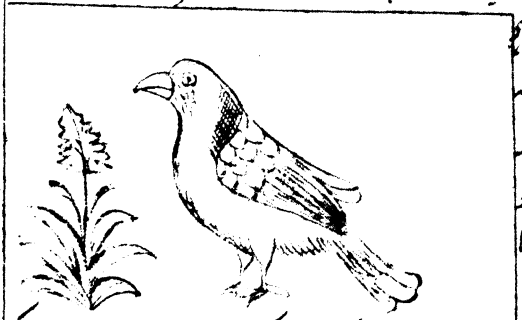

یہ مرغ ہمیشہ خاموش رہتا ہی البتہ
موسم بہار مین فریاد کرتا ہی
تمام تمام رات اژدہا سانپ کو
کھاتا ہی اور کچھ زہر اثر نہین کرتا
صورت اسکی یہ ہی

سنقر شکاری مرغ شاہین سے ملتا ہوا ہوتا ہی لیکن اسکے پیر موٹے ہوتے ہین اور پنڈلی کی

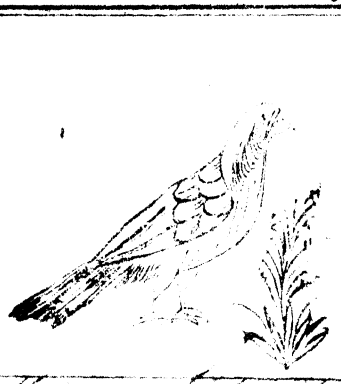

نرکون کے طور پر ہوتی ہی اکثر ترکستان کے
شہرون مین ہوتا ہی سرد ملک مین آرام
پاتا ہی کہتے ہین جب اسکو شکار پر رہا کرتے ہین
تو اول شکار کے اوپر جاکر دورہ کرتا ہی اور
ایسے چکر لگاتا ہی کہ گرد ہزار مرغ ہون تو نکلنے
نہ پاوین آخر وہ طائر متوجہ زمین ہوکر بے حس و
حرکت صیادون کے ہاتھ مین آتے ہین صورت یہ ہی

شاہین یہ جانور مشہور ہی کبوتر کا دشمن ہی جو وقت کبوتر اسکو دیکھتا ہی اوہو اسکے کہ
اُس سے تیز پرہی لیکن ضعیف ہوجاتا ہی اور پر نہین رکھ سکتا ہی اگر کبوتر کے
رد بدل اور گوسفند اور موش کے گرگ [illegible]

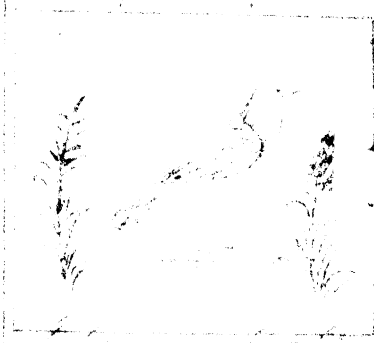

اور یہ اسکی پشت پر منقار سے چوٹ کرتا ہی
مگر کچھ موثر نہین ہوتی تا آنکہ [illegible]
اٹھاکر ہوا پر لیجاتا ہی اور سخت پتھر پر پھینک ہی
[illegible]
جب بار ہوتا ہی تو [illegible]
[illegible]
صحت پاتا ہی صورت اسکی یہ

شفین فارسی مین اسکو [illegible]
ہوتا ہی حافظ کہتا ہی کہ اسکے [illegible]
تو دوسری مادہ کے ساتھ جفتی نہین کرتا اور
اگر نر جاے تو مادہ جی دوسرے سے
ہمصحبت نہو اسکی چربی کان مین ڈالنے
بہرے پن کو نافع ہی اور [illegible]
رتوندی کو نافع ہی اگر اسکی بیٹ روغن گل
مین ملکر عورت شیاف لے جم کے درمین
نافع ہی صورت یہ ہی

شقدانق اسکو فارسی مین
کاسکینہ کہتے ہین یہ نبرنگ
زرد یا سرخ منقار ہوتا ہی
یہ نخل یعنے خرما کا دشمن ہوتا ہی
جب اسکا پیٹ خرما کھانے سے
بھر جاتا ہی تو باقی پھلون کو گرا دیتا ہی
صورت اسکی یہ ہی

صافر یہ مرغ کبھی آرام نہین کرتا رات سے صبح تک فریاد کرتا ہی کہتے ہین کہ اسکو یہ
[illegible] ہوتا ہی کہ آسمان میں سے
[illegible] پر گر پڑے پس اسی لئے
تمام رات [illegible] رہتا ہی اور جب تک
صبح نہین [illegible] ہی فریاد کرتے
[illegible] آتا ہی [illegible]
[illegible] صورت صافر یہ ہی

[illegible] کاسی مرغ [illegible] سے [illegible] جب دو چرخ آہو یا گاو وحشی پر
[illegible] اسکے [illegible]
[illegible] کو [illegible]
[illegible] ہوتا ہی
[illegible] اسکی [illegible]
چونچین مارتا ہی [illegible]
پھر چکر [illegible] ہی [illegible]
مرغ گرگ سے چھوٹا ہی لیکن اسکا جی شکار کرتا ہی اور یہ بری آہین از جانب حق تعالی ہی صورت یہ ہی
طائر البحر یہ دریائی مرغ ہمیشہ دریا مین اڑتا ہی دریا والے کہتے ہین کہ یہ کبھی آشیانہ
نہین بناتا مگر اسوقت کہ انڈا دیتا ہی اور آشیانہ کف دریا کا بناتا ہی اسکے
سوا ہمیشہ اڑا کرتا ہی اور ہوا پر جفتی بھی کھاتا ہی یہ اپنے انڈون کو سیتا نہین ہی

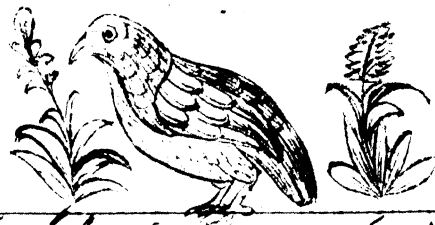

بلکہ خود بخود آسمین بچہ پڑتا ہی
اور جب بچہ طاقتدار ہوتا ہی
اسوقت انڈے کو توڑکے وہ بھی
مثل ماں باپ کے اڑنے
لگتا ہی صورت یہ ہی

طاؤس از روے صورت اور خوبی کے جملہ طیور سے عمدہ ہوتا ہی عجب رنگارنگ قدرت سے
بنایا گیا ہو اسکے پرون پر حیرت آتی ہی کیونکہ ہر پر مین دائرۂ زرین بنا ہوتا ہی کبود سبزی مائل
اسواسطے کہ اگر طلا کو سرخی یا زردی یا سفیدی پر کہین ایسا خوشنما نہو گا جیسا کہ کبودی و سبزہ مین
خوشنما معلوم ہوتا ہی طاؤس کی عمر بچاس ۵۰ برس کی ہوتی ہی اور اسی مدت مین سب رنگ اسمین
پیدا ہوتے ہین خزان مین اسکے پر جھڑتے ہین اور بہار مین نئے رنگ کے پر نکلتے ہین بشیخ رئیس
کہتا ہی کہ طاؤس کا پالنا گزندون سے پناہ دیتا ہی خواص اسکی یہ ہین کہ مغز سر اب اور شہد مین
کھانا صاحب قولنج اور درد معدہ کو نافع ہی جو کوئی اسکا خون تازہ پی لے دیوانہ ہو جاتا ہی اسکا
زہرہ سکنجبین کے ساتھ گرم پانی مین نوش کرنا صاحب اسہال کو نافع ہی سنگینی زبان کی دور کرتا ہی
اسکا گوشت مع چربی کھانا ذات الجنب کے درد کو نافع ہی اور گوشت اسکا دق کو دور کرتا ہی اور

درد زانو کو نافع ہی اسکی
چربی سردی کے درد
مین لگانا مصلح ہی اسکی
ہڈی جسکے پاس ہو سانپ
بدنظر کا اثر نہو اسکا چنگل
دردزہ مین عورت کی ران پر
باندھنا بازو پر موضع مخصوص
دھونی دینا نہایت
مفید ہی صورت اسکی یہ ہی

طیہوج یعنے تیہو اسکا گوشت فربہ کرتا ہی اور مرگی بھی ہی صورت
اسکی یہ ہی

صقور یہ پرندے شکاری ہوتے ہین دو قسم ہوتا ہی ایک بہائم الطیر جو دایہ چیین ہوتے ہین دوسرا سباع الطیر جو گوشت کھاتے ہین اور مردار سے کنارہ کرتے ہین یہ پرندہ اپنا آشیانہ آبادی مین بناتا ہی اور اکثر چھتون کے نیچے کیونکہ مرغان شکاری سے ہراسان رہتا ہی اگر شہر ویران ہو تو یہ جانور کبھی وہان نہ رہیگا اس سے اور سانپ سے دشمنی ہی جسوقت سانپ اسکے بچون کے کھانے کو اسکے گھونسلے کا قصد کرتا ہی یہ جانور فریاد کرتا ہی اور اسکے ہم جنس آواز سنکر جمع ہوتے ہین اور فریاد کرتے ہین اکثر سانپ کو موقع پاکے اپنی چونچ سے زخمی کرتے ہین اگر زخم ہوگیا تو سانپ کی ہلاکت ہی کیونکہ سانپ کے زخم پر مکھی اور چیونٹی جمع ہوجاتی ہین اور سانپ مرجاتا ہی لیکن گدھے کی بھی دشمن ہوتی ہی کیونکہ گدھے کی آواز سے اسکے انڈے خراب ہوجاتے ہین پس یہ پرندہ گدھے کو اپنی منقار سے مجروح کرتا ہی اور اسپر کبھی کبھی ہجوم کرتے ہین اور یہ پرندہ ہماری مین گدھے کے گوشت کو کھاکر آرام پاتا ہی اسکی کثرت مجامعت کے برابر دوسرے حیوانات مین کثرت نہین ہی اسی باعث سے اسکی عمر کم ہوتی ہی اسکا گوشت مقوی ہی اور ریح کو دفع کرتا ہی کیونکہ گرم ہی اسکا انڈا کھانا شہوت کی تحریک کرتا ہی تین روز تک اسکا انڈا زمین مین دفن کرکے بعد

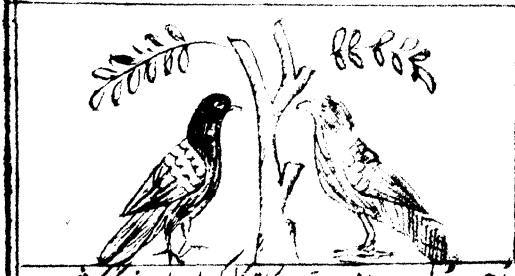

نکالکر کھانا سود پر لگانا نفیع ہی اسکی پیٹ آنکھ مین لگانا رطوبت مدمعی دفع کرتی ہی اگر شراب مین ڈال کر کسی کو پلادین بیہوش ہوکر گر پڑے صورت یہ ہی

عقاب یہ شکاری مرغ ہی چھوٹے چھوٹے طیور اور جانوران بری کا شکار کرتا ہی مانند خرگوش اور روباہ وغیرہ کے اور جسکا شکار کرتا ہی فقط اسکا جگر کھالیتا ہی کیونکہ اسکا جگر نافع ہی اسکی بیماری کو

بعض وقت اس طائر کی چونچ لمبی ہوجاتی ہی اسوقت شکار سے عاجز ہوکر ہلاک ہوجاتا ہی صاحب الفلاحہ
کہتا ہی کہ عقاب زمین دوز غرغ عقاب ہوجاتا ہی جاحظ کا قول ہی کہ عقاب کے چنگل مین اسقدر قوت ہی کہ
گرگ کو پھاڑ ڈالتا ہی اور ہمیشہ لشکرون کے ہمراہ رہتا ہی کہ مردار گوشت ملے شکاریون کا کلام ہی کہ عقاب
اپنے شکار کو ڈرانا نہین ہی بلکہ خود کسی اونچی جگہ پر جا بیٹھتا ہی جب دیکھتا ہی کہ کوئی شکار لیے اڑا آتا ہی
اسکے مقابلہ پر جست کرتا ہی اور شکار اسکا چھین لیتا ہی اور جانور شکاری جب عقاب کو دیکھتا ہی اسکا
تو قصد نہین کرتا بلکہ اپنے خلاصی کی تدبیر مین لگتا ہی اور اپنے شکار کو عقاب کے واسطے چھوڑ دیتا ہی
کہتے ہین جب عقاب بوڑھا ہوتا ہی اسکے بچہ اسکی پرورش کرتے ہین جب اسکی آنکھین ضعیفی سے معذور
ہوجاتی ہین یا کمزور ہوتی ہین تو آسمان کی طرف یہان تک اڑتا ہی کہ حرارت آفتاب سے اسکے پر جلجاتے ہین
اسوقت نیچے گر پڑتا ہی اگر زمین پر گرا تو مرگیا اور اگر دریا مین گرا تو چند بار غوطہ لگاتا ہی اور جب دریا سے نکلتا ہی
قدرت خدا سے جوان ہوجاتا ہی اور پیری کے آثار نہین رہتے اور پر بھی نکل آتے ہین اسکی عمر دراز ہوتی ہی اور بہت
دنون تک جوان رہتا ہی ایسا تیز پر ہوتا ہی کہ اگر صبح کو عراق مین ہو تو شام کو یمن مین پہونچ جاتا ہی عقاب کے
بچہ کو بھی نہایت ذاتی تجربہ حاصل ہوتا ہی اکثر اسکے آشیانہ پہاڑ کی چوٹیون پر ہوتے ہین اور وہ پہاڑ ایسے ترچھے
ہوتے ہین کہ اگر انکے بچہ ذرا بھی حرکت آشیانہ مین کرین تو ڈھلوان سے نیچے آگرین پس اسکے بچہ اس تجربہ سے
واقف ہوکر حرکت نہین کرتے جب تک کہ تمام پر نہ نکل آئین اور قوت پرواز بخوبی نہ آئے اسی وجہ سے قول عرب
فلان اجرب من فرخ العقاب یعنے فلان شخص بچہ عقاب سے بھی زیادہ تر بے باک ہوا اگر مرغان اہلی یعنے
مرغ خانگی اور کبوتر وغیرہ کے بچے مرغان وحشی کے آشیانہ مین کوئی رکھ دے تو ذرا بھی حرکت سے
گریز کرتے ہین عجب تر یہ کہ عقاب کا بچہ باوجودیکہ اسکے نکل کر درست و بمنزلہ نوجوان ہونے مین ترکت نہین کرتا اور
جانتا ہی کہ قبل اسکے حرکت کرے زمین گر پڑونگا خواص کہتے ہین اسکا دماغ تازہ مولی کے عرق مین پیسکر
بیٹھکر وقت الجنب کو مفید ہی اور نیز آنکھ کی روشنی زیادہ

صورت یہ ہی

کرتا ہی اور جن عورتون کی چھاتیون مین دودھ جم گیا ہی
مالش کرین شیر جاری ہوجائے اسکا خون خشک
کرکے لبلبہ زرد کے ساتھ پیسکر بہ بناکر لگانا
دھندھلے کو مفید ہی اسکی چربی رغن کنجد مین
پگھلاکر نقرس پر لگانا مفید ہی اور نیز بنبنا بنبک
ورد کو مفید ہی اسکی بیٹ کا منقر شہد اور ایلوے کے ساتھ ناسور کے لیے نافع ہی دومین مرتبہ لگاتا ہی

عنقا فارسی میں سیمرغ اور عربی میں ہما اور عنقا کہتے ہیں یہ بڑا جور ہوتا ہی جاتا ہی سونے کے زیور اور
ہوا سے کی کوئی چیز انھیں شکم کو گرفتار کرتا ہی تو اٹھا لیجاتا ہی اور وہ سری جگہ پھینکدیتا ہی اور جہت عنقا
نیچے سایہ میں آشیانہ بناتا ہی اور بچہ کے بچوں کو اپنے سایہ سے گرم رکھتا ہی تاکہ جمگا اور اسکے انڈے بچوں کا قصد
نہ کرے کیونکہ اکثر اپنے انڈے بچوں کو کھا جاتا ہی جب بچہ نکلتا ہی اسکا منھ پگھلا کر گرگشودہ اور خالج والے کی ناک میں
ٹپکاوین تو فوراً چھینک سے اور عارضہ زائل ہو اسکا خون سایہ میں خشک کرکے گلاب میں پینا طلاقت
لسانی پیدا کرتا ہی اسکی چربی جہاں کا نہایا جائے کہ ٹوٹ جائے وہاں پر اگر ملدین تو آسانی سے نکل آوے
اسکی ہڈی کا منغار کر لڑکوں کو کھلاوین
فصیح زبان ہوں اسکے پر کی خاکستر
چھونٹی کے بل میں چھوڑنے سے
چیونٹیاں بھاگ جاتی ہیں اسکے انڈے
کی زردی کا نام سے نکل کر سرمہ لگانا
شبکوری کو نافع ہو صورت یہ ہی

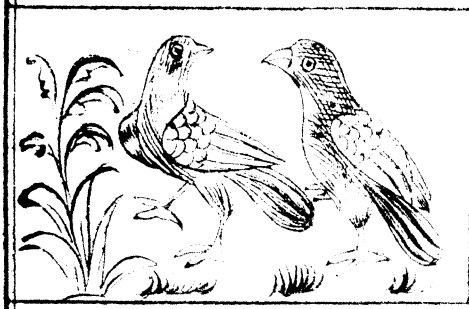

عنقا یعنے سیمرغ یہ کل پرندوں سے بزرگ ہوتا ہو قوی الجثہ کہ فیل اور گاومیش کو اٹھا لیجاتا ہی
کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں دریا پر انسانوں کے رہتا تھا جب اسکی بدکاری یہاں تک پہونچی کہ ایک روز
ایک والیٔ کو جو زیور وغیرہ سے آراستہ تھی اٹھا لیگیا پس حضرت پیغمبر نے دعا کی اور خدا نے اس جانور کو خط ستوا کے
نیچے سمندر کے بعض جاوین دالدریا تاکہ انسان کی طرف نہ پہونچ سکے اس خبر یہ میں مانند فیل و کرگدن و گاومیش
وغیرہ کے اکثر حیوانات ہیں مگر عنقا انکا شکار نہیں کرتا کیونکہ یہ اسکے محکوم ہیں جو قت کوئی انمین سے باغی
ہوتا ہو تو اسوقت اسکا شکار کرتا ہو ورنہ ماہی عظیم الجثہ یا اژدہا کو شکار کرتا ہی اور پس خوردہ اپنا دیکر
حیوانات مطیع کو کھلاتا ہی اور آپ بلندی پر بیٹھکر انکے کھانے کا تماشا دیکھتا ہی اسکے اڑتے وقت
پروں کی کھڑکھڑاہٹ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا سیلاب آتا ہی اسکی عمر اٹھارہ سو برس کی کہتے ہیں
جب پانچ سو برس کی عمر ہوتی ہی تب جفتی کرتا ہو انڈا دینے کے وقت اسکی مادہ کو بڑی تکلیف ہوتی ہی
اسوقت اسکا نر دریا کا پانی چونچ میں لاکر حقنہ کرتا ہو اور اس تدبیر سے انڈا بآسانی نکلتا ہی پس نر
انڈے پر محافظ ہوتا ہو اور مادہ نکل کر شکار میں مصروف ہوتی ہو اور ایک سو پچیس ۱۲۵ برس میں یہ انڈے سے
بچہ نکلتا ہی جب وہ بچہ جوان ہوتا ہی پس اگر وہ مادہ ہوا تو اسکے ماں باپ لکڑیاں جمع کرکے باہم اپنے چونچ کو
رگڑتے ہیں اور اس رگڑنے سے آگ نکلتی ہو اور وہ لکڑیاں جلنے لگتی ہیں اسوقت مادہ

اُس آگ مین جل کر راکھ ہوجاتی ہی اور وہ راکھ پھر بچہ پیدا ہوتا ہی سے جنتی کہتا ہی اور اگر بچہ نر ہوا تو اُسکا
باپ یون ہی جلجاتا ہی اور وہی بچہ نر اُسکا قائم مقام ہوکر اپنی ماں سے جنتی کہتا ہی سوائے اسکے اور بہت سی
حکایات سیمرغ کی ہین لیکن بوجہ غیر معتبر ہونے کے بیان نہین کی گئین صورت اُسکی یہ ہی

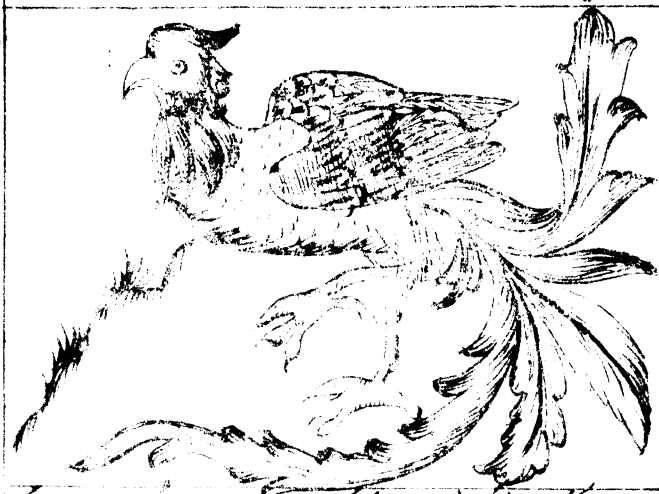

غراب یعنے کوا یہ بڑا سفر کرنے والا ہی اور صبح کو سب طائرون سے پہلے اُڑتا ہی مردار کو
نہایت پسند کرتا ہی بلکہ ذخیرہ کرتا ہی اور اپنی منقار سے جو مین سوراخ کرتا ہی آدمی کی آنکھ ہو تو اُسے قصد کرتا ہی
اور باوجود مارنے کے بھاگتا نہین ہی بسبب اپنی ہمت گرسنگی کے اور بڑے بڑے جانورون سے ڈرتا نہین ہی
حتی کہ اُونٹ اور بیل کی پشت پر بیٹھتا ہی اور چھوٹے کیڑے مکوڑے چونچ سے چن چن کر کھاتا ہی اور
اُسکا گوشت کھاتا ہی اور جب اُونٹ کی پشت مین زخم ہوکر کیڑے پڑجاتے ہین اور گوشت ہوجاتا ہی تو لوگ اُسکو
جنگل مین چھوڑ آتے ہین اسواسطے کہ کوا چونچ سے اُسکے بدگوشت کو کھا لیتا ہی اُسکے نر کے مرنے پر
مادہ دوسرا نر نہین کرتی اور مادہ کے مرنے پر نر دوسری مادہ نہین کرتا اُسکا بچہ جسوقت بیضہ سے نکلتا ہی سفید
اور بلا پر کے ہوتا ہی اسی سے ماں ڈرتی ہی اور اُسکو چھوڑ دیتی پس خداوند تعالی مگسون کو اُسکے حلق
مین پہونچاتا ہی جسکو کھاکر بچہ سیاہ ہوتا ہی اور بال و پر نکلتا ہی محمول کا قول ہی کہ حضرت داود کی دعا مین
یارزاق الغفاف فی عشہ یعنے حق تعالی اُن چڑیون کو جو شکار نہین کرتی ہین آشیانہ ہی مین
رزق دیتا ہی پس جب وہ سیاہ اور بڑا ہوجاتا ہی اُسکی ماں آنکر مشغول پرورش ہوتی ہی اور
مکھی اور مچھر اُس سے دفع کرتی ہی خلف احمر کا قول ہی کہ دیکھا مین نے بچہ کلاغ کو کہ کوئی
اور صورت بُری زیادہ اُس سے نہ دیکھی مین نے سر بہت بڑا اور بدن چھوٹا اور چونچ لمبی اور بازو چھوٹے چھوٹے

بے پر کے جب یہ بیمار ہوتا ہو آدمی کا گوہ کھاکر آرام پاتا ہو بغض کلاغ طوطی سے بھی بڑھکر باتین صاف
کرتا ہو خواص اسکی دونون آنکھ اور بوم کی بھی آنکھ خشک کرکے جس قوم کے درمیان مین جلا دین
سب مین عداوت پڑجاے بلینوس کا قول ہو کہ اسکے دل کو خشک کرکے پانی مین پیسکر انسان اگر
موسم گرم مین پیے شدت تو تین بھی تشنگی معلوم نہو پیاسکا اگر شراب مین ڈالکر پیوین اول پیالہ مین
مست ہوجائین اگر بگلی کوے کا سر کاکر
بیت دونون کے دودھ والے کو کھلا دین نفع ہو
اگر اسکا خون شراب کے ساتھ ہوین پیکر بھی
شراب کی خواہش نہو بلکہ سخت دشمن اسکا
ہوجاے سکی بیٹ لگاین پرے رہتی ہین
باندھکر کھانسی کے مانند ہو
آرام پاوین

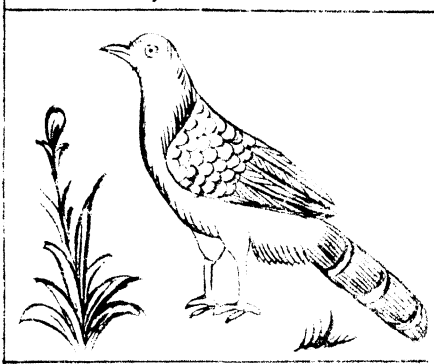

غرنیق یہ جانور دریائی پرندون سے ہین اور کیا ہوتے ہین یہ وہ مرغ ہین کہ دریا کے کنارے رہتے ہین اور
جب ہوا خراب ہوجاتی ہو وہان سے شہرون مین آتے ہین سوقت اپنے فرقہ مین کوتوال اور چوکیدار مقرر کرتے ہین
تاکہ حفاظت سب کی بخوبی ہو پرواز کے وقت ہوا کے اونچے ہوجاتے ہین تاکہ کوئی شکاری مرغ انکا معترض
نہو جسوقت برآسمان پر ہوتا ہو شب کی تاریکی زیادہ ہو یا واسطے طعمہ کے زمین پر اترین تو خاموش رہین اور صلاح
فریاد نہ کرین تاکہ دشمن کو معلوم نہو جب سونے کا ارادہ کرتے ہین اپنے سر کو بازو کے نیچے چھپاتے ہین بین نظر
کہ یہ کوئی دشمن ہو یا نہین اور جسوقت اشرف عضو اگر عضو فاسد ہو سارا بدن خلل پذیر ہو یہ جانور جب خواب
کرتے ہین تو ایک پا زمین پر رکھتے ہین اور ایک اٹھائے رکھتے ہین کیونکہ یہ ڈر لگا رہتا ہو کہ اگر دونون پانون
زمین پر رکھینگے تو نیند غفلت کی آجائیگی انکا پاسبان اور کوتوال ہرگز خواب نہین کرتا اور اپنا سر
بازو کے نیچے نہین رکھتا بلکہ ہر طرف نظر کنان رہتا ہو
اور جسوقت دشمن نظر پڑتا ہو فوراً فریاد کرکے اپنی
جماعت کو خبردار کرتا ہو خواص اسکی بیٹ مین
فتیلہ تر کرکے ناک مین رکھنا ہر ایک زخم کو جو ناک کے
اندر ہو مفید ہو صورت اسکی یہ ہو

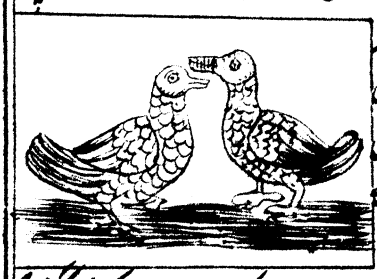

غواص اسکو فارس مین ماہی خوار کہتے ہین بصرہ کے شہرون مین دریا کنارے ہوتا ہو اسکے شکار کی یہ کیفیت ہو

کہ پانی مین بڑی دیر تک غوطہ لگاتا ہی اور مچھلی کو پکڑ کے باہر نکلتا ہی عجب یہ ہی کہ سرنگون پانی مین رہتا ہی اور پانی کے زور سے اسکو جنبش نہین ہوتی بعض کہتے ہین کہ ہمنے مرغ ماہی خوار کو غوطہ لگا کر مچھلی لاتے دیکھا ہی اور کلاغ نے اسکا تعاقب کیا اور اُسپہ غالب ہوکر مچھلی لیگیا پس یہ مرغ دوبارہ غوطہ کھاکر مچھلی لایا اور کلاغ کے روبرو گیا جب کلاغ مچھلی کھانے مین مصروف ہوا یہ اسکی ٹانگ پکڑ کے دریا مین لیگیا اور کلاغ کو پانی کے اندر مار کر خود تندرست نکل آیا اسکا خون آدمی کے جلے ہوے بالون مین ملا کر جسکو کھلائے عاشق ہو جاے اور اسکی ہڈی مین بھی یہی اثر ہی صورت یہ ہی

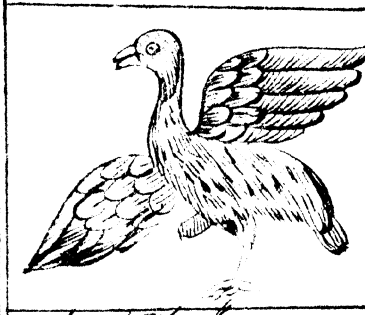

فاختہ مشہور ہی لوگ مبارک جانتے ہین اسکی آواز سے سانپ بھاگتے ہین ایک حکایت ہی کہ بعض سرزمین پر سانپ غالب ہوے اور انکا فساد بڑھا لوگون نے تجویز کیا کہ فاختہ منگانا چاہیے اور اس تجویز سے سانپون کے آزار سے نجات پائی خون فاختہ اور خون کبوتر اور زفت اور قطران کو جلا کر دھوان کرین جسکی ناک مین بو پہونچے اسکو بیخوابی کا عارضہ ہوجاے صورت یہ ہی

قیح یعنی کبک خوبصورت پرنقش و نگار ہوتا ہی پہاڑون مین رہتا ہی جب صیاد اسکا قصد کرتا ہی یہ بیچارہ اپنا سر برف کے اندر چھپاتا ہی اس خیال سے کہ جسطرح مین صیاد کو نہین دیکھتا ہون ویسا ہی صیاد بھی مجھکو نہ دیکھتا ہوگا پس صیاد بآسانی سب کو پکڑ لیتا ہی اس پرندہ کے سخت غیرت دار ہوتے ہین اگر دو نر ایک مادہ پر رجوع ہون سخت لڑائی ہو اسوقت تک کہ ایک غالب اور دوسرا فرار نہو اسوقت مادہ غالب کے تابع ہوتی ہی عجب یہ ہی کہ یہ مرغ جب آواز کرتا ہی اور اسکی آواز مادہ کے کان مین پہونچتی ہی فوراً اسکے شکم مین انڈا پیدا ہوجاتا ہی جیسا کہ چھوارے کا درخت بھی نر مادہ ہوتا ہی اور نر کی ہوا جب درخت مادہ تک پہونچتی ہی تو بار دار ہوتا ہی یہ مرغ پندرہ انڈے دیتا ہی اور دو جگہ رکھ کر ایک جگہ پر سیتا ہی اور دوسری جگہ مادہ سیتی ہی یہ جانور آبادی مین بہتی نہین کھاتا اور خوش الحانی کا عاشق ہی اکثر اچھی آواز سنکر یہان تک بیہوش ہوکر گر جاتا ہی کہ

شکاری لوگ اپنے قبضہ مین لاتے ہین اسکا زہرہ آنکھ مین لگانا دھلکا کو مفید ہی اول تاریخ ہر مہینے کی اسکا پتا ناک مین چھوڑنا ذہن کو تیز کرتا ہی اسکا زہرہ اور خجل یعنے کبک جو دوسری قسم کا ہوتا ہی

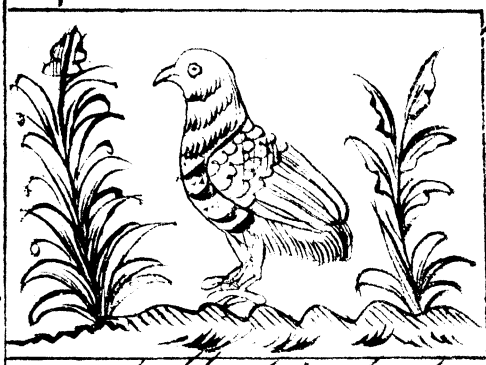

اسکی بیٹ اور مردار بدناسفتہ سب ہموزن پیسکر سرمہ کرین آنکھ کی سفیدی جاتی رہے اسکا جگر بریان کرکے لڑکون کو کھلانا عارضہ صرع کو دفع کرتا ہی اسکا خون آنکھون مین لگانا زخم اور شبکوری کو مفید ہی اسکا گوشت کھانا نافع کرتا ہی اور استسقا کی علت زائل ہوتی ہی اور مہی بھی ہی اسکا انڈا اسرکہ مین ملاکر پیاز دشتی کے ساتھ کچا کھانا زہر کو نافع ہی صورت یہ ہی قبرہ یعنے ہدہد خوش آوازی کا عاشق ہی اسکے سر پر مور کے مانند ایک چوٹی ہوتی ہی اور بڑا صاحب احتیاط ہوتا ہی جہان اترتا ہی دانے بار بار دیکھا کرتا ہی اور اسی وجہ سے بہت مشکل سے شکار ہوتا ہی اسکا آشیانہ عجب ترکیب کا ہوتا ہی انگور کی تین لکڑیون سے آشیانہ بناتا ہی اور پھانس عمدہ لطیف

لاتا ہی اور ان لکڑیون کے درمیان مین بیٹھتا ہی اور اسمین بچہ دیتا ہی اور گھاس سے چھپاتا ہی تاکہ شکاری مرغ نہ دیکھ پائے اسکا گوشت بریان کرکے کھانا لقوے کو مفید ہی صورت یہ ہی

قطا یعنے کتواس مرغ کا نام آواز پر رکھا گیا ہی کیونکہ یہ قطا قطا کہا کرتا ہی عرب کہتا ہی کہ فلان اصدق من قطا یعنے فلان راست گو ہی قطا سے زیادہ تر اور یہ بھی قول ہی کہ فلان اہدی من قطا یعنے فلان شناسائے راہ ہی قطا سے زیادہ وجہ اسکے تشبیہ کی یہ ہی کہ یہ جانور جنگل مین بیضہ دے کے زمین مین دفن کرتا ہی اور آپ غائب ہوجاتا ہی اور چند روز کے بعد آکر وہان پر انڈا سیتا ہی اس مرغ کی رفتار عمدہ ہوتی ہی حتی کہ اسکے خرام سے معشوقون کی رفتار کو تشبیہ دیتے ہین اسکا آشیانہ زمین پر ہوتا ہی گھاس کے

اندر بہت مختصر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثل کہی ہی کہ من بنی للہ مسجدًا ولو کمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتًا فی الجنۃ یعنے جو شخص واسطے خدا کے مسجد بنا دے اگرچہ مانند آشیانہ مرغ قطا کے مختصر ہو تو خداوند تعالیٰ اسکے واسطے بہشت مین گھر بنا فرمائیگا خواص اسکا خون بدن مین ملنا داء الثعلب کو مفید ہی اگر قضیب پر ملین بھی ہی اسکا گوشت استسقا کو مفید ہی اور گرفتگی جگر اور فساد مزاج کا مصلح ہی اگر اسکو جلا کر روغن مین ملا کر جس جگہ

بال جمانا چاہین لگاوین جلد نکل آئین اسکے اعضاے شکم ان جگہون پر پیسکر لگانا جہان کی ہڈیان ادھر ادھر ہوگئی ہون ہڈیون کو بجاے اصلی لاتا ہی اگر آنکھ مین لگاوین زخم کو مفید اور رتوندھی کو نافع ہی صورت یہ ہی

قمری طائر مشہور ہی اکثر لوگ اسکو پالتے ہین کہتے ہین کہ اسکی مادہ جب اسکا نر جاتا ہی دوسرے نر کے پاس نہین جاتی ہی اور ہمیشہ

اپنے شوہر مردہ کی یاد مین نوحہ وزاری کرتی ہی اگر قمری کا انڈا فاختہ کے نیچے رکھ دین خواہ فاختہ کا انڈا قمری کے نیچے رکھین ہر حال مین اس انڈے سے قمری ہی کا بچہ نکلیگا صورت یہ ہی

توقنس ارض ہند مین یہ طائر عجیب ہوتا ہی صاحب تحفۃ الغرائب لکھتا ہی کہ یہ جانور جفتی کا ارادہ کرتا ہی اول نر و مادہ لکڑی جمع کرکے اسپر بیٹھ کے جفتی کرتے ہین اور بعد فراغت کے اسپر مین چونچ رگڑ کے آگ نکالتے ہین اور اس آگ مین جلجاتے ہین جب نیم برشتا ہی اسی خاک سے دو جانور

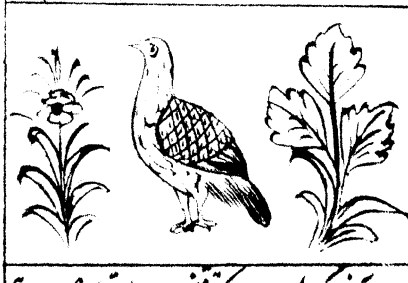

پیدا ہوتے ہین اور انکے پر نکلتے ہین اور آخر کو بڑے ہوکر توقنس ہوجاتے ہین صورت یہ ہی

کرکی یعنے کلنگ انمین بڑا اتفاق ہوتا ہی شاید کوئی کسی کا دشمن ہو اور انمین ایک سوار ہوتا ہی جسکے سب تابع ہوتے ہین اور باری باری ایک ایک اکلا پاسبان ہوکر انکے گرد پھرا کرتا ہی اور حفاظت کرتا ہی اور دشمن کو دیکھکر باواز بلند اپنے ہمجنسون کو آگاہ کرتا ہی رات کو ایسی جگہ جاتے ہین جو بستی سے دور ہوتی ہی اور اچھی طرح پیر زمین پر جماکر نہین سوتے تاکہ غفلت نہو جاحظ کہتا ہی کہ کلنگ دونون پانون زمین پر رکھکر نہین کھڑا ہوتا ہی اس خوف سے کہ اگر دونون پانون پر کھونگا تو ایسا نہو کہ بوجہ گرانی کے زمین کے نیچے دھس جاؤن خواص اسکی آنکھ کو گھسکر سرمہ کرنا خواب دور کرتا ہی اگر اسکا پتہ مزرنجوش کے ساتھ حل کرکے جسطرف لقوہ ہو اُس جانب کے سوراخ بینی مین ڈالین اور دوسرے جانب روغن جوز ڈالین اور سات روز تک مکان تاریک مین اسکو بٹھاوین تو لقوہ دور ہوجاے اسکا گوشت مع چربی پکاکر اگر بہرے کے کان مین ڈالین اچھا ہوجاے اور

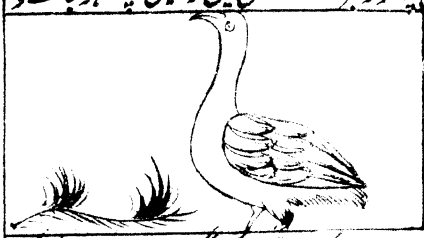

اسکا نفرہ کہ اور پیاز دشتی کے ساتھ حمامت کھانا صاحب طحال کو مفید ہی اسکا معدہ خشک کرکے ہمراہ آب نخود کے اگر ناول کرے تو درد خصیہ اور مثانہ کو مفید ہی صورت یہ ہی

کردان یہ ایک مرغ ہی جسکو فارسی مین چوبینہ کہتے ہین اسکا گوشت مع چربی پکاکر کھانا باشدت باہ کو زیادہ کرتا ہی حتی کہ آدمی بیچین ہوجاے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

صورت کردان کی یہ ہی

لقلق اسکی بھی صورت قطاسے ملتی ہی اور اسکی خوراک فقط سانپ ہی اسکے دو آشیانہ ہوتے ہین ایک سرد ملک مین اور دوسرا گرم ملک مین اسکو فصل ربیع پسند ہی اپنا آشیانہ اونچے مقام پر بناتا ہی اور مضبوط اسقدر ہوتا ہی کہ خراب کرنے سے خراب نہین ہوتا اسکی عقلمندی مین شیخ رئیس کا قول ہی کہ بروقت وبا کے یہ مرغ وہانکا رہنا چھوڑ دیتا ہی جملہ ہوام اس سے بھاگتے ہین بیضہ اسکا خضاب کے واسطے خوب ہی

صورت یہ ہی

مالک الحزین یعنے بوتیمار ہندی مین اسکو بگلا کہتے ہین اسکی گردن اور پانون لمبے ہوتے ہین

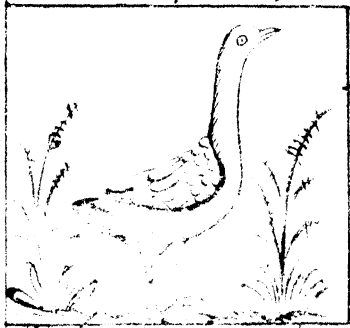

جاحظ کہتا ہی کہ یہ جانور نہرون کے کنارے رہتا ہی اور اگر کسی وجہ سے پانی نہر کا کم ہوجاتا ہی تو نہایت رنجیدہ ہوتا ہی اور پھر پانی اس ڈر سے نہین پیتا کہ اگر مین پیلونگا تو پانی کم ہوجائیگا اور لوگ پیاسے رہینگے یہان تک کہ خود تشنگی آب سے مرجاتا ہی صورت یہ ہی

مکا اسکو فارسی مین شبان غریب کہتے ہین جنگل مین رہتا ہی اور عجب اشیا نہ بناتا ہی اسکو سانپ سے

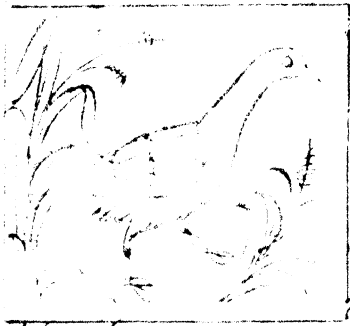

دشمنی ہوتی ہی کیونکہ وہ اسکے بچون کو کھاتا ہی ہشام بن سالم کا قول ہی کہ ایک سانپ اسکے بچون کو کھاتا تھا مکا فریاد کرتا تھا سانپ نے بچے چھوڑ کر اسکی طرف منہ کھولا اُسنے اُسکے منہ مین ایک کانٹا اُسی جگہ سے توڑ کر ڈالدیا سانپ اُسی وقت مرگیا صورت یہ ہی

نسر یعنے گرگس یہ مرغ کھانے پر حریص ہوتا ہی جسوقت مردار پاتا ہی اسقدر کھاتا ہی کہ اڑ نہین سکتا کہتے ہین کہ ہزار سال عمر پاتا ہی اکثر اسکے گھونسلے ایسی جگہ پر ہوتے ہین جہان کسی حیوان کی پہونچ نہو سکے کہتے ہین جب اسکی مادہ انڈے سیتی ہی تو داب کے پتے لاکر آشیانہ مین رکھتی ہی تاکہ چمگادڑ سے اسکے انڈے کو ایذا نہ پہونچے جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آتا ہی اسکا نر ملک ہند مین جاکر ایک قسم کا دریائی پتھر لاکر مادہ کے نیچے رکھتا ہی تاکہ وضع حمل آسانی سے ہوجاوے مین آدمی کا گوشت کھاکر آرام پاتا ہی اسکی بینائی مین جب فرق آتا ہی تب آدمی کے پتہ کو آنکھون مین ملکر صحت پاتا ہی گلاب کی خوشبو اسکو نقصان پہونچاتی ہی بلکہ کل خوشبو کا تحمل نہین ہوتا ہی کیونکہ مردار خوار ہی اور بدبو اسکو پسند ہی لشکرون کے ہمراہ بطمع مردار رہتا ہی اور حاجیون کے ساتھ بھی رہتا ہی کیونکہ اکثر حاجی چارپایہ بیمار و بیکار کو صحرا مین چھوڑ دیتے ہین اسکا زہرہ کان مین ٹپکانا بہرہ کو صحیح کرتا ہی اگر سات مرتبہ سہ سہ کے طور پر لگاوین کیچوا آنکھ کا دور کرے اور پانی اترنے کا مانع ہو اور شبکوری دفع کرے اسکے گوشت کو نمک اور ورش اور کمون اور شہد کے ساتھ کھانا دافع زہر ہی

چربی اسکی بہرے کے کان مین ڈالنا نافع ہی صورت یہ ہی

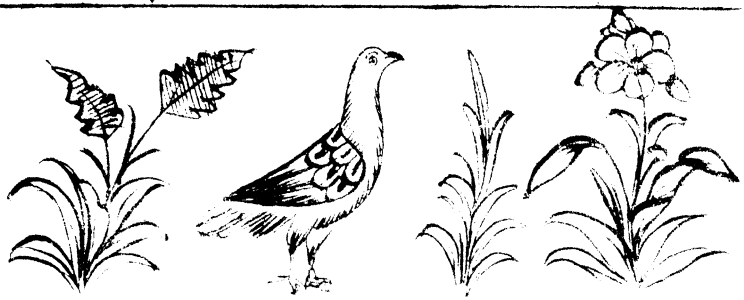

نعامہ یعنے شتر مرغ یہ مرکب الخلقت ہی گردن اور پانون اُسکے شتر سے مشابہ ہین اور منقار اور بازو اور پر مرغ سے ملتے ہوے ہین اسکے معدہ مین ایسی حرارت ہوتی ہی کہ کنکر پتھر جو پیٹ مین ہو ہضم ہو جاتا ہی اور قوت شامہ اور سامعہ اسکی بہت تیز ہوتی ہی اور قوت ہاضمہ کا تو یہ حال ہی کہ سیر بھر وزن کا پتھر بھی اگر آگ مین لال کر کے اسکے آگے ڈالدین تو یہ کھالے اور اسکے نیم اور پیٹ کو کچھ ضرر نہ پہونچے اور وہ ہضم ہو جاے اور کوئی جانور دوڑنے مین اُس سے آگے نہین جا سکتا فصل گرمی مین جب چھوہارا رُخ ہوتا ہی تو اسکی سواری بھی رُخ ہوتی ہی جب بیضہ دیتا ہی اور بیضے عدد ہو جاتے ہین تو انکو تین حصہ کرتا ہی ایک آفتاب مین رکھتا ہی ایک زمین مین دفن کرتا ہی ایک اپنے نیچے رکھتا ہی جب اپنے نیچے کے انڈون کے بچے نکلتے ہین تو جو انڈے آفتاب مین رکھے ہین انکو توڑ کر بچون کو کھلاتا ہی تا موجب قوت ہو اور خاک والے توڑ کر میدان مین رکھ دیتا ہی تاکہ کھی وغیرہ آنپر جمع ہون پس اُن کھیون کو بھی بچون کو کھلاتا ہی عرب کے نزدیک یہ احمق ہی کیونکہ اکثر دوسرے کا بیضہ دیکھکر اسکو

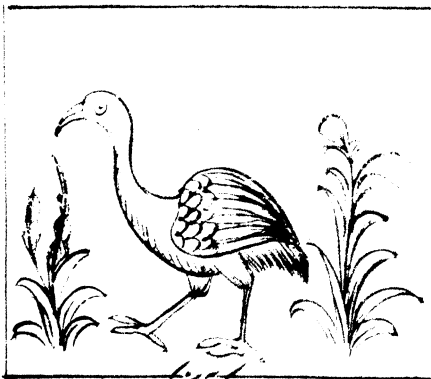

سیت ہی اور اپنا بھول جاتا ہی دوسری وقت یہ ہی کہ غذا کے خیال سے دو حصہ اپنے انڈے ضایع کرتا ہی اسکا پتا آنکھ مین لگانا ظلمت چشم دور کرتا ہی اور گوشت اسکا دافع امراض بادی ونزلہ ہی چربی اسکی محلل اورام ہی پوست اسکے بیضہ کا اگر گوشت مین ڈالدین بہت جلد پختہ ہو جاے باوجودیکہ آنچ کم ہو صورت یہ ہی

ہدہد یہ طائر معروف ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہی لاتقتلوا الھدھد فانہ کان دلیل سلیمان

علی قریۃ السباء وبعرہ واجب ان یعبدُ اللہ لا یشرک بہ شیئ فی اقطار الارض یعنے ہدہد کو قتل نہ کرو کیونکہ اسنے سلیمان علیہ السلام کی رہبری کی تھی شہر سبا مین اور مین اس بات کو دوست رکھتا ہون کہ وہ خدا کی عبادت کرتا ہی جسکا شریک کوئی نہین ہی لکھا ہی کہ ہدہد نے ایک مرتبہ حضرت سلیمان سے عرض کی کہ آپ میری دعوت قبول فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ مین تنہا آؤن یا مع اپنے لشکر کے ہدہد نے عرض کی کہ آپ مع لشکر فلان خزیرہ مین تشریف لائیے غرض کہ حضرت سلیمان مع اپنے لشکر کے روز معینہ پر اس خزیرے مین گئے ہدہد نے کیا کام کیا کہ ایک ٹڈی کو پکڑ کر گردن اسکی کاٹ ڈالی اور دریا مین ڈالدیا اور حضرت سلیمان سے عرض کی کہ بسم اللہ آپ مع لشکر اسکو تناول فرمائیے یہ دریا نہین ہی یہ ٹڈی کے گوشت کا شوربا ہی اس بات سے آپ اور آپ کا لشکر ایک سال تک خندہ زن رہے ہدہد کے بچون مین بو سے بدآتی ہی بعض کا قول ہی کہ یہ جانور اپنے آشیانہ کو انسان کے گوہ سے آلودہ رکھتا ہی اسی وجہ سے یہ بدبو انکے جسم سے آتی ہی یہ جب ضعیف ہوتا ہی اسکے بچے اسکے بال و پر اکھیڑ ڈالتے ہین اور اسکو اپنے پرون کے نیچے رکھتے ہین یہ از سر نو جوان ہو جاتا ہی ہماری مین جنگلی پھوکھانا اسکو نافع ہی اسکے بچہ کو اگر سرطان پر باندھین تو یہ پھوڑا جلد تحلیل ہو جاے خواص اسکا تاج سر پر باندھنا درد سر دور کرتا ہی بلیناس کا اعتقاد ہی کہ اسکا سر خشک کرکے روغن کے ساتھ چہرہ پر غازہ کرنا چشم خلائق مین محبوب رکھتا ہی اسکا بالین مین رکھنا بیخواب کرتا ہی اور پاس رکھنا بھولے ہوے امر کو یاد دلاتا ہی اگر صاحب جذام کی گردن مین باندھین نافع ہو اسکی زبان پاس رکھنا دشمن پر ظفریاب کرتا ہی اسکا دل تعویذ بنانا قوت باہ زیادہ کرتا ہی اگر بریان کرکے ایک روز کے ساتھ آدمی کھاوین ان دونون کے درمیان مین محبت زیادہ ہو اگر اسکا زہرہ فالج والے کے حلق مین ڈالین نافع ہو بنا بازو کا بالین کے نیچے رکھنا خواب کا غلبہ کرتا ہی اور مایان رکھنا بیخواب کرتا ہی اگر کبوترون کے برج مین اسکو جلا دین جملہ کبوتر فرار کر جاوین اسکے گوشت کو سکھا کر آٹے مین ملا کر اگر روٹی پکاوین اور جسکو کھلا دین وہ دوست ہو جاے اسکی ہڈی کا اگر گھر مین دھوان کرین کل ہوام مر جاوین اگر اسکے ناخن جلا کر اسکی خاکستر جس عورت کو کھلاوین اور اس سے صحبت کیجاوے نر احاملہ ہو اگر ہدہد کو اسمعیل نامے شخص کے دروازہ پر ذبح کرین اور اسکے خون کو شکر اور آٹہ کے ساتھ ملا کر منہ پر ملین تمام لوگ اسکے دوست ہو جائین صورت یہ ہی

وطواط اسکو فارسی مین بالہ کہتے ہین بعضون کا قول ہی کہ اگر کوئی وطواط پانی مین ڈوب کر مرجاوے جو شخص وہ پانی پیوے ایک مہینے تک نیند نہ آوے اگر کسی شخص کے سر کے بال وطواط کی گردن مین باندھکر اسکو اڑاوین تو اس شخص کو نیند نہ آویگی جب تک کہ وطواط کو مار نہ ڈالین یا کہ وہ خود نہ مرجاوے یا اسکی گردن سے بال کھول نہ لیے جاوین اسکے سر کو وسط بالین مین رکھنا خواب کا غلبہ کرتا ہی اگر اسکا دماغ شد کے ساتھ آنکھون مین لگاوین تو ڈھلکا بند کر دے اگر اسکو روغن گل مین پکاکر عرق النسا پر طلا کرین درد تھم جاویگا اور دو تین مرتبہ ملنے سے پھر عود نہ کریگا صورت اسکی یہ ہی

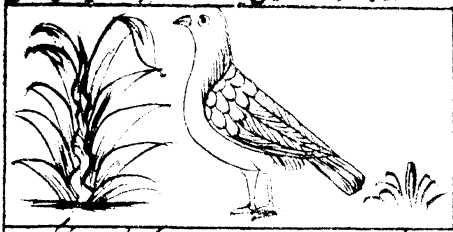

یرانہ یہ مرغ نہایت چھوٹا ہوتا ہی

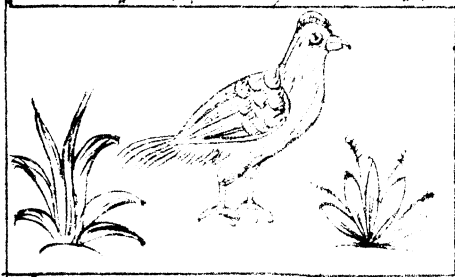

ون کو جب اڑتا ہو مرغ کی شکل

دکھلائی دیتا ہی اور رات کو

شعلہ آتش کے مانند معلوم

ہوتا ہی صورت اسکی یہ ہی

ہامہ یہ شلوا ارکیوں مین ہوتا ہی اور انڈے بکثرت دیتا ہی اور مانند انسان کے اس کردہ مین جس مادہ کے ساتھ پیار و اخلاص ہوتا ہی وہ بیضون پر بیٹھتی ہی اور بچون کی پرورش کرتا ہی کے تحت بات سے ہوکر جب بچے انڈے مین کامل ہوجاتا ہی اسوقت اس انڈے کو پہلے اپنی چونچ سے توڑتا ہی مین نر ہوا ہی کیونکہ مادہ سے قبل انڈے مین تیار ہوتا ہی منجملہ ان کے لطیفہ کسر البیض عند تمامہ کا قبل ولادت بچے کے ہی وہ خارجنے کیونکہ نر کے دل مین یہ خیال پیدا کہ وہ انڈے کو کامل ہونے بچہ کے وقت توڑتا ہی قبل اسکے تمام ہونے کے نہین توڑتا جب یہ بیمار ہوتا ہی تو نرکل کی ٹہنی کھاکر آرام پاتا ہی اور خواص اسکے اعضا کا حمام کے میان مین گذر چکا ہی النوع السابع القوام قسم حیوانات کی یہی نہین جو انسان اسکا شمار کرسکے بعض مفسرین نے کہا ہی کہ اگر کوئی چاہے اس آیت کریمہ کے معنی دریافت کرے ویخلق مالا تعلمون رات کو جنگل مین آگ روشن کرے اسوقت ملاحظہ کرے کہ کسقدر اقسام اس حیوانات عجیب کے اس آگ پر جمع ہوتے ہین اشکال مختلف مین جنکو کبھی نہ دیکھا ہو اور گمان نہین ہوتا کہ باریتعالی نے ایسی چیزین بھی پیدا فرمائی ہین اور وہ حیوانات مختلف ہوتے ہین بموجب اختلاف اپنے مساکن کے مثل کوہ و دشت و دریا و باغات و ریگستان و مزبلہ وغیرہ کے ہر جگہ پر انکی خلقت علیحدہ علیحدہ طور پر ہی اور ان حیوانات کی خلقت مواد فاسدہ اور عفونات سے ہوتی ہی

تاکہ ہوا اُن عفونات سے صاف رہے بتحقیق کہ خدا تعالیٰ نے حشرات کو فاسد مادہ اور عفونات بوسیدہ سے پیدا فرمایا تاکہ ہوا کو فساد عارض نہو اور عام بیماری کا سبب نہو جسکو عرب وبا کہتے ہین جسکی وجہ سے حیوانات اور درختون مین فساد عارض ہوتا ہی اگرچہ اس آفرینش کے ضمن مین اُنکے کاٹنے کا ضرر بھی ہی لیکن بہت سے مصالح بھی ہین اور قابل تحقیق یہ ہی کہ مکھی اور کیڑے قصاب اور حلوائی کی دوکانون مین ہوتے ہین اور بزاز و آہنگر کی دوکانون مین نہین ہوتے ہین پس ثابت ہوگیا کہ حق تعالیٰ نے حشرات کو اسی عفونت سے پیدا کیا ہی جس نے چھوٹے حشرات کو کلان حشرات کا رزق کیا ہی اگر ایسا نہوتا تو تمام زمین اس بلا سے پُر ہوجاتی پس تحقیق جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ کے ملکوت مین کوئی شی ایسا نہین ہی جسمین حکمت الٰہی شامل نہو جو شمار نہین کی جاتین اس نوع مین تعجب ہی کہ انمین جو زہر موجب نقصان کسی حیوان کا ہی تو حق تعالیٰ نے انھین کے گوشت مین اسکی مضرت کی تاثیر بھی عطا فرمائی ہی اطبا نے سانپ کے گوشت مین ایسی قوت دریافت کی ہی کہ جو زہر کی برابری مین ہوتی ترکیب مین اسکا گوشت داخل کیا ہی تاکہ زہر کو دور کرے اور تجربہ بھی قبول کرتا ہی کہ جسکو بچھو نے کاٹا ہو اگر وہ بچھو کو مار کر اُسکے پیٹ کی تری زخم پر لگادے فوراً درد موقوف ہوجاتا ہی بعض اس قوت سے زمستان مین مر جاتے ہین مانند کرم ابریشم اور شہد کے اور بعض اس موسم مین زیر زمین جاکے چھپ رہتے ہین اور کچھ نہین کھاتے ہین مانند سانپ اور بچھو کے بعض انمین سے اس موسم کے واسطے ذخیرہ جمع کرتے ہین مانند چیونٹی کے کیونکہ چیونٹی کبھی بیجوں کے نہین رہتی ہی اسلئے ہم انکا ذکر کرتے ہین جو نوع نوع متعلق ہین بہ ترتیب حروف تہجی کے

ارضہ سفید رنگ چھوٹا سا ہوتا ہی جسکو فارسی مین چوب خوار کہتے ہین اور اپنے بدن پر اندر باہر کے بنا ہوا ہوتا ہی خوف دشمن کے مانند چیونٹون وغیرہ کے جو اسکی عدو ہین جب یہ کرم ایک مثقال کا ہوتا ہی تب اسلئے دو پر نکلتے ہین اور اسنے اُڑ سکتا ہی اور یہ وہ کرم ہی جسنے جنون کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت سے آگاہ کیا یعنے حضرت سلیمان کے عصا کو کھالیا جسوقت اس کیڑے کا گھر خراب ہوجاتا ہی تو تمام جنس اسکے واسطے دستی اسکے مکان کے جمع ہوتے ہین اور اسکے سوراخون کو تھوڑی دیر مین درست کردیتے ہین کہتے ہین کہ اس حیوان کی طبیعت سرد و تر ہی اور اُسکا بدن خلور رکھتا ہی اور جہان اسکے پرون کی جگہ ہوتی ہی وہین سوراخ ہوتے ہین اور اسی کے ذریعہ سے ہوا کا تنفس کرتا ہی اور سردی کے سبب سے دو ہوا پانی ہوکر اسکے بدن سے ترشح ہوتی ہی اور اجزاے خاکی مثل غبار وغیرہ کے ہمیشہ اسپر گرکے جمجاتے ہین پس وہی اسکے بدن پر میل ہوجاتا ہی اور وہ اسی چرک سے اپنے بدن پر شکل گھر کے بنالیتا ہی اسکے دونون ہونٹھ تیز ہوتے ہین جنکے ذریعہ سے گھر کی اینٹ پتھر کو کاٹا کرتا ہی

اسکی دشمن چیونٹی ہوتی ہو کہ اپنے مکھ تک اسکو گھسیٹ لیجاتی ہو لیکن چیونٹی جب اسکے عقب سے آتی ہو تو اژدہا غالب ہوتی ہو اور جب اسکے سامنے سے آتی ہو تو مغلوب ہو جاتی ہو جب اسکے پر نکلتے ہین تو چڑیون کی خو ہوجاتی ہو صاحب المنطق کہتا ہو کہ اول اول اسنے اکثر مکانات لوگون کے برباد کیے تھے اسوقت خداوند تعالی نے وجہ کو اژدہا غالب فرمایا کہتے ہین کہ اسکا دفعیہ ہر تال اور گاؤ کے گوبر سے بھی ہوتا ہی افعی یعنے ناگن کو تاؤ مہ یہ سب سانپون مین خبیث ہوتا ہی جب یہ اندھا ہو جاتا ہو تو پھر ملک نہین مار سکتا اور گرمی کے سبب سے چار مہینے زمین مین پوشیدہ رہتا ہی بعد اسکے زمین سے ویسا ہی اندھا باہر آتا ہی اور درخت رازیانہ مین آنکھ گڑ گڑ کر پھر روشن کر لیتا ہی اگر اسکی دم کاٹ ڈالی جاے تو تین دن کے بعد پھر درست ہو جاتی ہی اگر اسکو ذبح کر کے تین روز تک حرکت کیا کرتا ہی اور گاؤ دشتی اسکی موت ہو جہان وہ افعی کو دیکھتی ہی کھا لیتی ہی یہ افعی آدمیون کا سخت عدو ہی حافظ کہتا ہو کہ افعی گرم موسم مین پچھلے پہر رات کو جب حرارت کم ہوتی ہو نکلتا ہو اور راستون مین اکثر حلقہ مارا پڑا رہتا ہی جس گروہ پر گزرتا ہی اور گردن اونچی کرتا ہی تو اسکی عنقریب یہ ہوتی ہو کہ آدمی یا چارپایہ جو اسپر گرا ہو اسکو کاٹ کھاے اسکا زہر بہت سریع الاثر ہوتا ہی یعنے یہ کہ افعی سے ڈسا ہوا آدمی کے ہونٹون تک پہنچتا تھا وہ وہین پر تھا تا کہ بچال مر گیا اور اگر کسی بہادر نے افعی کو قتل کیا تو اسقدر جلد زہر کا اثر دوسرے عضو مین پہونچ گیا کہ مان سے اول بچہ مرا جب افعی مارا جاتا ہو تو برگ درخت تین کھا کر تندرست ہو جاتا ہی اور اسکا زہر قاتل ہی جو کوئی اسکے زہر کا علاج ہو سکا خون بصارت زیادہ کرتا ہی اور شکاری کو مائل کرتا ہو اگر آنکھ مین لگا دین تو تاریکی چشم اور دھاگا کو مقعد مین گزرین کے بال اکھاڑ کر وہان پر اسکا خون لگا دین تو وہ بال نہ نکلینگے بقراط حکیم اسکے گوشت کے بارہ مین لکھتا ہو کہ جو کوئی کھا لیوے سخت بیماری سے امن ہو اور اعصاب کو قوی کرتا ہی اور بوڑھا نہین ہوتے دیتا ہی مرض استسقا کو مفید ہی بلینیاس کہتا ہو کہ اسکا گوشت پکا کر کھانا خاص اور تاریکی چشم کو نافع ہی اور شہوت کو زیادہ کرتا ہی اگر اسکے گوشت کی چربی جس مقام کے بال اکھاڑ کر مالش کرین پھر بال نہ نکلینگے اسکا گوشت سانپ اور افعی کے کاٹے مین اس سب نافع ہی **حکایت** کوئی شخص زرد رخت سو رہا تھا افعی ادھر سے جو نکلا اسکے ہاتھ مین کاما اسنے بیدار ہو کر جانا کہ افعی نے کاٹا ہی پس اسپر بیہوشی اور تشنگی طاری ہوئی اسکے نزدیک ایک حوض تھا اسنے اسمین سے پانی پیا فوراً درد دور ہو کر شفا پائی پس اسکو تعجب آیا ایک لکڑی ہاتھ مین لی اور پانی مین جستجو کرنے لگا اتفاقاً دو افعی نظر آئے کہ دونون باہم گتھ کر مرے پڑے ہین اور انکا گوشت سڑ گیا ہی پس سمجھا کہ یہ اثر انکے گوشت کا ہی شیخ رئیس کہتا ہو کہ اسکا پوست جلا کر اسکی خاکستر ملنا داد الثعلب کو نافع ہی اور نیز کہتا ہو کہ افعی کو دو نیم کر کے اگر اسکے

کاٹے ہوے مقام پر رکھین درد ساکن ہوجاتی ہین کہ جو کوئی نیلے سوت کے ڈورے بناکے افعی کی
گردن مین باندے اس زور سے کہ افعی کو ایذا پہونچے بعد اسکے اُس ڈورے کو کھول کر جس شخص کے
گلے مین درد ہو اُسکے باندھ دین فوراً درد جاتا رہے صورت یہ ہے

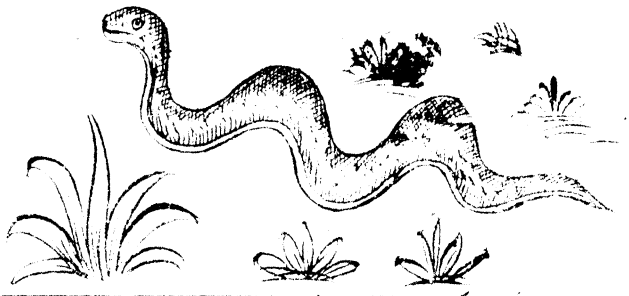

برغوث یعنے پسو سیاہ رنگ اور بکثرت ہوتا ہے آدمی کی نظر جسوقت اُسپہ جاتی ہے دپ دپ راست جست
کرتا ہے یا آدمی کی نظر سے غائب ہوجاے جاحظ کہتا ہے کہ اسکی صورت ہاتھی کی سی ہوتی ہے اور اُسکا دانت
اور اُس سے بچہ نکلتا ہے اور سفیان ثوری علیہ الرحمۃ الغنی ابن مالک سے [illegible] ہین کہ جو
عمر بھر روزہ رکھے اور یحیی ابن خالد سے نقل کرتے ہین کہ برغوث کے حق مین [illegible]
فراغ ہوجاتا ہے کہتے ہین کہ برغوث کیڑون کی جون کو کھاتا ہے اور خزیرون کی بو سے مرجاتا ہے
بسیان الغلط المنقل کہ ایک شاعر بغداد مین تھا اسنے جب اُسنے نہایت تکلیف اٹھائی تو اُسنے یہ
اشعار کہے ابیات [illegible]
[illegible]
ابیت حتی بساسی وایلہا اثر واخلے تسبیحا بتصویت ۔ مسودۃ بجوف الظلماء مسودۃ
ولیس ملتمسی منہا بمسبوت محصل ان ابیات کا یہ ہے کہ شہر بغداد مین کیکون کی اسقدر کثرت ہے اور مجھپر افکار زمانہ کی وہ کثرت ہے
کہ رات کے دو حصہ ہوجاتے ہین آدھی رات اول نومین افکار اور غم والم مین گذارتا ہون اور آدھی رات
آخر کی بسبب کیکون کے سونا نہین ملتا گویا اس کشمکش مین میری اوقات شب بسر ہوتی ہے
بعوض یعنے پشہ فیل کی صورت ہوتا ہے نہایت چھوٹا حق تعالی نے کل اعضا ہاتھی کے پشہ مین پیدا فرمائے اور دو باتین
ہاتھی سے بھی زیادہ اسمین موجود فرمائے سبحان من خلق الاعضاء الظاہرۃ والباطنۃ کما خلقھا للحیوانات الکبار
یعنے کیا قدرت خدا ہے کہ مچھر کو وہ اعضا عطا فرمائے جو بڑے حیوانون کو عطا فرمائے چھوٹا
اسقدر ہے کہ پشہ جب کسی چیز مین گر جاتا ہے آدمی کو اُسکی تمیز نہین ہوتی جب یہ حال اُسکے سارے بدن کا ہے

تب اسکے سر اور دماغ کا کیا اندازہ ہوسکے لیکن حق تعالیٰ نے اسکے دماغ مین قوائے تعجبانہ پیدا فرمائے اور حس مشترک بھی عطا فرمایا اس سبب سے کہ حیوان کی طرف جاتا ہی دیوار کی طرف نہین جاتا اور اسکو خیال کی قوت بھی ہی چنانچہ جب اسکو کسی عضو سے دور کرین دوبارہ اسی عضو پر معاودت کرتا ہی اس سے ظاہر ہوا کہ اپنے موقع غذا کو پہچانتا ہی اور قوت وہم ہونے کی دلیل یہ ہی کہ آدمی کے ہاتھون کی جنبش پاتے ہی بھاگتا ہی اور قوت تفکر ہونے کی دلیل یہ ہی کہ جب اپنی سونڈ کو کاٹنے کے واسطے گوشت مین گڑوتا ہی اور خون چوسنے مین مصروف ہوتا ہی تو غافل نہین ہوتا ہی اور بہت جلد فرار کرتا ہی اس خیال سے کہ جب اس شخص کو وہ پہونچیگا تو فوراً اسکے مارڈالنے کی تدبیر کریگا اسکی سونڈ ہاں سے زیادہ باریک ہوتی ہی اور پانی جو اس باریکی کے مجوف ہوتی ہی اور تیرا سقدر کہ ہاتھی اور بیل کے پٹھے تک مین سونڈ پہنچکر خون پیتا ہی اور ہاتھی اور بیل اس سے پانی مین بھاگتے ہین پس یہ حیوان باوجود کوچکی کے ایسی ایسی حکمت حق تعالیٰ سے مالا بد ہی پس اس شخص کی جہالت پر رونا چاہیے جو کہتا ہی کہ پروردگار نے پشہ اور مکھی کے اور کوئی فائدہ نہین رکھا پس حق تعالیٰ نے اسی قول کے رد مین [illegible] فرمایا کہ [illegible] ضرب [illegible] سنئے حق تعالیٰ مکھی اور مچھر کی ایسی مثل مین شرم نہین کرتا فی الواقع خدا کی حکمت کو کون نہین جان سکتا ہی کہتے ہین کہ اگر بیوا کے گوبر کی تین گولیان بناکر ہر گولی مین ایک ایک مچھر لپیٹکر

صاحب تپ ربع ہر بار ہی کے دن ایک ایک بھیجے تو فوراً تپ دفع ہوجائیگی

ثعبان یہ حیوان بزرگ ہوتا ہی اسکی خوف صورت ہوتا ہی اسے فارسی مین اژدہا کہتے ہین شیخ رئیس فرماتا ہی کہ اژدہا سب سے چھوٹا پانچ گز کا ہوتا ہی اور بڑا تیس گز کا اور اس سے بھی زیادہ اسکی دو آنکھین بڑی ہوتی ہین اور اسکے نتھنے کی راہ کے لیے ایک گرہ ہوتی ہی اور دانت بے شمار ہوتے ہین بعض لوگون کا مقولہ ہی کہ یہ اژدہا نہین بلکہ اژدر ہوتا ہی اسکا چہرہ بزرگ زرد یا سیاہ ہوتا ہی اور منھ چوڑا اور بہت دراز بحدیکہ آنکھین اسکی غائب ہوجاتی ہین اور گردن ہوتی ہی شیخ رئیس کہتا ہی کہ مین نے ایک اژدہا دیکھا جسکی گردن مین بہت سے موٹے موٹے بال تھے اسکے زبان بہت مادہ کے زیادہ تر ہوتے ہین جس حیوان کو پاتے ہین نگل جاتے ہین اور درخت کی جڑ یا پتھر مین لپٹکر زور کرتے ہین تاکہ جسکو نگلا ہی اسکے استخوان وغیرہ شکست ہوجائین اسکے بدن مین ایسی حرارت ہوتی ہی کہ جو چیز کھا جاوے ہضم ہوکر بدن مین سکونت کرتا ہی اور وہ ثعبان بحری کہلاتا ہی اور اگر بحری بڑی ہوجاتا ہی باعتبار سکونت کے اور اگر بڑے بڑے پہاڑون پر چڑھ جاتا ہی تاکہ شدت گرمی زہر سے ہوائے سرد میلی استراحت کرے خواص اسکا دل کھانا شجاع کرتا ہی اور اسکا پوست عاشق پر بندھا مرغی عشق ہی اور تیر اسکا پوست اپنے ساتھ رکھنا سب حیوانات کو زبون اور مسخر کرتا ہی

جس جگہ اسکا سر دفن کرین وہان کے لوگون کا حال اچھا ہو اور کار خیر وہان سے جاری ہون
واللہ اعلم بالصواب صورت اسکی یہ ہی

جراد یعنے ملخ یہ حیوان دو قسم ہوتا ہی ایک قسم کو فارس کہتے ہین اور یہ ہوا مین اڑتا ہی اور دوسری قسم کو راجل کہتے ہین جو جست کرتی ہی یہ فصل بہار مین چرا کرتی ہی زمین نرم اور لطیف کی خواہشمند ہوتی ہی اور وہین پر ٹھہرتی ہی اور اپنی دم سے زمین کو کرید کر انڈے کھکر چھپاتی ہی اور اڑ جاتی ہی تو مرغ اور دوسرے اور تیتر وغیرہ طیور کا صدمہ نہ ہو پہنچ سکے مگر بارہا یہ بھی ہوجاتا ہی کہ کچھ ہوجاتا ہی جانور وہان سے کھا لیتے ہین بعدہ جب فصل ربیع آتی ہی تو مذکر اور مؤنث جفتی کرتے ہین اور زمین سے نکل کر شش کرتی ہی اور آتشین سے بچہ چھوٹے چھوٹے سے مثل ریزہ طلا کے نکلتے ہین اور زراعت وغیرہ کھا کر توانا ہوتے ہین اور اڑ جاتے ہین پس وہان سے اور کسی دوسری طرف رخ کرتی ہی اور وہان بھی یہی ماجرا کرتی ہی اور انڈے رکھتی ہی صاحب الفلاحہ کہتے ہین کہ جب اس گروہ کو دیکھے کہ کسی گانون کی طرف متوجہ ہوا وہان کے رہنے والون کو چاہیے کہ اپنے کو پوشیدہ رکھین اور کوئی باہر نہ نکلے جو مذکر ان وہان کسی کو نہ دیکھینگی وہان سے چلی جاوینگی اور بگڑا ایک کو بھی اس حیوانات سے بگڑ کے جاوین جسوقت اسکی بو انکی ناک مین پہونچیگی فوراً سب جاوینگی یا بھاگ جاوینگی **خواص** دراز پانون کی مذکر کو صاحب تپ ربع کی گردن مین باندھنا نافع ہی اور بواسیر مین دھونی لینا مفید ہی اور جسکا پیشاب بند ہوگیا ہو اسکو بھی بخور اسکا نافع ہی اور اسکی خاکستر ناسور کو اچھا کرتی ہی شیخ رئیس کہتا ہی اسکی ٹانگ کا ضماد کرنا مسون کو دفع کرتا ہی صورت یہ ہی

حربا اسکو فارس مین آفتاب پرست کہتے ہین اور ہندی مین گرگٹ یہ حیوان چھپکلی سے بڑا ہوتا ہی اسکا منہ آفتاب کی طرف رہتا ہی اور اسی طرف پھرا کرتا ہی جب تک غروب نہو اصلی رنگ اسکا خاکی ہوتا ہی بعد ازان گرمی آفتاب سے زرد اور کبھی سبز ہوجاتا ہی قال الشاعر ؎ یظل بها الحربا والشمس مائلة الی المحل لا کالله لا یدیه اذا حول الظل العشی ایته احسفا وفی الضحی تصیر عند اصفرا علی رأس کالله من الشمس مستقبلا الشمس حیثما تحولت حاصل ان ابیات کا یہ ہی کہ گرگٹ بوجہ حرارت آفتاب کے کبھی زرد اور کبھی سبز اور کبھی سرخی مائل ہوجاتا ہی اور یہ اپنا رخ مقابلہ آفتاب پر رکھتا ہی جس جس طرف آفتاب پھرتا ہی اُس اُسطرف یہ بھی پھرتا ہی اور اسی باعث سے اسکا نام آفتاب پرست رکھا گیا ہی غرض کہ اسکا رنگ بدلا کرتا ہی جب کسی کو دیکھتا ہی کہ اسکا قصد کرتا ہی تو گرا اپنے بدن کو لوہو لوہان کرتا ہی تا وہ خوف کھائے اور کچھ اسکو اس حرکت سے نقصان نہین ہوتا کہتے ہین کہ اگر اسکو زمین مین دفن کرکے اسکا پوست کاڑون یا کھیت مین کسی بلند اونچی جگہ پر لٹکا دین وہان پر سرسبزی اور ملخ کی آفت نہ آوے گی اور اگر اسکو تین دن تک زیر آتش دفن کرین بعد ازان جو کی والے کے کھیت مین باندھین تو ملخ

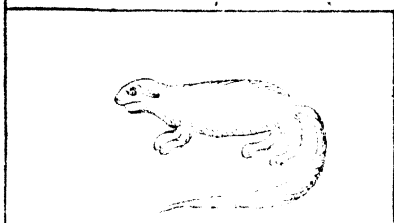

نہ ہوجاوے صورت اسکی یہ ہی

حرقوص یہ جانور چھوٹا ہوتا ہی کیک سے کچھ بڑا ہوتا ہی اسکے جب پر نکلتے ہین تو موت کا پیام اسکو آتا ہی اسکا کاٹا بہ نسبت کیک کے سخت تر ہوتا ہی کہتے ہین کہ یہ جانور اکثر عورات کے اندام نہانی مین کاٹتا ہی جسطرح کہ چونچی مردون کے ذکر کو کاٹتی ہی ایک اعرابی کی عورت کے اندام نہانی مین جب حرقوص نے کاٹا اسوقت اسنے اپنے شوہر کو پکارا اور کہا ؎ ان عض عضه بخدی فهذا باسری

عورها لقد وقع الحرقوص منی موقعا لیس له الدنیا بصبر یعنے اے شوہر میرے ایسے موقع پر کاٹا ہی کہ لذت دنیا مجھسے برطرف ہوگئی ہی صورت اسکی یہ ہی

حلزون یہ وہ کرم ہی کہ بحر مین پیدا ہوتا ہی اور دریا اور نہرون کے کنارے دستیاب ہوتا ہی اور یہ کرم بحر پیٹ سے مانند صدف کے نکلتا ہی اور اپنے ہاتھون کو اٹھاتا ہی اور دہنے جاتا ہی اور غذا کو تلاش کرتا ہی پس اگر تری و نرمی دیکھتا ہی اپنے تئین کشادہ کرتا ہی اور اگر سختی دیکھتا ہی اپنے تئین سمیٹتا ہی اور اسی کے جوف مین چلا جاتا ہی ہر موذی سے ڈرتا ہی اگر کوئی دیکھنے والا اسکو

دیکھے تو سمجھتا ہی کہ ایک صدف پڑی ہوئی ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اگر اسکو پیشانی پر مین دھلکا بندہو جاے
حیہ یعنے سانپ یہ سب حیوان اور سب موذیون سے زیادہ خبیث ہوتا ہی خلقت مین اور بہ نسبت
سختی کے سخت تر اور بہ نسبت خورش کے کم خور اور عمر مین دراز ہوتا ہی کہتے ہین کہ حیوانات مین
اُس سے بڑھکر کوئی خبیث نہین ہی اور نہ کوئی ایسا زہر دار ہی کہ جسکا زہر کشندہ تر ہو بہ نسبت
اسکے اور نہ ایسا کوئی حیوان ہی کہ جسکی غذا خاک ہو سوائے سانپ کے اور یہ ایسا موذی ہی کہ جسکا مارنا حرم کعبہ مین
حلال ہوا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قتل حیۃ فلہ اجر حسناۃ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہی کہ
جو کوئی سانپ کو مارے دس نیکیان پاوے عبداللہ بن عباس فرماتے ہین کہ سانپ کا مارنا میرے نزدیک
کافر کے قتل سے اولی ہی اور چونکہ سانپ کو بھاگنے کا آلہ عطا نہین ہوا اسلیے حق تعالی نے ایک ایسا اسکو
ہتھیار دیا ہی جس سے اسکے دشمن بھاگتے ہین مثلاً جو کوئی سنے کہ فلان مقام پر سانپ ہی ہرگز آمد و رفت نہ جاوے
ورنہ اگر سانپ کے دانت نہوتے تو لوگ اسکی رسی بناتے اور لڑکے کھلونے بناتے کہتے ہین کہ آدمی کا بال
اگر سیدھا پانی مین گرے اور درمیان دریا اور آفتاب کے کوئی خیر حاصل ہو تو وہی بال سانپ ہوتا ہی اور اسکے
اقسام بہت ہین اور آدمی کا دشمن بھی ہی اور اسی سے بھاگتا جس سے بعض تو ایسے ہین کہ وہ ہرگز نہین کاٹتے
جب تک کہ اوپر کسی کا پانون نہ پڑے اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ وہ ہین کاٹتے مگر اسوقت کہ اسنے بدے
یا بچے کو کچل ڈالین اور بعض ایسے ہین کہ انسان کو ایذا نہین دیتے مگر اسوقت کہ انکو ایذا پہونچاوین بعض انمین
کاٹے ہوتے ہین جو کینہ ور ہوتے ہین اور موقع ڈھونڈھا کرتے ہین بعض انمین سے خلقت ہوتے ہین
کہ سانپ کی طرح ہوتے ہین مگر سانپ نہین اور انکے تنفس مین سختی ہوتا ہی بہ نسبت اقاعی کے اور
یہ نقصان نہین پہونچاتے اور نہ انمین زہر ہوتا ہی اکثر اور سانپ انکو مار ڈالتے ہین بعض انمین ایسے ہوتے ہین
جنکو ملک کہتے ہین انکا طول ایک بالشت یا کچھ زیادہ کا ہوتا ہی اور انکے سر پر سفید خطوط ہوتے ہین
جہان پر یہ نکلتا ہی وہین وہان کا تر و خشک جلجاتا ہی اگر انکے اوپر سے کوئی طائر اڑے تو گر پڑے اور ہو جانور
انکے نزدیک ہوتا ہی مفرور ہو جاتا ہی جو حیوان انکی آواز سنے مر جاے اور کبھی یہ جانور اپنے تن کو فربہ کرتے ہین
اور اُس سے خون روان ہوتا ہی پس اگر کوئی درندہ انمین سے کھالیتا ہی مر جاتا ہی ابو الفرج عبید اللہ المتطبب کا
قول ہی کہ انکی اقسام تین ہین اوّل قسم وہ ہی جو نہایت سخت اور جگر زہر فگار ہلاک کرتا ہی دوم ضیقہ جگر زہر بدیر سے
دور ہو سکتا ہی سوم قسم معتدلہ جو تریاک کی خاصیت رکھتے ہین اور انکے کاٹنے کا علاج سہل ہی
اسکے عجائبات سے یہ ہی کہ جب انکو اپنا مارا جانا معلوم ہو جاتا ہی تو اپنے منہ کو بدن مین چھپا لیتا ہی اور بدن کو
حصار بناتا ہی اس خیال سے کہ سر پر ضرب نہ پڑے کیونکہ اسکی جان سر مین ہوتی ہی سانپ کی ہزار برس کی عمر

ہوتی ہی اور ہر سال کینچلی چھوڑتا ہی اور ہر مرتبہ ایک نقطہ پشت پر ظاہر ہوتا ہی وہی نقطہ اسکی عمر کا شمار ہی
اگر تھوڑا سورانج کے اندراز تھوڑا ماہر ہو اور کوئی لکھینچنا چاہے تو ممکن نہیں اگرچہ بیلون کی جوڑی کھنچے نہیں
بلکہ کٹ جائیگا اسکے تیس انڈے بموجب استخوان پہلو کے ہوتے ہین ان انڈون پر مورچہ اور مچھر وغیرہ جمع
ہوتے ہین اور اکثر انڈون کو تباہ کر ڈالتے ہین اور جب بچہ سانپ کو کاٹتا ہی تو سانپ نمک پر سو کر آرام پاتا ہی
اگر نمک نہ پاوے تو مر جاے بعض لوگ کہتے ہین کہ ایک ایسا سانپ ہوتا ہی کہ اگر اسکو آدمی لکڑی سے
مارے تو وہ آدمی فورًا مر جاے اور زمین ہموار مین ایک سانپ ہوتا ہی سرخ باریک جب آدمی کو دیکھتا ہی
اسپر جست کرتا ہی اور کاٹ کھاتا ہی پس آدمی فورًا مر جاتا ہی ابو جعفر کفوف نحوی فرماتے ہین کہ ہمارے
ملک مین ایک ایسا سانپ ہوتا ہی جو چھوٹے طائرون کو عجب حیلہ سے شکار کرتا ہی اور وہ حیلہ یہ ہی کہ
موسم گرما مین دوپہر کو جب دھوپ تیز ہوتی ہی اور راہ گیرون سے رستہ خالی ہو جاتا ہی تو یہ سونی تمام جسم اپنا
خاک مین چھپا لیتا ہی اور باہر نکالے رہتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی درخت کی ٹہنی ہی پس جب کوئی طائر شدت
گرمی سے اسکی لکڑی خشک جانکر اسپر بیٹھتا ہی یہ اسکو شکار کرتا ہی فوراً اسکے دانت اسکی زندگی تین
گھنٹے کے گئے ہین صاحب تپ دق کو باندھنا نافع ہی شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکا گوشت غوث زیادہ
کرتا ہی حواس کو مستقل کرتا ہی اور جوانی کو دیر پا رکھتا ہی اور جذام اور داء الثعلب کے عارضون کو منفعت ہی
اگر اسکا گوشت مستسقی کھاوے آرام پاوے بقراط کا مذہب ہی کہ اسکا گوشت کھانا سخت بیمارون سے
بچاتا ہی اگر اسکی جربی کو نمک کے ساتھ ہوا سے پرگایا جاوے نافع ہو اسکی کینچلی جو زندگی مین گری ہو سرکہ مین پکا کر
غرغرہ کرانا دردندان دفع کرتا ہی اگر اسکے پوست کو تانبے کے برتن مین جلا کر لگاوین ہر قسم کے درد چشم کو نافع ہی
اور سیہ چشم کو سیاہ کرتا ہی لوگون مین مشہور ہی کہ اگر ایک فلس اسکا کھاوین تمام سال آنکھ مین درد نہو اور
اگر وہ کھا لین دو سال تک امن رہے اگر حاملہ درد زہ مین باندھے وضع حمل باسانی ہو اسکا جسم
جلا کر اسکی خاکستر کا سرمہ لگانا علت سل کو نافع ہی اور نزلہ کو بھی مفید ہی جالینوس کہتا ہی کہ اسکا شوربا
آنکھ کو طاقت بخشتا ہی اسکا بیضہ اگر ہاون مین حل کر کے برص پر لگاوین نافع ہی صورت اسکی یہ ہی

خراطین یہ کیڑا طویل سرخ رنگ تر زمین مین ہوتا ہو اگر اسکو بریان کرکے یرقان والے کو کھلاوین صحت ہو
اگر خشک کرکے پانی مین تر کرین اور حاملہ کو پلاوین وضع حمل آسانی سے ہوجاے اسکی خاکستر روغن گل
مین ملاکر گنج مین لگانا بال جما دیتا ہو اگر شہد کے
ساتھ تالو مین لگاوین درد گلو کو نافع ہو اگر
اسکو لیکر کسی عورت کی چوٹی مین باندہ دین
بشرطیکہ اُسے معلوم نہو تو اُس عورت کو
احتلام ہوگا اور تمام رات شیطان اُس سے
جماع کریگا اگر اسکو عاقرقرحا اور فرفیون کے
ساتھ روغن زیت مین جوش کرکے قضیب پر مالش کرین قوت باہ زیادہ ہو صورت اسکی یہ ہو

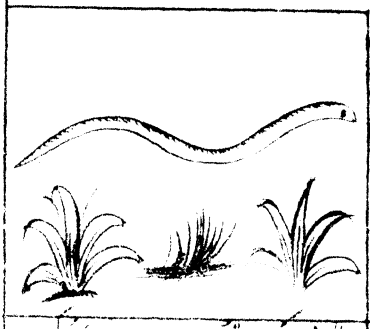

خفاش یہ چوہا کیطرح ایسا رنگ گوبر مین پیدا ہوتا ہو جنسی مین اسکو گوبر مین رکھتے ہین اور آسین ہوجاتا ہو
اسکو روغن مین جوش دیکر بدبودار چیز پر ملنا مفید ہو اگر اسکو دوا کے اسکی تر مین مین ڈالکر
لگاوین درد چشم کو نافع ہو اور اگر کسی روغن مین جوشش دیکر کان مین ڈالین کرمی کان کی
اگر اسکو اُنس چار دین کھالے تو یہ جانور اسکے پیٹ مین زندہ نکل آتا ہو اگر اسکو
پکڑ کر نکل جاے تو آسمان مرجاے اس کیڑے مین ایک قسم عسل پیدا ہوتا ہو
مین لیجاتا ہو اگر اسکو کچھ مین ڈال کر پینے مین کرکو یاد ہوجاتا ہو اور
حکایت کسی شخص نے اس حیوان کو دیکھا اور کہا کہ اللہ تعالی نے اسکی آنکھین
اسکی صورت خوب ہو یا اسکی ہوتھین فرمایا خدا تعالی نے اسکو سی قسم
ماچار ہوے پس اسنے علاج کرنا ہو تو کیا ایک دوات کا

جب اتنے بڑے بڑے حکیم اس علاج سے دوات عاجز ہوے
اس کو چہ گرد سے کیا ہوگا یہ حال اسلام نے سنکر دیکھ کر فرمایا
کہ خفساکو لاو اور اسکو جلاکر اسکی خاکستر اس مجمر پر چھڑکو خدا
اسی دوا سے وہ اچھا ہوگیا اور بیمار کو اکلا عن دیا اور خدا تعالی کی حکمت کا معترف ہوا صورت یہ ہو
دود القز یعنے ریشم کا کیڑا یہ چھوٹا کیڑا ہوتا ہو جب چرنے سے فراغت پاتا ہو اپنے کان مین جو خرنوب کے
کانون مین ہوتا ہو اگر مونت اختیار کرتا ہو اور اپنے لعاب سے باریک باریک جال کا کپڑا ہو اپنے بدن کی
اسکو پوشش بناتا ہو تاکہ گرمی اور سردی سے پناہ پائے اور باد و باران سے نجات پاے اور ایک وقت معین تک

خواب کرتا ہی واضح رہے کہ اس کیڑے کا گھروں مین رکھنا خالی عجائبات سے نہین ہی ترکیب اسکے پرورش کی
یہ ہی کہ اوائل بہار مین جسوقت کہ درخت شہتوت مین پتے نکلتے ہین اس کرم کے تخم کو بہت سا جمع کرین اور کپڑے
مین لپیٹ کے عورت اسکو چھاتیون کے نیچے رکھے تاکہ بدن کی حرارت اُس تخم کو پہونچے ایک ہفتہ تک
ایسا ہی کرے پس اُس تخم کو کسی چیز پر چھیکا دین اور برگ توت کو مقراض سے باریک باریک کاٹکر اُنپر
وہ تخم متحرک ہوکر ان پتون کو کھا لینگے ایک ہفتہ تک بعد ازان کھانا ترک کرینگے تین دن تک بعد ازان پھر سات
روز تک اُسکو کھائینگے بعد ازان تین دن تک کھانا موقوف کرینگے اسطرح تین مرتبہ ہوتا ہی چوتھی مرتبہ
بہت سا چارہ دین اور اس مرتبہ وہ بہت چارہ کھاتے ہین اسوقت انکے بدن پر ایسی چیز نمود ہوتی ہی
جیسے کہ منکیت کا جالا اور اگر اسوقت مینھ برسے تو اُن سب کو مینھ مین رکھ دین تاکہ خول اُنکا نرم ہوجاے
پس وہ کرم انکو سوراخ کرکے نکل آتے ہین اور کبھی انکے دو پر بھی نکلتے ہین مگر پروں کی وجہ سے
وہ گرے از جاتے ہین اور ریشم حاصل نہین ہوتا اور اگر بارش نہو تو اُن سب کو دھوپ مین رکھ دین
تاکہ سب مرجاہین بعد ازان انکو اکٹھا کرین ابریشم حاصل ہوگا اور جسقدر تخم کے واسطے رکھنا منظور ہو
اُسکو اب مین رکھدین یا پانی سے تر کرین تاخول نرم ہو اور کرم اسکو سوراخ کرین اور باہر نکلین اور اندے

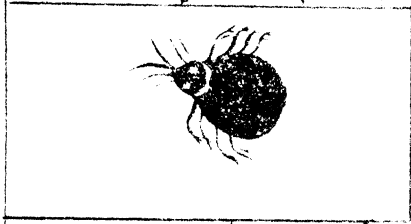

دیوین اُن اندون کی حفاظت کرین اُسطے
حال آنکہ وہ کیڑے انکو ضائع کرتے ہین
شیشہ مین رکھین ریشم کے کپڑے پہنا خارش
تاکہ ہیل وہ اندے دیتی ہین پھر اُنکو
فقیر اسلام اسلام پکارتا ہوا مشغول دعوت واسکے کے واسطے حسال جاتے ہین صورت یہ ہی

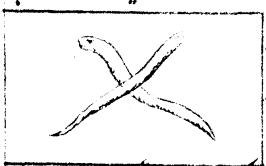

ایک لکڑی چھوٹا سا ایسا بنواتے ہین جسکا ایک سرا ہی ہوتا ہی ایسا سا کہتا ہی
کہ اسکے دو شاخے سے ہین اتنا کہ جانے مابعد ازان نکال کر
سکے بدن مین رکھین اور سر بند کرکے دفن کردین
اس گھر مین پھر چوب خوار کیڑا کبھی نہوگا اور اسکی آفت سے مکان کی لکڑیان محفوظ رہینگی صورت یہ ہی
ذباب بتے مگس یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہی بعض کہتے ہین کہ چار پایون کے سرگین سے پیدا ہوتی ہی
قول اول نے اسکے پکنے مین بنائی بسبب اسکے کہ آنکھ چھوٹی ہو اور پک کا فائدہ یہ ہی کہ آنکھ کی سیاہی کو گرد و
غبار سے محفوظ رکھے یہی اس سبب سے مکھی ہمیشہ اپنے دونون ہاتھ سے آنکھون کو صاف کیا کرتی ہی اور اسکے
ایک خاصیت ہوتی ہی کہ جب خون چوسنا چاہتی ہی تب باہر نکالتی ہی اور جب سیر ہوتی ہی تو منھ کے اندر

کرلیتی ہی بعض مکھی ایسی ہین کہ طنین کرتی ہین یعنے بھن بھناتی ہین اور اُس سے ایک آواز نکلتی ہی جیسے
کہ ذی سے نکلتی ہی اور مکھی رفتار پر قادر نہین ہی اسواسطے کہ اُسکے مفاصل نہین ہوتے بخلاف مورچہ
اور جون کے اسکا سر اور پیر ایسے سخت ہوتے ہین کہ اگر کسی ہموار زخم پر گرتی ہی لغزش نہین کرتی ہی اور
ہمیشہ پشہ کا شکار کرتی ہی اور اسی سبب سے دن مین پشہ نہین نکلتا اور رات کو برآمد ہوتا ہی جب کہ
مکھی نہین ہوتی حاظ کہتا ہی کہ اگر مکھی پشہ کو نہ کھاتی تو ہر ایک مکان کے گوشہ مین مچھرون کی کثرت ہوجاتی
جسوقت کسی حیوان کے کوئی زخم ہوتا ہی فوراً مکھی اُسپر بیٹھتی ہی اور وہ بیٹھنا اُسکی ہلاکت کا باعث ہوتا ہی
مگر جو زخم ایسی جگہ پر ہو جہان اُس حیوان کا منہ پہونچتا ہو تو اُسکو چاٹکر اچھا کرلیتا ہی اور مکھی کا بیٹھنا زخم پر
اِس سبب سے موجب ہلاکت ہی کہ مکھی جہان بیٹھتی ہی وہان پر بیٹ کرتی ہی اور اُسکے سرگین سے
کیڑے پیدا ہوتے ہین کہتے ہین کہ مکھی اگر سفید ہی پر بیٹ کرے وہ فوراً سیاہ ہوجاے اگر سیاہ پر
بیٹے وہ سفید ہوجاے کیونکہ مکھی کا سرگین وہ رنگ کا ہوتا ہی سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ کرتا ہی جیسا
کہ گنجشک کا سرگین بھی اُس شی کے مخالف رنگ ہوتا ہی اگر [illegible] اُسکا سرگین جس جگہ پر ہو
نے کاٹا ہو ملدین درد دفع ہوتے ہین کہتے ہین کہ اگر مکھی کو پکڑ کر ایک [illegible] کاٹے پر باندھکر
ورد چشم والے کے دوسرے اُس بال کا باندھین نافع ہوا اسی طرح [illegible] کو لیکر [illegible]
چشم کے واسطے باندھین نافع ہی اگر اسکو جلاکر [illegible] ملاکر لگاوین کنجہ کے بال نکل [illegible] اگر اسکو خشک کرکے
سرمہ مین ملاکر لگاوین درد چشم کو نافع ہوا [illegible] روشنی چشم زیادہ کرے [illegible] اگر [illegible]
خوبصورت معلوم ہو اگر اسکو بریان کرکے کھاوین سنگ مثانہ کو نفع ہو اگر اسکو دودھ مین حل کرکے
بچھو کے کاٹے ہوے زخم پر لگاوین درد دفع ہوجاے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا وقع الذباب
فی اناء احدکم فامقلوہ فان فی احدی جناحیہ داء وفی الاخری دواء جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ جب مگس تمھارے کھانے یا پانی مین گرے پس اسکو نکال کر کھانا وغیرہ کھاو کیونکہ
ایک پر مین اُسکے بیماری اور ایک مین دوا ہوتی ہی اِس قسم مین کئی قسمین ہوتی ہین ایک قسم کو مگس خر اور ایک
قسم کو مگس سگ اور ایک قسم کو مگس شیر کہتے ہین یہ
قسم مخصوص انھین حیوانون پر بیٹھتی ہین اور جب
اُنکے کہین زخم پڑجاتا ہی تو یہ مکھی اُسمے جدا نہین ہوتی
یہان تک کہ وہ حیوان مرجاتا ہی صورت یہ ہی

زرحج یہ کیڑے چھوٹے چھوٹے منقش سرخ و سیاہ ہوتے ہین فارسی مین کوثر خار کہتے ہین یہ حیوان

زہردار ہوتا ہی جو کوئی اسکو پانی مین پی جاے اسکے شانہ مین زخم پڑجاے اور پیشاب بند اور آنکھ نابینا ہوجاے اور قضیب اور پیٹرو پر آماس آجاے اور باوجود ان سب تصدیعات کے اسکی عقل مین بھی خلل پیدا ہو شیخ رئیس کہتا ہی کہ جس پانی مین یہ گرتا ہی اسکا مزا مثل زفت اور گندھک کے ہوجاتا ہی یہ جانور خوشبو سے مرجاتا ہی اور جو کوزخار سرخ رنگ ہوتا ہی اسکو باندھنا تپ ذبیع وور کرتا ہی اور جو بستان مین یہ جانور ہوتا ہی اسکے لگانے سے جھائین دور ہوتی ہی اور جو مٹی مین رہتا ہی اگر اسکو روغن مین چند گھڑی ڈالدین تاکہ ریزہ ریزہ ہوجاے پس اس روغن کو ان اوزارون پر ضماد کرین جنسے انو رچھانٹتے ہین تو اس درخت مین کیڑا نہ لگیگا اور نکوئی جانور اسکے پھل کو خراب کریگا شیخ رئیس کا قول ہی کہ اسکی مالش واسطے لنگڑے اور فالج زدہ اور صاحب بہق اور برص کے سرکہ کے ساتھ نہایت مفید اور سریع التاثیر ہی اگر اسکو اسپند کے ہمراہ باریک پیسین اور بال خورہ پر ضماد کرین بال جم آوین اگر سرطان کے پھوڑے پر لگاوین تحلیل کردیتا ہی صورت یہ ہی

رتیلا اسکو فارسی مین دلیک کہتے ہین شیخ رئیس کا کلام ہی کہ دلیک مانند عنکبوت کے ہوتا ہی جسکو عرب فہدجی کہتے ہین بدتر انہین سے مضر یہ ہوتا ہی سر اور شکم اسکا بڑا ہوتا ہی جسکو کاٹے اسکے بڑا درد ہوتا ہی اور بیہوشی آتی ہی اور رنگ زرد ہوجاتا ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جسکو کاٹتی ہی اسکا قضیب استاد

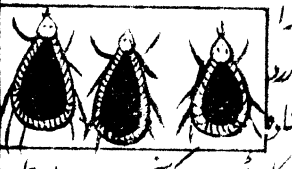

ہوجاتا ہی اور بغیر ارادہ کے منی نکلتی ہی اور دلیک مصری کے کاٹے ہوے کو سخت درد سر پیدا ہوتا ہی اور اسی درد سر سے مرجاتا ہی حکیمون نے اسکا علاج یہ مقرر کیا ہی کہ اگر آدمی کا سرگین چوکر کرکے اور اس عضو گزیدہ شدہ کو تنور کے اندر لٹکاوے تاکہ اس سے عرق ٹپکے تو یقین ہی کہ صحیح ہوجاے صورت اسکی یہ ہی۔ زنبور شہد کی مکھی کے مانند ہوتا ہی ایام سرما مین اپنے گھر سے نہین نکلتا ہی اور ہواے معتدل مین باہر نکلتا ہی اور مکھی کو شکار کرتا ہی اگر کوئی اسکے چھتہ کو چھیڑے سب زنبور جمع ہوکر اسکو نیش زنی کرتے ہین جب یہ جانور روغن مین گرتا ہی مردہ کی صورت ہوجاتا ہی اگر پھر اسکو روغن مین سے نکال کر سرکہ مین ڈالدین متحرک ہوجاتا ہی قطامی کہتا ہی کہ یہ بات نہ جانی گئی کہ زنبور کس چیز سے گھر بناتا ہی البتہ اتنا معلوم ہوتا ہی کہ وہ مانند کاغذ کے ہوتا ہی یہ جانور زمستان مین گرم جگہ چلا جاتا ہی اور وہان مردہ کی طرح پڑا رہتا ہی اور زمستان کے واسطے کوئی خورش کا ذخیرہ نہین کرتا بخلاف مورچہ کے اور سختی سرما اور عدم خورش سے لکڑی خشک کے مانند ہوجاتا ہی جسوقت بہار آتی ہی اس وقت حق تعالی اس سوکھی ہوئی لکڑی مین روح دوڑاتا ہی

تا آنکہ نئے سر سے زندہ ہوکر باہر نکلتا ہی اور چھتہ کو بناتا ہی اور انڈے دیکر پرورش کرتا ہی اور جیسے اسکے گھر بنانے کی کیفیت ذہن مین نہین آتی ہو ویسی ہی مکڑی کا گھر بنانا بھی ذہن مین نہین آتا پس سوائے قدرت حق تعالیٰ کے اور کیا کہا جاے صورت اسکی یہ ہی

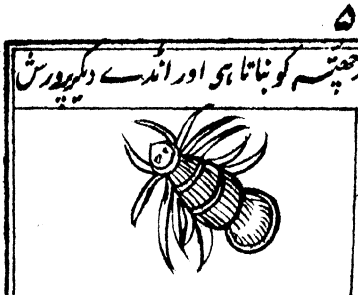

سام ابرص یہ ایک قسم کا کیڑا ہی کوچک دراز دم یحیی بن عمر کہتا ہی کہ اسکا مارنا سو غلام کے آزاد کرنے کے برابر ہی اور یہ ثواب اسوجہ سے ہی کہ یہ بڑا بدہوتا ہی یہ سانپ کا زہر نوش کرتا ہی اور لوگون کے برتنون مین ڈالتا ہی پس آدمی کو اُس زہر سے سخت اذیت پہونچتی ہی یہ جانور اُس گھر مین نہین جاتا جہان زعفران ہوتی ہو اگر اسکو تپ ربع والے کی گردن مین باندھین نافع ہو یہ جانور جہان نمک کو پاتا ہی اُسمین لوٹ جاتا ہی پس جو کوئی اُس نمک کو کھاتا ہی مرض برص مین مبتلا ہوجاتا ہی اگر اسکو مارکر سانپ کی بانبی مین ڈالدین کل سانپ وہان سے نکل بھاگینگے اگر اسکو دوکرہ کرکے ایسی جگہ پر باندھ دین جہان کا منیا یا گھنسی گوکھی ہو تو وہ نکلجاوے اگر مسون پر اسکا ضماد لگائین دفع ہوجاتین اگر اسکو خشک کرکے روغن کے ہمراہ گنج مین لگادین بال نکل آوین

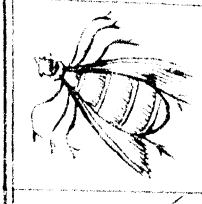

بچھو کے زخم پر اسکا گوشت لگانا مفید ہی صورت یہ ہی

سلحفات یعنے کچھوا یہ جانور بحری اور بحری ہوتا ہی اسکو فارسی مین کشف کہتے ہین جسوقت زراعت یا باغ مین پالہ پڑنے کا خوف ہوتا ہی لوگ اسکو لیکر الٹا لٹکا دیتے ہین پس پالہ کا صدمہ نہین پہونچتا اور اگر بڑے کچھوے خشکی والے کو لیوین اور اُسکے شکم کے آلات کو باہر نکالین اور اُسمین طفل مصروع کو بٹھادین صحت پاوے ارسطاطالیس نے اپنی کتاب الحیوان مین لکھا ہی کہ کشف کو ہی کو دیکھا مین نے کہ دونون اُنکے ہاتھ مانند کتے کے تھے اور دونون پانون اُنکے مانند فیل کے اور سر افعی کے مانند جو انمین سے ایک بھی دریا کی طرف جاتا تھا تو اور کشف بھی اُسکی ہمراہی کرتے تھے اور جو ایک پانی پیتا تھا تو اور اُسکی طرف دیکھتے تھے اور لقط دیکھنے سے تشنگی اُنکی دفع ہوجاتی تھی پس مجکو بڑا تعجب ہوا اور اگر ہم اسکو نہ دیکھتے یقین نہ لاتے اگر اسکے پوست کو کسی درندہ کے پوست کے ساتھ برابر رکھین وہ پوست پھٹ جاوے اب خشکی والے کشف کو ہم بیان کرتے ہین جو کوئی عضو آدمی کا درد کرے اگر اُسکے مانند کوئی عضو کشف کا لیکر اُسپر باندھین درد دور ہوجاے

مگر عضو راست پر اور چپ چپ پر اسکا زہرہ مرگی والے کی ناک مین پھکا نا مفید ہی اگر گلگو اسکے
آلودہ کرین درد گلو دور ہو جاے اسکے خون کا اگر دھوان دیوین مرگی والے کو نافع ہو اور زہر بشر ارکے
زخم کو مفید ہی اسکے پوست سے اگر دیگ کا سرپوش بناوین تو جوش نہ آویگا اگرچہ کتنی ہی آگ زیادہ ہو

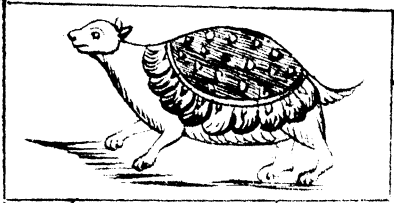

اسکا پتا نقرس پر بانا دھنا در دزائل کرتا ہی
اسکا بیضہ کھانا لڑکون کی کھانسی کو مفید ہی
اور نیز صرع اور نقرس اور قولنج کو بہت
نافع ہی صورت اسکی یہ ہی

صرر پروانہ ہی جسکو عرب بنت وردان کہتے ہین شیخ رئیس کہتا ہی کہ یہ جانور تمام وکمال

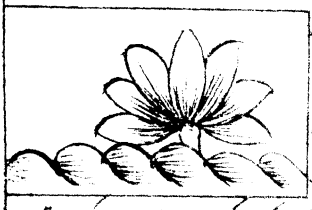

بواسیر اور دیگر گزندہ جانورون کے زخمون کو مفید ہی
اگر اسکو جلا کر پیسکر اور سنگ سرمہ ملا کر آنکھ مین لگاوین
روشنی تیز کرے اگر گاو کے زہرہ کے ساتھ سرمہ لگاوین
ناخنہ دور ہو جاے واللہ اعلم بالصواب

ضاجہ ایک قسم کا حیوان ہی جسکے بدن کی کلانی کی تعریف نہین کرسکتا جسنے نہین دیکھا ہو یقین
نہ لاویگا کہتے ہین کہ بیت المقدس کی سرزمین مین ہوتا ہی اور کوس بھر کے گرد مین گھر اپنا بناتا ہی

اسکا خواص یہ ہی کہ جس
حیوان کی نظر اسپر پڑے
وہ فورا مر جاے یا اسکی
نظر کسی جانور پر پڑجاے
تو وہ جانور فورا مر جاے
جو کہ اس سرزمین کے
حیوانات نے یہ تجربہ کرلیا ہی
اسلیے جب اسکے روبرو سے گذرتے ہین اپنی آنکھین بند کرلیتے ہین صورت اسکی یہ ہی
ضب اسکو فارسی مین سوسمار کہتے ہین یہ حیوان زیرک ہوتا ہی اور اپنا گھر نہین بناتا ہی مگر بہت سخت
سرزمین پر تاکہ چارپایون کے سم سے آزار نہ پہونچے اور اونچے مقام پر رہتا ہی تاکہ سیلاب کا گذر نہو اور نیز
کسی پہاڑ یا بڑے درخت یا سنگ کلان کے قریب گھر بناتا ہی تاکہ اس علامت سے اپنے گھر کو پہچان لے

کیونکہ اس حیوان مین فراموشی کا غلبہ زیادہ تر ہوتا ہی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بوجہ فراموشی کے دوسرے
جانور کے مکان مین چلا جاتا ہی اور اسکا شکار ہو جاتا ہی اسکا انڈا کبوتر کے انڈے کے برابر
ہوتا ہی اور انڈا رکھنے کے واسطے زمین پر آشیانہ نہین بناتا ہی مانند آشیانہ شترمرغ کے اور ایک مرتبہ مین
اسی انڈے دیتا ہی اور زمین مین دفن کر کے چالیس روز چھوڑ دیتا ہی بعد چالیس روز کے آکے
دیکھتا ہی کہ سب بچے بیضون سے نکل کے دوڑ رہے ہین اُسوقت انمین سے جسقدر چاہتا ہی
کھا لیتا ہی اور باقی ماندہ بھاگ جاتے ہین حافظ کا قول ہی کہ جب سوسمار اپنے بچون کو کھانا چاہتا ہی اپنے
مکان مین تنگ جگہ پر کھڑا ہوتا ہی اور سب راہین اپنے دونون ہاتھ سے مسدود کر لیتا ہی اور پھر کھانا
شروع کرتا ہی تاکہ کوئی بھاگ نہ جاے اور بعد سیر ہو جانے کے کچھ بچتے ہین ورنہ سب کھا جاتا ہی ایک شاعر کہتا ہی

ع اکلت بنیك اکل الضب حتی ترکت بنیك لیس لهم عدد یعنے مثل ضب کے مین نے بھی
تیرے تمام بچون کو کھا لیا اور کچھ قلیل کو چھوڑ دیا جب کردم اسکو ڈنک مارتا ہی ایک قسم کی کھاس جسکو
اون انفار کہتے ہین کھا کر نفع پاتا ہی بہار کے موسم مین خوشگوار ہوا سے عیش پاتا ہی اسکا قاعدہ ہی
کہ جب آدمی کو دیکھتا ہی تو اسکے پیرون کے بیچ مین آکر کاٹ کھاتا ہی اور آماجگاہ ہو جاتا ہی جو کچھ
قول بوحنیفہ درج النصب یعنے ضب کی راہ سے گذر نہ کرے کیونکہ وہ تیرے پانون مین کاٹ کھائیگا
اور تو راہ روی سے معذور ہو جائیگا خواص اگر سوسمار کو شراب مین ملا کر پوا سے پیرالش کرین
زائل ہو جاے اسکا دل جو کوئی کھاوے خفقان دور ہو جو کوئی اسکا کلیجہ کھاوے کلیجہ کا درد دور ہو
اگر اسکا خون پینے کے آلے مین ملا کر غازہ کرین ہق کو زائل کرے اگر بورق کے ساتھ مین جھاین کر
نافہ پر جسکا بدن ضرب سے پھٹ گیا ہو یا زخم ہو گیا ہو اسکو اسکے گوشت کا شوربا کھانا مفید ہی نیز
آنکھ کی روشنی اور باہ کو زیادہ کرتا ہی اور جو کوئی کھاوے مدت تک تشنہ ہو اسکے پشت کی ہڈی
جسکے پاس ہو اسکو قوت جماع زیادہ ہو اسکا خصیہ پاس رکھنا نوکرون کی نگاہ مین معتبر رکھتا ہی جس
گھوڑے کی گردن مین اسکے پانون کی ہڈی کو باندھین کوئی گھوڑا اس سے تیز روی مین زیادہ نہو گا

اگر اسکا پوست تلوار کے قبضہ مین باندھین
دلیری حاصل ہو اگر اسکے پوست
مین شہد رکھین اور وہ شہد کوئی
چاٹے شوت زیادہ ہو اور قضیب مین استادگی آوے
اسکا گرین برص اور کلف پر ضماد کرنا نافع ہی اگر اسکا سر مہ بناوین سفیدی چشم اور نزول آب کو نافع ہی صورت یہ ہی

طربان یہ چھوٹا سا جانور بلی کے برابر گندہ بو ہوتا ہی اسکی بدبو سے زیادہ بدتر دنیا مین کوئی چیز نہین اگر اسکی بو اونٹون کی ناک مین جاوے پراگندہ ہون جس کپڑے پر یہ جانور گوز کرے تو اگر اسکو پچاس شوب دین تو بھی اُس سے بو دفع نہو جسوقت دو آدمیون کے درمیان مین کوئی گوز کرتا ہی تو عرب یہ مثل کہتے ہین فسا بینہما الطربان یعنے انکے درمیان مین طربان کی بو آتی ہی یہ جانور سوسمار کا دشمن ہی ہمیشہ اسکو ڈھونڈھا کرتا ہی اور سوسمار اپنے سوراخ کو سخت اور بہت مضبوط بناتا ہی کیونکہ طربان اسکا تخصص نہایت درجہ کرتا ہی جاحظ کا قول ہی کہ جسوقت طربان سوسمار کو کھانا چاہتا ہی اُسکے سوراخ مین جاتا ہی اور اپنے

واسطے کوئی تنگ جگہ تلاش کرتا ہی جسمین اسنے تہیگاہ کو چسپان کرتا ہی اور ایک گوز کرتا ہی تا تمام مکان مین اسکی بو منتشر ہو جاوے پس اُس بو سے سوسمار کے بچون کے پریشان اور ضعیف ہو جاتا ہی اور دوسرے گوز مین مدہوش ہو جاتا ہی اور تیسرے گوز مین وہ سب مرجاتے ہین اسوقت طربان اُن سب کو کھا لیتا ہی صورت یہ ہی

ظبا یہ جانور گرگٹ کی قوم سے ہی نہایت درجہ اس سے بصورت ہوتا ہی یہ جانور آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہی اور بہت ملتفت ہوتا ہی کہتے ہین اگر اسکو کپڑے مین لپیٹ کر صاحب نیزہ کے ہاتھ مین تپ جاتی رہتی ہی اس جانور کی ایک قسم مکان کران مین ہوتی ہی سرخ رنگ گویا یاقوت سرخ معلوم ہوتا ہی اسکی دونون آنکھون مین ایک درخت سا معلوم ہوتا ہی خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر مستا جوان پر اسکا

گذر ہو اور اسکے کسی کھانے مین زہر ملا ہوا ہو تو اسکی آنکھون سے آنسو جاری ہونگے اسی سبب سے اس حیوان کو بطور تحفہ کے بادشاہون کے پاس لیجاتے ہین صورت یہ ہی

عقرب یعنے کژدم یہ کل حشرات مین پلید تر ہی جس چیز کو پاتا ہی اُسپر ڈنک مارتا ہی اسکے آٹھ پانون ہوتے ہین اور آنکھین اسکی شکم مین ہوتی ہین اور اسکا بچہ پشت سے نکلتا ہی جب پیدا ہوتا ہی تو مان اسکی مرجاتی ہی اور جب کسیکو ڈنک مارتا ہی فورًا دہان سے فرار ہوتا ہی اور شب مین اپنے گھر سے نکلتا ہی جس چیز کو حیوانات یا جمادات سے پاتا ہی ڈنک مارتا ہی جاحظ لکھتا ہی

کو خاقان بن صبیح نے مجھسے کہا کہ مین نے اپنے گھر مین ایک آواز سنی قریب سبوچہ آب کے پس مین نے ٹھہر
کر دیکھا تو ایک بچھو سبوچہ پر ڈنک مارتا ہی پس مین نے اُسکو مارڈالا بعد دیکھا کہ جس جگہ کژدم نے
ڈنک مارا تھا وہان سوراخ ہوگیا ہی اور پانی رواں ہوکر کژدم سانپ کو دیکھتے ہی ڈنک مارتا ہی اسوقت
سانپ اسکا تفحص کرتا ہی اگر پاجاتا ہی تو کھالیتا ہی اور اچھا ہوجاتا ہی اور اگر نہین پاتا ہی تو مرجاتا ہی گویا
سانپ کے حق مین اسکے زہر کی دوا اسی کا گوشت ہی بعض حکیمون نے ایک دمی کی شاگرد سے کہتا تھا فلان
شخص مانند کژدم کے ہی کہ نقصان کے سوا فائدہ نہین کرتا پس طبیب نے اُسکو جواب دیا کہ تو نادان ہی
کیونکہ کژدم نافع بھی ہی جب اُسکو پیٹ جلا کر کے اُسکے نمش کے زخم پر لگاوین تو زہر باطل ہوجاتا ہی اگر کژدم
مٹی کے برتن مین رکھکر سر بوش سے بند کرکے زمین مین دبا دین اور جب دو جل کر خاک ہوجاے اسوقت دو حصہ
بقدر ایک نیم رنگ کے سنگ شاذ لے کو پیلا سنگ مثانہ کو پارہ کردیتا ہی اگر اُس شخص کو جسکو
بہت دن سے تپ آتی ہو کژدم تپ زائل ہوجاے اسی جمع اگر مفلوج کو کاسہ فالج دور ہوا گر زہ

جلاوین اور جسم مین دھونی دین وہان رونی کژدم رہیگی
بلکہ سب مرجائینگے اگر بڑے کژدم کو پکڑکر خشک کرین
اور اُسکو سرکہ مین گھسکر مرض پر لگاوین راحت ہوجاے
خاکستر روغن مین ملاکر جس جلد کا دور ہوا مال چھے
وہان پر نہ نکلینگے

عنکبوت یعنے مکڑی ایسے نام فارسی مین دیو پا کہتے ہین یہ حیوان کئی قسم کا ہی بعضے مین
لمبی ٹانگ والا ہوتا ہی یہ جانور شکار سے عاجز ہوتا ہی اسی واسطے یہ اپنا جھ مثل جال کے اپنے لعاب
سے بناتا ہی جب چاہتا ہی کہ شکار کرے تو دو مقام کے بیچ مین تار کرتا ہی جسے سیان کی کشادگی
تقریباً ایک گز کے ہوتی ہی اس تک کہ اپنا جال اُسکو دونون کناروں پر پہنچا دیتا ہی پھر اپنے
کرتا ہی اور اپنے لعاب کو بشکل سیمان کے ہی ایک طرف چھوڑتا ہی تاکہ اُس سے متحق ہوا دوسرے طرف کو
دوڑتا ہی اور اسی طرح پر ادھر سے اُدھر دوڑ کر بناتا ہی اور تناسب کا لحاظ رکھتا ہی اور اپنے بافتہ کو
پختہ کرنے کی واسطے اوس پر حلقہ کرتا جاتا ہی اور گرد کو نصب کیا ہی اور آپ اُسکے کسی گوشہ مین ساکن ہوتا ہی اور منتظر
شکار ہونے کا اُس شبکہ مین کیا کرتا ہی پس جسوقت اُس شبکہ مین مگس یا پشہ گرتا ہی فوراً اُسکو گرفتار کرتا ہی انمین
ایک قسم چھوٹے پاؤن کی ہی جسکا نام فہد ہی یہ شبکہ نہین بناتی ہی تو گوشہ خانہ مین اپنے لعاب
دہن سے جال بناتی ہی اور اُس شبکہ مین شکار پکڑتی ہی یہ اکثر اپنے نار لعابی کو چھتون پر سے آغاز کرتی ہی

اور آپ اسکے ذریعہ سے اترآتی ہو اور اپنے نفس کو اس ریسمان سے آویزان کرتی ہو جب مکھی
اسکے پاس سے گذرتی ہو تو اُڑا دھکہ متوجہ ہو کر شکار کرلیتی ہو اور مضبوط پکڑ کے اپنے مکان میں لاتی ہو
تیسری قسم ایسے ہوتی ہیں جسکے چھ آنکھیں ہوتی ہیں جسکو مکھی کو دیکھتی ہو اپنے تئیں زمین میں چھپا لیتی ہو اور
دم اعضا ساکن کرلیتی ہو جبکہ مکھی چیت کرتی ہو اکثر اسکی جست میں خطا نہیں ہوتی ہو چوتھی قسم رتیلا ہوتا ہو
ریت میں رشت ہوتا ہو اگر مکھی پر سے گذر جاوے اوہ فوت ہو جاوے اور یہ آزار اسکے لعاب سے پہونچتا ہو
دانک سے اور اسکا ذکر سابق ہو چکا ہو اسکو عقرب الشیطان بھی کہتے ہیں پانچویں قسم اژدہے کا کڑوہ گھونگ ہوتا ہو
دشمن ہو انہیں سے پانچویں قسم ایسی ہو جو تیعہ یا زمین پر جالا لگاتی ہو اسمیں اگر کوئی مکھی وغیرہ آجاتی ہو
توشکار کرلیتی ہو چھٹی قسم اپنا جال سب سے زیادہ باریک بناتی ہو اور جہاں جال لگاتی ہو
وہاں سے چلی جاتی ہو جب وقت اسکے جال میں مکھی گرتی ہو تو مضطرب ہوتی ہو بعدہ مرجاتی ہو
پھر مکھی کو دیکھا کرتی ہو پس اگر زندہ ہوتی ہو تو مکھی کی طرف جست کو جاتی ہو ورنہ بطور خزانہ
جمع کرتی ہو اگر آفتاب کے وقت میں مکھیاں اسکے جالوں میں گرفتار ہوتی ہیں بعض کہتے ہیں کہ مادہ
منکبوت جالا بنانے کا کام جانتی ہو اور نر وقت نہیں ہوتا اور بعضوں کے نزدیک دونوں شریک ہوتے ہیں
اور بعض کے نزدیک نر مادہ مانند شاگرد و استاد کے ہوتے ہیں کہتے ہیں اگر منکبوت کو کاسے کے کاسہ میں لپیٹ کر
پینے کے باندھیں زائل ہو جاوے طبیبوں کا قول ہو کہ اسکو گھسکر شراب میں پینا ملغی پیدا کرے

فارہ چوہیا ہوتا ہو اور یہ دو قسم ہوتا ہو ایک خانگی جسکا محل حل حرم میں جائز ہوتا ہو
صاحب کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قتل پر اشارہ فرمایا ہو کیونکہ یہ بڑا
مفسد ہو اکثر چراغ کی بتی روشن لیجاتا ہو اور کبھی کبھی بیت المال جلا دیتا ہو اور انسان کے
ذخیرہ کو بگاڑ دیتے اور کتاب اور اقسام غلہ وخوردنی کو خراب اور پریشان کرتا ہو اور انمیں بیٹ کرتا ہو
اکثر کنوئیں میں گر مرجاتا ہو اور آدمیوں کو اسکے پاک کرنے میں دقت ہوتی ہو انسان کو جب پلنگ یا
دولانہ کتا کاٹتا ہو تب یہ جانور اس آدمی کی بڑی تلاش کرتا ہو اور ہر طرح کے حیلہ سے اپنا کام کرتا ہو اگر
پلنگ کا زخم ہو تو اسپر خاک ڈالتا ہو اگر مارے کتے کا زخم ہو تو اسپر پیشاب کرتا ہو اور اس حرکت سے

انسان کی موت آتی ہو بعض لوگون کا کلام ہو کہ اس جانور کو قوت حافظہ نہین ہو کیونکہ جب بلی کو دیکھتا ہو اپنے سوراخ مین جا چھپتا ہو اور فورا پھر نکلتا ہو اور اسقدر یاد نہین رکھتا کہ بلی سوراخ کے دروازہ پر کھڑی ہو اور بعض کہتے ہین کہ اسکی قوت حافظہ نہونے کو کیونکر کہہ سکتے ہین کیونکہ یہ اپنی خوراک کے خیال سے ذخیرہ جمع کرتا ہو اور اکثر امور معیشت مین حیلہ کرتا ہو اس جانور کی عجیب عجیب حیلہ سازیان ہوتی ہین انمین سے ایک یہ ہو کہ جب کوئی روغن شیشے مین ڈالتا ہو پس اگر روغن لبالب ہوتا ہو تو اسکے پیتا ہو اور اگر اسکا سوراخ چھوٹا ہوتا ہو یا روغن لبالب نہین ہوتا ہو تو انمین اپنی دم داخل کرتا ہو اور اسکو روغن مین ڈبو کر نکالتا ہو اور چاٹتا ہو تا اینکہ تمام روغن پی لیتا ہو بعض چوہا جب انڈا لیجانے کو ہوتا ہو تو اپنے پیٹ کے نیچے رکھتا ہو اور اپنے چارون ہاتھ پانون سے اسکو پکڑتا ہو اور دوسرا چوہا اسکی دم کو پکڑ کر کھینچتا ہو تاکہ وہ اپنے گھر چلا جاوے بعض چوہے جب چاہتے ہین کہ جو زیتون ایک چوہا وہ جو زیتون کھا کر دوسرے چوہے پر رکھتا ہو اور وہ اپنی دم کو اس جوز پر چپیڑ کر کے اپنے سوراخ تک لیجاتا ہو یہ جانور کرگدم کا دشمن ہو اگر اسکو اور کرگدم کو ایک شیشہ مین رکھین ان دونون کے باہم گھر عجب طرح کی جنگ شروع ہوجاویگی کیونکہ بچھو چوہے کے ڈنک ماریگا اور چوہا چاہیگا کہ اسکی دم کو کسی طرح کاٹ لون پس اگر چوہے کی کرفت مین اسکی دم آجاویگی تو غالب ہوگا ورنہ اگر کرگدم اسکو کرفت سے ڈنک ماریگا تو چوہا جان نہوگا جو کوئی دو دشمنی چوہے کی دم رسی مین باندھے اسطرح پر کہ ایک اس کنارہ اور ایک اس کنارہ پر تو دونون کے درمیان مین لڑائی شروع ہوگی اسطرح پر کہ کسی بہانہ یا زمانہ مین دیکھو نہ کسی موقع رسی کھل جاتی تو ایک دوسرے سے مفرور ہونگے ایک قسم انکی آفریقہ مین ہوتی ہی قسیم روپیہ اور اشرفی کا عاشق ہو جہان سے چور لیجاتے کسی نے بیان کیا ہو کہ اسکے گھر مین ایک چوہا تھا کہ اس سے مین نے بڑی محنت پائی تھی پس مین نے اسکو چوہے دان مین گرفتار کیا اور اسکے مارڈالنے کی فکر مین تھا کہ اسکا بچہ آیا اور اپنی مادہ کو قید مین پاکر اپنے سوراخ مین چلا گیا اور وہان سے ایک اشرفی لاکر چوہے دان کے قریب رکھدی اور آپ منتظر رہا کہ شاید یہ شخص اسکو رہا کر دے جب مین نے نہ چھوڑا تو چند بار مین اسی طرح بہت سے دینار لایا جب اسنے دیکھا کہ اب بھی یہ شخص میری مادہ کو خلاص نہین کرتا اس مرتبہ ایک ٹکڑا کپڑے کا لایا آخر مین نے سمجھا کہ اب اسکے پاس دینار نہین رہے غرض اسی قدر لیکے مین نے اسکی مادہ کو خلاص کر دیا صورت یہ ہو

ایک قسم انمین ہی جنکا نام

حلمد ہی حق تعالی نے انکو اندھا پیدا کیا ہی یہ قسم بجز جنگلون کے در کمین نہین ہوتی لیکن انکو قوت سامعہ بہت تیز عطا ہوئی ہی حتی کہ دور کی آہٹ پاکر اپنے سوراخ مین بھاگ جاتا ہی اور گھاس کی جڑین کھاتا ہی کہتے ہین کہ اسکی

مادہ جب بچے کو ہوتی ہی یہ جاتی ہی جو کوئی اسکے شکار کی خواہش کریگا اسکے سوراخ پر بیٹھ جاتی ہی اور جس شکار دالے کی بو سونگھ پاتی ہی تو اپنا پیشاب کرکے اوسے صورت اسکی یہ ہی ایک قسم انمین نافۃ المسک ہوتی ہی جسکے ناف مین مشک ہوتا ہی جب یہ مشک آمادہ ہوتا ہی تو اسکا شکار کرتے ہین اور اسکی ناف کی بوٹی کرتے ہین تاکہ خوانی نجد ہو اور وہ مشک آہو سے دس حصہ زیادہ خوشبو مین

ذات الخناق ہوتا ہی صورت نافۃ المسک کی یہ ہی ایک قسم

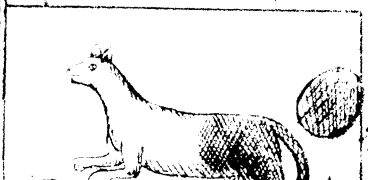

اور ایک قسم انمین

فارہ البیش ہی کہتے ہین کہ یہ جانور چوہے کے مانند ہوتا ہی مگر موش نہین ہوتا اگر گھاس زہر قاتل ہو اوسے نہین کھاتا ہی اور اسی کو کھاتا ہی جو زہر قاتل نہو اور اس قسم

اس کلمہ سے زمین میدہ مین بھی صورت یہ ہی اور انمین ایک قسم

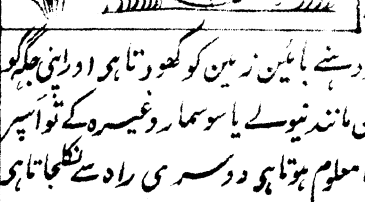

یربوع ہوتا ہی یہ موش دشتی ہوا سے دو سوراخ ہوتے ہین ایک کو قاصعہ کہتے ہین اور دوسرے کو نافقا کہتے ہین اور یہ اپنے مکان مین بہت سے حجرے بناتا ہی اسکے سوراخ کی ترتیب ایسی ہوتی ہی کہ نیچے اور پر رہتے ہین زمین کو کھودتا ہی اور اپنی جگہ کو چھپاتا ہی پس اگر اسکے دشمن اسکا غم کرین مانند نیولے یا سوسمار وغیرہ کے تو اوپر غالب نہو سکین کیونکہ جسوقت اسکو کچھ بھی کھٹکا معلوم ہوتا ہی دوسری راہ سے نکلجاتا ہی

رہنے مکان مین بہت سے دروازے ہوتے ہین اور دشتی موشون کا بادشاہ ہوتا ہو
جسوقت دشتی موش اپنے اپنے سوراخ سے نکلنا چاہتے ہین انکا رئیس اول نکلتا ہو اور چارون طرف

نگاہ کرکے جب دشمن کو نہین دیکھتا ہو تو آواز کرتا ہو اور
اُسکی آواز سراور چوہے برآمد ہوتے ہین اور اگر
کوئی دشمن نظر پڑتا ہو تو فوراً سوراخ مین جا چھپتا ہو
اور اپنے تابعین کو بھی مانع ہوتا ہو ورنہ سب باہر نکلتے ہین
اور رئیس انکا کسی اُونچے ٹیکرے پر جاکر بیٹھتا ہو اور سب کی
نگہبانی کرتا ہو اور تابعین سے غذا طلب کرتا ہو
پس جو کچھ انکے ہاتھ لگتا ہو میوہ وغیرہ سے اپنے رئیس کے
واسطے لاتے ہین اور جسوقت وہ رئیس کسی دشمن کو
دیکھتا ہو سب کو خبردار کرتا ہو تا یہ ایک اپنے اپنے سوراخ مین چھپ جاتا ہو اگر رئیس دشمن سے غافل ہو جاوے
اور دشمن ناگاہ آپڑے اور کسی قدر انکو پکڑ لے تو باقیماندہ بھاگ جاتے ہین اور بعد ازان جیالا ہو کر
اُس غافل رئیس کو معزول کرتے ہین بلکہ اسکو مار ڈالتے ہین اور دوسرے کو اوسکی ریاست تفویض

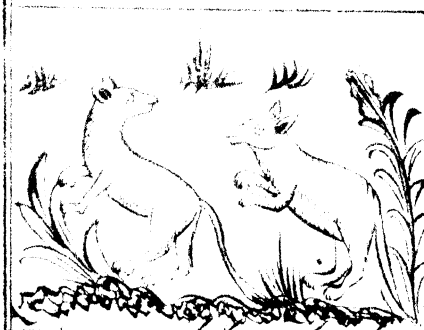

کرتے ہین صورت یہ ہو انمین ایک قسم کو
سمندر کہتے ہین یہ بھی اسی صورت کا ہو مگر موش
نہین ہو غور کے شہرون مین پایا جاتا ہو یہ جانور
آگ مین جانے سے نہین جلتا ہو اور اگر سے صحیح
سالم نکل آتا ہو بلکہ اُسکے بدن کا میل جل کر
رنگ بدن روشن ہو جاتا ہو اور اسکے بال وغیرہ کو
سر موآزار نہین پہونچتا بادشاہون کے دسترخوان اسکے پوست کے ہوتے ہین کیونکہ نہایت نرم ہوتا ہو پس
جب وہ دسترخوان میلا ہوتا ہو آگ مین ڈالنے سے صاف ہو جاتا ہو صورت یہ ہو کہتے ہین جو کوئی
دشتی موش کو پکڑ کر اسکی دم کاٹ ڈالے یا اسکو خصی کرے اور چھوڑ دے تو وہ دوسرے
موش دشتی اور خانگی کو نہایت پریشان و خوار کرتا ہو اور کوئی اُسپر غالب نہ آوے یہان تک کہ بلی اور نیولے
بھی اُس سے عاجز ہوتے ہین ایسی اُس چوہے مین چوہانروی اور دلیری ظاہر ہوجاتی ہو اکثر کھلیان والے اس عمل کو
کرتے ہین خواص جو کوئی چوہے کو دو پارہ کرکے باندھے پیکان یا کانٹا جو عضو مین گڑگیا ہو نکل جاوے اگر اسکو

جلاکر اسکی خاکستر روغن بین ملاکر گنج بین لگاین بال نکل آئین اسکا سر پاچہ لنگان بین باندھکر باندھنا
دوسرا اور جمع کو مفید ہو اسکی آنکھ اگر ٹوپی بین رکھین رفتار کی تکلیف معلوم نہو اور نیز اگر کسی قوم بین وہ
شخص ہو تو اکثر لوگ اُس قوم کے اس سے بچیر ہونگے اگر اُس ٹوپی کو صاحب تپ پہنے فوراً آرام ہو
سمندر کے پتہ کو اگر خدام والا نوش کرے آرام ہو جاتا ہے اور سمندر کا خون نصیب پر لگانا بہ زیادہ کرتا ہے
کل جوہون کے خون بین یہ تاثیر ہی کہ آنکھ کے پر بال کو آنکھ پر اگر لگاوین پھر کبھی پر بال نہ نکلے گی چربی روغن
گل بین گھلاکر اگر لگاین چہرہ کی جھائیان دفع ہو جائین گوشت اسکا بریان کرکے اگر لڑکے کو کھلاوین ہنسلی
زائل بہتا بند ہو جاے اسکا خصیہ عورت کی ران بین باندھنا بانجھ کر دیتا ہی اسکی دم مرگی والے کے باندھنا نافع
مفید ہو اور دردِ سر بین بھی نافع ہی اگر اسکا پوست صبح کو نکال کر گھر بین لٹکاوین سب چوہے بھاگ جاوین اسکا
بین جل کر کے سہ بلین عارضہ دار الثعلب دور ہو اگر اسکے سر گبین دو پیاز اور بورق اور شکر سرخ اور اشنان ہموزن
صاحب قولنج نشان لے فوراً مفید ہوگا اسکا مغز بین شہد بین ملاکر لگانا ناخنہ جو گھوڑے کی آنکھ بین ہوتا ہی بالکل
زائل کرتا ہی اور اسکا کھانا لڑکون کے سنگ بثانہ کو بھی نافع ہی اور جسکا پیشاب بند ہو گیا ہو اسکو بھی مفید ہی
اگر سر گبین ہوش کا سہ سر بین سفید سی چشم زائل ہو اسکا پس ماندہ کھانا فراموشی زیادہ کرتا ہی قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن یورث النسیان اکل منہا سور الفار یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزین باعث نسیان ہین ایک انمین سے پس خوردہ موش کھانا ہی

فراش یعنے پروانہ یہ حیوان اپنی ذات کو چراغ پر جلاتا ہی کہتے ہین کہ اول مین
یہ حیوان معوض ہوتا ہی اور جب پر نکلتا ہی تب پروانہ ہو جاتا ہی معوض ایک سرخ رنگ کا
چھوٹا کیڑا سا گل مین ہوتا ہی اسکے آگ پر گرنے کا یہ سبب ہی کہ اسکی آنکھ بہت چھوٹی ہوتی ہی پس
جسوقت رات کو چراغ دیکھتا ہی تو اسکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ مین تاریکی مین ہون اور چراغ کو
روزن کی روشنی سمجھتا ہی پس اپنے خیال مین خانۂ تاریک سے اُس روشنی کی طرف
جاتا ہی جب قریب شعلہ کے جاتا ہی اور گرمی محسوس ہوتی ہی تو پھر آتا ہی اور یہ خیال کرتا ہی
مین روزن تک نہین پہونچا پھر دوسری مرتبہ اسکی طرف قصد کرتا ہی اور آخر اسی آمد و رفت مین جلجاتا ہی
خفیف سمرقندی سے روایت ہی کہ ایک روز بہت سے پروانہ جمع ہوے خلیفہ معتضد باللہ
روبرو شمع کی روشنی پر پس مین نے ایکجا کرکے جب شمار کیا تو انمین بتیس تھے

فراش شیخ رئیس کا قول ہی کہ حیوان لکڑی مین ہوتا ہی اور سخت گندہ بو ہوتا ہی اگر اسکو سرکہ مین پیس کر نوش کرین
جونک جو حلق مین چمٹ گئی ہو اسکو باہر نکالتا ہی اور اگر اسکو ہاتھ سے مل کر سونگھین تو درد سر کو

ہو اگر اسکو گھسکر سوراخ ذکر مین رکھدین تو بند پیشاب جاری ہوجاے اگر کوئی سات حدد اسکے
قطے کے ساتھ قبل آنے تپ ربع کے لگجاے نافع ہو اگر تنہا انکو کھا جاے تو گزند ہوام سے محفوظ رہے
قمل یعنے جون یہ آدمی کے پسینہ سے اور میل سے پیدا ہوتی ہو کیونکہ پسینا آدمی کے کپڑے یا بالون کی گرمی سے متعفن
ہوتا ہو اور یہ اُس سے پیدا ہوتی ہو اور اسمین انڈے دیتی ہو اور انکو ایسا مضبوط چپکا دیتی ہو جنکا دور کرنا ممکن نہین ہوتا اور مرے
سیاہ مین کالی جون اور سپید مین سفید اور سرخ مین سرخ اور سفید وسیاہ بالون مین کچھ سفید اور کچھ سیاہ پیدا ہوتی ہو اگر
حاملہ عورت کے بچے کا زیادہ دریافت کرنا منظور ہو تو اُس عورت کا دودھ ہتیلی مین لیکر اسمین اس جانور کو
چھوڑے اگر وہ دودھ سے نکل جاوے تو حاملہ کے شکم مین بیٹی ہو اور اسکے برخلاف بیٹا
ہوگا کیونکہ بیٹی کا دودھ رقیق ہوتا ہو اور بیٹے کا غلیظ پس جون رقیق سے نکلجاتی ہو اور غلیظ سے نہین
قنفذ اسے فارسی مین خارپشت کہتے ہین اسکے پشت پر کانٹے ہوتے ہین جنکے درمیان
اپنے تمام بدن کو چھپا لیتا ہو یہ جانور اپنے گھر مین دو دروازہ رکھتا ہو ایک شمالی ہوا کے
مقابل اور دوسرا جنوبی کے مقابل پر یہ سانپ کا عدو ہوتا ہو اگر سانپ کی گردن اسکے
منہ مین آجاتی ہو تو بآسانی کھا جاتا ہو اور اگر دم سانپ کی اسکے منہ مین آوے تو دم کو مضبوط
پکڑ کے اپنے تمام بدن کو اپنے خارون مین چھپا لیتا ہو اور اُسکی طرف پشت کر دیتا ہو جب سانپ
اسپر چڑھ مارکر مر جاتا ہو اسوقت کھا لیتا ہو انگور کے درخت پر بھی چڑھ جاتا ہو اور اسکے خوشون کو
توڑ کر زمین پر گرا دیتا ہو بعدہ درخت سے اُتر کر اُن خوشون پر لوٹتا ہو اور انکو اپنے کانٹون مین چھیدکر
بچون کے واسطے گھر لیجاتا ہو اور ایک قسم انمین بڑی ہوتی ہو اسکی نسبت خارپشت خرد
سے اسطرح ہو جیسے کہ بھینس کی نسبت گاو سے کہتے ہین کہ اسطرح کے خارپشت اپنی پیٹھ
خار گھما کر دشمن کو مارتے ہین اور وہ خار مثل تیر کے جاکر اسکا کام تمام کرتا ہو فرقط انمین کہتا ہو اُس
اسکی بابین آنکھ روغن مین جوش دیکر کان مین ڈالنا گرانی دور کرتا ہو جس عضو کے بال نہ اگتے ہون
پتا لمدین ہرگز وہان بال نہ اگینگے اگر گندھک ملاکر پیچ پر لگاوین مفید ہو اسکی قئی بریان کرکے
جسکے تلی مین درد ہو اُسے کھلاوین مفید ہو اسکا گردہ خشک کرکے آب نخود سیاہ کی ہمراہ جسے
جوش دیکر چھان لیا ہو صاحب حبس بول نوش کرے پیشاب کی بندش کھلجاے بادلے کتے کے
کاٹے ہوے عضو پر اسکا خون لگانا مفید ہو شیخ رئیس کا قول ہو کہ اسکے گوشت مین نمک ملاکر کھانا جذام اور
فیل پا کو مفید ہو اور زیادہ اُس لڑکے کو نافع ہو جو خواب مین پیشاب کرتا ہو اور ہوام گزیدہ اور برص
اور تشنج اور سل اور ریاح کو بھی مفید ہو اسکا پوست جلاکر روغن زفت مین ملاکر داء الثعلب پر ملنا

نفع بخشتا ہی ایک قسم انمین دلوک ہوتی ہی اگر اسکا خصیہ پکا کر شہد کے ساتھ نوش کرین نہایت مہی ہی اسکے جانب راست کے ناخن کا دھوان دینا تپ ربع دفع کرتا ہی اگر اس جانور کو جلا کر اسکی خاکستر نا سور پر لگاوین مفید ہی صورت اسکی یہ ہی

ہی ایک چھوٹا سا کیڑا ہوتا ہی جب اونٹ بیٹھتا ہی اسکا بدن سوج جاتا ہی اور اکثر اونٹ ہلاک ہوجاتا ہی صورت یہ ہی

نحل اسے شہد کی مکھی کہتے ہین یہ عجب خلقت مشکل اور لطیف خلقت ہوتا ہی اسکی کمر لاغر ہوتی ہی صفت بدن سے مربع مسا ہوتا ہی پیکا نیزہ دائمی اور سر چوڑا اور گول حق تعالی نے اسکے بدن میں حیا رکھا فرمائے اس فرقہ مین بادشاہی ہوتا ہی اور اسکی اطاعت اس قسم کی سب مکھیان کرتی ہین اور یہ بادشاہی اسکو آبائی میراث مین ملتی ہی اسکو عربی زبان مین یعسوب کہتے ہین اسکا بادشاہ گھر سے باہر نہین نکلتا کیونکہ اگر باہر نکلے تو کل مکھیان اسکے ہمراہ باہر نکلین پس انکا عمل بیکار ہوجاے گر بادشاہ ہلاک ہوجاے تو کل مکھیان اپنے عمل سے غافل ہوجاتے ہین اور ہر ایک ایسی پریشانی سے ہلاک ہوجاے اسکا بادشاہ ہر ہوتا ہی وہ مکھی سب سے بڑا اور وہ مکھیون کو کام بتاتا ہی اور ہر ایک کو کام پر مامور کرتا ہی موم کو گھر بنانے کے لئے جمع کرتے ہین اور جسکو عمل مین کرتا ہی اسکو اپنے احاطہ سے باہر کر دیتا ہی اور جس جایگہ کو شہد بنایا جاتا ہی وہان انکا بادشاہ کھڑا رہتا ہی تاکہ وہ ایسی مکھیون کو وہان نہ جانے دیوے جو غلاظت پر بیٹھی ہون اور اپنے گھر کو نجس بناتے ہین اور وہ متساویۃ الاضلاع ایسے ہوتے ہین کہ مہندس اسکی سمجھ سے عاجز ہی اور ان مکھیون نے شکل مسدس کو اختیار کیا ہی کہ ایسی کیفیت کسی شکل مثلث اور مربع اور مخمس اور مستدیر مین موجود نہین ہی پس مثلث و مربع کی شکل اختیار نہ کی تاکہ گوشہ خالی نہون اور اگر مستدیر کی صورت ہوتی تو گھر کے باہر چند گوشے بے فائدہ رہتے اس سبب سے کہ اگر مستدیر وہ شکلون کو جمع کرین کنارے برابر نہین آسکتے اور کوئی شکل ان شکلون مین سے ایسی نہین ہی جسمین بعد فراہم آنے کے کوئی گوشہ خالی نہ رہے مگر مسدس پس دیکھا چاہیے کہ حق تعالی نے کسطرح پر انکو قوت عقل عطا کی ہی کہ ایسے اشکال متساویۃ الاضلاع بناتے ہین جسکے پہلو کنارہ وغیرہ ایک دوسرے سے پست و بلند نہین ہوتے کوئی کامل مہندس بھی اگر مسطر

اور پرکار سے بنانا چاہے تو اسطرح کے مساوی سے عاجز ہوگا یہ بھی عمل کرتی ہے خرمن اور بہار مین اور ہاتھ اور مُنہ کے وسیلہ سے برگ درختان و شکوفہ کی رطوبت دھنیہ اور تری لیکر گھر کے بنانے مین صرف کرتی ہے اسکے دونون ہونٹھ ایسے تیز ہوتے ہین کہ درختون کے میوہ جات سے اُنکی تری مبکی شناخت سے عقلا حیران رہتے ہین فراہم کرتی ہے اور خداوند تعالی نے اسکے شکم مین ایک ایسی قوت گرم پیدا کی ہے جو اُس تری کے مجموعہ کو شہد بنا دیتی ہے تاکہ وہ اور اُسکے بچے اُسکے ذریعہ سے پرورش ہون اور جو کچھ بچون کی غذا سے فاضل رہتا ہے اُسکو بعض جگہ پر ذخیرہ کرتی ہے اور اُسکے مُنہ کو پردہ باریک موم سے بند کرتی ہے تاکہ شہد گرد و غبار سے محفوظ اور زمستان کے واسطے ذخیرہ رہے اور اپنے مکان کے بعض خانون مین انڈے دیتی ہے اور اُنکو پرورش کرتی ہے اور بعض خانون کو واسطے آرام اور خواب کرنے کے خالی رکھتی ہے جن ایام مین کہ عمل شہد کا نہین کرتی ہے مثل گرمی اور سردی اور برسات کے تو اُس زمانہ مین اُس ذخیرہ مین سے صرف کرتی ہے مگر نہایت اعتدال سے یہان تک کہ فصل زمستان گذر کے ایام بہار آجاتے ہین اور پھر اپنا عمل شروع کرتی ہے اور یہ امر العام ربانی ہے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ظاہری تفسیر اس آیہ کے یہ ہین کہ وحی فرمائی تیرے رب نے طرف مکس شہد کے کہ بنا تو پہاڑون اور درختون و مکانون مین اپنے کان بعد کل پھلون سے پس فکر کر اور راہ خدا مین بعجز و فروتنی چلنا اختیار کر نکلتی ہے شکم زنبوران سے ایک پینے کی جسکے رنگ مختلف ہین شہد جسمین شفا ہے واسطے لوگون کے فسبحان من جعل فضله تعالی [illegible] فضل الخصوص وظله الی یعنے پاک ہے وہ خدا جسنے مکسیون کی فضلہ غذا مین یہ تاثیر بخشی کہ انسے [illegible] متعلق ہوئی اور اُسکے میل پینے موم کے ذریعہ سے روشنی تمہارے تار منسوب ہوا پس اُسکے جانے سے ایک یہ ہے کہ جب اُسکے چھتہ کے نیچے واسطے نکالنے شہد کے دھوان کرتے ہین تو یہ امر مکھیان زنبور کے شہد [illegible] ممکن ہوتا ہے کھا لیتی ہین کہتے ہین کہ سفید شہد جوان مکھی کا ہوتا ہے اور زرد ادھیڑ مکھیون کا درخشان زنبورون کا اور بفرمودۂ خداشہد مین فوائد کثیر ہین پس جسکا مزاج گرم ہو وہ شہد کو سکنجبین وغیرہ کے ہمراہ نوش کرے تاکہ اُسکی حرارت کم ہو اور سرد مزاج کو خالص کھانا نفع کرتا ہے اُسکی خاصیت یہ ہے کہ جو چیز پر تک رکھی ہو اُسے خراب ہو جاتی ہے اگر شہد مین اُسکو دیکھین تو خراب ہوگی اگر مشک مین ملکر رکھین تو پانی بہنے لگتا ہے اگر بدن مین ملین جوئین تمام مرجائین کھانا اُسکا باولے کتے کے زخم کو نافع ہے ایک قسم کا شہد قاتل ہوتا ہے حتی کہ اُسکی بو سے انسان بیہوش ہو جاتا ہے اور موم اُن زنبورون کے مکان کی دیوار سے

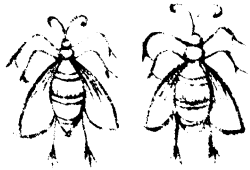

سیاہ موم انکے آشیانہ کا میل ہی
کانٹے وغیرہ زخم سے نکالتا ہی
اگر موم کو کوئی ہمراہ رکھے
کبھی محتلم نہو لیکن مورث غم
واندوہ ہی صورت یہ ہی

نمل یعنے مورچہ یہ غذا کے جمع کرنے مین بڑا حریص ہوتا ہی یہان تک کہ اپنے جسم سے زیادہ بار اُٹھاتا ہی اور ایسے وقت مین یہ جانور باہم ایک دوسرے کو مدد دیتا ہی اور اسقدر کھانا فراہم کرتا ہی جو برسون کو کافی ہو اگر زندہ رہے حالانکہ عمر اسکی ایک سال سے زیادہ نہین ہوتی منسابہ بکری کہتا ہی کہ مورچہ کی دو قسم ہوتی ہین ایک کو عاذر کہتے ہین اور دوسرے کو عقبان عاذر سیاہ رنگ اور عقبان سرخ رنگ ہوتا ہی عجائب مورچہ مین یہ بات ہی کہ زیر زمین مکان بناکر اسمین کوٹھری دروازہ دہلیز کانات وغیرہ بناتا ہی اور اسمین جاڑے کے واسطے ذخیرہ جمع کرتا ہی اور بعض مکانون کو اسطرح بناتا ہی کہ انمین پانی نہ جاسکے نہو عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا تقتلوا النمل فان سلیمان علیہ السلام خرج یوم یستسقی فاذا ھو بنملۃ قائمۃ علی احدی رجلیھا رافعۃ یدیھا تقول اللھم انا خلق من خلقک لا غنا بنا عن فضلک فقال ارجعوا فقد سقیتم بدعوۃ غیرکم انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ چیونٹیون کو نہ مارو کیونکہ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نماز استسقا پڑھنے کے واسطے باہر نکلے ایک چیونٹی کو دیکھا کہ دونون پیرون سے اپنے کھڑی ہوئی ہاتھون کو اٹھائے ہوے کہہ رہی ہی کہ بار خدایا ہمین بھی تیری مخلوقات سے ہون مخلوقات سے فضل سے بے پروا نہین ہو جلکہ اپنے بندگان خاطی کے ساتھ مانند پدر مہربان رحمت کو بھیج کر ہمارا قصور معاف فرما تیرا ہی سبب غنا کا سبب نفا ہی ہے پس سلیمان علیہ السلام نے اُس چیونٹی کی دعا کو سنکر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ چلو اب نماز باران پڑھنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ اسکی دعا مستجاب ہوئی اسکے عجائب مین سے یہ بات بھی ہی کہ باوجودیکہ اسکا بدن بہت چھوٹا ہی لیکن اس قلیل الجثہ ہونے پر اسکو قوت شامہ وہ عطا ہوئی ہی کہ کسی فرد حیوان کو یہ قوت حاصل نہین ہی چنانچہ جہان آدمی کے ہاتھ سے کوئی چیز گری اسکی بو پر مورچہ بہت جلد جمع ہوتا ہی اگر خود نہ آسکے تو اوروں کو جلد خبر کرکے لے آتا ہی اور جو مورچہ کہ اسکے مقابل گذرتا ہی اسکے منہ کو سونگھتا ہی تاکہ اُس بو کے ذریعہ سے اس چیز کا پتا پاوے اور ہر ایک ایک جماعت کو خبر پہونچا دیتا ہی تاکہ گروہ گروہ اُس چیز پر جمع ہو جاتے ہین اور محنت

کرتے ہین اور اگر انکو دریافت ہو جاے کہ کوئی اُنکے اُٹھانے مین شتی کرتا ہی تو سب مورچہ اُسکے مار ڈالنے پر
مستعد ہو جاتے ہین اور جب کچھ دانے اپنے گھر مین جمع کر لیتے ہین اور سوراخ مین تری ہوتی ہی
توڑ دیتے ہین کہ وہ دانہ روئیدہ نہو جاے پس اس خیال سے ہر ایک دانہ کو دو پارہ کر کے رکھتے ہین اور شنبہ کو
چار ٹکڑے کر کے اسلیے کہ وہ دو ٹکڑے کر کے بویا جاتا ہی اور بونے والے کو مقشر کر کے کیونکہ اُسکی قوت
روئیدگی مقشر کرنے سے جاتی رہتی ہی سبحان اللہ کیا قدرت خدا ان باتون سے ثابت ہی بعض وقت
اُس ذخیرہ کو خراب متعفن ہونے کے واسطے دھوپ دیتے ہین اور ابر کو دیکھ کر دھوپ سے اُٹھا کر
ذخیرہ مین رکھتے ہین اور اگر کوئی دانہ پانی سے تر ہو جاتا ہی تو جب دھوپ نکلتی ہی اُسکو خشک کرتے ہین یہ
یہ کہ کسی شے سے مثل انسان یا جانور یا درخت وغیرہ کے فنا نہین ہوتے جب تک کہ وہ مسالہ رہتا ہی
البتہ جب اُنمین نقصان آجاتا ہی تو ویران تنہ ہو کر اُسکے ملاک کا باعث ہوتے ہین مثل اگر کسی درخت یا
سانپ کے تم پڑ جاوے تو اُسکے بدن مین تعفن ہو جاتا ہی اور جانے لگتا ہی اور جب ہو کر اُس سے
جدا نہین ہوتے جب تک کہ وہ زندہ رہتے اگر چیونٹون کو جلاکر دھوئین مین رکھ کی چوہیا مر جاوے یا
بھاگ جاینگی جب اُنکے پر نکلتے ہین تو مرنے کے قریب ہوتے ہین اور کھانا پینا چھوڑ دیتے ہین اور
چونٹی مین اڑنے کی طاقت آتی ہی تو اُسکی موت نزدیک جانتی ہی اگر اُسکے مارنے کو تم کو کوئی حیلہ
تو بے اختیار رینگتے اُسکے شکم سے نکلتے ہین اور اگر پانی مین اُسکے انڈون کو پھینکے تو جہان پر اُنکی
وہان بال نہ آئینگے اگر اُسکے انڈے کسی مسافت مین ڈالدین تو پریشان آوینگی

ورل یہ سوسمار سے چھوٹا جانور ہوتا ہی اور بلی سے کلان اور سگ سے دراز دم کوتاہ قد روسانپ سے
سوسمار کا عدو ہوتا ہی سانپ کا سامنا ہی کرتے کھا جاتا ہی کوئی اس حیوان سے بڑھ کر سانپ کا بیری
اور یہ جانور اپنا گھر نہین بناتا بلکہ جس سانپ کی بانبی مین چاہا گھس گیا پس وہ خود اپنی جان بچانے جہان
جاتا ہی

خواص اسکے گوشت اور جس کو طبقات الامم کہتے ہین یعنے اسکے گوشت کھانے سے

مخصوص عورتین فربہ ہوتی ہین اگر خسم پر کھین
پکان وغیرہ زخمت باہ نکل آتا ہی اگر اسکی چربی
شکر اور آرد جو مین ملا کر بکری کے گوشت مین
پکا کر اُسکا شوربا نوش کرین نہایت فربہ ہون اگر
اسکو جلا کر اسکی راکھ روغن مین ملا کر شانہ پر لگائین درد اُسکا زائل
ہو جاے اگر اسکے گرمین کو لگاوین چہرہ کی جھائین اور سیون کو دفع کرے اور سرمہ اسکا سفید ی چشم کو زائل کرے صورت ہی

خاتمہ عجیبۃ الاشکال کے بیان مین ان حیوان کی شکلین خلاف صور حیوانات معہودہ کے ہین اور ہم اُنکے بعض کا ذکر تین قسمون مین کرتے ہین قسم اول عجیب خلقت خواستہ ہے جزیرون اور اطراف زمین مین پیدا کی ہو قسم دوم یہ وہ ہین جو اور قسم کے حیوانات سے جنکی کچھ شکل پیدا ہوتی ہے ہین قسم سوم یہ وہ ہین جنکی شکل و صورت عجیب اور نادر ہو قسم اول یہ وہ ہین جنکو حق تعالی نے اطراف زمین اور جزیرون مین پیدا کیا ہے از انجملہ یاجوج و ماجوج ہین بیان کرتے ہین کہ سوا ے حق تعالی کے کوئی انکا شمار نہین کر سکتا انکے اوپر کا نصف جسم مثل انسان کے ہوتا ہے انکے دانت درندون کے مانند ہوتے ہین اور بجاے ناخن کے چنگل ہوتے ہین اور انکی دم پر بال ہوتے ہین اور کوئی انمین سے نہین مرتا جب تک کہ ایک ہزار اولاد نہ پشتون سے نہین و تکمیلیت صورت انکی ہو رہی

اور ہمدا یک گروہ مسک نام ہوتے ہین اور یہ قوم زمین مشرق مین قریب یاجوج و ماجوج کے رہتی ہے اور یہ لوگ دمی کی صورت ہوتے ہین مگر انکے ہاتھی کے طور پر کان ہوتے ہین سوتے وقت ایک کو بچھا لیتے ہین طور پر اور دوسرے کو اوڑھتے ہین صورت یہ ہے

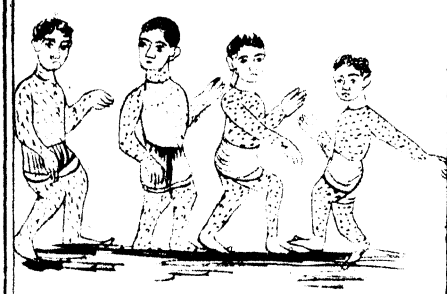

ازانجملہ ایک گروہ ہی سد سکندری کے قریب پہاڑون مین رہتے ہین انکے قد کوتاہ اور ہر ایک کی درازی قد پانچ بالشت کی انھین کے ہاتھ سے ہوتی ہی اور انکے منھ چوڑے اور بدن کالا اور آنکھین زرد اور سفید نقطے ہوتے ہین آدمی سے متوحش ہوکر درختون پر چڑھ جاتے ہین صورت یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ ہی کہ خبر یرۂ زنگیان مین بصورت آدمی ہوتا ہی اور انکے پر ہوتے ہین کہ اُنسے اُڑتے ہین اور پر انکے سپید و سیاہ اور زرد رنگ ہوتے ہین اور انکے کلام کو بجز انکے اور کوئی نہین سمجھ سکتا اور آدمی کے مانند کھاتے پیتے ہین صورت یہ ہی

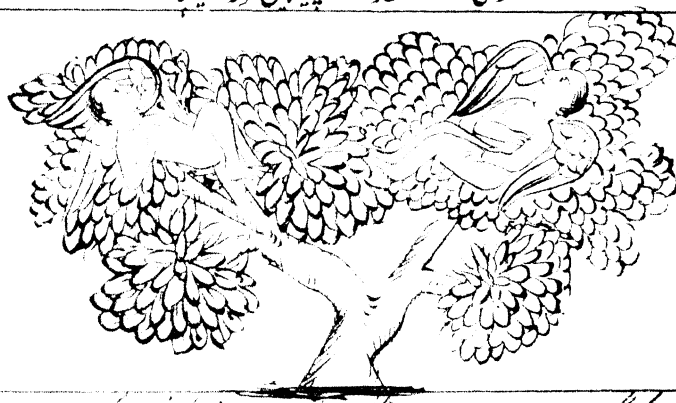

ازانجملہ ایک گروہ ہر منبہ خبر یرۂ رامی مین رہتا ہی انکا طول قامت چار بالشت کا انھین کے ہاتھ سے ہوتا ہی اور بال سرخ رنگ اور انکا کلام مانند آواز نقارہ کے ہوتا ہی جسکو سوائے اُنکے اور کوئی فہم نہین کرسکتا اور اکل و شرب انکا مثل انسانون کے ہوتا ہی صورت یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ بعض جزیرۂ زنگیان مین رہتا ہی جنکا طول قامت ایک گز کا ہوتا ہی اور اکثر واحد العین

ہوتے ہین غرانیق ایک جانورون کی قسم ہی ہر سال یہ جانور انکے ملک مین آتے ہین اور انسے سخت لڑائی ہوتی ہی پس وہ جانور انکو چونچ مار کر یک چشم کر دیتے ہین صورت وشکل انکی یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ یوحنی جزائر زنگ مین ہوتا ہی انکے سر کتے کے طور پر اور باقی بدن مانند انسان کے

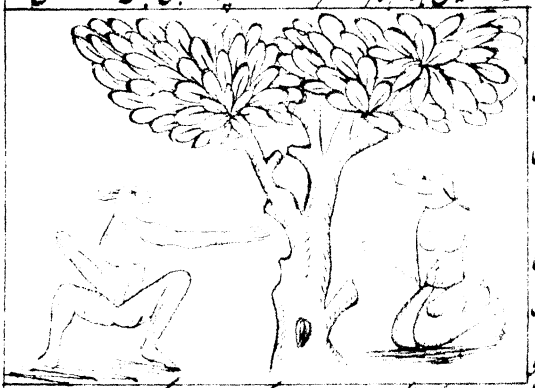

ہوتا ہی اور میوہ ہاے جنگلی اور نیز حیوانات نر بہ کو خورش کرتے ہین اور لاغر حیوان کو میوہ کھلا کر فربہ کرتے ہین ہم انسان کی طرح سے کھاتے ہین صورت یہ ہی

ازانجملہ بعض جزیرہ ہاے زنگ مین ایک گروہ ہوتا ہی آدمی کی صورت انکی صورت زیبا اور

رنگ پا نہین ہوتی ہی نہین ہوتی ہی چلنے مین پیر پھسلتے جاتے ہین اگر کسی روندہ کو پاتے ہین تو اسکو اپنے پاس بھلا لیتے ہین اور جب وہ بیٹھ جاتا ہی تو جست کر کے اسکی گردن پر سوار ہوتے ہین اور دونون

اپنے پیر اسکی گردن مین مثل قسمہ کے لپیٹ لیتے ہین اگر روندۂ مذکور اُسے علٰحدہ کرنا چاہتا ہی
تو وہ اپنے ناخن سے اُسکے چہرہ کو مجروح کرتے ہین اور اُسکو حسب خواہش اپنے ادھر ادھر گھوڑ سکے
کے طور پر جسطرف چاہتے ہین دوڑاتے ہین ازانجملہ ایک گروہ بعض جزیرون مین ہوتا ہی جنکے پر اوپر
سونڈ ہوتی ہی اور باریک باریک بال اور کبھی دو پیر سے چلتے ہین اور کبھی ہوا پر اُڑتے ہین مگر اوسی سے
بھاگتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ایک قسم انسان کی ہی اور بعض جنون کی قسم بتاتے ہین واللہ اعلم صحت یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ دراز قد بنرچشم سبک پرواز انکے سر مانند گھوڑے کے ہوتے ہین اور باقی بدن مانند انسان کے

صورت یہ ہی

ازانجملہ ایک گروہ ہی جسکے دو منہ ہوتے ہین اور بدن مانند انسان کے اور انکے سب بدن پر بال ہوتے ہین صورت یہ ہی

از انجملہ ایک گروہ ہی جسکے دو سر
اور بہت سے پیر ہوتے ہین
آواز انکی مانند آواز بیلور کے
ہوتی ہی اور وہ صدا نہیں ہوتی ہی
اور بدن مانند انسان کے
صورت یہ ہی

از انجملہ ایک گروہ ہی جسکے سر مانند آدمی کے اور بدن مانند مار کے اور سانپ ہی کے مانند زمین پر چلتے ہین صورت یہ ہی

از انجملہ ایک گروہ دریاے ہین سے ہی جو نصف بزرگ ہین ہوتا ہی انکے منہ اور آنکھین سینہ پر ہوتی ہین لکھا ہی

از انجملہ بعض جزیرہ ہین ایک
گروہ انسان کا ہی صورت انسان لیکن ہر ایک کے آدھا سر اور ایک ہاتھ
اور ایک پیر
ہوتا ہی اور یہ فرقہ
ایک ہی پیر سے
بہت تیزی کے ساتھ
دوڑتا ہی صورت یہ ہی

انزانجمار ایک گروہ ایسا ہی جنکا
چہرہ آدمی کی صورت پر اور پیٹھ
کچھوے کی طرح اور سر پر لمبے
سینگ ہوتے ہین صورت یہ ہی

دوسری قسم حیوانات مرکب کی یعنے جو دو حیوان مختلف کی جفتی سے پیدا ہون

مثلاً خچر پرندگاہ کہ دو تواسکے اعضا گھوڑے اور گدھے کے درمیان مین پائے جاتے ہین پس اگر
جفتی کے وقت گدھا نر ہوا تو اسکا بچہ گھوڑے کی شکل ہوگا اور اگر گھوڑا نر ہوا تو برخلاف
بعض قسم انمین سے زرافہ ہی لکھا ہی کہ کفتار زرد ماده وحشی سے جب جفتی ہوتی ہی تو ایک حیوان اشکل عجیب
پیدا ہوتا ہی پس جب وہ حیوان وحشی گاے سے جفتی کرتا ہی تو زرافہ پیدا ہوتا ہی صورت زرافہ کی یہ ہی

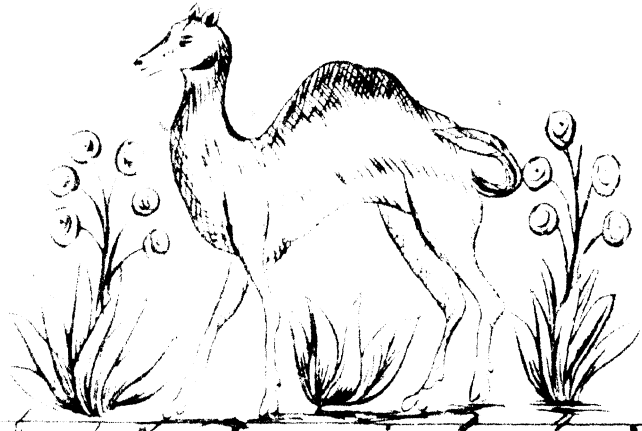

اور بعض جانور گھوڑے اور گدھے وحشی سے متولد ہوتے ہین اس کتاب کا مصنف لکھا ہی

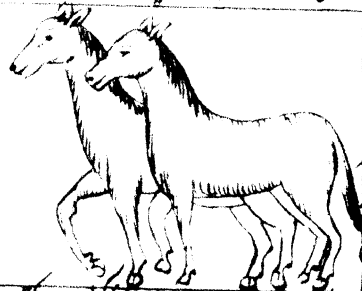

کہ مین نے بچشم خود اس جانور کو
دیکھا ہی کہ اس جانور کی صورت
نہایت عمدہ ہوتی ہی کسری اردشیر
کے پاس ایک گھوڑا تھا جسکو اجدر
کہتے تھے ایک روز وہ بھاگ کر صحرا مین
چلا گیا اور وہان ایک صحرائی گدھے سے جفتی کی اس سے ولادت خوبصورت پیدا ہوئی اسکو اجدر سی کہتے ہین صورت یہ ہی

بعض جانور وہ ہین کہ شتر نر و ناقہ اور تازی گھوڑے سے پیدا ہوتے ہین اہل عرب انکو ہجی کہتے ہین

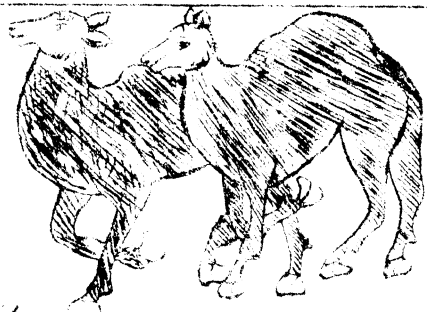

اور یہ اونٹون کی قسم مین عمدہ اور اعلی درجہ کے ہوتے ہین صورت انکی یہ ہی

بعض حیوانات انسان اور بچھو کی قربت سے تولد ہوتے ہین جنمین بعض عجائب المخلوقات کہتا ہی کہ مجھسے ایک شخص نے اس قسم کے حیوان کا حال اس طرح بیان کیا ہی کہ ہر چند یہ حیوان صورت انسان کی ہوتا ہی پر ہوتا ہی اور مانند انسان کے کلام بھی کرتا ہی مگر مانند بچھو کے بالون کی کثرت ہوتی ہی صورت یہ ہی

بعض حیوان گرگ اور لقا سے پیدا ہوتے ہین اگر لقا نر ہوا تو اسکے بچہ کو ذمع کہتے ہین اور اگر گرگ نر ہوا تو اسکے بچہ کو ضیم کہتے ہین صورت اسکی یہ ہی

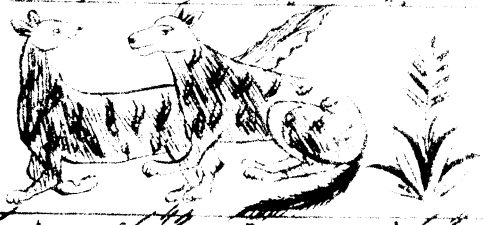

بعض حیوانات گرگ اور سگ کی جفتی سے پیدا ہوتے ہین جس گرگ کو عرب دسیم کہتے ہین اور یہ گرگ کتیون کے ساتھ سرزمین ملوحہ مین جو دامغ مین ہی جفتی کھاتے ہین اور وہان پیدا ہوتے ہین اس قسم کی ہوتی ہی صورت یہ ہی

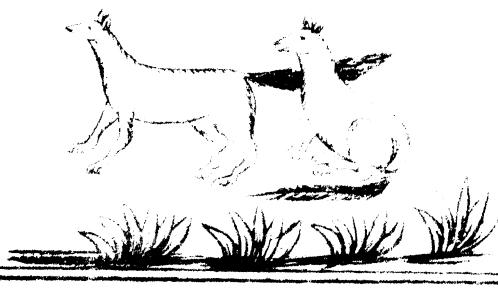

ایک قسم کے حیوانات کبوتر خانگی اور کبوتر کوہی کی مواصلت سے پیدا ہوتے ہین جنکو راعی کہتے ہین صورت یہ ہی

قسم تیسری افراد حیوانات عجیب صورت کے بیان مین

اطبا کا قول ہی کہ جب مزاج غریب ہوتا ہی تو صورت بھی غریب پیدا ہوتی ہی اور اہل نجوم کا اعتقاد ہی کہ اقتضاء طالع قلیل الوقوع سے صورت غریب پیدا ہوتی ہی و مہیب ابن مینہ نے لکھا ہی کہ عوج بن عوق جملہ آدمیون مین خوش رنگ و خوش شکل تھا جسکی درازی قامت و عجائب خلایق از بیان ہی اللہ تعالی نے اسکی عمر مین اسقدر درازی عطا فرمائی کہ زمانہ نوح علیہ السلام سے زمانہ موسی بن عمران تک زندہ رہا اور اس شخص نے حضرت نوح سے بروقت طوفان کے درخواست کی تھی کہ مجکو بھی اپنی کشتی مین جگہ دیجئے لیکن انہون نے انکار کیا سو وقت شخص محروم رہا مگر یہ نہین کہ آب طوفان اس شخص کی کمر تک رہا یہ شخص بڑا جبار اور قد آدم تھا خشکی اور تری مین عمل کیا کرتا تھا جسوقت کہ بنی اسرائیل سرزمین تیہ مین متیہ ہوے تھے تو یہ شخص انکے لشکر سے جو چار کوس کے گرد مین پڑا تھا واقف ہوا اور ایک تودہ اس مقدار کا جو تمام لشکر کو پیش پیش کرلے اپنے سر پر اٹھا کر لیچلا تاکہ انکے سرون پر ڈالدے اور یکبارگی سب ہلاک ہوجائین اسوقت حکم خدا سے ایک چڑیا نے اس پتھر کے اوپر بیٹھکر اسمین سوراخ کردیا پس وہ پتھر مثل طوق کے عوج کے گلے مین پڑکر

دونون ہاتھ بھی اسکے پھنس گئے تب خداوند تعالی نے حضرت موسی کو آگاہ فرمایا کہ تیرا دشمن قید مین ہی اب اسکو سزا دو اسوقت موسی علیہ السلام نے پہونچکر بضرب عصا اسکو ہلاک کیا لکھا ہی کہ بعد ازان اسکے دونون ساق پا دریائے نیل پر طور پل کے زمانہ دراز تک کھڑے رہے واللہ اعلم صورت یہ ہی

ازانجملہ احمد بن فضلان رسول مقتدر باللہ نے لکھا ہی کہ بادشاہ بلغار سے مین نے سوال کیا کہ مین نے سنا ہی کہ آپ کے پاس کوئی انسان عظیم خلقت کا ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ وہ شخص ہمارے ولایت کا نہین تھا بلکہ ایک مرتبہ دریا مین سیلاب آیا تھا یہ شخص یمن سے آیا تھا غرضکہ جب لوگ اسکو پکڑ کر ہمارے حضور مین لائے دیکھا کہ بارہ گز کی درازی قامت تھی اور سر مانند دیگ کلان کے تھا اور ناک اسکی

ہمارے ہاتھ سے زائد تھی اور آنکھین بڑی بڑی اور اسکی ہر انگلی ہمارے ہاتھ کے برابر تھی ہر چند ہمنے اس سے بات کی مگر وہ ہمکلام نہوا اور نہ ہماری بات سمجھا بعد ازان اسکو اسکے مقام پر لیگئے اور وہ ایک زمانہ دراز تک زندہ رہا بعدہ مرگیا یہ معلوم نہوا کہ وہ کس قوم سے تھا اور کہان سے آیا تھا صورت اسکی یہ ہی

ازانجملہ نقیمان موصل کی **حکایت** ہی کہ بعض کوہستان موصل مین انسان رہتے ہین ایک مرتبہ

اس قوم کے ایک لڑکے کو بچے ہلیس کرتے اسکا نوگز کا تھا حالانکہ سن اسکا پندرہ برس سے کم تھا اور طاقت اسکی ایسی تھی کہ ہم مین سے قوی مرد کو اٹھا کر اپنے پیٹھ پر لاد لیتا تھا صورت یہ ہی

ازانجملہ شافعی نے نقل کی ہی کہ خود ہمنے بلاد مین ایک انسان دیکھا جو کمر سے نیچے عورت کے

مانند تھا اور اوپر کا جسم اسکا دو شاخہ علیحدہ تھا دو سر دو منھ چار ہاتھ اور دونون منھ سے کھاتا پیتا تھا اور آپس مین لڑتا تھا اور پھر صلح کرلیتا تھا بعد دو برس کے جب ہم پھر اس مقام پر گئے اس شخص کو دیکھا کہ ایک جسم اسکا باقی ہی لوگون سے ہمنے دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک جسم اسکا اوپر والا مرگیا تھا اسکو قطع کردالا تعجب یہ ہی کہ وہ اپنے ایک جسم سے بطور سابق بخوبی چلتا پھرتا تھا صورت یہ ہی

از انجملہ ابو سعید سرانی نے لکھا ہو کہ قاضی یحیٰی بن اکثم کے پاس ایک روز میرا جانے کا اتفاق ہوا ناگاہ دیکھا مین نے کہ اسکے پہلو مین ایک پنجرہ رکھا ہو اور اسمین ایک جانور بشکل زاغ کے بند ہی لیکن سر اُسکا مانند انسان کے ہو اور اسکے سینہ اور پشت پر دو نشان مثل داغ کے ہین پس مین نے قاضی سے دریافت کیا قاضی نے فرمایا کہ تم خود اُس سے دریافت کرو پس مین نے اس مرغ سے کہا کہ تو کون ہو اُسنے استادہ ہو کر زبان فصیح سے یہ اشعار پڑھے ؎ انا الراعی ابو عجوۃ ٭ انا ابن اللیث واللبوۃ ٭ احب الراح والریحان والنشوۃ والقھوۃ ٭ وفی شیاء بطرف یوم القرس والدعوۃ ٭ فمنھا السلعۃ فی الظھر یسیرھا القردۃ ٭ واما السلعۃ الاخری فلو کان لھا عروۃ ٭ لاشک جمیع الناس فیھا الھا زکوۃ ٭ پس جسوقت وہ مرغ اشعار کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو اقرار کرنے لگا اور اپنے تئین پنجرہ مین گرا دیا پس مین نے کہا کہ اے قاضی یہ مرغ عاشق مزاج معلوم ہوتا ہو قاضی نے جواب دیا کہ جو تجھے معلوم ہو مگر مجھے اسکے اسرار سے آگاہی نہین ہو اور نہ ان شعرون کے ماحصل سے اطلاع ہو بلکہ خلیفہ امیر المومنین کے پاس ایک کتاب سر بمہر ہو اسمین اسکا حال تمام و کمال لکھا ہو صورت یہ ہو

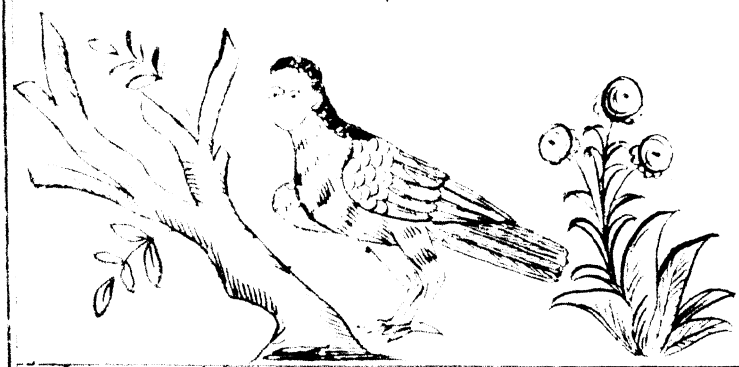

منجملہ انکے ابو ریحان خوارزمی حاکم سنجاب نے نوح بن منصور السامانی کو ایک روباہ بھیجی تھی جسکے دو دُم

تھے جسوقت آدمی اسکے قریب جاتا تھا وہ دونون اپنے پر بچھا دیتی تھی اور جسوقت آدمی علیحدہ ہو جاتا تھا تو وہ دونون پرون کو اپنے پہلوؤن مین چسپان کر لیتی تھی پس ابو ریحان خوارزمی نے فرمایا کہ یہ کچھ عجائبات مین سے نہین ہو کیونکہ بادشاہان کیانی کے پاس

گذشتہ زمانے مین اس سے عمدہ اڑنے والی روبا ہین تھین جو حکم پر اڑتی تھین اور پھر چلی آتی تھین
ازانجملہ ایک یہ بھی نقل ہی کہ موضع گل وسامان نامے واقع سرزمین خراسان مین ایک عورت
ایسا بچہ جنی جسکے دو سر تھے جیسا کہ اس

زمانہ مین انڈون سے اکثر دو سر یا چار پیر
کے بچے پیدا ہوا کرتے ہین حکما کا قول ہی
ہین فی الطبیعۃ العجائب یعنے تحقیق کہ طبیعت
مین عجائب بہت ہین صورت اسکی یہ ہی
منجملہ انکے ایک حکایت ابوریحان خوارزمی نے
لکھی ہی کہ بعض بادشاہون نے نوح بن منصور سامانی حاکم ماوراالنہر کو ایک گھوڑا
بطریق ہدیہ بھیجا تھا جسکے سر پر ایک شاخ تھی اور یہ اس کلیہ کے برخلاف ہی جو
حکما نے لکھا ہی کہ شاخ اور سم دونون ایک جانور مین نہین ہوتے سوائے کرگدن کے
مگر صنعت حق تعالی اور اسکی عجائب آفرینش اسقدر ہی کہ کوئی اسکو شمار نہین کرسکتا
واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب ۔ وہو حسبنا ونعم الوکیل صورت اسکی یہ ہی

تمام شد

خاتمۃ الطبع

سزاوار شکر اور لائق تعریف کے وہ صانع وخالق بیچون و بیچگون ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ اور صنعت متنوعہ سے کیسی کیسی صورتین عجیب الخلقت پیدا فرمائین یعنے ہمان پرطرح طرح کی شکلین ستارون کی بنائین اور روے زمین اور بحارمین بوقلمون و رنگارنگ آدم زاد و بہائم وحوش وطیور واشجار و نباتات کی خلق فرمائین اور اس تماشاگاہ کے مشاہدہ کے لیے حضرت خاتم المرسلین فخر الاولین والآخرین کو مبعوث کیا من بعد اور تماشائیان حقیقت کیش کے پوشیدہ نہ رہے اندرون کتب مفتنم دنایاب کہ ایک مرقع عجائب الکائنات ہے جسکا نام **عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات** ہے درحقیقت یہ کتاب عدیم النظیر وبیمثال ایک کتاب تاریخی ہے کہ جسمین واقعات صحیحہ معقول ومشاہدات برے العین سیاحان کے مندرج ہین اصل اسکی زبان عربی مین تھی مولفہ امام المفسرین عماد الدین زکریا بن محمد بن محمود القزوینی جنکا نسب انس بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی طرف منتہی ہوتا ہے پھر اس کتاب کو زمانہ خلافت ابوالمظفر ابراہیم عادل شاہ ثانی مین مولوی محمد حسین نے عربی سے فارسی مین ترجمہ کیا اور ۹۵۴ھ مین ترجمہ اتمام کو پہونچا یہ کتاب چار مقدمہ اور ایک خاتمہ پر مرتب ہوا ہے کتاب جامع کل علوم از قسم فلکیات وعلوم متداول سفلیات ہو حسب تصریح مولف مذکور لکھتے ہین کہ مین نے اس کتاب کو کتب متقدمین ورواۃ صحیح القول سے ہو منقول کیا ہو اور اپنی طرف سے ایک حرف بھی کم وبیش نہین کیا ہو اس کتاب مین جو صانع کارساز حقیقی نے عالم علوی وعالم سفلی مین ہمارے لیے مخلوقات عجیب الخلقت پیدا کی ہین جو اشکال وہیاکل عجیب الخلقت بنائے ان سب کے حالات واقعی اور تصویرات انکی ہر موقع پر ہو موقع بمطابق خاطر ناظرین ہر مقام پر بنائی ہین یہ کتاب کثرت خواہش خریداران شائقان سے دو دفعہ فارسی مین طبع ہوئی الحال زبان فارسی کا رواج عام نہین ہے اسلیے بہت سے شائقین اس سے فائدہ مند ہونے سے رہے اور زبان اردو زبان کی دلخواہ ہے اطراف سے شائقین نے بکثرت تحریص فرمائی لہذا بنظر ترویج علوم فارسی سے اردو عامہ فہم مین منجانب مطبع ہذا اجازت صرف ہوکر حرف بحرف باطابقت فارسی ترجمہ نادر سوا اور تصاویر اپنے اپنے موقع پر نہایت مطابقت سے بنائی گئین ہر چند اور بھی ترجمہ ہوا تھا مگر ترجمہ کے رنگ ڈھنگ ہمارے اہل انصاف زبان دان خود ملاحظہ فرماوینگے پس کتاب موصوف اردو زبان کا غذ عمدہ پر خط روشن وچھاپہ صاف کہ ناظرین بھی اسکے مشاہدہ سے بہت محظوظ ہوے بڑے اہتمام سے سابق خیر اندیش الحال باردوم حسب اصرار صاحبان ذوق وشوق موجب اہتمام سابق مطبع نامی منشی نولکشور لازال بالفرح والسرور مالک مطبع ہذا اجازت فرمودند ہین ماہ مئی ۱۸۷۶ء مطابق ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۳ھ

حسنہ طبع سے آراستہ ہوکر مقبول عالم ہوئی